331 2
ت خ 331

مذاہب الاسلام

مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری

رضا پبلی کیشنز
مین بازار داتا صاحب لاہور

58911

نام کتاب ـــــــــ مذاہب الاسلام
نام مصنّف ـــــــــ مولوی محمد نجم الغنی خاں رامپوری
مقدمہ ـــــــــ پروفیسر محمد ایوب قادری
طباعت ـــــــــ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ
اگست ۱۹۷۸ء
مطبع ـــــــــ مولا والا پرنٹرز لاہور
ناشر ـــــــــ رضا پبلی کیشنز۔ لاہور
قیمت : ۶۰ روپے
ضخامت $\frac{۲۰ \times ۲۶}{۸}$ صفحات ـــــ ۸۰۲

رضا پبلی کیشنز
مین بازار، داتا گنج بخش۔ لاہور

Marfat.com

مقدمہ

پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی

روہیلوں کے عہدِ اقتدار میں روہیل کھنڈ کے اکثر قصبات و بلاد علوم و فنون کا مرکز بن گئے۔ اطراف و جوانب سے بہت سے علماء و فضلا اور شعراء و حکماء اس علاقے میں آکر سکونت پذیر ہوئے مولوی نجم الغنی خاں کے بزرگ ملا محمد سعید خاں، تیرہ سے ترک سکونت کرکے پہلے دہلی آئے۔ یہ خاندان چنگیز خاں کی نسل میں چغتہ برلاس ہے۔ محمد سعید خاں نے اس دور کے نامور عالم اور محدث شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ ان ہی سے تمام مروجہ علوم حاصل کئے اور شاہ صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ اندوز ہوئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے انتقال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء کے بعد وہ روہیلوں کے مرکزی شہر بریلی آگئے۔ اس وقت زمامِ اقتدار حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے ہاتھ میں تھی۔ حافظ صاحب نے ملّا محمد سعید خاں کو اپنے فرزند اکبر، عنایت خاں کی تعلیم و تربیت پر مقرر کیا اور سعید خاں کا بریلی ہی میں انتقال ہوا۔

شجاع الدولہ نواب وزیر کی ہوس ملک گیری اور ناعاقبت اندیشی سے حافظ رحمت خاں کی شہادت کے بعد روہیلوں کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ نواب فیض اللہ خاں ابن نواب علی محمد خاں، کو رام پور کا علاقہ ملا۔ بچے کھچے خاندانوں نے رام پور کا رُخ کیا۔ ملّا سعید خاں کے پانچ فرزند بھی بریلی کی سکونت ترک کرکے رام پور پہنچے ان میں ایک ملا عبدالرحمٰن تھے جو ظاہری اور باطنی علوم میں کامل تھے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کو "فضائل مآب" اور "فضیلت پناہ" لکھتے تھے ۱۲۴۷ھ میں ملّا عبدالرحمٰن کا انتقال ہوگیا۔ ان کے صاحبزادے مولوی عبدالعلی خاں

Marfat.com

تھے جو نہایت فاضل اور رام پور میں مفتیٔ عدالت تھے۔ ان کو شاعری کا بھی ذوق تھا اور علی تخلص کرتے تھے۔ ۱۲۷۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ حکیم نجم الغنی خاں کے حقیقی دادا تھے۔ ان کے صاحبزادے مولوی عبد الغنی تھے جو ۱۲۴۴ھ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے رام پور کے مشاہیر و اکابر علماء مفتی شرف الدین، ملا عفران، اور مولوی عبد العلی خاں ریاضی داں وغیرہ سے تحصیل علوم کی۔ کچھ دنوں رام پور میں وکالت کی پھر وہ اودے پور میواڑ چلے گئے اور وہاں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد رام پور آ گئے۔ ۲ / اپریل ۱۸۹۹ء کو مولوی عبد الغنی کا رام پور میں انتقال ہوا۔ ان ہی کے فرزند مولوی حکیم نجم الغنی خاں رام پوری ہیں جو اپنے دور کے نامور عالم، مدرس، مصنف اور مورخ گزرے ہیں۔ انھوں نے اُردو کے تاریخی و علمی سرمائے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

مولوی نجم الغنی خاں رام پوری ۱۰/ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸/ اکتوبر ۱۸۵۹ء کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ محمد نجم الغنی (۱۲۷۶ھ) ان کا تاریخی نام ہے وہ اپنے والد کے اکلوتے فرزند تھے۔ ان کی پرورش و تربیت پر خاص توجہ دی گئی۔ مولوی نجم الغنی خاں کی عمر ابھی چار سال کی تھی کہ ان کے والد مولوی عبد الغنی ۱۸۶۳ء میں بسلسلۂ ملازمت اودے پور چلے گئے لہٰذا ان کی ابتدائی تعلیم تمام تر اودے پور میں ہوئی۔

مولوی نجم الغنی خاں نے عربی و فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مولوی عبد الغنی سے اودے پور میں پڑھیں اور پھر وہ ۱۳۰۱ھ میں رام پور آ گئے۔ انھوں نے علوم مروجہ کی تحصیل علمائے رام پور سے کی فلسفۂ قدیم کی بعض کتب شمس العلماء مولانا عبد الحق خیر آبادی سے پڑھیں اور عربی ادب کی تحصیل مولانا طیب عرب مکّی سے کی دوسرے تمام علوم شمس العلماء مولانا حفیظ اللہ سے حاصل کئے ۱۸۸۹ء میں مدرسہ عالیہ رام پور سے درس نظامی کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔ اس کے بعد علم طب کی تحصیل کی اطبائے لکھنؤ اور اپنے ماموں حکیم اعظم خاں رام پوری سے استفادہ کیا۔ حکیم اعظم خاں اپنے دور کے شہرت یافتہ حکیم تھے۔

تحصیل علوم میں مولوی نجم الغنی خاں نہایت محنت اور کوشش کرتے ٹمٹماتے ہوئے چراغ

Marfat.com

کے سامنے رات رات بھر مطالعہ کتاب میں گزار دیتے۔ ایک مرتبہ رات کو مطالعہ کے دوران چراغ کی لَو سے ان کی پگڑی میں آگ لگ گئی لیکن بر وقت آگاہ ہوگئے، طالب علمی کے زمانے میں لباس و طعام کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے تھے۔ ان کے شوق علم کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے کہ اپنے ایک استاد کے یہاں کیاریوں کو سینچنے کے لیے روزانہ کنوئیں سے پانی کھینچتے تھے اور اس کام کے انجام دینے میں اکثر ان کے ہاتھوں میں آبلے پڑجاتے تھے ایک اور واقعہ ملاحظہ ہو۔ مولوی نجم الغنی خاں رام پور میں ایک طبیب کے یہاں پڑھنے جایا کرتے تھے۔ ان کا مکان نجم الغنی خاں کے گھر سے کافی فاصلے پر تھا ایک روز جبکہ موسلا دھار بارش ہورہی تھی وہ پڑھنے کے لیے گئے۔ استاد نے کہلا دیا کہ ابھی بارش ہورہی ہے سہ پہر کو آنا، مولوی نجم الغنی خاں بھیگتے ہوئے واپس چلے آئے۔ اتفاق سے اس روز بارش نہیں تھمی۔ سہ پہر کو پھر بھیگتے بھاگتے استاد کے یہاں پہنچے۔ اُستاد اُن کے ذوقِ علم سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے تساہل کی معافی چاہی[1]

تحصیلِ علم کے بعد نجم الغنی خاں نے طب کا مشغلہ اختیار کیا۔ رجوعِ خلق خوب ہونے لگی۔ بعض پیچیدہ بیماریوں کے علاج بھی کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی جاری رہا۔ پھر حکیم نجم الغنی خاں نے ریاست رام پور کی ملازمت اختیار کرلی، اور حضور تحصیل میں پیش کار مقرر ہوئے۔ اس کے بعد محکمہ اوقاف رام پور کے منصرم اور میونسپل بورڈ کے ممبر رہے۔ ۱۸۹۰ء میں ملازمت سے مستعفی ہوگئے اور کچھ مدت کے بعد ریاست اودے پور "میواڑ" چلے گئے۔ اور وکٹوریہ ہال لائبریری کے شعبہ فارسی کے لائبریرین مقرر ہوگئے۔ لیکن جلد ہی رام پور واپس آگئے اور یہاں مختلف علمی، سماجی اور سیاسی خدمات انجام دیں۔

حکیم نجم الغنی خاں شعبہ تاریخ کے منصرم، یونانی شفاخانوں کے انچارج، انجمن صفائی میونسپلٹی کے ممبر اور نواب حامد علی خاں رئیس رام پور کے درباری بھی رہے۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں نواب حامد علی خاں نے یونانی شفاخانوں کا محکمہ توڑ دیا لہٰذا اختلاف رائے کی بنیاد پر حکیم نجم الغنی خاں نے رام پور چھوڑ دیا اور اودے پور چلے گئے اور وہاں یکم نومبر ۱۹۰۱ء کو مہارانا ہائی اسکول میں ہیڈ مولوی

Marfat.com

ہو گئے۔ اودے پور میں قیام کے زمانے میں بھی تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔ بلکہ جلد ہی ان کی اچھی خاصی شہرت ہو گئی اور ملک کے مشاہیر ان سے ملاقات کے لیے اودے پور پہنچنے لگے۔

ریاست اودے پور کی طرف سے بھی حکیم نجم الغنی خاں کی ہمیشہ قدر دانی ہوئی۔ عوام و خواص سب ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے فرائض بحسن و خوبی انجام دئے۔ طلبہ کے ساتھ وہ ہمیشہ شفقت و محبت سے پیش آتے تھے۔

ایک مرتبہ حکیم نجم الغنی خاں کو حیدر آباد جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ مہاراجا سرکشن پرشاد نے نظام حیدر آباد سے ملاقات کرائی۔ بوقت رخصت پانچ سو روپیہ مرحمت ہوئے اور حیدر آباد آنے کی دعوت بھی دی گئی۔ مگر انہوں نے وہاں جانا پسند نہیں کیا۔

اوائل جولائی ۱۹۲۴ء میں اودے پور کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن مالوف رام پور آ گئے اور سارا وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں صرف کرنے لگے جو کام بڑے بڑے علمی اداروں کے کرنے کے تھے وہ مولوی نجم الغنی خاں نے تنہا انجام دیئے۔ ریاست رام پور کی معارف پروری کی بدولت اودے پور کے قیام کے زمانے میں بھی ۱۹۱۵ء سے نجم الغنی خاں کو پچاس روپیہ ماہانہ وظیفہ ملتا تھا مگر رام پور آنے کے بعد وظیفے کی رقم سو روپیہ ماہانہ ہو گئی۔ طعام اور سواری وغیرہ کا انتظام ریاست کی طرف سے اس کے علاوہ تھا۔

ایک مرتبہ مولوی نجم الغنی خاں کو نواب حامد علی خاں رئیس رام پور (ف ۱۹۳۰ء) کے عتاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صورت یہ ہوئی کہ روہیلہ ریاست کے بانی نواب علی محمد خاں (ف ۱۱۶۲ھ) کو ایک روہیلہ سردار داؤد خاں نے پرورش کیا تھا۔ وہ داؤد خاں کو ایک لڑائی میں موضع بانگولی تحصیل بہیڑی (ضلع بریلی۔ یوپی) سے کم سنی میں ہاتھ لگے تھے۔ جاٹ قبیلہ کے چشم و چراغ تھے، داؤد خاں کے کوئی اولاد نہ تھی اس لیے اس نے علی محمد خاں کی نہایت اعلیٰ پیمانے پر پرورش اور تعلیم و تربیت کی اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ علی محمد خاں روہیلوں کے سردار اور ریاست کے بانی ہوئے۔ یہی بات حکیم نجم الغنی خاں نے اپنی کتاب اخبار الصنادید (تاریخ روہیل کھنڈ) طبع اوّل

Marfat.com

۱۹۰۴ء میں لکھ دی۔ بھلا یہ بات نواب حامد علی خاں کو کب گوارا ہو سکتی تھی۔ نواب کی رشتہ داری جالنسٹھ کے سادات میں ہو چکی تھی اور سادات جالنسٹھ نے نواب حامد علی خاں کے لیے ایک "شجرۂ سیادت" بھی مرتب کر دیا تھا۔ نواب حامد علی خاں نے حکیم نجم الغنی کو اودے پور سے طلب کر لیا۔ دربار میں حاضر ہوئے۔ نواب نے نہایت غم و غصہ کا اظہار کیا اور فیصلہ ہوا کہ اخبار الصنادید (طبع اول ۱۹۰۴ء) بحق سرکار ضبط اور نذرِ آتش، اس کتاب کا ایک ایک نسخہ حاصل کر کے جلایا گیا اور کتاب پر جو رقم خرچ ہوئی تھی وہ نجم الغنی خاں کو ادا کی گئی۔ خاکسار کے خاندان میں اخبار الصنادید کا یہ نادر نسخہ (طبع اول) محفوظ تھا جو اب پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (کراچی) لائبریری کی زینت ہے اور طبع اول کا ایک جلا ہوا نسخہ ترقی اُردو بورڈ (کراچی) کے کتب خانے میں بھی ہے۔ ۱۹۱۸ء میں نجم الغنی خاں نے اخبار الصنادید کا دوسرا اڈیشن تیار کر کے شائع کرایا جس میں نواب حامد علی خاں رئیس رام پور کے حسب الحکم سادات کا نسب نامہ شامل کیا گیا مگر اتفاق کی بات نواب حامد علی خاں ۱۹۳۰ء میں فوت ہو گئے اور نجم الغنی خاں زندہ رہے۔ چنانچہ ان کے قلم حقیقت رقم نے ایک کتاب "مختصر تاریخ ریاست رام پور" لکھ کر اصل حقیقت پھر ظاہر کر دی۔ حکیم نجم الغنی خاں کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ہماری نظر سے گزرا ہے ہم نے اس کی ایک ٹائپ شدہ نقل پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (کراچی) کی لائبریری میں داخل کر دی ہے۔

حکیم نجم الغنی خاں نے اخبار الصنادید (طبع دوم) علامہ اقبال کی خدمت میں ارسال کیا جس کی رسید اور رائے دیتے ہوئے علامہ اقبال نے حکیم نجم الغنی خاں کو مندرجہ ذیل خط لکھا۔

لاہور۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۱۸ء

مخدوم و مکرم جناب قبلہ حکیم صاحب۔ السلام علیکم

اخبار الصنادید کی دو جلدوں کے لیے سراپا سپاس ہوں۔ میں نے پہلی جلد کو بالخصوص نہایت دلچسپی سے پڑھا۔ قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ کشامرہ غالباً اور افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں۔ قاضی امیر احمد شاہ رضوانی

Marfat.com

جو خود افغان ہیں ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ "وغ"، قدیم فارسی میں بمعنی "بت"، آیا ہے اور افغان میں الف سالبہ ہے چونکہ ایران میں بود و باش رکھنے کے وقت افغان بت پرست نہ تھے اس واسطے ایرانیوں نے انہیں افغان کے نام سے موسوم کیا ہے۔

میرے خیال میں حال کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے نہایت بار آور ہو گی۔ آپ کا طرز تحریر نہایت سادہ اور مؤثر ہے اور بحیثیت مجموعی آپ کی تصنیف تاریخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

آپ کا مخلص

محمد اقبال بیرسٹر ایٹ لا

حکیم نجم الغنی خاں کا سارا وقت مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف میں صرف ہوتا تھا۔ وہ دن کا ایک حصہ رام پور کے سرکاری کتب خانے میں گزارتے تھے اور بقیہ حصہ اپنے گھر میں تصنیف و تالیف میں صرف کرتے تھے۔ لوگوں سے بہت کم ملتے تھے۔ رام پور کا ایک خاص محدود علمی طبقہ تھا۔ جس سے ان کا رابطہ تھا۔ اکثر لوگ ان کی علمی حیثیت اور مرتبے سے بھی بے خبر تھے۔ جب خواجہ حسن نظامی، نواب حبیب الرحمٰن خاں شروانی، مولانا عبدالحلیم شرر، مولوی رضی الدین بسمل بدایونی (مؤلف کنز التاریخ) اور علامہ شبلی نعمانی جیسے مشاہیر ملت مولوی نجم الغنی خاں سے ملنے ان کے مکان پر جاتے تھے تو اہلِ محلہ کو نجم الغنی خاں کی حیثیت اور علمی مرتبے کا اندازہ ہوتا تھا۔

حکیم نجم الغنی کی زندگی بہت سادہ تھی۔ صبح کو جب تک وہ بیس صفحے نہیں لکھ لیتے تھے۔ مکان سے نہیں نکلتے تھے۔ ان کے اوقات نہایت منضبط تھے۔ اسی اصول پرستی اور نظام الاوقات کی پابندی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اتنی ضخیم کتابیں اپنی یادگار چھوڑیں۔

حکیم نجم الغنی خاں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کر دیا ہے کوئی پہلو تشنہ نہیں

Marfat.com

چھوڑا ہے۔ بہت سی قلمی کتابیں ان کی تصانیف کے ذریعے اہلِ علم سے متعارف ہوئیں۔ تاریخ اودھ اور تاریخ روہیل کھنڈ پر جو کچھ اُنھوں نے لکھا ہے وہ ان کی محنت اور تدوین کی زندہ مثال ہے۔ نصف صدی گزرنے کے بعد بھی اس موضوع پر کوئی قابلِ قدر کام نہیں ہوا۔ وہ تاریخ کو مذہب یا عقیدے کے قلم سے نہیں لکھتے تھے۔

حکیم نجم الغنی خاں کو ہمیشہ کتابوں کی تلاش رہتی تھی۔ کتابوں اور تاریخی آثار دیکھنے کے لیے سفر بھی کرتے تھے۔ استاذی المحترم مولوی اسد علی خاں رام پوری مرحوم (ف ۱۹۵۶ء) اور مولوی حکیم عبد الغفور آنولوی (ف ۱۹۶۴ء) کا بیان ہے کہ حکیم نجم الغنی خاں اکثر آنولہ، بریلی اور بدایوں آتے۔ ان بستیوں کے پُرانے خاندانوں کے افراد سے ملتے اور ان کے پرانے ذخیروں، کتابوں اور کاغذات کو دیکھتے تھے۔ ۱۹۱۵ء میں حکیم نجم الغنی خاں آنولہ آئے اور بعض اہلِ شہر کے ہمراہ وہ اہائی چھترا (رام نگر) کا قلعہ دیکھنے گئے۔ مولوی اسد علی خاں کا بیان ہے کہ وہ روہیل کھنڈ کے آثار و عمارات پر بھی کتاب لکھنے کے لیے مواد جمع کر رہے تھے جو غالباً تیار نہ ہو سکی۔

جب ۱۹۳۰ء میں نواب حامد علی خاں کا انتقال ہو گیا اور نواب رضا علی خاں (ف ۶ مارچ ۱۹۶۶ء) سریر آرائے حکومت ہوئے تو اُنھوں نے ریاست کے نظم و نسق میں بعض تبدیلیاں اور اصلاحات کیں اور ریاست کے آمدنی و خرچ کو متوازن کرنے کی غرض سے بہت سے وظیفے بند کر دیئے۔ مولوی نجم الغنی خاں بھی اس لپیٹ میں آئے مگر بعض حضرات کی سفارش سے ان کا وظیفہ بحال ہوا اور ان کو ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو کتب خانہ سرکاری (رام پور) کا ناظم مقرر کر دیا گیا۔ یہ ذمہ داری برائے نام تھی۔ اس معاملے میں خواجہ حسن نظامی نے خاص طور سے کوشش کی تھی۔

نواب رضا علی خاں کے مسند نشین ہونے کے موقع پر جب خواجہ حسن نظامی رام پور تشریف لے گئے تو ۲ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ (۲۹ جولائی ۱۹۳۰ء) بروز سہ شنبہ مولوی حکیم نجم الغنی خاں سے بھی ملنے گئے۔ اس روداد کو خواجہ صاحب ہی کی زبانِ قلم سے سُنئے۔

| اور اس (ناشتہ) کے بعد مولانا نجم الغنی صاحب مؤرخ سے ملنے گیا۔ جو موجود

زمانے کے سب سے عمدہ اور بہت زیادہ اور نہایت محققانہ اور آزادانہ اور بے باکانہ لکھنے والے مؤرخ ہیں۔ شمس العلماء مولانا ذکاء اللہ صاحب مرحوم دہلوی نے آخر زمانے میں تاریخ کی بہت بڑی بڑی جلدیں لکھی ہیں۔ مگر مولانا نجم الغنی خاں صاحب کی کتابیں تعداد میں بھی بہت زیادہ ہیں اور ضخامت میں بھی زیادہ ہیں۔ تاریخ کے علاوہ طب وغیرہ علوم و فنون کی بھی انہوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں۔ شہرۂ آفاق فلاسفروں اور مصنفوں کی طرح ایک نہایت مختصر اور سادہ مکان میں بیٹھے تھے چاروں طرف کتابوں اور نئے مسودات کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ ساٹھ ستر کے قریب عمر ہے۔ بال سب سفید ہو گئے ہیں مگر کام کرنے کی انرجی اور مستعدی جوانوں سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ بہت عمدہ پھل کھلائے پان کھلائے اور اپنی تازہ تصانیف بھی دکھائیں۔ ایک کتاب اودے پور کی نسبت لکھی ہے۔ مولانا شبلی مرحوم نے اورنگ زیب پر ایک نظر کے نام سے بہت اچھی کتاب شائع کی تھی مگر وہ راجپوتانے کے واقعات سے بے خبر تھے۔ مولانا نجم الغنی خاں صاحب نے راجپوتانہ کی مستند تاریخوں سے اورنگ زیب کی تاریخی حمایت کا حق ادا کیا ہے اور اودے پور کے مہارانا کے اس غرور اور گھمنڈ کو توڑ پھوڑ کر مسمار کر دیا ہے جس میں وہ آج تک مبتلا ہے۔ موجودہ مہارانا کے والد ۱۹۱۱ء کے شاہی دربار میں دہلی میں آئے تو شہر کے باہر ٹھیرے کیونکہ ان کے ہاں یہ عہد ہے کہ دہلی میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ انگریزوں نے بھی اودے پور کے خیالی پلاؤ کی مخالفت نہیں کی اور مہارانا کو دہلی کے اندر آنے کے لیے مجبور نہیں کیا تاکہ ان کی آن بان باقی رہے مگر مولانا نجم الغنی صاحب کی اس تاریخ کو پڑھ کر اودے پور کے سب نشے ہرن ہو جائیں گے اور وہ طلسم ٹوٹ جائے گا جو اودے پور کی فرضی روایتوں نے ہندو قوم کے دل و دماغ میں

Marfat.com

بنا رکھا ہے کہ اودے پور کا مہارانا کبھی مسلمان سلطنت کے سامنے نہیں جھکا اور کبھی مسلمانوں سے مغلوب نہیں ہوا۔

میں نے مولانا سے یہ کتاب لے لی اور میں اس کو اپنے اہتمام سے اور اپنے خرچ سے شائع کروں گا۔ مولانا نے اس کا نام تاریخ اودے پور رکھا ہے مگر میں نے اس کے نئے نام تجویز کئے ہیں جن میں سے ایک غرور شکن ہے اور دوسرا اودے پور کا فرضی طلسم ہے۔ یہ کتاب خدا نے چاہا بہت جلدی شائع ہو جائے گی۔ مولانا نجم الغنی صاحب بہت زیادہ کام کرتے ہیں۔ ان کی عمر اور ان کی محنت کو دیکھ کر مجھے بہت غیرت آئی کہ مجھے اپنے زیادہ کام کا فخر رہتا ہے حالانکہ مولانا نجم الغنی صاحب مجھ سے زیادہ بوڑھے ہیں مگر کئی گھنٹے زیادہ کام کرتے ہیں۔

رخصت ہوا تو مولانا سواری تک پہنچانے آئے۔ قدیم بزرگوں کی تہذیب و شائستگی کا وہ ایک مکمل نمونہ ہیں۔" (ضمیمہ نظام المشائخ دہلی۔ اگست ۱۹۳۱ء، صفحہ ۱۰۔۱۱)

مسلسل علمی کام کرنے کی وجہ سے مولوی نجم الغنی خاں بیمار رہنے لگے جون ۱۹۳۲ء میں درد سر کا دورہ پڑا علاج کی غرض سے بریلی گئے۔ پہلے سرکاری اسپتال میں علاج ہوا پھر ایک انگریز اسپیشل ڈاکٹر کو دکھلایا مگر وقت پورا ہو چکا تھا۔ ۳۰ رجون ۱۹۳۲ء کو وہ بریلی سے رام پور روانہ ہوئے اور راستے ہی میں اپنی جان ۳۰ رجون اور یکم جولائی کی درمیانی شب میں جان آفریں کے سپرد کر دی وہ رام پور میں شاہ درگاہی کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

رامپور کے اخبار دبدبۂ سکندری مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء میں اس حادثہ جانکاہ پر اس طرح اظہار خیال کیا گیا ہے۔

"دنیائے اسلام اور دنیائے علم و ادب میں یہ خبر انتہائی حزن و الم سے سنی جائے گی کہ رام پور کا ایک مشہور و مایۂ ناز اور ہمہ داں مورخ جناب مولوی حکیم نجم الغنی خاں صاحب یکم جولائی ۱۹۳۲ء کو بریلی سے رام پور آرہے تھے کہ بعد

Marfat.com

دوپہران کا انتقال ہوگیا۔ آپ برائے علاج بریلی گئے ہوئے تھے۔ وہ مشرقی زبانوں کے جید فاضل اور عالم بے بدل تھے۔ آپ کی تصنیفات ہندوستان میں مشہور ہیں۔ آپ کے تبحر علمی کی وجہ سے شاہِ ایران نے مولانائے مرحوم کو تمغۂ فضیلت عطا فرمایا تھا۔ آپ نے تصنیفات میں علم و فضل کے دریا بہا دئے ہیں جو آپ کی حقیقی اور ابدی یادگار ہیں اور جن کی وجہ سے مرحوم کا نام نامی صفحۂ روزگار پر ثبت رہے گا۔"

قطعاتِ تاریخِ انتقال

(۱)

از منشی رشید اللہ خاں خوش نویس مدرسہ عالیہ رام پور

خانِ نجم الغنی والا قدر — ذی شرف باکرم و باشوکت
عالم و فاضل و دانا و حکیم — صاحب دولت و اہلِ ثروت
در جہاں بود طبیب حاذق — در گروہِ شرفا ذی عزت
بست و ششمش ماہ صفر آدینہ — یک بیک کرد چوں حضرت رحلت
گفتمش مصرعۂ تاریخ رشید — رفت با حوصلہ سوئے جنت
۱۳۵۱ھ

(۲)

از مولوی حاجی محمد فیاض الدین خاں، فیاض رام پوری

مولوی نجم الغنی خاں بُد مؤرخ بے مثال — عالم و فاضل محقق، عاقل و کامل ذکا
رفت در شہر بریلی تا شود صحت حصول — آں مؤرخ شُد چو در امراض مہلک مبتلا
روح در راہ بریلی قبض شد از جسم زار — از علاج خود واپس شد وطن اہلِ صفا
روز جمعہ رفت شب ماہ یکم جولائی بود — رفتہ از دنیا سوئے فردوس از حکمِ خدا

Marfat.com

در مزار شاہِ درگاہی لحد تعمیر شد | از فغانش بر الم گشتہ عزیز و اقربا
نیست جائے دم زدن در حکم رب العالمین | مولوی شمس الغنی خاں صبر کن اندر بلا
یافتہ ہاتف در رنج و الم فیاض را | گفت شد واصل بحق نجم الغنی اہلِ صفا
١٩٣٢ء

نجم الغنی خاں شعر و شاعری کا بھی ذوق رکھتے تھے۔ نجمی تخلص تھا۔ وہ اپنی ضخیم اور وقیع تصنیفات کی بدولت زندہ جاوید ہیں۔ ان کی تالیفات کی فہرست درج ذیل ہے۔

١۔ تاریخ اودھ ١٣٢٨ھ / ١٩١٠ء میں حکیم نجم الغنی خاں نے تاریخ اودھ کے عنوان سے چار جلدوں میں ایک ضخیم کتاب لکھی جس کا پہلا اڈیشن مطبع نیر اعظم مراد آباد و مطبع مطلع العلوم مراد آباد سے شائع ہوا۔ اس کتاب کا دوسرا اڈیشن پانچ جلدوں میں نولکشور پریس لکھنؤ سے ١٩١٩ء میں شائع ہوا۔ جنوری ١٩٨٦ء میں اس کتاب کی پہلی جلد نفیس اکیڈمی کراچی نے نہایت اہتمام سے شائع کی ہے۔ راقم الحروف محمد ایوب قادری نے اس پر مقدمہ لکھا ہے۔ پچھلے دنوں تاریخ اودھ کی تلخیص لکھنؤ سے ایک جلد میں شائع ہوئی ہے۔

٢۔ عقود الجواہر فی احوال البواہر } یہ دونوں رسالے بوہروں کے حالات میں ہیں
٣۔ سلک الجواہر فی احوال البواہر } اور مطبع نیر اعظم مراد آباد میں چھپے ہیں۔

٤۔ اخبار الصنادید (دو حصے) یہ روہیلوں اور روہیل کھنڈ کی مفصل تاریخ ہے۔ اس کا پہلا اڈیشن پیسہ اخبار لاہور میں چھپا تھا اور دوسرا اڈیشن ١٩١٨ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوا۔

٥۔ کارنامہ راجپوتاں۔ راجستھان کی تاریخ ہے مطبع روزنامہ اخبار بریلی سے شائع ہوئی ہے۔

٦۔ وقائع راجستھان۔ یہ بھی راجپوتانے کی تاریخ ہے اور مطبع روزنامہ ہمدم لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

Marfat.com

۷- تاریخ راجپوتانہ - یہ کتاب مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۸- نہج الادب - فارسی قواعد، اصول ادب، صنائع بدائع اور علم بیان پر مفصل تصنیف ہے۔ ۱۹۱۹ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہے۔

۹- رسالہ نجم الغنی - یہ نہج الادب کا خلاصہ ہے۔ مطبع احمدی رام پور سے شائع ہوا ہے۔

۱۰- منتہی الفواعد عرف قواعد حامدی - اردو زبان میں کتاب لکھی گئی ہے۔

۱۱- شرح نکتہ رسالہ عبدالواسع ہانسوی - یہ فارسی رسالہ منتہی الفواعد کے ساتھ چھپا ہے۔

۱۲- بحر الفصاحت - یہ اپنے موضوع پر اہم اور ضخیم کتاب ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے اردو فاضل کے کورس میں داخل رہی ہے۔ ایک مرتبہ مطبع سرور قیصری رام پور میں اور دو مرتبہ مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

۱۳- مفتاح البلاغت - یہ بحر الفصاحت کا انتخاب ہے اور مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۱۴- خواص الادویہ - یہ کتاب ادویۂ مفردہ کے بیان میں ہے۔ تین جلدوں میں مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۱۵- خزانتہ الادویہ - یہ کتاب چار جلدوں میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔

۱۶- خزائن الادویہ - یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں میں مطبع پیسہ اخبار لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

۱۷- قرابا دین نجم الغنی - یہ مرکب ادویہ کے بیان میں ضخیم کتاب ہے مطبع نولکشور لکھنؤ سے دو مرتبہ چھپ چکی ہے۔

۱۸- القول الفیصل فی شرح الطہر المتخلل - شرح وقایہ کے مسئلہ متخلل کی شرح عربی زبان میں لکھی ہے۔ مذاہب الاسلام کے آخر میں یہ رسالہ مطبع احمدی میں ۱۹۰۱ء میں چھپا ہے۔

Marfat.com

۱۹۔ مختصر الاصول۔ یہ کتاب اصول فقہ میں ہے، مطبع نیر اعظم مراد آباد سے شائع ہوئی ہے۔
۲۰۔ مزیل الغواشی۔ اصول شاشی کی شرح ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔
۲۱۔ تہذیب العقائد۔ عقائد نسفی کی شرح ہے۔ کئی مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔
۲۲۔ تعلیم الایمان۔ فقہ اکبر کی ضخیم شرح ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔
۲۳۔ تذکرۃ السلوک۔ تصوف وسلوک سے متعلق کتاب ہے اس میں مصطلحات صوفیہ کی فہرست باعتبار حروف تہجی شامل ہے۔ آخر میں دو تین فتوے بھی شامل ہیں۔
۲۴۔ شرح سراجی۔ علم فرائض میں نہایت اہم اور مفید کتاب ہے مطبع سرکاری رام پور میں طبع ہوئی ہے۔
۲۵۔ معیار الافکار۔ یہ فارسی زبان کا رسالہ مطبع احمدی رام پور سے شائع ہوا ہے۔
۲۶۔ شرح چہل کاف۔ یہ رسالہ مطبع نیر اعظم مراد آباد سے شائع ہوا ہے۔
۲۷۔ مفتاح المطالب۔ یہ رسالہ قرآن کی آیات سے فال نکالنے کے بیان میں ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک عربی رسالہ کا اردو ترجمہ ہے۔ مطبع سرور قیصری رام پور سے شائع ہو چکا ہے۔
۲۸۔ تاریخ ریاست حیدر آباد دکن۔ حیدر آباد دکن کی مفصل تاریخ ہے۔ مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔
۲۹۔ مختصر تاریخ رام پور۔ اس کی کیفیت بیان کی جا چکی ہے۔
۳۰۔ تسہیل اللغات۔ یہ کتاب اردو زبان میں لغات و مصطلحات پر لکھی تھی۔ ۱۹۲۸ء میں حرف سین تک لکھی جا چکی تھی۔ یہ مواد دو جلدوں میں آیا تھا۔ جلد اول ۴۳۶ صفحات پر اور جلد دوم ۵۳۴ صفحات پر مشتمل تھی۔ نجم الغنی خاں نے دونوں جلدیں نواب سر رضا علی خاں رئیس رام پور کو پیش کر دی تھیں۔ صرف دوسری جلد رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔
۳۱۔ تاریخ اودے پور۔ مولوی نجم الغنی خاں سے یہ کتاب خواجہ حسن نظامی نے لے لی تھی،

Marfat.com

غالباً شائع نہ ہوسکی۔

۳۲۔ دیوان نجمی ۔ حکیم نجم الغنی خاں شاعرانہ ذوق رکھتے تھے۔ نوجوانی میں خوب شعر کہتے تھے۔ ۱۶ سال کی عمر تک جو کچھ کہا تھا۔ اس کا انتخاب کرکے دیوان نجمی کے نام سے ۲۷ نومبر ۱۹۲۹ء کو رضا لائبریری رام پور میں داخل کردیا ہے۔ اس مجموعہ کلام میں غزلیات، واسوخت قصائد وغیرہ ہیں۔

مذاہب الاسلام

حکیم نجم الغنی خاں جب عقائد نسفی کی شرح لکھ رہے تھے تو مطالعہ و ترتیب مواد کے دوران اسلام کے مختلف مذاہب اور فرقوں کی تحقیق بھی کرتے رہے۔ اس طرح ان کو اس کتاب کی تالیف کا خیال پیدا ہوا وہ خود لکھتے ہیں[1]

"مسلمانوں کے واسطے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ ان کو اپنے ہاں کے تمام نہیں تو اکثر مذاہب سے واقفیت ہو کیونکہ اپنے اور غیر مذہب میں امتیاز حاصل رہے۔ اس فن کی جامع اور مفصل کتاب اُردو اور فارسی میں تو آج تک لکھی ہی نہیں گئی یا لکھی گئی ہے تو ہم تک نہیں پہنچی۔ عربی میں بھی جہاں تک تلاش کی گئی تو فرقہائے اسلام کے حال میں یکجائی بیان نہیں ملا۔ مجھ کو علم کلام سے بہت دلچسپی ہے۔ اس فن میں مَیں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ جب عقائد نسفی کی شرح زبان اُردو میں لکھنے لگا تو اس کے ساتھ ہی ساتھ مذاہب کی تحقیق بھی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بڑی جستجو کے بعد ایک اچھا خاصا ذخیرہ فراہم ہوگیا جس کو مرتب کرکے ایک کتاب کی صورت میں کرلیا اور اُس کا نام مذاہب الاسلام رکھا۔ اس فن میں ایسی کافی و وافی کتاب کا تیار ہوجانا محض تائید ایزدی ہے۔"

---

[1] مذاہب الاسلام از حکیم نجم الغنی خاں رام پور (لکھنؤ ۱۹۲۴ء) صفحہ ۵

Marfat.com

فاضل مؤلف کتاب کی حیثیت اور حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں ؎۵

"میں نے احتیاطاً ہر اہم اور نادر واقعہ کا حوالہ حتی الوسع بقید نام و جلد کتاب اس کتاب کے ہر صفحہ پر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح میں نے اپنا وہ فرض ادا کر دیا ہے جو بحیثیت ناقل میرے ذمہ تھا۔ میرا مقصود اس تحریر سے صرف مذاہب اسلامیہ کے حالات کا لکھنا ہے۔ کسی مسئلہ عقائد کا فیصل اور طے کرنا یا ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دینا یا کسی مذہب کو حق اور کسی کو باطل ثابت کرنا یا کسی کی خوبی اور کسی کی برائی اپنی جانب سے پیدا کرنا مقصود نہیں جیسا کہ میری بے رو ورعایت تحریر سے ثابت ہوگا۔"

مذاہب الاسلام کے مطالعہ سے مؤلف کی تبحر علمی، محنت اور دقت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ انھوں نے اس کتاب کی تالیف کے لیے مواد کی فراہمی میں بڑی کوشش کی ہے اور حتی الوسع اصل ماخذ تک ان کی رسائی ہوئی ہے۔ بہت سے فرقے اپنے عقائد کی کتابیں عام مسلمانوں سے چھپا کر رکھتے ہیں مؤلف نے اُن کتابوں کے حصول کی بھی کوشش کی ہے اور اکثر ان کو اس سلسلے میں کامیابی ہوئی ہے۔

حکیم نجم الغنی خاں نے اس کتاب میں اسلام کے بنیادی عقائد، اختلافات کا آغاز، مذہب اہل سنت کی تعریف و حیثیت، مختلف مذاہب کا شیوع، روافض و خوارج کا آغاز، ان کی تقسیم در تقسیم، اُن کے علاوہ مختلف فرقوں اور گروہوں کا بیان، نہایت شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے۔ اس موضوع پر یہ کتاب اردو زبان میں ایک نوع کی دائرۃ المعارف ہے۔ شاید روافض و خوارج کی تاریخ اور مختلف قدیم فرقوں کے بیان میں اس سے زیادہ معلومات یکجا کہیں نہیں مل سکتیں۔ برصغیر پاک و ہند میں جو مختلف مذہبی فرقے مثلاً مہدوی، نور بخشی، دینِ الٰہی، روشنائی،

؎۵ ایضاً ص ۵

Marfat.com

فرلوو، خوجے، بوہرے، وہابی، نیچری، قادیانی اور اہلِ قرآن وغیرہ وجود میں آئے ہیں۔ ان پر بھی سیر حاصل بحث ہے۔

اس کتاب کا پہلا اڈیشن اس صدی کے پہلے عشرے میں شائع ہوا تھا۔ للہذا بعض فرقوں کے ارتقاء کی تدریجی صورت کی پوری تصویر نہیں ملتی مثلاً قادیانیوں کی لاہوری شاخ، دکن میں قادیانیوں سے ملتی جلتی تحریک "چن بشیشور صدیق دیندار کی جماعت" اور بلوچستان کے ذکری فرقے کا ذکر نہیں ملتا۔

اسی طرح وہابیوں (اہلِ حدیث) کے بعض اکابر مثلاً میاں نذیر حسین اور نواب صدیق حسن خاں (بھوپالی) کی سرگرمیوں کا ذکر تو ہے مگر مولوی محمد حسین بٹالوی (ایڈیٹر اشاعۃ السنہ) مولوی ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالوہاب ملتانی (بانی جماعت غرباء اہلِ حدیث) اور اہلِ قرآن کے سلسلے میں خواجہ احمد دین امرتسری، مولوی اسلم جے راج پوری اور چودھری غلام احمد پرویز کے افکار کی صدائے بازگشت اس کتاب میں نہیں ملتی۔

حکیم نجم الغنی خاں نے سر سید احمد خاں کے مذہبی افکار پر وضاحت سے لکھا ہے اور کہیں کہیں مولانا شبلی نعمانی پر تعاقبات بھی کئے ہیں۔

فاضل مؤلف کے زمانے میں بین الاقوامی علمی و فکری تحریکات پورے طور سے اثر انداز نہیں ہوئی تھیں۔ آج ان تحریکات کمیونزم، سوشلزم اور کیپٹلزم نے بھی مسلمانوں کو متاثر کیا ہے اور ان فکری تحریکوں نے بھی ایک نوع کے "مذہب" کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ضرورت ہے کہ اس بیسویں صدی کے آغاز سے اب تک پون صدی کی فکری و مذہبی تحریکات کا از سر نو جائزہ لیا جائے۔

حکیم نجم الغنی خاں کی اس کتاب مذاہب الاسلام کا آخری مکمل اڈیشن ۱۹۲۴ء میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوا تھا بڑی مسرت ہے کہ اب رضا پبلی کیشنز۔ لاہور کی طرف سے یہ اڈیشن باہتمامِ خاص دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

۱۴ر جولائی ۱۹۷۸ء

محمد ایوب قادری

Marfat.com

ضمیمہ (۱) مذاہب الاسلام

ایک روسی مسافر زُرُوبن نام کو ۱۹۱۶ء مین بالائے دریائے جیحون کے ایک مقام پر اسماعیلیہ نزاریہ کے عقائد کا ایک رسالہ ہاتھ لگ گیا تھا یہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اور بعض مقامات پر اعداد مین مرموز طور پر لکھا ہے اسکو ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نے جلد ۸ نمبر ۱ سنہ ۱۹۲۲ء مین چھاپا ہے اور اِسکا حل بھی انگریزی مین کیا ہے حافظ احمد علی خان صاحب شوق خلف مرحوم اصغر علی خان صاحب میرے دوست اور کتب علمیہ کے غایت قدردان ہین اور رام پور کے معزز لوگون مین سے ہین اُنھون نے میری اِس کتاب کے لئے اِسکے مضامین کے حل مین مدد دی۔

پیر نامہ مشتمل بر دعا

جناب سرکار پیر صلی اللہ علیہ وسلم صاحب پیر سرکار خداوند عالی اِس تمہید کے تلے اتنے اسما ہین (۱) پیر برحق محمد مصطفےٰ (۲) پیر برحق حسن (۳) پیر برحق قاسم شاہ (۴) پیر برحق جعفر شاہ (۵) پیر برحق زین العابدین (۶) پیر برحق صمصید گوتور (۷) پیر برحق اندزامام لِدین (۸) پیر برحق محمد منصور (۹) پیر برحق غائب الدین (۱۰) پیر برحق عبدالمجید (۱۱) پیر برحق مستنصر باللہ (۱۲) پیر برحق احمد ہادی (۱۳) پیر برحق ہاشم شاہ (۱۴) پیر برحق محمد شاہ (۱۵) پیر برحق محمود شاہ (۱۶) پیر برحق محب الدین شاہ (۱۷) پیر برحق خالق الدین شاہ (۱۸) پیر برحق عبدالمؤمن (۱۹) پیر برحق اعلام الدین (۲۰) پیر برحق صالح الدین (۲۱) پیر برحق شمال الدین (۲۲) پیر برحق نصیر الدین احمد (۲۳) پیر برحق شہاب الدین (۲۴) پیر برحق حسن کبیر الدین (۲۵) پیر برحق تاج الدین (۲۶) پیر برحق فتح اللہ جوانمردی (۲۷) پیر برحق حیدر علی (۲۸) پیر برحق علار الدین محمد (۲۹) پیر برحق قاسم شاہ (۳۰) پیر برحق نصر محمد (۳۱) پیر برحق آغا بابا ہاشم شاہ (۳۲) پیر برحق محمد زمان (۳۳) پیر برحق آغا غریب

Marfat.com

(۳۴) پیر برحق محراب بیگ (۳۵) پیر برحق علی اکبر بیگ (۳۶) پیر برحق علی اصغر بیگ (۳۷) پیر برحق میرزا محمد باقر الحاجب (۳۸) پیر برحق بی بی سرکار (۳۹) پیر برحق شاہ حسن علی (۴۰) پیر برحق میرزا حسن علی (۴۱) پیر برحق شاہ قاسم علی (۴۲) پیر برحق شاہ ابوالحسن علی (۴۳) پیر برحق علی شاہ (۴۴) پیر برحق شاہ بدین شاہ کہ شاہ خلیل اللہ باشد (۴۵) پیر برحق سید ابوالحسن شاہ (۴۶) پیر برحق سرکار مطلق سرکار خداوندگار آغائی سلطان محمد شاہ جامع خاصہ مراد مطلب جمع مومنانِ مشرق عالم تا مغرب عالم از یمین عالم تا یسار عالم بخیر خوشی برآوردہ فرماید بحق جملہ ناہائے مبارک بحق عزیزان درگاہ کہ از گناہ ماو نقصان ورگذرد بتاریخ شہر مبارک رمضان ۲۳ یوم۔

مظاہرون کا بیان

اِس فرقے کے نزدیک امام امر کا مظہر ہے اور حجت عقل کل کا مظہر اور داعی و ماذون کبیر و ماذون اصغر و مستجاب یہ سب نفس کل کے مظہر ہیں اور اہلِ تضاد جسم کل کے مظہر ہیں۔

ائمہ کی ترتیب

(۱) حق مولانا علی (۲) حق مولانا حسین (۳) حق مولانا زین العابدین (۴) حق مولانا محمد باقر (۵) حق مولانا جعفر صادق (۶) حق مولانا شاہ اسماعیل (۷) حق مولانا محمد بن شاہ اسماعیل (۸) حق مولانا شاہ وفی احمد (۹) حق مولانا شاہ تقی محمد (۱۰) حق مولانا شاہ رضی عبداللہ (۱۱) حق مولانا شاہ مہدی ابو محمد (۱۲) حق مولانا شاہ قائم (۱۳) حق مولانا شاہ منصور (۱۴) حق مولانا شاہ معز (۱۵) حق مولانا شاہ عزیز (۱۶) حق مولانا شاہ حاکم ابو علی (۱۷) حق مولانا شاہ طاہر علی (۱۸) حق مولانا مستنصر باللہ (۱۹) حق مولانا شاہ نزار (۲۰) حق مولانا شاہ ہادی (۲۱) حق مولانا شاہ مقتدی

Marfat.com

(۲۲) حق مولانا شاہ قاہر (۲۳) حق مولانا علی ذکرہ السلام (یہ لقب ہی حسن والی الموت کا)
(۲۴) حق مولانا علاء الدین محمد (۲۵) حق مولانا جلال الدین (۲۶) حق مولانا
علاء الدین محمد (۲۷) حق مولانا رکن الدین (۲۸) حق مولانا شمس الدین
(۲۹) حق مولانا قاسم (۳۰) حق مولانا اسلام (۳۱) حق مولانا محمد (۳۲) حق مولانا
مستنصر باللہ (۳۳) حق مولانا عبدالسلام (۳۴) حق مولانا غریب میرزا (۳۵) حق
مولانا نور الدین (۳۶) حق مولانا مراد میرزا (۳۷) حق مولانا ذوالفقار علی (۳۸)
حق مولانا نور الدہر علی (۳۹) حق مولانا خلیل اللہ (۴۰) حق مولانا نزار (۴۱)
حق مولانا سید علی (۴۲) حق مولانا حسن علی (۴۳) حق مولانا ابوالحسن علی شاہ
(۴۴) حق مولانا خلیل اللہ (۴۵) حق مولانا شہنشاہ حسن علی (۴۶) حق مولانا
آقا علی شاہ (۴۷) حق مولانا سلطان محمد شاہ ہے

امام کی شناخت

امام ایک ایسا آدمی ہے کہ کبھی اسکو خاص اسکی ذات کے ذریعہ سے اور کبھی حجت کے توسط سے جان لیتے ہین اور اسکی شناخت روز شنبۂ دین کو جمعہ تک ہوتی ہے -

روز شنبۂ دین طول مین دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے اور ہفتۂ دین دنیا کے سات ہزار سال کے برابر طوالت رکھتا ہے اس ہفتہ مین سے دین کا روز ایک سے زیادہ نہین ہوتا اور دوسرے چھ روز دین کی راتین سمجھی جاتی ہین روز دین کو شنبہ اسلیئے کہتے ہین کہ اسمین دین کا سورج جو امام کی ذات ہے ظاہر ہوتا ہے اسی سبب سے کہتے ہین کہ تمام حکم جگہ سے ٹل جاتے ہین لیکن شنبے کا حکم نہین ٹلتا۔ ہفتے کے دوسرے چھ دنون کو جو شب دین کہا جاتا ہے یہ اسلیئے ہے کہ ان مین پیغمبرون کی شریعتین امام کا حجاب واقع ہوئی ہین جس طرح دنیا کی رات دنیا کے سورج کو چھپا رکھتی ہے یہی حال ان روزون مین امام کا ہوتا ہے کہ وہ شرائع انبیا کی وجہ سے مخفی و مستور رہتا ہے۔ لیکن جس طرح خورشید کے

چھپ جانے کے بعد چاند شب مین اُسکی قائم مقامی مین تاریکی عالم کو روشن کردیتا ہے اسی طرح جب امام پنہان ہوتا ہی تو حجت اُسکا قائم مقام بنتا ہے جس کے ذریعہ سے اہلِ ترتب امام کے نور کو پہچانتے اور فیض پاتے ہین۔

یاد رکھو کہ چھ ہزار سال شب دین مین بھی کبھی امام کا ظہور ہو جاتا ہے چونکہ وہ معنوی نہین ہوتا اسلئے حقیقت کی شناخت نہین ہوتی برخلاف روز شنبہ کے ہزار سالون کے کہ چونکہ امام کا ظہور ان مین معنوی ہوتا ہے اسلئے شناخت حقیقی حاصل ہوجاتی ہے اور اُن چھ ہزار سال مین شناخت حاصل نہین ہوسکتی۔

اور چونکہ خاص خاص بندون کی پیدائش سے یہ مقصود ہے کہ وہ امام کی شناخت حاصل کرلین پس یہ محال ہے کہ اُنکو امام کی شناخت کے بغیر چھوڑ دیا جائے اگر وہ ایسا کرتا تو نعوذ باللہ اُسکی ذات بخل کے ساتھ مترتب ہوجاتی ہے اسلئے ان ایام مین کہ بمنزلۂ شب کے ہین امام کے نائب یعنی حجت کو جو بمنزلے چاند کے ہے موجود کردیتا ہے تاکہ ظہور معنوی دائمی بنا رہے اور حقیقت الامر بھی یہ ہے کہ جبکہ ظہور معنوی مین شناخت حاصل نکر سکے گا تو ظہور شکلی خورشید مین کہ نور نہین دیوے کیا حاصل کرسکتا ہے یعنی جبکہ حجت سے کہ امام کا ظہور معنوی ہے فائدہ نہ اُٹھا سکا تو خود امام کی شخصیت کے ظہور سے کیا فائدہ پائیگا کیونکہ ایسا شخص بالکل ناقابل ہوگا ایک عزیز نے کیا اچھا کہا ہے۔

ظہور معنوی امروز اگر ندارد سود	ظہور شکلی فردا چہ سود خواہد کرد

اسی کے مطابق یہ بھی ہے

ظہور معنوی کہ قائم ست دعوت او	در انچہ ہست نہ افزون شود نہ گردد کم

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ شب دین کی چھ ہزار سالون مین جسوقت کہ امام ظہور شکلی کرتا ہے تو حجت ظہور معنوی نہین رکھتا جیساکہ حضرت امیر کے زمانے مین سلمان اظہار دعوت نہین کرتا تھا لیکن صرف ایک شخص کے ساتھ کی تھی۔

اِس قول سے یہ بات استفادہ ہوئی کہ آنحضرت کے دعوے نبوت کے وقت مین شب دین تھی کیونکہ شریعت پیغمبر کے وقت مین روز دین نہین ہوتا اور دوسری بات یہ بھی

معلوم ہوئی کہ سلمان حضرت علی مرتضیٰؑ کے حجت تھے۔
آگے پھر اُس رسالے کے بیان کے مطابق کہتا ہون کہ یہ نا ممکن ہے کہ کسی عہد مین شکل امام اور اُسکی دعوت دونون پنہان ہون کیونکہ اِس سے مخلوق ہلاکت مین پڑ جائے گی اور کبھی امام ظہور شکلی کرتا ہے اور حجت کے ظہور معنوی کو دور کر دیتا ہے سبب اِسکا یہ ہوتا ہے کہ ایسے بندگانِ قابل جو حجت سے فیضیاب ہو سکتے نہین ہوتے پس امام خود ظہور فرما کر اُنکی اصلاح کرتا ہے حکیم نزاری کہتا ہے۔

ظہورِ معنوی در پردۂ راز	نگیر از آرزومندانِ خود باز
ازین پس باب رحمت در بلندی	اگر سہوے رود در ما مبندی

ثابت ہوا کہ بندون کی سہو و غفلت اور گناہگاری کی وجہ ہوتی ہے کہ کبھی امام اپنی رحمت کا دروازہ بند کر کے انکو اپنی حالت مین مبتلا چھوڑ دیتا ہے۔
یاد رکھو کہ امام کی شناخت چار قسم پر ہے (۱) شناخت اُسکے نور کی کہ اُس مین حیوان بھی شریک ہین (۲) شناخت اُسکے اسم کی کہ اس مین اہلِ تضاد بھی شریک ہین (۳) شناخت اُسکی امامت کی جس مین اہلِ ترتب بھی شریک ہین (۴) شناخت اُسکی ذات کی یہ حجت سے مخصوص ہے۔
اہلِ ترتب ہمیشہ امام کے جسم کو دو دلیلون سے جان لیتے ہین اُن مین سے ایک نص ہے اور دوسری ولادت۔
اور خاص حجت نے اُسکو معجزۂ علمی اور ولادت کے ذریعہ سے ازل سے جان لیا ہے۔
اور ان چند اوتارون یا تناسخون مین کہ امام گذر گیا بعض داعیان بحق نے اُسکو پہان لیا اور جسم مین غلطی نکی کیونکہ اُسکے وجود کے شرائط سے واقف تھے اور بعض داعیان ناحق نے جو غلطی کی اِسکا سبب یہ تھا کہ اُنھون نے صرف اِسی دلالت پر لحاظ کیا تھا اور شاہ نزار کو جو امام مان لیا تھا اسکا سبب بھی ولادت تھی۔
اور اُن اوتارون مین امام نے جو اُن دو دلیلون کو برطرف کر دیا تھا اول حجت کو ظاہر اور معین کیا پھر اُن دو دلیلون کو برطرف کر دیا تھا۔

Marfat.com

اور صورت شکلی مین بھی اہل ترتب کی آنکھون سے چھپ گیا بعد اس کے حجت کے اشارے اور دلیل سے اہل ترتب مین سے تو ہی لوگ تحقیقی طور پر امام کے جسم کو جان گئے اور ضعیف لوگ جنھون نے حجت کے دلائل کو نہ سنا یا دلائل کے سمجھنے سے عاجز تھے امام کے جسم کو نہ دریافت کر سکے۔

تعلق امام اور حجت کے درمیان

امام کا فرزند چار قسم پر ہوتا ہے ایک صرف امام کی شکل پر جیسے مست علی دوسرے معنوی طور پر جیسے سلمان تیسرے امام کی شکل اور معنے دونون پر جیسے امام حسن کہ اُن کو امام مستودع کہتے ہین چوتھے امام کی شکل اور معنے اور حقیقت تینون پر ہوتا ہے جیسے مولانا حسین کہ اُنکو امام مستقر بولتے ہین پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ حجت امام کا فرزند معنوی ہے پس ان دونون مین کہ قاعدۂ حجتی اپنے فرزندان جسمانی کو دکھایا ہی یہ امر عام تھا نہ خاص امام کے لئے ہمیشہ سے قاعدۂ عامی اور خاصی دونون حاصل تھے اور اب بھی حاصل ہین قاعدۂ عام ایسے آدمیون کی نسبت واقع ہوتا ہے جو عامی وجاہل ہین اور قاعدۂ خاص ایسے آدمیون کی نسبت واقع ہوتا ہے۔ جو کہ تعلیمات باطنی کی پیروی کرتے ہین۔ امام جو قاعدۂ حجتی اپنے فرزندان جسمانی کو دکھاتا ہے یہ رتبہ ہر شخص کو حاصل ہوتا ہے نہ کہ صرف منتخب لوگون کو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اصل کتاب مین لفظ امر ہے مین نے قاعدہ سے بدل دیا ہے۔

ظہور امام

امام کا تینون کون مین ظہور واجب ہے کیونکہ حقیقت مین وہی واجب الوجود ہے اور جس قدر اشیا اُس سے غیر ہین سب ممکن الوجود ہین اور ممکن الوجود ایسے وجود کو کہتے ہین جو اپنے سر سے موجود نہو سکے بیتر یعنی بھید سے مراد یہ ہے کہ خود بخود موجود ہوجائے حالانکہ ممکنات موجود ہین پس امام کو اُنکی جنس سے یعنی آدمی کی شکل پر دونون کون مین

Marfat.com

ظہور ہوگا اگر اُسکا ظہور نہوتا تو اکوان موجود نہوتے پس ثابت ہوگیا کہ امام کے لئے دونوں کون مین کہ ایک خلقی وجسمانی ہے اور دوسرا امری یعنی روحانی ہے اور تینوں کون مین کہ عالم امری مین ثابت ہوتا ہے ظہور چاہیے امام کی اولاد خلقی وجسمانی امام جسم مین ہمیشہ موافق ہے یعنے بیٹے کو باپ کا جانشین ہونا چاہیئے۔

حجت کا حال

حجت ایسے شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے اور امام کے معنے اوزازل سے ایک ہون اور اُسکا ظہور دنیا مین اہلِ ترتب کے لئے ہو یعنی حجت ان لوگون کو تعلیم دیکر امام کی معرفت سے واقف کردیتا ہے اسلئے کہ امام تعلیم حاصل کرنے اور تعلیم دینے سے منزہ ہے اور حجت اگرچہ کسی سے تعلیم حاصل کرنے سے بے پروا ہے لیکن تعلیم دینے سے بے پروا نہین ہے۔ اور داعی اور اُسکے تلے کے تینون حدود مین سے کوئی بھی کسی بات سے مستغنی نہین ہے اور اُسکا مستجاب تعلیم دینے کے لئے مرخص نہین ہے اور قبول کرنے کے لئے محتاج ہے پس ثابت ہوا کہ حجت تعلیم کے دینے اور ادا کرنے مین اور بعضے تعلیم دینے اور قبول کرنے مین اور بعضے صرف تعلیم کے قبول کرنے مین محتاج ہین اگر حجت عالم مین ظہور نکرے اور تعلیم ندے تو اہلِ ترتب نجات اور کمال آخرت سے محروم رہ جائین اور پیدائش عالم کا فائدہ باطل ہوجائے۔

اور اس بات پر کہ امام کو بے حجت کے نہین جان سکتے بہت سی عقلی اور نقلی دلائل قائم ہین۔ دلیل عقلی یہ ہے کہ ہر موجود کہ جسکا وجود ثابت ہے اُسکا کمال بغیر غیر کی تاثیر کے قوت سے فعل مین نہین آسکتا اگر ایسا ہوتا تو چاہیئے تھا کہ تمام اجسام جنکا کمال حرکت ہے جو اِن مین موجود ہے غیر کی تاثیر کے بدون حرکت کرسکتے چنانچہ جس طرح مادی اور جمادی اشیا بغیر دوسرے کی تاثیر کے حرکت نہین کرسکتین اسی طرح موجودات نباتی وحیوانی وجسمانی بھی بغیر امداد روح نباتی وروح حیوانی وروح انسانی کے حرکت نہین کرسکتے اور جبکہ جسم سے کہ مثال ہے اپنی ذات سے حرکت ظہور مین

Marfat.com

نہین آتی توروح متعلم ہین بھی کہ مشول ہے حرکت روحانی کہ ترقی نقصان سے کمال
کی طرف ہی اور قابلون کی طرف اداکرنا اور اُن کو سکھانا ہے بغیر حجت کے فعل مین
نہین آسکتا اور دلیل نقلی یہ ہے کہ خواہ ظاہر شریعت کہ کلام خدا اور رسول کا ہے
جو اہل ظاہر کے درمیان مشہور ہے خواہ قول اہل حق کہ ان کی ضد مین کہا ہو جیسے
حکیم سنائی و محقق رومی و شیخ عطار وغیرہ کے اقوال خواہ قول اہل باطن کہ خداوند نے
اُنکی زبان پر جاری کیا ہے تاہم اپنے قول سے باطل ہوتے ہین خود اُس سے واقف
نہونگے اور خود باطن حقیقت سے بہت سی باتین ہین جو امام نے اپنے ظہور معنوی
مین فرمائی ہین یا حجت نے کہی ہین جو ہمیشہ امام کا ظہور معنوی ہے ظاہر شریعت سے
قرآن ہے اور جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل اور قرآن کی تاویل اور مشول
یہ سب حجت کے نام ہین اسلئے کہ تاویل کی حد مین فرشتہ اہل وحدت کو کہتے ہین
اور وہ حجت ہے کوئی اور نہین اور جہان ذکر داعی کا کرتے ہین پیغمبر مراد ہوتا ہے
جیسے اس آیت مین ہے ودا عیاً الی اللہ باذنہ سراجا منیرا اور یہ کہ جبریل سے
سیکھتا تھا مراد اس سے یہ ہے کہ داعی تھا کہ سلمانؓ سے تعلیم حاصل کرتا تھا اور پیغمبر
کے کئی قول بھی اسپر گواہ ہین مثلاً آپنے فرمایا ہے لو علم ابوذر ما فی قلب سلمان
لقد کفّرہ یعنے اگر ابوذر جان لے کہ سلمان کے دل مین کیا ہی تو اُسکو قتل کردینا چاہے
جب سیدنا سے اس قول کا مطلب دریافت کیا گیا تو جواب دیا کہ اگر سلمان ابوذر سے
یہ کہتا کہ میرا مرتبہ پیغمبر سے بڑھکر ہے اور مولانا علی عالم کا پیدا کرنے والا ہے تو وہ اس
کہنے سے کافر ہوجاتا اور ابوذر سلمان کے قتل کا قصد کرتا۔ دیکھو موسیٰ نے خضر سے
کمال حاصل کیا ہے اور ابتدا مین جب تک خضر سے تعلیم حاصل نکرلی اُنکے کام کا
بھید نہ معلوم کرسکے۔ بہشت آدمؑ۔ اور کشتی نوحؑ اور عیسیٰؑ اور مریمؑ اور کوہ طور موسیٰؑ اور
جبرئیل مصطفےٰ یہ تمام حجت تھے۔ سب اہلِ ظاہر ان باتون کو جانتے ہین مگر ان کی تاویل
سے بے خبر ہین۔

امیر سید علی واعظ اہلِ ظاہر مین سے ایک شخص ہے اُسنے ایک قصیدہ حضرت علیؓ کی

Marfat.com

تعریف مین لکھا ہے جس مین مذکور ہے کہ ایک روز رسولؐ بیٹھے تھے اور اُن کے پاس جبرئیلؑ بھی بیٹھے تھے کہ اتنے مین حضرت علیؑ آئے جبرئیلؑ اُن کی تعظیم کو کھڑے ہو گئے حضرت محمدؐ نے کہا کہ ہمارے گھر کے ایک لڑکے کی اتنی تعظیم کیون کی جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ ابتدا مین یہ لڑکا میرا معلم تھا رسولؐ نے دریافت کیا کہ تمھاری ابتدائی پیدائش کو کتنا عرصہ گذرا اُسنے جواب دیا۔

اگرچہ من عدد سال خود نمے دانم	ولے ستارۂ دانم کہ ہست عرش آرا
ستارہ ایست کہ ہر سی ہزار سال یکے	طلوع مے کند از عرش اعظم اعلا
ازان زمان کہ شدم من زقدرتش موجود	ہمین ستارہ نمودست سی ہزار بار مرا

دیکھو جبرئیلؑ کو باقی فرشتون کی طرح ایک پرند کی صورت پر بتاتے ہین لیکن اُس دن مرد کی شکل پر رسول پر ظاہر ہوے تھے اور حضرت مصطفےٰ کے پاس مرد کی شکل مین بیٹھے تھے حال آنکہ امام جو اصل ہے اور جبرئیلؑ کہ امام کے بعد ہین اور مصطفےٰ کہ جبرئیلؑ کے بعد ہین تینون مرد ہین اور ان کے معنے بھی آخر ین کہ مصطفےٰ دعوت حجت کو پہونچے ایک ہو گئے یہی مصطفےٰ جو اہلِ ترتب مین سب سے قوی ہین اِن کے ساتھ ایک ہو گئے تو باقی حدود بھی جو مصطفےٰ کے تلے ہین جب اُس معرفت کو پہونچ جاتے ہین تو ایک ہو جاتے ہین اسی قبیل سے وہ حکایت بھی ہے جو اہلِ ظاہر مین مشہور ہے کہ عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ یہ بات صحیح ہے کہ پیغمبر کہتے ہین کہ مین آسمان پر گیا تھا اور وہ حالات دیکھے تھے عائشہؓ نے جواب دیا کہ مین نے بھی دیکھا کہ وہ مکان سے باہر نکلے اور اتنی جلد واپس آ گئے کہ چلتے مین جو اُن کے دامن کا جھٹکا ظرف آب کو لگ کر پانی زمین پر بہنے لگا تھا وہ ہنوز جاری تھا اور یہ جو پیغمبرؐ کہا کرتے تھے کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور خدا کے پاس سے یہ پیغام لائے مین صرف اس قدر جانتی ہون کہ سلمان برہنہ پا اُن کے پاس آتے اور چپکے سے کچھ کہکر چلے جاتے اور اُنکے جانے کے بعد وہ یہ کہنے لگتے کہ جبرئیلؑ آئے تھے اور یہ پیغام الٰہی لائے تھے القصہ تمام اہلِ ظاہر کی باتین اِس امر پر دلیل ہین کہ جبرئیلؑ سلمانؓ ہے لیکن ان

Marfat.com

بیچارون کو اسکا بھید معلوم نہین اور اہلِ حقیقت کی سراسر باتین اسپر دلالت کرتی ہین
امام فرماتا ہے کہ سلمان منی وانا من سلمان یعنی سلمان مجھ سے ہے اور مین سلمان سے ہون
اور دوسری جگھ فرماتا ہے کہ مین اپنے دوستون کے پاس ہون جہان بھی مجھے
طلب کرین خواہ پہاڑ مین خواہ میدان مین خواہ جنگل مین اور ایسا آدمی جسپر مین نے
اپنی ذات یعنی معرفت کو ظاہر کردیا ہو وہ نزدیکی مکان کا محتاج نہین اور یہی حقیاءت
بزرگ ہے اور ایک اور جگھ فرماتا ہے میرا حکم مان تاکہ تو میری طرح مثل سلمان کے ہوجائے
خواجہ قاسم تشتری کہتا ہے۔

بشناختم بمرد امام زمانہ را	آن بے نظیر نام خداے یگانہ را

اِس شعر مین آن مرد سے مراد حجت ہے اور بے نظیر نام امام سے مقصود بھی حجت ہے
اِس لئے کہ حقیقی اور اصلی نام امام کا جس سے اُسکو جانتے ہین حجت ہے نہ یہ اسماے
مجازی جو اس فرقے کے انشا پردازون کے شعرون اور نثرون مین مستعمل ہین یہ جو
کہتے ہین کہ امام کی رحمت اور معرفت کا دروازہ حجت ہے اِس مین امام کے جسم و اسم
کے معنے مستور ہین جو کوئی دروازے سے آتا ہے مکان مین پہونچ جاتا ہے اور جو نہین
آتا تو نہین پہونچ سکتا۔

امام اور حجت دونون کے معنے اور ذات ایک سمجھنی چاہیئے اگر ایک نہون تو دو ہونگی
تو ایسی صورت مین ایک خدا ہوگا دوسرا خلق اور خلق سے خدا کو جان نہین سکتے
اور فرق اِس فرقے اور باقی فرقہاے نظریہ مین اسی مقام کے اعتبار سے ہے
اور قول اہلِ ظاہر کا بھی اِسی بات پر دلالت کرتا ہے باوجودیکہ اصل امر
کی اُن کو خبر نہین۔ کسی نے کہا ہے۔

مردان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

سوال امام اور حجت معنے مین ایک ہین لیکن جسم مین ایک نہین اِسکی کیا وجہ ہے۔
جواب اگر انکا جسم علیحدہ علیحدہ نہوتا اور یہ دو شخص نہوتے جن مین سے ایک
دوسرے کو دعوت کرتا ہے تو عوام کو شک پیدا ہوتا اور جب وہ دعوت اپنی طرف

Marfat.com

کرتا تو اُسے صاحب غرض جانتے اور ظاہر ہین جب کہ دعوت دوسرے کو کرتا ہے
تو بے غرض جانتے ہین اور اُس سے غافل ہین کہ حقیقت مین دونون ایک ہین
اور جو کہ ابھی عالم کثرت مین ہین - پس اگر دونون دین و دعوت مین ایک نہو سے
تو اُس سے یہ بھی لازم آئے گا کہ دین اور حقیقت بھی دو ہون اور داخل کثرت ہو جائین
اور جب دین کثرت مین داخل ہوا تو دو ہون یا اکثر سب برابر ہین -
دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر حجت اور امام شخصیت مین دو نہونگے کہ جن مین سے ایک
تینون کون مین ظہور کرے - اور دوسرا حقیقت شریعت (دین) کی حفاظت کرے تو اہل
ترتب کو جو راہ حق کے طالب ہین اُسکی دعوت مین شک پیدا ہو جاے گا -
اِن دلائل عقلی و نقلی سے یہ ثابت ہو چکا کہ سب دین کی اِن چھ ہزار سالون مین
بے حجت کے امام کو نہین پہچان سکتے -

معجزہ

معجزہ دو قسم پر ہے ایک فعل و قدرت دوسرے علم و حجت پھر انہین سے ہر ایک کے مشابہ
و مثل ہوتا ہے مثل سے مراد یہ ہی کہ بظاہر معجزے کی طرح ہوتا ہی لیکن حقیقت مین
معجزہ نہین ہوتا -
معجزۂ فعل و قدرت یہ ہے کہ جسم سے واقع ہو اور معجزۂ علم و حجت یہ ہے کہ روح
سے واقع ہو - تمام موجودات مین فعل و قدرت جسم سے واقع ہوتی ہے اور تمام
موجودات جسمیت مین اُسکے شریک ہین اور قدرت اس سے زیادہ نہین ہو سکتی
کہ کوئی آدمی تمام عالم پر مسلط ہو جائے اور تمام عالم کو برباد کر دے اسی طرح شیر اور
سانپ بھی انسانون کو ہلاک کرتے ہین لیکن کوئی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ انسان سے
بہتر ہین اسی طرح جو کچھ حیوان سے ظہور مین آتا ہے یا آگ پانی ہوا خاک
جمادات وغیرہ مین سے بھی کوئی فرد اِس عالم کی جسمی اور فعلی اپنی مخفی عجیب
و غریب ایسی خاصیت نہین رکھتی جس مین اُسکے ساتھ دوسرا شریک نہو اور

Marfat.com

معجزۂ فعلی کے ساتھ مشابہت رکھنے والے جادو اور شعبدہ اور کرامات مشائخ اور احکام نجوم ورمل وغیرہ ہین جن مین عالم خلقیت کی مخفی باتون کی خبر دی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ ایسا معجزہ جسکا کوئی شریک ومماثل نہو حجت کا علم حقیقی ہے جو باطل کے مٹانے اور حق یعنی امام کے ثابت کرنیکے متعلق ہوتا ہے جسکا کوئی عاقل اور منصف انکار نہین کرسکتا پس ایسا معجزہ جسپر کوئی قدرت نہین پا سکتا یہی خاص اُسکا معجزہ ہے۔ پھر اِس بات پر کہ حجت کا علم کلمۃ الحق ہے اور معجزہ بھی اُسکا وہی ہے نہ فعل جسمانی یعنی وہ معاملات جو جسمانی قوت سے ظاہر ہین دلائل علم ظاہر و باطن سے بہت سے ہین۔ علم ظاہر سے مراد شریعت ہے جو عام طور پر مروج ہی اور علم باطن سے حقیقت مراد ہے جو خاص قاعدہ ہے۔

دلیل ظاہر شریعت کے قبیل سے یہ آیت ہی وما علی الرسول الا البلاغ مطلب اسکا یہ ہی کہ جبرئیل سے اُسکی تعلیم کہ وحدت خداوند حق کے ثبوت پر ہی طلب کرنی چاہیئے اور پیغمبر نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ حلالہاے شرعی کے نجاننے والے پر تمام چیزین حرام ہین اور حرامہاے شرعی کے جاننے والے پر شراب وغیرہ سب کچھ حلال ہے لیکن پہچاننے والا صرف ایک شخص ہے یا وہ شخص پہچانتا ہے جو معنے مین اُس سے متحد ہے اور باطن حقیقت سے حجتون اور داعیون کی باتین ہین چنانچہ رئیس اجل فرماتا ہے ؎

شراب راکہ بدنیا خوری بامر کسے	ز روے مرتبہ اوراشمر شراب طہور

جو کوئی شراب مرد حق کے حکم سے پیتا ہے اور دوسرون کو پلاتا ہے حلال ہوجاتی ہی اُسپر کیونکر حرام ہوگی حکیم نزاری کا قول ہے۔

تو امام وقت خود را لشناختی بہ تحقیق	بیقین بدانکہ برتو زر و مال حرام ست

پس جبکہ اُسکے افعال دکھ نہین سکتے تو اُسکو بے معجزہ ونشان کے نہین جان سکتے پس قول کے بعد کس چیز کو دلیل بنا سکین اِس مضمون مین کئی جگہ بیان ہوچکا ہی کہ محق یعنی کلمۃ الحق کو معجزۂ علمیہ سے جان سکتے ہین اور بعض مقامون پر واقع ہی

Marfat.com

کہ حقیقت یعنی اس کلمۃ الحق کا جو امام زمان ہے قول محق سے کہ حجت ہے سننا
چاہیے پھر اسکے حجت کا اقرار کرنا چاہیے اور اس قول و کلمہ کے سننے سے غرض
یہ ہوتی ہے کہ اسکے معنے کو سمجھا جائے جو باطل کی نفی اور امام کا ثابت کرنا ہی چنانچہ
شریعت حق مین لا الہ الا اللہ کو محق شریعت سے جو مصطفٰے ہین سننا چاہیئے اور معنی
ان دو لفظ شہادت کے کہ ایک شریعت مین ہے اور ایک حقیقت مین باطل کی نفی
اور حق کا ثابت کرنا ہے پس جو کوئی اس عالم مین باطل کی نفی اور حق یعنی امام کا
اثبات حجت و دلیل کے ساتھ نہین کرتا وہ مسلمان نہین کہلاتا صرف یہ الفاظ زبان
سے ادا کر دینا مسلمان ہونے کے لئے کافی نہین یہ حکم حقیقت کا ہے البتہ شریعت
مین ایسے شخص کو جو اقرار زبانی کرلے مسلمان کہتے ہین لیکن ہر وقت کلمۃ الحق کو
دلیل نہین بنا سکتے صرف ایک بار ایسا ہوتا ہے۔ اس تمام بحث سے معجزہ اور
نشان کہ کلمۃ الحق ہے ثابت ہوگیا۔

پیغمبر و امام اور حاکم شریعت مین تفریق

ہر دورے کے شروع مین کہ تمام احکام ہزار سالہ اُن دنون مین شخص ہوتے ہین
حجت کے بعد تین آدمیون سے زیادہ نہین ہوتے جو اُس دورے مین ہوتے ہین ایک
پیغمبر دوسرا امام تیسرا حاکم شریعت ان مین سے پیغمبر کا ظہور دونون کون مین ہوتا ہے
اسلئے کہ اُسکو حجت ہونے کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا اور امام تینون کون مین ظہور
رکھتا ہی اور حاکم شریعت صرف شریعت مین ظہور رکھتا ہے پس اگر حجت شریعت کا کام
کرنے لگے تو اُسکے متبع دعوت حقیقت مین شک مین پڑ جائین اور اگر مثل حاکم
شریعت کے شریعت مین بھی ظہور کرے تو گنا ہگار بلکہ اس سے بھی بدتر ہو جائے
چنانچہ دورۂ محمدی کے شروع مین کہ ہم اس مین داخل ہین حجت سلمان تھے
شریعت کا پابند نہ تھے قصدًا اور سب کے سامنے نامشروع کام کرتے تھے اسی سبب سے
اُنکے تمام ضد اُنپر لعن وطعن کرتے تھے اور حضرت علیؑ شرع کے تمام احکام کی

Marfat.com

پابندی کرتے تھے اور حضرت پیغمبر کے بعد خود تو ابُو بکر کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن سلمان کو بیعت نکرنے دی۔
چنانچہ جب عمرؓ جناب امیر کا گریبان پکڑ کر کشان کشان بیعت کے واسطے لئے جارہے تھے تو صندون مین سے ایک شخص وہان پہونچا اور سلمان کی طرف متوجہ ہوکر کہاکہ جس شخص کی تم اتنی بڑائی کرتے تھے اُسکو اِس ذلت سے لئے جارہے ہین سلمان نے جواب دیاکہ اِس مین اتنی قدرت ہے کہ چاہے تو زمین آسمان کے نظام کو درہم برہم کردے۔ علی نے سلمان کی طرف گھور کے دیکھا اور کہا جو کچھ مُنھ مین آتا ہے کہدیتا ہے اور جب سلمان کو فارسیون کی ایک جماعت کے ساتھ عمرؓ بیعت کے لئے پکڑ کرے چلے تو علیؓ نے چھوڑا دیا اور بیعت کو نہ جانے دیا۔ اور بھید اسکا کہ خود تو بیعت کرلی اور سلمان کو نہ کرنے دی یہ تھاکہ مصطفےٰ کے وقت مین اُن کی شریعت ہر جگہ نہین پہونچی تھی اِسلئے چاہاکہ پہونچ جائے جب خود تمام کرنے والا ابُو بکر وغیرہ کی متابعت نکرتا اہلِ تضاد بھی اُس کام مین متابعت نکرتے پس شریعت مصطفےٰ تمام نہوتی یہ ضروری ہے کہ اہلِ تضاد کا بھی وجود ہونا چاہیے کیونکہ اگر یہ باطل ہونے کی وجہ سے نہوتے تو انکا حال نہ کھُلتا اور اہلِ ترتب کی رونق کا مدار باقی نہ رہتا اور اہلِ ترتب معرفت طلب مین مشغول نہوتے اور جب اہلِ تضاد کا ہونا ضروری ہوا تو شریعت کا ہونا بھی لازم آیا کیونکہ اگر شریعت اِن کے ظلم و فساد کو نہ روکتی تو یہ کسی کو زندہ نچھوڑتے اور عالم ویران ہو جاتا اور اہلِ ترتب کے ہونے سے اِس مین کوئی فائدہ نرہتا پس ثابت ہواکہ شریعت بھی اصلاح کا سبب ہی پس امام کا کون شریعت مین بھی ظہور ضرور چاہیئے چنانچہ لائے ہین کہ مالک و رضوان جو دوزخ و بہشت کے مشول ہین اُن کو وجود ذاتی حاصل ہین یہ سمجھنا غلطی ہے بلکہ انکا قیام امام کے ساتھ ہے پس جس طرح رضوان جنت ہی اور رحمت کا سبب ہے اُسکے حکم سے ہے اِسی طرح مالک بھی کہ دوزخ ہی اور عذاب کا سبب ہے

Marfat.com

اُسکے فرمان سے ہے جس طرح رضوان کو صرف ادعائے نیکی سے نیکوں کا ستر بنا رکھا ہے
وہ کیا ہے صرف آدمیون کی نیکی ہے جسے رضوان سے تعبیر کرتے ہین رضوان کوئی مستقل
علیحدہ وجود نہین اِسی طرح مالک کو بھی ادعائے بدی سے بدون کا ستر بنا رکھا ہے
جو حقیقت مین آدمیون کی بدی ہے بہشت نیکون سے اچھی معلوم ہوتی ہے اور دوزخ
بدون سے بری معلوم ہوتی ہے۔ ہر وقت مین دو شخص ہوتے ہین ایک بہشت دوسرا
دوزخ۔ بہشت اہل بہشت کے لئے اور دوزخ اہلِ دوزخ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔
امر خاص بہشت کے لئے فرمایا ہے اور امر عام دوزخ کے لئے اور آپ دونون کے
مذہب پر عمل کرتا ہے تاکہ دونون کے لئے وجود ثابت ہو اور اُن دونون مین سے
کسی کے لئے یہ حکم نہین ہوا ہے کہ دوسرے کی متابعت کرے تاکہ اُنکے متبع شک مین
نہ پڑجائین اور اپنا مذہب نہ چھوڑ بیٹھیں اور عالم ظاہر و باطن کو بے رونق نکردین پس
ثابت ہوا کہ حجت کے لئے واجب ہے کہ شریعت کو ترک کردے۔

اہل ترتب

اہل ترتب دو طور پر ہین ایک قوی دوسرے ضعیف قوی اُن لوگون کو کہتے ہین جو
حجت کی معرفت رکھتے ہون اور مستجابون کو حجت کی طرف دعوت کرین ان کی
پہچان یہ ہے کہ سب نے حجت کی دعوت کو قبول کر لیا ہو اور پھر اُسکو ضعیفونکو پہونچائین
اور احکام شریعت کے موافق زندگی بسر کرین۔ ضعیف وہ لوگ ہین کہ دعوت و
تعلیم و بیان کو بخوبی تسلیم کر لیا ہو اور احکام عقلی کے بموجب شریعت کی زندگی
بسر کرین داعی اور ماذون اور معلم اور ماذونان اصغر یہ تمام قوی اہل ترتب مین
شمار پاتے ہین اور ضعیفون مین مستجابون کا شمار ہے۔

قوی ہو یا ضعیف ادائے اثبات امامت مین جب تک حجت کے درجے کو نہین پہونچیگا
صاحب تائید نہوگا اور اُسکی گردن سے ایسے احکام خلقی شریعت جیسے شراب پینا
سور کا گوشت کھانا وغیرہ ساقط نہونگے۔ البتہ ایسے احکام خلقی شریعت جیسے کلمہ

Marfat.com

شہادت کا اقرار اور طہارت و نماز و روزہ و زکوۃ و حج و جہاد اُسوقت ساقط ہوتے ہین کہ تاویل کے ساتھ کام کرے لیکن وہ بھی جبکہ تقیہ کا موقع نہو اور تقیہ کے موقع پر ساقط نہین ہوتے

نذرانہ

چونکہ مذہب اِس فرقے کا دین حقیقی مولانا علی اور اُنکی حجت کا ہی اور حقیقت کا نذرانہ اُن کے نزدیک متبع کے پاس کی تمام چیزین ہین نہ صرف دسوان حصہ کہ وہ شریعت کے نذرانے سے زیادہ نہین اور شریعت اِس دسوین حصے کے بھی قابل نہین پس اہلِ ترتب مین سے اِس زمانِ شب مین وہ شخص حقیقت کو رکھے گا جو تمام چیزین اُنکی راہ مین دیدے گا اگر ایک جو برابر بھی اپنے لئے رکھ لیگا تو حقیقت کو نہ پائیگا یعنی حجت کی رضامندی اور علم و معرفت اُسے حاصل نہوگا اور جو شخص علم و معرفت نہ حاصل کریگا نجات نہ پائیگا پس اگر ایک ذرہ برابر چیز بھی قیمت حقیقت سے کہ حجت ہے روک لیگا حقیقت کو نہین پاسکتا اور جب حقیقت سے گر گیا تو سب سے گر جائیگا اسلئے کہ سب کچھ وہی ہے اور جو کچھ بغیر اُسکے ہے ہیچ ہے اور اگر تمام چیزین اُسکو دے ڈالیگا اور خود کچھ بھی پاس نرکھیگا تب بھی دونون عالم پر حاکم و بادشاہ ہوگا۔

اہل تضاد

یہ دو قسم پر ہین ایک کافر دوسرے منافق کافر سے منافق بدتر ہے اس لئے کہ کافر ایسے آدمی کو کہتے ہین جو حاضر و غائب مین یکسان ہو اور منافق وہ ہے کہ اِس گروہ کے معلم کے سامنے تو تعلیم کو قبول کرلے اور غائبانہ انکار کرنے لگے تاکہ اُس اقرار کی وجہ سے جو معلم کے سامنے کرچکا ہے اُسکے مکر سے غافل رہین اور اِس سبب سے جو کچھ اُسکے ہاتھ سے ہوسکے دشمنی اور عداوت مین کمی نہ کرے اور جو شخص ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ اُسکے دل مین ہوتا ہے مخفی نہین رکھتا اُس سے لوگ امن مین رہتے ہین کیا اچھا کہا ہے۔

بسیار بود سگ موافق	بہتر ز برادرِ منافق
یا کافر صرف باش یا مؤمن پاک	کافر باشی بہ کہ منافق باشی

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب مذاہب الاسلام

معہ ضمیمہ ملحقہ آخر کتاب

مضمون	صفحہ
حمد الٰہی	۲
مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۳
نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴
التماس مؤلف	″
پہلا حصہ فرقہاے اہل سنت اور معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور قدریہ اور مشبہ کے بیان مین	
حدیث افتراق امت کی تحقیق	۶
یہود ونصاریٰ کے فرقے	۸
فرقہ ناجی وناری	۱۰
علم فقہ اور طبقات فقہا	۱۳
مسائل فرعی واجتہادی مین صحابہؓ کے اختلافات	۱۵
اختلاف مذاہب کی بنا	۱۸
فرقون کی تقسیم	۲۲
شیعہ - خوارج - جبریہ - قدریہ	۲۴
جہمیہ - مرجیہ	۲۵
فرقہ اہل سنت وجماعت	۲۶
ایک امام ابوحنیفہؓ نعمان بن ثابت ہین	۲۷
دوسرے امام مالکؒ ابوعبداللہ	۳۵
تیسرے امام شافعیؒ ابوعبداللہ محمد	۳۷
چوتھے امام احمدؒ بن محمد حنبل	۳۹
ابن تیمیہ	۴۱
اشاعرہ ماتریدیہ حنابلہ	۴۲
اصحاب حدیث واہل راے	۴۵
عقاید ماتریدیہ کی تفصیل - اسباب علم	۴۶
عالم کا ثبوت وحدوث	۴۷
خالق عالم	۴۸
کلام الٰہی	۴۹
صفات ثبوتی	۵۰
صفات سلبی	۵۲
جبر وقدر وغیرہ	۵۳
اللہ پر کوئی چیز واجب نہین اور اللہ کے کامون مین کوئی غرض نہین اور اشیا کا حسن وقبح	۵۵
استطاعت	۵۶
مقتول کی اجل رزق حرام	۵۷
دیدار الٰہی	″
فرشتے	۵۹
کتب آسمانی	″
معاد	۶۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
شفاعت وجنت ودوزخ	۶۴
نبوّت	۶۵
عصمت انبیا وتفضیل انبیا	۶۷
معراج	۶۹
اہل بیتؓ تفضیل صحابہؓ	″
خلافت	۷۱
صحابہؓ پر طعن نہ کرنا چاہیے	۷۲
تکفیر اہل قبلہ	۷۳
کرامات اولیاؒ	۷۴
ولی نبی کے رتبے کو نہین پہونچتا	۷۵
تکالیف شرعی عاقل وبالغ سے ساقط نہین ہوتین	″
نصوص شرعی ظاہر پر محمول ہین	″
تناسخ	۷۷
مُردون کے لیے دعا وصدقہ	
امامت	۷۹
متفرقات	۸۲
مذاہب ثلثہ کے بعض اختلافی عقائد مین تطبیق	۸۴
مسئلہ خلافی	۸۷
علماے ماتریدیہ کی رائے - علماے اشعریہ کی رائے	″
″ ″	۸۸
″ ″	۸۹
″ ″	۹۰
″ ″	۹۱
″ ″	۹۲
″ ″	۹۳

مضمون	صفحہ
علماے ماتریدیہ کی رائے - علماے اشعریہ کی رائے	۹۴
″ ″	۹۵
″ ″	۹۶
″ ″	۹۷
ضمیمہ فرقہاے ظاہریہ رکابیہ کی تفصیل کے بیان مین	۹۸
حارس محاسبی	۹۹
فرقہاے غیر اہل سنت وجماعت	″
معتزلہ	۱۰۱
اصحاب عدل وتوحید	۱۰۲
اول واصلیہ	۱۱۳
دوم عمریہ	۱۱۴
ہذیلیہ	۱۱۵
نظامیہ	۱۱۷
اسواریہ - اسکافیہ - جعفریہ - بشریہ	۱۲۱
مزداریہ - ہشامیہ	۱۲۲
حابطیہ	۱۲۴
حدثیہ - صالحیہ - معمریہ	۱۲۵
ثمامیہ	۱۲۶
خیاطیہ - جاحظیہ	۱۲۷
کعبیہ	۱۲۸
جبائیہ	۱۲۹
بہشمیہ	۱۳۱
جاریہ - ابوالحسنیہ - قضویہ	۱۳۴
شنوبہ - واردیہ - حرقیہ - مغنیہ - حرقیہ	۱۳۵

Marfat.com

مضمون	صفحہ
واقفیہ ۔لفظیہ ۔ملتزقہ ۔ قبریہ کیسانیہ ناکثیہ ۔ احمدیہ ۔واسطیہ ۔ و ہمیہ تبریہ تبغیہ	۱۳۵
فرقہ شیعہ	۱۳۶
عثمانیہ	۱۳۸
جنگ جمل ناکثین	۱۴۰
خوارج ۔ مارقین شیعہ شیعہ اولیٰ	۱۴۱
شیعہ مخلصین	〃
شیعہ تفضیلہ شیعہ تبرائیہ یا شیعہ سبیہ	۱۴۲
شیعہ غلاۃ ۔ اہل سنت والجماعت	۱۴۳
غلاۃ ۔	۱۴۵
سبائیہ	۱۴۷
کاملیہ ۔ مغیریہ	۱۵۰
بنانیہ	۱۵۲
جناحیہ	۱۵۴
منصوریہ	۱۵۵
خطابیہ	۱۵۶
بزیغیہ مفضلیہ	۱۵۸
ذبابیہ ۔ ذمیہ ۔ علیائیہ اثنینیہ	۱۶۰
خمسہ مخمسہ	〃
علیاویہ ۔ علیا	۱۶۱
اُمویہ غمامیہ ۔ رزامیہ	۱۶۲
غراقریہ یا شلغانیہ	۱۶۳
اسحاقیہ ۔ نصیریہ	۱۶۸
سلویہ	

مضمون	صفحہ
مقنعیہ	۱۷۴
برقعیہ ۔ مبیضیہ سفید جامگان وسفید پوشان وغیرہ	۱۷۷
راوندیہ ۔	۱۷۹
بسلمیہ ۔ مضیغ	۱۸۰
صلاحیہ	۱۸۱
فرقہ کیسانیہ	۱۸۲
کیسانیہ مختاریہ	۱۸۵
کربیبیہ	۱۹۰
اسحاقیہ ہاشمیہ	۱۹۳
حربیہ کندیہ	۱۹۵
خرمیہ فردکیہ حارثیہ طیاریہ	۱۹۶
حسانیہ	۱۹۷
عباسیہ	۱۹۸
فرقہ اسماعیلیہ	۲۰۵
محمرہ حمیرا تعلیمیہ معطلہ مبارکیہ	۲۰۸
قرامطہ میمونیہ باطنیہ	۲۰۹
خلفیہ قرامطہ	۲۱۰
شمیطیہ	۲۲۲
برقعیہ ۔	۲۲۳
جنابیہ	۲۲۴
تنبیہ	۲۲۵
مہدویہ	۲۲۷
دیصابیہ	۲۲۹
بنومہدی	۲۳۲

Marfat.com

مضمون	صفحہ
عبداللہ۔ مہدی باللہ	۲۳۸
ابوالقاسم محمد الملقب قائم بامر اللہ بن مہدی	۲۳۹
ابوالحسن الملقب طاہر لاعزاز دین اللہ	۲۴۱
ابوتمیم معد الملقب مستنصر باللہ ابن ظاہر	〃
ابوالقاسم احمد الملقب مستعلی باللہ بن مستنصر	۲۴۲
ابوعلی منصور الملقب آمر باحکام اللہ بن مستعلی	〃
ابومیمون عبدالمجید الملقب حافظ لدین اللہ احمد	
بن امیر ابوالقاسم بن مستنصر	۲۴۳
ابومنصور اسماعیل ثانی الملقب ظافر باللہ بن حافظ	〃
ابوالقاسم عیسی الملقب فائز بنصر اللہ بن ظافر	
ابومحمد عبداللہ الملقب عاضد لدین اللہ	
بن یوسف بن حافظ	〃
مہدویہ کا امامت مین اختلاف	۲۴۵
اسماعیلیہ کے مناصب اور دعوت کے طریق	۲۵
بوہرے	۲۷۰
بوہرون کے ہان ائمہ کی ترتیب	۲۸۱
علماے دعوت اور داعیون کا بیان	۲۸۲
تنبیہ	۲۸۹
داعیون کے مسلسل نام	۲۸۹
علمی وادبی کیفیت و مذہبی رازداری	۲۹۱
کلمہ نماز زکوۃ صدقہ فطر لیانی کرمہ	
صوم مسنونہ وغیرہ	۲۹۵
یثاق	۱۹۰
رویت ہلال روزہ رمضان عید اور حج	۲۹۸
ماہ رمضان کے ہمیشہ روزہ ہونے کی وجہ	۲۹۹
لبیبہ یعنی لوند	۳۰۰
صحیفہ جو مُردے کے ساتھ قبر مین رکھتے ہین	۳۰۳
بوہرون کے مذہب مین فلاسفہ یونان کی باتون	
کو دخل۔	۳۰۵
ہرنبی کے لئے ایک مقیم اور ایک وصی ہوتا ہے	
اور ہر امام کے لیے باب اور حجت اور	
داعی اور ماذون اور مکاسر ہوتے ہین۔	۳۰۸
بوہرون کے سفید لباس اختیار کرنے کی وجہ	۳۱۰
امام اور داعی کے تقرر کا طریق	۳۱۱
طیبیہ کا افتراق جیسے سلیمانی اور داؤدیہ وغیرہ	۳۱۲
بعض بوہرون کا مذہب اہلسنت اختیار کر لینا	۳۱۵
بعض شہر کے بوہرون کا داعی طاہر سیف الدین صاحب	
سے انحراف۔	۳۱۷
ایک سنسنی پیدا کرنے والا انکشاف	۳۲۷
کتاب ضوء نور الحق المبین مصنفہ ملا طاہر	
سیف الدین صاحب شیخ البواہر	〃
خوجے	۳۳۳
اسمٰعیلی خوجے	۳۳۴
خوجون کے عقائد وغیرہ کی تفصیل	۳۴۴
جوابات	۳۴۷
پیر۔ علی جی کا مندر	۳۴۹
گپتی کی تحقیق	۳۵۰
فرقہ دروز	۳۵۲
شمسی	۳۵۵
شمسیوں کے عقائد	۳۵۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
زیدیہ	۳۶۵
زیدیہ کے بعض عقائد	۳۷۱
امامیہ	۳۷۷
وہ فرقے جو حضرت علیؓ کے بعد حضرت حسنؓ اور اُن کی اولاد میں امامت کو منحصر سمجھتے ہیں	۳۸۷
وہ فرقے جو حضرت حسنؓ مجتبیٰ کے بعد حضرت حسینؓ شہید کربلا اور اُن کی اولاد میں امامت مانتے ہیں	۴۰۳
وہ فرقے جو محمد باقرؒ کے بعد جعفر صادق کو امام نہیں مانتے	״
وہ فرقے جو جعفر صادق تک امامت کے معاملہ میں مشترک ہیں اور جو اُن کے بعد امام میں اختلاف کرتے ہیں۔	״
ائمہ کی ترتیب	۴۲۱
فرقہ اثنا عشریہ کے ترقی کرنے کی کیفیت	۴۳۳
عقائد اثنا عشریہ کی تفصیل	۴۴۴
ضمیمہ	۴۵۰
صحیفہ جفر جامعہ مصحف فاطمہؓ	۴۵۳
فرقہ خوارج	۴۵۹
خوارج کے بعض عقائد	۴۶۷
خوارج کے مختلف ممالک میں وقتاً فوقتاً خروج کرنے پر ایک سرسری نظر	۴۸۱
خوارج کے فرقوں کی تفصیل یہ ہے	۴۸۲
تتمہ۔ فرقہ مرجیہ	۵۱۲
تفصیل مرجیہ خالص کے فرقوں کی	۵۱۹
مرجیہ غیر خالص	۵۲۹
فرقہ نجاریہ	۵۳۳

مضمون	صفحہ
فرقہ جبریہ	۵۳۵
فرقہ قدریہ	۵۵۰
فرقہ مشبہہ	۵۵۲
اختلاف تاریخ وسال بن ہندو مذہب کا	۵۶۱
دوسرا حصہ متفرق فرقوں کے بیان میں	״
فرقہ اول رسالمیہ	״
فرقہ دوم واحدیہ	۵۶۲
فرقہ سوم روشنیان	۵۶۹
فرقہ چہارم دین الٰہی	۵۸۲
فرقہ پنجم غزلود	۵۸۹
فرقہ ششم وہابیہ	۵۹۵
ہندوستان میں وہابیت کا شیوع	۶۱۱
ہندوستان کے وہابی اپنی چالوں کو ابن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرنا نہیں چاہتے	۶۲۰
فرقہ وہابیہ کے بعض عقائد	۶۲۲
تذکرہ فرقہ ہفتم بابی	۶۲۵
فرقہ بابیہ کے عقائد	۶۳۶
فرقہ ہشتم نیچری	۶۴۰
بیان معجزہ	۶۴۵
بیان [illegible]	۶۴۶
بیان [illegible] قرآن	۶۴۷
بیان رویت الٰہی	۶۴۸
بیان نعمات ولذات جنت	۶۴۹
بیان جنت ودوزخ کے بالفعل موجود ہونے کا	۶۵۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بیان آسمان	۶۰۱	ازبک - ابن تومرت	۷۲۰
فرقہ نہم احمدیہ جو قادیانی کے نام سے منسوب ہے۔	۶۵۸	شہر توس کا مہدی - سید محمد محمد بن عبداللہ	۷۲۷
فرقہ دہم اہل قرآن	۶۶۹	مہدی مغربی - شیخ سنوسی	۷۲۸
قرآن سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا ثبوت	۶۸۳	محمد احمد سوڈانی	۷۳۵
تیسرا حصہ مہدیون کے بیان مین	۶۹۰	محمد الامین	۷۴۵
زکریا بن امام محمد باقرؓ	۶۹۱	محمد	۷۴۷
مغیرہؓ - عبداللہ بن معاویہؓ - محمد بن حنفیہؓ اسمعیل بن جعفر صادقؓ - محمد بن اسمٰعیل احمد بن محمد بن محمد بن حنفیہ عبداللہ احمد فاطمی محمد نفس زکیہ۔	۶۹۲	ملاسے سوالی	۷۴۸
محمد بن قاسمؓ - امام محمد باقرؓ - امام جعفر صادقؓ امام موسی کاظم رضؓ - حسن عسکریؓ محمد مہدی عباسی۔	۶۹۳	سید محمد بن علی ادریسی	۷۴۹
عمر بن عبدالعزیز - احمد بن کیال	//	شریف مختار	۷۵۱
علی محمد باب	۶۹۴	عبدالغفار ابن کمال غازی	۷۵۲
محمود سجوانی - مرزا غلام احمد قادیانی		خاتمہ	۷۵۳
سید محمد جونپوری	۶۹۵	تتمہ خاتمہ فرقہ یزیدی	۷۵۴
مہدویہ کے عقائد	۷۱۰	اشعار شعر اختتام کتاب	۷۶۰
سید محمد نوربخش جونپوری	۷۱۶		
ادریس - کرد	۷۱۹		

(۱)

ضمیمہ مذاہب الاسلام

مضمون	صفحہ
پیر نامہ مشتمل بر دعا	۱
مظاہرونکا بیان ائمہ کی ترتیب	۲
امام کی شناخت	۳
تعلق امام اور رجعت کے درمیان - ظہور امام	۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
محبت کا حال	۷		
معجزہ	۱۱	**ضمیمۂ دوم**	
پیغمبرؐ و امام اور حاکم شریعت مین تفریق	۱۳		
اہل ترتب	۱۵	متعلق فرقہ شیعہ علی اللہی	۱
تنزرانہ - اہل تضاد	۱۶	(صفحہ ۸ فہرست ہذا ملاحظہ ہو)	

Marfat.com

ضمیمۂ دوم
متعلق فرقۂ شیعہ علی اللّٰہی

عرصۂ دراز ہوا کہ خٹک لوگون پر مغرب سے ایک ایرانی قوم نے حملہ کیا جو کہ چکانی یا چکمانی کہلاتی تھی۔ چکمانی لوگ اسی ملک مین رہ گئے۔ اُس وقت اُن کا مذہب شیعہ مسلمانون کا ایک فرقہ تھا جو علی اللّٰہی کہلاتا تھا کیونکہ اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ خدا ہین۔ اُن کی انوکھی مذہبی مراسم کے متعلق عجیب عجیب قصے بیان کیے جاتے ہین۔ اُن کے یہان یہ رسم تھی کہ ایک چراغ جلایا جاتا تھا اور مرد اور عورتین سب بلا مغائرت و بلا حجاب اُس مین شریک ہوتے تھے۔ اور مراسم کی ادائگی کے دوران مین ایک مقررہ حد تک پہونچکر وہ مذہبی بزرگ جوان مراسم کی ادائگی کا صدر ہوتا روشنی کو گل کر دیتا اور تمام مجلس شرابخواری اور مخرب اخلاق افعال مین مشغول ہو جاتی تھی۔ اس عجیب رسم کے باعث ایرانی اُن کو چراغ کش کہتے تھے اور پٹھان لوگ اُن کو اور مڑ کہتے تھے جس کے معنی آگ کو بجھانے والے کے ہین۔ اس علاقے مین اُن کا بڑا سردار امیر بوبان تھا لیکن اُس کے متعلق سوائے اُس کے نام کے ہمین کوئی تاریخی معلومات نہین۔ افغانون کی روایات کے بموجب یہ لوگ اس علاقے سے قریب پانچسو برس گذرے منتشر ہو گئے کیونکہ ان کے علاقہ مین ایک زبردست قحط تین چار سال تک مسلسل پڑا۔

منقول از کتاب ریسیز آف افغانستان
(اقوام افغانستان) مؤلفہ سرجن میجر
ایچ ڈبلو بیلو۔

Marfat.com

بعونہ تعالیٰ درین زمانِ میمنت اقتران

کتاب لاجواب مسمّٰی

بہ

مذاہب الاسلام

من تصنیف لطیف عالم نبیل فاضل اجل طبیب کامل ذی ماہر جناب حکیم مولوی

محمد نجم الغنی خان صاحب رام پوری مصنف کتب متعددہ مختلفہ

بار اوّل

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع عالی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مرتب ہوکر
اور طبع ہوا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدِ الٰہی

کرون حمد شاہنشہ دو جہان — خداوند اقلیم کون و مکان

کئے جلوہ گر جس نے شمس و قمر — زمین پر نمایان کئے بحر و بر

گہر آب تر سے ہویدا کئے — دلِ سنگ سے لعل پیدا کئے

کیا وجد مین جوش زن آب کو — پھرایا محبت مین گرداب کو

دل آیا جو فرطِ کرم کی طرف — بھرا موتیون سے دہانِ صدف

دیا موج کو ذوق ہست و عدم — روانہ کیا سیل کو بے قدم

دکھائی بہارِ نسیمِ چمن — کھلائے گل و لالۂ و یاسمن

خموشی کی لذت لبِ گل کو دی — تمنائے فریادِ بلبل کو دی

زبانون کو قدرت سے گویا کیا — بیانِ مطالب پہ شیدا کیا

عطا اُسنے ہمکو یہ توفیق کی — کہ ہمنے مذاہب کی تحقیق کی

جو اسلام مین فرقے پیدا ہوے — وہ سب جستجو کرکے اک جا لکھے

زبانِ بشر مین یہ قدرت کہان — کرے شکرِ پروردگارِ جہان

مناسب ہی عرضِ تمنا کرون — مناجات مین دل کو گویا کرون

مناجات

Marfat.com

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی مین بندہ خطاوار ہون
جو کچھ تو سزا دے سزاوار ہون

نظر کر نہ زشتی کردار پر
سیہ کاریون سے مری درگذر

وہ دل دے جو شیدا کسی کا نہو
ترا ہو کے اصلا کسی کا نہو

ترا ذکر دن رات کرتا رہے
تجھی پر شب و روز مرتا رہے

شراب محبت سے پُر جوش ہو
تری یاد مین خود فراموش ہو

جدھر چشم بینا اُٹھائے نظر
ترے حُسن کا جلوہ آئے نظر

تجھے سمجھے دن رات حاجت روا
تجھی سے کہے جو کہے مدّعا

تجھے جانے ہردم سمیع و بصیر
تجھی سے کرے عرض مافی الضمیر

سوا تیرے سمجھے وہ دنیا کو ہیچ
زمین و فلک پست و اعلیٰ کو ہیچ

رہے بادۂ عشق سے تیرے مست
نہ بھولے کبھی عہد روز الست

پس مرگ بھی یاد کرتا رہے
نہو ہوش پر ہوش تیرا رہے

ہر اک سے جدا سب سے بیگانہ ہو
تری شمع وحدت کا پروانہ ہو

زمانے کے جھگڑے بھلائے رہے
تری روز و شب لو لگائے رہے

خوشی ہو کہ ہو کاہش درد و غم
ترا شکر کرتا رہے دم بدم

گوارا رہے تنگدستی مجھے
مبارک مری فاقہ مستی مجھے

مگر اے خداوند عرش برین
نہ دکھلا امیرون کی چین جبین

نہون لغو باتون سے کان آشنا
نہ کہنا پڑے جا و بیجا بجا

قناعت دے نان جوین پر مجھے
پھرا بہر روزی نہ دردر مجھے

تلاش تنعم مین حیران نکر
مجھے کاسہ لیس امیران نکر

مین بندہ ترا ہون تو پروردگار
تجھے فکر میری مجھے تجھ سے کار

دم غیر ہر دم بھرون کس لئے
کسی کی خوشامد کرون کس لئے

Marfat.com

رہِ دین مین دے استقامت مجھے | تزلزل نہو تا قیامت مجھے

نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمدؐ کی اُلفت سے جنپر مدام | خدا بھیجتا ہی درود وسلام
کوئی اُنسے رتبے مین بڑھکر نہین | خدائی مین ایسا پیمبر نہین
اگر دیکھ لے شکل خیر الانام | بشر پر ہو دوزخ کی آتش حرام
لگائے جو خاکِ قدم بے بصر | ازل سے ابدتک سب آئے نظر
زبانِ نبیؐ تھی زبانِ خدا | بیان آپ کا ہی بیانِ خدا
وہ دلچسپ تبلیغ احکام کی | کہ دنیا نظر آئی اِسلام کی
بظاہر تھے اُمّی شہِ خاص وعام | زبان پر تھا علمِ لدنّی تمام
نقوش وورق کی ضرورت نہ تھی | کوئی چیز خطّ وکتابت نہ تھی
بیان کی وہ توحیدِ حق مین دلیل | ہوئے سُن کے کفارِ مشرک ذلیل
ہوئے بدعتِ کفر کے گُل چراغ | نظر آئے گلہاے دین باغ باغ
یہی چاہیے ہمکو کہنا مدام | علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السّلام

التماس مؤلف

مسلمانون کے واسطے اِس بات کی بڑی ضرورت ہو کہ اُنکو اپنے ہان کے تمام نہین تو اکثر مذاہب سے واقفیت ہو کیونکہ اپنے اور غیر مذہب مین امتیاز حاصل رہے اِس فن کی جامع اور مفصل کتاب اُردو اور فارسی مین تو آج تک لکھی ہی نہین گئی یا لکھی گئی ہو تو ہم تک نہین پہونچی - عربی مین بھی جہانتک تلاش کی گئی تو فرقہاے اسلام کے حال مین یکجائی بیان نہین ملا - مجھکو علم کلام سے بہت دلچسپی ہو اِس فن مین مَین نے کئی کتابین لکھی ہین - جب عقائد نسفی کی شرح زبان اُردو مین لکھنے لگا تو اُسکے ساتھ ہی ساتھ مذاہب کی تحقیق بھی کرتا رہا یہانتک کہ بڑی جستجو کے بعد ایک اچھا خاصہ ذخیرہ فراہم ہو گیا جسکو مرتب کرکے ایک کتاب کی صورت مین کرلیا

Marfat.com

اور اُس کا نام **مذاہب الاسلام** رکھا اِس فن مین ایسی کافی ووافی کتاب کا تیار ہوجانا محض تائیدایزدی ہے۔ ورنہ مین کہان اور اس گلشن ہمیشہ بہار کا سرانجام کہان اگر شائقین تلاش کرینگے تو مین امید کرتا ہون کہ وہ اس جامعیت کے ساتھ مذاہب الاسلام کے بیان مین کسی زبان مین کوئی کتاب نہین پائین گے یہ میرا بیان اپنی تعلّی کے لئے نہین بلکہ واقعات کا اظہار مقصود ہے۔ معاش کی صعوبت۔ افلاس کی نکبت۔ آمدنی کی قلت۔ خرچ کی کثرت۔ اہلِ دولت کی ناقدردانی ونخوت۔ اور ناحق کوشون کی عداوت اِس کام پر ہمت نہین بندھنے دیتی تھی مگر محض اپنے شوق سے بزرگان قدرشناس کی تحسین کی امید پر اس سخت کام کو پورا کرتا رہا تختی ونرمی سردی وگرمی گذرتی ہین اور گذرجائینگی ایک دِن مین نہونگا میری یادگار رہجاے گی اور کبھی نہ کبھی اِسی کی بدولت اِن بزرگون کی جنھون نے تصنیف وتالیف سے ملک وملت کی مدد کی ہے معنوی ہم نشینی نصیب ہوجاے گی مذاہب کے بیان مین اِس قدر بصیرت کا حاصل ہونا جو کہ محققین سابقین اور مدققین متاخرین کی تحقیقات کے مطابق ہے اور ایک بہت بڑے کتب خانے کی چھان بین کرنے کے بعد حاصل ہوسکتی ہے بشرطیکہ وقت مساعدت کرے اور حصول کمال کا شوق بھی ہو علوم اسلامیہ کی طرف سے اِس بے اعتنائی کے زمانے مین غنیمت ہے۔ مین نے احتیاطاً ہراہم اور نادر واقعہ کا حوالہ حتی الوسع بقید نام وجلد کتاب اس کتاب کے ہر صفحہ پر لکھنے کی کوشش کی ہے اور اِس طرح مین نے اپنا وہ فرض ادا کردیا ہے جو بحیثیت ناقل میرے ذمے تھا۔ میرا مقصود اِس تحریر سے صرف مذاہب اسلامیہ کے حالات کا لکھنا ہے کسی مسئلہ عقائد کا فیصل اور طے کرنا یا ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دینا یا کسی مذہب کو حق اور کسی کو باطل ثابت کرنا یا کسی کی خوبی اور کسی کی بُرائی اپنی جانب سے پیدا کرنا مقصود نہین جیسا کہ میری بے رو ورعایت تحریر سے ثابت ہوگا۔

محمد نجم الغنی ابن مولوی محمد عبدالغنی خان ابن مولوی محمد عبداللعل خان ابن مولوی عبدالرحمن خان ابن مولانا حاجی محمد سعید صاحب رامپوری ماہ جمادی الاخری ۱۳۲۱ھ مطابق جون ۱۹۰۳ء

Marfat.com

پہلا حصہ فرقہاے اہل سنت اور معتزلہ اور شیعہ اور خوارج اور مرجیہ اور نجاریہ اور جبریہ اور قدریہ اور مشبہ کے بیان مین

حدیث افتراق امت کی تحقیق

اہل علم تحصیل علم کے اعتبار سے چار قسم پر ہین (۱) صوفیہ یہ علم انکشافی کو نبی کی متابعت سے حاصل کرتے ہین (۲) اشراقین یہ علم اشراقی کو نبی کی متابعت کے بغیر حاصل کرتے ہین (۳) مشائین یہ عقل کے ساتھ استدلال کرتے ہین (۴) متکلمین یہ کتاب وسنت اور اجماع کے ساتھ استدلال کرتے ہین اور یہ ۷۳ فرقے ہین جن کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین کیا ہے افترقت الیہود علی احدی وسبعین اواثنتین وسبعین فرقۃ وافترقت النصارٰی علی احدی وسبعین اواثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ یعنی یہود اکہتر یا بہتر اور نصارٰی بھی اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے ہوجاے گی اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ کی ایک روایت عوف بن مالکؓ سے یون ہے کہ یہود اکہتر فرقے ہوگئے جن مین سے ایک جنّت مین اور ستر دوزخ مین ہین اور نصارٰی بہتر فرقے ہوگئے کہ اکہتر آگ مین ہین اور ایک جنّت مین قسم ہے اُس خدا کی کہ جس کے قبضۂ قدرت مین بقاے ذات محمدی ہے تحقیق میری اُمت تہتر فرقے ہوجاے گی جن مین سے ایک فرقہ جنتی ہے اور بہتر دوزخی اور عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک و ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وقال غریب یعنی میری امت کے لوگون پر وہی آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا مطابق ہونگے اُن کے یہانتک کہ اگر کسی نے اُن مین سے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ صحبت کی ہو تو میری امت مین بھی

Marfat.com

کوئی شخص پیدا ہو جاوے گا کہ وہ ایسا کام کرے گا اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے میری امت تہتر فرقے
ہو جاوے گی سب آگ مین جاوینگے مگر ایک ملت والے صحابہ نے پوچھا وہ کون ہین لے رسول خدا فرمایا
وہ طریقہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین احمد اور ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے یون ہے قام فینا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ
وان ہذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ
فی الجنۃ وہی الجماعۃ یعنی ہم مین آنحضرتؐ خطبے کو کھڑے ہوے اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ جو تم سے پہلے
اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقے ہو گئے اور یہ سبب ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہو جاوے گی بہتر نار مین جائینگے
اور ایک جنت مین وہ جماعت ہے لفظ **جماعت** کا اطلاق اہل سنت پر اسی حدیث سے ثابت
ہوا ہے اور ابن عدی نے ابو ہریرہؓ سے صرف اسی قدر روایت کیا ہے یہود اکہتر فرقے بن گئے اور
نصاریٰ بہتر میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی۔ بیہقی نے افتراق امت کی حدیث کو صحیح حسن کہا ہے
اور حاکم اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیحین مین اسی مضمون کی حدیث ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے
پھر حاکم نے کہا ہے کہ اصول مین یہ ایک بڑی حدیث ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمرو اور عوف
بن مالک نے مثل اس کے روایت کی ہے اور بقول مؤلف مقاصد حسنہ انس اور جابر اور ابو امامہ
اور ابن مسعود اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور عویمر اور ابو دردا اور واثلہ اور عبد اللہ بن عمرو بن
عاص اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی روایتین آئی ہین اور ابو ہریرہؓ بھی اسکے
راوی ہین اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن عدی اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ
محققین حدیث نے اس کو اپنی کتب مین روایت کیا ہے۔ اور جامع الاصول و تیسیر الوصول
اور مقاصد حسنہ اور جمع الجامع اور کتاب بیہقی وغیرہ مین ان روایات کو ان کتب صحاح حدیث وغیرہ
سے نقل کیا ہے تو اس کی صحت مین کلام نہین مجھے مولوی شبلی صاحب نعمانی سے تعجب ہے کہ
انھون نے سیرۃ النعمان کے صفحہ ۱۳۲ مین محض اپنی راے سے اس حدیث کو کیون موضوع قرار
دیدیا کوئی بھی دلیل اس کی موضوعیت کی مولوی صاحب نے نہین بیان کی۔ اس حدیث کے
طرق بہت ہین اور ائمہ حدیث نے اسکو صحیح مانا ہے اور ترمذی نے جو اس طریق کی روایت کو
غریب کہا ہے سو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی زمانے مین اس کی روایت ایک ہی راوی سے

Marfat.com

ہوئی ہے اور غریب احادیث صحیحہ کے اقسام سے ہے اور صحیح حدیث قابل حجت ہے پھر حسن لذاتہ پھر حسن لغیرہ۔ ان تمام طریقوں میں تفرق تہتر فرقوں میں آیا ہے نہ بہتر میں اگرچہ سیوطی نے ایک حدیث ابن ماجہ کی جو انس رض سے مروی ہے اس مضمون کی بھی نقل کی ہے کہ بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوگئے اور میری امت بہتر فرقے ہو جائے گی سب دوزخ میں جائیں گے مگر ایک فرقہ اور یہ جماعت ہے مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت میں کہتے ہیں کہ اس روایت کا اعتبار اُن بہت سی روایات کے مقابل نہیں ہو سکتا بلکہ سیوطی نے بھی ابن ماجہ کی حدیث عوف بن مالک سے امت محمدی کے تہتر فرقے ہو جانے کے باب میں نقل کی ہے سو یہی صحیح روایت ہے اور یہی وجہ ہے کہ صاحب سفر السعادت نے فرمایا ہے کہ در باب افتراق امت بر ہفتاد و دو فرقہ چیزے ثابت نہ شدہ مطلب یہ ہے کہ تفرق امت تہتر فرقوں پر ثابت ہوا ہے نہ بہتر پر اور اگر یہ تابع کیا جائے کہ مصنف سفر السعادت کی مراد یہ ہے کہ افتراق امت کے باب میں مطلقاً کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور جو کچھ اس معاملے میں آیا ہے وہ سب موضوع ہے تو یہ قول اُن کا کیسے معتبر ہو سکتا ہے جبکہ اتنے بہت ائمہ حدیث افتراق امت کی روایت صحیح تسلیم کرتے ہیں اور بہت سے طریقوں سے مروی بھی ہے شاید مولوی شبلی صاحب نے اس حدیث کے موضوع ہونے کے قول کو یہیں سے اڑایا ہے مگر صاحب سفر السعادت تو یہ کہتے ہیں کہ امت محمدی کا بہتر فرقے ہو جانا کسی حدیث سے ثابت نہیں مولوی صاحب نے ایک بڑھا کر تہتر اپنی رائے سے کہا ہے۔

یہود و نصاریٰ کے فرقے

یہود کے اشہر و اظہر فرقے عنانیہ۔ عیسویہ اور لوذعانیہ تھے انہیں میں سے موشکانیہ و سامریہ ہیں یہ فرقے بڑے ہیں اِن میں سے اکہتر فرقے نکلے جن میں سے بعض بُت پرست ہیں اور بعض آفتاب و ماہتاب و نجوم پرست اور بعض اوثان پرست صنم کہتے ہیں بُت کو وثن کہتے ہیں استھان کو اس لفظ میں سارے معبود باطلہ داخل ہیں جیسے بُت شجر وغیرہ۔ امریکا میں ایک اور عجیب فرقہ یہودیوں کا رہتا ہے جسے ماسمن بولتے ہیں اُسکا اعتقاد ہے کہ مسیح سیت بیوی کے ہے جس کی نسبت بیان کیا ہے کہ وہ پھر اپنے پھر اپنیوں کے ساتھ

Marfat.com

آئے گا مگر علاوہ اِس کے اِن لوگوں مین اور بہت سے مختلف عقائد ہین جس کے لحاظ سے یہ تین فرقون مین منقسم ہو رہے ہین وہ دل سے یہودی ہین مگر یہودیون کے بڑے گروہ اور مسلمانون کے ساتھ آباد رہنے سے ذلیل ہو رہے ہین اور وہ اپنے آپس ہی مین بیاہ شادی کرتے ہین اور قصبے مین ایک خاص مقام پر یکجا آباد ہین یا یہ کہ ان کا ایک محلہ ہی علٰحدہ ہے اِس فرقے کے کچھ لوگ روسی عملداری مین رہتے ہین سالونیکا مین عموماً وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہین مگر ہین وہ یہودی ہی اور بڑے فرقے نصاریٰ کے تین ہین **ملکانیہ ۔ نسطوریہ** اور **یعقوبیہ** باقی فرقے انھین مین سے نکلے ہین شہرستانی نے ان سب فرقون کا ذکر ملل ونحل مین کیا ہے اُنکے احوال کی حکایت سے ہمکو کچھ غرض نہین ہے مگر اِس ضمن مین اتنا کہنا مناسب ہے کہ یورپ کے عیسائیون مین تین مذہب خاص کر سب سے بڑے تصور کیے جاتے ہین ایک **رُومن کیتھولک** یعنی رومی کلیسا جن کے نزدیک دین کا سب سے بڑا امام اور حضرت عیسٰیؑ کے خاص لخاص حواری پطرس کا خلیفہ پوپ تصور کیا جاتا ہے جو اٹلی کے قدیم شہر رُوم (بواؤ مجہول) مین رہتا ہے تعداد کے لحاظ سے عیسائیون مین رومی کلیسا کے لوگ زیادہ ہین مگر اِس مذہب والون کی سلطنتون مین پہلے سے کمی اور ضعف آگیا ہے صرف ایک سلطنت فرانس کی اِن مین بہت زبردست باقی ہے دوسرا مذہب **گریک چرچ** یعنی یونانی کلیسا ہے اِس فرقے کے سب عیسائی زار روس کو مسیح کا خلیفہ اور اپنا پیشوا اور امام سمجھتے ہین اور اُس کے کل احکام دینی و دنیوی واجب التعمیل جانتے ہین اور جو عیسائی اِن احکام کی تعمیل سے اعراض وانکار کرے اُسے اپنی جماعت سے خارج اور بے دین تصور کرتے ہین ۔ تیسرا بڑا مذہب **پرُوٹسٹنٹ** ہے اِس فرقے والون کا زور آج کل زیادہ ہے اور چھوٹی بڑی کئی سلطنتین رکھتے ہین انگلستان و جرمن دو سلطنتین اِن مین بہت زبردست ہین اس مذہب مین بہت سے فرقے شاخ در شاخ مثل **لوتھرَن ۔ کیلوِنسٹ ۔ رِیفا ئنڈ چرچ پریسبٹیرین** اور **چرچ آف انگلینڈ** وغیرہ وغیرہ پیدا ہو گئے ہین ۔ گلاسگو واقع سکاٹ لینڈ مین کارلائل کے زمانے سے عیسائیونکا ایک فرقہ **یونیٹیرین** (مُوحّد) نامی پیدا ہو گیا ہے جو مسلمانون کی طرح خدائے وحدہٗ لاشریک پر اعتقاد رکھتا ہے اور حضرت عیسٰیؑ کو صرف اُسکا پیغمبر مانتا ہے یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہین مگر

Marfat.com

اسلام سے اِن کو نفرت بدستور چلی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کا ذریعہ اِن کے پاس صرف متعصب عیسائی مصنفون کی کتابین ہین۔

فرقۂ ناجی وناری

احادیث افتراق امت مین اشکال ہے دو طرح پر ایک یہ کہ ان مین اکثر اشخاص امت محمدیؐ پر حکم ہلاک اور ناری ہونے کا کیا ہے حالانکہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ یہ امت مرحوم ہے اور جنت مین سب سے زیادہ یہی امت ہوگی یہانتک کہ وہان دو ثلث اِس اُمت کے لوگ ہونگے اور ایک ثلث مین باقی اُمتین اِس کا جواب بعض لوگون نے یہ دیا ہے کہ مراد اس جگہ اُمت سے اُمت دعوت ہے نہ امت اجابت اور مراد امت اجابت سے وہ لوگ ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہین جلال الدین دوانی شرح عقائد عضدیہ مین لکھتے ہین کہ ظاہر مراد اُمت اجابت ہے نہ اُمت دعوت اِس لیے کہ اکثر جب حدیث مین اِس طور پر بیان ہوا ہے تو اس کلام سے مراد اہل قبلہ ہین انتہی واقعی حدیث مذکور مین امت دعوت قرار دینا درست نہین کیونکہ یہ حدیث خاص آنحضرتؐ کی اپنی اُمت کی تفریق کے بیان مین وارد ہوئی ہے چنانچہ اس مین لفظ اُمتی ہے۔ اُمت حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا شمار اس مین داخل کرکے نہین فرمایا ہے اِن کے واسطے اور حدیث ہے انہ قال صلے اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل تفرقت بعد موسیٰؑ علی احدی وسبعین فرقۃ وبعد عیسٰی علے اثنین وسبعین فرقہ وتفترق امتی من بعدی ثلثۃ وسبعون فرقۃ اگر سب فرقے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مع اصناف کفار شمار کرینگے تو تہتّر فرقے کیونکر ہونگے پس اگرچہ کفار بھی اُمت دعوت ہین لیکن یہان مراد اُمت سے اُمت اجابت ہے جنھون نے اسلام قبول کیا تھا اسی وجہ سے اُمتی کہکر اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے دوسرا اشکال بابت تعین فرقۂ ناجیہ کے ہے ہر فرقے کو یہ گمان ہے مین ناجی ہون اور غیر میرا ناری ہے اس پر ہر کسی نے اپنی اپنی دلیلین لکھی ہین جو مکڑی کے جالے سے بھی زیادہ کمزور ہین فرقۂ ناجیہ وہی فرقہ ہے جو مصداق اس لفظ کا ہے ما انا علیہ واصحابی یہ لفظ اُسی شخص پر صادق آتا ہے جس کے عقیدے وعمل مین کوئی بدعت ظاہر ومخفی نہین ہے بلکہ سارے عقائد واعمال اُسکے مطابق سنت مطہرہ وسیرت صحابہ کے ہین کسی نے یون بھی کہا ہے کہ فرقۂ ناجیہ ہر فرقے کے صلحا ہین کسی نے کہا

Marfat.com

اہلِ بیت رسالت ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ کوئی فرقہ خاص نہیں ناجی وہی گروہ ہے جو کہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ پر چلتا ہے اور کسی طرح کی بدعت و ہوا میں مبتلا نہیں جس طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بخاری و مسلم نے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے شرائع اسلام کو حضرت سے دریافت کرکے یہ عرض کیا تھا والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ولا انقص منہ یعنی قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے جو آپ نے فرمایا ہے میں اسپر نہ کچھ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کچھ کم کرونگا اسپر حضرت نے اسکو جنتی فرمایا تھا یعنی ناجی نار سے سو جو کوئی دعویٰ نجات کا کرے اور اسکے عقائد و اعمال خلاف طریقۂ حضرت اور سیرت صحابہ کے ہوں تو وہ دعویٰ اسکا باطل ہے اسلام کے تہتر فرقوں میں سے وہ کون فرقہ ہے جو اپنے آپ کو ناجی اور اپنے مخالف کو ناری نہیں جانتا ہے ایک امامیہ مذہب شاعر کہتا ہے مصرع ناجی جدا فرقۂ اثناعشری ہے ۔ لیکن تصدیق اس دعوے کی یا تکذیب اسکی اسی طرح پر ممکن ہے کہ جسکا عقیدہ و عمل ما انا علیہ واصحابی کے موافق ہو اور کسی طرح کا خلاف بدعت سیئہ کی طرف سے اسکے عقیدے و عمل میں نہ آئے گو بعض تقصیرات فروعیہ اس سے صادر ہوجائیں وہ ناجی ہے اور جس کا عقیدہ و عمل اسکے مخالف ہو وہ ناری ہے کیونکہ عہد حضرت و صحابہ میں کسی کے عمل و عقیدے میں کوئی بدعت نہ تھی اگرچہ بعض افراد سے طاعت میں قصور و فتور و ارتکاب فجور ہو جاتا تھا ابن حزم نے زیادت کلہا واحدۃ کو موضوع کہا ہے لیکن یہ دعویٰ ان کا صحت کو نہیں پہونچا۔ نہایت یہ ہے کہ یہ زیادت شاذ ہو نہ موضوع بعض علما فرماتے ہیں کہ مراد ناری ہونے سے اگر خلود نار ہے تو یہ بات مخالف نص و احادیث صحیحہ قطعیہ کے ہے کیونکہ کوئی فرقہ اسلام کا مخلد فی النار نہ رہیگا اور اگر مراد ناری ہونے سے یہ ہے کہ چند مدت نار میں رہیگا پھر نجات پائیگا تو یہ بات مسلم ہے لیکن اس تقدیر پر یہ بات لازم آتی ہے کہ کوئی شخص فرقۂ ناجیہ میں سے نار میں نہ جائے حالانکہ احادیث صحیحہ دلیل ہیں اس بات پر کہ فساق مؤمنین چندے نار میں جائینگے تو یہ شبہہ قدیمہ ہے اہل علم نے اسکے چار پانچ جواب لکھے ہیں جو کہ شرح و حواشی عقائد ملا جلال میں مذکور ہیں ان میں سے زیادہ راجح و اقوی الحسن جواب کو کہا ہے جو ملا جلال دوانی نے دیا ہے شق ثانی کو اختیار کرکے یعنی مراد دخول من حیث الاعتقاد ہے اور فرقۂ ناجیہ کا دخول من حیث الاعتقاد نہو گا گو بسبب بعض تقصیرات عمل کے آگ میں جائیں دوسرا جواب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کو محدثین نے بھی پسند کیا ہے وہ یہ کہ مراد فرقۂ

Marfat.com

ناجیہ سے وہ لوگ ہین جو کہ مطلقاً نار ہین نہ جائین گے نہ من حیث الاعتقاد اور نہ من حیث العمل بلکہ بے حصول عذاب داخل جنت ہون گے اُن کی معصیت خواہ عفو ہو جائے یا شدائد موت و قبر و اہوال قیامت مین مجرا ہو جائے یا شفاعت حضرتؐ کے وسیلے ذنوب محو ہو جائین غزالی کا یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ وہی ہے جو بے حساب وکتاب و بے شفاعت بہشت مین جائے گا کما حقہٗ نہین تھا اِس لیے کہ اس صورت مین دائرہ نجات کا بہت تنگ ہوا جاتا تھا لہذا محققین متاخرین نے جواب مذکور کو اصلاح فرما کر تقریر مسطور کی ہے اور تیسرا جواب یہ ہے کہ کلہا فی النار کے معنے کل واحد من افراد کل فرقۃ فی النار ہے یعنی ہر ایک آدمی ہر ایک فرقے کی افراد سے آگ مین جائے گا پس اِس عبارت سے مراد ایجاب کلی ہے پھر الا واحدۃ کے ساتھ استثنا کرنے سے یہ ایجاب کلی رفع ہوا اور رفع ایجاب کلی ایک جزئی کے ساتھ بھی صادق ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات ظاہر ہے پس اِس صورت مین معنی الا واحدۃ کے یہ ہونگے کہ ہر ہر فرد اِس فرقے کی دوزخ مین داخل نہوگی گو بعض بسبب تقصیر اعمال کے داخل دوزخ ہون اِس صورت مین اشکال مرفوع ہو گیا۔ اور فرقون غیر ناجیہ اور فرقہ ناجیہ مین وجہ امتیاز اِسی قدر ہوئی کہ غیر ناجی فرقے سارے داخل دوزخ ہونگے اور یہ فرقہ سارا دوزخ مین نہ جائے گا لیکن فرقۂ ناجی کا امتیاز اور فرقون سے اعمال کے ساتھ نہین ہو سکتا اِس لیے کہ اعمال سب مین مشترک ہین پس امتیاز کا باعث صرف عقائد کی درستی اور صحت ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اِس جواب کا مرجع بھی جواب اول کی طرف ہوتا ہے اور سب سے بہتر ایک اور جواب ہے جو موافق ہے استعمال قدیم عرب کے اور حدیث مین بھی اِس کے استعمال کی شہادت موجود ہے خلاصہ اسکا یہ ہے کہ کلہا فی النار سے مراد بطلان ہے چنانچہ جب کہتے ہین فلان چیز فی النار ہے تو اس سے مراد یہی ہوتی ہے کہ باطل ہے چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہے الھذاء فی النار یعنی زبان درازی باطل ہے اور سورۂ نسار مین ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامیٰ ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا جو لوگ یتیمون کا مال ناحق کھاتے ہین اِس کے سوا نہین کہ اپنے پیٹون مین آگ کھاتے ہین نارًا سے مراد یہان باطل و حرام چیز ہے اِس لیے کہ یتیم کا مال حقیقت مین آگ نہین اور مجاز پر اِس واسطے حمل نہین کرتے کہ یہ جو کہا ہے کہ پیٹون مین کھاتے ہین یہ قول بسم پکار کر بتا رہا ہے کہ یہان مجاز مراد نہین پس حدیث مذکور مین کلھم فی النار سے یہ مراد ہوگی کہ تمام فرقے باطل ہین گو ایک عقیدہ اور ایک عمل کی وجہ سے ہون

Marfat.com

یا دوکی اور فرقۂ ناجی کے نہ عقیدے مین بطلان ہے نہ عمل مین مگر یہ چاہیے کہ فرقۂ ناجی کی تخصیص اِس بات کے ساتھ کر دی جاے کہ نہ اُن کے عمل مین بدعت ہے نہ عقیدے مین اور یہی منشا جواب دوم کا بھی ہے یا بطلان کو صرف اعتقادیات کے ساتھ مخصوص کر دیا جاے یعنی یہ کہا جاے کہ اُنکے اعتقاد مین کسی طرح کا فتور نہین پس اِس صورت مین یہ جواب پہلے جواب کی طرف رجوع کرے گا اسی واسطے کہا ہے کہ اقوی وارجح وہی جواب اول ہے۔ اور شیخ علاء الدولہ سمنانی نے عروہ مین کہا ہے کہ اسلام کے تمام فرقے اہلِ نجات ہین اور حدیث مین مراد ناجیہ سے ناجیہ بے شفاعت ہے انتہیٰ مراد سارے فرقے اسلام کے اہلِ نجات ہونے سے یہ ہے کہ بقدر سزاے معاصی کے دوزخ مین رہکر بالآخر اُس سے نجات پائین گے اور بہشت مین داخل کیے جائین گے اور ناجیہ سے ناجیہ بے شفاعت راد لینے مین وہی قباحت ہے جو امام غزالی کے جواب مین بیان ہوئی پس بہتر جواب وہی ہے جو بعض متاخرین نے امام غزالی کے جواب مین اصلاح کر کے بیان کیا ہے۔

علم فقہ اور طبقات فقہا

علم فقہ اکثر صحابہ کا شعار تھا جیسے خلفاے اربعہ اور باقی عشرۂ مبشرہ اور ابن مسعود اور معاذ اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو درداء اور بی بی عائشہ اور ابن عمر بن خطاب اور ابن عباس اور ابن عمرو بن عاص اور ابن الزبیر اور ابو موسیٰ اور ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ وغیرہ رضی اللہ عنہم اور تھوڑے سے مقامون مین فقہ اِنکے سوا دوسرے صحابہ سے بھی منقول ہوا ہے جیسے ابو ذر اور عمار اور حذیفہ اور سلمان اور عبادہ بن صامت اور ابو مسعود اور فضالہ اور واثلہ اور خالد اور معاویہ اور عمرو بن عاص اور ام سلمہ اور اسما بنت ابوبکر اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اور ان مین سے جنکے فتوے شہرت کو پہونچ گئے وہ نو ہین حضرت عمر حضرت علی ابن مسعود اور ابی بن کعب اور زید اور ابو موسیٰ اور ام المؤمنین عائشہ اور ابن عمر بن خطاب اور ابن عمرو بن عاص اور اِن مین سے بھی زیادہ مشہور یہ تین شخص ہوے عبد اللہ بن مسعود زید بن ثابت عبد اللہ بن عباس اہل مدینہ کا فقہ مین زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر پر اعتماد تھا اور اہل مکہ کا ابن عباس کی راے پر اور اہل کوفہ کا حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود کی راے پر اور

Marfat.com

اہل مصر ابو موسیٰ اشعری اور عمران بن حصین کی رائے پر تھے اور شام مین معاذ اور ابو درداؤ وغیرہ تھے
بعد اُسکے ریاست علم فقہ تابعین کو پہونچی چنانچہ صحابہ کے بعد مدینے مین سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر
اور قاسم بن محمد اور خارجہ بن زید اور سلیمان یسار اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابو بکر بن
عبد الرحمٰن بن حارث تھے اور مدینے کے جو سات فقہا مشہور ہین وہ یہی ہین اور اسی طبقے مین سے
مدینے مین یہ لوگ بھی تھے سالم بن عبد اللہ اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن اور ابان بن عثمان اور قبیصہ بن
ذویب وغیرہ اور جنھون نے انکی متابعت کی اُنکا بھی اسی طبقے مین شمار ہے جیسے عمر بن عبد العزیز
اور علی بن حسین اور یحییٰ بن سعید اور ابو الزناد اور زہری اور ربیعہ وغیرہ پھر فقہ تبع تابعین کی
طرف منتقل ہوا جیسے ابو ذیب اور ماجشون اور امام مالک بن انس اور اُن کے اصحاب اور مکے مین
عبید بن عمیر اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور عکرمہ اور سعد بن جبیر اور ابن ابی ملیکہ اور عمرو بن دینار
وغیرہ تھے پھر فقہ ابن ابی نجیح اور ابن جریج اور سفیان بن عیینہ اور مسلم بن خالد اور سعید بن سالم
وغیرہ کو پہونچا پھر امام ابو عبد اللہ شافعی اور اُن کے اصحاب کی طرف منتقل ہوا اور کوفے مین ابن
مسعود کے اصحاب علقمہ اور عبیدہ اور مسروق اور اسود اور عبد الرحمٰن ابنائے یزید اور عمرو بن شرحبیل
اور شریح قاضی وغیرہ فقہ کے اُستاد تھے اور انکے بعد عامر شعبی اور ابراہیم نخعی انکے بعد حکم بن عُیَیْنَہ
اور حماد بن ابی سلیمان اور منصور بن معتمر وغیرہ تھے اور بعد ان کے ابن شُبْرُمَہ اور ابن ابی لیلیٰ
اور حسن بن ابی صالح اور شریک بن عبد اللہ اور امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور ان دونون
کے اصحاب تھے اور بصرے مین حسن اور ابن سیرین اور مطرف بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور
ابو قلابہ پھر قتادہ اور ایوب اور یونس اور سلیمان تیمی اور ابن عون اور عثمان تیی پھر حماد بن زید
اور حماد بن سلمہ جو حمادین یا حمادان کہلاتے ہین اور یحییٰ بن سعید اور ابن مہدی تھے اور شام مین
ادریس خولانی اور شہر بن حوشب اور ابن ابی ذکریا اور رجا بن حیات اور عبادہ بن نسی اور مکحول
وغیرہ تھے اور یمن مین طاؤس اور وہب بن مُنَبِّہ وغیرہ تھے اور مصر مین یزید بن ابی حبیب
اور عمرو بن حارث اور لیث بن سعد وغیرہ تھے پھر اصحاب امام مالک اور امام شافعی اور اُن کے
اصحاب اور خراسان مین ضحاک بن مزاحم اور ابراہیم صائغ اور عبد اللہ بن مبارک اور اسحاق بن
راہویہ اور بغداد مین امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اصحاب اور امام احمد بن حنبل پھر ابو ثور

Marfat.com

اور ابو عبید قاسم بن سلام پھر داؤد اور محمد بن جریر وغیرہ ان فقہا مین سے ہر طبقے مین اگرچہ ہر ایک فقیہ فقہ مین نامور تھا مگر پھر بھی باعتبار شہرت کے اُن مین بڑا تفاوت ہے۔ سلہ

مسائل فروعی واجتہادی مین صحابہ کے اختلافات

نبی علیہ السلام کی وفات تک مسلمان ایک ہی عقیدے اور طریقے پر تھے مگر جو لوگ ظاہر مین مسلمان باطن مین منافق تھے وہ زمانۂ حیات آنحضرت مین بھی کو فریب کرتے تھے اور وہ نفاق اُن کا ہر وقت اُن کے اعتراض کرنے سے حرکات وسکنات رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوتا رہا ہے وہ اختلافات جو حال مرض اور بعد وفات حضرت کے صحابہ مین واقع ہوے وہ اجتہادی تھے غرض اُن اختلافات سے معاملات دین ودا سلام کا قائم کرنا تھا نہ اور کچھ **پہلا** تنازع جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری مین ہوا وہ حضرت کا کاغذ اور دوات وقلم مانگنا اور حضرت عمرؓ کا غلبۂ درد کے خیال سے یہ کہکر کہ ہکو اللہ کی کتاب کفایت کرتی ہے ندینا ہے **دوسرا** اخلاف حال مرض نبوی مین یہ ہوا کہ آنحضرتؐ نے لشکر اسامہ کی تیاری کے واسطے حکم دیا اسپر کچھ صحابہ نے یہ کہا کہ ہمپر بجا آوری اس حکم کی واجب ہے اور کچھ نے کہا کہ حضرت کا مرض بڑھ گیا ہے ہمارا جی حضرت کے چھوڑنے کو اس حال مین نہین جاہتا ہے **تیسرا** اخلاف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت مین ہوا حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو کوئی یہ کہیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرگئے ہین مین اُسکو اس تلوار سے قتل کرون گا وہ تو آسمان پر مثل عیسیٰ بن مریم کے چڑھائے گئے ہین حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ وہ بیشک مرگئے ہین اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ یعنی محمد خدا کے رسول ہین اگر وہ مرجائین یا مارے جائین تو اے لوگو تم اپنی اگلی راہ پر پھر جاؤ گے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑ کر پھر کفر اختیار کروگے اس وقت صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ کے قول کی طرف رجوع کیا اور حضرت عمرؓ نے بھی تسلیم کیا **چوتھا** خلاف آنحضرت کے دفن کے مقام مین ہوا مہاجرین اہل مکہ نے چاہا کہ ہم نعش مبارک کو لیجائین انصار اہلِ مدینے نے چاہا کہ مدینہ مین دفن ہون کچھ صحابہ نے ارادہ کیا کہ بیت المقدس کو لیجائین اس لیے کہ وہ جگہ دفن انبیا کی ہے اور آپ کی معراج اُسی جگہ سے آسمان کی طرف

Marfat.com

ہوئی تھی پھر سب نے اتفاق کرکے مدینے مین دفن کیا اِس لئے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ انبیا اُسی جگہ دفن ہوتے ہین جہان مرتے ہین **پانچوان** خلاف مسئلہ خلافت مین مہاجرین و انصار کے درمیان ہوا کہ انصار کہتے تھے ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین کا ہوگا اور اپنی طرف سے سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنانے اور اُس کے ہاتھ پر بیعت کرنے پر آمادہ ہوگئے مگر جب ان سے یہ کہا گیا کہ پیغمبر خدا کا حکم ہے کہ امام قریش مین سے چاہیے تو آخرکار حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر سب نے اتفاق کرلیا اور فساد مٹ گیا **چھٹا** خلاف معاملہ فدک مین ہوا تھا کہ حضرت کا وارث بعد حضرت کے کون ہے فاطمہ علیہا السلام نے کبھی دعویٰ وراثت کا کیا اور کبھی ملکیت کا یہانتک کہ پہلا دعویٰ بدلیل مشہور نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ (ہم گروہ انبیا ہین نہین چھوڑتے ہم میراث جو کچھ ہم چھوڑتے ہین وہ صدقہ ہے) دفع ہوگیا اور دوسرا دعویٰ اِس لیے خارج ہوا کہ گواہ بی بی صاحب کی طرف سے پورے نہ گذرے **ساتوان** خلاف وہ ہے کہ عرب کے بعض قبیلون نے اور وہ غطفان اور بنی تمیم وغیرہ تھے زکوۃ نہ دی تو صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا کچھ صحابہ نے جن مین حضرت عمرؓ بھی تھے یہ سمجھا کہ اقرار شہادتین سے دنیا کی عقوبت منع ہوجاتی ہے اور کہا کہ ہم ان سے اُس طرح جنگ نہ کرینگے جیسے کفار سے کرتے ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُن کا قتال اُس وقت ممتنع ہے جبکہ حقوق اسلام ادا کرین اور جو بات صدیق نے سمجھی تھی وہی بات صراحۃً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزلوی تھی اور بہت سے صحابہ نے سمجھی تھی قرآن پاک بھی اسی پر دلیل ہے فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین یعنی اخوت دین کی ثابت نہین ہوتی مگر ادائے فرائض سے کیونکہ توبہ شرک سے بغیر توحید کے حاصل نہین اور توحید بغیر عمل صالح کے تمام نہین ہوتی حضرت ابوبکرؓ اُن سے قتال کے واسطے نکلے تو آخر سارے صحابہ نے اُن کا ساتھ دیا **آٹھوان** خلاف اس مین ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے قریب حضرت عمرؓ کی خلافت کے لیے نص کی بعض صحابہ نے کہا کہ تم نے ہم پر ایک سخت مزاج والے آدمی کو حاکم کیا ہے جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ کہا لو سألنی ربی یوم القیامۃ لقلت ولیت علیہم خیرا ھلھم یعنی اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کو اس بات کا سوال کریگا تو مین یہ جواب دونگا کہ مین نے ایک سب سے عمدہ آدمی کو اُنپر حاکم کیا تھا تب خلاف مرتفع ہوگیا اور سب نے تسلیم کیا **نوان** خلاف خلیفۂ سوم کے انتخاب کے وقت ہوا تھا پہلے رایونمین اختلاف ہوا

Marfat.com

پھر سب نے حضرت عثمانؓ کی بیعت باتفاق کیا **دسوان** خلاف یہ ہوا کہ جب حضرت عثمانؓ کے رشتہ دارون نے رعایا پر جبر کرنا شروع کیا تو لوگ حضرت عثمانؓ سے ناراض ہو گئے سب نے اُن کا ساتھ چھوڑ دیا اُن کی کچھ مدد نہ کی یہانتک کہ وہ مظلومانہ اپنے گھر مین مارے گئے **گیارھوان** خلاف وہ ہے جو حضرت علیؓ کے زمانہ مین واقع ہوا بعد اسکے کہ اُنپر اتفاق کر کے بیعت کر لی تھی اُس زمانے مین پہلا خلاف جنگ کرنا طلحہ و زبیر و بی بی عائشہ وغیرہ کا ہے اِسکو جنگ جمل کہتے ہین دوسرا خلاف جناب امیرؓ اور معاویہؓ مین تھا جنگ صفین کی وجہ سے تیسرا خلاف خوارج کا مخالفت کرنا اور تحکیم یعنی پنچایت کا ہونا تھا چوتھا خلاف عمرو بن عاص کا تحکیم مین ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ فریب کرنا تھا پانچوان وہ خلاف ہے جو خوارج کے ساتھ مقام نہروان مین وقوع مین آیا۔
اسی طرح صحابہ کے زمانہ مین اختلاف کثیر میراث جد و اخوت و کلالہ و دیت انگشتان و دیت دندان و حدود بعض جرائم مین جن مین کوئی نص وارد نہین ہوئی تھی واقع ہوئے۔
تاج الدین اسماعیل قونوی شارح حاوی کا بیان ہے کہ پہلا خلاف جو معاملات فروعی مین صحابہ مین واقع ہوا وہ ایک فرائض کے مسئلے مین ہوا ہے چونکہ اُس مین رائین بہت مختلف ہوئین اسلیے اسکا نام مسئلہ خرقا ہے ایک شخص مرا اور ایک بہن ایک ماں ایک دادا اُس کے وارث رہے ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمشیرہ کو نصف ترکہ دینا چاہیے اور ماں کو تہائی اور باقی جو بچے وہ دادا کا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کل مال کے تین حصے کر کے ہر ایک کو ایک ایک حصہ دینا چاہیے اور زید بن ثابت نے کہا کہ ماں کا تہائی ہے اور باقی مین سے دادا کا دو تہائی اور ہمشیرہ کا تہائی قاضی عضد نے شرح مختصر مین لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مسئلہ عول مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابن مسعود کے مخالف تھے اور شرح فرائض مین میر سید شریف نے کہا ہے کہ جسنے اول مسئلہ عول کا حکم کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین اور شرح مختصر مین یہ بھی لکھا ہے کہ ایک حاملہ عورت کو حضرت عمرؓ نے طلب کیا اُس کا حمل ساقط ہو گیا حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف نے حضرت عمرؓ سے کہا انما انت مؤدب لا نری علیك شیئا یعنی بے شک تم صاحب ادب ہو تم مین ہم کوئی نقصان نہین پاتے اور حضرت علیؓ نے کہا ان کان عثمان قد اجتهد فقد اخطأ وان لم یجتهد فقد غشك یعنی اگر حضرت عثمانؓ نے اجتہاد کیا تو خطا کی اور اگر اجتہاد نہین کیا تو تمھین دھوکا دیا اور روز برو

Marfat.com

مسائل فروعی و اعمال میں خلاف کا دائرہ وسیع ہونے لگا مگر اصول و عقائد دین میں کوئی خلاف اُسوقت تک نہ تھا

اختلاف مذاہب کی بنا

جب مسائل اعتقادیہ مین کوئی سوال کسی مسلمان کو پیش آتا تو حضرت سرور عالم سے اور اُن کے وصال کے بعد اُن کے اصحاب سے حل کر لیتا جب یہ قرن گذر گئے تو عقائد مین بہت سی باتین پیدا ہونے لگین معبد جہنی اور غیلان دمشقی اور یونس اسواری نے قدر کا مسئلہ نکالا اور تمام افعال تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کرنے سے انکار کرنے لگے اور پھر وقتاً فوقتاً اہلِ اسلام مین اصول عقائد مین اختلاف پیدا ہوتا رہا اور خلفاے عباسیہ کے وقت سے فلاسفہ اور حکماے یونان کے اقوال بھی دین اسلام کی باتون مین مل گئے اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ عبداللہ مامون بن ہارون الرشید خلیفۂ ہفتم عباسیہ بغداد کو علوم قدیمہ کے ساتھ بہت فریفتگی تھی ملک روم مین کچھ لوگ بھیجکر کتب فلاسفہ کا ترجمہ زبان عربی مین کرایا۔ کچھ اوپر سنہ دو سو ہجری مین وہ علوم زبان عربی مین ترجمہ ہو کر اُس کے پاس آئے تب سے فلاسفہ کے اقوال لوگون مین پھیل گئے۔ تصور صحیح کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رد شبہات دہریہ ابتداے زمانۂ اسلام مین ہمارے نبی اور صحابہ اور تابعین کے اقوال سے بھی ہمکو ہوتا تھا اور آخر وہ اصطلاحات علم حکمت کے جو بمقابلے دہریون کے معارضے اور جوابات مین بولنے ضرور تھے اُن کے اقوال مقدسہ مین بھی وارد ہونے لگے اور اُن الفاظ کا زبان زد ہونا مجبوری تھا مگر کرنا ہی پڑا اور پھر بعد اُن حضرات کے علماے اسلام کو ضرورت زیادہ ہوئی کہ اُنھون نے فلسفہ حکماے قدیم کے ابطال کی غرض سے سیکھا اور اُسی فلسفے کے اصول کو رد کر کے شبہات دہری وغیرہ کو باطل کیا اور وہ سارے مباحث جمع ہو کر ایک علم ہو گیا اور اُسنے **علم کلام** نام پایا اگرچہ بعض لوگون کو توغل زیادہ بھی ہوا کہ اتنا اُنکو مجاز نہ تھا اور یہ غلطی اُستاد و معلم کی تھی خواہ آزادی و خودسری متعلم کی مگر تکمیل علم کلام کی اچھی ہو گئی اور شبہات دہری پا در ہوا انھین کے مجاہدات سے ہو گئے اگر وہ لوگ ایسا نکرتے تو دہریت کے پھیلنے مین جیسی آج کل بوجہ عدم توجہ علماے اسلام کے زور و شور پر ہے کچھ باقی رہتا کبھی نہ رہتا اور ہرگز نہ رہتا اور کلام ایک ایسا علم ہے جسکی وجہ سے عقائد دینیہ کو دلائل کے ساتھ ثابت کرنے اور نیز شبہات رفع کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے اور اِس علم کے موضوع

Marfat.com

کے بارے مین متقدمین ومتاخرین نے اختلاف کیا ہے متقدمین یہ کہتے ہین کہ علم کلام کا موضوع اللہ پاک کی ذات وصفات ہین ان مین سے بعض کی یہ راے ہے کہ موضوع موجود من حیث ہو موجود ہے اور متاخرین کہتے ہین کہ علم کلام کا موضوع معلوم ہے اِس حیثیت سے کہ اُسکے ساتھ عقائد دینیہ کا ثابت کرنا مقصود ہو اور تعلق عام ہے اِس سے کہ قریب ہو یا بعید اور دین سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے ابتداء رونق علم کلام کی خلفاے عباسیہ جیسے ہارون۔ مامون۔ معتصم۔ واثق اور متوکل کے ہاتھون سے ہوئی اور اُسکی انتہا صاحب بن عباد اور دیالمہ کی ایک جماعت پر ہوئی غرض کہ اہل علم صحابہ کے آثار پر چلتے تھے کہ حسن بصری نے ریاست علم مین شہرت حاصل کی اور اُن کے شاگرد واصل نے ایک مسئلہ خاص مین سرعام اُستاد کے ساتھ مخالفت کی حسن نے اُس سے فرمایا اِعتزِل عَنّا اِس لیے واصل نے اُن سے علیحدگی اختیار کی اور مستقلا اپنے لیے ایک مجلس قائم کی اور ایک بڑا جتھا اُسکے متبعون کا ہوگیا اور وہ معتزلہ کہلانے لگے اور چونکہ معتزلہ خداے تعالی کی صفات کا انکار کرتے تھے اسلیے سلف انکو معطلہ کہنے لگے اور معتزلہ نے سلف کا لقب صفاتیہ رکھدیا کیونکہ یہ اللہ تعالی کے لیے صفات ازلی ثابت کرتے تھے جیسے علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ حیات۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ جلال۔ اکرام۔ جود۔ انعام۔ عزت۔ عظمت۔ اور صفات ذات اور صفات فعل مین فرق نہین کرتے تھے دونون کو مساوی سمجھتے تھے اسی طرح صفات خبریہ ثابت کرتے تھے اور وہ یہ ہین ہاتھ پانون۔ مُنھ وغیرہ اِن مین تاویل بالکل نہین کرتے تھے۔
چونکہ یہ صفات اخبار مین وارد ہوئی ہین اس لیے اِنھین **صفات خبریہ** بولتے تھے پھر بعض سلف اثبات صفات الٰہی مین تشبیہ کی حد مین داخل ہوگئے یعنی محدثات کی صفات کے ساتھ ان صفات کو مشابہ جاننے لگے بعض نے صرف اُن صفات پر اختصار کیا جنپر افعال دلالت کرتے ہین اور بعض سلف صفات خبریہ مین مقتضاے لفظ کے مطابق تاویل کرنے لگے اور بعض نے تاویل کرنے سے توقف کیا اور کہنے لگے کہ ہماری عقل کہتی ہے کہ اللہ کسی شے کے مشابہ نہین وہ بے مثل ہے اور جو اِس قسم کے الفاظ قرآن وحدیث مین آئے ہین اُن کے مفہوم ہمکو معلوم نہین جو اُن سے مراد ہے وہ اللہ ہی خوب جانتا ہے اور نہ ہمکو یہ حکم ہے کہ اِن الفاظ کے معانی اور حقیقت سمجھنے کی کوشش کرین بلکہ ہمکو تو اس بات پر اعتقاد رکھنے کا حکم ہے کہ اللہ بے مثل ہے۔

Marfat.com

مگر متاخرین کہنے لگے کہ ان الفاظ کا ظاہر پر جاری کرنا اور ان کی تفسیر کرنا چاہیے جیسا کہ کتاب و سنت میں وارد ہین اور تاویل سے تعرض نکرنا چاہیے اور نہ ظاہر پر توقف کرنا چاہیے پس یہ متاخرین تشبیہ خالص مین مبتلا ہوگئے جو یہود کا طریق ہے اور یہ اعتقاد سلف کے خلاف تھا مگر بعض شیعہ نے بہت غلو اور تقصیر سے کام لیا غلو اُن کا یہ تھا کہ اپنے ائمہ کو اللہ کے ساتھ تشبیہ دینے لگے اور تقصیر یہ کہ اللہ کو بعض مخلوقات کے ساتھ تشبیہ دی مگر جب معتزلہ اور متکلمین کے مقالات زیادہ شہرت پکڑ گئے تو بعض شیعہ غلو اور تقصیر کو چھوڑ کر معتزلہ سے مل گئے۔ اور اُن سلف مین سے جو تاویل و تشبیہ کی طرف متوجہ نہوے یہ ہین مالک بن انس۔ احمد بن حنبل۔ سفیان اور داؤد اصفہانی۔ یہانتک کہ عبداللہ بن سعید بن کلاب اور ابوالعباس قلانسی اور حارث بن اسد ابوعبداللہ محاسبی کا دور شروع ہوا اگرچہ یہ بھی سلف کے طریق پر تھے مگر علم کلام سے مزاولت کرنے لگے اور عقائد سلف کی تائید دلائل کلامیہ اور براہین اصولیہ سے کی اور اب علم کلام ترقی کرنے لگا اور زبانی کلام سے نوبت تحریر کو پہونچ گئی اور عقلون کے تصرف اُس مین بڑھنے لگے بعض نے کتابین بنائین اور بعض درس و تدریس مین مشغول رہے۔ پھر ایک جماعت معتزلہ متوسطہ کی ظاہر ہوئی جیسے ضرار بن عمرو اور حفص فرد اور حسین نجار اور اُن کے متاخرین نے جیسے ابوعلی جبائی اور اُس کا بیٹا ابوہاشم اور قاضی عبدالجبار اور ابوالحسین بصری ہین اپنے اصحاب کے طریقون کا خلاصہ کیا اور چند مسائل مین اُن سے متفرد ہوگئے اور اپنے شیوخ کا خلاف کیا اور مذہب اعتزال کی تائید مین بہت سی تصنیفین بطریق جدلیہ کر ڈالین ایک خلائق اُن کی راے کے تابع ہوگئی آخر ائمہ اہل سنت نے اُن کے مذہب سے انکار کیا اور علم کلام کی مذمت بیان کی اور جو شخص ان کے مذہب کو پسند کرتا اُس کو چھوڑ دیتے۔ ربیع نے امام شافعی سے روایت کی ہے کہا اگر کوئی اپنی کتابون کے دینے کی کسی کے لیے وصیت کرے تو اس وصیت مین کتب کلام داخل نہونگی اِس لیے کہ کلام کوئی علم نہین اور امام شافعی نے کہا ہے کہ اہل بدع و اہوا کی شہادت ناجائز ہے اور مراد اِس سے علماے کلام ہین اور امام احمد نے علماے کلام کو زنادقہ کہا ہے اور زندیق اُسے کہتے ہین جو روز آخرت اور وحدانیت خالق پر ایمان نہ لاے۔ ہو لیکن معتزلہ کے مذہب کو قوت اور اُن کے متبعون کی کثرت ہوتی رہی یہانتک کہ ابوعلی محمد بن عبدالوہاب جبائی معتزلی اور اُس کے تلمیذ رشید شیخ ابوالحسن علی بن اسمٰعیل اشعری کے درمیان ایک بار اِس مسئلے مین کہ جو چیز بندے کے حق مین اچھی ہے وہ اللہ پر واجب ہے مناظرہ

Marfat.com

و مباحثہ ہوگیا اور جب اس مباحثے میں جبائی لاجواب ہوگیا تو اشعری اور جبائی میں علٰحدگی ہوگئی اور اشعری نے اپنے لیے ایک علٰحدہ مجلس مقرر کی سند تعلیم و تعلم پر بیٹھ گئے اور بہت لوگ اُن کی اتباع کرنے لگے اور اب صفاتیہ **اشعریہ** کہلانے لگے۔ اشعری مذہب اعتزال کو چھوڑ کر ان دو بزرگوں کے طریق پر چلے (۱) ابو محمد عبداللہ بن سعید المعروف بہ ابن کُلاب جنکے متبع **کُلّا**بیہ کہلاتے ہین (۲) حارث محاسبی۔ اشعری نے اِن ہی کے قوانین پر مسائل صفات و قدر مین کلام کیا اور مذہب سلف کی تائید قاعدۂ کلامیہ پر کی اور اشعری نے فاعل مختار کا قائل ہوکر ان باتون کا رد کیا کہ ہر چیز مین حسن و قبح عقل کی طرف سے ہے حکم شرع کو اس مین دخل نہین اور جو چیز بندے کے لیے بہتر ہے وہ اللہ پر واجب ہے اور یہ بات ثابت کی کہ ورود شرع سے قبل اشیا کا حسن و قبح عقل نہین واجب کر سکتی کہ افعال کی ذات کو حسن و قبح واجب نہین ہے ورنہ شرع مین نسخ جائز نہوتا اس لیے کہ جو چیز بالذات یا ذاتی ہوتی ہے اُس مین خلاف اور تخلف پیدا نہین ہوتا پس شرع نے جس کو اچھا کہا وہ اچھا ہوا اور جس کو بُرا کہا وہ بُرا ہوا اور علوم گو عقل سے حاصل ہوتے ہین لیکن وجوب اُنکا عقل سے نہین ہے اور نبوات جائزات عقلیہ اور واجبات سمعیہ سے ہین غرض مذہب اشعری کی حقیقت بطریقۂ وسط پر چلنا ہے درمیان نفی صفات الٰہی کے جو مذہب اعتزال ہے اور درمیان اثبات صفات کے جو مذہب اہل تجسیم ہے جب اشعری نے اس بات پر مناظرہ کیا اور اپنے مذہب کی حجت بیان کی تو ایک جماعت اُن کی طرف مائل ہوگئی اور اُن کی رائے پر اعتماد کیا گیا۔ اشاعرہ اور معتزلہ مین روز بروز سلسلہ خصومت بڑھتا رہا معتزلہ نے اپنی تقویت اور طرف ثانی کی تضعیف کے لئے براہین حکمیہ کو عقائد مین داخل کرنا شروع کیا اور اپنے مدعا پر اُن سے استدلال کرنے لگے اس لیے معتزلہ کے مطالب کلامیہ دلائل حکمیہ و براہین فلسفیہ سے خلط ملط ہوگئے اور رفتہ رفتہ یہانتک فلاسفہ کی اتباع اور حکمت کے مسائل کا مذاق اُن مین بڑھا کہ عقل کو نقل پر ترجیح دینے لگے۔ اشاعرہ معتزلہ کی وجہ سے براہین فلسفیہ کو رد کرنے اور اُن کی مذمت بیان کرنے لگے قاضی ابو بکر باقلانی اور ابن فورک اور ابو اسحاق اسفرائنی اور ابو اسحاق شیرازی اور غزالی اور عبدالکریم شہرستانی اور فخر رازی وغیرہ اس مذہب کے مددگار ہوے اور مخالفین کے ساتھ مناظرے اور مجادلے سے پیش آئے اور اپنی مصنفات مین بہت سی دلیلین بیان کین یہانتک کہ اشعری کا مذہب ۳۸۰؁ہجری سے عراق مین پھیل گیا اور شام کی طرف

Marfat.com

منتقل ہوا سلطان صلاح الدین یوسف مصر کے بادشاہ ہوے تو انھون نے سارے لوگون کو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ کیا اور اس عقیدے کا اوقاف دیار مصر مین ہونا شرط کیا جیسے مدرسہ ناصریہ وقمحیہ وخانقاہ سعید السعدا واقع قاہرہ چنانچہ یہی چال عقیدہ اشعری کی سارے ملک مصر اور ملک شام اور ملک حجاز اور ملک یمن اور زمین مغرب مین چلی گئی۔ ملک مغرب یعنی افریقہ مین اشعری کی راے کو ابو عبداللہ محمد بن تومرت شاگرد غزالی نے داخل کیا اور ایک عقیدہ بنا دیا جس کو عامہ نے یاد کر لیا یہانتک کہ اُسکے قائم مقامونکی تلوار کے زور سے یہ اعتقاد ان سب شہرون مین ایسا جاری ہوا کہ جو کوئی خلاف کرتا اُسکی گردن ماری جاتی یہان تک کہ سوا اسکے اور سب مذاہب مٹ گئے کوئی مذہب خلاف اشعری کے باقی نرہا مگر حنابلہ کا مذہب اپنی اسی چال ڈھال سابق پر باقی رہا یہ تاویل صفات کے معتقد نہین۔

فرقون کی تقسیم

یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میری اُمت تہتّر فرقے ہوجاے گی ایک معجزہ ہے اسلیے کہ جو کچھ فرمایا تھا وہ بے کم وکاست ظہور مین آیا۔ ابن حزمؒ نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ اہل اسلام کے پانچ فرقے ہین ایک **اہلِ سنت** دوسرے **معتزلہ** اور انھین مین قدریہ داخل ہین تیسرے **مرجیہ** اور انھین مین جہمیہ کرامیہ کا شمار ہے چوتھے **شیعہ** پانچوین **خوارج** انھین مین ازارقہ واباضیہ ہین پھر ہر ایک فرقہ ان مین سے کئی فریق ہوگیا۔ بڑا افتراق اہلِ سنت کا فتوے مین ہوا اور تھوڑا سا اعتقادات مین فتوئی مین چار مذہب ہوگئے **حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی** اعتقادیات مین گروہ ہوگئے **اشعری۔ ماتریدی۔ حنبلی**۔ رہے چار فرقے سواے اہلِ سنت کے سو اُن مین سے کسی کا خلاف اہلِ سنت کے ساتھ بعید ہے اور کسی کا قریب مرجیہ کے فرقون مین اہل سنت سے قریب وہ ہین جن کا قول ہے کہ ایمان کہتے ہین دل اور زبان دونون سے تصدیق واقرار کرنے کو۔ رہے سارے اعمال سو فقط فرائض وشرائع اسلام ہین ایمان مین داخل نہین اور ان مین اہل سنت سے بعید دو فرقے ہین ایک اصحاب جہم بن صفوان جن کا قول یہ ہے کہ ایمان صرف تصدیق بالقلب کا نام ہے اگرچہ مؤمن کفر وتثلیث کا کلمہ زبان سے کہے اور بت پرستی کرے اور یہ بطور تقیہ کے بھی نہو تب بھی ایمان نہین جا سکتا جب تک تصدیق بالقلب باقی رہے دوسرے اصحاب محمد بن کرام جن کا

58911

Marfat.com

قول یہ ہے کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کرنے یعنی کلمۂ شہادت کے پڑھنے کو کہتے ہین پس اگر کوئی شخص دل سے کفر کا معتقد ہو تو اُس کا ایمان باطل نہین ہو سکتا جبتک زبانی اقرار باقی ہے اِسی طرح اور باقی فرقون کا ذکر ہے۔ خبیۃ الاکوان مین لکھا ہے کہ **معتزلہ** مین اہلِ سنت سے قریب وہ ہین جو کہ اصحاب حسین نجار و بشر بن غیاث مریسی ہین اور بعید اُن کے اصحاب ابوہذیل علاف ہین اور مذاہب **شیعہ** مین اہلِ سنت سے قریب اصحاب حسن بن صالح ہین جن کا فرقہ صالحیہ کہلاتا ہے اور شیعہ زیدیہ مین شمار پاتا ہے اور اِن مین سے بعید فرقہ امامیہ ہے رہے غلاۃ انکے سو وہ سرے سے مسلمان ہی نہین بلکہ اہل ردت و شرک ہین اور قریب فرقہ **خوارج** مین اصحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور بعید اُن کے ازارقہ ہین رہے بطیخیہ اور وہ جو منکر کسی شے کے قرآن مین سے ہین اور اجماع کے مخالف ہین جیسے عجاردہ وغیرہ سو وہ باجماع امت کفار ہین انتہیٰ واضح رہے کہ ہمنے فرقون کے بیان مین شرح مواقف وغیرہ کی طرز اختیار کی ہے اسی واسطے ہمنے جہمیہ کو جبریہ مین اور کرامیہ کو قدریہ مین اور مریسیہ کو مرجیہ مین ذکر کیا ہے وعلی ہذا القیاس۔ صاحب اشعۃ اللمعات کا قول ہے کہ افتراق اس امت کا تہتر فرقون پر حدیث سے ثابت ہے اس طرح کہ معتزلہ کے بیس فرقے ہین اور شیعہ بائیس اور خوارج بیس اور مرجیہ پندرہ اور نجاریہ تین اور ایک ایک فرقہ جبریہ اور مشبہ اور اہلِ سنت وجماعت کا اور غنیۃ الطالبین مین مذکور ہے کہ تہتر فرقون کی اصل یہ دس فرقے ہین اہل سنت۔ خوارج۔ شیعہ۔ معتزلہ۔ مرجیہ۔ مشبہ۔ جہمیہ ضراریہ۔ نجاریہ۔ کلابیہ۔ اہلِ سنت کا ایک فرقہ ہے خوارج کے پندرہ فرقہ ہین شیعہ کے بتیس معتزلہ کے چھ مرجیہ کے بارہ جہمیہ ضراریہ۔ نجاریہ۔ اور کلابیہ کا ایک ایک فرقہ ہے مشبہ کے تین فرقے ہین کل تہتر فرقے ہو گئے اور مکحول نے اِن تہتر فرقون کے اصول سوائے اہلِ سنت وجماعت کے چھ فرقے قرار دئے ہین جنکے یہ نام ہین جہمیہ قدریہ شیعہ۔ حروریہ۔ مرجیہ۔ جبریہ۔ اور پھر ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے لکھے ہین حساب سے بہتر فرقے ہو گئے۔ اور صاحب شرح وقایہ نے بھی کتاب الشہادۃ مین سب فرقون کے اصول چھ ہی فرقے قرار دئے ہین اور یہ نام لکھے ہین جبریہ۔ قدریہ۔ شیعہ۔ خوارج۔ معطلہ۔ مشبہ۔ اور شیخ ابوالحسن اشعری نے اصول دس فرقے قرار دئے ہین شیعہ۔ خوارج۔ معتزلہ۔ مرجیہ۔ جہمیہ۔ ضراریہ۔ کلابیہ۔ حسنیہ۔ بکریہ۔ مجسمہ اور امام فخر الاسلام نے بزدوی الکلام مین اُن کی چھ قسمین اِن نامون کے ساتھ مقرر کی ہین شیعہ نجاریہ۔ قدریہ۔ جبریہ۔ مرجیہ۔ مجسمہ اور محمود الغزالی نے

Marfat.com

اپنے رسالے مین اور ابن السراج نے تذکرۃ المذاہب مین اور محمد صالح بن محمد شریف خیرآبادی نے مؤید الافاضل مین تمام فرقون کے اصول یہی چھ فرقے ذکر کیے ہین مگر انھون نے بجاے مجسمہ کے جہمیہ کو ذکر کیا ہے اور مؤلف مجمع المذاہب نے بھی ان کے مطابق بیان کیا ہے اور پھر ہر ایک کے بارہ بارہ فرقے بیان کیے ہین مگر یہ قلمی نسخے ایسے لکھے ہوے ہین کہ اکثر نام ایک نسخے کے دوسرے سے مطابق نہین بلکہ صحیح بھی نہین پڑھے جاتے اور چونکہ نہ اُنکی وجہ تسمیہ لکھی ہے نہ کچھ تفصیل ذکر کی ہے اس لیے اور مشتبہ ہو گئے ہین - اور یہ خرابی اُن کاتبون کی وجہ سے زیادہ پڑ گئی ہے جو محض فارسی خوان ہوتے ہین - تفصیل ان فرقون کی اس طرح ہے -

شیعہ

علویہ - ابدیہ - شیعیہ - اسحاقیہ - زیدیہ - عباسیہ - امامیہ - ناؤسیہ - متناسخیہ - لاعنیہ - راجعیہ - متربصیہ -

خوارج

ازرقیہ - اباضیہ - ثعلبیہ - خازمیہ - خلفیہ - کوزیہ - کنزیہ - معتزلیہ - میمونیہ - محکمیہ - اخنسیہ - شمراخیہ

جبریہ

مضطریہ - افعالیہ - معیہ - مفروغیہ - نجاریہ - میتمیہ - کسلیہ - سابقیہ - حبیبیہ - خوفیہ - فکریہ - حسبیہ -

قدریہ

احمدیہ - ثنویہ - کیسانیہ - شیطانیہ - شریکیہ - وہمیہ - ابدیہ - ناکثیہ - متبریہ - قاسطیہ - نظامیہ - منزلیہ -

[illegible]

... تذکرے مین یون ہی ہے اور مؤید مین ... ہے ۱۲ | ... تذکرے مین یون ہی ہے اور مؤید مین ... ہے ۱۲

جہمیہ

معطلہ۔ مرابضیہ۔ مترافیہ۔ واردیہ۔ حرقیہ۔ مخلوقیہ۔ غیریہ۔ فانیہ۔ زنادقیہ۔ لفظیہ۔ قبریہ۔ واقفیہ۔

مرجیہ

تارکیہ۔ مشائیہ۔ راجیہ۔ شاکیہ۔ تہمیہ۔ علیہ۔ منقوصیہ۔ مستثنیہ۔ اثریہ۔ بدعیہ۔ مشبہ۔ حشویہ۔ تمہید الافاضل اور تذکرۃ المذاہب وغیرہ مین لکھا ہے کہ انکے علاوہ سات فرقے اور ہین دہریہ۔ صالحیہ۔ اباحیہ۔ باطنیہ۔ براہیتہ۔ اشعریہ۔ کرامیہ۔

صاحب مواقف نے کہا ہے کہ فقہاے اسلام کے اصول پر آٹھ فرقے ہین۔ معتزلہ۔ شیعہ۔ خوارج مرجیہ۔ نجاریہ۔ جبریہ۔ مشبہ۔ اہل سنت وجماعت۔ اور تفصیل ان کی یون ہے معتزلہ کے بیس فرقے ہین واصلیہ۔ عمریہ۔ ہذیلیہ۔ نظامیہ۔ اسواریہ۔ اسکافیہ۔ جعفریہ۔ بشریہ۔ مزداریہ۔ ہشامیہ۔ حابطیہ۔ حدفیہ۔ صالحیہ۔ معمریہ۔ ثمامیہ۔ خیاطیہ۔ جاحظیہ۔ کعبیہ۔ جبائیہ۔ بہشمیہ۔ اور شیعہ بائیس فرقے ہین۔ جن مین سے یہ اٹھارہ غلاۃ کہلاتے ہین۔ سبائیہ۔ کاملیہ۔ مغیریہ۔ بنانیہ۔ جناحیہ۔ منصوریہ۔ خطابیہ۔ غرابیہ۔ ذمیہ۔ حکمیہ۔ سالمیہ۔ زراریہ۔ نعمانیہ۔ یونسیہ۔ رزامیہ۔ مفوضہ۔ نصیریہ۔ اسماعیلیہ۔ جو قرامطہ اور باطنیہ بھی کہلاتے ہین۔ باقی چار فرقے یہ ہین۔ جارودیہ۔ سلیمانیہ۔ بتریہ۔ یہ تینون زیدیہ ہین اور امامیہ جنہین اثنا عشری بھی کہتے ہین۔ اور خوارج بیس فرقے ہین۔ محکمہ۔ بیہسیہ۔ ازارقہ۔ نجدات۔ اصفریہ۔ اباضیہ۔ میمونیہ۔ حمزیہ۔ شعیبیہ۔ حازمیہ۔ خلفیہ۔ اطرافیہ۔ معلومیہ۔ مجہولیہ۔ صلتیہ۔ ثعالبہ۔ یہ دسون عجاردہ کہلاتے ہین۔ اخنسیہ۔ معبدیہ۔ شیبانیہ۔ مکرمیہ۔ یہ چارون فرقے ثعالبہ کی شاخ ہین اور مرجیہ کے پانچ فرقے ہین۔ یونسیہ۔ عبیدیہ۔ غسانیہ۔ ثوبانیہ۔ تومنیہ۔ اور نجاریہ کے تین فرقے ہین۔ برغوثیہ۔ زعفرانیہ۔ مستدرکہ۔ اور ایک ایک فرقہ جبریہ اور مشبہ

Marfat.com

اور اہل سنت وجماعت ہے۔ جہمیہ۔ جبریہ۔ ہین اور کرامیہ وحشویہ مشبہ ہین اور ان فرقون مین بعض قدریہ بھی ہین۔ یہ تہتر فرقے جو مشہور ہین ان مین بھی کئی فرقے مثل شاخون کے ظاہر ہوے ہین جو شخص جس فرقے کا کام کریگا اُس مین شمار پائیگا اور ان شاخون کی وجہ سے شمار فرقونکا تہتر سے بڑھ گیا ہے میر سید شریف نے تعریفات مین لکھا ہے **اہل ہوا** سے مراد وہ اہل قبلہ ہین جنکا عقیدہ اہل سنت کا سا نہین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اہل ہوے ایک فرقہ معین نہین بلکہ جو مخالف سنت کے ہے تاویل فاسد کے ساتھ وہ اہل ہوئی ہے مُعرَّب مین ہے کہ اہل ہوے وہ لوگ ہین جو طریقۂ اہل سنت وجماعت سے کجروی کرین اور اہل قبلہ ہون یعنی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہون صاحب تعریفات کہتے ہین کہ اہل ہوے جبریہ اور قدریہ اور شیعہ اور خوارج اور معطلہ اور مشبہ ہین اور ان مین سے ہر ایک کے بارہ فرقہ ہین اِس صورت مین تہتر فرقے ہو گئے مگر یہ قول سید صاحب کا تحقیقی نہین اِس لیے کہ اِسی قدر فرقون مین اہل اسلام کے فرقون کا حصر نہین ہے تہتر سے بہت زیادہ تعداد ہو گئی ہے اور آنحضرت نے جو تہتر کا عدد فرمایا ہے وہ غالبًا انحصار کے لیے نہین بلکہ اظہار کثرت مقصود ہے۔

اب غور کرو کہ عامہ مصنفین نے انحصار بڑے بڑے گروہ اسلام کا نو فرقون مین کیا ہے اہل سنت وجماعت۔ معتزلہ۔ شیعہ۔ خوارج۔ مرجیہ۔ نجاریہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ مشبہ۔

فرقۂ اہل سنت وجماعت

ان مین بھی اختلاف پیدا ہو کر کئی فرقے اور مذہب ہو گئے ہین چوتھی صدی سے پہلے کسی مذہب معین کی قید نہ تھی یہانتک کہ بغداد کو لشکر چنگیز خانی نے پامال کر دیا اور سلطنت اعلیٰ اسلام کی برباد ہو گئی تو لوگون کی راے مذاہب اربعہ پر قرار پائی اِس لیے کہ یہ مذاہب اور مذاہب کی بہ نسبت کسی قدر مدون ہو چکے تھے مگر ابھی تک کوئی تقلید کو واجب نہین جانتا تھا بلکہ عوام کے لیے تقلید کو مستحسن خیال کرتے تھے علما کے حق مین تقلید مکروہ جانتے تھے بعد اسکے علم کی کمی ہوتے ہوتے اور جہل پھیلتے پھیلتے تقلید کی ضرورت نے ترقی کی اور علماے مذاہب اربعہ تمام عالم مین پھیل گئے اور ان مذاہب کی تقلید مقرر ہو گئی اور بعض اہل تحقیق جو تقلید کے محتاج نہ تھے وہ خاص اِس ضرورت سے تقلید مین پڑ گئے کہ عامۂ خلق اُن سے منحرف نہو جائے اور بُرا نہ جاننے لگے اور پھر بھی بعض ایک

Marfat.com

مذہب پر چلنا نہ اپنے لیے پسند کرتے تھے اور نہ اپنے فتوون پر اور لوگون کے پابند ہونے کی خواہش
رکھتے تھے **اہل سنت** عموناً ان مذاہب اربعہ اور دوسرے اصحاب مذاہب متبوعہ جیسے مذاہب
سفیان ثوری اور داوُد ظاہری کو بھی شامل ہے اہل سنت کا انحصار انھین چار گروہ
مین نہین ہے ان مین سے سفیان ثوری کا مذہب اُن کے سلوک مین چھپ گیا ہے۔ تاج المکلل مین
لکھا ہے کہ فرج بن برقوق چرکسی نے جس کا لقب ناصر ہے اور ۸۰۱ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا چارون مصلے
بیت الحرام مین قائم کیے ہین۔ اور مجتہد ان مذاہب اربعہ ہین سے۔

ایک امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہین

۸۰ھ ہجری مین پیدا ہوے نعمان نام تھا ابو حنیفہ کنیت امام اعظم لقب مگر یہ کنیت حقیقی نہین ہے
امام کی کسی اولاد کا نام حنیفہ نہ تھا یہ کنیت وصفی معنے کے اعتبار سے ہے یعنی ابو الملۃ الحنیفۃ قرآن مین
خدا نے مسلمانون سے خطاب کر کے کہا ہے واتبعوا ملۃ ابراھیم حنیفا یعنی تابع ہوجاؤ دین ابراہیم کے
جو مستقیم تھا امام نے اِس نسبت سے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی اور دو بار اُن کو عہدۂ قضا
اختیار کرنے کی تکلیف دی گئی جو کہ شرائط موجود نہ تھین اِس لیے اُنھون نے قبول نہ کیا اول بار
کوفے مین یزید بن عمر بن ہبیرہ نے جو مروان حمار کی طرف سے کوفے کا گورنر تھا اُنکو اِس عہدے کے
اختیار کرنے کے لیے کہا اور انکار کرنے پر اُن کے سو کوڑے اِس طرح لگوائے کہ دس کوڑے روز
دس دن تک لگوائے گئے جب امام موصوف کو کمال ایذا ہو پہنچنے لگی تو عقلائے اُن کو مشورہ دیا کہ
دفع الوقتی کے لیے آپ کوئی کام قبول کر لیجیے امام موصوف نے مجبور ہو کر یہ خدمت چاہی کہ گھاس کے
بٹنے بوجہ اُس کی سرکار مین آتے اُسکا حساب درست کرتے یزید نے اِس خدمت کے قبول کر لینے کے
بعد اُنھین چھوڑ دیا اور دوسری بار بغداد مین منصور دوانقی خلیفہ بغداد نے اُن کے لئے قضا کا عہدہ تجویز کیا
امام نے انکار کیا تو تین کوڑے لگوائے اور بعض کہتے ہین کہ سو کوڑے لگوائے اور بعض کہتے ہین
کہ دس کوڑے لگوائے جاتے تھے اور قید کر دیا وہ ۱۴۶ھ ہجری مین قید ہوئے تھے اور شہر پناہ
بغداد کی تیاری کے لئے جتنی اینٹین آتین اُن کا حساب درست کرنے کا کام اُن سے کرایا گیا
آخر قید خانے مین زہر دیے گئے اور ماہ رجب ۱۵۰ھ ہجری مین اُنھون نے وفات پائی قبل از دفن

Marfat.com

چھ بار نماز جنازہ پڑھی گئی پہلی مرتبہ کم وبیش پچاس ہزار آدمیون کا مجمع تھا دفن کے بعد بیس دن تک لوگ جنازے کی نماز پڑھتے رہے بغداد مین مقبرۂ خیزران کے باب الطاق مین دفن ہوے امام شافعی جب بغداد مین آتے تھے اور صبح کی نماز امام کی قبر کے پاس پڑھتے تھے تو ادب کے لحاظ سے قنوت چھوڑ دیتے تھے اور بسم اللہ کو بہت آہستہ کہتے تھے ثابت مہرگان کے دن حضرت علیؓ کی خدمت مین فالودہ لے گئے تھے اُنھون نے ثابت کے حق مین دعا کی تھی دعا کی برکت سے اُن مین اور اُن کی اولاد مین علم پیدا ہوا ثابت کے باپ کا نام زوطیؒ ہے اور زوطا اصل کابل کا یا بابل کا یا انبار کا رہنے والا تھا غلامی کا طوق اس کی گردن مین پڑ گیا تھا اور قبیلۂ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کی ایک عورت نے خرید کیا تھا پھر زوطا آزاد بھی ہو گیا تھا اس لیے امام کا خاندان بنی تیم اللہ کا آزاد غلام کہلاتا ہے ثابت زوطا کی حالت اسلام مین پیدا ہوئے تھے مگر خطیب مورخ بغداد نے اسماعیل بن حماد بن امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ ہم کبھی کسی کی غلامی مین نہین آئے اور بعضون نے امام ابو حنیفہ کا نسب یون بیان کیا ہے کہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان اور ابو مطیع نے اُن کو نسل عرب سے شمار کیا ہے اور سلسلۂ نسب یون بتایا ہے نعمان بن ثابت بن زوطا بن یحیی بن زید بن اسد بن راشد انصاری اور حافظ ابو اسحاق نے شجرۂ نسب کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے نعمان بن ثابت بن کاؤس بن ہرمز بن بہرام امام صاحب کی طرف ایک وصیت اور ایک عقائد کا مختصر سا رسالہ منسوب ہے اس کی روایت ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخی نے امام سے کی ہے۔ منور الاکثر مین مرقوم ہے کہ امام صاحب نے فقہ اکبر کو حالت حیات مین اور وصیت کو وقت وفات کے تصنیف کیا تھا انتہی مگر تحقیق یہ ہے کہ فقہ اکبر کو امام نے خود تصنیف نہین کیا ہے بلکہ ابو مطیع نے اپنی مرویات کو جمع کیا ہے اسکو امام کی تصنیف اس وجہ سے کہتے ہین کہ ابو مطیع نے مرویات امام اعظم کو اس مین جمع کیا ہے اور ایک مسند بھی اُنکی طرف منسوب ہے جو قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد خوارزمی کی تالیف ہے کہ سنہ ۶۶۵ ہجری مین اُسکو مدوّن کیا تھا اور امام اعظم کی مسانید کو کہ علماے سابق نے مرتب کی تھین اس مسند مین جمع کر دیا ہے چنانچہ خود خطبے مین اس بات کی تصریح کی ہے اُن مسانید سابق مین سے دو مسند جو بہت مشہور تھین اب تک متداول ہین ایک مسند یعقوب بن حارثی کی دوسری مسند حسین بن محمد بن خسرو کی۔ کہتے ہین کہ امام صاحب کی تین کتابین تصنیف ہین باقی زبانی منقول ہین ایک کتاب العالم والمتعلم

Marfat.com

دوسری کتاب الرسالۃ کہ ابوعثمان لبتی کو بھیجی تھی تیسری فقہ اکبر کہ آپ کے شاگرد ابو مطیع نے روایت کی ہے اور بعض کہتے ہین کہ کتاب مقصود صرف مین بھی لکھی ہے۔

دارقطنی نے امام ابو حنیفہ پر نہایت ناانصفی سے جرح کی ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مین نہایت ضعیف تھے اور یہ نہایت شناعت ہے جو ایسے امام متقی عابد وزاہد کی طرف منسوب کی گئی ہے یہ لوگ اُن کا ضعیف الحدیث ہونا کسی دلیل سے ثابت نکر سکے کبھی یہ کہدیتے ہین کہ اُن کو فقہ مین نہایت اشتغال تھا اس لیے حدیث مین ضعیف رہے مگر یہ کتنی کمزور دلیل ہے۔ اِس لیے کہ جو شخص اعلیٰ درجے کا فقیہ ہوگا وہ اخذ حدیث مین بھی دوسرون سے کامل ہوگا۔ عبداللہ بن مبارک جو امام کے مشہور شاگرد ہین وہ بیروت مین فن حدیث کے امام اوزاعی سے ملے تو اوزاعی نے پہلی ہی ملاقات مین اُن سے پوچھا کہ کوفے مین ابو حنیفہ کون شخص پیدا ہوا ہے جو دین مین نئی باتین نکالتا ہے اُنھون نے کچھ جواب ندیا اور گھر چلے آئے دو تین دن کے بعد پھر گئے تو کچھ اجزا ساتھ لیتے گئے اوزاعی نے انکے ہاتھ سے وہ اجزا لے لیے سرنامہ پر لکھا تھا قال نعمان بن ثابت اوزاعی دیر تک غور سے دیکھا کیے پھر عبداللہ سے پوچھا نعمان کون بزرگ ہین اُنھون نے کہا کہ عراق میں ایک شخص ہین جنکی صحبت مین مین رہا ہون فرمایا بڑے پائے کا آدمی ہے عبداللہ نے عرض کیا وہی ابو حنیفہ ہین جنکو آپ مبتدع بتاتے تھے اوزاعی کو اپنی غلطی پر افسوس ہوا۔ حج کی تقریب سے اوزاعی مکے کو گئے تو امام ابو حنیفہ سے ملاقات ہوئی اُنھین مسائل کا ذکر آیا اتفاق سے عبداللہ بن مبارک بھی موجود تھے اُن کا بیان ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اِس خوبی سے تقریر کی کہ اوزاعی حیران رہگئے اور اُن کے جانے کے بعد مجھ سے کہا کہ اِس شخص کے کمال نے اِس کو لوگون کا محسود بنایا ہے بےشبہ میری بدگمانی غلط تھی جس کا مین افسوس کرتا ہون۔

حافظ عبدالبر کا یہ کلام ایسا ہے جسے آب زر سے لکھنا چاہیے دنیا کا یہ دستور چلا آتا ہے کہ لوگ اکابر کے پیچھے پڑجاتے ہین اور قسم قسم کے معائب اُن کی طرف منسوب کرتے ہین ایسے لوگون کی زبان سے انبیا بھی محفوظ نرہے چونکہ امام اپنے زمانے مین آپ اپنی نظیر تھے لوگون نے آپ کے معائب مین کوئی بات اُٹھا نرکھی بلکہ اِس زمانے تک جو چل رہا ہے یہ سلسلہ جاری ہے مگر جس قدر لوگون نے امام کے مطاعن مین جدوجہد کی اُن کی سعی مشکور نہوئی ہر زمانے مین عیب جویون پر مدح

کرنے والون کو غلبہ ہوتا رہا یہانتک کہ امام کا مذہب ملک ملک اِس قدر شایع ہوا کہ کسی دوسرے کا مذہب اُسکے ہم پایہ نہین ہوسکتا۔ اگر یہ کہا جاے کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے امام صاحب سے روایت نہین کی دو ایک روایتین مستثنیٰ ہین تو اِس الزام مین اور ائمہ بھی اُن کے شریک ہین امام شافعی جنکو بڑے بڑے محدثین نے حدیث و روایت کا مخزن تسلیم کیا ہے اُنکی سند سے صحیحین مین ایک بھی روایت نہین کبھی یون کہدیتے ہین کہ وہ ائمہ حدیث سے نہین ملنے پائے تھے جو کچھ اُنھون نے حاصل کیا ہے حماد سے حاصل کیا ہے جو شاگرد ہین ابراہیم نخعی کے اور ابراہیم نخعی نے علقمہ سے اور اُنھون نے عبداللہ بن مسعود صحابی سے حاصل کیا ہے اور یہ قول بھی باطل ہے اِس لیے کہ اُنھون نے بہت سے ائمہ سے روایت کی ہے جیسے امام محمد باقر اور اعمش وغیرہ حالانکہ حماد کا وہ پایہ ہے کہ صرف اُن سے حاصل کرنا دوسرون سے روایت کرنے سے بے پروا کرتا ہے ابو حفص کبیر نے دعوی کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے کم از کم چار ہزار شخصون سے حدیثین روایت کین لیکن انصاف یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کی نسبت یہ دعویٰ محدثانہ اصول پر ثابت نہین ہوسکتا البتہ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ امام نے ایک گروہ کثیر سے روایت کی ہے اور اِسکا خود محدثین کو اعتراف ہے علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین جہان اُن کے شیوخ حدیث کے نام گنائے ہین آخر مین لکھدیا ہے وخلقٌ کثیرٌ بعض نے کہا ہے کہ اُنھون نے بارہ سو ائمہ سے روایت کی ہے حافظ ابو المحاسن شافعی نے تین سو انیس شخصون کے نام بقید نسب لکھے ہین لیکن چونکہ اُنکی فہرست زیادہ تر فقہاے حنفیہ سے ماخوذ ہے ممکن ہے کہ محدثین کو کلیۃً اُس سے اتفاق نہو۔ بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت مین یون جواب دیا ہے کہ زیادہ استادون سے اُن کا حاصل نہ کرنا اُن کے ورع و تقوے اور کمال علم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ زیادہ استاد ہوتے تو زیادہ حقوق ثابت ہوجاتے امام نے بہت سے حقوق کے ایفا کی قدرت اپنے مین نپاکر زیادہ استاد نہ بناے یہ جواب نہایت نامناسب اور لغو ہے فقہاے حنفیہ امام کی روایت بہت سے صحابہ سے بھی ثابت کرتے ہین اگرچہ اہل حدیث کے طریقے مین وہ ثابت نہین ہے مگر محققین کا اسپر اتفاق ہے کہ امام نے چار صحابیون کو پایا ہے اور اس قول سے اکثر اہل حدیث نے بھی اتفاق کیا ہے ایک اُن مین سے انس بن مالک ہین بصرے مین دوسرے عبداللہ بن ابی اوفی بن علقمہ ہین کوفے مین تیسرے سہل بن سعید ساعدی ہین مدینے مین اور

Marfat.com

چوتھے ابوالطفیل عامر بن واصلہ مکے مین ہین ابن حجر نے کہا ہے کہ امام نے ابن ابی اوفی سے ایک حدیث روایت کی ہے اور تاریخ بغداد مین خطیب نے بیان کیا ہے کہ امام نے انس بن مالک رض کو دیکھا ہے اور ابن حجر نے کہا ہے کہ امام کا انس رض کو دیکھنا صحیح ہے جیساکہ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام نے انس رض کو دیکھا ہے اور وہ گیارہ یا تیرہ برس کے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ امام فرماتے ہین کہ مین نے انس رض کو کئی بار دیکھا ہے اور وہ سرخ خضاب کرتے تھے اور کئی طریقون سے آیا ہے کہ امام نے اُن سے تین حدیثین روایت کین اور بعض لوگون نے جو نفی کی ہے تو وہ اثبات کی معارض نہین ہوسکتی اِس وجہ سے اثبات ایسے محل مین باتفاق علما نفی پر مقدم ہے عبداللہ بن ابی اوفی کے وقت مین امام چھ یا سات برس کے تھے اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ جب لڑکے مین تمیز کی قوت آجاے سماع صحیح ہے گو پنج سالہ کیون نہو ابن حجر اپنی مختصر مین کہتے ہین کہ پانچ برس کا سن سماع حدیث مین معتبر ہے لہذا اسماعیل بخاری نے محمود بن ربیع کی روایت پانچ برس کے سن کی قبول کی ہے اور سہل بن ساعدی کے عہد مین امام آٹھ یا گیارہ برس کے تھے اور امام نے پہلا حج سنہ چھیانوے ہجری مین سولہ برس کی عمر مین کیا ہے ابوطفیل عامر بن واصلہ جن کا انتقال سنہ ۱۰۲ ہجری کو ہوا اُس وقت مکے مین موجود تھے پس امام کا ابوطفیل سے کہ جہان مین ایک صحابی اُسوقت باقی تھے نہ ملنا مستبعد ہے اور کبھی یون کہتے ہین کہ وہ راے اور قیاس سے بہ نسبت حدیث کے زیادہ کام رکھتے تھے اور حدیث کو چھوڑ کر راے پر چلتے تھے یہانتک کہ ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مین ایک باب امام پر رد کے لیے باندھا ہے اور سرخی اُسکی باب الرد علی ابی حنیفۃ مقرر کی ہے اور یہ نہایت بے انصافی کی بات ہے کیونکہ امام نے کبھی قیاس کے مقابلے مین کسی حدیث کو ترک نہین کیا عقود الجمان کے سولھوین باب مین لکھا ہے کہ ایک بار امام باقر رض نے امام ابوحنیفہ رح سے فرمایا کہ تم قیاس کی بنا پر ہمارے دادا کی حدیثون سے مخالفت کرتے ہو انھون نے نہایت ادب سے کہا عیاذاً باللہ حدیث کی کون مخالفت کرسکتا ہے فرمایئے کہ مرد ضعیف ہے یا عورت امام باقر نے فرمایا کہ عورت ابوحنیفہ نے کہا کہ وراثت مین مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا امام باقر رح نے فرمایا کہ مرد کا امام ابوحنیفہ نے کہا اگر مین قیاس لگاتا تو فتوے دیتا کہ عورت کو زیادہ حصہ دیا جاے کیونکہ ضعیف کو ظاہر قیاس کی بنا پر زیادہ ملنا چاہیے پھر ابوحنیفہ نے پوچھا کہ نماز افضل ہے یا روزہ امام باقر نے

Marfat.com

فرمایا کہ نماز ابوحنیفہ نے کہا کہ اِس اعتبار سے حائضہ پر نماز کی قضا واجب ہونی چاہیے نہ روزے کی حالانکہ مین روزے ہی کی قضا کا فتویٰ دیتا ہون امام باقرؑ اِس قدر خوش ہوے کہ اُٹھکر اُن سے معانقہ اور مصافحہ کرکے عذر کیا اور کہا کہ مخالفین عناد سے تمھین متہم کرتے ہین۔

امام جعفرؒ نے بہ سند متصل روایت کی ہے کہ امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ ہم اخذ کرتے ہین اول کتاب اللہ سے پھر سنت رسولؐ سے پھر قضایاے صحابہ سے اور ہم اُسپر عمل کرتے ہین جسپر صحابہ کا اتفاق ہوتا ہے اور جس مین صحابہ کا اختلاف ہوتا ہے اُسکو اور مسئلے پر قیاس کرتے ہین آور بیہقی نے مدخل مین بہ سند صحیح امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے عن ابی عبد اللہ بن مبارکؒ قال سمعت اباحنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نختارُ من قولھم واذا جاء من التابعین زاحمنا ھم یعنی جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول آئے تو وہ سر آنکھو نپر ہے اور جسوقت صحابہ سے آئے تو اُسمین سے ہم اختیار کرتے ہین یعنی خاص صحابہ کے اقوال مین سے جس کا قول صواب معلوم ہوتا ہے اُس کو اختیار کرتے ہین اور جس وقت تابعین سے آیا ہووے توہم اُس کی مزاحمت کرتے ہین یعنی اُس مین کلام کرتے ہین اور قیاس کو دخل دیتے ہین اور حضرت امام ابوحنیفہ تابعین کے قول مین کس طرح مزاحمت نکرتے کیونکہ وہ خود بھی تابعین مین سے ہین۔ علامہ کفوی فرماتے ہین کہ اگرچہ بعض محدثین امام کے تابعی ہونے کو نہین مانتے لیکن اُنکے تابعی ہونے مین کوئی شبہہ نہین۔ خوارزمی نے مسند ابوحنیفہ مین لکھا ہے کہ امام کا اصحاب سے روایت کرنا علما کے نزدیک متفق ہے مگر اعداد اصحاب مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سات مرد اور ایک عورت اور بعض نے کم وبیش ذکر کیے ہین۔ منکرین کہتے ہین کہ اُن کے زمانہ مین چار اصحاب ضرور تھے لیکن ملاقات اور روایا ت ثابت نہین مگر یہ اُنکا محض تعصب اور عناد ہے۔ اکثر محدثین کا یہ قول ہے کہ تابعی وہ شخص ہے جسنے صحابہ کو دیکھا ہے اگرچہ صحبت نہو۔ روضۃ العلما مین مذکور ہے کہ امام نے فرمایا ہے اترکوا قولی بخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ترک کرو میرا قول بمقابلہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب حدیث صحیح ہوجاے تو وہی میرا مذہب ہے صراط مستقیم مین ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اصحاب متفق ہین کہ حدیث گو اسناد اُسکی ضعیف ہو مگر قیاس و اجتہاد سے

Marfat.com

اولیٰ و مقدم ہے۔ میزان شعرانی مین ہے وما طعن احد فی قول من اقوالهم الا بجهله اما من حیث دلیله واما من حیث دقة مدارکه علیه لا سیما الامام الاعظم ابو حنیفة الذی اجمع السلف والخلف علی ورعه وعبادته ودقة مدارکه واستنباطه وحاشاه من القول فی دین الله بالرای الذی لا شهد له ظاهر کتاب ولا سنة یعنی کسی شخص نے کسی مجتہد کے قول مین طعن نہین کیا مگر بوجہ اپنی جہالت کے کہ یا تو اُس کے قول کی دلیل اُسکی سمجھ مین نہ آئی یا اُسکی باریکی سے اُسکا ذہن قاصر رہا خصوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کسی قول پر جو کسی نے اعتراض کیا ہے اُسکا یہی سبب ہے جنکے علم و ورع اور عبادت اور وقت نظر اور استنباطات پر سلف و خلف کا اجماع ہے اور سب اس بات کو مانتے ہین کہ امام موصوف دین خدا مین راے کے ساتھ ایسی بات کہنے سے بچے ہین جس کا ثبوت کتاب و سنت سے نہوتا ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ امام نے احادیث صحیحہ کی صریح مخالفت کی ہے چونکہ یہ باب نہایت وسیع ہے اس لیے چند قواعد اجمالی ذکر کیے جاتے ہین متقدمین مین سے سفیان ثوری کو اور ان کے بعد حافظ ابو بکر بن ابی خیثمہ کوفی و شیخ بخاری کو یہ گمان ہوا اسکی وجہ یہ ہے کہ اُن لوگون نے امام کے قواعد و اصول پر غور و خوض نہ کیا اگر غور کرتے تو ظن غالب ہے کہ اُن کو اس قسم کی بدگمانی نہوتی امام کے بعض قواعد سے یہ ہے کہ خبر واحد ایسے وقت قبول نہین کی جاتی کہ جب وہ مخالف اصول مجمع علیہا کے ہو پھر اس وقت قیاس خبر واحد پر مقدم ہوگا خبر واحد کے قبول نکرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث پر مطلع نہوے یا اُنکے نزدیک اُس حدیث کی صحت نہ پائی گئی یا اُس حدیث کی روایت بعض غیر فقیہ سے پائی گئی یا راوی نے اپنی روایت کے خلاف کام کیا جس سے اُس حدیث کا نسخ وغیرہ ظاہر ہوتا ہے یا عموم بلوے پایا گیا یعنی وہ ایسا امر ہو جسکے علم کی ہر شخص کو احتیاج ہو مگر اس امر مین صرف ایک شخص نے روایت کی پھر اس قسم کی روایت قابل قدح ہوگی یا وہ حدیث حد یا کفارے مین وارد ہوئی جو شبہہ سے ساقط ہو جاتے ہین اور احتمال خطاے راوی منفرد کا شبہہ ہے یا قیاس جلی کے مخالف ہے یا اُس قیاس کے جسکو دوسری حدیث سے قوت پہونچی ہو یا بعض سلف نے اُس مین طعن کیا ہو یا صحابہ نے آپس مین ایک مسئلے مین اختلاف کیا جسمین خبر واحد وارد ہو

Marfat.com

اور کسی نے اُس سے احتجاج نکیا پس احتجاج سے اعراض کرنا یہ دلیل نسخ یا عدم اعتماد کی ہے یا وہ حدیث ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اِس لئے کہ امام اعظمؒ عموم قرآن کی تخصیص یا نسخ خبر واحد سے جائز نہین سمجھتے اِس لیے کہ خبر واحد ظنی ہے اور وہ یقینی اور تقدیم دو دلیلون مین سے اُس دلیل کی واجب ہے جو اقوی ہے یا وہ سنت مشہورہ کے مخالف ہو اِس لیے کہ خبر مشہور خبر آحاد سے قوی ہوتی ہے یا وہ زائد علی القرآن ہو اِس سے معلوم ہوگیا کہ امام خبر آحاد کو بدون حجت کے ترک نہین کرتے بلکہ ایسی دلیل سے ترک کرتے ہین جو اُنکے نزدیک قوی اور واضح ہوتی ہے تمام حنفیہ کا اسپر اجماع ہے کہ مذہب حنفی مین ضعیف حدیث رائے سے اولیٰ ہے اِسی وجہ سے احادیث مرسلہ پر عمل کرتے ہین اور قیاس کو چھوڑ دیتے ہین۔ محققین کہتے ہین کہ حدیث پر عمل نہین ہوسکتا جب تک رائے کا استعمال نکیا جاے اِس لئے کہ رائے سے اُس کے معنے کا ادراک کیا جاتا ہے جو مدار احکام ہین بعض محدثین اِس اصول کے ترک سے بہت بڑی غلطی مین پڑ گئے اور اُنھون نے یہ کہا کہ اگر ایک بکری کا دودھ ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیین تو ان دونون مین حرمت رضاعت ہوجاتی ہے۔ ہان رائے محض قابل عمل نہین۔

امام نے اول فقہ کو مرتب کیا اور سب سے پہلے کتاب فرائض وکتاب شروط مرتب کی۔ درمختار مین امام ابو حنیفہؒ کے حالات اور اوصاف لکھے ہین اُن مین یہ بھی لکھا ہے یحکم بمذہبہ عیسے علیہ السلام یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے موافق عیسیٰ علیہ السلام حکم کرینگے اور حلبی محشی نے اِس کا مطلب یون بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح اجتہاد کرینگے اور اُنکا اجتہاد امام ابو حنیفہؒ کے اجتہاد کے موافق پڑیگا لیکن شافعیہ توافق اجتہاد امام شافعی کے مدعی ہونگے سید احمد طحطاوی حنفی نے بعد نقل کلام حلبی کے کہا ہے کہ جماعت حنفیہ کو ایسے الفاظ موہمہ بولنا ہرگز لائق نہین ہے ایسی باتون سے منقبت ثابت نہین ہوتی بلکہ قائل کی مذمت ثابت ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معصوم مطلق ہین اور امام ابوحنیفہؒ مجتہد ہین اور مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے یہی وجہ ہے کہ اُن کے صاحبین نے اکثر مین دو ثلث احکام سے اُنکا خلاف کیا ہے پس جو شخص معصوم ہے کبھی خطا نہین کرتا اُس شخص کی تقلید کیونکر کرے جس کی صفت مخطی ہونا ہے امام صاحب کی فضیلت ایسی بے اصل چیزون کے ساتھ ثابت کرنا جس سے تنقیص انبیا علیہم السلام کی

Marfat.com

لازم آئے کیا ضرور ہے جبکہ اُن کے فضائل واقعیہ بے شمار موجود ہین جن بین علمائے محققین نے کتابین تصنیف کی ہین اگر امام ابو حنیفہؒ ایسے افترا کو سنتے تو قائل کی نسبت کیا فتویٰ دیتے-

دوسرے امام مالک ابو عبداللہ

بن انس بن مالک بن ابو عامر اصبحی ہین کہ ۹۳ھ ہجری مین مدینے کے اندر پیدا ہوے ابو عامر صحابی تھے اور یہ انس بن مالک غیر ہین اُن انس بن مالک سے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے شیخ فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین اُن کا ذکر نہین کیا ہے باوجودیکہ اور تینون ائمہ کا حال بیان کیا ہے مدینے مین انکا مکان وہ تھا جو مکان ابن مسعود کا تھا اور مسجد نبوی مین اُس مقام پر بیٹھا کرتے تھے جہان حضرت عمرؓ بیٹھتے تھے احیاء العلوم مین ان کے زہد و سلوک کی بہت سی حکایتین لکھی ہین امام مالک نے ابتداے عمر مین علم نہایت تنگدستی کی حالت مین سیکھا تھا اپنے مکان کی چھت اکھیڑتے اور اُسکی لکڑیان فروخت کرکے کتابین خریدتے۔ بعد اسکے اُنکی جانب دولت نے ایسا رُخ کیا کہ نہایت عمارت اور خدم وحشم کے ساتھ رہنے لگے ستر برس کی عمر مین مسند افادہ پر قدم رکھا تھا اور مجلس مین اُنکی اعلیٰ درجے کا ہیبت و وقار ہوتا تھا۔ سفیان اور بشر حافی اُن کی مجلس مین حاضر ہوتے اور اُن کی شاگردی کو فخر جانتے تھے امام مالک سے کسی نے سوال کیا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام صاحب نے فرمایا کہ اِس زندیق کو مار ڈالو کہ اس کے کلام سے بہت سے فتنے پیدا ہونگے اور جہم بن صفوان نے اُن سے دریافت کیا کہ استوی علی العرش کے کیا معنے ہین اُنھون نے بہت غور کے بعد جواب دیا الاستواء غیر مجھول والکیف غیر معقول والایمان به واجب والسوال عنه بدعة اور فرمایا کہ اِس شخص کو ہماری مجلس سے نکالدو کہ یہ بدعتی ہے۔ امام مالک سے کسی نے پوچھا کہ پیغمبر کے بعد افضل امت کون ہے کہا حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ جب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کے بارے مین استفسار کیا تو جواب دیا کہ پیشوایان دین مین سے کوئی شخص ایسا نہ ملا کہ اُن مین سے ایک کو دوسرے پر تفضیل دیتا ہو اور وہ کہتے تھے کہ مین نبی کے جگر پارے یعنے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اُن کے بھائی ابراہیم پر کسی کو تفضیل نہین دیتا اور امام موصوف دشمنان

Marfat.com

صحابہ کا کفر اس آیت سے ثابت کرتے تھے لیغیظ بھم الکفار جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے آنحضرت کے یارون کو روز افزون ترقی اس لیے دی ہے کہ بسبب اُن کے کافرون کو غصے مین لائے اور ان کے مذہب مین ایمان اخلاص قلبی اور اقرار زبانی اور عمل اعضا کا نام ہے اور ایمان بوجہ اعمال کے کم وبیش ہوتا ہے اگر اعمال ناقص ہین تو ایمان بھی ناقص ہے اور اگر اعمال زیادہ ہین تو ایمان بھی زیادہ ہے اور ایمان بغیر اعمال کے کامل نہین ہوسکتا چنانچہ کتاب فقہ مالکی مصنفہ ابو محمد عبد اللہ بن ابی زید قیروانی مین اس مضمون کو ان الفاظ مین بیان کیا ہے وان الایمان قول باللسان واخلاص بالقلب وعمل بالجوارح یزید بزیادۃ الاعمال وینقص بنقص الاعمال فیکون فیھا النقص وبھا الزیادۃ ولا یکمل قول الایمان الا بالعمل انھون نے حدیث مین کتاب جمع کرکے مؤطا نام رکھا ہے انھون نے مؤطا مین اول دس ہزار حدیثین لکھی تھین پھر آہستہ آہستہ انتخاب کرتے رہے اور موجودہ حالت تک نوبت پہونچی اور جب تک زندہ رہے مؤطا کا مسودہ ہی رہا اسی لئے اسکے نسخے مختلف طرح کے ہین کہ ہر ایک نسخے کی ایک علٰحدہ طور پر ترتیب ہے بستان المحدثین مین سولہ نسخون کا حال بیان کیا ہے سوائے مؤطا کے کوئی کتاب اس وقت ایسی موجود نہین جو تبع تابعین کی تالیف سے ہو اہل حدیث کہتے ہین کہ جب حدیث اُنکی روایت سے ثابت ہو وہ نہایت صحیح ہے جب ہارون الرشید حج کو گیا تو امام مالک سے مؤطا کو سُنا اور تین ہزار دینار رشید نے اُنکو دئے اور یہ استدعا کی کہ آپ میرے ہمراہ چلیے میرا یہ ارادہ ہے کہ مسلمانون کو اس کتاب پر جمع کرون جیسا کہ حضرت عثمانؓ نے مسلمانون کو قرآن پر جمع کیا تھا امام مالک نے جواب دیا کہ یہ بات مناسب نہین اس لیے کہ حضرت سرور عالم کی وفات کے بعد اُن کے اصحاب جا بجا ملکون مین پھیل گئے تھے اس لیے ہر شہر والون کے پاس علم ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور امام مالک نے مدینے کو نہ چھوڑا اور وہین ۱۷۹ھ ہجری مین انتقال کیا منصور نے اُنکو حکم دیا تھا کہ آپ طلاق مکرہ کے باب مین حدیث نہ بیان کیا کیجیے پھر منصور نے دھوکہ دہی کی راہ سے ایک آدمی کو اُنکے پاس بھیجا کہ یہ مسئلہ دریافت کرے اُنھون نے برملا لوگون کے سامنے بیان کیا کہ جبر دباؤ ڈالکر طلاق دلوائی جائے تو یہ طلاق حقیقت مین واقع نہین ہوتی منصور نے اُنکو ذلت سے قید کر دیا ایسی بے دردی سے مشکین بندھین کہ ہاتھ بازو سے

اُنکو ڈگیا پھر اونٹ پر سوار کراکر کہا گیا کہ اُس مسئلے کی صحت کا اقرار کرین جس کو وہ دل سے غلط جانتے تھے لیکن امام صاحب نے اونٹ پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے جو نہ جانتا ہو وہ جان لے کہ مالک انس کا بیٹا ہون اور صاف کہتا ہون کہ طلاق المکرہ لیس بشیٔ اسپر ستر کوڑے مارے گئے اور قید رکھے گئے۔ ہارون رشید نے درخواست کی کہ آنکر اُسکے فرزند مامون و امین کو مؤطا روایت کرین آپ نے فرمایا العلم یوتی ولا یاتی ہارون الرشید اس جواب سے خوش ہوا ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور مالک کے مذہب نے عالم مین بوجہ ریاست وسلطنت کے رواج و انتشار پایا ہے۔ شرف الدولہ معز بن بادیس بن منصور بن یوسف سنہ ۴۰۷ھ مین والی افریقہ ہوا تو اُسنے افریقہ مین مذہب مالکی کا رواج دیا اور تمام آدمیون کو مالکی بنا دیا ورنہ اس سے پہلے وہ حنفی مذہب رکھتے تھے۔

تیسرے امام شافعی ابوعبداللہ محمد

بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف ہین۔ سائب جنگ بدر مین مسلمان ہوے تھے شافعی باپ کی طرف سے مطلبی ہین اور مان کی طرف سے ہاشمی جرجانی فقیہ حنفی نے کہا ہے کہ مالکیہ اُن کے اِس نسب کو تسلیم نہین کرتے بلکہ اُنکو ابولہب کے غلام کی اولاد قرار دیتے ہین۔ یہ جرجانی کا تعصب ہے اور یہ بہتان اُنھون نے اِس وجہ سے باندھا ہے کہ لوگ امام ابوحنیفہؒ کو غلام کی اولاد بتاتے ہین امام شافعی سنہ ۱۵۰ ہجری مین مقام منیٰ یا عسقلان یا یمن مین پیدا ہوے تھے اور وہ دو برس کے تھے کہ اُنکو مکے کو لے گئے وہین نشو و نما پائی پندرہ برس کی عمر مین اُنکو اُنکے استاد مسلم بن خالد زنجی نے افتا اور تدریس کی اجازت دیدی تھی پھر مدینے کو گئے اور امام مالک کی شاگردی اختیار کی اور جب تک وہ زندہ رہے انھین کے دامن فیض مین تربیت پاتے رہے۔ امام شافعی علم کلام کی مذمت بیان کیا کرتے تھے اور انساب و ایام عرب کے بڑے ماہر تھے۔ اصول فقہ مین تصنیف کی اولیت اُنکو حاصل ہے۔ شافعی سنہ ۱۹۵ھ مین بغداد گئے تھے اور وہان ایک مہینے کے قریب رہکر مصر کو چلے گئے اور وہین چوّن برس کی عمر مین رجب سنہ ۲۰۴ھ مین فوت ہو کر قرافۂ مین مدفون ہوے۔ اُن کو لوگون نے ابلیس سے بڑھکر معز کہا رفض کی طرف نسبت کرکے قید کیا

Marfat.com

اور اُن کے مرنے کی دعائیں کین۔ علماے عراق ومصر نے ایسی تہمتیں لگائیں کہ یمن سے بغداد تک بے حرمتی وبے عزتی سے قید کرکے بھیجے گئے ہزارون آدمی ملامت کرتے اور گالیان دیتے جاتے تھے بیہقی نے امام شافعی کے حالات مین ایک ضخیم کتاب لکھی ہے المبین کہا ہے کہ امام شافعی جب ہارون الرشید کے دربار مین گرفتار ہوکر آئے تو قاضی ابو یوسف اور امام محمد نے ہارون الرشید کو امام شافعی کے قتل کی رائے دی اور کہا کہ اگر جلد تدارک نہین کیا جائیگا تو یہ شخص سلطنت کو صدمہ پہونچائیگا افسوس بیہقی کو باایں ہمہ محدثیت یہ بھی خیال نہ آیا کہ قاضی ابو یوسف اس زمانے سے بہت پہلے انتقال کرچکے تھے لیکن خدا کا شکر ہے کہ خود محدثین ہی نے اِس روایت کی تکذیب کی حافظ ابن حجر نے جن سے بڑھکر اُن کے بعد محدث نہین ہوا امام شافعی کے حالات مین ایک کتاب لکھی ہے اِس کتاب کا نام توالی التاسیس بمعالی ابن ادریس ہے اور ۱۳۰۱ھ مین مصر مین چھاپی گئی ہے وہ اِس روایت کو نقل کرکے لکھتے ہین فیہ منکذ وبة وغالب ما فیہا موضوع وبعضہا ملفق من روایات ملفقة واوضح ما فیہا من الکذب قولہ فیہا ان ابا یوسف ومحمد بن الحسن حرضا الرشید علی قتل الشافعی یعنی یہ روایت اور اسکا اکثر حصہ موضوع ہے اور بعض حصے دوسری مختلط روایتون سے ماخوذ ہین اور جو صریح جھوٹ اس مین ہے وہ یہ ہے کہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن نے ہارون الرشید کو امام شافعی کے قتل کی ترغیب دی۔

اُن کی تصنیف سے اصول دین مین چودہ کتابین ہین اور فروع دین مین سو کتابون سے زیادہ تصنیف کی ہین امام احمد سے نقل ہے کہ مین ناسخ ومنسوخ حدیث مین سے اور خاص عام اور مجمل ومفصل نہ جانتا تھا جب تک امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا۔ ایک مسند بھی امام شافعی کی طرف منسوب ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ جن احادیث کو امام شافعی اپنے شاگردون سے بیان کیا کرتے تھے اُن مین سے جس قدر حدیثین ربیع بن سلیمان شاگرد بے واسطہ امام شافعی سے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے سنی تھین اُنکو ابو جعفر محمد بن مطر نیشاپوری نے کتاب ام ومبسوط سے چھانٹ کر علیحدہ جمع کیا ہے چونکہ یہ کام ابوالعباس اصم کی فرمائش سے وقوع مین آیا ہے اس لیے وہی مسند امام شافعی کی طرف منسوب کی گئی ہے بعض کہتے ہین کہ خود ابوالعباس نے اِن احادیث کو انتخاب کیا تھا اور محمد بن مطر صرف کاتب تھا مگر یہ کتاب نہ مسندون کے طرز پر ہے نہ ابواب کی ترتیب سے ہے

Marfat.com

مسند محدثین کی اصطلاح میں اُس کتاب کو کہتے ہیں جس کی احادیث کو صحابہ پر ترتیب دیں مثلاً روایات ابوبکرؓ کو علحدہ اور روایات حضرت عمرؓ کو جدا لکھیں۔

چوتھے امام احمد بن محمد بن حنبل

شیبانی مروزی بغدادی ہیں جو بغداد میں ۱۶۴ھ سنہ ہجری میں مہدی محمد بن ابو جعفر منصور کے عہد میں پیدا ہوے ان کا نسب ربیعہ بن معد بن عدنان سے ملتا ہے امام شافعی سے فقہ اور اصول فقہ سیکھا تھا مگر تاسف کرتے تھے کہ میں امام مالک کے ساتھ جمع نہ ہوا اس لیے کہ امام مالک اُس سال فوت ہوگئے جب انھوں نے علم حدیث کو شروع کیا نہایت کریم الخلق مؤدب اور متواضع تھے پانچ بار حج کیا قتیبہ بن سعید کہتے تھے کہ ثوری کے ساتھ ورع مرگیا شافعی کے ساتھ سنن مرگئے احمد مرینگے تو بدعت ظاہر ہو جائیگی۔ ایک بار اسحاق بن ابراہیم حاکم بغداد نے اُن سے دریافت کیا کہ سمیع وبصیر کے کیا معنے ہیں جواب دیا اللہ ایسا ہے جیسا اُسنے اپنے نفس کی تعریف کی ہے اسحاق نے کہا اسکا کیا مطلب ہوا احمد نے کہا کہ اِس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا کہ جو اُسنے اپنا وصف کیا ہے ویسا ہی ہے اور ان الفاظ کے باب میں جن کے ظاہری معانی سے اللہ تعالیٰ کی جسمیت سمجھی جاتی ہے سلف کے ساتھ موافق تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے مشابہ نہیں اور بعض جگہ تاویل بھی کرتے تھے امام احمد کے بھتیجے کہتے تھے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا ہے کہ ایک بار مناظرے میں میرے سامنے یہ حجت پیش کی گئی کہ حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں سورہ بقرہ اور سورہ تبارک آئیگی میں نے جواب دیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی قدرت آئیگی۔ امام احمد کا یہ مذہب ہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے جب اُن سے کہا گیا کہ اِس سے تشبیہ لازم آتی ہے تو بولے کہ اللہ یکتا ہے کوئی اُسکے مشابہ نہیں جب انھوں نے یہ راے ظاہر کی کہ قرآن غیر مخلوق ہے تو معتزلہ کے زور اور رسوخ کی وجہ سے مع محمد بن نوح پابزنجیر طرطوس کو روانہ کیے گئے ماہ رمضان ۲۲۰ھ ہجری میں کہ خلیفہ معتصم عباسی کا عہد تھا اٹھائیس کوڑے لگوائے گئے اور قید کیے گئے تاکہ اپنے اس قول سے پھر جائیں مگر یہ اپنے قول سے نہ پھرے اور قرآن کو مخلوق نہ کہا اٹھائیس ماہ قید میں رہے بھاری بھاری زنجیریں اُنکے پاؤں میں ڈالی گئیں ذلیل کرنے کو مجلسوں میں بلائے جاتے اور لوگ اُنکے طمانچے مارتے اور مُنھ پر تھوکتے

Marfat.com

اور ہر شام کو جیل خانے سے نکالکر کوڑے مارے جاتے تھے اور بیڑیاں بھی باندھی گئی تھین متوکل انکی بہت تعظیم کرتا تھا ایک روز متوکل سے ایک شخص نے بیان کیا کہ احمد حنبل آپ کے باپ دادا کو زندیق کہتے ہین اور انکو برائی سے یاد کرتے ہین متوکل نے جواب دیا کہ مامون نے ایسی باتین ملادی تھین کہ لوگون کو اسپر اعتراض کرنے کی گنجائش ہوئی اور ابو اسحاق معتصم محمد بن ہارون الرشید جنگجو تھا اسکو کلام سے بہرہ نہ تھا اور میرے بھائی واثق باللہ ہارون بن معتصم کے حق مین جو کچھ کہا جاتا ہے وہ اُسکے لیے مستحق ہے اور حکم دیا کہ اس شخص کے دوسو کوڑے لگائے جائین جس افسر کو اُس حکم کی تعمیل کے لیے متعین کیا تھا اُسنے بجاے دوسو کے پانسو کوڑے لگوائے متوکل نے اس زیادتی کا سبب دریافت کیا تو اُس افسر نے عرض کیا کہ دوسو تو حضور کے حکم کی تعمیل کے لیے لگائے ہین اور دوسو خدا کی رضامندی کے لیے لگائے اور سو اسوجہ سے لگائے کہ اُسنے امام احمد جیسے نیک آدمی پر افترا کیا ہے۔

امام احمد کی بہت سی تصنیفین ہین اُن مین سے ایک تفسیر ہے کہ نہایت بسط سے لکھی ہے اور کتاب الزہد اور کتاب الناسخ والمنسوخ اور کتاب المنسک الکبیر اور کتاب المنسک الصغیر اور کتاب حدیث شعبہ اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل حضرت ابوبکرؓ مین اور کتاب فضائل حسنینؓ مین اور کتاب تاریخ مین اور کتاب الاشربہ مگر یہ کتابین متوسط درجے پر ہین دوسرے محدثین کی کتابین اُن بیانات مین اِن کتب سے کم نہین بلکہ تفوق رکھتی ہین۔ ایک بہت ضخیم مسند بھی ان کی تالیف سے ہے کہ جس کو بطور بیاض کے اپنی حیات مین جمع کیا تھا اور ترتیب و تہذیب نہین کرنے پائے تھے کہ ستتر برس کی عمر مین سنہ ۲۴۱ھ مین بغداد مین عہد خلافت متوکل مین انتقال کر گئے اُنکے بعد اُنکے بیٹے عبداللہ نے پھر ابوبکر قطیعی نے جسنے اِس کتاب کو عبداللہ سے روایت کیا تھا کچھ کچھ اِس مسند مین زیادہ کیا اور حسن بن علی نے اِس کتاب کو اجزا پر تقسیم کیا یہ حسن وہ ہے جسنے قطیعی سے اِس مسند کو روایت کیا ہے امام کے بیٹے نے اگرچہ اِس کتاب کی ترتیب و تہذیب کی ہے مگر غلطیان بھی بہت سی کی ہین کہ مدنیون کو شامیون مین اور شامیون کو مدنیون مین درج کر دیا ہے اِس مسند مین کل چالیس ہزار اور بقولے تیس ہزار حدیثین ہین اور امام احمد نے اسکو ساڑھے سات لاکھ احادیث سے انتخاب کیا ہے اور اِس مین اٹھارہ مسند ہین اور ایک سو چھبیس اجزا پر منقسم ہے۔ اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ امام احمد ہی کے سبب سے صحیح و سقیم اور مجروح و معلول کو پہچانا گیا۔

Marfat.com

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب امام احمدؒ کے بالکل موافق ہے کہیں تھوڑا سا فرق ہے اور امام شافعیؒ کا مذہب زیادہ تر امام احمد کے مذہب کے مخالف ہے۔ ایک سو پچیس[۱۲۵] مسئلے اصول مسائل میں سے ایسے ہیں کہ اُن میں امام احمدؒ امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ موافق ہیں اور شافعی کے ساتھ مخالف۔ نواب صدیق حسن خان نے تقصار وغیرہ میں نقل کیا ہے کہ علم حدیث میں کسی کو وہ حق حاصل نہیں جو امام احمد حنبل کو ہے اور اُنکے مذہب میں جتنے ائمہ حدیث گذرے ہیں وہ اور کسی مذہب میں کم گذرے ہیں ابن تیمیہ اور ابن قیم اُنکے مذہب پر تھے خصوصاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی انکے مذہب میں تھے مگر ابن تیمیہ کئی باتوں میں ان سے مخالف بھی ہیں۔

ابن تیمیہ

نامۂ دانشوران میں لکھا ہے کہ شیخ تقی الدین احمد بن تیمیہ اللہ کے لئے جہت اور جانب ثابت کرتے تھے کہتے تھے کہ نفی جہت سے نفی صانع لازم آتی ہے۔ مگر مولانا شاہ ولی اللہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ ابن تیمیہ کی نسبت جو کئی باتیں مشہور ہیں مثلاً (۱) استوی علی العرش کے معنے فوق العرش کہتے تھے سو اس مسئلے میں جو مذہب انکا ہے وہی ابوالحسن اشعری کا ہے اشعری اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں کہ میں صفات الٰہی کے مسئلے میں اور اللہ کے فوق العرش ہونے کے بارے میں امام احمد کے مذہب پر ہوں اور اس میں شک نہیں کہ اللہ کو عرش کے ساتھ جو خصوصیت ہے وہ اور مخلوق کے ساتھ نہیں پس اس خصوصیت کو استویٰ کے ساتھ تعبیر کیا ہے (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو جانا ممنوع قرار دیتے تھے یہ بھی تحقیق کے خلاف ہے اُنھوں نے مطلقاً زیارت کو منع نہیں کیا ہے بلکہ خاص زیارت کے ارادے سے سفر اختیار کرنے کو منع کیا ہے اور یہ حدیث نبوی کے مطابق ہے۔ (۳) غوث و قطب و خضر کے وجود سے انکار کیا ہے اور صوفیہ کے ساتھ اس باب میں متفق نہیں مگر یہ باتیں کتاب و سنت سے کب ثابت ہیں۔ (۴) محمد بن حسن عسکری کو امام محجوب نہیں مانتے جو شیعہ کے نزدیک امام دوازدہم ہیں یہی عقیدہ اہل سنت کا بھی ہے (۵) جناب امیر کے ساتھ بے ادبی کی ہے مگر یہ اُن پر افترا ہے اصل یہ ہے کہ شیعہ نے جس طریق سے خلفائے ثلثہ پر طعن کئے ہیں ابن تیمیہ نے اُسی قسم کی باتیں جناب امیر میں ثابت کی ہیں جنکا شیعہ کو بھی اعتراف ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ باتیں منقصت کا موجب نہیں اور جن باتوں سے

Marfat.com

شیعہ نے جناب امیر کی تفضیل ثابت کی ہے ابن تیمیہ نے خلفاے ثلثہ کی تفضیل کے لیے وہ آیتین بتائی ہین مگر شاہ صاحب کو ابن تیمیہ کے واقعی عقیدے کی خبر نہ تھی جو اُن کو اللہ تعالی کے لیے جہت اور جانب کے ثبوت کا ہے ورنہ اِس باب مین ایسی تاویل نکرتے جو راے امام احمد حنبل اور اشعری کی ہے یہ اُسپر نہین - ابن بطوطہ نے اپنے رحلہ مین مقام دمشق کے حال مین لکھا ہے کہ مین ابن تیمیہ کے وعظ مین جمعہ کے دن حاضر ہوا تھا وہ مسجد جامع مین ممبر پر بیٹھے وعظ کہتے تھے اُس وقت اُنھون نے یہ کہا کہ اللہ آسمان دنیا پر اِس طرح اُترتا ہے جس طرح مین اُترتا ہون اور ممبر کے ایک درجے سے دوسرے درجے پر اُتر آئے - اور ابن تیمیہ کا طلاق کے باب مین یہ مذہب ہے کہ جب عورت کو ایک کلمے سے تین طلاقین دی جائین تو ایک ہی طلاق لازم آتی ہے انھین باتون کی وجہ سے قید کر دئے گئے جہان بیسٌ ذیقعدہ ۷۲۸ھ ہجری کو انتقال کیا - ابن تیمیہ کے پیرو دمشق اور اضلاع دمشق اور تھوڑے سے مصر مین اب تک موجود ہین - عرب مین مروجہ مذاہب یہ ہین نجد مین وہابی یمن کے ایک حصے مین اسماعیلی و زیدی مسقط مین اباضی مکرہ مین شیعی باقی تمام علاقے مین سُنی شافعی -

اشاعرہ - ماتریدیہ - حنابلہ

اہل سنت کا اطلاق مذہب **حنفی - مالکی شافعی** اور **حنبلی** پر باعتبار فروع کے ہے اور باعتبار اصول کے یہ لفظ تین گروہ کو شامل ہے یعنی اہل سنت کے اعتقاد مین تین فرقے ہین - اشعری - ماتریدی اور حنبلی

اشاعرہ - شیخ ابو الحسن علی بن اسماعیل اشعری کے متبع ہین جو سنہ ۲۶۰ یا ۲۷۰ھ ہجری مین پیدا ہوے تھے اور وہ ابو موسیٰ اشعری کی جو حضرت سرور عالم کے صحابی تھے اولاد مین سے ہین اور اشعر ملک یمن کے ایک قبیلے کا نام ہے شیخ موصوف ابو علی جبائی کے شاگرد تھے اور مذہب اعتزال مین نہایت متعصب تھے اور چالیس برس تک معتزلی رہے یہانتک کہ معتزلہ کے مقتدا ماننے لگے پھر شیخ موصوف اپنے استاد سے پھر گئے جیسا کہ ہم قبل اِس سے بیان کر چکے ہین اور اعتزال کو چھوڑ دیا اور بغداد مین داخل ہوئے اور زکریا ساجی وغیرہ سے علم حاصل کیا لکھا ہے کہ جب اعتزال سے بیزار ہوئے تو داخل اپنے گھر مین پندرہ دن تک بیٹھے رہے اور لوگون سے نہین ملے بعد اسکے جامع مسجد مین گئے اور ممبر پر چڑھ کر کہا اے مسلمانو اِس عرصے مین کہ مین تم سے مخفی رہا غور کرتا رہا مگر کوئی دلیل

ایسی نہین پائی کہ جس کی وجہ سے مین ایک شے کو دوسری شے پر ترجیح دے سکتا یہانتک کہ
خدا ے پاک نے مجھے ایسے اعتقادات کی جانب ہدایت کی جنھین مین نے اپنی کتب مین لکھا ہے اور
مین نے اپنے اگلے اعتقادات کو چھوڑ دیا اور وہ کتابین جو اہل سنت کے مذہب پر لکھی تھین
مسلمانون کو دیدین سبکی طبقات شافعیہ مین خطیب بغدادی سے نقل کیا ہے کہ ابو الحسن اشعری
متکلم نے بہت سی کتابین معتزلہ۔ جہمیہ۔ خوارج اور تمام اقسام اہل بدعت کے رد مین لکھی ہین۔
ابن الصلاح نے اپنے طبقات مین ابن حزم سے نقل کیا ہے کہ ابو الحسن کی تصنیفات سے
پچپن کتابین ہین اور وہ بصری ہین مگر بغداد مین سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ۳۲۴ھ
یا ۳۳۰ھ ہجری مین انتقال ہوا ہے ابو اسحاق اسفرائنی نے حکایت کی ہے کہ شیخ
ابو الحسن ابو اسحاق مروزی سے فقہ سیکھتے تھے اور ابو اسحاق اُن سے علم کلام سیکھتے تھے اور ابو بکر
بن فورک نے طبقات المتکلمین مین لکھا ہے کہ اشعری فقہ مین شافعی کے مذہب پر تھے اور یہ جو
بعض مالکیہ کہتے ہین کہ وہ مالکی تھے یہ وہم ہے وہ شافعی ہی تھے معتزلہ اشعریہ کو اشریہ بھی کہتے ہین ابن جوزی
کہتے ہین کہ ابو ذر عبد الرحمن بن احمد نے اول مذہب اشاعرہ کو حرم مین داخل کیا اور وہان رواج دیا۔
ماتریدیہ ابو منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کی طرف منسوب ہین جو تین واسطے سے امام
ابو حنیفہ کے شاگرد ہین اور فقہ مین حنفی المذہب تھے ان کے زمانے مین ریاست مذہب امام
ابو حنیفہ کی اپر منتہی ہوئی ابو منصور کنیت تھی فقہ ابو بکر احمد جوزجانی تلمیذ ابو سلیمان جوزجانی سے
حاصل کیا۔ طبقات الحنفیہ مین لکھا ہے کہ اُنھون نے اس بات کو مسلمانون پر مقرر کر دیا تھا کہ جو لوگ طالب علمی
کے لیے نکلین اُنکی حاجات کو پورا کرین یہانتک کہ اگر اُنکی حاجات کو پورا کرنے مین کمی کرین تو اُسکا
پورا کرنا اُنپر قرض سمجھا جاے جیسا کہ زکوۃ نہ دیجاے تو وہ قرض رہتی ہے اور یہ بات خاص اُن کے
مختارات مین سے تھی۔ کتاب التوحید۔ کتاب المقالات۔ کتاب بیان فساد اراے المعتزلہ۔ کتاب رد
امامت بعض روافض۔ کتاب رد قرامطہ۔ کتاب الرد علی ادلۃ الکعبی۔ کتاب رد اصول خمسہ محمد باہلی وغیرہ
انکی تصنیفات مشہور ہین علاوہ ان کے کتاب تاویلات القرآن ایسی تصنیف کی کہ اپنا نظیر نہین رکھتی
بلکہ اس فن مین جو تصنیفات پہلے ہو چکی ہین کوئی اسکی برابری نہین کر سکتی ماترید سمرقند مین ایک
محلے کا نام ہے جس مین آپ رہا کرتے تھے بعض کہتے ہین کہ سمرقند کے شہرون مین سے ماترید بھی ایک شہر کا نام ہے

Marfat.com

۳۳۳ھ ہجری مین وفات پائی سمرقند مین دفن کیے گئے اور دین پناہ تاریخ وفات ہے۔
حنابلہ امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کے متبعون کا نام ہے۔
اشعریہ اور ماتریدیہ اور حنبلیہ مین اِس بات مین اختلاف ہے کہ تکوین بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ مین سے ہے یا نہین اور اشیا مین حسن و قبح عقلی ہے یا شرعی اور ذات ایمان مین اقرار زبانی کو دخل ہے یا نہین اور جب بندے سے ایمان پایا جاے تو اُسکو یہ کہنا جائز ہے یا نہین کہ مین ایمان والا ہون اگر اللہ نے چاہا اور اللہ تعالیٰ کا کلام لفظی جو مرکب ہے حروف اور آواز سے اور اصطلاح علماے اصول اور عرف شریعت مین اسی کو قرآن کہا کرتے ہین اور اِس سے وہ معانی و مضامین جو خدا کی ذات پاک کے ساتھ قائم ہین اور کلام نفسی کہلاتے ہین سمجھے جاتے ہین حادث ہے یا قدیم وغیرہ وغیرہ باقی مین اتفاق ہے سو مسئلہ اختلافیہ مین مالکی اور شافعی لوگ امام ابوالحسن اشعری کے تابع ہین اس وجہ سے اُن کو اشعریہ کہتے ہین اور حنفی لوگ امام ابو منصور ماتریدی کے قول کے تابع ہین اس سبب سے اُنکو ماتریدیہ کہتے ہین اور امام احمد حنبل کے مقلد لوگ حنبلی کہلاتے ہین اس طریقے کے کچھ لوگ شام عراق بغداد اور نجد کے نواحی مین ہین نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ یہ اُن صفات الٰہی کی تاویل کے معتقد نہین جن کے معانی جسمیت پر دلالت کرتے ہین اور جو لوگ خاص متبع ہین وہ اپنے آپ کو ہرگز حنبلی نہین کہتے کہلاتے اُنکا لقب محدث اور خطاب اہل سنت ہے ابوالفدا نے لکھا ہے کہ ۳۲۳ھ مین حنابلہ نے بغداد مین لوگون پر بہت سختی کی سرداروں اور رعایا پر خاک ڈالتے اور شراب دیکھتے تو گرا دیتے گانے والون کو مارتے اور اُنکے سازون کو توڑ ڈالتے اور لوگون پر خرید و فروخت اور چلنے پھرنے مین اعتراض کرتے کوتوال نے یہ حال دیکھکر اُن کو منع کیا اور حکم دیا کہ تم مین سے کوئی نماز نہ پڑھاے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہے لیکن اُنھون نے تعمیل نکی پھر راضی باللہ خلیفہ نے حنابلہ کو ایک فرمان اعتقاد تشبیہ سے ممانعت اور زجر کے لیے لکھا اُس مین بیان کیا کہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ تمھارے بڑے بڑے چہرے رب العالمین کی صورت پر ہین اور تمھاری ہیئت خدا تعالیٰ کی ہیئت پر ہے اور تم کہتے ہو کہ اُسکے بال گھونگر والے ہین اور اُسکے آسمان پر چڑھنے اور دنیا پر اُترنے کے تم قائل ہو مین قسم کھاتا ہون کہ اگر تم ان باتونکو نہ چھوڑوگے تو تم کو قتل کرونگا اور تمھارے گھرون اور محلون کو برباد کر دونگا۔ اور ۳۲۳ھ مین حنبلیون

Marfat.com

اور شافعیون کے درمیان بغداد مین بڑا فتنہ برپا ہوا۔

اصحاب حدیث واہلِ رائے

شہرستانی نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ اصحاب حدیث اہلِ حجاز ہین اور وہ یہ لوگ ہین یاران مالک بن انس ۔ یاران محمد بن ادریس شافعی ۔ یاران سفیان ثوری ۔ یاران احمد بن حنبل ۔ یاران داؤد بن علی اصفہانی ۔ اِن کو اہلِ حدیث اس وجہ سے کہتے ہین کہ انکا سارا اہتمام حدیث حاصل کرنے اور نقل کرنے کی جانب تھا اور تمام احکام کی بنیاد نصوص پر رکھتے تھے جب تک اثر وخبر مل سکتی تھی قیاس جلی وخفی کی طرف رجوع نہین کرتے تھے۔ اور اصحاب رائے اہل عراق ہین اور وہ امام ابو حنیفہؒ کے یار ہین۔ محدث ابن قتیبہ نے کتاب المعارف مین اہل الرائے کی سرخی سے ایک باب باندھا ہے اور عنوان کے نیچے یہ نام لکھے ہین۔ ابن ابی لیلی ۔ ابو حنیفہ ۔ ربیعۃ الرائے ۔ زفر ۔ اوزاعی ۔ سفیان ثوری ۔ مالک بن انس ابو یوسف قاضی ۔ محمد بن حسن ۔ ابن ابی قتیبہ نے ۲۷۶ھ مین وفات پائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کم از کم تیسری صدی تک مذکورۂ بالا لوگ اہل الرائے کے لقب سے مشہور تھے اور اس لقب کے ساتھ اول اول جن کو امتیاز حاصل ہے وہ ربیعۃ الرائے ہین جو امام مالک کے استاد اور شیخ الحدیث تھے رائے کا لفظ اُن کے نام کا جز بن گیا ہے اور تاریخ واسماء الرجال کی کتابون مین ہمیشہ اُنکا نام ربیعۃ الرائے لکھا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو لوگ علم حدیث کے درس وتدریس مین مشغول تھے اُن مین دو فرقے قائم ہوگئے ایک وہ جن کا کام صرف حدیثون اور روایتون کا جمع کرنا تھا وہ حدیث سے صرف من حیث الروایت بحث کرتے تھے یہانتک کہ اُنکو ناسخ ومنسوخ سے بھی سروکار نہ تھا دوسرا فرقہ حدیثون کو استنباط احکام اور استخراج مسائل کے لحاظ سے دیکھتا تھا اور اگر کوئی نص صریح نہین ملتی تھی تو قیاس سے کام لیتا تھا اگرچہ یہ دونون حیثیتین دونون فریق مین کسی قدر مشترک تھین لیکن وصف غالب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز تھا پہلا فرقہ اہل الروایت اور اہل الحدیث اور دوسرا فرقہ مجتہد اور اہل الرائے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ امام مالک سفیان ثوری اور اوزاعی اس لیے

Marfat.com

اہل الرائے کہلائے کہ وہ محدث ہونے کے ساتھ مجتہد مستقل اور بانی مذہب تھے لیکن چونکہ ان لوگون مین بھی معلومات حدیث اور قوت اجتہاد کے لحاظ سے اختلاف مراتب تھا اس لیے اضافی طور پر کبھی اس فرقے مین سے ایک کو اہل الرائے اور دوسرے کو اہل حدیث کہتے مثلاً امام مالک کی بہ نسبت امام ابوحنیفہ پر مجتہد اور اہل الرائے کا لقب زیادہ موزون تھا اور چونکہ وہ عام محدثین کے برخلاف روایت مین درایت سے بھی کام لیتے تھے اس لیے اُن کی نسبت اس لقب کو زیادہ شہرت ہوئی۔ امام احمد سے لوگون نے پوچھا کہ تم امام ابوحنیفہ پر کیون اعتراض کرتے ہو انھون نے جواب دیا رائے کی وجہ سے پھر کہا گیا مالک صاحب رائے نہین فرمایا ہان مگر ابوحنیفہ اس باب مین اُن سے زیادہ ہین پھر کہا گیا تم مالک کی نسبت بہ قدر اُن کے حصے کے کیون نہین کلام کرتے احمد چپ ہو رہے۔

عقائد ماتریدیہ کی تفصیل

اسباب علم

جو علم یعنی یقین دلیل مین غور و فکر کرنے سے حاصل ہوتا ہے اُسے کسبی اور استدلالی و نظری کہتے ہین اور جو بغیر غور و تامل کے حاصل ہو جائے وہ ضروری و بدیہی ہے۔ اور اسباب علم بلحاظِ جریانِ عادتِ الٰہی ظاہر مین تین ہین اول حواس خمسۂ ظاہریہ کہ سمع۔ بصر۔ شم۔ ذوق اور لمس ہین سمع کانون سے سننے کی قوت کا نام ہے اور بصر آنکھ سے دیکھنے کی قوت کو کہتے ہین اور شم ناک سے سونگھنے کی قوت ہے اور ذوق زبان سے چکھنے کی قوت ہے اور لمس بدن سے چھو کے دریافت کرنے کی قوت ہے گو کبھی بعض موقعون پر کسی مانع کے سبب سے حس غلطی کرتی ہے جیسا کہ بھینگا ایک کو دو دیکھتا ہے اور صفراوی شیرین کو تلخ جانتا ہے مگر یہ نادر ہے والنادر کالمعدوم پس غالباً عدم موانع کی صورت مین حس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہے اسلیے حس کو مفید علم یقینی و قطعی جانتے ہین اور چونکہ حواس باطنیہ کے وجود کے دلائل علمائے اصول اسلامیہ کے نزدیک کامل نہین اس لیے اُنکے ذکر سے اعراض کیا گیا۔ دوم عقل گو عقل بھی کبھی بہ سبب مزاحمت وہم و خیال کے یا بہ سبب لحاظ کرنے شرائط برہان کے خطا کرتی ہے لیکن چونکہ اکثر ہونے کی صورت مین یقین حاصل ہوتا ہے اس لیے عقل بھی مفید علم یقینی و قطعی ہے

سوم خبر ہے کہ حق تعالیٰ نے واسطے حاصل ہونے سامع کے مافی الضمیر متکلم پر اُس کو وضع کیا ہے لیکن احتمال کذب متکلم کبھی قصداً اور کبھی خطاءً بسبب قصور فہم اور حافظے وغیرہ کے البتہ مانع حصول علم یقینی ہوتا ہے اس لیے خبر مطلق اسباب علم یقینی سے نہین بلکہ ظنیات سے ہے البتہ جس خبر مین احتمال کذب باقی نہو اُس سے یقین حاصل ہوتا ہے اور خبر صادق دو قسم پر ہے (۱) خبر متواتر جو ایسی جماعت سے حاصل ہوئی ہو کہ عقل کے نزدیک اُنکا اتفاق کذب پر بالبداہت ممتنع ہو اور اِس جماعت نے اِسی طور سے جماعت اول سے یقین حاصل کیا ہو وہکذا یہان تک کہ وہ خبر کسی ایک حس پر منتہی ہو (۲) خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ استدلال کے بعد تصدیق ہوئی ہو پس جو کہ نبوت اور عصمت دلیل سے ثابت ہوئی احتمال کذب کا عمداً اور خطاءً دور ہوا اور خبر احاد مین ظنیت اوسکی کی وجہ سے ہے نہ خبر رسول ہونے کی جہت سے اور خبر مشہور سے بسبب احتمال کذب کے علم الیقین حاصل نہین ہوتا۔ اسباب علم مین سے اعلیٰ و اقویٰ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اُس مین کسی طرح خطا کا احتمال بسبب عفت عصمت جناب اقدس کے نہین ہے واجب سے ممکن تک و ازل سے ابد تک اُس سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اُس کے بعد حس ہے کہ خطا کا احتمال اگرچہ اس مین نہین ہے لیکن اشیاے محسوسہ خصوصاً اُن کے ظاہر پر مقصور ہے بعد اسکے رتبہ خبر متواتر کا ہے کہ اُس کی بنا اور منتہا بھی حس پر ہے ولیس الخبر کالمعائنہ پھر عقل ہے اِس لیے کہ ابون کا اختلاف عقلا مین بہت ہوتا ہے۔

الہام اولیا چونکہ مختص بہ خواص ہے اور متکلمین اسباب علم عام سے بحث کرتے ہین اور نیز اسکے ساتھ کوئی ایسی علامت موجود ہوتی ہے جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ یہ من عنداللہ ہے اور حجت ہونے کے قابل اور مطابق واقع کے ہے اور نیز الہام مین مزاحمت وہم وخیال اور کدورات نفسانی جو شیطانی مانع حصول علم یقینی ہے گو اُس شخص کو جس کو الہام ہوا ہے اُسپر پورا اعتماد ہوجاے مگر بغیر قرائن خارجیہ کے نفس الہام ظنیت کے رتبے سے نہین نکلتا اس لیے اسباب علم مین سے نہین شمار کیا جاتا۔

عالم کا ثبوت و حدوث

عقل بالبداہت حکم کرتی ہے کہ عالم کی چیزون کی حقیقت ثابت ہے اور علم اِس مسئلے کا یقینی ہے نفقط وہم وخیال نہین یعنی پانی پانی ہے اور آگ آگ ہے نہ یہ کہ اگر پانی کو مثل آگ کے سمجھے

Marfat.com

تو آگ ہوجاے اور آگ کو مثل پانی کے سمجھے تو پانی ہوجاے جیسا کہ عقیدہ سوفسطائیون کا ہے۔ اور عالم یعنی جو کچھ سواے ذات وصفات خدا کے ہے حادث ہے عدم سے وجود مین آیا ہے قدیم نہین کیونکہ اُس مین دو تفریقین ہین اعیان واعراض۔ **اعیان** اُن ممکنات کو کہتے ہین جو اپنی ہستی مین دوسری چیز کی ہستی کے تابع نہون ان کی دو قسمین ہین (۱) غیر مرکب جیسے جوہر اور جوہر فرد اور جزو لا تیجزی بھی کہتے ہین کیونکہ اسکی تقسیم نہین ہوسکتی (۲) مرکب اجزاے لاتیجزی سے جیسے جسم کہتے اس مین طول وعرض وعمق تینون استداد ہوتے ہین جن مین تقسیم ہوسکتا ہے **اعراض** اُن ممکنات کو کہتے ہین جو اپنی ہستی وقیام مین اجسام کے محتاج ہون جیسے رنگ کپڑے کے اور مزہ سیب کے اور بو پھول کی اور سردی پانی کی اور گرمی آگ کی اور افعال اختیاری حیوان کے بغیر موجود نہین ہوسکتے اور تمام اعراض حادث ہین بعض کا حادث ہونا مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے مثلاً نور کے بعد ظلمت پیدا ہوجاتی ہے یا سفیدی جاکر سیاہی آجاتی ہے یا کسی بدن مین سردی آنے سے گرمی دور ہوجاتی ہے اور یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جو چیز قدیم ہوتی ہے وہ کبھی فنا نہین ہوتی پس ثابت ہوا کہ اعراض قدیم نہین ہین اور یہی مدعا ہے اور اعیان بھی سب حادث ہین کیونکہ عین یا تو جسم ہے یا جوہر فرد پس ہر جسم وجوہر کو حرکت وسکون عارض ہے کس لیے کہ اُن کے واسطے مکان یا حیز یعنی ٹھیرنے کی جگہ تو ضرور ہے پس اگر اس آن سے پہلے بھی اس حیز یا مکان مین تھے تو ساکن ہین ورنہ متحرک اور حرکت وسکون بسبب عرض ہونے کے حادث ہین پس یہ جسم یا جوہر کہ جن کو یہ حرکت اور سکون عارض ہے حادث ہین ورنہ لازم آئیگا کہ حوادثات ازل مین پائے جائین اور قدیم کہلائین اور یہ محال ہے پس جب اعیان اور کل اعراض کا حادث ہونا ثابت ہوا تو کل عالم کا حادث ہونا بھی ثابت ہوگیا کیونکہ کل عالم انھین دو مین منحصر ہے۔

خالق عالم

عالم کا عدم سے وجود مین لانے والا **اللہ تعالیٰ** ہے جو **موجود** ہے کیونکہ اُسنے عالم کو پیدا کیا اور وجود عطا کیا پس جو ایسا ہوگا وہ موجود ہوگا **واجب الوجود** ہے یعنے خود بخود ہے اُسنے سبکو بنایا ہے اسکو کسی نے نہین بنایا نہ ہونا اسکا ممتنع ہے کیونکہ اگر ممکن الوجود ہو تو صانع کی طرف محتاج ہوگا اور احتیاج عالم کے پیدا کرنے والے کے لیے منافی ہے **یکتا ہے** اسلیے

کہ اگر آسمان وزمین مین بہت سے معبود ہوتے تو انتظام بگڑ جاتا کیونکہ اگر دو ہوتے تو دونون قدرت والے ہوتے یا ایک عاجز ہوتا تو جو عاجز ہوتا وہ خدائی کے لائق نہوتا اور دونون قدرت والے نہین ہوسکتے کیونکہ آپس مین مخالفت کسی کے مارنے اور زندہ کرنے مین مثلاً ممکن ہے پس دونون مین سے ایک کو ضرور عاجز ہونا پڑتا اگرچہ بالفعل آپس مین اتفاق ہو **قدیم** ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کیونکہ واجب الوجود ہے پس محال ہے کہ قدیم نہو **علیم** ہے کہ ہر جزی وکلی کو ازل سے ابد تک جانتا ہے کیونکہ افعال اُسکے استوار ومستحکم ہین پس فاعل اپنے افعال کا عالم ہے اور ہر جز وکل پر ممکنات سے ازل ہی سے **قدرت** رکھتا ہے کیونکہ تمام مقدورات کو اُسکی ذات مقدس کی طرف برابر نسبت ہے پس بعض کے ساتھ اُس کی قدرت کا متعلق ہونا اور بعض کے ساتھ نہونا ترجیح بلا مرجح ہے اور یہ محال ہے **زندہ** ہے اُسکے لیے علم وقدرت وارادہ ثابت ہے اور یہ بدون حیات کے ممکن نہین اور یہان مراد حیات سے بقا اور وجود ایسی حالت کے ساتھ ہے کہ اشیا کو ادراک کرسکے اور اُن پر قدرت حاصل ہو نہ وہ معنے مراد ہین جو حیات سے عرف مین سمجھے جاتے ہین یعنی قوت حس وقوت تغذیہ اور وہ قوت جو اعتدال نوعی کے تابع ہوتی ہے اور اُس کے طفیل تمام قواے حیوانی حاصل رہتے ہین **مختار** ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے فعل اور ترک فعل اُس کے اختیار مین ہے کیونکہ عالم پہلے نہ تھا پھر دوسرے زمانے مین اُسکو ایجاد کیا پس زمانہ سابق مین عالم کو ایجاد نکرنا اور زمانہ لاحق مین ایجاد کرنا دلیل اس امر پر ہے کہ حق تعالیٰ مختار ہے - بے زبان کے **گویا** بے کانون کے **شنوا** بے آنکھون کے **بینا** ہے کیونکہ گونگا اور بہرا اور اندھا اور ناقص لائق خدائی کے نہین اور سننے اور دیکھنے کی صفات اُسکے لیے علیحدہ ثابت ہین مسموعات اور مبصرات کے جاننے کا نام سمع وبصر نہین -

کلام الٰہی

اللہ کا کلام حروف اور آواز سے مبرا ہے کیونکہ یہ دونون حادث ہین اور حق تعالیٰ قدیم ہے اور یہ بات محال ہے کہ ذات قدیم محل حوادث ہو بلکہ کلام الٰہی ایک معنے ہے جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اسے **کلام نفسی** کہتے ہین اور جو کلام اس کلام نفسی پر دلالت کرتا ہے وہ **کلام لفظی** ہے اور کلام لفظی حروف اور اصوات سے مرکب ہوتا ہے اور کلام نفسی غیر مخلوق ہے کہ یہ صفت

Marfat.com

ازل سے ابدتک اُسکو حاصل ہے اسکے سبب سے جس سے چاہتا ہے کلام کرتا ہے سو یہ کلام الٰہی اس سبب ہے کہ اُس کی صفت ہے اور اُسکے ساتھ قائم ہے اور یہ الفاظ اور عبارات قرآن کی جو کلام لفظی ہے اُن کو کلام الٰہی اس لیے کہتے ہین کہ یہ سوا خدا کے کسی اور کی تالیف وتصنیف نہین ہے بلکہ ان کو خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام نفسی کے سمجھنے کے لئے نہایت فصیح وبلیغ زبان عربی ہین کہ جسکا مثل بنانا طاقت بشری سے باہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے اور قرآن کا اطلاق کلام نفسی اور کلام لفظی دونون پر ہوتا ہے اور غیر مخلوق قرآن نفسی ہے نہ لفظی - اور خدا ے تعالیٰ کے کلام مین تین مضمون ہین امر ونہی وخبر اور اللہ کے کلام مین کذب محال ہے کیونکہ کذب صفت نقصانی ہے اور اللہ پر نقصان ثابت ہونا محال ہے دوسرے خدا کے کلام کا کذب ضرور ہے کہ قدیم ہوگا اس لیے کہ ذات واجب کے ساتھ حوادث کا قائم ہونا محال ہے اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا صدق کے ساتھ کبھی موصوف نہو سکے کیونکہ کذب اُسکے صفت ہونے کی وجہ سے قدیم مان لیا گیا ہے اور یہ غلط ہے اسلیے کہ جو کوئی کسی چیز کو اصلی حالت کے ساتھ جانتا ہے تو ممکن نہین کہ وہ اس کو اُسی طرح بیان نہ کرے تیسرے تمام انبیا نے خبر دی ہے کہ اللہ کی ذات کذب سے بری ہے

صفات ثبوتی

صفات ثبوتی وہ ہین جو خدا ے تعالیٰ کی ذات پاک مین پائی جاتی ہین جنکی تفصیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ صاحب ارادہ ہے اور ارادہ حادث نہین ہے قدیم ہے اور ارادۂ الٰہی متعلق ہوتا ہے ہر موجود سے خواہ وہ عین ہو یا عرض خیر ہو یا شر کفر ہو یا اسلام طاعت ہو یا معصیت ارادہ اور امر الٰہی دو متغائر چیزین ہین اور ہر ایک دوسرے سے منفک ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کبھی ارادہ کرتا ہے اور حکم نہین کرتا اور کبھی ارادہ کرتا ہے اور حکم بھی کرتا ہے اور کبھی نہ ارادہ کرتا ہے نہ حکم کرتا ہے پس حکم خدا ے تعالیٰ مستلزم ارادے کو نہین اور نہ نہی مستلزم عدم ارادہ کو ہے بلکہ حکم کیا ہے کافۂ انام کو واسطے اسلام اور طاعت کے اور نہی فرمائی ہے کفر ومعصیت سے اور ارادہ کرتا ہے اسلام مؤمن کا اور کفر کافر کا اور بغیر ارادۂ الٰہی کے کوئی چیز موجود نہین ہوسکتی اسلیے کہ قدرت ایجاد کی بہ نسبت ہر ممکن کے برابر ہے اختلاف اوقات سے مختلف نہین ہوتی ارادہ وہ ہے کہ تخصیص کرتا ہے موجودات کی ایک وقت معین اور کمیت معین اور کیفیت معین وغیرہ کے ساتھ اور جس چیز کا کہ حق تعالیٰ

Marfat.com

ارادہ کرتا ہے بے شک واقع ہوتی ہے تخلف مراد الٰہی سے محال ہے کہ مستلزم عجز کو ہے اور جس
چیز کے عدم وقوع کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے تعلق ارادے کا اُس کے ساتھ محال ہے ورنہ عجز یا جہل
لازم ہو اور جائز ہے کہ حکم کرے واسطے اظہار عصیان یا کسی دوسری حکمت کے واسطے پس اگر خدا چاہے
کہ کسی شخص کو ہدایت فرمائے تو کسی کی قدرت نہین کہ اسکو گمراہ کر سکے ورنہ کوئی دوسرا
خدا پر غالب آئے گا اور اگر خدا چاہے کہ کسی کو گمراہ کرے تو کسی کی مجال نہین کہ اُسکو ہدایت
کرے اور سب کمال کی صفتین اسکی ذات مین موجود ہین اور نقصان و زوال کی چیزون سے اُسکی
ذات پاک منزہ ہے اور صفات اُسکی قدیم و باقی ہین جیسی کہ اُسکی ذات قدیم ہے اور باقی ہے اور کوئی
چیز حادث اُسکی ذات مین قائم نہین ہوتی کیونکہ قدیم محل حوادث نہین ہوتا اور یہ سب صفات
اُس مین یون نہین ہین جیسے انسان اور حیوان مین پائی جاتی ہین کیونکہ انکی صفات اعضا
و جوارح و حواس و روح و دل سے متعلق ہین اور اللہ تعالیٰ ان چیزون سے بری ہے اور
باینہمہ سب صفات کامل طور پر اس مین موجود ہین اور ان صفات کے قدم سے ان کے
متعلقات کا قدم لازم نہین آتا کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ صفت قدیم ہو اور اُسکا تعلق حادث اور
ان صفات کے تعلقات مین تغیر آنے سے صفات مین تغیر نہین آتا اور اُسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً
علم معلوم سے متعلق ہوگا تو اس صفت کے تعلق مین تغیر آئیگا کیونکہ معلوم کے وجود سے پہلے کسی سے
متعلق نہ تھا اسی طرح صفت خالقیت کا تعلق بھی مخلوقات کے تغیر سے متغیر ہوگا اور یہ سب صفات
قائم ہین ذات الٰہی کے ساتھ اور قدیم ہین مگر نہ عین ذات الٰہی ہین اور نہ اُسکے مغایر یعنی منفصل
ہین اِس صورت مین قدم غیر اور تعدد قدما کی قباحت نکل گئی اور ایک صفت خدا کی دوسری
صفت کی نہ عین ہے اور نہ غیر ہے اور صفات خدائے تعالیٰ کی متماثل و متجانس و متضاد نہین
ہین اس لیے کہ یہ سب محدثات کی نشانیان ہین اور اللہ تعالیٰ کی صفات محدث نہین ہین اور
حق تعالیٰ کی صفات دو قسم پر ہین ایک قسم صفات ذات دوسری قسم صفات فعل **صفات
ذات** صفات حقیقی اور کمالی ہین اُسکی ذات مقدس سے انکا انفکاک محال ہے اور
صفات کمال آٹھ ہین۔ حیات۔ علم۔ قدرت۔ ارادہ سمع۔ بصر۔ کلام۔ تکوین۔ اور
صفات فعل صفات ذات کے آثار ہین فی الحقیقۃ ان کے ساتھ متصف ہونا کمال نہین

Marfat.com

بلکہ اُسپر قابو رکھنا کمال ہے مثلاً پیدا کرنا حقیقت مین کمال نہین بلکہ اُسپر قدرت حاصل ہونا کہ جس زمانے مین اسکی ضرورت ہو وقوع مین آسکے یہ کمال ہے پس یہ ممکن نہین کہ حق تعالیٰ ایک زمانے مین تو پیدا کرسکتا ہو اور دوسرے زمانے مین پیدا نکر سکتا ہو یہی حال قوت اور مشیت اور فعل و ترزیق وغیرہ صفات فعل کا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفتون مین ترتیب نہین ہے کہ ایک سے دوسری پہلے پیدا ہوئی ہو جیسے بندون مین پہلے زندگی آئی پیچھے علم پھر قدرت آئی کیونکہ اس مین حدوث لازم آتا ہے۔

صفات سلبی

صفات سلبی وہ ہین جن سے خداے تعالیٰ کی ذات پاک اور منزہ ہے چنانچہ پروردگار عالم نہ جسم ہے یعنی طول و عرض و عمق نہین رکھتا اور نہ جوہر (یعنی جزو لایتجزی) ہے جس سے جسم[۱] بنتا ہے اور نہ عرض ہے کہ قائم بالغیر ہو جیسے رنگ و بُو اور نہ صورت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو ممکن اور محتاج صانع کی طرف ہوگا اور یہ محال ہے اور نہ مرکب ہے یعنی اُس کی ذات کے واسطے نہ اجزاے ترکیبی ہین کہ کئی چیزون سے ملکر بنی ہو نہ اجزاے تحلیلی کہ اُسکی ذات نصف و ربع وغیرہ ہوسکے کیونکہ اگر مرکب ہو تو محتاج ہوگا اجزا کی طرف اور محتاج ممکن ہوتا ہے۔ نہ رنگین[۲] ہے نہ اس مین کوئی مزہ ہے۔ نہ کسی قسم کی بُو ہے کیونکہ یہ اجسام کی صفات ہین اور جو ذات جسمیت سے منزہ ہے اُس کے لیے انکا ثابت کرنا محال[۳] ہے اور نہ وہ محدود ہے کہ اُس کو گن سکین کہ کے ہین اس لیے کہ وہ ایک ہے اور ایک عدد نہین

[۱] [illegible] اور صورت جز اور مرکب ہے [illegible] ... [illegible]

[۲] [illegible] ... ذات میں ساری ہوتا ہے ... رنگ میں ایسی حالت ہے ... دیکھا کرتے ہیں ... درست نہیں آسکتا بلکہ ... مخالف ہے اس کے جو رنگ کے ... [illegible]

[۳] [illegible]

داخل نہین ہے اور نہ محدود ہے کہ حد و نہایت رکھتا ہو اس لیے کہ حد اور غایت اُس چیز کی ہوتی ہے جسکا حصر اور انتہا ہو سکے جیسے نقطہ خط کی حد ہے اور خط سطح کی اور سطح جسم کی۔ پس اللہ تعالیٰ کی کوئی شکل نہین اور نہ کسی طرف ہے یعنی نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے ہے نہ پیچھے نہ داہنے ہے نہ بائین اور نہ کسی مکان میں ہے کیونکہ اگر کسی مکان مین ہو تو ضرور محتاج ہوگا اور ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے اور نہ عرض پس مکان مین نہوگا اور نہ کسی زمانے مین ہے یعنی زمانہ شامل و محیط اُسکا نہین کیونکہ جب زمانہ نہ تھا تب بھی وہ موجود تھا اور اب کہ زمانہ ہے اب بھی وہ موجود ہے مثلاً یہ نہین کہہ سکتے کہ خدا لاکھ برس کا یا ہزار برس کا ہوا۔ اور ذات و صفات مین کوئی اُسکا مثل و مانند نہین نہ کوئی اُسکا شریک ہے وجوب وجود اور استحقاق عبادت اور پیدایش و تدبیر مین اور نہ کوئی اُسکا مخالف ہے ہم جنس یا غیر جنس سے اور نہ کوئی اُسکے کامون مین معین و مددگار ہے اور جائز نہین ہے کہ حق تعالیٰ حلول کرے اپنے غیر مین کیونکہ غیر مین در آنا صفات جسم سے ہے اور نہ اپنے غیر کے ساتھ متحد ہو سکتا ہے **اتحاد** کے معنے یہ ہین کہ دو شے ایک ہو جائین بغیر زیادتی اور کمی کے اور یہ محال ہے اور اللہ تعالیٰ متصف بالمحال نہین ہوتا نہ کیفیات نفسانی جیسے بھوک رنج و راحت وغیرہ کے ساتھ متصف ہے اور نہ لذات عقلی کے ساتھ اُسکا متصف ہونا جائز ہے کیونکہ اگر ایسا ہو تو لازم آتا ہے کہ نافرمانی کفار سے چاہیے کہ متالم بھی ہو اور بدَا اللہ تعالیٰ پر جائز نہین اس لیے کہ محال ہے کہ ظاہر ہووے اللہ پر وہ چیز کہ پہلے سے اس پر ظاہر نہ تھی جس طرح کہ آدمی مین تبدیل رائے ہوتی ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کا جہل ثابت ہوتا ہے۔

جبر و قدر وغیرہ

خالق و مُکوّن جمیع موجودات یعنی جواہر و اعراض اور اُن کے افعال و حرکات و سکنات کا حق تعالیٰ ہی ہے ممکن نہین کہ کوئی اور کسی چیز کو پیدا کر سکے یا کسی چیز کے پیدا کرنے مین کوئی اور حق تعالیٰ کا شریک ہو یا اُسنے کسی چیز کا پیدا کرنا اپنی مخلوقات مین سے کسی کے تفویض کیا ہو پس سب خیر و شر اور حسن و قبح اُسکے قضا و قدر سے ہے

انسان کو چاہیے کہ کوشش کرے منافع کے حصول اور مضارکے دفع کرنے مین بقدر امکان کے پھر باوجود اِسکے لائق ہے یہ کہ یقین کرے اُس بات کا کہ اُسکی طرف وہی پہونچتا ہے جو کچھ اللہ نے مقدر کیا ہے اور بندون کے کامون کا پیدا کرنے والا وہی ہے اِسلیئے کہ خالق سب چیزونکا وہی ہے اور افعال واعمال بھی بندون کے سب چیزون مین داخل ہین بندے اپنے افعال کے کاسب ہین خالق نہین اور نہ شریک خلق ہین **کسب** کے یہ معنے ہین کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ مصمم کرتا ہے تو خداے تعالیٰ اُسین فعل پیدا کر دیتا ہے کسب کی وجہ سے کاسب کو استقلال حاصل نہین ہوتا اور **خلق** کی وجہ سے خالق مستقل ہوتا ہے پس کفر وایمان وطاعت وعصیان ونیکی وبدی بندونکی اللہ کے ارادے اور مشیت اور حکم وتقدیر سے صادر ہوتی ہے لیکن خداے تعالیٰ کفر ومعصیت سے راضی نہین اور نیکی سے راضی ہے خواہش کرنی اور پیدا کرنا اور ہے اور راضی ہونا اور **رضا** وہ ہے کہ حکم دے کہ کرو اور اکثر ہوتا ہے کہ حکم دیتا ہے اور نہین چاہتا ہے کہ واقع ہو بسبب کسی حکمت کے کہ اُسکو سواے حق تعالیٰ کے دوسرا نہین جانتا مگر باوجود اِس بات کے کہ سب ارادہ وتقدیر الٰہی سے ہے بندون کو بھی اعمال مین اختیار دیا گیا ہے کہ بندے اپنے کام اپنے ارادے واختیار سے کرتے ہین نہ جبر واضطرار سے کہ اُسی کے سبب ثواب پاتے ہین اور اُسی پر عذاب ہوتا ہے بندے کے افعال اختیار یہ اللہ تعالیٰ کے مقدور ہین اختراع کی وجہ سے اور بندے کے مقدور ہین تعلق کے سبب سے کہ اُسکو اکتساب کہتے ہین اللہ تعالیٰ کی قدرت مؤثرہ ہے اور بندے کی قدرت کاسبہ اور غیر موثرہ پس افعال اختیار یہ جب بندے کے اپنی قدرت کی طرف منسوب ہوتے ہین تو کسب کہتے ہین اور جب اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے نسبت کیے جاتے ہین تو خلق کہتے ہین پس بندے کے مکسوب اور اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہون گے اللہ تعالیٰ بندے کے افعال اختیار یہ کو اُس کے ارادے کے موافق پیدا کرتا ہے اگر وہ نیک کام کرنے کا قصد کرتا ہے تو فعل خیر کی قدرت واستطاعت اُس مین موجود کر دیتا ہے اور اگر بُرے کام کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے کرنے کی قدرت اُس مین پیدا کر دیتا ہے۔ بندہ آپ ہی فعل خیر کی قدرت کو ضائع کر دیتا ہے اِس لیے ذم اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے غرض کہ بندہ کاسب ہے اور کسبی قدرت رکھتا ہے اِسی کا معتقد ہونا چاہیے کہ خلق خدا سے ہے اور عمل بندے سے فرق اتنا ہے کہ عمل نیک اللہ کی رضا ہے اور بد کام اللہ کی رضا اور خوشنودی کے خلاف ہے اِسکی مثال یون سمجھنا چاہیے

Marfat.com

مگر ایک شخص اپنے غلام سے کہے کہ تو بازار کو جا اور فلان چیز لے آ تجھے اختیار ہے کہ زبردستی چھین لایا دام دیکر خرید لا اگر دام دیکر لاے گا تو ہم خوش ہونگے اور جو زبردستی چھین لائیگا تو ہم ناخوش ہونگے اِس صورت مین اگر اُسنے خلاف مرضی اپنے مالک کے کام کیا تو قطعاً سزا پانے کا سزاوار ہے۔ اِسی طرح حق تعالیٰ نے بندون کو ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ وہ اُس اختیار سے اچھے اور بُرے دونون طرح کے کام کا قصد کر سکتے ہین اور یہ بھی کہدیا ہے کہ اچھے کامون سے ہم راضی ہین اور بدکام ہماری نارضامندی کا باعث ہین اب بندہ جیسا کام کریگا ویسا اُسکا بدلہ پاے گا اور یہ عین عدل وانصاف ہے حقیقت کا رامر متوسط ہے درمیان جبر وقدر کے دلیل اِس مدعا کی شریعت ہے مگر جو معتقدات مین بحث کرتے ہین اور اُنکو دلائل عقلی سے ثابت کرتے ہین جبتک کوئی بات معقول نہ ٹھیرے تصدیق نہین کرتے وہ اِس امر متوسط کے ادراک مین حیران ہین۔

اللہ پر کوئی چیز واجب نہین۔ اور اللہ کے کامون مین کوئی غرض نہین۔ اور اشیا کا حسن وقبح

اللہ پر کوئی شے واجب نہین ہے نہ لطف وقہر نہ ثواب وعذاب ہر چیز کا بدلہ دینا اور روزی پہونچانا اُس کا احسان ہے ہمارا استحقاق اُسپر کچھ نہین ہے اگر وہ عوض ندے اور روزی نہ پہونچاے تو اُسپر قباحت لازم نہین کیونکہ ساری مخلوقات اُسکی مملوک ہے اور مملوک کا مالک پر کیا استحقاق ہوتا ہے کہ اسکے حق مین بہتری اور لطف ومہربانی اور رعایت مصلحت مالک پر واجب ہو ورنہ کسی کافر مفلس کو پیدا نکرتا کیونکہ اُسکو دنیا وآخرت مین خسارہ ہے دوسرے اُسکا کسی بندے پر احسان وامتنان ثابت نہوتا کیونکہ اگر اُسنے کسی کو دین ودنیا کی نعمتین دین تو اُس چیز کو کیا جو اُسپر واجب تھی تیسرے ابوجہل لعین اور نبی علیہ السّلام پر اللہ کا احسان برابر ہوتا تو کچھ زیادہ شکر گذاری حضرت پر واجب نہوتی اُسنے دونون کے لیے جو بہتر تھا وہ کیا اپنے واجب سے فارغ الذمہ ہوا اور اللہ کے کامون مین کچھ غرض نہین کیونکہ غرض والا محتاج ہوتا ہے اور باوجود اِسکے اُسکا ہر ایک کام لاکھون حکمتون سے بھرا ہے کہ کوئی اُسکو دریافت نہین کرسکتا اور اُسکے فوائد ومنافع خاص وعام کے لیے ہین نہ اُس کی

Marfat.com

ذات مقدس کے واسطے کیونکہ اُسکو کسی چیز کی احتیاج نہین اور ہر چیز مین بُرائی بھلائی عقل کی طرف سے ہے جیسے کہ صانع عالم اور اُسکی توحید اور صفات کمالی کی معرفت عقلی ہے شرع پر موقوف نہین ورنہ دور لازم آئیگا باوجودیکہ انپر شرع موقوف ہے اسی طرح اشیا مین بھلائی بُرائی شرعی نہین اِس طرح کہ شرع نے جسکو اچھا کہا وہ اچھا اور جسکو بُرا کہا وہ بُرا ہے اگر عکس کرتی تو عکس ہوتا مگر حسن وقبح اِس بات کو نہین چاہتا کہ اُس مین حکم الٰہی بھی بندے کے لیے صادر ہو ہان وہ لائق اور مستحق اِس بات کے ہوتا ہے کہ اُس مین علم الٰہی نازل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے ترجیح بلا مرجح جائز نہین رکھتا کہ اچھی چیز کو بُرا اور بُری کو اچھا قرار دے بلکہ جو واقعی اچھی ہوتی ہے اُسکی نسبت حکم وجوب کا دیتا ہے اور جو بُری ہوتی ہے اُسے حرام کرتا ہے سو اصل حاکم اللہ ہے اور شرع کھولنے والی ہے پس جب تک اللہ تعالیٰ رسولون کو بھیجکر اور اپنا کلام نازل کرکے حکم ندے تب تک کوئی حکم حسن وقبح اور امر ونہی کا نہوگا یہی وجہ ہے کہ زمانہ فترت کے لوگ ترک احکام الٰہی کی سزا مین معذب نہونگے اور اِسی وجہ سے پہونچنا دعوت کا تعلق تکلیف مین شرط ہے یعنی آدمی تعمیل احکام کے ساتھ بعد پہونچنے دعوت کے مکلف ہوگا پس کافر کو جب تک دعوت نہ پہونچے اُس وقت تک نہ وہ ایمان کے ساتھ مکلف ہے اور نہ بسبب کفر آخرت مین مواخذہ دار ہے **فترت** ایسے زمانے کو کہتے ہین جو دو انبیا کے درمیان ہو اور آثار واحکام شریعت نبی سابق کے مضمحل ہوگئے ہون اور اہلِ فترت وہ لوگ ہین جو قبل از نسخ دین عیسوی کے متمسک تھے اور رسول منتظر کے مومن ومصدق تھے اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ فترت حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہین اخرجہ البخاری۔

استطاعت

استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور استطاعت کے دو معنی ہین ایک قدرت حقیقی کو کہتے ہین جو فعل کے موجود کر دینے کے لیے کافی ہوتی ہے دوسرے اسباب وآلات واعضا کی صحت و سلامتی کا نام ہے اور تکلیف شرعی کا مدار پچھلی قسم کی استطاعت پر ہے اِسی لیے بچہ اور مجنون ایمان کے ساتھ مکلف نہین اور گونگا اقرار زبانی کے ساتھ مکلف نہین اور مریض کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کے واسطے مکلف نہین کیونکہ ایسے لوگون کے اعضا صحیح وسالم نہین اِسلیے استطاعت

Marfat.com

اِن مین مفقود ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جو فقہ اکبر مین کہا ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ نے کفر و ایمان کا جبر نہین کیا ہے اسکا بھی مطلب یہی ہے کہ انسان کے واسطے تکلیف کا مدار استطاعت کے معنی دوم پر ہے نہ معنی اول پر پس جن لوگون نے یہ کہا کہ وہ مرجیہ یا جہمیہ تھے یہ اُن پر سراسر بہتان ہے اور جو چیز انسان کی قدرت سے باہر ہو اللہ اُسکے ساتھ تکلیف اُسے نہین دیتا

مقتول کی اجل ۔ رزق حرام

مقتول اپنی اجل سے وقت پر مرتا ہے اللہ جتنی عمر اپنی تقدیر ازلی کے ذریعہ سے اُسکے لیے مقرر کر دیتا ہے اور جو وقت اُسکی موت کا علم الٰہی مین ہے اُسی وقت پر اُسکو موت آتی ہے اُسکی موت اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اسلیے اُسمین کسی طرح تغیر تقدیم و تاخیر کے ساتھ قاتل کی وجہ سے پیدا نہین ہوسکتا اور قاتل پر قصاص عائد ہونا اور اُسکو عذاب الٰہی پہونچنا یہ امر شرعی ہے شرع نے رفع تنازع اور انسداد فساد اور انتظام کے لیے یہ سزائین مقرر کر رکھی ہین بندہ اگرچہ فعل قتل کا خالق نہین مگر کاسب تو ضرور ہے جب وہ ایسے نامشروع فعل کے کسب کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ موافق عادت کے اُسکے فعل کے بعد مقتول کی موت پیدا کر دیتا ہے اور موت مردے کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے بندے کو اُسکے پیدا کرنے مین دخل نہین ہے اور موت کا وقت ایک ہے متعدد نہین جو موت علم الٰہی مین ہر شخص کے مرنے کے واسطے معین ہے جس طور سے مقرر اور مقدر کی گئی ہے اُسی وقت پر آتی ہے تقدیم و تاخیر نہین ہوتی اگر اس مین کچھ بھی تغیر و تبدل ہو تو علم الٰہی مین نقصان پایا جاے۔ اور حرام بھی رزق ہوتا ہے اور ہر ایک جاندار اپنی روزی پوری کرتا ہے حلال ہو یا حرام کوئی شخص غیر آدمی کی روزی جو اللہ نے اُسکے لیے ازل مین اپنے علم اور قسمت ازلی کے ذریعہ سے مقدر کر رکھی ہے نہین کھا سکتا کیونکہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہونا ممتنع ہے۔

دیدار الٰہی

رویت حق تعالیٰ کی ممکانی ہے لیکن دخول جنت سے اول واقع نہو گی دخول جنت کے بعد

مسلمان البتہ حق تعالیٰ کی رویت سے مشرف ہونگے اور رویت کے دو طریق ہین ایک یہ کہ ایسی اچھی طرح انکشاف ہوجاے کہ عقل کے ذریعہ سے اتنا یقین پیدا نہین ہوسکتا پس گویا کہ بھی نظر کے ساتھ دیکھنا ہے مگر یہ بات ہے کہ ایسا دیکھنا بغیر برابری اور مقابلے اور جہت اور رنگ اور شکل کے ہوتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی قسم کی صورت پکڑ کر مسلمانون کو اپنا دیدار دکھاے جیسا کہ احادیث صحیحہ مین صورتون کا دیکھنا آیا ہے اس صورت مین اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے رنگ اور شکل اور مواجہ کے ساتھ دیکھین گے جیسا کہ خواب مین رویت واقع ہوتی ہے مگر جنت مین رویت الٰہی ایسی بالمشافہ ہوگی کہ دنیا مین خواب کے اندر کبھی ایسی نہین ہوئی یہی دو طریق معلوم ہین اور اُن پر ہمارا یقین ہے اور اگر اللہ اور رسول کا رویت سے کچھ اور مطلب ہے تو ہمارا ایمان اُسپر بھی ہے اگرچہ ہم واقف نہین کہ وہ خاص کیا بات ہے[1] اور حق یہ ہے کہ رویت کے لیے جو شرائط مثلاً کیف وجہت ومکان وصورت ومقابلہ وقرب وبعد مسافت وغیرہ قرار دی ہین یہ شرائط عادی ہین تمام اقسام حواس مین حواس کے لیے جو چند باتین بطور عادت کے مقرر ہوگئی ہین وہ ہم اُنکو شرائط ولوازم مان لیا ہے اور یہ جان لیا ہے کہ حواس کا کام بغیر ان کے نہین چل سکتا در حقیقت بجز وجود رائی و مرئی کے کوئی اور شرط نہین ہے اگر یہ شرطین رویت کے لیے لازمی ٹھیرین تو چاہیے کہ رویت الٰہی سے نسبت ممکنات کے بھی انکار کرین کیونکہ حق تعالیٰ جاننے سے منزہ ہے اور اتصال شعاع کا اور مسافت متوسط کا درمیان رائی و مرئی کے متصور نہین یہ شرائط تو اجسام رنگین اور اعراض اجسام کے لیے ہین نہ اُس ذات کے لیے جو مادے سے بالکل مجرد ہو اور قرآن مین جو آیا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی اُسکو نہین پاسکتین آنکھین اس سے رویت کی نفی لازم نہین آتی کیونکہ ادراک کہتے ہین شے کی حقیقت کے جان لینے کو اور آیت مین اُسکی نفی کی گئی ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ کسی شے کی رویت حاصل ہو اور اُسکی حقیقت پر اطلاع نہو سکے جیسا کہ چاند کو دیکھتے ہین اور اُسکی حقیقت کا ادراک نہین کرتے یا ادراک اسے کہتے ہین کہ مرئی کو اُسکی تمام حدون سمیت پورا پورا دیکھ لینا یعنی اُسکا احاطہ کر لینا اور عدم احاطہ سے عدم رویت لازم نہین آتی جیسا کہ علم کا احاطہ نکر لینے سے علم کا عدم لازم نہین آتا جائز ہے کہ رویت ہو مگر احاطے کے ساتھ نہو جس کی آیت مین نفی کی گئی ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو جو سوال رویت کے جواب مین خدا نے کہا لن ترانی یعنی تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا یہ انکار اس غرض سے ہے

[1] تلخیص التفسیر مولوی وحیدالزمان صاحب ۱۲

Marfat.com

کہ عادت الٰہی یون جاری نہین ہوئی ہے نہ اِس وجہ سے کہ رویت ناممکن الوقوع ہے اور غرض اِس خطاب سے یہ ہے کہ دنیا مین اللہ تعالیٰ کے دیدار کی طاقت اِن آلات حسیہ سے کہ فنا پذیر ہین نہ لا سکے گا نہ یہ کہ آخرت مین بھی نہ دیکھ سکے گا - بلکہ قصہ سوال حضرت موسیٰ علیہ السلام نسبت رویت الٰہی کے ہمارے لیے حجت ہے جواز رویت کی اِس لیے کہ انبیا علیہم السّلام سے حق جاننے والا زیادہ کون ہے اگر رویت محال ہوتی تو سوال حضرت موسیٰ کا مشعر غفلت تھا مسئلہ دینی سے اور ایسی غفلت انبیا علیہم السّلام سے محال ہے اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السّلام رویت الٰہی کو محال جانکر سوال کرتے تو سفاہت لازم آتی اور سفاہت سے انبیا منزہ ہین اور اللہ تعالیٰ نے جو پہاڑ کے ٹھیرے رہنے پر اپنے دیدار کو معلق کیا تو معلوم ہوا کہ دیدار الٰہی جائز ہے اسلیے کہ ٹھیرا رہنا پہاڑ کا جائز ہے اور معلق اوپر جائز کے جائز ہے -

فرشتے

اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہین رات دن اللہ کی بندگی مین مصروف رہتے ہین کبھی فرمان الٰہی کے بجالانے مین سستی وکاہلی نہین کرتے صاحب پر وبازو ہین حقیقت اُنکے پر وبازو کی خدا ہی جانتا ہے سب گناہان صغیرہ وکبیرہ سے بری ہین کوئی اُن مین مرد وعورت نہین چار فرشتے اُن مین سے اعلیٰ درجے کے ہین ایک جبریل علیہ السّلام جو پیغمبرون پر وحی لاتے ہین دوسرے میکائیل علیہ السّلام جو مخلوقات کو روزی پہونچاتے ہین تیسرے اسرافیل علیہ السّلام جو قیامت مین صور پھونکین گے چوتھے عزرائیل علیہ السلام ہین جو روح کو قبض کرتے ہین -

کتب آسمانی

اللہ تعالیٰ کی کتابین ہین جو اپنے پیغمبرون پر اُتارین اور شمار اُنکا کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین مشہور چار کتابین ہین جو پیغمبرون پر نازل ہوئین وہ یہ ہین توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اِن مین سے قرآن شریف پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور جتنی کتابین اِسکے سوا نازل ہوئین وہ سب منسوخ العمل ہین یعنی اور کتابون مین جو احکام قرآن شریف کے احکام کے مخالف اور متناقض ہین اُنپر عمل کرنا درست نہین اور نسخ مین بہت سی مصلحتین ہوتی ہین کیونکہ احکام

Marfat.com

مصلحتون کے تابع ہوتے ہین اور یہ موافق اوقات کے بدلتے رہتے ہین اِس وقت جو کتابین اس نام کی اہل کتاب کے پاس ہین وہ اصل نہین اہل کتاب اپنی کتب سماویہ کے مجموعے کو **بائبل** کہتے ہین جو لفظ یونانی بمعنی کتاب ہے پھر اِسکے دو حصے ہین (۱) عہد عتیق یعنی پرانی کتابین جسمین توریت و زبور وغیرہ اڑتیس کتابونکا مجموعہ ہے کبھی اِن تمام صحیفون کے مجموعے کو مجازاً توریت کہتے ہین انکو یہود اور عیسائی سب مانتے ہین لیکن عیسائیون نے اِس مجموعے مین نو کتابین اور داخل کی ہین جنکے تسلیم وعدم تسلیم مین اُنکے متقدمین ومتاخرین مین بڑا اختلاف ہے یہود اِن نو کتابون کو لغو قصے سمجھتے ہین (۲) عہد جدید اس مجموعے مین یہ کتابین ہین اول انجیل متی جسمین حضرت عیسیٰ کے بعد متی حواری نے مسیح کی پیدایش سے لیکر موت تک کے حالات کو تاریخ کےطور پر زبان عبرانی مین جمع کیا ہے دوم انجیل مرقس اِس مین بھی مرقس نے ابتدا سے لیکر اخیر تک حضرت مسیح کی سرگذشت سُنی سُنائی زبان رومہ مین بیان کی ہے سوم انجیل لوقا یہ بھی حضرت مسیح کی تاریخ ہے جسکو لوقا نے زبان رومہ مین تالیف کیا ہے چہارم انجیل یوحنا اِس مین یوحنا حواری نے حضرت مسیح کا حال ابتدا سے انتہا تک رومہ مین لکھا ہے اِن چارون تاریخون کو کہ جن کے زمانہ تالیف مین بڑا اختلاف ہے عیسائی اناجیل اربعہ کہتے ہین اور یہ توراۃ واناجیل اربعہ اصل توراۃ وانجیل منزل علی موسیٰ وعیسیٰ جن کا ذکر قرآن شریف مین اکثر جگہ آیا ہے نہین وہ گم ہوگئی ہین بلکہ حسب اقرار علماے اہل کتاب تاریخ اور روزنامچے ہین کہ جن مین بہت عرصے بعد انبیا اور حضرت مسیح کے احوال کو ابتدا سے انتہا تک معتبر اور غیر معتبر رواۃ سے بلاسند متصل مجہول لوگون نے نقل کیا ہے اصل کتابین عبرانی وسریانی زبان مین ہین جو ملک یہودیہ کی قدیم زبان ہے ان کے ترجمے یونانی اور لاطینی و عربی وغیرہ مین ہوگئے ہین اور عہد جدید مین اناجیل کے ساتھ عیسائیون نے اور بھی بہت سے رسالے اور خطوط حواریون اور غیر حواریون کے ملاکر اپنی کتب مقدسہ مین شمار کیا ہے اور سب کو واجب التسلیم قرار دیا ہے۔

معاد

ہونا کراماً کاتبین کا جو دو فرشتے ہین دونون شانون پر نیک و بدکام کے تحریر کرنے کے لیے حق ہے اور مسلط ہونا ملک الموت کا وقت قبض ارواح کے حق ہے۔ اور عذاب قبر کا کافرون

اور بدکارون کے واسطے اور نعمتین عابدون اور مطیعون کے لیے حق ہے اور منکر و نکیر کا سوال حق ہے
وہ دو فرشتے ہین مہیب صورت نیلی پیلی آنکھون والے قبر مین مردے کے پاس آتے ہین اور
سوال کرتے ہین کہ پروردگار تیرا کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اگر جواب موافق سوال کے دیا تو نازو
نعمت مین رہے اور مثل عروس خواب ناز مین استراحت کرے اور قبر اُسکی ایک چمن چمنہاے جنت سے
متصور ہو اگر عمدہ جواب سے برات نہوئی تو محنت و عذاب دیکھے اور قبر اُسکے حق مین ایک غار
غارمون دوزخ سے ہو قبر سے مراد عالم برزخ ہے کہ دنیا اور آخرت مین واسطہ ہے اور اُسے عالم
مثال کہتے ہین اور یہ عالم کہین آسمان و زمین پر کسی خاص جگہ نہین بلکہ اس عالم حس کا دوسرا
پہلو وہ ہے۔قبر سے مراد یہان مدفن نہین تاکہ یہ کیفیت شامل اُن لوگون کی نسبت بھی ہو جو دریا
مین ڈوب گئے ہین یا آگ مین جل کر مر گئے ہین یا کسی جانور نے اُن کو کھا لیا ہے اور عذاب
روح اور بدن دونون کو ہوتا ہے مطلع ہونا اُس کی کیفیت پر ضرور نہین اور بعد مرنے کے قبرون
سے مردونکا زندہ ہو کر اُٹھنا حق ہے عاقل و مجنون و صبی و جن و شیاطین و طیور و حشرات
کل اُٹھین گے ظاہر ہے کہ جس نے اول عدم صرف اور نابود محض سے پیدا کیا اور کتم عدم سے وجود
مین لایا وہ بار دگر بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔سباع و بہائم وغیرہ سے باہم دگر قصاص ہوگا اور
نابود کئے جائین گے اور جن و انس و شیاطین ہمیشہ دوزخ یا بہشت مین رہینگے اور عملونکا تولاجانا
حق ہے تاکہ مقدار نیکی و بدی کی بندون کو معلوم ہو اور خدا اے علیم تو جانتا ہی ہے مگر یہ یاد رہے
کہ اعمال کا وزن نہین ہوگا بلکہ اعمال نامونکا وزن ہوگا یعنی جن کاغذون مین بندون کے
اعمال لکھے ہونگے وہ وزن ہو کر اُن کی کمیت معلوم کی جاے گی کیونکہ اعمال اعراض ہین اور
ہلکا بھاری ہونا جواہر کی شان سے ہے مؤمن کو لازم ہے کہ ایمان تو ترازو کے ہونے اور اعمال
کے تلنے پر لاے مگر دریافت حقیقت اور ادراک کیفیت کی جانب متوجہ نہو کہ کہان قائم ہوگی اور
اعمال کیونکر وزن کئے جائینگے یا اعمال نامے وزن کئے جائینگے تو اُن مین اوراق کی کمی بیشی اور
لمبے چوڑے اور ہلکے بھاری اور خط کے خفی و جلی ہونے اور سیاہی کی جسمیت اور عبارت کے

Marfat.com

طول وقصر کی کیا کیفیت ہے اور نامۂ اعمال مسلمانون کے داہنے ہاتھ مین سامنے سے اور کافرون کا پیٹھ کے پیچھے سے بائین ہاتھ مین ملنا حق ہے اور حساب لینا بندون سے ایک ایک ذرہ نیکی وبدی کا حق ہے اور گواہی اعضا کی حق ہے اور حوض کوثر حق ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قیامت کے دن ہوگا اور اُسکا پانی دودھ سے سفید تر اور اُسکی بو مشک سے خوش تر ہوگی اور اُس مین تارون سے زیادہ اور روشن تر کوزے ہین جو کوئی اُسکا پانی ایک دفعہ پیے گا پھر کبھی پیاسا نہو گا۔ اور پل صراط حق ہے کہ حق تعالی روز قیامت کو ایک پل دوزخ کی پشت پر بال سے باریک تر اور تلوار کی باڑھ سے تیز تر رکھے گا اور اُسپر سے سبکو گذرنا ہوگا بعض ہوا کی صورت بعض آب روان کی مانند بعض تیز گھوڑے کی چال سے بعض پیادہ چلنے والے کی رفتار سے بعض چیونٹی کی روش سے اُس پل کو طے کرین گے اور یہ سب تفاوت بقدر کمی بیشی اعمال حسنہ کے ہر شخص کے گذرنے مین ہوگا جتنے نیک اعمال زیادہ ہین اتنا ہی طے کرنا پل کا آسان ہے بعض یہ بھی نجانین گے کہ پل تھا یا نہ تھا اور بعض مجروح ہونگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے۔

شفاعت وجنت ودوزخ

شفاعت پیغمبرون اور علما وصلحا کی گنا ہگارون کے واسطے حق ہے مگر بعد اذن حق تعالی کے اور جہان شفاعت کا منع آیا ہے وہان وہی شفاعت مراد ہے جو رب العالمین کے اذن اور رضا کے بغیر ہو اور جنت ودوزخ حق ہین اور دونون پیدا ہو چکی ہین اب بھی موجود ہین آدم وحوا کا قصہ دلیل قاطع ہے اسپر فنا نہونگی ہمیشہ رہینگی البتہ بقدر آن واحد کے اس قول کے صادق آنے کے لیے کل شی ھالك الا وجهه صور فنا کے وقت فنا ہو جائینگی۔ اور تعیین مکان بہشت دوزخ کی از روے نقل کے ثابت نہین ہے اور چونکہ آدمیون کے نزدیک آسمان وزمین سے کوئی چیز بڑی نہین ہے اسلیے تمثیل کے طور پر کہا عرضها السموات والارض یعنی عرضها کعرض السموٰت والارض یعنی چوڑائی بہشت کی مثل چوڑائی آسمان وزمین کے ہے اور اِس آیت سے یہ مراد نہین ہے کہ جو عرض بہشت کا ہے وہی بعینہ آسمان وزمین کا ہے کیونکہ اِس صورت مین تداخل اجسام لازم آتا ہے

اور وہ ممتنع ہے اور جہان شارع نے سونا چاندی یا موتی وغیرہ کی چیزین جنت کے لیے بیان فرمائی ہین سو وہ اِن معدنیات کی قسم سے نہین ہین اور سمجھانا منظور تھا اِس عالم کے لوگون کو بس جنت مین جو چیزین یہان کے سونے یا چاندی یا موتی کے مشابہ کسی وصف مین تھین اُنکے سمجھانے کے واسطے اُن کو سونے چاندی یا موتی سے تعبیر کیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ سونا چاندی وغیرہ معدنیات یا عناصر کی چیزین ابدالآباد تک قیام پذیر نہین ہوسکتین بہشتی طرح طرح کی نعمتون سے خوش وخرم رہین گے اور دوزخی بانواع الانواع عذاب سے معذب ہوا کرینگے۔

شرائط قیامت

قیامت کی سب شرطین اور آخرت کے احوال جنکی مخبر صادق نے خبر دی ہے حق ہین جیسے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کہ توبہ کے دروازے بند ہوجانے کا دن ہے اور دجال اور دابۃ الارض کا ظہور کرنا اور یاجوج ماجوج کا خروج کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسلمانون کی مدد کے لیے آسمان سے اُترنا اور تین خسف کا واقع ہونا ایک مشرق مین ایک مغرب مین اور ایک جزیرۂ عرب مین اور آسمانون کا پھٹ جانا اور کاغذ کی طرح لپٹ جانا اور تارون کا گر پڑنا اور اسرافیل کا صور پھونکنا ایکبار واسطے فنا کے اور دوبارہ واسطے زندہ ہونے کے اور باقی نہ رہنا سوائے واحد قہار کے یہ سب باتین واقع ہونے والی ہین۔

ایمان

ایمان حق تعالیٰ پر فرض ہے اور ادراک فرضیت کے لیے عقل کافی ہے اور شرع اسکی مؤید وموفق ہے اور ایمان تصدیق قلبی اور انقیاد واقرار زبانی کو کہتے ہین تصدیق بغیر انقیاد واقرار کے مفید نہین یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو کچھ کہ وہ خدا کے پاس سے لائے ہین اُسکو دل سے سچ جاننا اور مان لینا اور اُن کی پیغمبری کو دل سے قبول کرنا اور زبان سے اُسکا اقرار کرنا اور اُسکی گواہی دینا ایمان کہلاتا ہے اور اعمال ماہیت ایمان کا جز نہین بلکہ منجملہ کمالات ایمان سے ہین اِسی واسطے انکا تارک دائرۂ ایمان سے خارج نہین ہوتا اور نیز اعمال مین کیفاً اور کماً دونون طرح کی کمی بیشی پیدا ہوتی ہے جیسے فرض کو ادا کرنا صدق دل

Marfat.com

اور اطمینان اور تمام آداب کی رعایت کے ساتھ افضل ہے کیفیت مین نفل سے بلکہ اُس فرض سے بھی بدرجہا افضل ہے جو ناقص طور پر ادا ہوا اور دو فرض ادا کرنا افضل ہے تعداد کی رو سے ایک فرض کے ادا کرنے سے اسی طرح تمام فرض اور اُس کے ساتھ ساری سنتین اور نفل ادا کرنا صرف فرض سے ہر طرح بہتر ہے اور ایمان مین کمی و زیادتی نہین ہوتی اس لیے کہ اگر تصدیق نہین ہے تو مؤمن نہین ہے اور تصدیق عبارت ہے علم الیقین سے اُس مین گنجائش گھٹنے بڑھنے کی نہین نہ یہ کہ جو شخص اعمال کا زیادہ پابند ہے وہ زیادہ مؤمن ہے جو گناہگار ہے وہ کم مؤمن ہے کیونکہ جب اعمال جزو ایمان نہین تو اعمال کی کمی بیشی سے ایمان مین کمی بیشی نہین ہو سکتی اور یہ بھی ایک معمولی سی سمجھ کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ایمان اعتقاد کا نام ہے جو دل سے متعلق ہے اور اعمال اعضا کے کام ہین اس لیے نہ اُن دونون سے کوئی حقیقت مرکب ہو سکتی ہے نہ اِن مین سے ایک دوسرے کا جز ہو سکتا ہے اور متعلق ایمان مین کچھ تفاوت نہین یعنی معتقدات کے لحاظ سے سب مسلمان برابر ہین ایمان کے لیے جن مسائل پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے وہ سب کے لیے یکسان ہین صحابہ اور تمام مسلمان اس لحاظ سے برابر ہین کہ دونون ایک ہی چیز یعنی توحید و نبوت کا اعتقاد رکھتے ہین - اور ایمان و اسلام ایک چیز ہے دونون مین تغائر نہین اور اسلام و ایمان کے ایک ہونے سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے سے جدا نہین ہو سکتا دونون مین تلازم ہے جب ایک کسی پر صادق آئیگا تو دوسرا بھی بالضرور صادق آئیگا یہ نہین ہو سکتا کہ کسی کی نسبت کہا جاے وہ مؤمن ہے اور مسلمان نہو یا یہ کہا جائے کہ وہ مسلمان ہے اور حقیقت مین وہ مؤمن نہو- اور ایمان درمیان بیم و امید کے ہے اور وقت سکرات موت کے جب آخرت کے احوال نظر آتے ہون اُسوقت کا ایمان لانا مقبول نہین کیونکہ ایمان بالغیب چاہیے اور یہ ایمان بالغیب نہین اور یہ کہنا نہ چاہیے کہ مین مؤمن ہون اگر اللہ نے چاہا کیونکہ اس کہنے سے ایمان مین شک پایا جاتا ہے اور شک یقین مین روا نہین اگرچہ یہ کلمہ تبرک اور تادب کے واسطے اور جہان کام خداے تعالیٰ کی طرف حوالے کرنا ہوتا ہے وہان بھی استعمال کرتے ہین مگر ایمان کے ساتھ تبرکاً بھی اِسکا استعمال درست نہین اِس لیے کہ موہم شک ہے ایمان[1] پانچ قسم پر ہے (۱) ایمان مطبوع وہ ایمان ملائکہ کا ہے (۲) ایمان معصوم وہ انبیا کا ایمان ہے

(۳) ایمان

[1] دیکھو بہجۃ العلوم فی شرح عقیدۃ الاصول ۱۲

Marfat.com

(۳) ایمان مقبول وہ مومنون کا ایمان ہے (۴) ایمان موقوف وہ بدعتیون کا ایمان ہو (۵) ایمان مردود وہ منافقون کا ایمان ہے۔ اور گناہ کبیرہ کرنا بندہ مؤمن کو اصل ایمان سے نہین نکالتا ہے یعنی گناہ کبیرہ مؤمن کو کافر نہین بناتا بلکہ فاسق اور عاصی بناتا ہے اِس لیے کہ تصدیق باقی ہے اور گناہ کبیرہ کرنے والے مؤمن ہمیشہ دوزخ مین نہ رہینگے اگرچہ بے توبہ مرے ہون اور جب تک خدا تعالیٰ چاہیگا بقدر مکافات اُن گناہون کے اُن کو دوزخ مین رکھکر پاک وصاف کرکے پھر اُنکو بہشت مین داخل کریگا اپنے فضل وکرم سے یا جناب شفیع المذنبین کی شفاعت سے۔ اور مرتکب کبیرہ کی بخشش مشیت الٰہی پر ہے چاہے کرے یا نہ کرے اور عذاب کرے اور چاہے وہ کبیرہ کو بے توبہ بطریق خرق عادت کے بخشدے اور صغیرہ پر عذاب کرے مگر حق تعالیٰ کفر وشرک کو نہین بخشتا ہے اور یہ بات شرعاً وعقلاً دونون طرح ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے بموجب مؤمن مطیع کو ایمان وطاعت پر یقیناً ثواب دیگا اور وعدے سے قطع نظر ثواب دینا مطیع کو یا عذاب کرنا عاصی کا حق تعالیٰ پر واجب نہین ہے۔ اگر کسی نے ایک کبیرہ سے توبہ کی اور دوسرے کبیرہ پر اصرار کیا تو توبہ اُسکی مقبول ہے اور جس نے جمیع کبائر سے توبہ کی اُسکو صغائر سے بھی توبہ کرنا ضرور ہے ورنہ احتمال عذاب باقی ہے۔ اور عفو کرنا حق تعالیٰ کا لوگون کے حقوق کو بطور خرق عادت کے جائز ہے۔

نبوت

واسطہ ہونا انبیا کا درمیان ممکنات اور واجب الوجود کے ضرور تھا کیونکہ ہدایت واجب الوجود کی نسبت ممکنات کے کہ باہم متغائر ہین بالواسطہ ہونا چاہیے اور جو واسطہ دونون کا برزخ ہو وہ انبیا علیہ السلام ہین پس اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاش ومعاد کے لیے محض ازراہ تفضل جنس بشر سے انبیا ورسل کو واسطے پیغمبری کے بھیجا کہ آدمیون کو معرفت الٰہی سے کہ عقل اُسکے معلوم کرنے سے عاجز ہے آگاہ ومطلع کرین اور احکام الٰہی سے بہ نسبت واجب ومندوب اور حرام ومکروہ ومباح کے خبردار کرین اور سب پیغمبرون کی معجزون کے ساتھ تائید کی اور معجزے دلیل ہین اُنکی نبوت کے حق ہونے پر۔ اور معجزہ امر خارق عادت

Marfat.com

کو کہتے ہین کہ اُس سے اظہار صدق دعویٰ نبوت مقصود ہوتا ہے کیونکہ مخالف کو خداے تعالیٰ کی طرف سے ایسے امر بنانے کی قدرت نہین ہوتی بلکہ وہ عاجز ہوتا ہے اور طریقہ ہدایت کا از طرف خداے عزوجل ہمیشہ ایسا ہی جاری رہا کہ ہر پیغمبر اور نبی اللہ کے زمانے مین جس علم اور عمل کی وجہ سے قوم کو ضلالت ہوئی تھی وہی معجزہ اُس نبی کو خاصکر عطا ہوا جیسے حضرت موسیٰؑ کو ابطال سحر کا معجزہ خواہ حضرت عیسیٰؑ کو شفاے امراض لاعلاج مثل برص حقیقی اور کور مادر زاد کا اور ہمارے نبی کو فصاحت وبلاغت - اور بواسطۂ خبر متواتر نسبت معجزات کے ہمارے حق مین اور بواسطۂ حسن صحابۂ کرام کے حق مین عقل حکم کرتی ہے کہ حضرت محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بیشک رسول خدا ہین جو خدا کی طرف سے پیغام امر و نہی اور وعد و وعید کا لائے ہین اور سب سے بڑا معجزہ اُن کا قرآن ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کیا تھا قرآن کی عبارت اتنی اعلیٰ درجے کی فصیح و بلیغ ہے کہ کوئی شخص فصحاے عرب سے باوجود حد باندھنے اور دشمنون کی کثرت کے بھی کسی چھوٹی سی چھوٹی سورت کی مثل نہین بنا سکا حالانکہ وہ لوگ فصاحت و بلاغت مین آنحضرتؐ سے کسی طرح کم نہ تھے کیونکہ جہان کے آپ رہنے والے تھے وہین کے وہ بھی بلکہ مجتمع ہوکر بھی اُسکی مثل نہ بنا سکے باوجودیکہ اُنکو عار دلا کر کہا جاتا تھا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنی قرآن کے کسی ٹکڑے کے مانند تم بھی بنا لاؤ اگر تم سچے ہو مقابلہ حروف سے مقاتلۂ سیوف اُن کے نزدیک آسان تھا - اور عدد انبیا و رسل کا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے پس ایمان لانے مین رسل اور انبیا پر عدد کا لحاظ نکرنا چاہیے کہ کفر بہ نسبت بعض پیغمبرون کے اور اقرار نبوت بہ نسبت بعض کے کہ پیغمبر نہین ہین عائد نہو پس عدد سے درگذر کرکے انبیا مین سے وہ جن کا ذکر قرآن مین وارد ہوا یا متواتر حدیث سے ثابت ہوا بہ صراحت اُن کی نبوت پر اقرار کرنا چاہیے اور جنکا ذکر متواترات مین نہین ہے اُنکی نبوت سے نہ اقرار کرنا چاہیے نہ انکار اول انبیا مین آدم علیہ السلام ہین اور آخر سب کے حضرت سرور عالم فخر بنی آدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور آنحضرتؐ خاتم پیغمبران ہین بعد حضرتؐ کے کوئی پیغمبر نہ آیا اور نہ آئے گا شریک اُنکا نبوت مین اُن کے زمانے مین کوئی نہ تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ نازل ہونگے وہ بعنوان رسالت نازل نہونگے بلکہ دین محمدی کے تابع ہونگے اور اب وہ اپنے جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر موجود ہین جب اُن کو یہود نے قتل کرنا چاہا تو خدا نے اُنکے مشابہ ایک اور آدمی کو کردیا اور اُن کو آسمان پر اُٹھا لیا چنانچہ اللہ فرماتا ہے

وما قتلوہ

Marfat.com

وَقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ
یعنی یہود کا قول ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا مار ڈالا اور حال یہ ہے کہ نہ اُسکو مارا ہے نہ سولی پر چڑھایا ہے لیکن وہی صورت بنگئی اُن کے آگے اور بعض کہتے ہین کہ شُبِّهَ لَهُمۡ سے یہ مراد نہین کہ کسی اور شخص کی صورت حضرت عیسیٰؑ کی سی صورت ہوگئی مطلب یہ ہے کہ شبہہ ڈالا گیا اُنکے لیے وہ شبہہ یہ تھا کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھا لیے گئے تو سرداران یہود نے دانستہ ایک غیر آدمی کو عوام کی دھوکا دہی کی غرض سے سولی دیدی اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہین قیامت کے قریب زمین پر اُترینگے اور دجال کو قتل کرینگے اسکے بعد خدا اُنکو موت دیگا۔

عصمت انبیا و تفضیل انبیا

عصمت شرط نبوت ہے اور مطاع ہونا اُنکا لوازم نبوت سے ہے اور ظاہر ہے کہ بشر ہین سے جو شخص باین صفات متصف ہوگا اُس شخص سے جس مین یہ صفات نہون افضل ہوگا لہذا انبیا و رسل افضل خلائق ہین اور خدا کے نزدیک محبوب ترین خلائق ہین اور سوائے نبیؐ کے کوئی کسی وقت مین ادنیٰ درجہ پیغمبر کو نہین پہونچ سکتا پس تمام بنی نوع انسان سے کوئی شخص انبیا کے مرتبہ کو نہین پہونچ سکتا۔ البتہ انبیا آپس مین فاضل و مفضول ہین یعنی بعضون کا مرتبہ

[illegible]

بعضون سے زیادہ ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ کون پیغمبر اِن پیغمبرون مین بڑے رتبے والا ہے اور کون مرتبے مین کم ہے البتہ ہمارے پیغمبر سب انبیا علیہم السّلام سے افضل ہین نبوت اُن کی ثابت ہوئی ہے اور خود اُنھون نے اپنی فضیلت کی خبر دی ہے اور برخلاف اور انبیا و مرسلین کے وہ سب خلق کی طرف بھیجے گئے ہین اُن کی دعوت تمام ممالک کے بنی آدم اور جنون کو عام ہے مگر بعثت اولیٰ عرب کے انس وجن کی طرف ہے اور اُن کے ذریعے سے دوسرے ملکون تک رسالت پہونچی اِس لیے کتاب آپ پر عربی زبان مین مذاق اہلِ عرب کے موافق نازل ہوئی تاکہ اُنکے ذریعہ سے اِس کلام پاک کے دقائق اور معانی اور احکام سلسلہ بسلسلہ اور ممالک مین پہونچ جائین اگر ہر قوم کے لغت کی رعایت رکھی جاتی تو اختلاف اور تحریف اور کمی بیشی اس حد تک اُس کتاب مین ہو جاتی کہ اصل مطلب کا سمجھنا دشوار ہو جاتا اور جنپر ایسی کتاب نازل ہوتی وہ بھی ہر قوم کے لغات و معانی بلکہ مخارج حروف و لہجہ نہین جانتے تھے پس کلام مجہول اللفظ والمعنی کو کس طرح اُن لوگون تک پہونچا سکتے اور وحی مین رویت فرشتے کی شرط نہین ہے اور وحی نبی کا خاصہ ہے۔ اور سب پیغمبر خدا کا حکم پہونچانے مین سچے ہین اور جو امور نہی کرتے ہین خدا کی طرف سے کرتے ہین نہ اپنے دل سے اور سب انبیا پیغمبری پانے سے آگے بھی اور پیغمبری پانے کے پیچھے بھی اصلی اور طبعی کفر اور گمراہی سے پاک اور محفوظ ہین اور کبائر بھی انبیا سے بعد نبوت عمداً صادر نہین ہوتے اور سہواً گناہ کبیرہ سے بھی معصوم مطلق ہین کیونکہ ہم لوگ اُنکی اقتدا کے ساتھ مامور ہین جو کہ اُن سے قول و فعل صادر ہو پس اُن سے کیونکر وہ چیز واقع ہوگی جو ناشایستہ ہو اور ہم اُنکی اقتدا کے ساتھ حکم کیے جائین اور جو صغیرہ ایسے ہین کہ اُن سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور رذیلہ پن پایا جاتا ہے وہ انبیا سے نہ عمداً سرزد ہوتے ہین اور نہ سہواً ہر طرح معصوم ہین البتہ جو صغیرہ ایسے نہین ہین وہ انبیا سے سہواً ممکن الوقوع ہین مگر اپنی خطا پر جمے نہین رہتے اُنکو غیب سے تنبیہ ہو جاتی ہے ہان اتنا ضرور ہے کہ جو سہو و نسیان اُن اقوال مین جو خبر دینے اور احکام الٰہی اور شرائع کے پہونچانے سے تعلق رکھتے ہین جائز نہین کیونکہ واقع کے خلاف خبر دینا کذب ہے اور کذب سے انبیا کی عصمت واجب ہے اس لیے کہ کذب کی وجہ سے اُنکی خبرون سے وثوق اُٹھ جائیگا مگر جس بات کا کہ حق تعالیٰ نسخ چاہتا ہے اُسکو فراموش کرادیتا ہے اور یہ جائز ہے کہ انبیا کسی کار مباح کا قصد کرین اور وہ اتفاقی طور پر معصیت ہو جائے۔ اور انبیا کی اس لغزش کو

Marfat.com

نزلت کہتے ہین اور جن جن انبیا سے زلات سرزد ہوئے ہین سب معاف کردئے گئے ہین اور نیز انبیا منزہ ہین اصل فطرت مین اخلاق رذیلہ سے مثل عُجب اور حسد اور حقد اور جبن اور بکر وغیرہ کے اس لیے کہ رذائل اخلاق معاصی قلب ہین جو معاصی اعضا سے بدتر ہین۔ اصل فطرت انبیا علیہم السلام کی ایسے مادۂ فاضلہ اور جوہر علیا سے واقع ہوئی ہے کہ صدور ایسے معاصی ۔۔ پر عام مکلفین کی نسبت وعید وارد ہے ناممکن ہے اور عطا ہونا ایسے مادۂ فاضلہ اور جوہر علیا کا امر وہبی ہے اصل فطرت مین نہ کسبی اور نہ کوئی نوع بشر سے بحالت اکتساب ترقی کرتے ہوئے مدارج کمال مین اُن کے رتبے کو پہونچتا۔

معراج

معراج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری مین مع روح اور جسد مقدس کے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہان سے آسمان تک پھر جہان تک کہ خدائے تعالیٰ نے چاہا حق ہے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس تک جانا قرآن سے ثابت ہے انکار اسکا کفر ہے اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین انکار اسکا گمراہی و فسق ہے اور آگے اس سے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا احادیث آحاد سے ثابت ہے انکار اس کا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہے اور معراج آسمانون کے اوپر مخصوص ہے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لیجانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانون کے اوپر اُن کے حکم توفی مین تھا۔

اہل بیت تفضیل صحابہ

اہل بیت سے مقصود حضرت کی اولاد اور بیبیان ہین اور امام حسنؓ و حسینؓ بھی اہل بیت مین سے ہین اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت علی کو معاشرت و ملازمت رہی ہے اس لیے وہ بھی اُن مین سے ہین اور حضرت کے اصحاب سب امت سے بہتر اور افضل ہین اور خلفاے اربعہ سب اصحاب سے افضل ہین اور اُن کی افضلیت بترتیب خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمانؓ ذی النورین پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین افضل ہین اور فضیلت کے

یہان معنے عند اللہ زیادتی ثواب کے لیے جاتے ہین اور کسی دوسری وجہ کی تفضیل مثلاً کثرت علم و شرف نسب و شجاعت و مروت وغیرہ جنکو عرف مین فضیلت سمجھتے ہین یہان مقصود نہین پس جس کو کثرت ثواب کی وجہ سے تفضیل حاصل ہو اُس کے لیے یہ بات منقصت کا موجب نہین ہے کہ غیر شخص اُس سے کسی دوسری قسم کی صفت عرفی مین زیادہ ہو مثلاً کوئی صحابی کثرت روایت مین حضرت ابوبکرؓ سے زیادہ ہو تو اس فضل جزی سے اُن کے فضل کلی مین نقصان نہین آتا کیونکہ من جمیع الوجوہ ایک صحابی کی تفضیل دوسرے صحابی پر محال ہے اسلیے کہ تفضیل حضرت علی کی جہاد سیفی اور سنانی اور فن قضا اور ہاشمیت خصوصاً زوجیت بتول مین صدیق اکبر پر قطعی ہے بس مراد تفضیل سے یہی ہے کہ جس کو نبی کے ساتھ زیادہ مشابہت تھی ریاست امت کے معاملے اور دین کی محافظت اور فتنہ و فساد کے مٹانے اور احکام شریعت کے جاری کرنے اور ملکون مین اسلام پھیلانے اور حدود و تعزیرات قائم کرنے مین کہ یہ باتین ثواب کی ہین وہ افضل ہے اور خلفاے اربعہ کے بعد باقی عشرہ مبشرہ یعنی طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید و عبیدہ بن جراح صحابہ مین افضل ہین بعد عشرۂ مبشرہ کے اُن صحابہ کو فضیلت حاصل ہے جو جنگ بدر مین شریک ہوے اور بعد ان کے اُن صحابہ کو فضیلت ہے جو جنگ احد مین شریک ہوے اور بعد اہل احد کے اہل بیعت رضوان کو فضیلت ہے اور عشرہ مبشرہ اور بی بی فاطمہ اور خدیجہ اور عایشہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم جنتی ہین اور اسلام مین اُنکا مرتبہ اعلیٰ ہے اور بی بی فاطمہؓ سردار ہین سب بہشت کی عورتون کی اور حسنؓ و حسینؓ سردار ہین جوانان اہل بہشت کے اور ابوطالب حالت کفر پر مرا ہے اور جناب رسالت مآب کے اہل بیت گناہون کے صدور سے محفوظ تھے معصوم نہ تھے عصمت انبیا سے خصوصیت رکھتی ہے اور اِن بزرگون کا حال دوسرے مجتہدین کا سا ہے کہ اپنے اجتہادات مین مصیب بھی ہوتے ہین اور مخطی بھی اور جس طرح انبیا سے زلات سرزد ہوے ہین اِن سے بھی سرزد ہوئے ہین اور وہ یہ ہے کہ ایسے امور اُن سے بھول چوک کر واقع ہو جاتے ہین جو اُن کے مراتب کے خلاف ہین نظیر اسکی یہ ہے کہ جب حضرت صدیق نے حضرت فاطمہ زہراؓ کی مرضی کے موافق باغ فدک تقسیم نہ کیا تو وہ اُنسے ناخوش ہو گئین اور حضرت ابوبکرؓ سے ترک کلام کر دیا اور برابر ترک کلام کئے رہین یہانتک کہ اُنکی وفات ہو گئی یہ بی بی صاحبہ کی طرف سے زلّت واقع ہوئی جس مین کسی قسم کا گناہ نہین ہے ملیہ

Marfat.com

خلافت

خلافت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس برس تک رہی بعد اُسکے بادشاہت اور سرداری ہوگئی حضرت ابوبکرؓ کی مدت خلافت دو برس اور چار مہینے اور حضرت عمرؓ کی دس برس اور چھ مہینے اور حضرت عثمانؓ کی بارہ برس چند روز کم اور حضرت علیؓ کی چار برس اور نو مہینے ہے اِس حساب سے خلافت چارون خلفا کی اُنتیس برس اور سات مہینے مین تمام ہوتی ہے اور پانچ مہینے جو باقی رہے اُن مین حضرت امام حسن خلیفہ رہے پس یہ بھی خلفا مین سے ہوے اور یہ خلافت راشدہ ہے کہ نبوت کے طور پر ہے اور رسول علیہ السلام کی نیابت ہے جب خلافت راشدہ کا زمانہ گذر چکا اور حکومت وامامت کا دور شروع ہوگیا تو حضرت امام حسنؓ نے معاویہ سے جو بر سر نزاع تھے صلح کرلی اور خلافت سے کنارہ کش ہوگئے پس یہ صلح امام حسن کی مقبول تھی اور معاویہ اسلام کے پہلے بادشاہ تھے۔ اور امام حسینؓ کا خروج خلافت راشدہ کے دعوے کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ رعایا کو یزید کے پنجۂ ظلم سے بچانے کے لیے گئے تھے تاکہ اُسکا تسلط جمنے نہ پائے کیونکہ ابھی تک اُسکا پورا پورا تسلط نہین ہونے پایا تھا اور اہل مکہ و مدینہ وکوفہ نے بھی اُس سے برضا و رغبت بیعت نہ کی تھی اور حدیث مین جو آیا ہے کہ بادشاہ ظالم سے تعرض نکرنا چاہیے یہ اُس صورت مین ہے کہ اُسکی سلطنت بلا مزاحمت و منازعت جم چکی ہو۔ اور خلفاے راشدین کے بعد سلاطین اسلام پر لفظ خلفا کا استعمال مجازاً ہے اور خلفاے اربعہ کی خلافت کا ثبوت نہایت بدیہی ہے۔ جبکہ مفہوم خلیفہ کا اور اُس کی شرطین ذہن مین تصور کرین اور چارون خلیفہ کی سوانح عمری اور احوال تاریخی پر نظر ڈالین تو عقل بالبداہت حکم کرتی ہے کہ اُن مین خلافت کی شرطین ثابت ہین اگر خلافت کے ثبوت کا خفا اِن مین کچھ ہے تو وہ دوسرے کی وجہ سے ہے جو مفہوم خلافت مین مان لیے گئے ہین جیسے شیعہ عصمت اور وحی باطنی امام مین ہونا شرط کرتے ہین ورنہ یہ مسلمان بھی تھے عاقل بھی تھے بالغ بھی تھے آزاد بھی تھے مرد بھی تھے اعضا

[illegible]

بھی اِن کے دوست تھے قریش بھی تھے مجتہد بھی تھے اور اُنھون نے کافرون سے جہاد بھی کیے بلاد روم و عجم کو انھون نے تسخیر کیا ہے اور خلافت کے لیے اِسی قدر کافی ہے اور جس قدر مخالفین نے اُن پر افترا کیا ہے اور عیب لگائے ہین اُس کا مرجع امر مختلف فیہ ہے جسے سواے اُن کے اور مسلمان صحیح نہین جانتے ہین۔

صحابہ پر طعن نکرنا چاہیے

اگرچہ بڑے بڑے صحابہ عمداً گناہون کے صدور سے محفوظ تھے مگر یہ نہ تھا کہ تمام صحابہ مین سے کوئی بھی قابل طعن نہو اس لیے کہ بعض صحابہ سے شراب خوری ثابت ہوئی ہے اور جناب سرور کائنات نے اُنپر حد جاری کی ہے اور مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت سے بی بی عائشہ تہمت زنا ثابت ہو اور اُنپر حد جاری کی گئی اور ماعز اسلمی نے زنا کیا اور سنگسار کیے گئے مگر اتنا ضرور ہے کہ بوجہ صحبت خیر البشر کے اُن کی خطائین قابل گرفت نہین دیکھو اللہ پاک نے حضرت آدمؑ کے حق مین کہا ہے وَعَصٰے اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی یعنی آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور گمراہ ہوگیا اور حضرت یونسؑ کی شان مین کہا وَهُوَ مُلِيْمٌ یعنی وہ ملامت مین پڑا ہوا تھا باوجود اِسکے حضرت آدمؑ کو گناہگار اور گمراہ کہنا کفر ہے اور حضرت یونسؑ کے حق مین لفظ مُلِیم استعمال کرنا نا جائز اِس وجہ سے اُمتیون کو مناسب ہے کہ صحابہ کے حق مین کلمۂ خیر کے سوا کچھ نکہین اگر کچھ برخلاف خیر و خوبی کے منقول ہو اُس سے چشم پوشی کرین کیونکہ صحابہ و محبین رسول کے بُرا کہنے مین اگر دلائل قطعی کی مخالفت ہے تو کفر ہے جیسے بی بی عائشہ پر زنا کی تہمت کرنا اس لیے کہ خداے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین اِس عیب سے اُن کی بریت بیان کردی ہے اور اگر ادلۂ قطعی کا خلاف نہو تو یہ گناہ کبیرہ ہے پس کسی صحابی پر لعنت نکرنا چاہیے نہایت کار کسی صحابی کا خلیفۂ برحق سے بغاوت اور اُسپر خروج ہوگا تو یہ ارتکاب کبیرہ ہے اور مرتکب کبیرہ قابل لعن نہین قرابت داران رسولؐ نے اپنے دشمنون کی تکفیر کب کی جو اورون کو کرنا چاہیے اور نفرت جو انکو مخالفین سے تھی یہ بوجہ نزاع اور جنگ و جدل کے پیدا ہوگئی تھی مگر ایمان و اسلام مین اُن کے کسی طرح کا کلام نہ تھا اللہ تعالیٰ نے لعنت کے فضول کام سے اپنے بندون کو معاف رکھا ہے اِسلیے کہ اگر کوئی عمر بھر ابلیس پر لعنت نکرے تو اُس سے قیامت کو سوال نہ ہوگا کہ تو نے لعنت کیون نہین کی اور لعنت کرنے کی صورت مین تو سوال کا اندیشہ ہے[1]

[1] دیکھو کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۲

اور کسی کا قتل یا بیحرمتی گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں توبہ سے کفر بھی مغفور ہے تو گناہ کبیرہ بدرجۂ اولیٰ معاف ہو سکتا ہے دیکھو وحشی نے حمزہ عم رسول علیہ السلام کو قتل کیا اور جب وہ مسلمان ہو گیا تو وہ مستحق لعنت نرہا گناہ معاف ہو گیا پس گناہگار مسلمان کو برا کہنے سے زبان روکنا چاہیے کیا عجب کہ اللہ نے اُسے توفیق توبہ دی اور حسن خاتمہ نصیب کیا ہو۔

تکفیر اہل قبلہ

اہل قبلہ کو جو مسلمانوں کے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہین اور قرآن وحدیث کے ساتھ تمسک کرتے ہین اور شہادتین کی تصدیق و اقرار کرتے ہین کافر کہنا نہ چاہیے جب تک کہ کوئی قول و فعل کفر کا اُن سے صریحاً نہ پایا جائے جیسے معاد کا یا خدائے تعالیٰ کے وجود کا یا نبی کا یا اور ضروریات دین کا انکار کرنا اور کفر کا التزام کفر ہے اُسکا لزوم کفر نہین۔ اگر مدلول نص کو مدلول نص اعتقاد کر کے بے تاویل انکار کرے اور کہے کہ ہر چند نص وارد ہے مگر مین اس بات کو قبول نہین کرتا یہ کفر کا التزام ہے اور اگر نص کو تاویل کر کے اگرچہ وہ تاویل حقیقت مین صحیح نہو مدلول ظاہر کو نہ مانے تو یہ لزوم کفر ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ جب کسی حکم منصوص کا جو نص قطعی ثابت ہے تاویل باطل کے ساتھ انکار کرتے ہین تو کفر لازم نہین آتا سو یہی حال **شیعہ** کا ہے کہ وہ دین محمدی کو حق جانکر ایمان لائے ہین اور انھون نے اُس اجماع سے جو خلفائے ثلثہ کی خلافت پر ہوا ہے اجماع سمجھکر انکار نہین کیا ہے بلکہ ایک شبہہ اُن کے دل مین پیدا ہو گیا ہے جس سے اجماع کے منکر ہین اور وہ شبہہ یہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے بسبب تقیہ کے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تھی اور حقیقت مین اُن کے خلیفہ برحق ہونے کے معتقد نہ تھے پس در اصل اجماع منعقد نہین ہوا تھا اگرچہ یہ شبہہ باطل ہے مگر اُن کے عندیے مین تو صحیح ہے اس لیے تکفیر سے روکتا ہے پس اس طرح کی باتین بدعت ہین کہ تاویل سے صادر ہوئی ہین اور یہان سے عدم تکفیر **خوارج** کا بھی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق مین فرمایا ہے یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ یعنی دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر شکار مین سے اِس سے مقصود نکل جانا امام برحق کی اطاعت سے ہے اور حقیقت مین اسلام سے نکل جانا مراد نہین اور عموماً صحابہ ادخصوصاً

Marfat.com

شیخین کو بُرا کہنا کفر نہین فسق ہے اِس لیے کہ مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور صحابہ اور دوسرے مسلمان اِس حکم مین برابر ہین بالفرض اگر کوئی مسلمان خلفاے راشدین مین سے کسی کو قتل کر ڈالے تو بھی وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہین ہوتا اور ظاہر ہے کہ بُرا کہنا قتل سے کمتر ہے ہان معاصی کا حلال جاننا کفر ہے جس طرح ترک صلوۃ کفر نہین بلکہ ترک کو حلال جاننا کفر ہے۔ تکفیر[له] شیعہ ہمارے ائمہ متقدمین کی راے نہین یہ افواہ متاخرین مین پھیل گئی ہے۔ امر منقح[عه] اور قول نقی بہ و مرجح یہ ہے کہ جو شیعہ منکر ضروریات دین ہون وہ کافر ہین شرکت اُن کے ساتھ مثل شرکت اسلام کے جائز نہین اور جو ایسے نہون گو صحابہ کو بُرا کہتے ہون وہ فاسق ہین کافر نہین اور یہ جو امام ابو حنیفہ و امام شافعی سے مروی ہے کہ شیعہ کے پیچھے نماز ناجائز ہے سو یہ بات اُنکے کفر کی وجہ سے نہین بلکہ اہلِ سنت کو اُن کی اقتدا سے روکا ہے کیونکہ اُنکی بدعت نے زور پکڑا تو اُن کے ایمان مین شبہہ پیدا ہوا پس اہلِ سنت کو حکم دیا کہ اُن کے پیچھے نماز خراب ہوگی[ته]

کرامات اولیا

کرامات اولیاء اللہ کی حق ہے اور کرامت ایسے فعل خارق عادت کو کہتے ہین جو نہ دعوے نبوت کے ساتھ مقرون ہو اور نہ کفار کے مقابلے مین واقع ہو اور جس شخص سے کرامت صادر ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عارف ہو بقدر طاقت بشری اور نشانی اُسکی یہ ہے کہ زہد اور تقوی اختیار کرے اور یاد حق مین ہمیشہ مشغول رہے خلاف طریقت و سنت نبوی کے کوئی کام نکرے اعتماد اُسکا خدا پر ہو ماسوی اللہ سے بالکل قطع تعلق کیا ہو اور عشق و محبت نے اُسکے ظاہر و باطن مین سرایت کیا ہو بالجملہ ولی کے واسطے طاعت پر مواظبت شرط ہے اِسی مواظبت کو عرف مین استقامت کہتے ہین پس اگر دین پر مستقیم نہوگا اور اُس سے کوئی خرق عادت صادر ہو تو وہ کرامت نہین بلکہ استدراج اور مکر اللہ ہے اور حق تعالیٰ جب چاہتا ہے ولی سے کوئی بات کرامت کی کروا دیتا ہے ہر وقت اُس سے کرامت ظاہر نہین ہوتی اور یہی معنے ہین خرق عادت کے اگر ہر وقت اُس سے کرامت ہوا کرتی تو عادت ہو جاتی خرق عادت نام نہ رہتا اور خرق عادت کی بہت سی قسمین ہین جیسے کسی پوشیدہ بات کا ظاہر کرنا اور ظاہر کا پوشیدہ کر دینا اور دعا کا قبول ہو جانا اور مسافت بعیدہ کا تھوڑے سے عرصے مین طے کر لینا اور غائب چیزون پر مطلع ہونا اور اُن کی خبر بیان کرنا

اور ایک وقت مین مختلف مقامون مین ظاہر ہونا اور حیوانات و نباتات و جمادات کا کلام سننا اور کھانے پینے کی چیزون کا حاجت کے وقت بلا سبب بہم پہونچا دینا اور پانی پر چلنا اور ہوا مین اُڑنا اور ایسی طاقت کا ظاہر کرنا جو قوت بشری سے باہر ہو۔ اور کرامات اولیا اُنکے نبی کے واسطے معجزہ شمار کی جاتی ہین کیونکہ پیرو لوگون سے ایسے امور کا ظاہر ہونا اُس نبی کی صداقت کے لیے دلیل بین ہے

ولی نبی کے رتبے کو نہین پہنچتا

کوئی ولی نبی کے مرتبے کو اللہ تعالیٰ سے قرب ور اُسکے نزدیک فضل و کرامت مین نہین پہنچتا کیونکہ ولی کے لیے پیغمبر پر ایمان لانا فرض ہے اور ولی مامون العاقبة نہین اور پیغمبر خوف خاتمہ سے بری ہے اور معصوم ہے اور ولی کا نفس بالذات معصوم نہین البتہ محافظت کرنے سے بُرے کامون سے بچتا رہتا ہے اور پیغمبر کے پاس وحی آتی ہے فرشتونکا مشاہدہ کرتا ہے اور لوگون کے پاس پیغام پہونچانے کے لیے مامور ہے بخلاف ولی کے بلکہ اسپر تو دلیل کی بھی ضرورت نہین اِس لیے کہ اولیا کو مرتبۂ ولایت اللہ کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے اور انبیا کی اطاعت بھی ہین اللہ کی اطاعت ہے چنانچہ قرآن مین خود اللہ فرماتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

تکالیف شرعی عاقل و بالغ سے ساقط نہین ہوتین

کوئی آدمی اِس مرتبے کو نہین پہنچتا کہ احکام دینی اور تکالیف شرعی اُس سے ساقط ہوجائین بشرطیکہ عاقل و بالغ ہو خواہ کوئی نبی یا ولی ہو یا مؤمن صالح ہو یا کوئی اور ہو کسی سے بے عُذر شرعی احکام شرعی معاف نہین جس طرح اور سب پر فرض و واجب ہین اِسی طرح ولی نبی پر بھی کیونکہ جس قدر خطابات تکلیف شرعی مین وارد ہین سب عام ہین کسی کی اُسمین خصوصیت نہین۔

نصوص شرعی ظاہر پر محمول ہین

آیات قرآن اور احادیث کا ظاہر پر محمول ہونا ضرور ہے کیونکہ سب ظاہر قرآن و حدیث کے ساتھ مکلف ہین مگر جس کا کہ ظاہر سے پھیرنا ہتواتر ثابت ہوا ہو اُسکی تاویل چاہیے اِسکے سوا جائز نہین

Marfat.com

شیعۂ باطنیہ کہتے ہین کہ کتاب وسنت مین وضو اور تیمم اور نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور بہشت اور دوزخ اور قیامت وغیرہ کی نسبت جو کچھ وارد ہوا ہے وہ ظاہر پر محمول نہین سب کے اور ہی معنے ہین اور جو معنے لغت سے مفہوم ہوتے ہین وہ شارع کی مراد نہین مثلاً حج سے مراد امام کے پاس پہنچنا ہے اور روزے سے مذہب کا مخفی رکھنا اور نماز سے مراد امام کی فرمان برداری وغیرہ وغیرہ۔ مصباح الہدایت مین لکھا ہے کہ صوفیہ کے ساتھ جھوٹی مشابہت رکھنے والی ایک جماعت ہے جو **باطنیہ** اور **مباحیہ** کہلاتے ہین یہ کہتے ہین کہ احکام شرعی کی پابندی عوام کے لیے ہے جو اشیا کی ظاہری باتون کے سوا کچھ نہین سمجھتے باریکیون اور حقائق ودقائق سے نابلد ہین۔ خواص اور اہل طریقت کی سمجھ عالی ہے انکے لیے رسوم ظاہری کی قید ضرور نہین اسی لیے انھون نے کہا ہے کہ قرآن واحادیث کے معانی یہ نہین ہین جو الفاظ کی ظاہر دلالت سے سمجھے جاتے ہین بلکہ قرآن کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اولیاء اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا مثلاً اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ کے یہ معنی نہین کہ نماز پڑھو بلکہ نماز مناجات ہے اللہ تعالیٰ سے حضور قلبی کے ساتھ اور یہ قیام وقعود محض بیکار ہے اور روزے کی اصل یہ ہے کہ نفس کو اُسکی خواہشون کے پورا کرنے سے روکے اور زکوٰۃ کی اصل یہ ہے کہ مال کی محبت یک قلم دل سے نکال ڈالے اور حج کی اصل سیر ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور مناسک کی اصل سیر ہے اللہ مین اور اُس مین خیال جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب ملحدانہ باتین اصل شرع کی ہادم ہین بلکہ اُن سے دراصل نبی علیہ السلام کی تکذیب ہوتی ہے۔ اور مدار شرع کا احکام ظاہری اور تکالیف خارجی پر ہے اگر باطنی طریقون اور تلقین کا اعتبار کیا جائے تو یہ سب باتین بیکار ہوئی جاتی ہین سب کا دارومدار شیون قلبی پر آکر ٹھہرتا ہے اور اس سے شریعت کا باطل کرنا ہے دوسرے جب قرآن کے معانی اللہ اور رسول اور اولیاء اللہ اور علمائے فرقۂ باطنیہ کے سوا اور کوئی نہین سمجھتا تو پھر تمام خلق کے لیے قرآن کا بھیجنا لغو اور بیکار ٹھہرتا ہے حالانکہ قرآن کے نزول سے مقصود ہدایت ہے ہان جو حقائق اور دقائق قرآن محققین ارباب سلوک سمجھتے ہین حق ہین لیکن وہ ظاہری معنے کا انکار نہین کرتے بلکہ اُنکو مانکر پھر اور دقائق نکالتے ہین کہ ظاہری مرادات سے منطبق ہوتے ہین اور اُن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مین رکھا ہے کیونکہ قرآن کے لیے ظہر اور بطن احادیث صحاح سے ثابت ہے۔

Marfat.com

تناسخ

مرے کو دنیا مین قیامت سے پہلے رجوع نہین ہے اور تناسخ ارواح کا یعنی یہ اعتقاد کہ انسان جیسا عمل کرتا ہے اسکو جزا و سزا اسی دنیا مین اس طرح ہوجاتی ہے کہ روح ایک جسم عنصری سے متعلق ہوتی ہے اور پھر بعد فنا ہونے اس تعلق کے دوسرے جسم عنصری سے جو پہلے سے مغائر ہوتا ہے متعلق ہوتی ہے باطل ہے کیونکہ

(۱) مجرم کو سزا دیتے ہین تو اُس کو اول جرم کی اطلاع دینا ضرور ہے کہ فلان جرم فلان وقت مین تو نے کیا تھا اُس کے عوض یہ سزا دیجاتی ہے لیکن کوئی انسان اس بات کا علم نہین رکھتا ہے کہ مجھکو جو تکلیف لاحق ہے فلان جرم کی وجہ سے ہو جو اِس جسم کے حاصل کرنے سے پیشتر کسی اور جسم سے تعلق رکھنے کی حالت مین سرزد ہوا تھا پھر ایسی بے خبر سزا سے کیا فائدہ ہے (۲) اگر تناسخ سے تبدیل ابدان ہو کر انسان اپنے اعمال کی سزا پاتا ہے تو بتلائیے شروع ہستی مین انسان نے کونسا عمل کیا جس کی وجہ سے جسم انسانی حاصل ہوا اور گائے گھوڑے اونٹ اور ہاتھی نے کونسا عمل کیا جس سے ابتدا مین یہ جسم ملا پس ہر ایک نوع حیوانات جدا جدا مخلوق ہے اور دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا ہے (۳) اللہ تعالیٰ مجرمین کی زبانی کہتا ہے یَا لَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیَاتِ رَبِّنَا کاش ہم پھیرے جائین اور نہ جھٹلائین نشانیان اپنے رب کی (ایضًا) رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اے رب ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہم کو پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کرین پس اگر تناسخ ارواح واقع مین ہوتا تو اللہ تعالیٰ اُن کے جواب مین فرماتا کہ تم آرزو پھر جانے کی کرتے ہو تم کو تو کئی دفعہ دنیا مین لوٹا دیا ہے مگر ایسا نہین فرمایا۔

مُردون کے لئے دعا و صدقہ

زندون کی دعا مُردون کے واسطے اور صدقہ دینے مین مُردون کی طرف سے مردون کو نفع ہے اور خداے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دعاؤن کو قبول کرتا ہے اور حاجتون کو پورا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہے بعض اسباب ظاہر ہین بعض چھپے ہین اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے جب اللہ چاہے اُسکی تاثیر اندازے سے کم زیادہ کردے جب چاہے ویسی ہی رکھے آدمی کبھی کنکری سے مرتا ہے اور کبھی گولی سے بچتا ہے اندازے کو تقدیر کہتے ہین یہ دو تقدیرین ہین ایک بدلتی ہے اور ایک نہین بدلتی جو تقدیر بدلتی ہے اُسکو معلق کہتے ہین اور جو نہین بدلتی اُسکو مبرم بولتے ہین پس اللہ نے دعا کرنے اور صدقہ دینے کو تقدیر کے رد کرنے کا سبب بنایا ہے بلکہ یہ بھی مقدر کیا ہے کہ جب بندہ دعا کریگا اور صدقہ دیگا تو نفع پہونچے گا بلا اُسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوا یہ طبیعیہ شفا کے لیے اور بندون کے

Marfat.com

اعمال بہشت و دوزخ مین داخل ہونے کے لیے تقدیر معلق کے تغیر سے اللہ کے علم مین تغیر نہین ثابت ہوتا بلکہ بہ نسبت خلق کے تغیر ہوتا ہے۔

امامت

امامت ریاست عامہ ہے اہل اسلام اور ذمیون وغیرہ کے دین و دنیا کے کامون کی حفاظت کے لیے بطور نیابت کے رسول علیہ السلام کی طرف سے یعنی علم دین کا جاری کرنا اور ارکان اسلام کا قائم رکھنا اور نیک کامون کے لیے حکم فرمانا اور بُرے کامون سے منع کرنا اور کافرون پر جہاد کرنا اور قاضی مقرر کرنا اور شرعی سزائین جاری رکھنا وغیرہ وغیرہ جس طرح نبی علیہ السلام کی ذات فائض البرکات سے انجام پاتے ہین اسی طرح یہ شخص بھی جو منصب امامت کے ساتھ نامزد ہوا ہے انجام دیگا پس اگر کوئی بادشاہ نہو اور اُسکا حکم نہ مانا جائے وہ ہرگز امام نہو گا ہم کتنا ہی اُسے افضل فرض کرین اور جانین کہ یہ فاطمی ہے اور معصوم بھی ہے اور طاعت بھی اُسکی واجب ہے اور اگر کوئی کافر بزور شمشیر ملک پر قبضہ حاصل کرے اور شرع کے احکام کو اُٹھائے اور تمام رعایا سے خراج و باج لیتا رہے اور دین اسلام کے کام مین مصروف نہو وہ امام نکہلائے گا اور جو امام مصلے پر بیٹھنے والا تسبیح ہاتھ مین رکھنے والا ہمیشہ کتب علمیہ کا مطالعہ کرنے والا طلبا کو پڑھانے والا مشکل علمون مین کتابین تصنیف کرنے والا دقائق کا حل کرنے والا اور خون ریزی اور کفار کا مال چھیننے سے بچنے والا ہو اور اُسکے عہد مین بعض آدمی بعض پر ظلم کرین اور قوی ضعیف کو ستائین اور شریفون کو مفسدون کے ہاتھ سے آبرو بچانی مشکل ہو تو ایسے امام کی احتیاج مسلمانونکو نہین کیونکہ جو کچھ امامت و سلطنت کے لئے ضروری ہے وہ اُس سے حاصل نہین ہوتا۔ اور امامت کے ثبوت کے تین طریقے ہین نص۔ اختیار دعوت پچھلے دونون طریقے ایسے ہین کہ اُن کی نسبت مسلمانون مین اختلاف ہے امامیہ ان کے ابطال پر متفق ہین اور اہل سنت وجماعت اور معتزلہ اور خوارج اور زیدیہ کہتے ہین کہ دعوت امامت کا طریقہ ہے[لہ]۔ جمہور کی یہ رائے ہے کہ امامت کا سلسلہ بحث حقیقۃً مسائل فقہیہ مین سے ہے اس لیے کہ امام کا مقرر کرنا دلیل سمعی سے واجب ہے پس یہ حکم مکلف سے متعلق ہے جو فقہ کا موضوع ہے مگر گروہ ناجی اور فرقہاے ہالکہ کا اختلاف کھولدینے کی غرض سے علم کلام مین لے آتے ہین لیکن اس باب مین حق وہ ہے

لہ دیکھو نہایۃ العقول ۱۲

Marfat.com

جو صاحب مسامرہ شرح مسایرہ ابن ہمام نے اختیار کیا ہے کہ امامت کے سارے مباحث ایسے
نہین ہین جو صرف فعل مکلف سے متعلق ہون اِس واسطے کہ اِن مین سے بعض اعتقادی
بھی ہین مثلاً اس بات کا اعتقاد کرنا کہ امام اول حضرت ابُوبکر ہین پھر حضرت عمرؓ او خلفا کی
تفضیل علی الترتیب بھی اِسی قبیل سے ہے پس اِس مسئلے کے عقائد سے ہونے مین کوئی کلام
نہین مگر باوجود اِسکے جمہور اِسکو ظنی جانتے ہین قطعیت پر کوئی دلیل کافی قائم نہین القصہ بلحاظ
دلائل نقلی اہلِ سنت کا قول ہے کہ مسلمانون پر قیامت تک واجب بالکفایہ ہے امام یعنی
سلطان کا مقرر کرنا اِسلیے کہ مکلفین کے کام جیسے حدود قائم کرنا اور جہاد کرنا اور احکام شرع کے
موافق فتوے دینا اور علوم دین کو پھیلانا اور ارکان اسلام کا قائم رکھنا اور کفار کو عملداری
اسلام سے بھگانا اور امر معروف اور نہی منکر کرنا اور دشمنون پر چڑھائی کے لیے لشکر درست
کرنا مال غنیمت اور خمس تقسیم کرنا اور جن بچّون کا ولی کوئی نہین ہے اُن کی ولایت کرنا وغیرہ
باتین سلطان سے وابستہ ہوتی ہین پس اُسکا مقرر کرنا بھی مکلفین کی راے پر واجب ہے اِسلیے
کہ مقدمہ واجب اُسی پر واجب ہوتا ہے جسکے ذمے واجب ہے نہ دوسرے پر پس وجود امام
جانب خدا سے بحکم خدا واجب نہین بلکہ جانب خدا سے اُسکا تقرر بہت سے مفاسد کا موجب ہے
اِسلیے کہ مخلوق کی رائین اور خواہشات نفسانی مختلف ہوتی ہین پس ایک شخص کو یا کئی
اشخاص کو تمام عالم کے انتظام کے لیے تمام زمانون مین مقرر کرنا بڑی بڑی خرابیان پیدا
کریگا طرح طرح کے جھگڑے اور فساد کھڑے ہونگے امامت کمزور ہو جائیگی دشمن غلبہ کرینگے اور
امام کو اپنی جان کے خوف سے تقیہ کرنا اور مخفی ہونا پڑیگا بلکہ جان و مال معرض ہلاکت مین
آجاینگے اور اِسی وجہ سے مخلوق کے سامنے کبھی اپنی جان کو ظاہر نکر سکیگا اِن قبائح پر خیال کرنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کا تقرر خدا کے ذمّے جاننا اور اُسے الطاف الٰہی سے شمار کرنا باطل ہے
اگر امام کا مقرر کرنا لطف الٰہی ہوتا جیسے کہ نبی کا ہونا لطف ہے تو اِس شرط سے ہوتا کہ امام کو تائید
غیبی ہوتی اور مخالفین پر غلبہ حاصل ہوتا اور اظہار حق کے لیے کوئی برہان اُسکے ساتھ ہوتی
اور جبکہ کوئی ایسی بات امام کے ساتھ نہین ہے تو پھر لطف الٰہی کیا ہوا اِس سے یہ ثابت ہوا
کہ امام کا مقرر کرنا مکلفین پر واجب ہے تاکہ حاجت کے وقت اپنی مصلحت کے موافق کسی کو اپنا

Marfat.com

رئیس بنائین اور امام کے لیئے نو شرطین ہین (۱) مسلمان ہو (۲) مرد ہو کیونکہ اکثر مہمات امارت بدون عقل کامل اور شجاعت وافر کے دشوار ہین اور یہ عورات مین معدوم ہے (۳) غلام نہو (۴) عاقل ہو (۵) بالغ ہو کیونکہ بغیر اسکے اپنے نفس پر بھی ولایت نہین ہوسکتی پھر ولایت عامہ کیونکر ہو سکتی ہے (۶) عادل ہو کیونکہ فاسق گواہی کے قابل نہین اور امارت عامہ کی اہلیت شہادت کی اہلیت سے بالاتر ہے اور عدالت صفت قلبی اور ملکۂ نفسانی ایسا ہے جسکی وجہ سے آدمی متقی پرہیزگار بامروت ہو جاتا ہے اور اُس سے التزام کے ساتھ تقویٰ اور مروت کے کام صادر ہوتے ہین اور گناہ کبیرہ کرنے سے فوراً عدالت جاتی رہتی ہے گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا بھی قادح عدالت ہے اور مروت سے یہ مراد ہے کہ اخلاق اور عادات اپنے زمانے کے امثال اور اقران کے یا اُن سے اچھے اختیار کرے یا اُس شہر کے آدمیون کے سے اختیار کرے جہان رہتا ہے پس جو کام اُسکے امثال و اقران پر باعث مضحکہ ہون سب خلاف مروت اور قادح عدالت ہین۔ (۷) قوم کا قریش ہو (۸) ناقص الاعضا یعنی گونگا بہرا اور اندھا نہو اس لیے کہ امام پر واجب ہے حکم دینا اِس طرح کہ اُسکے مطالب مین شبہہ نہ پڑے اور مدعی اور مدعا علیہ اور مقر اور مقرلہ اور شاہد و مشہود کی شناخت اور اُنکا کلام سُننا اُسکے واسطے ضروری ہے اور واجب ہے اُسپر مقرر کرنا اپنی طرف سے نائبون اور قاضیون کا شہرون مین اور لشکرون کو جہاد مین حکم دینا اور یہ سب باتین سلامتی اعضا کے بدون ممکن نہین (۹) مجتہد ہو اور مجتہد ہونے سے صرف اس قدر مراد ہے کہ جن چیزون کی احتیاج ہے اُنکا عالم ہو

Marfat.com

کیونکہ ضروری چیزون کا جاننا امام کے لیے نہایت ضروری ہے کیونکہ تمام کاروبار اور احکام
کے اجرا کا مدار سلطان پر ہے اور جبکہ اُسکو اتنا علم نہو گا جس عدل سے حق و باطل مین تمیز کر سکے
تو لامحالہ تمام معاملات کو خبط کر دیگا خاصکر جبکہ خود احکام شرعی کو جاری کریگا اور بنفس خود اُن
کامون کو انجام ندیتا ہو تب بھی اِس قدر واقفیت ضروری ہے کہ علما مین سے کوئی عالم متقی
پرہیزگار صاحب عدالت احکام شرعی کے جاری کرنے کے لیئے مقرر کرے اگر خود اتنا تمیز نرکھتا ہو
تو کسی اچھے عالم سے ایسے عالم کے حال کو دریافت کرلے۔ فتاوی ابراہیم شاہی مین مذکور ہے
کہ بعض کے نزدیک امام کا مطاع ہونا شرط ہے اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ شرط نہین اسلیئے کہ امام کی
اطاعت سب پر فرض ہے جو کوئی اُسکی اطاعت نکریگا وہ گناہگار ہے رعایا کی نافرمانی امامت کو نقصان
نہین پہونچا سکتی ہے پھر اگر غلبہ حاصل نہو تو یہ نافرمانی رعایا کے تمرد مین شمار ہوگی لیکن عدالت و قرشیت
مشروط ہین حالت اختیاری مین پس دیدہ و دانستہ فاسق کو یا غیر قرشی کو اگر امام کرین تو البتہ
گناہگار ہون امامت اُسکی منعقد ہو جائیگی اور پھر اُسپر خروج جائز ہوگا اگر تسلط کر کے فاسق یا غیر
قرشی بادشاہ بن جائیگا تو وہ خود گناہگار ہوگا لوگون پر اطاعت اُسکی فرض ہوگی اور خروج اُسپر
حرام ہوگا اور شرط ہونا اسلام کا ساقط نہین ہوتا ہے اسلیئے کہ لفظ اولی الامر منکم غیر مسلم کو شامل نہین
اور شرط ہونا ذکورت اور حریت اور سلامتی اعضا اور اجتہاد کا مثل عدالت کے ہے پس اگر عورت یا غلام
یا ناقص الاعضا یا غیر مجتہد مسلط ہو جائے تو اطاعت اُسکی واجب ہوگی پس ظاہر ہوا کہ اسلام کے سوا امامت
مین کوئی اور بات جیسا بنی ہاشم یا اولاد علی ہونا یا افضل زمانہ ہونا یا معصوم ہونا شرط نہین جو قیدین
شیعہ نے لگائی ہین اور امام فسق و فجور سے معزول نہین ہوتا بلکہ مستحق عزل ہو جاتا ہے پس اس سبب سے
مسلمانون کو چاہیے کہ اُس امام کو برطرف کرین ہان اُسکو حتی المقدور اُس گناہ سے باز رکھین اور اُسکے
نیک بخت ہونے کی دعا کرین کیونکہ برطرف کرنے مین فتنہ عظیم کا ڈر ہے۔

متفرقات

آنحضرتؐ کی امت سب امتون سے بہتر ہے اور اُن کی شریعت سب شریعتون کی جامع ہے اور اُنکا دین
سب دینون کا ناسخ ہے اور نسخ احکام آنحضرتؐ کے بعد شرعًا جائز نہین۔ اور نیک کام کا حکم کرنا اور
بُرائی سے منع کرنا واجب ہے اور شرط اُسکی یہ ہے کہ فساد پیدا ہونے کا خوف نہو اور قبول کرلینے کی

Marfat.com

توقع ہو۔ اور انبیا افضل ہین تمام ملائکہ سے اور اولیا وزہاد کو فضیلت ہے عوام ملائکہ پر سوا سے اُن ملائکہ کے جو رسول ہین اِس لیے کہ حق تعالیٰ نے جنت انسان کے لیے پیدا کی ہے اور پیدا کرنا حق تعالیٰ کا ذریت حضرت آدم کو پشت آدم علیہ السّلام سے اور توحید پر اُن سے میثاق لینا حق ہے اور میثاق لینا پیغمبرون سے واسطے تبلیغ کے اور نیز واسطے تصدیق بعض کے بعض سے حق ہے اور لوح و قلم اور جو کچھ اُس مین مسطور ہے حق ہے اور مجتہد کبھی خطا بھی کرتا ہے اور اُس خطا مین معذور ہے اور حق و صواب پر بھی ہوتا ہے اور اعتقاد کرنا چاہیے مسح موزہ کا حضر و سفر مین مسافر کو تین شبانہ روز حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ اور اُسکا سبک جاننا کفر ہے اور شریعت کے ساتھ تمسخر کرنا اور اُسکی اہانت کرنا کفر ہے اور کفر کے کلمے سے ہزل کرنا کفر ہے اگرچہ اُسپر اعتقاد نہو کیونکہ ہزل موجب سبک جاننے کا ہے اور جب گناہ کا سبک جاننا کفر ٹھیرا تو سبک جاننا کفر کا بطریق اولیٰ کفر ہے اور خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے اور خدا کے عذاب سے بے خوف ہونا کفر ہے اور نبیذ جسے ہندی مین بوزہ کہتے ہین بشرطیکہ لہو لعب کے لیے نہ استعمال کی جائے حرام نہین ہے۔ اور نبیذ یہ ہے کہ خرمے یا کھجور کو تنہا یا مویز کے ساتھ یا جو۔ شہد۔ گیہون۔ جوار۔ باجرہ وغیرہ غلے کو پانی مین ترکر کے رکھدیتے ہین یہانتک کہ اُس مین تھوڑی سی تیزی آجائے اور اگر اتنا رہنے دین کہ جوش کھا کر مُسکر و مکیف ہو جائے تو حرام ہے یعنی بدلیل قطعی و یقینی اُسکا ترک فرض ہے

مذاہب ثلثہ کے بعض اختلافی عقائد مین تطبیق

اب خیال کرو کہ اعتقاد مین خلاف پیدا ہوجانے کی وجہ سے ابتدا مین اشعریہ و ماتریدیہ و حنبلیہ مین باہم کسی قدر تباین و تنافر تھا ہر ایک دوسرے کے عقیدے مین قدح کرتا تھا لیکن انجام کو وہ اختلاف راجع طرف توفیق و تطبیق کے ہوگیا[1] فتاوی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مین مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علماے اہل سنت و جماعت کو دو چیزین عطا کی ہین ایک ذہن رسا کہ بسبب اُسکے بات کی کنہ کو پہونچ جاتے ہین اور الفاظ پر نہین اٹکتے دوسرے انصاف اور قلت حسد کہ اُسکی وجہ سے ہر ایک کے کلام کو بھلائی پر حمل کرتے ہین اور حتی المقدور تضلیل و تکفیر کسی کی نہین کرتے مثلاً (۱) ماتریدیہ صفت تکوین کے قائل ہین اور اسے صفت حقیقی قدیم جانتے ہین اور اشعریہ صفت تکوین کو اعتباری کہتے ہین صفت حقیقی نہین مانتے اور خیال کرتے ہین کہ تعلقات قدرت و ارادہ سے یہ صفت حادث ہوتی ہے جس طرح تمام صفات کے تعلقات حادث ہین اُسی طرح یہ بھی حادث ہے پس علماے اشعریہ علماے ماتریدیہ کے کلام کو جو صفت تکوین کے قدم کے قائل ہین اُس صفت کے مبدا پر حمل کرتے ہین یعنی یہ سمجھتے ہین کہ جن صفات سے تکوین حادث ہوئی ہے اور وہ قدرت و ارادہ ہے وہ قدیم ہین اور اِس وجہ سے تکفیر و تضلیل نہین کرتے (۲) اِسی طرح اشاعرہ اور ماتریدیہ کہتے ہین کہ کلام الٰہی غیر مخلوق ہے اور مراد اِس سے کلام نفسی ہے نہ الفاظ اسلیے کہ الفاظ جو کیفیات اصوات غیر قارّہ ہین انکا حدوث بدیہی ہے اور بدیہی بات کا انکار مناسب نہین اور حنابلہ کہتے ہین کہ الفاظ اگرچہ کیفیات اصوات غیر قارّہ ہین لیکن عدیم القرار ہونا وجود تلفظی مین ہے اور یہان یعنی الفاظ کا وجود دوسرا ہے کہ وہ سامعین کی قوت متخیلہ مین ہے اور یہ وجود بطریق تجدد الامثال کے لبا قرار رکھتا ہے مثلاً شیخ سعدی کی گلستان کو باعتبار اُسی وجود کے کہہ سکتے ہین کہ مدت ۶۴۹ برس سے موجود ہے یعنی انھین الفاظ کے ساتھ کہ منت مرخدا‌ے را عزو جل الخ نہین پہلے سعدی کے متخیلہ مین وجود حاصل کیا پھر دوسرے

[1] السبکی رحمہ اللہ تعالیٰ ہذہ المسائل الخلف فیہا فی ابیات ... بین اہل سنت کے علی صراط وقد نظم الشیخ تاج الدین ... تکفیرا ولا تبدیعا بل کل منہما من اصول الدین ... اللہ عنہ ما علی الحیرۃ وما ... الثلثہ فیہ وبین الامام ابی حنیفۃ ... لا منتہی بینہ اہل السنۃ من ... حصل الخلاف بین الشیخ ابی الحسن ... وکل منہم علی الحق وان کان قد ... تحقیقیہ ہین ان بین مذکور ہے ... مع المعانی ... سلہ

سامعین کے متخیلہ مین وجود پایا اسی طرح ہمارے وقت تک اُنکو وجود حاصل ہوتا رہا پس کلام لفظی الٰہی کا علم الٰہی مین کلام نفسی قدیم نام ہے پھر حنابلہ کہتے ہین کہ کسی طرح بدیہی کا انکار لازم نہین آتا بلکہ اِس عموم نص کو کہ کلام الٰہی غیر مخلوق ہے ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا فہم و فراست سے بعید ہے مگر اشعریہ اور ماتریدیہ نے جان لیا کہ حنابلہ کا کلام سرسری طور پر ہے اسلیے اُنکی تکفیر و تضلیل نکی (۳) اشعریہ کہتے ہین کہ افعال مین حسن و قبح باعتبار اِس معنے کے نہین ہے کہ افعال کی ذات کو حسن و قبح واجب ہے ورنہ شرع مین نسخ جائز نہوتا اِس لیئے کہ جو چیز بالذات یا ذاتی ہوتی ہے اُس مین اختلاف اور تخلف نہین پیدا ہوتا اور ماتریدیہ کہتے ہین کہ افعال کے لیے ورود شرع سے پیشتر کوئی حکم وجوب یا حرمت کا نہین بلکہ شرع نے وجوب و حرمت کو افعال مین بیان کیا ہے مگر نفس فعل مین ایک چیز ہوتی ہے کہ وہ وجوب کو چاہتی ہے جیسے نماز کہ اُس مین معبود کی مناجات ہے اور فعل ہی مین ایک ایسی چیز ہوتی ہے جو اُس فعل کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے جیسے زنا کہ اُسکی وجہ سے انساب مین خلط واقع ہوتا ہے اور یہ بات زنا کی حرمت کو چاہتی ہے اور شارع حکیم ہے اُسکا کوئی حکم مصلحت اور حکمت سے خالی نہین کوئی حکم اُسکا فضول اور عبث نہین جس چیز مین اُسنے جو بات دیکھی اُسی کے مطابق اُسنے حکم دیا جو چیز حرمت کو چاہتی تھی اُس فعل کو اُسنے حرام کیا اور جو قابل وجوب تھی اُسے واجب کیا ہان بعض افعال کا حسن و قبح ہماری فکر ناقص مین نہین آسکتا اور ہماری ناقص قوتون سے مدرک نہین ہوسکتا اسلیے اشاعرہ نے حسن و قبح ذاتی کا انکار کیا تاکہ عوام ناقص قوتون پر بھروسا کرکے جادۂ ایمان سے بھٹک نہ جائین پس اشعریہ تکفیر و تضلیل نہین کرتے (۴) اسی طرح اشاعرہ صفات حق تعالیٰ کو ذات حق تعالیٰ پر زائد مانتے ہین اور کہتے ہین کہ قدماے مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا ثابت کرنا کفر ہے اور ایک ذات کی قدامت ثابت کرکے اُس ذات قدیمہ کی صفات کو بالتبع قدیم ماننا کفر نہین پس وہ ذات تو بالاستقلال قدیم ہوئی اور اُسکی صفات بالتبع قدیم ٹھہری اور علماے ماتریدیہ نے قدماے متعدد اور توصیفات متعددہ سے احتراز کرکے کہا کہ صفات الٰہی ذات الٰہی کی نہ عین ہین نہ غیر اسلیے کہ اگر عین کہتے ہین تو صفات کی نفی لازم آتی ہے جو مذہب فلاسفہ اور امامیہ اور معتزلہ کا ہے اور اگر زائد مانتے ہین تو مخالفین کی طرف سے

Marfat.com

طعن وتشنیع کی بوچھار متعدد قدما کے ثابت کرنے پر ہوتی اس لیے عینیت اور غیریت دونون
کی نفی کی اور اشاعرہ نے سمجھا کہ غیریت مستقلہ کی نفی مراد ہے جیسا کہ مسلک ہمارا ہے اور اُن
صفات کا انکار مدنظر نہین اور اسی وجہ سے عینیت کی نفی کی ہے حالانکہ عینیت کی نفی وہی
حقیقت کی نفی ہے اور کسی چیز سے اُسکی حقیقت کو نفی کرنا سراسر سفسطہ ہے (۵) اسی طرح علماے
ماتریدی کہتے ہین کہ نیک کبھی بد ہو جاتا ہے اور بد کبھی نیک بن جاتا ہے اور علماے اشعریہ کی راے
یہ ہے کہ نیک وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی مین نیک ہوگیا اور بد وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی مین بد ہوگیا
یعنی نیکی اور بدی یہ دونون انسان کے نصیب مین پیدائش سے پہلے ہی مقرر ہو جاتی ہین دونون
فرقون نے ایک دوسرے کے اغراض پر غور کر کے تکفیر وتضلیل سے زبان کو روکا اسلیے کہ ایک فرقے
نے انجام پر نظر کی اور دوسرے نے وسط کا بھی لحاظ کیا اور تبدیل سعادت وشقاوت کے قائل
ہوے غرضکہ ماتریدیہ اور اشاعرہ مین خلاف لفظی ہے نہ معنوی ہر ایک کی منشا جدا ہے (۶) یہی
حال ہے انکے اختلاف کا ایمان مین کہ جمہور محدثین شافعیہ ومالکیہ وحنابلہ ایمان تصدیق اور اقرار
اور عمل تینون کو قرار دیتے ہین اور عمل کو ایمان کا کامل کرنے والا سمجھتے ہین اور حنفیہ کے نزدیک
ایمان فقط تصدیق کا نام ہے اور اقرار تصدیق کا ظاہر کرنے والا ہے اسی وجہ سے وہ فرقے اپنے
ایمان پر بھروسا نہین کرتے اور یہ کہتے ہین انا مومن انشاء اللہ اور حنفیہ کو اپنے ایمان پر جزم ہے
اسی لئے کہتے ہین انا مومن حقاً اسلیے کہ کمال ایمان مین کہ مراد عمل سے ہے شبہہ ہے کہ ہے
یا نہیں اور نفس ایمان مین کہ صرف تصدیق ہے کسی طرح کا شبہہ نہین (۷) اسی طرح امام احمد حنبل
اور اُن کے ساتھ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ ایمان مخلوق نہین بلکہ علماے بخارا نے تو کہا ہے
کہ جو مخلوق کہے وہ کافر ہے اسلیے کہ اس سے کلام الٰہی کا مخلوق ہونا لازم آتا ہے اور محاسبی اور
ابن کُلّاب اور عبدالعزیز اور امام ابوحنیفہ اور علماے سمرقند یعنی ماتریدیہ کہتے ہین کہ وہ مخلوق ہے
کیونکہ ایمان دل کی تصدیق اور زبان کا اقرار ہے اور یہ بندون کے فعل ہین اور بندے کے
سارے افعال مخلوق ہین تو ایمان بھی مخلوق ہوا اشعری نے حنابلہ کے قول کی یون توجیہ کی ہے
کہ جو یہ کہتے ہین کہ ایمان غیر مخلوق ہے تو مراد اُن کی وہ ایمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات
مین سے ہے کیونکہ مؤمن اللہ کے اسماے حسنیٰ مین سے ہے اور اللہ کا ایمان یہی ہے جو اُسنے ۴۰

Marfat.com

اپنے کلام قدیم کے ساتھ ازل مین اپنی وحدانیت کی تصدیق کی تھی اور اسکی خبر دی تھی چنانچہ اللہ کا یہ قول اسی مطلب پر دلالت کرتا ہے اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا مین ہی ہون اللہ کوئی معبود نہین سوا میرے اور یہان یہ نہین کہہ سکتے کہ اللہ کی تصدیق حادث ہے اسلیے کہ اللہ مخلوق نہین جسکے ساتھ حادث قائم ہوسکے اور جو کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے اُن کی مراد بندون کا ایمان ہے ابن ابی الشریف کہتے ہین کہ اس مین خلاف کرنا فضول ہے اسلیے کہ جس ایمان کے ساتھ تکلیف دی گئی وہ دل کا فعل ہے اور اُسکے مخلوق ہونے مین کلام نہین اور جس ایمان پر اسم الٰہی دلالت کرتا ہے اُسکے قدیم ہونے مین اہل سُنت کو شبہہ نہین کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات مین سے ہے جو قدیم ہین[لہ]۔

ایک عالم نے ماتریدیہ واشاعرہ کے خلافیات مین ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس مین چالیس فریدون کے اندر چالیس ایسے مسئلے ذکر کیے ہین جن مین اِن دونون مذہب کے علما مین خلاف ہے جو کہ اِس محل کے مناسب ہے اِس لیے مین بھی بطور انتخاب کے اُن مسائل کو دکھاتا ہون۔

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی رائے	علماے اشعریہ کی رائے
وجود اور ذات باری مین عینیت ہے یا غیریت۔	ذات باری اپنے وجود کی عین ہے اور عینیت سے مراد یہ ہے کہ وجود قائم بذاتہ ہے یعنی کسی غیر سے منتزع نہین ہے۔	وجود مقتضاے ذات ہے یعنی ذات باری تعالیٰ وجود کی مقتضی ہے اس صورت مین غیریت ہوئی۔
وجوب عدمی ہے یا نہین۔	وجوب ذات الٰہی پر زائد نہین ہے اور نہ عدمی ہے اور نہ اعتباری۔	اعتباری ہے تو عدمی ہوا۔
وجود زائد ہے ذات پر یا نہین۔	وجود واجب الوجود کی ذات پر زائد نہین۔	زائد ہے۔
کیا بقا وجود مستمر ہے یا زائد ہے۔	وجود مستمر ہے ذات پر زائد نہین۔	صفت وجودی ہے ذات پر زائد ہے تو مستمر نہ ٹھہرا۔

لہ معتقد المنتقد ۱۲

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
صفت قدرت کی تفسیر	قدرت اللہ تعالیٰ کی صفت ازلی ہے جو اسکے ارادے کے موافق متعلق ہوتی ہے یعنی اس سے آثار و تکوّن کا صدور ہوتا ہے۔	ایک صفت مؤثرہ ہے جب مقدورات سے متعلق ہوتی ہے تو انمین اثر کرتی ہے۔
کیا صفت ارادہ مین محبت و رضا ہے یا نہین	صفت ارادہ مین محبت نہین اور ارادہ مستلزم رضا کو نہین۔	محبت ارادے کے معنے مین ہے اور اسی طرح رضا یعنی تینون ایک چیز ہین۔
صفت سمع و بصر	صفت سمع اُس چیز سے متعلق ہوتی ہے جو مسموع ہو سکے اور بصر بھی اُسی سے متعلق ہوتی ہے جسکا دیکھنا صحیح ہو! اور ان دونون کا تعلق موجودات سے ہوتا ہے۔	ہر موجود سے یہ دونون صفتین متعلق ہوتی ہین یعنی اللہ تعالیٰ ازل مین اپنی ذات اور تمام صفات وجودیہ کو سُنتا اور دیکھتا تھا اسی طرح ہمیشہ اپنی ساری صفات وجودیہ کو اور تمام کائنات کو دیکھتا اور سنتا رہیگا خواہ وہ اصوات کے قبیل سے ہون یا غیر اصوات کے۔
صفت کلام۔	قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ سے شروع ہوا ہے بغیر کیفیت کے یعنی نہ آواز ہے نہ حروف۔	اللہ کا کلام امر واحد ہے اور کیفیت وحدت مین اختلاف کیا ہے کچھ اشاعرہ یہ کہتے ہین کہ یہ وحدت شخصی ہے اور بعض کہتے ہین کہ وحدت نوعی ہے اسکے معنے یہ ہین کہ نوع واحد مین متحقق ہوتا ہے اور وہ خبر ہے۔
کلام نفسی سننے کے قابل ہے یا نہین	نہین سنا جا سکتا۔	مسموع ہونا جائز ہے موسیٰ علیہ السلام نے کلام نفسی ہی سُنا تھا۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
صفت تکوین صفت حقیقی ہے یا اعتباری	تکوین صفت حقیقی ہے۔	تکوین اللہ کی صفت حقیقی نہین اعتباری چیز ہے۔
اشیا کی پیدایش کیا اللہ کے قول کُن سے متعلق ہوتی ہے یا نہین۔	وجود اشیا کا کُن سے متعلق نہین بلکہ وجود ان کا فقط تکوین سے متعلق ہوتا ہے اور لفظ کُن سے مجازاً سرعت ایجاد مقصود ہے۔	وجود اشیا کا اللہ کے کلام ازلی سے متعلق ہے اور کلمۂ کُن اُسپر دلالت کرتا ہے۔
اسم عین مسمیٰ ہے یا نہین	اسم عین مسمیٰ ہے خارج مین نہ مفہوم مین پس اسماے الٰہی قدیم ہین۔	کبھی اسم عین مسمیٰ ہوتا ہے جیسے اللہ اس لیے کہ وہ عَلَم ہے ذات الٰہی کا بغیر اسکے کہ اُس مین کسی معنے کا اعتبار کیا جاے اور کبھی اس مسمے کا غیر ہوتا ہے جیسے خالق اور رازق کہ یہ ایسے اسما ہین کہ دلالت کرتے ہین اس بات پر کہ اسکو غیر کی طرف نسبت ہے اور ظاہر ہے کہ

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
		پر نسبت ذات سے غیر ہے اور کبھی اسم ایسا ہوتا ہے کہ نہ وہ مسمی کا عین ہوتا ہے نہ غیر ہوتا ہے جیسے قدیر وعلیم کہ یہ ایسی صفات پر دلالت کرتے ہین جو اللہ کی ذات کے ساتھ قائم ہین اور اشاعرہ کا یہ مذہب ہے کہ صفات حقیقی جو ذات الٰہی کے ساتھ قائم ہین نہ ذات کی عین ہین نہ غیر پس یہی حال ہوگا اُس ذات کا جس کے ساتھ ان صفات کا بھی لحاظ کیا جاے غرضکہ ثابت ہوا کہ اسم خارج مین مسمیٰ کا غیر ہے نہ مفہوم مین۔
۱۳ بیان قضا و قدر	قضا عبارت ہے اُس فعل سے جس مین مضبوطی زیادہ ہو پس قضا صفات فعلیہ مین سے ہوگی اور تقدیر کہتے ہین مخلوق کا اندازہ کرنے کو اس طور سے کہ مرتب ہو اس اندازے پر حسن و قبح اور نفع و ضرر اور عذاب و ثواب و زمانی و مکانی ہونا اُس مخلوق کا اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ قضا سے مراد اللہ کا حکم اجمالی ہے اور قدر سے مراد حکم تفصیلی اور بہ ظاہر ایسا	قضا عبارت ہے اللہ تعالی کے ارادہ ازلی سے جو اشیا سے متعلق ہوتا ہے جس طور پر کہ وہ ہین اور وہ ارادہ مقتضی ہے نظام موجودات کا ترتیب خاص پر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صفات ذات میں سے ہے اور قدر تعلق ہونا اس ارادے کا ہے اشیا کے ساتھ انکے خاص خاص اوقات مین اور مراد اس سے یہ ہے کہ قدر اشیا کے ایجاد کرنے کو کہتے ہین انکی ذات و احوال ایک اندازہ معین کر کے۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
	معلوم ہوتا ہے کہ قضا سے مراد قول کُن ہے اور قدر سے مراد معین کرنا شے کا اُس علم کے مطابق جو اللہ کو اُسکی پیدایش کے بارے مین حاصل ہے۔	
متشابہات	پاؤن ہاتھ منہ وغیرہ جو ایسی صفات اللہ کی نسبت ثابت ہین حق ہین لیکن اصل اُن کی معلوم ہے اور وصف مجہول ہے اور وصف پر مطلع نہو سکنے کی وجہ سے اصل کا باطل کرنا جائز نہین۔	یہ الفاظ مجازات ہین معانی ظاہری سے۔
بیان توفیق۔	توفیق آسان کرنا اور مدد دینا ہے۔	طاعت پر قدرت کا پیدا کرنا ہے۔
تکلیف مالایطاق	جو چیز انسان کی قدرت سے باہر ہو عقل یہ جائز نہین رکھتی کہ انسان اُسکے ساتھ مکلف ہو سکتا ہے۔	اشاعرہ جواز عقلی کے قائل ہین بعض کہتے ہین کہ اشعری نے تکلیف مالایطاق کے جائز ہونے کی تصریح نہین کی ہے کیونکہ یہ ظاہر البطلان ہے بلکہ اُنکے دو قولون سے تکلیف مالایطاق کا جائز ہونا لازم آگیا ہے[لہ]
افعال الٰہی مین حکمت کا لزوم۔	اللہ تعالی کے افعال پر حکمت کا مترتب ہونا لازم ہے اور لزوم سے یہ مراد ہے کہ حکمت کا انفکاک افعال سے جائز نہین اور یہ اللہ تعالی کا فضل ہے کہ اُسکے کام حکمت سے خالی نہین اُسکے کامون مین حکمت کا ہونا کچھ اُسپر واجب نہین۔	اللہ تعالی کے افعال مین حکمت بطور جواز کے ہے لزوم کے طور پر نہین یعنی حکمت کا اُن مین موجود ہونا ضروری اور لازمی بات نہین جائز ہے کہ اُنمین حکمت نہو اور کچھ ہو۔

لہ شرح مواقف ۱۲

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
حکمت صفت ازلی اللہ تعالی کی ہے یا نہین۔	حکمت کے معنے علم اور احکام عمل کا مضبوط کرنا ہے اور حکمت اس معنے مین اللہ تعالی کی صفت ازلی ہے۔	حکمت بمعنی مذکور اللہ تعالی کی صفت ازلی نہین۔
تخلف وعید کا صفت الٰہی مین جائز ہے یا نہین۔	تخلف وعید کا ممنوع ہے۔	عذاب عدل ہے اللہ کو اختیار ہے کہ وہ عاصی کو عذاب دے اور وہ مجاز ہے اسکا کہ معاف کردے اسلیے کہ وعید مین تخلف ہونا نقصان مین شمار ہوتا
اللہ تعالی قبیح کام نہین کرتا اور اگر کرے تو کیا قبیح کے ساتھ اُسکا کام موصوف ہوسکتا ہے	اللہ قبیح کام نہین کرتا اگر ایسا کرے گا تو قبیح ہوگا عقل اس بات کو جائز نہین رکھتی کہ اللہ مؤمن کو ہمیشہ دوزخ مین ڈالے رکھے اور کافر کو جنت مین بھیجدے۔	اللہ تعالی کے افعال قبیح کے ساتھ موصوف نہین ہوسکتے اگرچہ وہ قبیح کام کرے مگر اُسکا کام قبیح نہین کہلائے گا یہانتک کہ اگر وہ انبیا کو دوزخ مین ڈالدے اور کفار کو جنت مین بھیجدے تو یہ فعل بھی اُسکا قبیح نہوگا۔
کفار کی بخشش عقلاً جائز ہے یا نہین	کفار کو بخشنا عقلاً ناجائز ہے۔	عند العقل جائز ہے۔
حسن وقبح عقلی ہے یا شرعی۔	اشیا مین حسن وقبح شرع سے نہین آتا بلکہ یہ باتین اُن مین فی نفسہ موجود ہوتی ہین کہ عقل اُن کو ادراک کرلیتی ہے ہان شرع ان کو ظاہر کردیتی ہے۔	عقل اشیا کے حسن وقبح کو نہین ادراک کرسکتی قبیح اُس فعل کو کہتے ہین جس کو شرع نے ممنوع کردیا ہو اور حسن وہ ہے جس کی نسبت شرع مین اجازت وارد ہو پس اشیا کے حسن وقبح کا مدار شرع پر ہے خلاصہ یہ کہ اشیا مین نہ

بنفسہ

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
	—	فی نفسہ بُرائی ہے نہ بھلائی ہے شرع نے اُن کو بُرا بھلا کر دیا ہے۔ قبل ورود شرع کے کوئی چیز نہ بُری ہوتی ہے نہ بھلی اگر شرع ایسا کرتی کہ جن چیزون کو اب اُس نے ہمارے واسطے اچھا ثابت کیا ہے اُنھین بُرا قرار دیتی تو قضیہ بالعکس ہوجاتا کہ بُری چیزین اچھی اور اچھی بُری ہوجاتین۔
اللہ پر ایمان لانا واجب بالعقل ہے یا نہین۔	اگر اللہ انبیا کو نہ مبعوث کرتا تب بھی عقلون کے ذریعہ سے اللہ کے وجود اور وجوب اور حیات و قدرت وغیرہ کی معرفت واجب ہوتی اور اِس بات کی کہ وہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے۔	انبیا کی بعثت سے قبل نہ ایمان واجب ہے نہ کفر حرام ہے پس اشاعرہ کے نزدیک ایمان عقل سے واجب نہین ہوتا اور نہ کفر کی حرمت عقل سے ثابت ہوتی ہے سارے احکام جو ایمان سے متعلق ہین وہ سمع سے حاصل ہوتے ہین۔
حقیقت ایمان	ایمان اقرار اور تصدیق ہے یعنی اقرار اجراے احکام اسلام کے لیے تصدیق کے ساتھ شرط ہے اور بقولے اُسکا رکن ہے اور حقیقت ایمان مین داخل ہے لیکن ایسا جزء ہے کہ عرضیت و تبعیت بھی کسی قدر رکھتا ہے پس حالت اختیاری مین جزئیت کا پہلو معتبر ہوتا ہے اِسی لیے اگر اقرار کی	جو گویائی پر قادر ہو اُسی کے ایمان کے لیے اقرار شرط ہے ماہیت ایمان سے اقرار خارج ہے۔ ماہیت اُسکی صرف تصدیق ہے۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
	قدرت ہو تو تارک اقرار اللہ کے نزدیک مؤمن نہو گا اور حالت اضطراری مین عرضیت وتبعیت کے پہلو پر لحاظ کیا جاتا ہے چنانچہ اگر موحد زبانی اقرار پر قادر نہو تو وہ مؤمن ہے۔	
ایمان[25] کم وبیش ہوتا ہے یا نہین۔	کم وبیش نہین ہوسکتا۔	کم وبیش ہوتا ہے۔
ایمان[26] مقلد جائز ہے یا نہین۔	جس نے ارکان دین مثلاً توحید اور نبوت اور صلوٰۃ وغیرہ کا بطور تقلید کے اعتقاد کیا تو اُسکا ایمان صحیح ہے۔	عقائد دین مین تقلید کافی نہین صحت ایمان کے لیے یہ شرط ہے کہ ہر مسئلے کو دلیل عقلی سے جانتا ہو مگر زبان سے بیان کرنا اور دشمن سے مجادلہ کر سکنا فرض نہین۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ایمان مقلد معتبر نہین اور اُسپر احکام دنیا وآخرت مین مترتب نہین ہوسکتے۔
دلائل[27] نقلیہ سے یقین حاصل ہوتا ہے یا نہین	بعض دلائل نقلیہ سے جزم ویقین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔	دلائل نقلیہ سے جزم ویقین حاصل نہین ہوتا بلکہ ظن کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔
ایمان[28] مخلوق ہے یا نہین۔	ایمان مخلوق ہے۔	ایمان غیر مخلوق ہے۔
ایمان واسلام ایک چیز ہین یا نہین	دونون ایک ہین۔	دونون ایک چیز نہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
ایماںؔ کا اعتبار خاتمے پر ہے یا نہیں	جس شخص کے ساتھ اس وقت ایمان قائم ہے وہ مؤمن ہے اگرچہ آخر عمر مین کافر ہوجاے اور جس کے ساتھ اس وقت کفر قائم ہے وہ فی الحال کافر ہے اگرچہ آخر عمر مین مؤمن ہوجاے۔	جو ایمان پر مرا وہ ہمیشہ مؤمن ہے اگرچہ فی الحال کافر تھا اور جو کفر پر مرا تو وہ ہمیشہ کافر ہے اگرچہ فی الحال مؤمن تھا۔
سعادت وشقاوت بدلتی ہے یا نہین	سعید کبھی شقی اور شقی کبھی سعید ہوجاتا ہے۔	ایسا نہین ہوتا۔
ایمانؔ ساتھ کلمۂ انشاء اللہ کہنا جائز ہے یا نہین	جائز نہین۔	جائز ہے۔
انبیاؔ ورسل مرنے کے بعد حقیقت مین انبیا ہین یا انبیا کے حکم مین ہین۔	انتقال کے بعد بھی حقیقت مین انبیا ہین۔	رسالت ونبوت کے حکم مین ہوتے ہین حقیقت مین یہ منصب اُن کا باقی نہین رہتا۔
مردؔ ہونا نبوت کے لیے شرط ہے یا نہین	نبی ہونے کے لیے مرد ہونا شرط ہے عورت نبی نہین ہوسکتی۔	مرد ہونا شرط نہین بلکہ عورت کی نبوت صحیح ہے۔
عوامؔ انسان یعنی متقی لوگ عوام ملائکہ سے افضل ہین یا نہین۔	انسانون مین سے رسول جسقدر ہین وہ افضل ہین اُن ملائکہ سے جو رسول ہین اور رسل ملائکہ افضل ہین باقی تمام آدمیون سے اور عوام آدمی یعنی پرہیزگار افضل ہین عوام ملائکہ سے نہ خواص ملائکہ سے۔	رسل بشر افضل ہین تمام ملائکہ سے اور تمام ملائکہ افضل ہین تمام آدمیون سے سواے انبیا کے سو عوام آدمیون سے عوام ملائکہ افضل ہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
قدرت حقیقی مین ضدین کی صلاحیت ہے یا نہین۔	قدرت واحد ضدین کی صلاحیت رکھتی ہے۔	ایک قدرت مین ضدین کی صلاحیت نہین بلکہ ہر ایک ضد کے لیے ایک علٰحدہ قدرت ہوتی ہے۔
بندے کی قدرت مین تاثیر ہے یا نہین۔	اصل فعل اللہ کی قدرت اور تکوین سے ہے اور اُس مین طاعت یا معصیت بندے کی قدرت کی وجہ سے آجاتی ہے تفصیل اِس کی یہ ہے کہ جو قدرت اللہ نے بندے مین پیدا کی ہے جب بندہ اُسکو کسی کام کے قصد مصمم کی طرف پھیرتا ہے تو قصد مذکور مین قدرت کو تاثیر حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُس وقت مین اُس کام کو جس کا قصد کیا ہے موافق عادت کے پیدا کردیتا ہے جب کہ کوئی مانع موجود نہین ہوتا کیونکہ ایسی حالت مین اللہ تعالیٰ سے فعل کا صدور واجب ہوجاتا ہے۔	بندے کی قدرت کو اصلاً فعل مین تاثیر نہین بندے کے تمام افعال اللہ کی قدرت سے وقوع مین آتے ہین پس اِن کے نزدیک جب اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ بندہ فعل صادر کرے تو اول ایک صفت پیدا کردیتا ہے جس کو بندہ قدرت خیال کرتا ہے پھر اللہ بندے کو فعل کی طرف متوجہ کرتا ہے جب بندہ اُدھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ فعل کو ایجاد کردیتا ہے پس فعل کی نسبت بندے کی طرف یعنی یہ کہنا کہ بندے سے فعل صادر ہوا ایسی ہے جیسے لکھنے کی نسبت قلم کی طرف اِس صورت مین بندے کی قدرت کو فعل مین کسی قسم کی مداخلت حاصل نہین۔

Marfat.com

مسئلہ خلافی	علماے ماتریدیہ کی راے	علماے اشعریہ کی راے
ایقاع حال ہے یا معدوم محض ہے	ایقاع معدوم محض نہین بلکہ وہ نہ موجود ہے نہ معدوم ہے اور ایسی صورت کو حال کہتے ہین۔	معدوم محض ہے۔
مؤمن کے اعمال حالت ایمان کے اُسکے مرتد ہونے کے بعد جو اکارت ہوجاتے ہین وہ بعد توبہ کے پھر عود کر آتے ہین یا نہین؟	جو مؤمن مرتد ہوجاے تو اُسکے دوبارہ مؤمن ہونے کے بعد اعمال ضائع شدہ عود نہین کرتے۔	لوٹ آتے ہین۔
کفار کو واجبات کے ترک کرنیکی وجہ سے بھی عذاب دیاجائیگا یا نہین	کافر کو اُسکے کفر کا عذاب دیا جائیگا عبادت کے ترک کرنے کا عذاب نہین دیا جائیگا۔	عذاب کفر کے علاوہ اُسکو ترک عبادت کا عذاب بھی دیا جائیگا۔

بعد اسکے جاننا چاہیے کہ فروع مین قریب چارسو مسائل کے باہم مذاہب اربعہ کے اختلاف بتاتے ہین سو وہ اختلاف بھی کچھ ایسا نہین ہے جس سے تبدیع وتضلیل کسی کی ہو بلکہ اُسکی بنیاد تدقیق وتعمیق پر ہے جب اُس دقت وتعمق سے قطع نظر کرڈالین اور جزئیات مجتہد فیہا مین غور وخوض نکرین تو اُمہات مسائل مین کوئی نزاع باقی نہین رہتا ہے بلکہ وہ نزاع شبیہ بنزاع لفظی ٹھہرتا ہے شعرانی مصری نے کتاب میزان مین اِس اختلاف کو تشدید وتخفیف پر اُتارا ہے اور ترازو کے دونون پلون کو توجیہ وتاویل مناسب سے برابر کردکھایا ہے پس حق انھین چار مذاہب تین اعتقاد کے درمیان دائر ہے۔[۱]

[illegible]

Marfat.com

ضمیمہ فرقہائے ظاہریہ وکُلاَّبیہ وغیرہ کے بیان مین

فرقہ ظاہریہ اِس فرقہ کے پیشوا داؤد بن علی بن خلف ہین جو داؤد ظاہری کہلاتے ہین اُن کو اہلِ علم نے کوہ علم کہا ہے اور ابن حزم۔ ابن تیمیہ۔ ابن قیم۔ مجد فیروزآبادی اور شوکانی کو بھی فرقۂ ظاہریہ کے اراکین مین سے شمار کیا ہے۔ داؤد اسحاق اور ابوثور کے شاگرد تھے امام شافعی کو نہایت مانتے تھے دو کتابین بھی اُن کے فضائل مین تالیف کی ہین ریاست علم کی بغداد مین اُن پر ختم ہوگئی اور اُن کی اصل اصفہان سے ہے کوفے مین پیدا ہوئے تھے بغداد مین نشو ونما پائی تھی وہین فوت ہوئے اسحاق بن راہویہ کی باتون پر بہت رد کرتے تھے فرقہ ظاہریہ کا یہ نام اِسلیے مقرر ہوا ہے کہ یہ لوگ قرآن واحادیث کے ظاہر احکام پر عمل کرتے ہین جو کچھ ظاہر مین اِن سے سمجھا جاتا ہے اُسی کو مانتے ہین تاویل کے بالکل منکر ہین۔ داؤد شریعت مین قیاس کو ناجائز بتاتے ہین اور جب قیاس کرنے کی طرف مضطر ہوئے اور اشد ضرورت اسکی پڑی تو اِسکا نام دلیل رکھا۔ اِن کے بہت سے مسائل کا ائمہ اربعہ نے اختلاف کیا ہے مثلاً داؤد کا قول ہے کہ سونے چاندی کے برتن سے صرف پینا منع ہے اور اِن مین کھانا رکھکر کھانا یا اور کام مین اُن کو لانا جائز ہے اِسلیے کہ بخاری ومسلم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَہَنَّمَ جو شخص چاندی کے برتن سے کوئی چیز پیتا ہے تو اُسکے پیٹ مین دوزخ کی آگ ہلائی جائیگی اور ابن عمر سے دارقطنی نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ ذَہَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ اَوْ اِنَاءٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَہَنَّمَ جو شخص کہ سونے یا چاندی کے برتن سے پیوے یا اُس برتن سے پیوے جس مین کچھ سونا یا چاندی لگی ہو تو اُسکو دوزخ کی آگ ہلائی جائیگی امام داؤد ظاہری ۲۰۲ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اور ۲۷۰ھ ہجری مین انتقال کیا۔

فرقہ ظاہریہ کے نزدیک اجماع کی اہلیت صحابہ سے مخصوص ہے۔

فرقۂ کُلاَّبیہ اُن لوگون کو کہتے ہین جو عبداللہ بن سعید کے متبع ہین اُنکی کنیت ابو محمد اور عرف ابن کُلّاب (بضم کاف وتشدید لام) تھا غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ انکا مذہب یہ ہے

۱۵ ... طبقات الفقہاء ... ۱۲

کہ صفات باری تعالیٰ نہ قدیم ہین نہ حادث اور اُسکی صفات نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات ہین اور قرآن مین جو آیا ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یہان استویٰ سے یہ مراد ہے کہ ٹیڑھا نہین اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے عرش پر ہے حالانکہ اُسکے لیے کوئی جگہ نہین اور قرآن کے لیے حروف نہین اور کتاب میسر مین حسن بن فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہے کہ فرقۂ کلابیہ بھی اہل سنت مین داخل ہے ان مین اور ماتریدیہ مین اصول کے اندر تین چار مسئلون کا خلاف ہے ان مین سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ سعید کبھی شقی ہو جاتا ہے اور شقی کبھی سعید - کلابیہ اور اشعریہ کی اس مسئلے مین رائے متحد ہے اور وہ یہ ہے کہ سعادت و شقاوت نہین بدلتی ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ کلابیہ کے نزدیک کہ اسم اللہ نہ اللہ کا عین ہے اور نہ غیر ہے اور یہ ماتریدیہ کے مذہب مشہور کے خلاف ہے ہان ماتریدیہ صفات الٰہی کی نسبت کہتے ہین کہ وہ ذات الٰہی کی نہ عین ہین نہ غیر طبقات شافعیہ مین بیان کیا ہے کہ ابن کلاب اعلیٰ درجے کے متکلمین مین سے تھے اور ان کا شمار اہل سنت مین ہے ابو الحسن اشعری ایک تو ان کے طریق پر چلے اور دوسرے حارث محاسبی کے ؎

حارث محاسبی

ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی نے امام شافعی کی صحبت پائی تھی اور تصوف و حدیث اور کلام مین مسلمانون کے امام تھے اور یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے اول اول عقائد سلف کی تائید دلائل کلامیہ اور براہین فلسفیہ سے کی انھین کی طرف اکثر متکلمین **صفاتیہ** منسوب ہین ان کا شمار شافعیہ کے طبقۂ اولیٰ مین ہے بغداد مین ۲۴۳ھ ہجری مین راہی ملک عدم ہوئے نفحات الانس مین مذکور ہے کہ حارث محاسبی نے چالیس برس تک اس سختی کے ساتھ مراقبہ کیا کہ دن رات دو زانو بیٹھے رہے مگر کسی چیز سے نہ ٹیکی شیخ ابو الحسن اشعری نے جب مذہب اعتزال کو چھوڑا تو ان کے اور ابن کلاب کے قوانین پر مسائل صفات و قدر مین کلام کیا اور علم عقائد و کلام مین انکی رائے کی اقتدا کی

فرقہاے غیر اہل سنت و جماعت

معتزلہ - شیعہ - خوارج - مرجیہ - نجاریہ - جبریہ - قدریہ - مشبہہ

Marfat.com

پھر ان مین سے بعض کا ترکیب بعض سے ہوکر بہر فرقے سے کئی فریق ہو گئے ہین۔ مگر ان کی ترتیب مین کوئی ایسا طریق مقرر نہین ہے جو کسی قانون منصوص یا قاعدۂ معین کے مطابق ہو بلکہ دو چار تصنیفین بھی ایسی نہین ملتین جو ان فرقون کے بیان مین ایک روش پر متفق ہون سب نے ذکر مذاہب مین ایک طرح کی پابندی نہین کی ہے جس طرح جس مذہب کو پایا ہے بلا کسی قانون اور اصول کے لکھ ڈالا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ کوئی شخص کسی مذہب مین کسی ایک مسئلے کی وجہ سے متمیز ہے تو اُسے صاحب مذہب نہین کہہ سکتے کیونکہ ایسے شخص کو بھی علیحدہ صاحب مذہب مانا جائیگا تو مذاہب دائرۂ حصر و شمار سے باہر ہو جائینگے مثلاً کوئی شخص احکام جواہر مین کسی ایک مسئلے کے ساتھ منفرد ہے تو وہ صاحبان مذاہب کی گنتی مین نہین آسکتا پس اب ضرور ہے کہ کوئی ضابطہ واسطے مسائل اصول و قواعد کے مقرر ہونا چاہیے تاکہ وہ اختلاف اُن مسائل کا مذہب ٹھیرے صاحب ملل و نحل نے اپنی رائے سے حصر اِس ضابطے کا چار قواعد مین کیا ہے۔ یہ قواعد بڑے اصول ہین۔

پہلا قاعدہ مسئلہ صفات و توحید صفات ہے اس مین کئی چیزین شامل ہین (۱) مسائل صفات قدیم الٰہی جن کا ایک جماعت نے اقرار کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ کے لیے ایسی صفات ثابت ہین اور دوسری جماعت نے انکے ثبوت سے انکار کیا ہے (۲) بیان صفات ذات و صفات فعل (۳) اللہ پر کیا چیز واجب ہے اور کیا چیز اُسپر جائز نہین اور کون چیز اُسپر محال ہے اِس مسئلہ پر اہل سنت و مجسمہ و کرامیہ و معتزلہ کے درمیان اختلاف ہے۔

دوسرا قاعدہ مسئلہ قدر و عدل ہے اسمین مسائل قضا و قدر و جبر و اختیار و ارادہ و خیر و شر اور مقدور و معلوم داخل ہین کہ ایک جماعت کے نزدیک یہ چیزین ثابت ہین اور دوسری جماعت کے نزدیک ثابت نہین اِس مسئلہ مین قدریہ و نجاریہ و جبریہ و اہل سنت کے درمیان خلاف ہے۔

تیسرا قاعدہ مسئلہ وعد و وعید اور اسما و احکام ہے یہ مشتمل ہے مسائل ایمان اور توبہ اور وعید اور ارجا اور تکفیر و تضلیل پر کہ ایک جماعت کے نزدیک یہ باتین ثابت ہین اور دوسری جماعت کے نزدیک ثابت نہین اس مین مرجیہ اور وعیدیہ یعنی خوارج اور معتزلہ اور کرامیہ اور اہل سنت مین خلاف ہے

چوتھا قاعدہ مسئلہ سمع (نقل) و عقل و رسالت و امامت ہے یہ قاعدہ مشتمل ہے کئی مسائل پر جیسے حسن و قبح اور اصلح و لطف (یعنی جو چیز بندے کے لیے اچھی ہے وہ اللہ پر واجب ہے یا نہین)

اور عصمتِ نبوت اور جیسے امامت کے شرائط اور امامت کا ایک جماعت کے نزدیک منصوص ہونا اور دوسری جماعت کا نص سے انکار کرنا اور اِس بات کا قائل ہونا کہ امامت کا انعقاد اجماع سے ہوتا ہے اور امامت کے منتقل ہونے کی کیفیت اُن لوگون کے نزدیک جو نص کے قائل ہین اور امامت کے ثابت ہونے کی کیفیت اُن کے نزدیک جو اجماع کے مقر ہین ان مسائل کا خلاف شیعہ اور خوارج اور معتزلہ اور کرامیہ اور اہل سنت مین ہے۔

غرض کہ اصحاب مذاہب کی ترتیب بیان کرنے کے دو طریق ہین **ایک** یہ کہ مذہب کو اصول مقرر کر کے ہر مسئلے مین مذہب ایک فرقے کا بیان کرتے ہین **دوسرے** یہ کہ اصحاب مذاہب کے اصول ٹھہرا کر ہر ہر مسئلے مین اُن کے مذاہب کو ذکر کرتے ہین اس پچھلے طریقے سے اقسام کا ضبط اچھی طرح ہوتا ہے۔

معتزلہ

وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حسن بصری کو یہ خبر پہونچی کہ مسلمانون مین ایک جماعت ایسی پیدا ہوئی ہے کہ جو کہتی ہے کہ مرتکب کبیرہ نہ بالکل مؤمن ہے اور نہ بالکل کافر ہے بلکہ وہ ایک منزل مین ہے درمیان منزل ایمان و کفر کے تو اُنھون نے کہا هٰؤُلاءِ اِعْتَزَلُوا یعنی یہ لوگ کنارہ کش ہوگئے ہین اجماع اسلام سے تب وہ فرقہ معتزلہ کہلانے لگا کیونکہ علماے سلف نے اِس کلیہ پر اتفاق کرلیا ہے کہ مکلف یا مؤمن ہے یا کافر پس قول بالواسطہ سراسر اجماع کے مخالف ہے اور بعض نے یون لکھا ہے کہ جب واصل نے اپنے استاد حسن کے ساتھ علانیہ ایک مسئلہ مین مخالفت کی تو حسن نے اُس سے کہا اِعْتَزَلَ عَنَّا۔ ابن منبہ نے کہا ہے کہ یہ نام بعد حسن کے نکلا ہے اِس طرح پر کہ جب حسن مرگئے اور اُن کی جگہ قتادہ بیٹھے تو عمرو بن عبید اور اُسکے اصحاب نے ان سے کنارہ کشی کی قتادہ نے اُن لوگون کا نام معتزلہ رکھدیا اور اِس تمام گروہ کا رئیس اور پیشوا واصل ہے اِس شخص نے احادیث و اخبار کو حسن بصری سے سیکھا تھا اور قواعد اعتزالہ کو عبداللہ بن محمد حنفیہ سے حاصل کیا تھا اُسکی نشست اکثر اُس بازار مین ہوا کرتی تھی جہان عورتین سوت بیچنے کو لاتی تھین تاکہ پارسا عورتون کو پہچان کر کچھ اُنکو صدقہ خیرات دیا کرے اسلیے اُسکا لقب غزال ہوگیا کیونکہ غزّال بتاے معجمہ کی تشدید کے ساتھ سوت بیچنے والے کو کہتے ہین ورنہ خود وہ

Marfat.com

سوت بیچنے والا نہ تھا اُس شخص کی گردن بہت لمبی تھی یہانتک کہ عمرو بن عبید نے اِس بات کا عیب اُس مین نکالا اور کہا من ھذہ عنقہ لاخیر عندہ یعنی جس کی گردن اتنی لمبی ہو اُسکے پاس کوئی بھلائی نہوگی لیکن جب واصل لائق فائق نکلا تو عمرو نے کہا میری فراست چوک گئی یعنی میری اٹکل مین خطا ہوئی - واصل کی زبان سے حرف راے مہملہ صحیح نہ نکلتا تھا معہذا نہایت فصیح و بلیغ تھا اسی وجہ سے اپنی بات چیت مین حرف را کو غین[1] سے بدل دیتا تھا زبان پر آنے نہ دیتا اُسکا ایک مجمل رسالہ ہے جس مین اُسنے حرف را کو ذکر نہین کیا - اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص معتزلی ہو اور شیعہ نہو سوا ایسے لوگ بہت تھوڑے ہین اسی واسطے عامۂ معتزلہ افضلیت[2] جناب امیر کے شیخین پر قائل ہین اور تحقیق یہ ہے کہ قدماے معتزلہ کے نزدیک تمام اصحاب رسول اللہ مین افضل ابوبکرؓ ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علیؓ متاخرین معتزلہ حضرت علیؓ کی افضلیت کے قائل ہین اور معتزلہ نے اپنا لقب **اصحاب عدل و توحید** مقرر کیا ہے انکا عدل یہ ہے کہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ پر مطیع کو ثواب و رعاصی کو عذاب پہونچانا واجب ہے اور توحید ان کی یہ ہے کہ صفات الوہیت کی نفی کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ بے شک عالم بھی ہے اور قادر بھی ہے اور بصیر بھی ہے وغیرہ وغیرہ مگر صفت علم اور قدرت اور بصارت وغیرہ اُسکو حاصل نہین ہے مطلب اِن لوگون کا یہ ہے کہ صفات الٰہی ذات الٰہی سے جدا نہین ہین بلکہ تمام ایک ذات ہے اور ایک ہی مفہوم کیونکہ اگر صفات باری تعالیٰ کو اُسکی ذات کا عین نہ مانا جائیگا تو بہت سے قدما و معبود ثابت ہوجائینگے اور یہ کفر ہے جس طرح علماے سنت وجماعت کہتے ہین کہ صفات الٰہی ذات حق تعالیٰ کی عین نہین عالم ہے ایک علم کے ذریعہ سے اور قادر ہے قدرت کے ذریعہ سے اور مرید ہے ارادے کے وسیلے سے اور سمیع ہے سمع کے توسط سے اور بصیر ہے بصر کے وجہ سے اور حی ہے حیات کے سبب سے اور مُکون ہے تکوین کے ذریعہ سے اور دلیل اُنکی اسپر یہ ہے کہ اگر مثلاً علم اور قدرت دونون عین ذات ہوتے تو علم اور قدرت ایک ہی چیز ہوجاتے علم نفس قدرت ہوتا اور قدرت عین علم اور دونون سے جو کچھ مفہوم ہوتا وہ ایک ہی چیز ہوتی اور اِسی پر باقی صفات کو خیال کرلینا چاہیے معتزلہ مین سے جس قدر ابو الحسین کے قبل گذرے ہین وہ اہل سنت کی تکفیر اِسوجہ سے کرتے ہین کہ یہ لوگ اللہ کے لیے صفات ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اعمال عباد کا خالق اللہ ہے مگر پھر یہ بات جاتی رہی

[1] دیکھو تاریخ یافعی واقعات سنہ ۱۳۱ ہجری ۱۲ منہ
[2] شرح مقاصد مین ہے شیعہ اور جمہور معتزلہ یہ کہتے ہین کہ افضل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؓ ہین ۱۲ منہ

Marfat.com

اور علماے معتزلہ کے نزدیک صفات ذات اور صفات فعل مین اس طرح فرق ہے کہ جن اوصاف الٰہی مین اثبات ونفی جاری ہو سکتی ہے وہ توصفات فعل ہین جیسے کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے فلان کے بیٹا پیدا کیا یا اُسکے بیٹا پیدا نکیا یا زید کو رزق بخشا اور عمرو کو رزق نہ بخشا پیدا کرنا اور رزق بخشنا صفات فعل ہین اور جن مین نفی جاری نہوسکے وہ صفات ذات ہین جیسے علم اور قدرت کہ یہ نہین کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ عالم یا قادر نہین ہے اور اُن کے نزدیک کلام اور ارادہ بھی صفات فعل مین داخل ہین اور ابو الحسین اور جاحظ اور علاف اور ابو القاسم بلخی اور محمود خوارزمی وغیرہ کی یہ راے ہے کہ ارادۂ الٰہی صرف یہ ہے کہ وہ کامون کے نفعون کو جان لیتا ہے اور اُسکا ارادہ علم مین منحصر ہے اور بعض معتزلہ کہتے ہین کہ ارادہ اور امر الٰہی دونون متحد ہین اور بعضون کے نزدیک ارادے کو امر لازم ہے۔ اور ابو الحسین بصری کی راے یہ ہے کہ علم الٰہی معلومات کے تغیر کے ساتھ متغیر ہوتا رہتا ہے اور یہ علوم ذات الٰہی مین حادث ہوتے ہین۔ اور تمام معتزلہ کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال اور احکام معلل ہین مخلوق کی مصلحتون کی رعایت کے ساتھ کوئی کام اللہ کا ایسا نہین جو غرض سے خالی ہو اور غرض اُن مین بندون کی بہتری اور بھلائی ہے اگر وہ غرض سے خالی ہون تو بیکار ہونا لازم آتا ہے اور یہ محال ہے کہ حکیم کے کام عبث ہون۔ اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مرکب ہے حروف اور آواز سے اور حادث ہے قدیم نہین ہے اسی واسطے اُسکی ذات پاک کے ساتھ قائم ہونا تجویز نہین کرتے بلکہ کہتے ہین جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اُسے کبھی لوح محفوظ مین پیدا کر دیتا ہے اور کبھی جبرئیل مین اور کبھی نبی مین اور اُنکے ہان کلام نفسی اور لفظی کی تفریق نہین اسی لیے قرآن کو مخلوق کہتے ہین اور اُنکا یہ مذہب ٹھہر گیا ہے کہ قرآن مجید خدا کا ایک جدید کلام ہے جو رسول اللہ کی نبوت کے ساتھ وجود مین آیا معتزلہ کہتے ہین کہ اُن لوگون پر کفر کا الزام کیون نہین قائم کرتے جو قرآن کو غیر مخلوق قرار دیتے ہین کیونکہ وہ دو ابدی وجود کے قائل ہین یہ امر ایسی بڑی گرمجوشی سے ظاہر کیا گیا کہ اُسکے سبب سے بہت سی آفتین بعض خلفاے عباسیہ کے ہاتھ سے اُس شخص پر آئین جس نے اُسکو غیر مخلوق قرار دیا چنانچہ مامون نے ۲۱۸ھ مین اسحاق بن ابراہیم حاکم بغداد کو حکم لکھا کہ تم قاضیون اور عالمون کو جمع کر کے اُنکے سامنے یہ مسئلہ پیش کرو کہ قرآن حادث و نو پیدا ہے پس جو شخص اسکا اقرار کرے اُسے چھوڑ دو اور جو انکار

کرے اُسکے حال سے مجھے آگاہ کرو اُسنے بموجب حکم کے بغداد کے علما کو جمع کیا جن مین قاضی القضاۃ
بشر بن ولید کندی اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد وغیرہ تھے اور ان کو اسحاق نے
مامون کے حکم سے اطلاع دی اور ان سے اس باب مین ان کے عقیدے کا حال استفسار کیا
سب سے اول بشر بن ولید سے کہا کہ تم قرآن کو کیا سمجھتے ہو جواب دیا کہ وہ خدا کا کلام ہے
اسحاق مین تم سے یہ نہین دریافت کرتا یہ بتاؤ کہ وہ مخلوق ہے یا نہین بشر اللہ ہر شے کا پیدا
کرنے والا ہے اسحاق کیا قرآن بھی شے مین داخل ہے بشر ہان اسحاق تو کیا قرآن
مخلوق ہے بشر وہ خالق نہین اسحاق مین تم سے یہ نہین پوچھتا۔ یہ بتاؤ کہ قرآن مخلوق ہے
بشر مین نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا۔ اسحاق نے منشی کو حکم دیا
اُسنے بشر بن ولید کا تمام بیان لکھ لیا بعد اسکے اسحاق نے دوسرے علما سے پوچھا تو اُنھون نے
بھی وہی جواب دیا جو بشر نے دیا تھا پھر اسحاق نے امام احمد حنبل سے دریافت کیا کہ اس باب
مین آپ کا کیا قول ہے اُنھون نے فرمایا وہ کلام خدا ہے اسحاق کیا وہ مخلوق ہے
احمد بن حنبل اس سے زیادہ کہ وہ کلام خدا ہے مین کچھ نہین کہہ سکتا۔ بعد ازان اسحاق نے
قتیبہ اور عبد اللہ بن محمد اور عبد اللہ المنعم بن ادریس (وہب بن منبہ کے نواسے) اور اُن کے
گروہ سے پوچھا سب نے بالاتفاق جواب دیا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے
اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ اور قرآن محدث ہے اور دلیل اسپر اللہ کا یہ قول ہے
وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ایضاً وَمَا يَأْتِيهِم
مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ یہ دونون آیتین اس بات پر دلالت کرتی ہین
کہ ذکر یعنی قرآن محدث ہے اسحاق نے ان سے دریافت کیا کہ جو شے مجعول ہے وہ مخلوق ہے
اُنھون نے جواب دیا ہان ایسا ہی ہے اسحاق نے کہا پس قرآن بھی مخلوق ہے ؟
اُنھون نے جواب دیا ہم قرآن کو مخلوق نہین کہہ سکتے لیکن وہ مجعول ہے۔ اسحاق نے ہر شخص
کا بیان لکھوا کر مامون کے پاس بھیجدیا اُسپر مامون نے حکم دیا کہ قاضی القضاۃ اور ابراہیم بن
مہدی کو دوبارہ اپنے پاس بلا کر اُن سے دریافت کرو اگر وہ قرآن کے مخلوق ہونے کا اقرار
کرلین تو بہتر ہے ورنہ اُنکو قتل کر ڈالو سوا اُن کے دوسرے علما کو پا بزنجیر میرے پاس بھیجدو

اسحاق نے دوبارہ علما کو جمع کرکے مامون کا یہ حکم سنایا بشر اور ابراہیم اور دوسرے علما نے خلق قرآن کا اقرار کرکے اپنی جانین بچالین مگر یہ چار آدمی احمد بن حنبل۔ تواریری۔ سجادہ اور محمد بن نوح خلق قرآن کے قائل نہوئے اسحاق نے اُن کے پیرون مین بیڑیان پہنا کر پھر دریافت کیا کہ قرآن مخلوق ہے اِس وقت ڈرکر سجادہ اور تواریری نے تو اقرار کرکے شکنجۂ عذاب سے نجات پائی اور رہا کردئے گئے مگر احمد بن حنبل اور محمد بن نوح کو اپنے قول پر اصرار رہا اسلیے یہ دونون مامون کے پاس پابجولان بھیجدے گئے معتصم اور واثق مامون کے جانشینون نے اُسکی پیروی کی اور جو لوگ اِس راے کے خلاف تھے اُن کے تازیانے لگوائے اور قید کیا بلکہ قتل بھی کرایا آخرکار جب متوکل واثق کا جانشین ہوا تو اُسنے بہ تنسیخ احکامات سابق اِن تکلیفون کا خاتمہ کردیا اور جو لوگ اِس وجہ سے مقید تھے اُن کو رہا کیا اور اِس بارے مین اُنکو اُنکے عقیدے پر چھوڑا۔ معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماے صفات وافعال توقیفی ہین یعنی اُس ذات پاک پر کسی نام کا اطلاق حقیقۃً اور مجازاً بغیر اذن شارع کے درست نہین معتزلہ کے نزدیک رضامندی اور ناراضی اللہ تعالیٰ کی صفات نہین ہوسکتی ہین کیونکہ اللہ پر احوال متغیر نہین ہوتے پس جہان اُسنے اپنی رضا اور غصے کا ذکر کیا ہے وہان مراد ان سے جنت اور دوزخ ہے اور اہلِ سنت کی راے یہ ہے کہ رضامندی اور ناراضی اصلی معانی مین خدا کی صفات ہین جنت ودوزخ ان سے مراد نہین۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام مین کذب محال ہے اور اِسکی دو وجہین ہین ایک یہ کہ کذب قبیح ہے اور عقل سلیم گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبیح کام نہین کرتا دوسرے یہ کہ کذب مصلحت عام کے خلاف ہے کیونکہ جب لوگون کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ اِس کلام مین جھوٹ بھی ہے تو وہ اعتبار نہ کرینگے اور جو کچھ عذاب وثواب کا بیان اور آخرت کا حال اُس کلام مین ہوگا سب کو نہین مانینگے اور جو چیز کہ تمام عالم کے واسطے اصلح ہے وہ اللہ پر واجب ہے پس واجب کا چھوڑنا اُسکی ذات پاک سے بعید ہے دیدار الٰہی کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ رویت کے لیے شرائط درکار ہین حاسّے کا سالم ہونا اور مرئی کا جسم دار وکثیف ورنگین ہونا نظر کے سامنے آجانے سے اُسکی رویت کا ممکن ہونا ابصار و مرئی مین مسافت کا متوسط ہونا نہ نہایت دور ہو نہ بہت نزدیک اور مقابلہ دونون مین ہونا اور حجاب درمیان مین نہونا اور کہتے ہین رویت بدون مکان وبدون جہت کے

Marfat.com

یعنی بغیر ان شرائط مذکورۂ بالا کے محال ہے۔ اشیا مین حسن وقبح انکے نزدیک عقلی ہے جیساکہ رائے ماتریدیہ کی ہے مگر فرق یہ ہے کہ ماتریدیہ کے نزدیک حسن وقبح عقلی اس بات کو نہین چاہتا کہ بندے کے لیے اُس مین حکم الٰہی صادر ہو اور معتزلہ کہتے ہین کہ حسن وقبح عقلی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم کا موجب ہے اسلیے کہ اُسکے سوا کوئی اور حاکم نہین ہے اگر بالفرض نہ شرع ہوتی نہ رسول مبعوث ہوتے اور اللہ تعالیٰ افعال ایجاد کرتا تب بھی یہ احکام اسی طرح واجب ہوتے جس طرح شرع نے اب واجب کیے ہین مگر جن لوگون نے یہ لکھا ہے کہ معتزلہ کے نزدیک حاکم عقل ہے نہ خدائے تعالیٰ یہ بیان اُنکا صحیح نہین معتزلہ مسلمان تھے اور کوئی مسلمان ایسی بات کہنے کی جرأت نہین کرسکتا بلکہ وہ تو یہ کہتے ہین کہ عقل بعض احکام الٰہی کے پہچاننے کا آلہ ہے برابر ہے کہ اُنکی نسبت شرع وارد ہو یا نہو اور یہی اکابر حنفیہ سے بھی منقول ہے شرح مسلم الثبوت مین بحر العلوم نے اسی طرح لکھا ہے اور بعض نے متاخرین حنفیہ اور معتزلہ کے مذہب کے فرق کو اس عبارت مین بیان کیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک عقل ایک آلہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ بذریعہ شرع کے کہ وہ کھولنے والی ہے فعل کے حسن وقبح پر اطلاع دیتا ہے ایجاب عقل کا کام نہین بلکہ یہ کام اللہ کا ہے اور معتزلہ کے نزدیک عقل واجب کرنے والی ہے پس جب عقل نے حسن وقبح کو دریافت کرلیا تو مقتضائے حسن وقبح اللہ تعالیٰ اور بندون پر واجب ہوگیا اور جو چیز عقل مین نہین آسکتی وہ واجب نہین اسی وجہ سے معتزلہ عقائد کے متعلق ہر اُس چیز کو نہین مانتے جو عقل سے مدرک نہو سکے مثلاً رویت الٰہی اور عذاب قبر اور میزان اور صراط وغیرہ کے منکر ہین۔ اور معتزلہ کا قول ہے کہ بندہ اپنے افعال اختیاریہ کا خالق ہے اور بعض افعال اُس سے بطریق مباشرت کے پیدا ہوتے ہین اور بعض بطریق تولید کے معنی تولید کے یہ ہین کہ فاعل کے ایک فعل سے دوسرا فعل واجب ہوجائے جیسے انگلی کا ہلنا واجب کردیتا ہے چھلے کے ہلنے کو اگرچہ اس دوسرے کام کا بندہ اصلا قصد نہین کرتا مگر موجد انکا بھی وہی ہوتا ہے ہان اس قدر ہے کہ ایک اور فعل کا توسط ضرور ہوتا ہے اور چونکہ انکے نزدیک بندہ اپنے افعال کا خالق ہے اِسلیے جزا اُن افعال کی حقیقتۃً خدا پر حق بندونکا ہے۔ اور امر خیر اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے اور کفر وعصیان بندے سے باختیار خود ہوتے ہین خدا کے ارادے اور مشیت کو اس مین دخل نہین بلکہ وہ ہر مخلوق سے ارادہ اسلام وطاعت کا کرتا ہے چنانچہ حکم کرتا ہے اسلام وطاعت کا

اور گناہ وکفر سے ممانعت کرتا ہے تو انکی نسبت ارادہ بھی نہین کرتا اور اکثر معتزلہ کہتے ہین کہ استطاعت یعنی قدرت فعل سے قبل ہوتی ہے یہی راے ماتریدیہ کی ہے اور بعض معتزلہ مثل نجار اور محمد بن عیسیٰ اور ابو عیسیٰ ورّاق وغیرہ کا مذہب یہ ہے کہ قدرت فعل کے ساتھ ہوتی ہے جو راے اشاعرہ کی ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ تکلیف عدم کے ساتھ بھی متعلق ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ مقتول کی موت قاتل کے قتل سے پیدا ہوتی ہے اسی طرح مسموم کی موت زہر دینے والے کے فعل سے پس یہ موت بندے کے افعال مین سے ہے خدا کا فعل نہین اگر قاتل اُسے قتل نکرتا یا زہر دینے والا زہر ندیتا تو جو وقت اُسکی موت کا خداے تعالیٰ نے مقدر کیا تھا اُسوقت تک جیتا قاتل نے تقدیر الٰہی کو بدل ڈالا اسی لیے اُسکا یہ فعل شرعًا وعقلاً ممنوع ہوتا ہے اور کعبی کے نزدیک مقتول کے لیے دو اجل ہین ایک قتل دوسرے موت اگر وہ قاتل کے ہاتھ سے مارا نہ جاتا تو اپنے وعدے تک یعنی موت کے وقت تک جیتا اگرچہ عمومًا معتزلہ اسکے قائل ہین کہ مقتول اپنے وعدے پر جو خدا نے اُسکے لیے مقرر کر دیا ہے نہین مرتا ہے فرق دونون رایون مین یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک تو قتل و موت دونون پر لفظ موت کا اطلاق درست ہے اور کعبی کہتا ہے کہ قتل کو موت نکہنا چاہیے موت وہی ہے جو اپنے وعدے پر مرے مطلب یہ ہے کہ اللہ کے فعل کا نام موت ہے اور بندے کے فعل کا نام قتل۔ اور انکے نزدیک تکلیف مالایطاق کے ساتھ بندے کا مکلف ہونا عقل بھی تجویز نہین کرتی اور معتزلہ کہتے ہین کہ حرام رزق نہین کیونکہ رزق وہ مملوک ہے جسکو مالک کھائے اور شارع نے اُس مین تصرف کرنیکا حکم بھی دیدیا ہو اس صورت مین شراب اور سور جو کسی مسلمان کے مملوک ہون رزق نہین ہو سکتے اسلیے کہ شارع نے ان مین تصرف کرنے کی اجازت نہین دی ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ جس شخص نے عمر بھر حرام چیز کھائی تو اُسنے رزق الٰہی نہین کھایا وہ اپنے طور پر پیٹ پالتا رہا حالانکہ ہر جاندار کو اللہ ہی رزق پہونچاتا ہے اور ہدایت وضلالت انسان بطریق مباشرت کے پیدا کرتا ہے اور پھر کامیابی اُسکی اس مباشرت سے بطور تولید کے پیدا ہوتی ہے خداے تعالیٰ کے پیدا کرنے کو اُن مین دخل نہین اور نہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کو اُن سے تعلق ہے اور اصلح ولطف اور ثواب وعذاب اور آلام کا عوض یہ پانچ چیزین حق تعالیٰ پر واجب ہین ورنہ بخل لازم آتا ہے اسلیے کہ جب اُسکے اختیار مین یہ ساری باتین ہین اور اُن کے واسطے کوئی مانع بھی

Marfat.com

نہین ہے تو پھر اِنکا ترک کرنا بخل کیونکر نہوگا اور یہ عیب ہے جس سے ذات باری منزہ ہے اور کفار وفساق کو ہمیشہ دوزخ مین رکھنا اور کبھی عذاب سے نجات ندینا یہی اُنکے واسطے آخرت مین اصلح ہے اور اُن کے اعمال کو باطل کرنا اور ... سنت فرمانا یہ دنیا مین اُن کے لیے اصلح ہے اور کہتے ہین عرش سے مراد ملک ہے اور کرسی سے علم اِس آیت مین وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کرسی کو علم کے معنے مین کہتے ہین یعنی علم الٰہی مین آسمان اور زمین کی سمائی ہے یہی راے شیعہ کی ہے۔ اور تمام معتزلہ کا اسپر اتفاق ہے کہ اگر معدوم کی ذات وحقیقت باطل ہو جائے تو اُسکا اعادہ محال ہے اور اہل سنت کے نزدیک اعادے کی صحت اسپر موقوف نہین کہ عدم مین ذات باقی رہے اور معتزلہ کی یہ بھی راے ہے کہ اعادہ جواہر کا صحیح ہے اور اُن اعراض کا اعادہ جو باقی نہین رہتے ممنوع ہے اور جو اعراض باقی رہتے ہین اور وہ متولدات مین سے نہین ہین تو اُنکا اعادہ بالاتفاق صحیح ہے اور متولدات کے اعادے مین خلاف ہے اور قبر کے عذاب وثواب اور سوال منکر ونکیر کے منکر ہین مگر صالحی کہتا ہے کہ تعذیب وتنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی اور ابو علی جبائی وغیرہ بعض معتزلہ منکر ونکیر نام رکھنا ناپسند کرتے ہین۔ علامات قیامت کے منکر ہین یاجوج وماجوج اور دجال کے خروج کے قائل نہین۔ بعضے معتزلہ کہتے ہین کہ میزان کا ہونا جائز ہے مگر ثبوت کے قائل نہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بات محال ہے اور کہتے ہین کہ قرآن مین جو وزن اور میزان کا ذکر ہے اُسکا یہ مطلب ہے کہ پورا پورا انصاف کیا جائیگا ذرا فرق نہوگا اس بیان سے دراصل ترازو مراد نہین کیونکہ اعمال اعراض ہین اُنکا تُل سکنا ممکن نہین کیونکہ ہلکا بھاری ہونا جواہر کی شان ہے اور خداے تعالیٰ اِن سب کا عالم بھی ہے پھر تولنے کا کیا فائدہ اور نیکی بدی کے صحیفے ہاتھون مین دینا بھی عبث ہے اور کراماً کاتبین کے بھی منکر ہین اسلیے کہ بندہ جو کچھ کرتا ہے اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے اور محافظین کی وہان ضرورت ہوتی ہے جہان علم حاصل نہو سکے پس کراماً کاتبین اُس صورت مین ہوتے کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہوتا اور جو بندے کرتے اُسکا علم اُسے نہوتا اور حوض کوثر ثابت نہین کرتے اور ابو الہذیل اور بشر بن معتمر پل صراط کے جواز کے قائل ہین مگر اُسکے وقوع کے منکر ہین اور اکثر معتزلہ بالکل منکر ہین جواز کے بھی قائل نہین اور جبائی کے اقوال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اِس بارے مین متردد ہے۔ اور دوزخ

Marfat.com

وجنت اب موجود نہین ہین قیامت کو موجود ہونگے اور جب اللہ تعالیٰ نفخۂ اولیٰ کا حکم دیگا تو سارے آسمان وزمین اور جنت ودوزخ اور ارواح فنا ہو جائینگی پھر قیامت کے دن اللہ دوبارہ اُنھین پیدا کریگا۔ اور یہ کہتے ہین کہ ایمان کی حقیقت مین تصدیق کے ساتھ اعمال بھی داخل ہین اسلیے اِن کے نزدیک مرتکب کبیرہ مؤمن نہین ایمان سے خارج ہے مگر ایسے شخص کو کافر اسواسطے نہین جانتے کہ صحابہ اور قضاۃ مرتکب کبیرہ پر زنا اور شرب خمر وغیرہ مین حد جاری کیا کرتے تھے اور اپنے ملک سے بدر نہین کرتے تھے اور نہ قتل کراتے تھے اور اُنکی لاشون کو مسلمانون کے مقابر مین دفن ہونے دیتے تھے حالانکہ کافر کے ساتھ ایسے معاملات بالاجماع ناجائز ہین اور اسی کا نام اُنھون نے منزلۃ بین المنزلتین رکھا ہے منزلتین کفر و ایمان ہوئے اور درمیانی منزل فسق ہے پس ایسا شخص فاسق ہے اور شرک کا نہ بخشنا شرعًا وعقلًا ممتنع کہتے ہین جیسا کہ ماتریدیہ کا مذہب ہے اور گناہ کبیرہ بھی بغیر توبہ کے اُن کے نزدیک نہین بخشے جائینگے اور یَغْفِرُ مَا دُوْنَ لِمَنْ یَّشَآءُ مین ذنوب کو توبہ کے ساتھ مقید کرتے ہین اور بعض معتزلہ کی رائے یہ ہے کہ جب بندہ کبائر سے اجتناب کرتا ہے تو اُسکے لیے عذاب ہونا جائز نہین بلکہ وہ واجب العفو ہے بعض شفاعت کے منکر ہین اور بعض حق غیر صاحب کبیرہ مین شفاعت جائز رکھتے ہین اِن کے نزدیک تین قسم کے لوگون کی شفاعت ہوگی (۱) جو کبائر سے بچتے ہین اور صغائر کا ارتکاب کرتے ہین تو انکے صغائر کی معافی کے لیے انبیا و ملائکہ کی شفاعت ہوگی (۲) جو کبیرہ کر کے توبہ کر لیتے ہین تو ایسون کی توبہ قبول ہونے کے لیے انبیا و ملائکہ کی شفاعت ہوگی (۳) جو کبائر و صغائر سے بچتے ہین اُن کی شفاعت زیادتی ثواب کے لیے انبیا و اولیا کی طرف سے ہوگی غرض عذاب کبائر سے نجات پانے کے لیے شفاعت نہوگی اور اگر مرتکب کبیرہ توبہ کیے بغیر مرجائیگا تو ہمیشہ دوزخ مین رہیگا انھون نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ جب مسلمان متقی مرتا ہے یا گناہگار توبہ کر کے مرتا ہے تو مستحق ثواب کا ہوتا ہے اور جب بغیر توبہ کے گناہ کبیرہ سے جسکا اُسنے ارتکاب کیا ہے مرگیا تو وہ ہمیشہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے لیکن اس کا عذاب کفار کے عذاب سے خفیف ہوتا ہے اسکو وعد و وعید کہتے ہین وہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون پر امتحانًا بذریعہ انبیا علیہم السلام کے احکام بھیجے ہین تاکہ احکام کا نہ ماننا اُن کی ہلاکت پر

Marfat.com

شہادت ہو اور اُن کی راے یہ ہے کہ ایمان باطن سے تعلق رکھتا ہے اور اسلام ظاہر سے چنانچہ اِن کے نزدیک فاسق مسلم ہے نہ مؤمن۔ شرح عمدۂ نسفی مصنفۂ علامۂ نکساری مین ہے کہ عامۂ معتزلہ کا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ارکان دین یعنی توحید و نبوت و نماز و روزہ وغیرہ کا اعتقاد بطور تقلید کے رکھے تو ایسا شخص نہ مؤمن ہے نہ کافر اور ابو ہاشم کے نزدیک کافر ہے پس اسکی راے یہ ہے کہ جب دلیل عقلی سے اعتقاد ثبوت کو پہونچے اُس وقت مؤمن تسلیم کرنا چاہیے اور معتزلہ میثاق لینے کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہین کیا نہ آدمؑ سے نہ نوحؑ سے نہ ابراہیمؑ سے نہ موسیٰؑ سے نہ عیسیٰؑ سے نہ محمدؐ سے نہ جبرئیلؑ سے نہ میکائیل سے نہ اسرافیلؑ سے علیہم السّلام اور نہ حاملان عرش سے اور نہ انکی طرف دیکھے گا جیساکہ شیطان اور یہود و نصاریٰ سے بات نہین کرتا ہے۔ اور معتزلہ کہتے ہین کہ عقل نہین تجویز کرتی کہ انبیا سے عمداً کبائر سرزد ہون اور انبیا مین سے کسی ایک کی فضیلت کے دوسرے پر قائل نہین سب کو برابر جانتے ہین اور کرامات اولیا کا انکار کیا ہے اِس وجہ سے کہ اولیا سے خرق عادت کے وقوع مین معجزے کے ساتھ اشتباہ ہوگا پھر اس صورت مین نبی اور غیر نبی مین تمیز کرنا مشکل ہے مگر ابو الحسین بصری معتزلی اور اُس کا شاگرد محمود خوارزمی کرامات اولیا کے قائل ہین۔ اور معراج کے منکر ہین کہتے ہین کہ اُسکا ثبوت خبر آحاد سے ہے اور خبر واحد عمل کو واجب کرتی ہے نہ اعتقاد کو مگر بیت المقدس تک جانے کے منکر نہین ہین۔ اور معتزلہ انبیا مین باہمی تفضیل کے قائل نہین سب کو برابر اور ہم رتبہ جانتے ہین پس آنحضرت کی فضیلت انبیا پر نہین مانتے اور اُن کے نزدیک مجتہد کی راے مین کبھی غلطی نہین ہوتی جیساکہ عامۂ متکلمین اشاعرہ کی راے ہے۔ اور انکا عموماً یہ قول ہے کہ ملائکہ علوی افضل ہین انبیا سے۔

اور امامت مین یہ لوگ آپس مین اختلاف کرتے ہین بعض کہتے ہین نصًا ہے بعض کہتے ہین اختیاراً ہے اور اُنکے نزدیک امام کا مقرر کرنا مخلوق پر واجب ہے بعض کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے اور عامۂ معتزلہ کا یہ مذہب ہے کہ دلیل شرعی سے ثابت ہے اور امام کا معصوم ہونا واجب نہین اور نہ اُسکا قرشی ہونا مشروط ہے اور ان کے نزدیک عبادت کا ثواب سوا فاعل کے غیر کو نہین پہونچتا خواہ عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ مرکب ہو مال اور بدن سے کیونکہ قضا و قدر نہین بدل سکتے پس دعا لغو ہے کچھ اُس سے فائدہ نہین ہو سکتا جس بات کی

Marfat.com

دعا کی جاتی ہے اگر وہ مقدر کے مطابق ہے تو اُسکی خواستگاری فعل عبث ہے اور اگر مخالف ہوگی تو اُسکا موجود ہونا ناممکن ہے اسی سبب سے ان کے مردے استغفار اور صدقات سے کہ نجات کا بڑا وسیلہ ہین محروم رہتے ہین اور سارے معتزلہ سوائے کعبی اور ابو الہذیل اور ابو الحسین بصری کے یہ کہتے ہین کہ معدوم بھی ایک شے ہے اور عالم واقع ہین ثابت ہے مگر اسی قدر ہے کہ اُسکو وجود نہین ملا ہے اگر وجود مل جائے تو وہ موجود ہو جائے اس مرتبے کو انکی اصطلاح ہین ثبوت اور تقرر کا مرتبہ کہتے ہین اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ ممکن اپنے وجود کے قبل یا تو واجب ہوگا یا ممتنع اور ان دونون صورتون ہین وجود کے وقت انقلاب لازم آتا ہے پس یہ غلط ہے تو یہی رہا کہ ممکن اپنے وجود سے بیشتر بھی ممکن ہوگا اور امکان ایک ایسی صفت ہی جس کے لیے موصوف کا ہونا ضرور ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ وہ ثابت ہے یا موجود ہے اگر موجود ہوگا تو پھر وجود اُسکو حاصل ہونا تحصیل حاصل ہے اسلیے یہ باطل ہے پس باقی یہ رہا کہ وہ ثابت ہوگا یہی مدعا ہے یعنی ممکن اپنے عدم کے وقت ہین ثابت ہے اور موجود نہین ہے اور منشا اس قول کا یہ ہے کہ ان لوگون کے نزدیک وجود ہین اور ماہیت ہین فرق ہی کبھی ماہیت ہوتی ہے اور اُسکو وجود عارض نہین ہوتا یہی مرتبہ تقرر کا ہے اسی کو معدوم ثابت کہتے ہین مگر موجود نہین کہہ سکتے موجود جب کہین گے کہ اُسکو وجود مل جائے اور اس قسم کے معدوم ہین ممکن کی قید اسواسطے لگا دیتے ہین کہ جو معدوم ایسا ہو بلکہ ممتنع ہو اُسکو تقرر کا مرتبہ حاصل نہین ہوتا وہ بالاتفاق کچھ چیز نہین اور صوفیہ بھی اعیان ثابتہ کے عالم کی پیدایش سے قبل قائل ہین ۔ اور اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ کہتے ہین کہ معدوم کچھ بھی نہین ممتنع ہو یا ممکن کیونکہ ان کے نزدیک وجود اور نفس حقیقت یا ماہیت ہین ذرا فرق نہین وہین جب وجود نہو گا تو ماہیت بھی نہو گی اور یہ بات نامعقول ہے کہ ایک چیز سے عالم عدم ہین وجود منفک ہو اور پھر اُسکو کسی قسم کا ثبوت ہو اگر اُسکو عالم عدم ہین تقرر حاصل ہوگا تو وہ ایک ہی وقت ہین موجود بھی ہوگی اور معدوم بھی ہوگی اور یہ بالکل خلاف قیاس ہے اسلیے کہ وجود کے کوئی اور معنے ہی نہین سوائے ثبوت اور تحقق اور تقرر کے معدوم بھی کہنا اور اُسکے واسطے ثبوت بھی ڈھونڈھنا جو بلا شبہہ حرکات و سکنات کو چاہتا ہے بالکل سفسطہ ہے اور معدوم ثابت کے ابطال کی بڑی ضرورت اسلیے ہے کہ اہل سنت اس بات کے مقر ہین کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہین اور معدومات کے ثبوت کی

Marfat.com

صورت مین یہ جائز ہو جائیگا کہ بعض معدومات ثابت سے تو قدرت کو تعلق حاصل ہووے اور بعض کے ساتھ کسی خصوصیت کی وجہ سے نہو بلکہ علی العموم معدومات ثابت مقدوریت کے دائرے سے نکل جائینگے اِسلیے کہ جس کو عدم مین ثبوت حاصل ہوگا وہ ازلی ہوگی پس قدرت الٰہی اُنکی ذات کے ساتھ کس طرح متعلق ہوسکتی ہے پھر اگر قدرت کا تعلق ان سے مانا جائیگا تو اسی قدرکہ وجود اسنے عطا کیا پس خدائے تعالیٰ ممکنات کا خالق اصلی اور موجد نہین بن سکتا اور نہ اُسکو کسی چیز کی ایجاد پر قدرت ہوسکتی ہے اور یہ کفر صریح ہے ۔معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ ان چار حالتون مین اہل قبلہ کا خون مباح و حلال ہے (۱) جب کبیرہ کا ارتکاب کرے (۲) کوئی بدعت اُس سے حادث ہو (۳) سلطان سے بغاوت کرے (۴) فرائض کو ترک کرے اور ترک کو حلال جانے معتزلہ اہلِ سنت کے ساتھ پانچ باتون مین بحث رکھتے ہین (۱) مسئلۂ صفات (۲) مسئلۂ رویت (۳) مسئلہ وعدو وعید (۴) مسئلہ ایجاد افعال (۵) مسئلہ مشیت۔

ابن حزم نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ معتزلہ کا عمدہ کلام وعد اور وعید اور قدر مین ہے پس جو کوئی یہ کہے کہ قرآن غیر مخلوق ہے اور قدر کو ثابت کرے یعنے یہ کہے کہ بندے کے سارے افعال اللہ کی قضا و قدر سے ہین اور آخرت مین اللہ کے دیدار ہونے کا اقرار کرتا ہو اور جو صفات الٰہی قرآن و حدیث مین مذکور ہے اُنھین ثابت کرے اور صاحب کبیرہ کو دائرۂ ایمان سے خارج نکرے وہ معتزلی نہین اگرچہ تمام عقائد مین معتزلہ کے ساتھ موافقت رکھتا ہو۔ یہ بیان مجتمعاً معتزلہ کے عقائد کا ہے ۔بعض بعض باتون مین ان مین آپس مین اختلاف ہے ۔ابو ہذیل علاف نے دس مسئلون مین اپنے اصحاب کا خلاف کیا ہے اور ابراہیم بن سیار نظام نے تیرہ مسئلون مین معتزلہ کے ساتھ مخالفت کی ہے اور بشر بن معتمر نے چھ مسئلون مین اپنے اصحاب کا خلاف کیا ہے اور معمر بن عباد سلمی نے چار مسئلون مین اپنے اصحاب سے مخالفت کی ہے اور ابو موسیٰ مزدار نے تین مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے اور ہشام بن عمرو غوطی نے سات مسئلون مین اپنے اصحاب سے مخالفت کی ہے اور عمرو بن بحر جاحظ نے پانچ مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے اور ثمامہ بن اشرس نمیری نے چھ مسئلون مین اپنے اصحاب سے خلاف کیا ہے۔

ابو الحسین بن ابی عمرو خیاط اور اُسکے متبع معتزلۂ بغداد کہلاتے ہین اور محمد بن عبدالوہاب جبائی اور

Marfat.com

اُسکا بیٹا ابو ہاشم اور اُنکے متبع معتزلہ بصرہ مشہور ہین - وسنہ مسئلون کے اندر معتزلہ بغداد و بصرہ مین اختلاف ہے
اور جبائی اور اُسکے بیٹے مین مسئلہ حال اور مسئلہ صلاح و اصلح مین اختلاف ہے - اور احمد بن حائط نے اپنے
استاد نظام کے مذہب پر تین باتین زیادہ کی ہین (۱) تناسخ کا قول (۲) آیات اور اخبار جس سے
رویت الٰہی کے باب مین وارد ہین اُنھین رویت عقل فعال پر حمل کیا (۳) قیامت کو مسیح محاسب ہونگے
اسلیے معتزلہ بہت سے فرقے ہوگئے ہین ان مین سے ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے - اکثر معتزلہ فقہیات
مین مقلد مذہب حنفی کے تھے جب اُنپر الزام عائد ہوتا تھا کہ فقہ مین روایت و درایت تو امام صاحب کی
تسلیم کرتے ہو پھر اُنکے عقائد جو اُنکی کتاب فقہ اکبر مین مصرح ہین کیون نہین مانتے تب انھون نے یہ حیلہ
اختراع کیا کہ امام صاحب نے کوئی کتاب تصنیف نہین فرمائی ہے اور فقہ اکبر محمد بن یوسف معروف
بہ ابی حنیفہ بخاری کی تصنیف ہے [1]

اول واصلیہ یہ ابی حذیفہ واصل بن عطا کے متبع ہین اِس فرقے کو کبھی حسن بصری کی طرف منسوب
کرکے **حسنیہ** بھی کہتے ہین واصل کا اعتزال چار قواعد پر حکیر کھاتا ہے ایک نفی صفات الٰہی دوسرے
قول بقدر تیسرے مرتکب کبیرہ درمیان منزل کفر و ایمان کے ہے چوتھے مرتکب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین
پڑا رہیگا - ایک قول اُسکا یہ بھی ہے کہ اصحاب جمل و صفین اور قاتلان حضرت عثمانؓ اور جانبداران
حضرت عثمانؓ مین سے ایک گروہ غیر معین مخطی ہے بس حضرت علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم مین
جنگ جمل کے بعد سے اہلیت شہادت کی نہین رہی تھی ان کا قول متروک ہے حضرت عثمانؓ کا
حال مرتکب کبیرہ کا سا ہونا جائز بتاتا تھا اور واصل حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکر و عمرؓ پر فضیلت دیتا تھا
اگرچہ شیخین کی امامت کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ انعقاد امامت کا آدمیون کے اختلاف اور فتنے کے
زمانے مین نہین ہوتا ہے امت جس وقت کہ مجتمع ہوکر ظلم و فساد ترک کرے تب کہین وہ محتاج
سیاست کرنے والے امام کی ہوتی ہے پھر جبکہ نافرمان و فاجر ہوکر اپنے والی کو قتل کرڈالے تو پھر

---

[1] فان قلت ليس لابي حنيفة كتاب مصنف قلت هذا الكلام ما نقل من بعض سفلة المعتزلة وجهلة المنتحلة من ان الامام ابا حنيفة ليس له كتاب وان هذا الكتاب لمحمد بن يوسف المعروف بابي حنيفة البخاري فهو غلط صريح وخبط فضيح فانه اختلفوا من حيث ان هذا الكتاب فيه ابطال قواعدهم واهمال عقائدهم الخ

امامت کسی کے لیے منعقد نہین ہوتی ہے اِسی بنیاد پر کہتا تھا کہ امامت علی مرتضیٰ کی منعقد نہین ہوئی اول اول واصل ہی نے احکام شرعیہ کی تقسیم کی اور کہا کہ حق کے ثبوت کے چار طریقے ہین قرآن ناطق حدیث متفق علیہ اجماع امت و عقل و حجت یعنی قیاس واصل نے اور بھی چند مسائل اور اصطلاحین قائم کین مثلاً یہ کہ عموم وخصوص دو جداگانہ مفہوم ہین۔ نسخ صرف امر ونواہی مین ہوسکتا ہے اخبار وواقعات مین نسخ کا احتمال نہین[۱] ان مسائل کے لحاظ سے اصول فقہ مین اولیت کا فخر واصل کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اُسی قسم کی اولیت ہوگی جس طرح نحو کے دو تین قاعدون کے بیان کرنے سے کہا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فن نحو کے موجد ہین اور واصل ہی نے علم کلام مین اول تصنیف کی تھی[۲] یہ شخص ۸۰ھ ہجری مین مدینے مین پیدا ہوا تھا اور ۱۳۱ھ ہجری مین مرگیا۔

دوم عمریہ یہ عمرو بن عبید کے اصحاب ہین جو واصل بن عطا کا شاگرد تھا اسکا مذہب بھی مثل واصلیہ کے ہے اور واصل کی طرح یہ بھی کہتا ہے کہ فتنہ وفساد کے زمانے مین امامت منعقد نہین ہوتی اِسی وجہ سے حضرت علیؓ کی امامت کے منعقد ہونے کا قائل نہ تھا مگر اِس مسئلے مین منفرد ہوا کہ اصحاب جمل صفین اور جو حضرت عثمان کے جھگڑے مین شریک رہے وہ تمام فاسق ہین اور مسائل قدر مین قدریہ کے مطابق ہے بلکہ بہت بڑھا ہوا ہے یہ شخص یزید ناقص بن ولید بن عبدالملک بن مروان کے داعیون مین سے تھا بنی امیہ کی حکومت کے زمانہ مین اس یزید نے اپنے چچازاد بھائی ولید کو خلافت سے دور کرنے کے لیے بہت کچھ سازشین کین اور اُسکو بدنام کرکے ایک گونہ اپنے مقصد دلی کے حاصل کرنے مین کامیابی حاصل کرلی اور داعیون کی کوشش سے عوام کا میلان طبع یزید کی طرف یوماً فیوماً بڑھتا گیا یزید درپردہ لوگون سے بیعت لینے لگا اور اپنے دعاۃ کو اطراف وجوانب بلاد اسلامیہ کی طرف بھیجتا رہا اور آخرکار جمادی الاخری ۱۲۶ھ ہجری مین ولید کو قتل کرکے خود خلیفہ ہوگیا پھر جب ۱۳۶ھ ہجری مین ابو جعفر منصور عباسی خلیفہ ہوا تو اُسکی امامت کا قائل ہوگیا۔ سمعانی نے کتاب انساب مین کہا ہے کہ جب یہ اختلاف ہوا کہ خوارج تو مرتکب کبیرہ کو

[۱] کتب اصناف الملحدین ۔ [۲] الاسلام کتاب ابو عثمان لم یعرف واصل بن عطا قال فی الکلام ابو حنیفہ اول من صنف کی یہ عبارت ہے کتاب الاوائل کی عبارت ترجمہ سے جس میں واصل بن عطا کی عمر کی سخی کی بابت ان مسائل کو ابھیال ۔

ودرع طبقات الخوارج وعلى غالية الشيعة والباطنين في قول المعتزلة فيكمل واصل بن عطا ويكمل اصول جبل ... في العلماء في الكلام في الاحكام قاطبة ۱۲ منہ

کافر کہنے لگے اور ایک جماعت نے کہا اگرچہ انھون نے فسق کیا مگر مؤمن ہین تو واصل نے دونون گروہ سے اختلاف کیا اور کہا مرتکب کبیرہ نہ مؤمن ہے نہ کافر تو حسن نے اپنی مجلس سے اُسے بند کر دیا اور واصل نے بھی انھین چھوڑ دیا اور عمرو بن عبید واصل کی صحبت مین شریک ہو گیا اس لیے دونون اور اُن کے متبع معتزلہ کہلانے لگے۔

سوم ہذیلیہ ابو ہذیل حمدان بن ہذیل علاف شیخ المعتزلہ کے پیرو ہین بعض نے ابو ہذیل کا نام محمد لکھا ہے اس نے عثمان بن خالد طویل شاگرد واصل بن عطا سے علم حاصل کیا تھا اور استطاعت کو ایک عرض منجملہ اعراض کے بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ استطاعت صحت و سلامتی کا نام نہین ہے اور کہتا تھا کہ افعال دل اور افعال اعضا مین فرق ہے اور اُسکا زعم یہ تھا کہ بندے کے افعال بغیر اسکی قدرت کے سرزد نہین ہو سکتے اور استطاعت حالت فعل مین قدرت کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور افعال اعضا کو بندے کی قدرت کے بدون بھی جائز بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ فعل اعضا سے قدرت مقدم ہوتی ہے اور کعبی نے ابو ہذیل سے نقل کیا ہے کہ اُسکا اعتقاد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اُسکی مراد سے غیر ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ ارادہ اُسکا شے کا پیدا کرنا ہے اور شے کے پیدا کرنے مین اور نفس شے مین فرق ہے اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سمیع اور بصیر کہتے ہین اُسکے یہ معنے ہین کہ وہ زمانۂ آئندہ مین سنیگا اور زمانۂ آئندہ مین دیکھے گا اسی طرح لفظ غفور اور رحیم اور محسن اور خالق اور رازق اور آمر اور ناہی وغیرہ کے معانی بیان کرتا تھا کہتا تھا کہ ساری طاعات کیا فرائض اور کیا نوافل ایمان ہین اور کہتا تھا کہ باری تعالیٰ عالم بہ علم ہے اُسکا علم بھی اُسکی ذات ہے اور قادر بہ قدرت ہے اُسکی قدرت بھی اُسکی ذات ہے وغیرہ وغیرہ اور یہ عقیدہ اُسنے اقوال فلاسفہ سے اخذ کیا تھا جن کا قول یہ ہے کہ ذات بیچون تمام جہتون سے واحد ہے اور کسی طرح کثرت کو اسمین راہ نہین ہے اور صفات الٰہی سواے ذات الٰہی کے کوئی دوسری چیز نہین جو اسکے ساتھ قائم ہون جتنی صفات اُسکی ثابت ہون وہ یا تو سلوب ہین یا لوازم ہین سلوب اُن چیزون کو کہتے ہین کہ نسبت سلب کے بغیر باری تعالیٰ کی صفت نہین ہو سکتین جیسے جسم اور جوہر اور عرض جب سلب کو اُنسے لگاؤ ہو جاتا ہے اور اُسکی علامت یعنی حرف نفی لے آتے ہین تو اُس وقت یہ اللہ تعالیٰ کی صفت واقع ہو سکتی تھین مثلاً اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض ہے اور لوازم سے مراد یہ ہے کہ واجب الوجود کا وجود مین ماہیت سے اور اُسکی وحدت حقیقی بے فرق ذات

ابو ہذیل اور فلاسفہ مین یہ ہے کہ فلاسفہ تمام صفات کی نفی کرتے ہین اور ابو ہذیل ایسی صفات ثابت کرتا ہے جو اُسکی ذات کی عین ہین یا ایسی ذات ثابت کرتا ہے جو صفات کی عین ہے دونون مین کوئی فرق نہین بتاتا ایک ہی کہتا ہے اور ابو ہذیل نے اللہ تعالیٰ کو ایک ایسے ارادۂ حادث کا مرید ٹھیرایا تھا جس کے لیے کوئی محل نہین ہے اور اپنے زعم مین اللہ تعالیٰ کو اِس ارادے کے ساتھ متصف جانتا تھا اور یہ قول پہلے اُسی نے نکالا ہے پھر جو قائل اس بات کا ہوا اُس کو اس عقیدۂ مخصوص مین ابو ہذیل کا متبع سمجھنا چاہیے اور کہا کہ بعض کلام آلہی کے لیے محل نہین ہے جیسے قول کُن اور بعض کے واسطے محل ہے جیسے امر و نہی اور خبر وجہ اسکی یہ ہے کہ جب ایجاد ممکنات لفظ کُن سے ہوئی ہے تو اُسکے واسطے محل کہان سے نکلے گا پس اُسکے عقیدے کی رو سے امر تکوین اور امر تکلیف مین فرق ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا کسی معدوم کو یہ حکم دینا کہ موجود ہو جا جدا ہے اور بندون کو کسی کام کے کرنے کا حکم دینا یا کسی کام کے کرنے سے منع فرمانا یہ علیحدہ ہے پہلی مثال امر تکوین کی اور دوسری امر تکلیف کی اور حاصل کلام یہ ہے کہ ابو ہذیل کے نزدیک کلام آلہی عرض ہے اور پھر اِسکی دو قسمین ہین (۱) بعض عرض بے محل کے بھی قائم ہو سکتا ہے (۲) بعض عرض ایسا ہے کہ وہ محل کے ساتھ قائم ہوتا ہے پہلی صورت کی مثال لفظ کُن (بمعنی ہو) ہے کہ وہ کسی موجود ممکن کے ساتھ قائم نہین ہوتا اس واسطے کہ سارے ممکنات کا حدوث اِسی کلمے کی بدولت ہوا ہے اور یہ اپنے وجود مین کل مخلوقات سے مقدم ہوگا اور دوسری قسم کی مثال امر و نہی ہین کہ مکلفین کے ساتھ قائم ہوتے ہین کہ یہی اُسکے محل ہین اور ابو ہذیل نے کہا ہے کہ اللہ کے مقدورات منتہی ہین اب وہ نہ کسی شے کے حادث کرنے پر اور نہ کسی شے کے فنا کرنے پر نہ کسی کے مارنے پر نہ کسی کے جلانے پر قدرت رکھتا ہے اہل جنت و دوزخ کی حرکات منقطع ہو کر سکون دائمی ہو جائیگا اور اس سکون مین لذت اہل جنت کے واسطے اور آلام اہل دوزخ کے لیے جمع ہو جائینگے - چونکہ یہ مذہب جہم بن صفوان کا بھی ہے کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائینگی

Marfat.com

اسلیے معتزلہ ابوہذیل کو جہمی الآخرۃ کہاکرتے تھے۔ اور ابوہذیل کہتا تھا کہ مرد مقتول اگر قتل نکیا جاتا تو بھی اُسی وقت پر مرجاتا۔ علم نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے اور غائب بات پر حجت قائم نہین ہوتی مگر جبکہ بیس شخص خبر دین ابو ہذیل مین اور ہشام بن حکم مین احکام تشبیہ کی بابت مناظرات ہوے تھے
تنبیہ علاف نے عدل۔ توحید۔ وعد۔ وعید اور منزلت بین المنزلتین کا نام **اصول خمسہ** رکھا تھا اسکے نزدیک اللہ کی معرفت قبل ورود شرع کے واجب ہے۔

چہارم نظامیہ یہ ابراہیم بن سیار نظام کے متبع ہین نسیم الریاض مین لکھا ہے کہ نظام نون کے فتح اور ظاے معجمہ کی تشدید سے ابراہیم کا نام ہے جس کے باپ کا نام بعض سیار (سین مہملہ سے) بتاتے ہین بعض شیار (شین معجمہ سے) اور بعض شیبان شین معجمہ اور یاے تحتانی اور اُسکے بعد باے موحدہ اور الف و نون سے اور اسکا سلسلہ نسب یون ہے نظام ابن شیبان ابو اسحاق غلام آزاد بنی حارث بن قیس بن ثعلبہ۔ نظام معتصم عباسی کے عہد مین تھا اس نے فلسفے مین نظر کی تھی اور فلاسفہ کی بہت سی باتون کو معتزلہ کے کلام مین ملا دیا تھا۔ چند مسائل مین متفرد ہوا اور جسنے اول اہل قبلہ کی تکفیر کی ہے وہ یہی نظام ہے اُسکے اِس قول سے کہ عالم کے تمام جاندار ایک جنس سے ہین یہ بات لازم آتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال ابلیس کے افعال کے مثل ہون اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی سیرت حجاج کی طرح ہو اسلیے کہ اتحاد جنس مستلزم ہے اتحاد آثار کو اور یہ دونون قول باطل ہین۔ اور کہتا تھا اللہ کو برائیون پر قدرت نہین ہے اُسکی قدرت کے سلب ہوجانے کے بعد یہ واقع ہوتی ہین آخرت میں اہل جنت و دوزخ کے واسطے ثواب و عذاب مین کمی بیشی کردینا اُسکی قدرت مین نہیں ہے اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی تنزیہ برائیون سے یہی تھی کہ اُنپر اُسکو قادر نہ سمجھنا چاہیے اور اللہ کے ارادے کی اِس طرح تفصیل کی تھی کہ اُسکا ارادہ اپنے کامون کے لیے یہ ہے کہ وہ اُنکو اپنے علم کے موافق پیدا کرتا ہے اور بندون کے افعال کے لیے ارادہ یہ ہے کہ وہ اُنکو اُنکے کامون کے کرنے کے لیے حکم دیا کرتا ہے بندون کے سارے افعال حرکات ہین۔ روح ہی انسان ہے رہا بدن سو فقط وہ ایک آلہ ہے اور روح ایک جسم لطیف ہے بدن مین اِس طرح ساری ہے جیسے گلاب گل ہین اور تیل تل مین اور گھی دودھ مین اور جو کام قدرت سے باہر ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اُسی کا فعل ہے نفیس بازغہ مین مقابلۂ ثانی کی پہلی فصل مین مذکور ہے کہ جب نظام معتزلی متکلم کو

ابطال جزو لا یتجزیٰ کے دلائل معلوم ہوئے اور کوئی شبہہ اُنپر وارد نکر سکا تو اُن دلائل کو اُسے ماننا پڑا اور اِس بات کا اقرار کیا کہ جسم اِس بات کے قابل ہے کہ جتنا چاہیں اُسے تقسیم کر سکیں کہیں کسی حد پر اُسکی تقسیم رک نہیں سکتی مگر اُسنے اُسمین تفریق نکی جو شے ہیں بالفعل موجود ہوتا ہے اور جو بالقوہ موجود ہوتا ہے اسلیے یہ خیال کر لیا کہ جبکہ جسم ہیں انقسامات نا متناہی ممکن ہیں تو وہ اُس ہیں بالفعل حاصل ہیں کیونکہ جو انقسام ممکن ہوتا ہے بالفعل ہوتا ہے اور یہی راے سارے متکلمین کی ہے کہ تقسیم اُن اجزا کی ہوتی ہے جو بالفعل موجود ہوں پس نظام کے نزدیک جسم ایسے اجزا سے بنا ہے جو بالفعل غیر متناہی ہیں اور اِس راے پر یہ لازم آیا کہ جسم ہیں اجزاے لا یتجزیٰ نا متناہی ہیں باوجودیکہ نظام نے بظاہر متکلمین سے جو ہیولے کے منکر ہیں اِس راے ہیں اختلاف کیا تھا کہ جسم مفرد اجزاے لا یتجزیٰ سے بنا ہے۔ اور محقق طوسی کی شرح اشارات کے منط اول ہیں جو جوہیت اجسام کے بیان ہیں ہے مذکور ہے کہ نظام کے اِس قول سے کہ جسم بے انتہا بار تقسیم ہو سکتا ہے دو مقدمے پیدا ہوتے ہیں (۱) جسم ہیں اشیاے غیر منقسم موجود ہیں (۲) جو چیز ایسی ہو کہ جسم ہیں موجود ہو اور منقسم نہو وہ قسمت قبول نہیں کرتی نتیجہ اِن دونوں مقدموں سے یہ نکلا کہ جسم شامل ہے ایسی چیزوں کو جو قسمت قبول نہیں کرتیں اور یہی جزو لا یتجزیٰ کا مطلب ہے۔ فرق اُن متکلموں ہیں جو اجزاے لا یتجزیٰ کے مقر ہیں اور نظام ہیں اِس قدر ہے کہ اُن کے نزدیک جسم اجزاے لا یتجزیٰ متناہی سے مرکب ہے اور اُس کی راے کے موافق غیر متناہی سے اور وہ لوگ صریحاً اِس بات کے قائل ہیں کہ جسم اجزاے لا یتجزیٰ سے بنا ہے اور نظام نے اسکا اقرار تو نہیں کیا ہے مگر اُسکے قول سے جسم کا اجزاے لا یتجزیٰ سے مولف ہونا لازم آتا ہے صدرا کی فصل ابطال جزو لا یتجزیٰ ہیں مذکور ہے کہ جب اُن لوگوں نے جن کے نزدیک اجزاے لا یتجزیٰ متناہی ہیں اصحاب نظام پر مناظرے ہیں یہ اعتراض کیا کہ تمھارے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ کسی محدود مسافت کو غیر متناہی زمانے کے بغیر قطع نکر سکیں حرکت کے وقت جسم کے ہر جزو کے لیے ضرور ہے کہ وہ اپنے حیز سے نکل کر دوسرے حیز ہیں داخل ہو اور جب جسم کا ایک جزا ایک حیز کو چھوڑ کر دوسرے حیز ہیں جائے تو دوسرا جزا اُس حیز ہیں آئے اسی طرح تمام اجزا اپنے اپنے حیز کو بدلیں اور جب جسم ہیں اجزاے غیر متناہی ہوے تو مسافت بھی غیر متناہی زمانے ہیں قطع ہو سکے گی اصحاب نظام نے

اس اعتراض کے جواب مین کہا کہ متحرک طفرہ[1] کرتا ہے ۔ طفرہ اسے کہتے ہین کہ متحرک ایک جزو مسافت سے دوسرے جزو مسافت کو اس طرح طے کرے کہ اِن دونون جزون کے درمیان مین بہت سے اجزاے متناہی بھی طے ہو جائین اور نظام جواہر کو اعراض مجتمعہ سے مولف بتاتا تھا اور کبھی کہتا تھا کہ رنگ اور مزہ اور بو وغیرہ سارے اعراض اجسام ہین ۔ امام فخر الدین رازی جلد اول تفسیر کبیر کے صفحہ ۲۲ مین کہتے ہین کہ یہ جو مشہور ہے کہ نظام کے نزدیک آواز جسم ہے یہ تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ نظام اذکیاء الناس سے تھا اور اُسکی شان سے بعید ہے کہ وہ آواز کی نسبت کہے کہ وہ جسم ہے چونکہ اُسنے کہا ہے کہ آواز کے پیدا ہونیکا سبب ہوا کا تموج ہے جُہّال نے یہ خیال کر لیا کہ نظام کی مراد یہ ہے کہ آواز عین ہوا ہے اور نظام یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ نے ساری موجودات کو یکبارگی اسی حالت پر پیدا کیا ہے جسپر وہ موجود ہے تقدیم و تاخیر ان مین نہین ہوئی ہے کہ آدم علیہ السلام اپنی اولاد سے پہلے پیدا ہوئے ہان یہ ضرور ہوا ہے کہ اللہ نے بعض موجودات کو بعض مین چھپا رکھا تھا تقدم و تاخر کون و ظہور مین واقع ہوا ہے کہتا تھا کہ علم مثل جہل مرکب[2] کے ہے

[2] امر واقعی کو نہین جانتا ہو نفس الامر کے خلاف جاننا ایک جہل ہے اور بیسے اعتقاد ہٹ کا رکھنا کہ مین واقع کے مطابق جانتا ہون دوسرا جہل ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور ایمان مثل کفر کے قرآن کا اعجاز فقط اس راہ سے ہے کہ غیب کی خبر دی ہے زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے معاملات کو بیان کیا ہے اور نظم قرآن معجز نہین ہے اللہ نے نہین چاہا کہ عرب اُسکے جواب کا اہتمام کرسکین ورنہ اُن لوگون کے امکان مین تھا کہ اُسکی عبارت سے اچھی عبارت تیار کرلیتے نظام کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اہل عرب کو یہ قدرت تھی کہ وہ مثل قرآن کے عبارت تیار کرلیتے اور ویسا کلام کہہ سکتے جب حضرت سرور عالم رسول ہو کر آئے تو اللہ پاک نے اُن سے یہ قدرت سلب کرلی اجماع اور قیاس کے حجت ہونے کا منکر تھا متواتر کو محتمل الکذب جانتا تھا قدر مین بڑا غالی تھا کہتا تھا اللہ کو بندے کے افعال اختیاری مین کوئی مداخلت نہین ہے وہ آپ مختار ہے اور تشیع کی طرف مائل تھا صحابہ مین طعن کرتا تھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اکذب الناس بتاتا تھا کہتا تھا کہ حضرت فاطمہ دختر رسول پر مار پڑی وہ میراث عترت سے منع کی گئین اور اُسکا قول یہ تھا کہ امام کے لیے نص واجب ہے اور نبی کی طرف سے حضرت علی کے حق مین نص ثابت ہے مگر حضرت عمرؓ نے اُسے چھپایا۔ اللہ کی معرفت کو قبل ورود شرع کے واجب ٹھہراتا تھا اور نکاح کنیزان دار الحرب کو حرام کہتا تھا۔ نماز تراویح کو ناجائز بتاتا تھا۔ میقات حج سے منع کرتا تھا۔ معجزہ شق القمر کی تکذیب کرتا تھا رویت جن کو محال جانتا تھا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اُس قدر مال کی چوری سے جسکی مقدار پر زکوۃ واجب ہوتی ہو فاسق

؎ اور نصاب گائے بھینس کی تیس عدد ہین اس نصاب مین پورے برس ورز کا بچہ گائے یا بھینس کا واجب ہے کذا فی غایۃ الاوطار ۱۲ منہ

Marfat.com

نہین ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص ایک سو ننانوے درم چاندی یا انیس مثقال سونا یا چار اونٹ یا ۳۹ عدد بھیڑ بکری یا ۲۹ عدد گائے بھینس چرائے تو فاسق نہوگا اور اُسکے نزدیک طلاق کنایہ سے واقع نہین ہوتی اگرچہ جی مین نیت طلاق ہی کی کیون ہو اور لیٹنے سے اگر سو گیا تو وضو نہین ٹوٹتا جب تک حدث نہو نماز فائت کو قضا لازم نہین بتاتا تھا۔ محمد بن شبیب۔ ابو شمر یونس بن عمران فضل حدثی۔ اور احمد بن حابط اُسکے اصحاب تھے۔

پنجم اسواریہ ابو علی عمرو بن قائد اسواری کے متبع ہین یہ سب باتون مین نظامیہ کے موافق ہوگئے ہین مگر ایک اس بات مین مختلف ہین کہ جس امر کو اللہ جانتا ہے کہ نکرے گا اُسکے کرنے پر قدرت نہین رکھتا ہے اور انسان اُسکے کرنے پر قادر ہے۔

ششم اسکافیہ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اسکافی کے پیرو ہین وہ بھی سارے عقائد مین نظام کے موافق تھا مگر اس بات کا قائل تھا کہ اللہ کو ظلم عقلا پر قدرت نہین ہے ظلم اطفال و مجانین پر قدرت ہے۔

ہفتم جعفریہ یہ متبع ہین جعفر بن مبشر اور جعفر بن حرب بن میسرہ کے یہ بھی نظامیہ کے موافق ہین اور اس بات کے قائل ہین کہ اس امت کے فساق مین ایسے لوگ بھی ہین جو یہود و نصاریٰ اور مجوس سے بھی بدتر ہین شراب پینے والے سے حد کو ساقط بتاتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ گناہان صغیرہ فاعل کے ہمیشہ دوزخ مین رہنے کے موجب ہین اور ایک حبہ کا چور بھی فاسق ہے ایمان اُسکا جاتا رہتا ہے اگر کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ کسی عورت کے پاس پیغام بھیج کر اس سے نکاح کرنا چاہے پھر وہ عورت اسکے پاس آئے اور یہ اُس سے صحبت کرے بغیر نکاح کے تو اُسپر کچھ حد نہین آتی ہے یہ صحبت اُس عورت کے ساتھ نکاح ٹھہریگی۔

ہشتم بشریہ بشر بن معتمر کے متبع ہین اسکا قول یہ تھا کہ جسم مین اعراض طعم اور رنگ اور بو اور سمع و بصر وغیرہ کے ادراکات جائز ہے کہ بطور تولد کے غیر کے فعل سے حاصل ہون جس طرح سے

Marfat.com

کہ ان اعراض کے اسباب غیر کے فعل سے واقع ہوتے ہین اور تولید کا قول معتزلہ مین اسی سے پھیلا ہے اور قدرت واستطاعت سلامتی بدن واعضا کی طرف معروف ہے اور اس مین افراط کرتا تھا اور فلاسفہ طبعیین کی طرف میل رکھتا تھا اور کہتا تھا اللہ تعالی تعذیب اطفال پر قادر ہے لیکن جب ایسا کریگا تو ظالم ہوگا پس اللہ تعالی کی ذات سے یہ عیب اُٹھانے کے لیے اسکی یہ راے ہے کہ جب وہ کسی بچے کو عذاب دے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بچہ عاقل بالغ ہوکر عذاب کا مستحق ہوگا غرض اسکے نزدیک اللہ ظلم پر قادر ہے مگر جب وہ ظلم کرے تو یون تاویل کرکے اُسے عادل ماننا چاہیے اور اللہ کا ارادہ منجملہ اُس کے افعال کے ہے پھر یہ ارادہ دو طرح پر ہے ایک صفت فعل دوسرا صفت ذات اور لطف مخزون کا قائل تھا مگر کہتا تھا اللہ نے اُس لطف کو اسلیے نہین پیدا کیا کہ اللہ پر پھر ثواب دینا واجب ہوجاتا اور پہلی توبہ متوقف ہے دوسری توبہ پر اور توبہ نفع نہین کرتی مگر جبکہ پھر وہ کام نہ کرے اگر پھر وہی کام کیا تو پہلی توبہ نافع نہین ہوتی ہے۔

فہم مزداریہ یہ متبع ہین ابو موسی عیسی بن صبیح معروف بمزدار تلمیذ بشر بن معتمر کے یہ شخص زاہد تھا اسکو راہب المعتزلہ کہتے تھے چند مسائل مین متفرد ہے جیسے یہ کہ اللہ ظلم وکذب پر قادر ہے اس سے کچھ اُس کی ربوبیت مین بٹہ نہین لگتا ہے جب ایسا کریگا تو ظالم اور کاذب قرار پائیگا یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ قرآن پر قدرت ہوسکتی ہے قرآن کی فصاحت وبلاغت لوگون کو عاجز نہین کرتی ہے بلکہ وہ اس سے بہتر کلام لاسکتے ہین اور قرآن کے مخلوق ہونے کے باب مین اُسکو بڑا اصرار تھا اور جو قرآن کو قدیم کہتے انھین کافر جانتا تھا یہی قول اسکا اصل معتزلہ ہے مسئلہ خلق قرآن مین اس کے زمانے مین بہت سے تشدد وسلطنت پر جاری ہوئے اس لیے کہ وہ قائل قدم قرآن کے تھے کہتا تھا کہ جو کوئی دیکھنا اللہ کا آنکھون سے بلاکیف کہتا ہے وہ کافر ہے اور اسی طرح جو شخص سلطان سے ملابست رکھتا ہے یا خلق اعمال کا مقر ہے وہ بھی کافر ہے نہ اسکو کسی مسلمان کی وراثت پہونچ سکتی ہے اور نہ کوئی اور مسلمان اسکا وارث قرار پاسکتا تھا اور جائز ہے کہ ایک فعل دو فاعلون سے بطور تولید کے سرزد ہو نہ بطور مباشرت کے

وہم ہشامیہ یہ متبع ہشام بن عمرو فوطی کے ہین شفاے قاضی عیاض کے حاشیے مین لکھا ہے کہ لفظ فوطی مین فا اور اسکے بعد واو ساکن ہے بعض نے واو کے نقطے سے لکھا ہے اور واو کے بعد طاے مہملہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ فا کی جگہ باے موحدہ مضموم اور اسکے بعد واو ساکن اور واو کے بعد ق کھلا اور طا کے بعد

Marfat.com

یا سے نسبت ہے بعض کتابون مین غوطی غین نقطہ دار سے لکھا ہے یہ شخص قدر مین بڑا مبالغہ رکھتا تھا کسی فعل کو بھی اللہ کی طرف منسوب نہین کرتا تھا یہانتک کہ اس بات کا بھی منکر تھا کہ اللہ نے مومنون کے دلون مین الفت دی ہے اور وہ مومنون کے واسطے ایمان کو دوست رکھتا ہے اور اسنے کافرون کو گمراہ کیا ہے اور جو آیات قرآن پاک کی اس باب مین آئی ہین ان کا مخالف تھا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہنے سے منع کرتا تھا اسلیے کہ وکیل کا رتبہ موکل سے کم ہوتا ہے حالانکہ وکیل اسماے الٰہی مین حفیظ کے معنے مین ہے کما قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِوَکِیْلٍ یعنی تو ان کا نگہبان نہین ہے اور اس بات کا بھی قائل تھا کہ اعراض اس بات پر دلالت نہین کرتے کہ اللہ تعالیٰ اُن کا خالق ہے اور نہ ان سے رسول کی رسالت پر دلالت ہوسکتی ہے بلکہ اجسام دلالت کرتے ہین اور اس سے یہ لازم آتا ہے کہ مردے کا زندہ کردینا اور عصا کا سانپ بن جانا دلیل صدق دعوی نبوت کی نہین ہوسکتی اس بات کا منکر تھا کہ دریا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے پھٹ گیا اور انکا عصا سانپ بن گیا یا حضرت عیسیٰؑ نے مردون کو زندہ کیا ہو یا چاند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شق ہوگیا ہو اس طرح کے بہت سے امور متواتر کا منکر تھا جیسے محصور ہونا حضرت عثمانؓ کا اور مقتول ہونا اُن کا غلبے سے۔ کہتا تھا کچھ لوگ اس کے ناقل ہین سو یہ وہ لوگ ہین جو عمال کے شاکی تھے وہ گھس پڑے اور انھون نے حضرت عثمانؓ کو مار ڈالا معلوم نہین کہ قاتل کون تھا ایک قول اسکا یہ بھی تھا کہ طلحہ و زبیر وحضرت علی بن ابی طالب جنگ جمل مین کچھ لڑنے کو نہین نکلے تھے بلکہ مشورے کے لیے باہر آئے تھے مگر دونون فریق کے جانبدارون نے ایک دوسرے پر حملہ کردیا اسکا بھی قائل تھا کہ شیطان انسان مین داخل نہین ہوتا ہے بلکہ وہ تو باہر سے وسوسہ ڈالتا ہے اس وسوسہ کو اللہ ابن آدم کے دل مین پہونچا دیتا ہے اور اُسکا یہ قول تھا کہ قرآن حرام وحلال پر دلالت نہین کرتا اور کہتا تھا کہ اگر ایک آدمی نے اچھی طرح سے وضو کرکے نماز پڑھنا شروع کی بہ نیت قرب خدا کے اور عزم کیا کہ نماز تمام کرے پھر رکوع وسجدہ بجا لایا اور ان سب ارکان مین مخلص رہا مگر اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اس نماز کو آخر مین قطع کردیگا تو پہلی نماز اسکی معصیت ہوئی اور انعقاد امامت کا آدمیون مین اختلاف اور فتنے کے زمانے مین نہین ہوتا ہے اور امامت جس وقت کہ مجتمع ہوکر ظلم وفساد ترک کرے تب کہین وہ محتاج سیاست کرنے والے امام کی ہوتی ہے پھر جبکہ نافرمان وفاجر ہوکر اپنے والی کو قتل کرڈالے

Marfat.com

توپھر عقد امامت کا کسی کے لیے نہین ہوتا ہے اسی بنا پر کہتا تھا کہ امامت علی مرتضیٰ کی منعقد نہین ہوئی اسلیے کہ وہ بیعت وقت فتنے کے بعد شہادت حضرت عثمان کے وقوع مین آئی تھی اور کہتا تھا کہ جنت ودوزخ مخلوق موجود نہین ہین کیونکہ اُن کے بالفعل موجود ہونے مین کوئی فائدہ نہین اور جنت مین ازالۂ بکارت کا بھی منکر تھا یہ بھی کہتا تھا کہ نافع وضار اللہ کا نام نہین ہے اور نہ یہ کہو کہ اللہ نے کافر کو پیدا کیا ہے۔

یازدہم حابطیہ باٹے موحدہ کے ساتھ احمد بن حابط کے متبع ہین اسنے ابراہیم بن سیار نظام کی صحبت پائی تھی اسکا قول ہے کہ خلق کے دو معبود ہین ایک خالق و معبود قدیم ہے دوسرا مخلوق و عیسیٰ بن مریم ہین مسیح کو ابن اللہ اعتقاد کرتا تھا کہتا تھا کہ آخرت مین حساب وکتاب خلق کا مسیح کرینگے اس آیت قرآن کا یہی مطلب ہے ہَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ کیا لوگ یہی انتظار رکھتے ہین کہ اللہ اُنکے پاس ابر کے سایبانون مین آئے اور کہتا تھا یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھوین رات کے چاند کی طرف دیکھکر فرمایا اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ یعنی تحقیق تم اپنے پروردگار کو دیکھوگے جیسے کہ اس چاند کو دیکھتے ہو مراد اس سے عیسیٰ ہین اور اُسکا یہ اعتقاد تھا کہ چوپایون اور پرندون اور حشرات مین یہانتک مچھر اور پسو اور مکھی مین بھی انبیا ہوتے ہین بدلیل اس آیت کے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ یعنی کوئی امت ایسی نہین جس مین کوئی ڈرانے والا نہو چکا ہو وقولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ یعنے نہین کوئی چلنے والا زمین پر اور نہین کوئی پرندہ کہ اپنے بازوون سے اُڑے مگر ایک ایک امت ہے تمھاری طرح اور بدلیل حدیث کہ عبداللہ بن مغفل سے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا لَوْلَآ اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ کُتے ایک امت ہین امتون مین سے تو تحقیق مین اُن سب کے قتل کرنے کے لیے حکم دیتا اور تناسخ کا قائل تھا اور کہتا تھا اللہ کی روح نے ائمہ مین تناسخ کیا ہے ایک یہ بھی اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ نے ابتداءً ساری خلق جنت مین پیدا کی تھی جو کوئی جنت سے باہر نکلا وہ اپنی معصیت کے سبب سے نکلا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب تعدد نکاح کے طعن کرتا تھا کہتا تھا ابوذر غفاری حضرت سے زیادہ زاہد وعابد تھے۔

له الحابطیة اصحاب احمد بن حابط ... من المعتزلة ... من اصحاب النظام ...

دوازدہم حدثیہ یہ پیرو فضل حدثی شاگرد نظام کے ہین ملل ونحل شہرستانی مین حدثی ثاے مثلثہ سے لکھا ہے اور شرح مواقف مین یاے موحدہ کے ساتھ مندرج ہے انکا مذہب بھی حابطیہ کا سا ہے تناسخ کے معتقد ہین اور کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اس جہان کے علاوہ ایک اور جہان مین ابتداءً حیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا تھا اور بہت کچھ نعمت عطا کی تھی اور علوم بھی بخشے تھے پھر ان کا امتحان منظور ہوا اور حکم ہوا کہ ہماری عطیات کا شکریہ ادا کرو بعض نے تعمیل کی اور بعض نے نکی جنھون نے تعمیل کی تھی اُنھین جنت مین بھیجا اور جنھون نے نافرمانی کی تھی اُنھین جہنم مین ڈالا اور بعض ایسے بھی تھے کہ اُنھون نے بعض احکام الٰہی کی تعمیل کی تھی اور بعض احکام کی تعمیل نکی تھی اُنھین دنیا مین بھیجدیا اور یہ اجسام اُن کو مختلف رنگ کے دیئے گئے اور طرح طرح کے رنج و خوشی اور نفع و ضرر مین اُنکو اُن کے گناہون کے بموجب مبتلا کیا گیا جن لوگون کے گناہ کم اور طاعت زیادہ تھی اُنکو عمدہ صورت عطا ہوئی اور اُنپر مصیبت کم ڈالی گئی اور جنکی عبادت کم تھی اور گناہ زیادہ اُنکو بُری صورت دی اور سخت مصائب مین گرفتار کیئے گئے اور جب تک حیوان اپنے پورے گناہون سے سبکدوش نہین ہوجاتا برابر دنیا مین اس کی صورتین بدلتی رہتی ہین۔

سیزدہم صالحیہ یہ پیرو صالحی کے ہین وہ کہتا تھا جائز ہے کہ مردے کو علم اور قدرت اور ارادہ اور سمع اور بصر حاصل ہو اسکا یہ بھی قول تھا کہ جوہر بغیر اعراض کے بھی پایا جاسکتا ہے اور اُسکا اعتقاد تھا کہ تعذیب و تنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی اور یہی راے بعض علماے کرامیہ کی ہے ؎

چہاردہم معمریہ یہ معمر بن عباد سلمی کے اصحاب ہین معمر مین دونون میم مفتوح اور عین مہملہ ساکن ہے جعفر کے وزن پر ہے تبصرے مین لکھا ہے معمریہ معمر بن عباد صمیری کی طرف منسوب ہین اور لفظ صمیری صاد مہملہ مفتوح اور یاے تحتانی ساکن اور میم مفتوح اور راے مہملہ سے صمیر کی طرف منسوب ہے جو ایک گانون یا شہر کا نام ہے بعض نسخون مین ضاد معجمہ سے لکھا ہے اس صورت مین ضمیر کی طرف منسوب ہے جو ایک قبیلے کا نام ہے تلمسانی نے اسی طرح تحقیق کیا ہے۔ معمریہ کہتے ہین انسان حی عالم قادر مختار ہے اور نہ متحرک ہے نہ ساکن نہ طویل نہ عریض نہ متلون ہو نہ دیکھتا ہے نہ چھوتا ہے نہ حلول کرتا ہے کسی جگہ مین نہ اُسکو کوئی جگہ حاوی ہوتی ہے اور وہ مدبر بدن ہے کچھ بدن مین حلول کرنے والا نہین ہے بلکہ انسان ایک شے سوا اس جسد کے ہے غرض کہ انھون نے انسان کی

ؔ کرامیہ کے اعتقاد کا حال آگے لکھا جائیگا ۱۲

توصیف وصف الٰہیت کے ساتھ کی ہے کیونکہ یہی وصف ان کے نزدیک مدبر عالم کا بھی تھا اور انکا
اعتقاد یہ تھا کہ اللہ نے سوائے اجسام کے اور کچھ پیدا نہین کیا ہے اور اعراض متولد ہین انھین
اجسام سے یا تو بالطبع جیسے آگ سے احراق اور سورج سے حرارت پیدا ہوتی ہے یا بالاختیار جیسے
حیوان سے رنگ اور اعراض ہر نوع کے غیر متناہی ہوتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ معمر کے نزدیک
اعراض کا خالق اللہ نہین بلکہ یہ سب طبائع اجسام سے پیدا ہوئے طبائع اجسام ان آثار کی مقتضی
ہین اور کہتا ہے کہ قرآن اجسام کا فعل ہے نہ اللہ کا کیونکہ یہ مرکب ہے حروف اور آواز سے
اور حروف و آواز جسم مین پیدا ہوتے ہین۔ اللہ کا ارادہ واسطے کسی شے کے غیر خدا و غیر مخلوق
ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نفس کا علم نہین ہے ورنہ عالم و معلوم مین اتحاد لازم آئے گا جو ممنوع
ہے اور اللہ تعالیٰ قدیم نہین ہے اسلیے کہ لفظ قدیم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم ہے
اور اللہ کا زمانی ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ زمانے سے بری ہے نسیم الریاض مین لکھا ہے کہ
معمر کا قول ہے کہ قرآن اللہ پر دلالت نہین کرتا اور نہ رسول کی رسالت پر حجت ہو سکتا ہے کیونکہ
اسمین کسی قسم کا معجزہ نہین ہے اور قرآن سے ثواب و عذاب اور نہ کسی چیز کی حلت و حرمت ثابت
ہوسکتی ہے یہ کہتا تھا کہ اللہ کے لیے کلام نہین اور نہ امر و نہی ہے اور نہ قرآن مین اسکا کوئی حکم ہے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین کوئی دلیل ایسی نہ تھی جس سے اُنکے دعوے رسالت کی تصدیق
ہوسکتی اور مخلوقات کا وجود اللہ تعالیٰ کے ہونے پر دلیل نہین مخلوقات اللہ تعالیٰ پر دلالت نہین کرتی۔
پانزدہم ثمامیہ یہ متبع ہین ثمامہ بن اشعرس بن معن نمیری کے لفظ ثمامہ مین ثائے مثلثہ مضموم ہے۔
یہ شخص نہایت لطیفہ گو تھا اسکے نوادرات مشہور ہین رشید اور مامون کے عہد مین تھا انکے دربار مین
پہونچتا تھا اور معمر بن عباد سلمی کا ہم عصر اور راے و اعتقاد مین اس سے قریب تھا اگرچہ بعض مسائل مین
متفرد ہوا مثلاً کہتا تھا کہ سارے علوم ضروری ہین جو کوئی معرفت الٰہی کی طرف مضطر نہین ہے
وہ معرفت کے لیے مامور بھی نہین ہے بلکہ مانند بہائم وغیرہ کے ہے اُسکے اعتقاد مین یہود و نصاریٰ
و زنادقہ قیامت کے دن مثل بہائم کے مٹی ہو جائینگے اُنکو نہ ثواب ہوگا نہ اُنپر کچھ عذاب ہوگا اسلیے کہ وہ
مامور نہین ہین کیونکہ معرفت کی طرف مضطر نہین ہوئے ہین ایک اعتقاد یہ تھا کہ سارے افعال متولد
ہین مگر کوئی اُنکا فاعل نہین ہے اور استطاعت یہی اعضا کی صحت و سلامتی ہے حسن و قبح عقل کی طرف سے

ہوتا ہے اسی لیے معرفت خدا کی قبل ورود شرع کے واجب ہے۔

شانزدہم خیاطیہ ابوالحسین بن ابی عمرو خیاط کی طرف منسوب ہین جو عیسیٰ صوفی کے اصحاب سے تھا پھر ابو مخلد کے پاس رہا انکو یہ اعتقاد تھا کہ معدوم شے ہے اور وہ عدم مین ایک جسم ہے اگر اسکے حدوث مین جسم ہو اور عرض ہے اگر اُسکے حدوث مین عرض ہو انکے نزدیک بندہ اپنے افعال پر آپ قدرت رکھتا ہے اِس امر مین خدا کی معاونت کا محتاج نہین ارادہ آلہی خود افعال آلہی سے لیے خالق ہے اور افعال عباد کے لیے امر ہے یہ لوگ کہتے تھے خدا کو سمیع یا بصیر جو کہتے ہین اسکے یہ معنے ہین کہ خدا مسموعات اور مبصرات کا عالم ہے اور جو کہتے ہین خدا اپنی ذات کو یا کسی غیر کو دیکھتا ہے اسکے بھی یہی معنے ہین کہ وہ اُنھین جانتا ہے۔

ہفدہم جاحظیہ ابو عمران عمرو بن بحر بن محبوب بصری معروف بہ جاحظ کے اصحاب ہین تاریخ ابوالفدا و اقعات ۲۵۵ھ ہجری مین جاحظ کی کنیت یہی لکھی ہے اور یافعی نے واقعات ۲۵۵ھ مین اُسکی کنیت ابوعثمان بیان کی ہے اور نزہت الالباب مین بھی ابوعثمان عمرو جاحظ مندرج ہے عمدۃ الطالب مین بھی ابوعثمان ہے یہ شخص بڑا عالم اور نہایت فصیح و بلیغ تھا نظام معتزلی کا شاگرد تھا اور خود بھی بڑے معتزلہ مین سے ہے اور معمر بن عباد سلمی کا ہم عصر تھا اور رائے و اعتقاد مین دونون قریب قریب تھے اپنے کتب فلاسفہ کی بہت کچھ سیر کی تھی کہتا تھا سارے معارف ضروری ہین کوئی شے انمین سے افعال عباد نہین ہے بلکہ یہ سب طبیعی ہین بندے کا کسب سوا ارادے کے اور کچھ نہین ہے اور آدمی ہمیشہ دوزخ مین نرہینگے بلکہ طبیعت نار ہو جائینگے اللہ کسی کو داخل نار نکریگا خود آگ اُن کو بالطبع اپنی طرف کھینچ لیگی اور یہ قرآن منزل اجساد کے قبیل سے ہے اور ہوسکتا ہے کہ کبھی مرد ہو جائے کبھی عورت[۱] اور اللہ ارادہ معاصی کا نہین کرتا ہے اور نہ اللہ رکھتا ہے اور اپنے کامون مین اللہ کے ارادے کے یہ معنی ہین کہ وہ غلطی نہین کرتا ہے اور اُسکے حق مین سہو کا ہونا صحیح نہین ہے اور غیر کے فعل کے لیے اُسکا ارادہ یہ ہے کہ نفس اُسکی طرف میل کرتا ہے اور جواہر اجسام کا معدوم ہونا محال ہے البتہ اعراض بدلتے رہتے ہین جواہر اپنی حالت پر باقی رہتے ہین مثلاً جب انسان مٹی سے بنتا ہے اور بیٹا باپ کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے تو جس جوہر مین مٹی اور نطفے کی ہیئت تھی وہ ہیئت اُس سے دور ہو کر ہیئت حیوانی یا انسانی اُس مین پیدا ہوتی ہے اور جن باتون پر اعتقاد رکھنا مکلف پر واجب ہے جیسے

[۱] [illegible]

اثبات صانع عالم اور اُسکی صفات کا ثبوت اور نبوات کا ثبوت اس قسم کی باتون کا علم ضروری ہے
باقی سب نظری جاحظ بے حد مسخرہ بھی تھا اور لطیفہ گو تھا خلفاے بغداد کی مصاحبت مین رہتا تھا
علی محمد بن عبد الملک معروف بہ ابن زیات وزیر متوکل کے پاس رہا کرتا تھا جب ابن زیات
متوکل کے حکم سے مارا گیا تو جاحظ بھی قید ہوا پھر رہا ہو گیا اسکی تصانیف سے بہت سی کتابین ہین
جیسے کتاب البیان وکتاب التبیین اس مین نظم و نثر کو جمع کیا ہے اور کتاب الحیوان اور کتاب الغلمان
اور ایک کتاب اسلامی فرقون کے ذکر مین لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ اول درجہ کا بدشکل تھا اور
اسکی آنکھین باہر کو نکلی ہوئی تھین جس کو دیکھکر لڑکے سہم جاتے تھے آخر عمر مین مفلوج ہو گیا تھا
۹۰ سال کی عمر مین بمقام بصرہ ۲۵۵ ہجری مین فوت ہوا ایام مرض مین اکثر یہ شعر پڑھا کرتا تھا ؎
اترجوان تکون وانت شیخ ۔ کما قد کنت ایام الشباب ۔ جیسا تو عالم شباب مین تھا کیا پیری
مین بھی ویسا ہی ہونے کی اُمید رکھتا ہے ؎ لقد کذبتک نفسک لیس ثوب ۔ خلیق کالجدید من الثیاب
تیرے نفس نے اب تجھکو فریب دیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پرانا کپڑا نئے کے برابر نہین ہوتا ہے[1]

کعبیہ یہ متبع ہین ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی معروف بہ کعبی کے جسنے علم خیاط
سے حاصل کیا تھا اسکا مذہب بعینہ اُسکا مذہب تھا یہ شخص چند مسائل مین معتزلہ بغداد سے ممتاز
بنا تھا کہتا تھا کہ اللہ کا فعل اُس کے ارادے کے بغیر واقع ہوتا ہے پس جب یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ
اپنے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو اُس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ اُنکا خالق ہے اور مصلحت
جان لیتا ہے اور جس وقت یون کہتے ہین کہ وہ غیرون کے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو مطلب اسکا
یہ ہوتا ہے کہ وہ غیرون کے افعال کا حکم کرنے والا ہے اور قائل اس بات کا تھا کہ اللہ تعالیٰ نہ اپنی
ذات کو دیکھتا ہے نہ غیر کو بلکہ اُسکے بصر و سمع علم ہی کی طرف راجع ہین یعنی مراد اس سے یہ ہوتی ہے
کہ وہ جانتا ہے کہتا تھا کہ قتل موت نہین موت وہی ہے جو اپنے وعدے سے مرے مطلب یہ ہے کہ اللہ
کے فعل کا نام موت ہے اور بندے کے فعل کا نام قتل شاید یہ مسلک کعبی نے قرآن کی اس آیت سے
حاصل کیا ہے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ محمد تو ایک رسول ہے اُس سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے پھر کیا اگر وہ
مرگیا یا مارا گیا تو تم اُلٹے پاؤن پھر جاؤ گے ۔ موت اور قتل مین چونکہ تردید واقع ہوئی ہے

[1] ابن خلکان جلد (۱) صفحہ ۴۰۵

اور تردید دو متغائر مین واقع ہوتی ہے تو اس لیے کعبی نے یہ خیال کیا کہ موت کا اطلاق اُس اجل پر نکرنا چاہیے جو قتل کے ذریعے سے حاصل ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے موت کے بعد قتل کو بطریق تردید ذکر کرنے سے خصوصیت کا ارادہ کیا ہے یعنی اگر محمدؐ مر جاسکے خاصکر مارا جائے تو تم کیا مرتد ہو جاؤ گے رسولؐ زندہ رہے یا نرہے دین اللہ کا ہے اُسپر قائم رہو۔

نوز دہم جُبائیہ یہ گروہ محمد بن عبد الوہاب جبائی کی طرف منسوب ہے جو ۲۳۵ سنہ ہجری مین بلدۂ جبا مین پیدا ہوا تھا خوزستان مین جبا ایک شہر کا نام تھا جبائی کی کنیت ابو علی ہے اسکا نسب حضرت عثمان کے غلام حمران سے جا ملتا ہے جبائی نے علم کلام ابو یوسف یعقوب بن عبد اللہ الشحام البصری سے جو بصرے مین رئیس معتزلہ تھا پڑھا تھا یہ شخص متاخرین معتزلہ سے تھا اور شیخ ابو الحسن اشعری کا استاد تھا مذہب اعتزال مین اسکے مقولے مشہور ہین جیسے کہتا تھا کہ اللہ کے نام توقیفی ہین کہ سوا اُن نامون کے جنکی شرع نے اجازت دی اور نام اپنی طرف سے وضع کرکے اس ذات پاک پر اطلاق کرنا نہ چاہیے مگر یہ کہتا تھا کہ اللہ کا نام مطیع العبد ہے جبکہ اللہ وہ کام کرے جسکا ارادہ بندے نے اس سے کیا ہے اور اللہ عورتون کا حمل رکھاتا ہے ان مین بچہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ رحم مادر مین نطفے کے قرار پکڑنے کی علت وہی ہے اللہ کا کلام مرکب ہے حروف واصوات سے کہ وہ اُسے کسی جسم مین پیدا کردیتا ہے اور ایسے کلام کا فاعل وہی ہے جسنے اُسے پیدا کیا نہ وہ جسم جس مین قائم ہو اور حلول کرے اور کلام اُسکا عرض ہے بہت سے مکانون مین اور ایک مکان مین بعد دوسرے مکان کے پایا جاتا ہے بغیر اِس کے کہ مکان اول سے منعدم ہو جائے پھر وہ دوسرے مکان مین حاصل ہوتا ہے اور جبائی نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے پڑھنے کے وقت ایک کلام اپنے نفس کے لیے محل قراءت مین پیدا کردیتا ہے اور امامت کے معاملے مین اہل سنت کے ساتھ موافق ہے کہتا تھا امامت اختیار پر ہے اور فضیلت حضرت علیؓ مین حضرت ابو بکرؓ پر اور فضیلت حضرت ابو بکرؓ مین حضرت علیؓ پر متوقف تھا تاہم یون کہتا تھا کہ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ و عثمانؓ سے بہتر ہین کہتا تھا اگر یہ حدیث صحیح ہے کان عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی ھذا الطیر فجاء علی فاکل معه یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پرند بھنا ہوا پکا ہوا رکھا تھا اس وقت آپ نے دعا کی کہ خداوندا الٰہی میرے پاس اُسکو جو تیرے نزدیک تمام

۵ ذیقعدی مین اور وفات بعد [illegible] جبائی ہوئی بمقام

Marfat.com

مخلوق میں سب سے زیادہ پیارا ہو کہ میرے ساتھ وہ اِس پرند کو کھائے اُسوقت حضرت علیؓ
آئے اور آنحضرت کے ساتھ اُسے کھایا تو حضرت علیؓ افضل ہین اور عقیدہ اُسکا یہ تھا کہ اللہ کا دیدار
قیامت کو نہوگا اور بندہ اپنے فعل کا آپ خالق ہے خیر و شر طاعت و عصیان سب اُسی کے اختیار سے
صادر ہوتا ہے اور مرتکب کبیرہ نہ مُومن ہے نہ کافر ہے بلکہ فاسق ہے اِسکے نزدیک مرتکب کبیرہ اگر بلا توبہ
مرجائیگا تو ہمیشہ دوزخ مین پڑا رہیگا اور یہ شخص کرامات اولیا کا منکر تھا اور اِس بات کا قائل تھا کہ تمام
انبیا معصوم ہین اور کہتا تھا کہ خدا پر مکلف کی عقل کا درست کرنا اور اسباب تکلیف کا بہم پہونچانا واجب ہے
کیونکہ اسکے نزدیک اللہ پر واجب ہے مکلف پر لطف کرنا اور جو چیز اُسکے حق مین مفید ہو اُسکا پورا کرنا
اور کہتا تھا اللہ تعالیٰ کی خود ذات عالم ہے علم کی کوئی صفت اُسکے لیئے نہین کہ اُسکی ذات کے
ساتھ قائم ہو اور نہ کوئی ایسی حالت ہے جس سے اُسکو عالمیت حاصل ہوئی ہو اور اِس کے معنے
کہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے یہ ہین کہ اللہ زندہ ہے کسی قسم کا نقصان اُس مین نہین اور اللہ تعالیٰ مین
سننے اور دیکھنے کی صفتین مسموع اور مبصر کے حدوث کے وقت حادث ہوتی ہین اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ
حادث ہے[1] اور اللہ موجود تو ہے مگر کسی محل مین نہین ہے بذات خود قائم ہے اور اللہ تعالیٰ اُسی ارادہ
کے ساتھ ارادہ کرنے والا ہے اور یہی اُسکا وصف ہے اور کہتا تھا استطاعت فعل سے قبل حاصل ہوتی ہے
اور وہ قدرت ہے صحت و سلامتی بدن و اعضا سے جدا اور استطاعت سلامتی بدن و اعضا کا نام نہین
جیسا کہ بعض معتزلہ کی یہ راے ہے اور اللہ کا پہچاننا اور اُسکی نعمتون کی شکرگذاری اور نیک و بد کا
جاننا واجبات عقلی سے ہے کہ عقل خود اِن باتون کو ادراک کرسکتی ہے شرع کے ارشاد کی محتاج نہین
عقل کو رسول باطن جانتا ہے اور عقل کو شریعت باطنی خیال کرتا ہے جبائی شریعت عقلی اور
شریعت نبوی ثابت کرتا ہے اور جبائی مقتول کی اجل کے باب مین اِن دو قولون مین کہ وہ اپنی
اجل مقرری پر مارا جاتا ہے یا بے وقت مارا جاتا ہے کہ اگر ابھی نہ مارا جاتا تو اور زندہ رہتا متوقف ہے
کہتا ہے کہ اِن مین سے کوئی قول قابل یقین نہین کیونکہ دونون باتون کا احتمال ہے اِس لیے کہ
جس طرح مقتول کے حق مین حیات کا احتمال ہے اسی طرح ممات کا بھی احتمال ہے اور کہتا ہے
شریعت نبوی وہ کام ہین کہ عقل اُن کے بھیدون کو نہین جان سکتی جیسے عبادتون کے وقت اور
علت و حرمت اشیا سے مقرری اور فرائض کا واجب ہونا اور مندوبات کا مستحب ہونا اور عقل

[1] کتاب الفوز جیاتین محمد بن عمر الحسینی الرازی ؕ کلعب واما المعتزلة فقد ذهب ابو علی و ابو هاشم الی انه یحدث فی ذاته صفة المریدیة والکارهیة ویحدث فی ذاته کونه سامعا و مبصرا عند حدوث الاصوات المدرکة وعند الالوان المدرکة انتہیٰ

Marfat.com

بالاستقلال ادراک کرتی ہے کہ مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب ہونا ضرور ہے لیکن عاصی کا ہمیشہ دوزخ مین پڑا رہنا قیداً شرع شریف سے کہ عقل ظاہر ہے قبول کرنا چاہیے اور کہتا تھا اللہ پر واجب ہے گناہگار کو عذاب دینا اور مطیع کو ثواب پہونچانا اسکے نزدیک ایمان ایک مدح کا نام ہے جس مین اچھے اوصاف جمع ہوتے ہین پس جس مین وہ جمع ہون وہ مؤمن ہے اور کہتا تھا کہ ایمان نام ہے جملہ طاعات مفروضہ کا اور نفل اُس سے خارج ہین اور اُن فرشتون کا جو قبر مین مردے سے سوال کرتے ہین منکر و نکیر نام رکھنا ناپسند کرتا ہے اور اُس کے اقوال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پل صراط کے بارے مین متردد ہے کیونکہ ثابت بھی کرتا ہے اور انکار بھی کرتا ہے۔

شیخ ابوالحسن اشعری نے ایک بار جبائی سے پوچھا کہ تین بھائی تھے اُن مین سے ایک مؤمن صالح ہوکر مرا اور ایک کافر ہوکر مرا تیسرے نے لڑکپن مین وفات پائی اُنکا کیا حال ہوا ابو علی نے کہا مؤمن صالح کو جنت اور کافر کو دوزخ ملی اور تیسرے کو نہ عذاب ہے نہ ثواب اشعری نے کہا اگر تیسرا بھائی اللہ سے کہے مجھے بڑا کرکے مؤمن صالح بنا کے کیون نہ موت دی کہ مین جنت مین جاتا آرام پاتا کیونکہ اسکے حق مین تو یہی خوب تھا جبائی نے جواب دیا کہ اللہ اسکو یون جواب دیگا کہ اگر تو بڑا ہوتا گناہ کرتا جہنم مین دُکھ بھرتا تیرے حق مین یہی خوب تھا کہ تجھے لڑکپن مین موت دی اشعری نے پھر کہا اگر کافر یون کہے کہ مجھے مومن صالح کرکے کیون نہ مارا کہ جنت مین جاتا یا لڑکپن مین مارتا تھا کہ دوزخ سے بچتا اُسکے حق مین یہ بہتر نہ تھا کہ جہنم مین جائے تو اللہ اُسکو کیا جواب دیگا جبائی نے کہا تو تو دیوانہ ہے اشعری نے کہا نہین یہ کہو کہ شیخ کا گدھا اس گھاٹی پر چڑھ نہین سکتا جبائی چپ رہ گیا اس مناظرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے جس کو چاہا اپنی رحمت سے مخصوص فرمایا اور جس کو چاہا عذاب کا مورد قرار دیا افعال الٰہی کسی غرض کے ساتھ معلل نہین ہین جبائی کا انتقال ۳۰۳ سنہ ہجری مین ہوا تھا۔

بستم بہشمیہ یہ متبع ابو ہاشم عبد السلام بن ابی علی جبائی کے ہین جو بصرے مین ۲۴۷ سنہ مین پیدا ہوا۔ چارشنبہ ۱۷ شعبان ۳۲۱ سنہ مین فوت ہوا یہ علم ادب مین باپ سے بڑھا ہوا تھا اور یہ شخص تمام مقالات مین اپنے باپ کا متبع ہے وہ دونون باپ بیٹون نے مسائل کلامیہ مین تمام معتزلہ سے بہت سے مسائل مین مخالفت کرکے نئی تحقیقات کی ہین مگر کئی مسئلون مین باپ سے

Marfat.com

متفرد تھا چنانچہ استحقاق ذم وعذاب کا بغیر گناہ کے قائل تھا اور یہ کہ آدمی کوئی گناہ نہ کرے اور
اُسکو عذاب دیا جائے۔ جوکہ تھوڑے سے صفات واجب ذات واجب کے مغائر ہین جیسے سمع وبصر
متکلمین کا ان مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ مراد ان سے علم ہے یعنی سمع وبصر سے یہ مراد ہے کہ
مسموعات ومبصرات کا عالم ہے اور بعض کہتے ہین کہ سمع وبصر سے مراد یہ ہے کہ زندہ ہے بلا آفت کے
ابوہاشم ایسی صفات کی تصحیح کے لیے احوال کا قائل ہوا تاکہ اُن اعتراضون سے محفوظ رہے جو
اشاعرہ پر وارد کیے گئے ہین پس کہتا تھا کہ سمیع سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب ایسے حال کا ہے
کہ وہ حال فی نفسہ نہ موجود ہے نہ معدوم نہ مجہول نہ معلوم نہ قدیم نہ حادث اور اُسی حال سے اثر
سمع ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اللہ کا علم ایک حالت ہے اور اللہ کے عالم ہونے سے یہ مراد ہے کہ
وہ ذی حالت ہے اور وہ حالت صفت معلوم ہے اُسکی ذات سے علیحدہ موجود ہے مگر ذات سے
علیحدہ ہوکر معلوم نہین ہوسکتی اُس حالت سے اثر علم ظاہر ہوتا ہے پس اسنے اللہ کے لیے ایسے
احوال ثابت کیے جو نہ معلوم ہین نہ مجہول اور نہ موجود ہین نہ معدوم نہ قدیم ہین نہ حادث یہ احوال
علیحدہ نہین جانے جاتے بلکہ ذات کے ساتھ جانے جاتے ہین اور دلیل اسپر یہ بیان کی ہے کہ عقل
بالبداہت فرق کرسکتی ہے کسی چیز کے مطلق جاننے مین اور کسی صفت کے ساتھ جاننے مین دیکھو
جب کسی ذات کو جانتے ہین تو اسکا عالم ہونا نہین جانتے اور جوہر کو جانتے ہین اُسکے متحیز ہونے
کو یا اس بات کو کہ عرض اسکے ساتھ قائم ہوتا ہے نہین جانتے انسان موجودات کے ایک چیز مین
شریک ہونے کو اور دوسری چیز مین شریک نہونے کو بخوبی جانتا ہے مگر ابوعلی اور دوسرے
منکرین احوال اُسکے اس قول کو رد کرتے ہین ابن تیمیہ نے یہ شعر ایک مقام پر لکھا ہے ؎
مما یقال ولا حقیقة عندا مرہ معقولة تدنو الی الافہام ؞ الحال عند البهشمی والکسب عند الاشعری وطفرة النظام
یعنی ابوہاشم جو حال کا قائل ہے اور اشعری کسب کے اور نظام طفرے کا یہ تینون باتین بے حقیقت ہین
اس قابل نہین کہ عقلا انکو تسلیم کرین اور ابوہاشم کے نزدیک سمع اور بصر اللہ کی دو حالتین ہین سوا
علم کے کیونکہ مفہوم اور اثر جدا جدا ہین اور اسکے بعض اصحاب یہ کہتے ہین کہ اسد کے سمیع وبصیر ہونے
سے یہ مراد ہے کہ وہ مسموعات ومبصرات کا مدرک ہے اور جوکہ مسئلہ علم قبل الایجاد مین اہل کلام نے
اختلاف کیا ہے اس طرح کہ شے معدوم کیسے معلوم ہوسکتی ہے اسلیے علم قبل الایجاد کا انکار کیا ہے

Marfat.com

اور بعضے ارتسام صور کے قائل ہوئے ہین اور بعضون نے رب النوع ثابت کیے ہین ابو ہاشم نے معدومات کا ثبوت مانا ہے اور کہا کہ اشیا اپنی پیدائش سے قبل ایک قسم کا ثبوت اپنے عالم مین رکھتی ہین کہ نہ موجود ہین نہ معدوم اور اس ثبوت کی وجہ سے واجب تعالیٰ کا معلوم واقع ہوتی ہین یلہ اور کہتا ہے کہ اللہ کے لئے یہ لائق ہے کہ ایمان کی تکلیف شکل وجوہ پر بغیر لطف کے دے بخلاف جبائی کے کہ اسکے نزدیک یہ ہے کہ جس کو اللہ کی معرفت حاصل ہوئی اور وہ اللہ پر اسکے لطف کے ساتھ ایمان لایا تو اسکو ثواب کم ملیگا اسلیے کہ اسکی مشقت کم ہے اور اگر بغیر لطف الٰہی کے ایمان لایا تو اسکا ثواب زیادہ ہے کیونکہ اسکی مشقت زیادہ ہے اور ابو ہاشم کہتا ہے کہ اللہ پر کوئی چیز دنیا مین بندون کے لیے واجب نہین جب تک انکو شرع اور عقل کے ساتھ تکلیف نہ فرمائے اور جب انکو اتنی سمجھ دیدی کہ وہ واجب کے کرنے کو اور قبائح سے بچنے کو جاننے لگین اور ان مین برے کام کرنے کی خواہش اور اچھے کام کی نفرت پیدا کر دے اور اخلاق ذمیمہ ان مین ڈالدے تو اس وقت اللہ پر واجب ہے کہ ان کو قدرت و استطاعت دے اور برے کامون سے بچنے اور اچھے کامون کے کرنے کے لیے آلات بہم پہونچا دے اور اللہ پر اس چیز کا ان کو عطا کرنا واجب ہے جو مامورات کی طرف لیجاتی ہو اور منہیات سے بچاتی ہو اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ توبہ کسی فعل قبیح اور گناہ کبیرہ سے باوجود اصرار کے دوسرے ایسے فعل قبیح پر صحیح نہین ہوتی جس کو وہ جانتا ہے یا قبیح اعتقاد کرتا ہے اگرچہ حسن ہی کیون نہو اور اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ اگر کافر کو فرا سے گناہ پر اصرار ہو تو اسکا اسلام مقبول نہین اور کہتا تھا کہ جس آدمی کو فعل قبیح کے کرنے کی قدرت باقی نہ رہے اور پھر اس سے توبہ کرے تو وہ توبہ اسکی صحیح نہین ہوتی مثلاً دروغ گو گونگا ہو جائے تو پھر اسکی توبہ صحیح نہین ہے اسی طرح توبہ زانی کی بھی بعد ضعف و عجز کے زنا سے صحیح نہین ہوتی اور کہتا تھا انبیا سے عمداً صغیرہ گناہ ہونا ممکن ہے اور کہتا تھا کہ کلام اللہ عبارت ہے اصوات مقطوعہ اور حروف منظومہ سے اور چونکہ اصوات و حروف حادث ہین اور ذات واجب محل حوادث نہین تو خدا کے متکلم ہونے سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اجسام مین کلام ایجاد فرمایا ہے نہ یہ کہ کلام اسکی ذات سے قائم ہے اسکے اعتقاد مین زنگی اور ترک اور ہنود اس بات کی قدرت رکھتے ہین کہ ایسا قرآن لاسکین اور ایک علم سے دو چیزین بالتفصیل نہین معلوم ہوسکتین اور اسکے اعتقاد مین طہارت واجب نہ تھی اگرچہ بندے کو حکم ہے کہ وہ

Marfat.com

نماز کے وقت طاہر ہو گیا تھا غصب کئے ہوئے پانی سے طہارت کفایت کرتی ہے مگر نماز غصب کی ہوئی زمین مین جائز نہین۔

بست و یکم حماریہ یہ متبع ہین ایک قوم معتزلہ کے عسکر مکرم سے انکا مذہب یہ ہے کہ مسخ انسان کا فرمعتقد کفر ہوتا ہے اور نظر نے واجب کو واجب کیا ہے نظر کا کوئی فاعل نہین ہے اسی طرح جماع بچے کا موجب ہوتا ہے بچے کے پیدا کرنے والے مین شک کرتے تھے کہتے تھے انسان انواع حیوانات کا بطریق تعفین کے خالق ہے یہ لوگ یہ بھی اعتقاد رکھتے تھے کہ اللہ کا بندے کو حیات و قدرت کے پیدا کرنے پر قادر کر دینا جائز ہے۔ سلہ

بست و دوم ابو الحسینیہ یہ ابو الحسین بصری کے متبع ہین یہ شخص معتزلہ مین اعلیٰ درجے کا عالم تھا مذہب معتزلہ کی اسنے خوب تنقیح کی تھی اصولیین مین اس سے بہتر محقق کم گذرے ہین سلہ اسنے صفت الٰہی مین تمام معتزلہ اور اہل سنت سے اختلاف کیا ہے معتزلہ اور اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حیات اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے جو اس بات کو چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحب علم و قدرت ہو اور ابو الحسین کا مذہب یہ ہے کہ حیات اللہ تعالیٰ کے لیئے کوئی صفت مستقل نہین۔ اُس ذات مقدس کو جو حی کہتے ہین تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ صاحب قدرت وارادہ ہے فرق دونون مذہبون مین یہ ہے کہ جمہور کے نزدیک حیات ایک صفت مستقل ہے ذات پاک سے علیٰحدہ جسکا اقتضا یہ ہے کہ ذات باری صاحب علم و قدرت ہے اور ابو الحسین کے نزدیک صرف ذات باری ہے جو اپنے لیئے علم و قدرت کے متبع ہونے کو مستلزم ہے یہی مذہب حکما و فلاسفہ کا تھا سلہ ابو الحسین اور بھی اکثر مسئلون مین معتزلہ سے خلاف رکھتا ہے جیسے کرامات اولیا کا قائل ہے اور اُسکے نزدیک علم الٰہی معلومات کے تغیر کے ساتھ متغیر ہوتا رہتا ہے اور یہ علوم ذات الٰہی مین حادث ہوتے رہتے ہین اور اسکے نزدیک ارادۂ الٰہی بھی کوئی علیٰحدہ صفت نہین اُسکا ارادہ یہی ہے کہ وہ جانتا ہے غرضکہ اللہ کا ارادہ اُسکے علم مین منحصر ہے اور اُسکا قول ہے کہ وجوب امامت کا طریق شرع اور عقل دونون ہین برخلاف جمہور معتزلہ کے کہ اُنکے نزدیک وجوب امامت کا طریق شرع ہے ابو القاسم بلخی بھی اس مسئلے مین ابو الحسین کا ہم راے ہے سلہ تذکرۂ نفائس الفنون مین لکھا ہے کہ قاضی عبد الجبار کے متبع **قضویہ** کہلاتے ہین طبقات شافعیہ کے طبقہ ثامن مین بیان کیا ہے کہ قاضی عبد الجبار

سلہ دیکھو تبصرہ سلہ دیکھو نفائس الفنون سلہ دیکھو ملل و نحل صفحہ سلہ دیکھو کتاب مذکور

Marfat.com

بن احمد بن عبدالجبار بن احمد بن خلیل قاضی ابوالحسن ہمدانی قاضی ملک رے شافعی المذہب تھے مگر مذہب اعتزال کے شیخ مانے گئے ہین اور مذہب اعتزال کی مدد مین ان کی بہت سی تصنیفات ہین ذیقعدہ ۴۱۵ھ مین انتقال کیا۔

معتزلہ کے اور بھی بہت سے نام ہین ایک **ثنویہ** یہ نام اس لیے ہوا کہ یہ اس بات کے قائل ہین کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر بندے کی طرف سے دوسرا نام **واردیہ** یہ نام اسلیے ہوا کہ انکا قول ہے کہ مؤمنین دوزخ مین نجائین گے فقط اُنکا ورود دوزخ پر ہوگا اور جو شخص دوزخ مین گیا وہ پھر اُس سے باہر نہ نکلیگا تیسرا **حرقیہ** ان کا قول یہ ہے کہ کفار جلائے نہین جاتے مگر ایک بار چوتھا **مفنیہ** یہ قائل ہین فنائے جنت و دوزخ کے پانچوان **واقفیہ** یہ قائل ہین توقف کرنے کے قرآن شریف کے مخلوق ہونے مین چھٹا **لفظیہ** یہ قائل ہین اس بات کے کہ لفظ قرآن مخلوق نہین ہے ساتوان **ملتزقہ** یہ قائل ہین اس بات کے کہ اللہ ہر جگہ مین ہے آٹھوان **قبریہ** یہ منکر ہین عذاب قبر کے نوان نام **کیسانیہ** ہے دسوان **ناکتیہ** ہے گیارھوان **احمدیہ** ہے بارھوان **واسطیہ** تیرھوان **وہمیہ** چودھوان **تبریہ** ہے لے

تنبیہ

ابن راوندی احمد بن یحیی بن اسحاق راوندی کو عام مصنفین معتزلہ مین شمار کرتے ہین مگر ابن خلکان نے کہا ہے کہ ابن راوندی کی ایک کتاب فضیحۃ المعتزلہ بھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ معتزلی نہین ہے لیکن اس مین شک نہین کہ وہ معتزلہ سے بھی بدتر اور گمراہ تر ہے اس کے عقیدے مین بالکل الحاد بھرا ہوا تھا اسکا نام احمد ہے اور ابن راوندی عرف تھا اس شخص نے کفر و الحاد مین کئی کتابین تصنیف کی ہین منجملہ اُنکے کتاب زمرہ مین معارضہ قرآن کے بارے مین کہتا ہے کہ مین نے اکثم بن صیفی کے کلام مین وہ چیز دیکھی ہے جو اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سے بدرجہا عمدہ ہے اور کہتا تھا کہ انبیائے طلسمات کے ذریعہ سے خلق کی طبیعتون کو کھینچ لیا تھا جیسا کہ مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے اور ایک ایک کتاب نصاریٰ اور یہود کے لیے دین اسلام کے ساتھ مناقضہ کرنے کو بنا دی تھی اور یہود سے کہا تھا کہ تم کہو کہ موسیٰ بن عمران کہہ گئے ہین کہ مین خاتم الانبیا ہون بعد میرے کوئی نبی نہوگا اور انہی ایک کتاب مسمی بہ فرند مین کہتا ہے کہ مسلمان اپنے نبی کی نبوت پر

Marfat.com

قرآن کو حجت بتاتے ہین جس کے ساتھ نبی نے تحدی کی تھی پس اہل عرب سے جواب نہو سکا مگر مسلمانون سے یہ کہا جائے اگر کوئی شخص فلاسفۂ قدیم کی نبوت کا مدعی دعویٰ کرے اور جیسا کہ تم قرآن کو حجت قرار دیتے ہو وہ بھی اُنکے کسی کلام کو یا کتاب کو حجت بتائے مثلاً کہے کہ اقلیدس کے صدق نبوت پر یہ دلیل ہے کہ اُسنے دعویٰ کیا کہ کوئی انسان میری کتاب کی طرح نہین بنا سکتا ہے تو کیا اس سے نبوت اُسکی ثابت ہو سکتی ہے اور ابن راوندی نے کہا ہے کہ قرآن مین ہے اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا بے شک شیطان کا فریب ضعیف ہے حالانکہ اُسنے ایسا مکر وفریب کیا کہ آدمؑ کو جنت سے نکلوا دیا اور اُسکے ایسے بہت سے مقالات ہین جن سے ہمنے اعراض کیا اور علما نے سب کا جواب دیا ہے اور وجہ فساد اور شک کی عمدہ طور پر بتائی ہے ابن راوندی کے نزدیک ایمان نام ہے تصدیق قلب کا اور اسکے نزدیک استطاعت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اور کہتا تھا کہ کسی پیغمبر کے قتل کر ڈالنے یا اُسکے طمانچہ مار دینے سے انسان اسلیے کافر ہو جاتا ہے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اور اُس سے بغض رکھا نہ اس وجہ سے کہ اُسکو قتل کیا یا طمانچہ مارا۔

ابن راوندی نے ۳۶ برس کی عمر پائی ۲۴۵ھ یا ۲۵۰ھ ہجری مین مرا۔

فرقۂ شیعہ

قبل اس کے کہ شیعہ کے حالات بیان ہون بطور تمہید کے یہ کہتا ہون کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۳ دن علیل رہکر ۶۳ برس کی عمر مین دوشنبہ کے دن ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو انتقال فرمایا تو خلافت کی نزاع پیدا ہوئی اور انصار نے یہ ٹھہرایا کہ ایک امام ہمارا ہوگا اور ایک مہاجرین مین ہوگا اور اپنی طرف سے سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنے پر آمادہ ہو گئے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے وہان پہونچکر کہا کہ پیغمبر خدا کا حکم ہے کہ امام قریش چاہیے تب سب انصار نے قبول کیا اور کہا کہ تم کسے خلیفہ کروگے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم سب سے افضل ابوبکرؓ ہین انھین سے بیعت کرتے ہین تم بھی قبول کرو اور اول بشیر بن سعد انصاری نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر ابو عبیدہ بن جراح نے پھر اوس نے بیعت کی پھر بعد انکے بیعت کرنے والے چارون طرف سے ابوبکرؓ کی بیعت پر امنڈے چلے آتے تھے دیکھتے ہی دیکھتے ایسی کثرت ہو گئی کہ تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور فوری طور پر صدیق اکبرؓ پر اتفاق عام ہو گیا یہ معاملہ سقیفۂ بنی ساعدہ مین ہوا تھا جب وہ مسجد مین آئے تو لوگ ہر طرف سے

لہ دیکھو تفسیر ... سلہ دیکھو صواعق محرقہ ... ص ۱۲ ... [illegible]

دوڑ کر آئے اور رغبت سے بیعت کرنے لگے لیکن بنی ہاشم دیر تک اپنے اِدّعا پر رُکے رہے اور اُن کو اپنی ناکامی پر تعجب و افسوس دونوں ہوا اور حضرت علیؓ ۔عباسؓ ۔طلحہ ۔زبیرؓ ۔مقدادؓ بن عمر ۔عتبہؓ بن ابی لہب خالدؓ بن سعید بن العاص ۔سلمانؓ فارسی ۔ابوذرؓ غفاری ۔عمارؓ بن یاسر ۔براء بن عازب ۔ اور ابیؓ بن کعب نے اول بیعت نکی حضرت علیؓ بیعت کے وقت سقیفہ میں موجود نہ تھے جناب پیغمبر خدا کی تجہیز و تکفین کا سامان کر رہے تھے پھر ان سب لوگوں نے بیعت کر لی اور حضرت علیؓ نے چھ مہینے کے بعد بیعت کی بعض کہتے ہیں کہ تیسرے دن یا اُسی دن یا دوسرے دن یا چالیس دن کے بعد بیعت کی اور صحیح یہ ہے کہ دو بار بیعت کی ایکبار تیسرے دن اور دوبارہ چھ مہینے کے بعد اور ضرورت بیعت ثانی کی یہ ہوئی کہ جب فدک وغیرہ کے باب میں باہم حجت واقع ہوئی اور لوگوں کو ثابت ہوا کہ ان میں ملال ہے تو اُن کے اس زعم کے دفع کرنے کے لیئے ثانیاً بیعت کی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد شاید بنوہاشم کے دعوے نئے سرے پیش آتے لیکن حضرت ابوبکر نے وفات کے وقت حضرت عمرؓ کی خلافت پر باضابطہ تنصیص کی اس لیئے بنوہاشم کو موقع نہ ملا حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے قریب چھ شخصوں کو چنا جنکی حاکمانہ لیاقتیں اُن کے نزدیک ایسی مساویانہ درجہ رکھتی تھیں کہ وہ کسی کے حق میں ترجیح کا فیصلہ نہیں کر سکے حضرت علیؓ ۔عثمانؓ ۔ زبیرؓ ۔طلحہؓ ۔سعدؓ ۔اور عبدالرحمنؓ بن عوف اُن انتخاب شدہ لوگوں میں تھے گو حضرت عباس نے حضرت علی کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنی خلافت کو بخت و اتفاق کے ہاتھ میں ندیں بلکہ بغیر کسی کی اعانت کے آپ اپنے استحقاق کا

Marfat.com

فیصلہ کرلیں لیکن جناب امیر کی بے غرضی اور فیاض دلی نے اِس اختلاف انگیز تحریک کے قبول کرنے کی اجازت نہ دی - عبدالرحمن بن عوف اِس نزاع کے طے کرنے کے لیے مقرر ہوئے اُنھون نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا مین تمھاری بیعت کرتا ہون کتاب خدا اور سنت رسولؐ اور طریقۂ حضرت ابُوبکر و عُمر پر حضرت علیؓ نے جواب مین کہا کتاب اللہ اور سنت رسولؐ اور میرے اجتہاد رائے پر عبدالرحمن نے اُنکو چھوڑ کر حضرت عثمانؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہی بات کہی حضرت عثمان نے قبول کرلیا[1] پھر سب صحابہ نے ان سے بیعت کرلی حضرت علی نے صَبْرٌ جَمِیْلٌ کہا اور تن بہ تقدیر راضی ہوگئے حضرت عثمانؓ خاندان بنوامیہ سے تھے اور اُن کی خلافت ایک نئے تاریخی سلسلے کا دیباچہ تھی حضرت ابُوبکر و عُمر نہ ہاشمی تھے نہ اموی اس لیے اُن کے عہد تک بنوامیہ و ہاشم یہ دونون خاندان خلافت مین کچھ حصہ نہین رکھتے تھے حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت مین تمام بڑے بڑے ملکی عہدے بنی امیہ کے ہاتھ مین دیدئے معاویہ پہلے بھی شام کے گورنر تھے لیکن اِس عہد مین اُنکا اقتدار اِس حد تک پہونچ گیا کہ وہ ملک شام کے فرمان روا مستقل سمجھے جاتے تھے حضرت عثمانؓ کی خلافت قریبًا بارہ برس رہی اور اگرچہ اخیر مین اِسی خاندانی رعایت پر لوگ اُن سے ناراض ہوگئے اور جمعہ کے دن ۱۶ ذیحجہ ۳۵ سنہ ہجری کو بلوائیون کے ہاتھ سے اُن کی شہادت تک نوبت پہونچی اور شنبہ کی رات مین بقیع مین دفن ہوئے حضرت علی سے طلحہ - زبیر سعید بن زید - عمار بن یاسر - اسامہ بن زید سہل بن حنیف - ابوایوب انصاری - محمد بن سلمہ - زید بن ثابت اور خزیمہ بن ثابت وغیرہ صحابہ نے بیعت کرلی - زہری کہتے ہین کہ یہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص نے حضرت علی کی تو بیعت نہ کی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کرلی اور جن لوگون نے حضرت علی سے بیعت نہ کی شام کو چلے گئے وہ عثمانیہ کہلانے لگے[2] طلحہ اور زبیر بھی بیعت کرلینے کے بعد شب کے وقت مدینے سے نکل کر مکے کو چلے گئے اور حضرت عائشہ اُن دنون مدینے مین نہ تھین مکے سے حج کرکے واپس آرہی تھین اُن کو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہونچی تو وہین انجام کار دیکھنے کے واسطے ٹھہر گئین اور طلحہ و زبیر کے کہنے سے مکے کو لوٹ گئین اور مروان بھی حضرت عثمان کا جامہ خون آلود لیکر مکے کو چلا گیا حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے وقت کے ملکی عہدہ دارون کو معزول کرنا شروع کردیا سہل بن حنیف کو معاویہ کی

[1] دیکھو مسند صفحہ ۱۲۱ [2] دیکھو تذکرۃ الخواص الامۃ بذکر خصائص الائمہ مؤلفہ ابن جوزی ۱۲

Marfat.com

عوض دمشق کا گورنر مقرر کیا وہ وہان مخالف ہوگئے اور بوجہ رشتہ داری حضرت عثمانؓ کے اُنکے خون کا دعویٰ کرنے لگے اور حضرت علیؑ کو کہلا بھیجا کہ تم قاتلان حضرت عثمانؓ کو میرے سپرد کردو اور وہ اسمین مصلحت نہین سمجھتے تھے اور ایک دن وہ کہنے لگے قتلہ اللہ وانا معہ یعنی حضرت عثمانؓ کو خدا نے قتل کیا اور مین اُسکے ساتھ ہون اور اُس وقت اِس قول کو بڑی ضرورت تھی اگر جناب امیر بطور ایہام کے ایسا نہ کہدیتے تو حضرت عثمانؓ کے قاتل بلوا کر بیٹھے اور فساد مچا دیتے اور سازش سے سارا لشکر بگڑ جاتا بلکہ جناب امیر بھی شہید ہوجاتے تو کچھ تعجب نہ تھا مگر دشمنون نے اُن کے اس قول کو اپنی دلیل بنا لیا۔ طلحہ اور زبیر اور بی بی عائشہؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت کے وہ حکام جنکو جناب امیر نے معزول کردیا تھا یہ سب متفق ہوکر جناب امیر کی مخالفت کے لیئے بندوبست کرنے لگے اور بصرے کی جانب بڑھے جب موضع حوب مین پہونچے تو کتے بھونکنے لگے بی بی عائشہؓ اُسوقت پشیمان ہوئین اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری ایک عورت حضرت علیؑ سے بغیر حق کے جنگ کریگی اور جب حوب مین پہونچیگی تو کتے شور کرنے لگین گے خیال رکھواے عائشہ کہ وہ تم ہی نہو پھر بی بی صاحبہ نے چاہا کہ لوٹ جائین زبیر نے روکا اور کہا کہ شاید تمھاری وجہ سے اللہ تعالی اس فساد کو دفع کردے آخر بی بی صاحبہ کو لے گئے اور بصرے پر قبضہ کرلیا اور سہل بن حنیف کو جو وہان پر حضرت علیؑ کی طرف سے منتظم تھے نکالدیا حضرت علیؑ نے امام حسنؑ اور عمار بن یاسر کو کوفہ کو بھیجا یہ وہان سے نوہزار جنگجو آدمیون کی جماعت فراہم کرکے لائے اگرچہ بی بی صاحبہ وطلحہ وزبیر حضرت علی کی جان کے دشمن نہ تھے صرف حضرت عثمانؓ کے قاتلون سے قصاص چاہتے تھے مگر چونکہ اِس قدر جمعیت کا خلیفہ کے مقابلے مین کھڑا ہونا خیانت کی بدرعبی کا باعث تھا اِس لیے جناب امیرؑ نے بی بی صاحبہ وغیرہ کا کچھ پاس نہ کیا اور ۳۶ھ مین اُن سے جنگ کے لیے بصرے کو روانہ ہوئے مقام خلیجا پر جو بصرے سے دو فرسخ پر ہے جمعرات کے دن ۲۰ جمادی الاخریٰ کو طرفین مین جنگ شروع ہوئی زبیر ابن عوام جن کے قاتل کے حق مین پیغمبر خدا نے دوزخی ہونے کا حکم کیا تھا تھوڑی دیر لشکر حضرت علیؑ سے لڑے شارح صحیح بخاری ابن عبدالبر سے روایت کرتا ہے کہ اسی اثنا مین حضرت علیؑ نے اُنکو آواز دی

Marfat.com

اور یاد دلایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے تم سے کہا تھا کہ علیؓ کو دوست رکھتے ہو تم نے جواب دیا تھا ہاں پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن ایسا آیگا کہ تم علی پر خروج کروگے اور ظالم ہوگے جب
انھین یہ بات یاد آئی تو لڑائی روک دی اور مدینے کی طرف کوچ کردیا عمر بن جرموز مجاشعی نے
رستے مین موقع پا کر انکو مار ڈالا اور جناب امیر کو آکر بشارت دی کہ لو مین نے زبیر کا کام تمام کردیا
جناب علی نے کہا کہ تجھکو مین اسکی عوض مین دوزخ کی بشارت دیتا ہون اُس نے عرض کیا کہ بڑی
خرابی کی بات ہے کہ تم سے لڑنے والا بھی دوزخی اور جو تمھاری طرف سے لڑے وہ بھی دوزخی ٹھہرے
اور تلوار شکم مین مار کر خودکشی کرلی اور مروان بن حکم کو چونکہ طلحہ کے ساتھ کینہ تھا اسلیے اُس نے
طلحہ کے تیر مار دیا کہ ان کی جان یون گئی اس جنگ کو **جنگ جمل** کہتے ہین کیونکہ اُس دن
بی بی عائشہ اس شتر پر جسکا عسکر نام تھا سوار تھین اُسکو ایک شخص نے حضرت علی کے حکم سے مار ڈالا
حضرت علی نے بی بی عائشہ کے پاس پہنچکر فرمایا غفر اللہ لک بی بی صاحبہ نے جواب دیا و لک پھر
حضرت علی نے انکو تعظیم و تکریم کے ساتھ مدینے کو روانہ کردیا۔ اور بصرے کی افسری عبداللہ بن عباس کے
حوالے کرکے خود کوفے کو تشریف لے گئے بی بی صاحبہ پھر عمر بھر متاسف رہین اور جنگ جمل کو یاد
کرلیتین تو اتنا روتین کہ دوپٹہ آنسوون سے تر ہوجاتا تھا اس لیے کہ خروج مین جلدی کی تامل نکیا
اور پہلے سے تحقیق نہ فرمایا۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ان لوگون کو **ناکثین** کہتے ہین نکث لغت
مین عہد توڑنے اور پھر جانے کے معنے مین ہے اور ان لوگون نے بھی جناب امیرؑ کے عہد اور بیعت
کو توڑا تھا اور بصرے کی طرف چلے گئے تھے ناکثین کے سرغنہ طلحہ اور زبیر تھے۔ خلافت حضرت عثمانؓ
کی وسیع مدت مین بنی امیہ کا خاندان ملکی و مالی دونون حیثیت سے طاقتور ہوگیا تھا جسکا اخر
تھا کہ حضرت علی کی اطاعت معاویہ نے نہ کی ہمسری کا دعویٰ کیا اور اگرچہ ذاتی فضائل اور
مذہبی تقدس مین انکو حضرت علیؓ سے کچھ نسبت نہ تھی تاہم ایک مدت تک وہ مساویانہ طاقت
کے ساتھ جناب امیرؑ کے حریف رہے اور تمام شامیون نے انکی رفاقت کی ان سب کو **قاسطین**
کہتے ہین لغت مین قسط کے معنے جور و ظلم ہین شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ قاسطین معاویہ اور
اُن کے ساتھی ہین جنھون نے حضرت علی سے مخالفت کی اور طریق حق کو کہ حضرت علی کی
بیعت تھی چھوڑ دیا غرض کہ جناب امیرؑ اور قاسطین کی جنگ کا جو اخیر فیصلہ ہوا وہ بھی گویا

فاسطین ہی کے حق مین ہوا **خوارج** نے علی مرتضیٰ کی بیعت خلافت سے انکار کیا آپ نے
اُن سے اپنے حق کا دعویٰ کیا انھون نے نہ مانا یہ لوگ **مارقین** بھی کہلاتے ہین مارقہ کی
وجہ تسمیہ خوارج مین معلوم ہوگی ۔ جناب امیرؑ کے طرفدارون اور مخلصون کا کہ صحابہ وتابعین تھے
اور اُن کی صحبت مین رہتے تھے اور اُن کی خلافت کے معین تھے اور اُنکی طرف سے جان بازیان
کرتے تھے لقب **شیعہ**[1] مقرر ہوا انھین سے **شیعۂ اولیٰ** اور **شیعۂ مخلصین** عبارت ہے
اِن سب کا عقیدہ یہ تھا کہ جناب امیرؑ اپنے عہد مین امام برحق ہین بعد شہادت حضرت عثمان کے
یہ اُنھین کا منصب ہے تمام مسلمانون پر اُن کی اطاعت فرض ہے اور اپنے وقت کے سارے
آدمیون سے افضل ہین اور معاویہ اور اُن کے لشکر کو باغی اور خطاوار جانتے تھے مگر طلحہ اور زبیر
کو یہ لوگ بُرا نہین جانتے تھے اِس لیئے کہ اُنھون نے جو نزاع جناب امیرؑ کے ساتھ کیا تو اس وجہ سے
نہ تھا کہ وہ اُنکو مستحق خلافت نہ جانتے تھے بلکہ قاتلان حضرت عثمانؓ نے جب اُن کو بھی دھمکایا تو
یہ خوف جان کی وجہ سے مدینے سے چلے گئے اور اُن سے قصاص لینے مین جلدی کرتے تھے اُن کو
خطاے اجتہادی واقع ہوئی اِس لیئے کہ ایک شبہہ کے ساتھ متمسک تھے اگرچہ طرف ثانی کی دلیل
ارجح تھی اور وہ شبہہ اِس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ جانتے تھے کہ قصاص ذوالنورین حق ہے اور
حضرت علیؑ اُسکے لینے پر قادر ہین مگر نہین لیتے بلکہ منع کرتے ہین پس قاتلان حضرت عثمانؓ کی طلب
مین جلدی کی اور اتنا تامل نہین کیا کہ حضرت علیؑ کی مرضی معلوم ہوجاتی اِس وجہ سے مخالفت
انکی طرف سے وقوع مین آئی ورنہ وہ تمام اہل عصر سے جناب امیرؑ کو افضل مانتے تھے اور اُن کے
اوصاف بیان کرتے تھے اور آخرکار اُنھون نے جناب امیرؑ سے مصالحت کر کے اُنکی اطاعت
کرلی اسی واسطے یہ لوگ گمراہ قرار نہین دیئے گئے جناب امیرؑ انکو اچھا جانتے تھے بلکہ بقول بعض اس
مخالفت کو اُنکی خطاے اجتہادی پر حمل کرتے تھے ۔
اور یہ شیعہ جناب امیرؑ کی اُن باتون کو جو اُنھون نے خلفا اور صحابہ کی مدح وصفت اور فضائل مین
بیان کی ہین جیسے کہ جناب امیر معاویہ کے ایک خط کے جواب مین شیخین کے حق مین فرماتے ہین

[1] منہم ومن مذہبہم ... من الشیعۃ ... خاصاً فاذا قیل فلان ... واصل ... الاسم علی ... [illegible] ... ای عندہم ۱۲ منہ

لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصائب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا (ترجمہ) قسم اپنی جان کی منصب اِن دونون کا اسلام مین بڑا ہے اور واقعہ وفات ان دونون کا البتہ زخم سخت ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے اور جزاے خیر دے اُن کو بعوض بہترین کامون کے کہ اُن دونون نے کیئے ظاہر ہی پر محمول کرتے تقیہ اور ریاکاری پر مبنی نہین سمجھتے اور جو کچھ شرع محمدی کے احکام صحابہ کے ذریعہ سے انکو ثابت ہوئے اُسے قبول کیا اور عمل درآمد رکھا اِن لوگون نے اِبن سبا وغیرہ کی باتون کو نہین مانا اور سارے صحابہ کا ادب کرتے رہے البتہ دو تین برس کے بعد بعض لوگ اِبن سبا کے تھوڑے سے وسوسون مین آگئے اور جناب امیرؑ کو تمام اصحاب پر تفضیل دینے لگے مگر اِن **شیعۂ تفضیلیہ** نے سوائے تفضیل جناب امیرؑ کے اور ساری باتون مین شیعۂ مخلصین کے ساتھ اتفاق رکھا اور اقوال صحابہ کی پیروی کرتے رہے اور جو کچھ صحابہ کے ذریعہ سے سنت رسول اللہؐ مروی ہوئی اُسکے معتقد و عامل رہے اِن کا مذہب یہ تھا کہ جناب امیرؑ اور اُن کی اولاد احق بالخلافت ہین جب تک یہ بزرگ کسی اور کو یہ منصب اپنی خوشی سے ندین وہ اُسکا مستحق نہین ہوسکتا چنانچہ خلفاے ثلثہ کو یہ خلیفہ مانتے تھے اور اُن کی خلافت کو درست جانتے تھے اِسلیئے کہ جناب امیرؑ نے اُنھین اپنی خوشی سے خلیفہ کر دیا تھا اور جب یہ خود خلافت اختیار کرین تو دوسرے کو خلافت نہ لینا چاہیے اور جناب امیرؑ بعد رسول اللہؐ کے افضل الناس ہین اور یہ لوگ صحابہ کو بُرا نہین کہتے تھے نہ ظالم و غاصب بتاتے تھے بلکہ خیر و خوبی کے ساتھ یاد کرتے تھے اِن مین سے یہ اشخاص مشاہیر ہین ابوالاسود ظالم دُئلی واضع علم نحو اور ابوسعید یحییٰ بن یعمر عدوانی کہ علم قرأت و تفسیر و نحو و لغات عرب کا بڑا ماہر تھا اور سالم بن حفصہ جو امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے حدیث کی روایت کرتا ہے اور عبدالرزاق محدث اور ابو یوسف یعقوب بن اسحاق معروف بابن سکیت مؤلف کتاب اصطلاح المنطق۔ مگر جب ابن سبا کی بدعت بہت پھیل چکی تو اُسکی تلقین کے اثر سے دو قسم کے لوگ بہت پیدا ہو گئے ایک **شیعۂ تبرائیہ** جنھین **شیعۂ سبّیہ** بھی کہتے ہین یہ لوگ سارے صحابہ کو ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق بتانے لگے اور بی بی عائشہ اور طلحہ اور زبیر کی لڑائی و تنازع جناب امیرؑ کے ساتھ انکے مذہب و روخدعہ کا مؤید ہو گیا اور چونکہ یہ تمام جھگڑے حضرت عثمانؓ کے قتل کی وجہ سے واقع ہوئے تھے اِس لیئے

Marfat.com

اُنپر بھی لعن وطعن کرنے لگے اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کی بنیاد شیخین کی خلافت پر تھی اور منتخب کرنے والے اُنکے عبدالرحمن بن عوف وغیرہ صحابہ تھے سب کو یہ لوگ بُرا کہنے لگے یہ لوگ گویا ابن سبا کے متوسط قسم کے شاگرد و تعلیم یافتہ تھے۔ دوسرے **شیعہ غلاۃ** یہ ابن سبا کے شاگرد رشید اور اُسکے خاص اصحاب تھے اُسکی تعلیم کی بدولت جناب امیرؓ کی الوہیت کے قائل ہوگئے اور جب بعض نیک لوگون نے اُنکو الزام دئے کہ جناب امیرؓ مین بشریت کے آثار موجود ہین تو اِس لیئے بعض غلاۃ الوہیت کے قول کو چھوڑکر اِس بات کے قائل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب امیرؓ مین حلول کیا ہے جب جناب امیرؓ کو یہ خبر پہونچی تو انکار فرمایا اور ایک جماعت غلاۃ شیعہ کو آگ مین جلا دیا ابن سبا سے سارے اصناف غلاۃ شیعہ پیدا ہوئے ہین اور جبکہ تبرائیہ و غلاۃ و زیدیہ و اسماعیلیہ وغیرہ نے اپنا لقب شیعہ اختیار کرلیا اور جب حضرت علیؓ بن ابی طالب و بعض حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و بی بی عائشہؓ مین مع دیگر صحابہ کے بڑا غلو و مبالغہ کیا اور عمل و اعتقاد مین طرح طرح کے فسادات و بدعات پھیلا دئے تو شیعہ مخلصین و شیعہ تفضیلیہ نے اپنا لقب **اہل سنت وجماعت** رکھ لیا اسی واسطے اگلے وقتون کی کتب تاریخ مین اُن لوگون کے حق مین بھی شیعہ کا لفظ استعمال ہوا ہے تاریخ واقدی و استیجاب مین اس طرح کی باتین بہت ہین اور شیعۂ تبرائیہ وغیرہ بھی شیعہ مخلصین و شیعۂ تفضیلیہ کو شیعہ حضرت علیؓ سے نہین شمار کرتے اِس لیئے کہ اِن کے نزدیک محبت حضرت علیؓ کی منحصر ہے صحابہ و ازواج رسولؐ کے بُرا کہنے مین اور اُن کے نزدیک ایمان و اسلام مین فرق ہے اِسی لیئے اپنی جانون کو مومن کہا کرتے ہین اور باقی اہلِ اسلام کو مسلمان بولتے ہین کہتے ہین مومن وہ ہے جو شرائع کو اُسکے حقائق اور تاویل کے ساتھ جانتا ہو اور مسلمان وہ ہے جو شرائع کو بغیر علم تاویل و تفسیر کے جانے اور معتزلہ بھی کہتے ہین کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے[۱]

تمام شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امامت عقل سے ثابت ہے اور امامت نص ہے اور ائمہ معصوم ہین غلطی اور سہو و خطا سے مگر زیدیہ کو اس مین خلاف ہے اور امامت مفضول کی فاضل کے ہوتے ناجائز ہے اور حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کردی تھی کہ حضرت علیؓ میرے بعد امام ہین اور انکا قول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حجۃ الوداع سے پھرے تو غدیر خم کے مقام پر کہ ایک جگہ مکے اور مدینے کے درمیان مین ہے سب صحابہ کو
جمع کر کے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بارخدایا مین جس شخص کا مولا ہون اُسکا علی مولا ہے
اور خداوندا دوست رکھ اُسکو جو علیؓ کو دوست رکھے اور دشمن اُسکو جو علی سے دشمنی رکھے اور اس
ارشاد کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ حضرت جب اس مقام پر پہونچے تو یہ آیت نازل ہوئی
یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ
یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اے رسول پہونچا اس چیز کو جو تیرے رب کی طرف سے اُتری اور اگر تونے
یہ نہ کیا تو کچھ بھی نہ پہونچایا اور تجھکو اللہ لوگون سے بچائیگا پھر جب آنحضرت اس خطبے سے فارغ
ہو چکے تو یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ یعنی آج
کامل کر چکا دین تمھارا اور تمپر اپنی نعمت پوری کر چکا پس آیت اول جناب امیر کی شان مین
نازل ہوئی جسکے مطابق آنحضرتؐ نے اُنکی مولائیت کی بشارت دی اور نعمت کا تمام کرنا وہی جناب
امیر کی مولائیت کا اظہار ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ وہ افضل ہین اور خلافت کے لیے سب سے
زیادہ حقدار ہین اور مولا کے معنے اس جگہ اولی بالامامت ہین اور یہ نص صریح ہے اُنکی خلافت پر
صحابہ حضرت ابوبکر سے بیعت کرتے وقت واقعۂ غدیر کو یاد رکھتے تھے اور نص اُنپر بخوبی منکشف تھی
لیکن اُنھون نے اسکی تعمیل نکی اور بوجہ ظلم و عناد اور مکابرے کے امر حق سے چشم پوشی کی اور
امیر المؤمنین علیؓ نے جو اُسوقت اسکے ساتھ استدلال نکیا اور خلافت کے مدعی نہوئے تو یہ بسبب
تقیہ کے تھا اور صحابہ حضرت علی سے بیعت نکرنے کی وجہ سے مرتد ہوگئے اور تمام صحابہ سے تبرا کرتے ہین
سوائے چند کے اور یہ کہتے ہین کہ امام کو جائز ہے کہ وہ حالت تقیہ مین کہدے کہ مین امام نہین ہون
اور اجماع کے منکر ہین انکے نزدیک اجسام قیامت سے پہلے بھی دنیا مین لوٹ آتے ہین مگر بعض
غلاۃ حشر اجساد اور حساب کے منکر ہین اور ان کے نزدیک امام کو دنیا اور دین کی ساری باتونکا
علم حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ وہ سنگریزون اور درختون کے پتون کو بھی جانتا ہے اور ائمہ
سے مثل انبیا کے معجزات صادر ہوتے ہین اور اکثر اُن مین سے یہ کہتے ہین کہ جسنے حضرت علیؓ سے
جنگ کی وہ کافر ہے اِن کے نزدیک جماعت مسنون نہین اور مسح موزون پر جائز نہین اور بی بی
فاطمہؓ بی بی عائشہؓ سے افضل ہین اور بعض کہتے ہین کہ نبی علیہ السلام مین بغیر معادن کے نبوت کی

Marfat.com

قدرت نہ تھی اور کہتے ہین لفظ واحد سے تین طلاقین واقع نہین ہوسکتین اور نماز تراویح کی مسنونیت کے منکر ہین اور اُن کے نزدیک نماز مین سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھنا مسنون نہین اور افطار مین جلدی کرنا ناجائز ہے اور نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اُس وقت تک نہ پڑھنا چاہیے جب تک کواکب نہ چمک جائین مگر اسماعیلیہ کے نزدیک افطار اور نماز مغرب مین جلدی کرنا واجب ہے اور تمام شیعہ کرامات اولیا کے منکر ہین اور اپنے ائمہ کی کرامات کو معجزات کے ساتھ تعبیر کرتے ہین۔ شرح مسلم الثبوت مین بحر العلوم لکھتے ہین کہ اِنکا اعتقاد یہ ہے کہ گناہ بندے کی قدرت سے صادر ہوتے ہین اور حسنات اللہ کی قدرت سے اِس لیے کہ بُرائی کا پیدا کرنا قبیح ہے پس ان کے نزدیک دو خالق ہین ایک خالق خیر دوسرا خالق شر۔ شیعہ کے بعض فرقے **رجعت** کے قائل ہین اور اِس کی دو قسمین ہین (۱) رجعت بعد موت کے ہوتی ہے پس بعض فرقونکا قول ہے کہ اُنکا امام بعد موت کے دُنیا مین پھر آئیگا (۲) رجعت بعد غیبت کے ہوتی ہے چنانچہ بعض فرقے اِس کے قائل ہین کہ امام مرا نہین غائب ہوگیا ہے پھر آکر زمین کو عدل سے بھر دیگا بعض فرقے بعض اماموں کی موت مین توقف کرتے ہین۔ غرضکہ شیعہ مین باہم بھی بڑا اختلاف ہے اور اِس اختلاف کی وجہ سے بہت سے فرقے نکلے ہین کہ ایک فرقہ دوسرے فرقے کی تکفیر کرتا ہے اصول ان مین سے پانچ فرقے ہین **غلاۃ**۔ کیسانیہ۔ اسماعیلیہ۔ زیدیہ اور **امامیہ**۔ اور شیعہ کے ہر فرقے مین **داعی** لوگ ہوتے ہین کہ اُس مذہب کی طرف اشخاص کو علم یا مال یا زبان یا ہتھیار کے ذریعہ سے بلاتے ہین انکو اصطلاح مین **دُعاۃ** کہتے ہین جو داعی کی جمع ہے انہین دعاۃ کے نام سے فرقے منسوب ہوتے ہین

غلاۃ

اگرچہ کیسانیہ و اسماعیلیہ و امامیہ مین سے بھی بہت سے فرقے غلو رکھتے مین مگر ہم یہان غُلاۃ اُن فرقوں سے مراد رکھتے ہین جن مین یہ اعتقاد مشترک ہے کہ انبیا و ائمہ خدا ہین یا خدا نے انبیا اور ائمہ مین حلول کیا ہے یا انسے متحد ہوگیا ہے تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہے کہ تعین امام کے باب مین بعض ان مین سے کیسانیہ ہین اور بعض امامیہ اور زیدیہ کے فرقون مین سے کوئی ایسا نہین سُنا گیا جو ان غُلاۃ کی طرح زید شہید

اور اُنکی اولاد کی الوہیت یا ان مین حلول الوہیت یا اتحاد کا قائل ہوا ور کشف الغمۃ
عن افتراق الامہ مین ذکر کیا ہے کہ غلاۃ کا قول یہ ہے کہ نص نبوی کے مطابق حضرت علی
امام ہین پھر امام حسنؓ بعد اِن کے امام حسینؓ پھر بعد امام حسینؓ کے حکم شوریٰ ہے بعض نے
کہا ہے کہ نص نہین آئی مگر امامت حضرت علیؓ پر فقط اور ان کے نزدیک امام کا مقرر کرنا اللہ پر
واجب ہے اور اِس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور امام کا تقرر لغات کی
تعلیم کرنے اغذیہ وادویہ اور سموم اور حروف اور صناعات کے احوال بتانے اور آفات
ومصائب سے بچانے کے لیے ہے ابو بکر باقلانی شاگرد ابوالحسن اشعری نے ملل ونحل مین
کہا ہے لاخلاف بین الائمہ فی تکفیر غلاۃ الروافض وھم الذین زعموا
ان اللہ قد حل فی الانبیاء ثم فی الائمۃ یعنی ائمہ مین اتفاق ہے اِس بات پر کہ
غلاۃ روافض کافر ہین اور وہ وہ ہین کہ یہ زعم کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا مین حلول کیا ہے
پھر ائمہ مین حلول کیا ہے بحارالانوار کی دسوین جلد مین علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ
امام جعفر صادقؑ نے غلاۃ اور مفوضہ پر لعنت کی ہے اور شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی
اثنا عشری کہتے ہین کہ غلاۃ اور مفوضہ کافر ہین یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور ترسا اور
آتش پرست اور قدریہ اور حروریہ اور جبریہ اور سب اہل بدعت مذاہب باطلہ سے بدتر
ہین ابوہاشم جعفری سے مروی ہے کہ مین نے جناب امام رضاؑ سے پوچھا کہ غالی کیسے ہین
فرمایا کہ کافر ہین اور مفوضہ مشرک ہین جو شخص ان سے مجالست اور ہم نشینی اور مخالطت
کریگا یا اِن کے ساتھ کھائیگا یا پیئے گا یا انکے ساتھ مناکحت یعنی باہم وگر نکاح کرے گا
یا کسی طرح کی اِن سے رعایت کریگا یا بہ نسبت انکے صلہ عمل مین لائیگا یا اُن کو امانت دار
قرار دیگا یا اُن کی امانت اپنے پاس رکھیگا یا اُن کے کلام اور بات کی تصدیق کریگا یا اُن کی
اعانت کریگا اگرچہ کلمے کے ساتھ ہو یا بعض کلمے کے ساتھ تو وہ شخص ولایت و دوستی
خداے عزوجل اور ولایت و دوستی رسول خدا اور اُس جناب کے اہل بیت سے باہر
ہوجاے گا۔ اور غلاۃ کئی فرقے ہین۔

پہلا سبائیہ یہ متبع ہین عبداللہ بن وہب بن سبا معروف با بن السوداء کے

یہ شخص یہودی تھا حجاز سے اہل اسلام کے شہرون مین جایا کرتا تھا ارادہ اُسکا یہ تھا کہ مسلمانون کو گمراہ کردے جب یہ بات نہ بنی اور یہ کام نہ کرسکا تو بظاہر اسلام لاکر اسلام اور مسلمانون کے ساتھ مکروفریب سے پیش آیا ۳۳ھ ہجری مین بصرے گیا وہان پہونچکر کچھ مسائل لوگون سے کہنے لگا لیکن صراحت نکرتا تھا ایک جماعت اُسکی طرف مائل ہوگئی اور اُس کی باتون مین آنے لگی۔ عبداللہ بن عامر حاکم بصرہ نے اُسکو بصرے سے نکلوادیا وہان سے کوفے مین آیا پھر کوفے سے چلکر مصر پہونچا وہان آکر ٹھہرا لوگون مین بیٹھکر یہ بات کہی بڑا تعجب ہے اُس شخص سے جو اِس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا مین آئینگے اور اِسکی تکذیب کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئینگے رجعت کے بارے مین لوگون سے بات چیت کرتا رہا یہانتک کہ کچھ لوگون نے اس بات کو قبول کیا اور یہ بدعت ۳۵ھ ہجری سے پھیلنے لگی پس مذہب رجعت کا وہی موجد ہے بعد اس کے اُس نے یہ بات کہی کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامت حضرت علیؓ کی وصیت کرگئے ہین کہ وہ بعد حضرت کے اُنکے وصی ہین اور نص نبوی کے مطابق خلیفہ امت ہین اور سُن رکھو کہ حضرت عثمانؓ نے خلافت ناحق لیلی اب تم لوگ کھڑے ہوکر اپنے امرا پر طعن کرو اور اظہار امر معروف و نہی منکر کرکے لوگون کو اپنی طرف مائل کرلو پھر اُسنے اپنی طرف سے داعی جا بجا بھیجے اور جہان جہان کے لوگ اُسکی طرف مائل تھے اُسنے خط وکتابت جاری کی اُن لوگون نے مخفی دعوت کرنا خلق کا اُسکی راے کی طرف شروع کیا اور ایک عام ناراضی حضرت عثمانؓ کے عمال اور اُنکی خلافت کی طرف سے لوگون مین پھیل گئی اور ساری زمین اسلام ابن سبا کی راے وعقیدے سے بھر گئی چارون طرف علانیہ طعن وتشنیع کا بازار گرم ہوگیا روزانہ اسکی متواتر خبرین مدینے مین پہونچنے لگین مدینے مین بھی لوگون مین سرگوشیان شروع ہوگئین امیرالمومنین عثمانؓ اور اُن کے عمال پر زبان طعن دراز ہوگئی صحابہ کرام سے زید بن ثابت۔ ابواسید ساعدی۔ کعب بن مالک۔ اور حسان بن ثابت لوگون کو طعن وتشنیع سے روکتے تھے لیکن اِس سے کچھ فائدہ نہ تھا۔ اِس وقت اہل مدینہ مجتمع ہوکر امیرالمومنین عثمانؓ کے

Marfat.com

پاس آئے اور واقعات سے ان کو مطلع کیا لیکن ان کو اس سے ناواقف پایا حضرت عثمان رضؓ نے کہا تم لوگ مسلمانون کے رئیس ورارباب رائے ہو اسمین تمھاری کیا رائے ہے صحابہ نے کہا چند معتبر و معتمد آدمیون کو اسلامی ممالک کی طرف خبر لانے کے لیے روانہ کرو چنانچہ محمد بن مسلمہ کوفہ کی طرف اور اسامہ بن زید بصرے کی طرف اور عبداللہ بن عمر شام کی طرف اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی مختلف ممالک اسلام کی طرف روانہ کیے گئے ان لوگون نے واپس ہوکر بیان کیا کہ ہمنے نہ تو عمال و والیان ملک کی کوئی برائی دیکھی اور نہ عوام و خواص کو ان کی شکایت کرتے ہوے پایا لیکن عمار بن یاسر نے جو مصر کی جانب روانہ کیے گئے تھے واپسی مین تاخیر کی اور ان کو ابن سبا اور اس کے ہمراہیون خالد بن ملجم۔ سودان بن حمران سکونی۔ کنانہ بن بشر نے اپنی طرف مائل کرکے اپنا ہم صفیر بنالیا۔ منحرفین و مخالفین حضرت عثمان رضؓ دربارۂ نقض بیعت حضرت عثمان رضؓ خط وکتابت کرنے لگے اور بذریعۂ خط یہ طے کرلیا کہ ایک مقررہ یوم یہ مدینے مین جمع ہوتا چاہیے چنانچہ ملک مصر سے ایک ہزار یا سات سو یا پانسو آدمی اور ایک ایک جماعت بصرہ و کوفہ سے بہ تعداد مذکورہ مدینے مین آئی اور حضرت عثمان رضؓ کو معزول کرنے کا ارادہ کیا او فساد برپا کرکے حضرت عثمان رضؓ کے مکان کو گھیر لیا اور چالیس یا پچاس دن تک اُنکو محصور رکھا پھر حضرت علیؑ حضرت عثمان رضؓ کے پاس آئے اور کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ مروان کو عہدۂ منشی گری سے موقوف کیجیے اور عبداللہ بن ابی سرح کو حکومت مصر سے معزول کیجیے حضرت عثمان نے قبول کیا حضرت علیؑ نے لوگون کو سمجھا کر ہٹا دیا اور بات رفت وگذشت ہوگئی اور محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا حاکم مقرر کرکے اُدھر بھیجا رستے مین انکو ایک خط مہری حضرت عثمان رضؓ کا عبداللہ کے نام ملا جس مین یہ مضمون تھا کہ محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ جو کچھ کہین اُسکی تعمیل مت کرنا اور کسی حیلے سے اُنکو مار ڈالنا محمد اس خط کو لیکر مدینے کو لوٹ آئے اور حضرت عثمان رضؓ سے اسکا حال پوچھا اُنھون نے قسم کھاکر کہا کہ یہ مہر اگرچہ میری ہے اور میرے ہی منشی کا خط ہے مگر مین نے یہ خط نہین لکھوایا تو ان لوگون نے کہا کہ مروان کو ہمارے سپرد کردو یہ بات حضرت عثمان نے نامنظور کی اس لئے

لوگون کے دل اُنکی جانب سے پھر گئے اور حضرت عثمانؓ کو محصور کر لیا تاریخ اعثم کوفی مین لکھا ہے کہ محاصرین نے حضرت عثمانؓ پر تنگی کی اور ہر جانب سے اُنکے مکان مین گھس پڑے محمد بن ابو بکر نے دوڑ کر حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ لی اور اُن کی گردن مین زخم پہونچایا جس سے خون جاری ہوگیا پھر کنانہ بن بشر آیا اور ایک دار عمود کا حضرت عثمانؓ کے سر پر کیا اور سیدان بن حمران مرادی نے ایک تلوار اُن کے سر پر ماری حضرت عثمانؓ پیچھے کو گر پڑے پھر اور لوگون نے تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ابن خلدون نے لکھا ہے کہ عمیر بن ضابی نے حضرت عثمان کے چند ٹھوکرین ماری تھین جس سے چند پسلیان ٹوٹ گئی تھین اور ٹھوکرین لگانے کے وقت یہ کہتا جاتا تھا تم نے میرے باپ کو قید کیا تھا جو بیچارہ حالت قید ہی مین مر گیا اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ عمرو بن الحمق نے آپ کے سینے پر نو نیزے مار کر کہا اِن مین سے تین نیزے تو مین نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مارے ہین اور چھ اِس وجہ سے مارے ہین کہ میرے دل مین اُس کی طرف سے غبار تھا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابن سبا نے دوبدو علی مرتضیٰ سے یہ بات کہی تھی انت الالٰہ یعنی تم خدا ہو اور اُنھین خدا اعتقاد کرتا تھا حضرت ممدوح نے اُسے مدائن کی طرف نکلوا دیا۔ اور یہ کہتا تھا کہ حضرت علی بعد موت کے پھر دنیا مین آئین گے وہ قتل حضرت علی کا معتقد نہ تھا اُن کو زندہ بتاتا تھا کہتا تھا کہ شیطان حضرت علی کی صورت پر ہوگیا تھا اُسے ابن ملجم نے مارا ہے اور کہتا تھا وہ بادل مین آتے ہین رعد اُن کی آواز ہے برق اُن کا چابک ہے وہ ضرور زمین پر اُتر کر اُسکو عدل سے بھر دینگے جس طرح کہ ظلم سے بھر گئی ہے۔

اور سبائیہ جب رعد کی آواز سُنتے تو کہتے السّلام علیک یا امیر المؤمنینؑ۔ ارشادیہ شرح اعتقادیہ مین مذکور ہے کہ عبد اللہ بن سبا کہتا تھا کہ امیر المؤمنین خدا ہین اور مین اُن کی طرف سے پیغمبر ہون جناب امیر نے یہ سُنکر اُسکو بلوایا اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے اُس نے کہا کہ میرے دل مین یہ بات آئی ہے اور خیال مین گذرا ہے کہ تم خدا ہو اور مین تمھارا پیغمبر ہون آپ نے فرمایا کہ وائے تجھپر شیطان تجھ سے استہزا اور مسخریہ اور ٹھٹھہ کرتا ہے تو توبہ کر اپنے اس اعتقاد باطل اور خیال فاسد سے اُس نے آپ کا فرمانا نہ مانا اور

Marfat.com

توبہ سے انکار کیا آپ نے اُسکو قید کیا پھر بھی وہ توبہ کرنے پر راضی نہوا اور اس اعتقاد باطل سے نہ پھرا آخر آپ نے اُسکو قید خانے سے باہر نکالکر آگ مین جلا دیا اور ایک بیٹا اُسکا عبیداللہ بن سبا تھا وہ بھی فاسدۃ العقیدہ تھا مگر اپنے باپ سے ایک درجہ کم تھا کہ وہ جناب امیر کے خدا ہونے کا قائل نہ تھا مگر تفویض کا قائل ہوا تھا چنانچہ مفوضہ مین اُس کا بیان آتا ہی اور اسی کتاب مین دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ جناب امیر نے جب عبداللہ کے اصحاب کو پکڑا تو وہ مدائن کو بھاگ گیا جناب امیرؑ نے حکم دیا کہ ایک گڑھا کھودین اور اُس مین آگ روشن کرین اور اصحاب عبداللہ کو اُسمین ڈالدین غرض کہ جب اُنکو اس آگ مین ڈالا تو اُنھون نے کہا کہ ہمارا یقین اور زیادہ ہوا کہ تو ہی خدا ہے اسلیے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ خدا بندون کے ساتھ آگ کے عذاب کریگا اب کہ تو ہمکو آگ سے عذاب کرتا ہی پس ہمین یقین ہوا کہ تو ہی خدا ہے آخر وہ سب جل گئے مگر اپنے اعتقاد سے نہ پھرے

دوسرا کاملیہ یہ فرقہ ابو کامل کی طرف منسوب ہے یہ شخص سب صحابہ کو کافر بتاتا تھا اسپر کہ انھون نے حضرت علی سے بیعت نہ کی اور خود حضرت علی کو کافر کہتا تھا اسپر کہ صحابہ سے نہ لڑے یہ تناسخ کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ امامت نور الٰہی ہے کہ ایک شخص سے دوسرے شخص مین منتقل ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ نور ایک آدمی مین امامت ہو اور دوسرے مین نبوت ہوجائے اور کہتا تھا کہ روح الٰہی نے اول آدم مین بعد اُسکے درجہ بدرجہ تمام انبیا و ائمہ مین حلول کیا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ اُس کے نزدیک کافر کا بھی امام ہونا اور اُس مین روح الٰہی کا حلول کرنا جائز ہے اسلیے کہ حضرت علی مرتضی کی تکفیر کرتا ہے اور پھر اُن مین روح الٰہی کے حلول کا اور اُنکی امامت کا قائل ہے شفا سے قاضی عیاض مین لفظ کاملیہ کی جگہہ کمیلیہ لکھا ہے شارح کہتا ہے کہ کمیلیہ منسوب ہین کمیل کی طرف جو کامل کا مصغر ہے اِس صورت مین کمیلیہ کاف کے ضمہ سے ہوگا بعض کہتے ہین کہ اِس لفظ مین کاف مفتوح ہے اس صورت مین قبیل کے وزن پر کامل کے معنے مین ہے۔

تیسرا مغیریہ یہ مغیرہ بن سعید عجلی کے اصحاب ہین جو خالد بن عبداللہ قسری گورنر

عراق کا غلام تھا اُسنے خالد پر کوفے مین بیس آدمی لیکر خروج کیا اُن کو گھیر لیا وہ ممبر
پر تھے اُنھون نے کہا مجھے پانی پلا دو اس سبب سے وہ بدل دئے گئے نواب
صدیق حسن خان نے اسی طرح لکھا ہے اور صحیح یہ ہے کہ خالد کو ہشام بن عبدالملک
نے سنہ ۱۲۰ھ مین ابوالمثنی وحیان نبطی کے کہنے سننے سے معزول کرکے یوسف بن عمر ثقفی کو
اُن کی جگہ مقرر کیا تھا یہ دونون ہشام بن عبدالملک کی املاک کے جو عراق مین تھی
متولی تھے ابن خلدون وغیرہ نے اِسی طرح لکھا ہے اور معارف مین ابن قتیبہ نے کہا ہے
کہ خالد نے مغیرہ کو واسط مین قتل کرکے قنطرۃ العاشر پر سولی دی تھی اُسکے شنائع مین سے
ایک قول یہ ہے کہ معبود کے اعضا حروف ہجا کی صورت پر ہین اور الف صورت قد مین
پر ہے اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ ایک مرد ہے نور کا اُسکے سر پر ایک تاج ہے نور کا
اور اُسکا دل حکمت کا منبع ہے وہ اعتقاد رکھتا تھا کہ اللہ ہر مکان مین ہے کوئی مکان
اُس سے خالی نہین ہے اور اللہ نے جب جہان پیدا کرنا چاہا تو اعمال عباد کو اپنی دو
اُنگلیون سے لکھا پھر اُن کے معاصی سے غضب مین آیا تو اُس سے اللہ کو پسینا چھوٹا اُس
پسینے سے دو دریا مجتمع ہو گئے ایک شیرین ایک تلخ پس خدائے تعالیٰ نے دریائے شیرین
مین دیکھا تو عکس اُسکا اُس مین پڑا خدائے تعالیٰ نے تھوڑا سا عکس اُس دریا مین سے
نکال کر اُس سے چاند اور سورج بنائے اور باقی کو فنا کر دیا اس واسطے کہ کوئی شریک
اُسکا باقی نہ رہے پھر دریائے شیرین سے مؤمن پیدا کیے دریائے تلخ سے کافر بنائے اور اِس
آیت کی عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا
تفسیر یون کرتا تھا کہ ہم نے پیش کی امانت آسمان وزمین اور پہاڑون کے سامنے
اور وہ امانت حضرت علیؑ کی امامت تھی کہ تم مین سے کون ایسا ہے کہ اُسکو لینا چاہتا ہی
تو کسی نے اِس امانت کو قبول نہ کیا تاکہ یہ حق حضرت علیؑ کا حضرت علیؑ ہی کو پہونچ جائے
مگر انسانون مین سے حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے مشورے سے اِسکو اختیار کر لیا جبکہ
حضرت عمرؓ نے یہ اقرار کر لیا کہ کار امامت مین حضرت ابوبکر کو مدد دیتا رہونگا اور حضرت
عمرؓ نے یہ ذمہ داری اِس شرط پر اختیار کی کہ حضرت ابوبکر اپنے بعد مجھے خلافت دیدین اور

Marfat.com

یہ کہتا تھا کہ آیت کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّی بَرِیٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی شیطان کی مثل ہے جس وقت اُسنے آدمی کو کہا تو کفر کر جب اُسنے کفر کیا تو کہا تحقیق مین تجھ سے بیزار ہون مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہان کا رب ہے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حق مین نازل ہوئی ہے اُسکے نزدیک مہدی زکریا بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہین اور وہ زندہ ہین کوہ حاجر مین مقیم ہین جب حکم ربی ہوگا تو اُس سے برآمد ہونگے اور محمد بن علی کے بعد یہ شخص اپنے لیے امامت کا طالب ہوا تھا اور دعوی نبوت کا رکھتا تھا اُسکے زعم مین اُسکا معجزہ یہ تھا کہ وہ اسم اعظم جانتا ہے اور مردون کو زندہ کرتا ہے اور جب مغیرہ مارا گیا تو اُسکے بعض مرید کہنے لگے کہ وہی امام منتظر ہے۔ منہج المقال مین آیا ہے کہ امام ابوعبداللہ فرماتے تھے کہ اِس آیت مین هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ یعنی مین تمکو بتاؤن شیطان کس پر اُترتے ہین اُترتے ہین ہر جھوٹے گنہگار پر شیاطین سے مراد یہ سات شخص ہین مغیرہ بن سعید اور بنان اور صائد نہدی اور حرث شامی اور عبداللہ بن حرث اور حمزہ بن عمارہ زبیری اور ابوالخطاب اور نامۂ دانشوران مین ابن قبہ کے حالات مین مذکور ہے کہ فرقۂ مغیریہ کا قول ہے کہ امامت حسن بن حسن کو وصیت سے پہونچی تھی اُنکے نزدیک امامت منحصر ہے حسن بن علی اور اُن کی اولاد مین اور یہ فرقہ اُنکے غیر مین امامت تجویز نہین کرتا۔

چوتھا بنانیہ یہ متبع ہین بنان بن سمعان تمیمی نہدی یمنی کے اور بعض بنان کو اسماعیل کا بیٹا بتاتے ہین۔ لفظ بنان کے حروف مین اختلاف ہے میر سید شریف نے تعریفات مین باے موحدہ کے بعد نون لکھا ہے اور منتہی المقال و منہج المقال مین آیا ہے بنان مین باے موحدہ مضموم ہے اور اُس کے بعد نون ہے اور نون کے بعد الف اور اُسکے بعد نون ہے اور ابوزید بلخی کی تاریخ مین ہے کہ یہ نام بیان ہے باے موحدہ کے بعد یاے تحتانی کے ساتھ اور نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض مین شہاب الدین احمد خفاجی کہتے ہین کہ فرقۂ بیانیہ منسوب ہے بیان کی طرف اس لفظ مین باے موحدہ

Marfat.com

مفتوح اور یاے تحتانی اور الف اور نون ہے اور بعضون نے بنان باے موحدہ اور
دونون کے ساتھ بتایا ہے بنان کے باپ کا نام اسماعیل ہندی تھا۔ یہ شخص بجاے
حلول کے اتحاد کا قائل تھا یعنی اِسکا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ حضرت علی کے ساتھ متحد ہو گیا
ہے پھر بعد حضرت علی کے محمد بن حنفیہ کے ساتھ پھر اُنکے بیٹے ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد کے
ساتھ پھر بعد ابو ہاشم کے بنان بن سمعان کے ساتھ یعنی خود اسکی ذات کے ساتھ اور
اللہ تعالیٰ انسان کی صورت پر ہے اور سب کچھ اُسکا ہلاک اور فنا ہو جاے گا مگر مُنھ
فنا نہوگا اور دلیل اسپر یہ آیت لاتا تھا کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کتاب کشی مین
سعد بن عبد اللہ کے ذریعہ سے روایت آئی ہے کہ امام صادق نے بنان پر لعنت کی ہے
جیسا کہ اختیار مین مذکور ہے اور کشی مین یہ بھی روایت ہے کہ ابو الحسن رضا نے کہا ہے
کہ بنان علی بن حسین کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُسے دوزخ کی آگ مین ڈالا اور محمد
بن بشیر ابو الحسن موسیٰ کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُس کو بھی آتش دوزخ کے
ساتھ سزا دی اور تاریخ ابو زید بلخی مین مذکور ہے کہ بیانیہ بیان کی نبوت کے قائل ہین
اور کہتے ہین کہ قرآن مین جو وارد ہے ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ یعنی یہ بیان ہے لوگون کے لیے
اس سے مراد یہی ہمارا پیشوا ہے اور چونکہ یہ شخص تناسخ اور رجعت کا قائل تھا اس لیے
خالد بن عبد اللہ قسری نے قتل کر دیا۔ منہج المقال مین لکھا ہے کہ ہشام بن حکم کہتے ہین
مین نے ابو عبد اللہ سے عرض کیا کہ بنان اِس آیت کی وَھُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰہٌ
وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰہٌ تاویل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ زمین کا الٰہ اور ہے اور آسمان کا الٰہ
اور ہے اور آسمان کا اللہ زمین کے اللہ سے اعظم ہے اور باشندگان زمین آسمان کے
اللہ کو جانتے ہین اُسکی تعظیم کرتے ہین ابو عبد اللہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم کہ زمین
اور آسمان دونون کا وہ ایک ہی اللہ ہے اُس کا کوئی شریک نہین بنان جھوٹا
ہے اللہ اُس پر لعنت کرے۔

پانچوان جناحیہ۔ یہ متبع ہین عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ذوالجناحین
بن ابو طالب کے وہ تناسخ ارواح کے قائل تھے اور ایک عقیدہ اُنکا یہ بھی تھا کہ

Marfat.com

روح الٰہی انبیا مین دائر سائر ہے پھر حضرت علیؑ مین پھر امام حسنؑ و امام حسینؑ و محمد بن
حنفیہ اولاد حضرت علیؑ مین دائر ہوئی پھر عبداللہ کے اندر آئی اس لیے انھون نے
زعم کیا تھا کہ وہ اللہ ہے اور علم اُس کے دل مین یون اُگتا ہے جیسے زمین سے
پھول زمین کا اور امامت بھی اسی ترتیب سے ظہور مین آئی ہے کیونکہ نبوت اور
امامت کے معنے جناحیہ کے نزدیک یہی تھے کہ روح الٰہی بدن انسانی مین حلول کرے
اِس فرقہ کا مذہب یہ ہے کہ شراب و مردار و نکاح محارم و زنا حلال ہے انکا عقیدہ یہ ہی
کہ قرآن مین جو مردار اور خون اور سور کے گوشت کی تحریم آئی ہے یہ کنایہ ہے ایک
قوم سے جن کا بغض لازم ہے جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و معاویہؓ
اور جس قدر فرائض مامور بہا قرآن مین آئے ہین وہ کنایہ ہے اُن لوگون سے
جنکی دوستی لازم ہے جیسے حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور اُن کی اولاد یہ
قیامت کے منکر ہین۔ بہرصورت عبداللہ بن معاویہ نے ۱۲۷ھ مین مروان حمار کی
شروع حکمرانی مین کوفے مین خروج کیا تھا کوفے کے سارے زیدیہ نے اُنکا ساتھ دیا تھا مگر عبداللہ
بن عمر بن عبدالعزیز حاکم عراق سے سخت جنگ کے بعد شکست کھا کر مدائن کو چلے گئے اور
تمام اطراف سے شیعہ اُنکے جھنڈے کے تلے جمع ہوگئے اور اُن کی قوت بہت بڑھ گئی
اور ایک زبردست لشکر کے ساتھ فتوحات شروع کین اور بڑے بڑے شہر جیسے حلوان
ہمدان۔ قومس رے جبال اصفہان فتح کر لیے ۱۲۹ھ ہجری مین فارس پر چڑھائی کی
اور اُسے بھی مسخر کر لیا اور استخر مین اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کیا اور اپنی طرف سے جا بجا
حکام روانہ کیے اور مال کثیر حاصل کیا بنی ہاشم اور بنی اُمیہ کے بڑے بڑے سردار
جیسے سلیمان بن ہشام بن عبدالملک اور ابوجعفر منصور اور علی بن عبداللہ بن عباس
و عیسیٰ بن عبداللہ بن عباس اُن کے شریک ہوگئے عامر بن ضبارہ اور معن بن
زائدہ نے گھیر کر ایسی شکستین دین کہ سارا لشکر پریشان ہوگیا اور عبداللہ بن معاویہ
خود مع اپنے دو بھائی حسن اور یزید اور خاص خاص آدمیون کے ہرات کی طرف
بھاگ گئے جہان پر ابونصر مالک بن ہیثم خزاعی ابومسلم کی طرف سے حاکم تھا

Marfat.com

اُسنے ابومسلم کے حکم سے عبداللہ کو مروا ڈالا اور حسن و یزید ابنا ے معاویہ کو چھوڑ دیا
فرقہ جناحیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ عبداللہ ملک اصفہان ہین کسی پہاڑ کے اندر زندہ
موجود ہین عنقریب نکلنے والے ہین۔

چھٹا منصوریہ۔ یہ ابومنصور عجلی کے متبع ہین یہ شخص ابتدا ہین امام جعفر صادق
بن محمد باقر علیہ السلام کا متعقد تھا جب اُنھون نے اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا تو
اُسنے یہ دعویٰ کیا کہ بعد امام محمد باقر کے امامت اُسکی طرف منتقل ہوئی ہے اور وہ
بعد انتقال اِس امامت کے آسمان پر گیا اور معبود نے اُسکے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا
اور کہا اے بیٹا پہونچا دے میری طرف سے یہ آیت وَاِنۡ یَّرَوۡا کِسۡفًا[1] مِّنَ السَّمَآءِ
سَاقِطًا یَّقُوۡلُوۡا سَحَابٌ مَّرۡکُوۡمٌ یعنی اگر کسی چیز کا ٹکڑا آسمان سے گرتا دیکھین تو
کہین یہ گاڑھی بدلی ہے اُسکے زعم ہین کسف ساقط من السمار سے مراد اُس کی
ذات تھی اور امامت کے دعوے سے قبل کہتا تھا کہ کسف مذکور سے مراد حضرت علیؑ
بن ابی طالب ہین اور اِس بات کا قائل تھا کہ رسول قیامت تک مبعوث
ہوتے رہین گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہین ہوئی ہے اور ایک عقیدہ یہ تھا
کہ جنت سے مراد وہ آدمی ہے جسکی دوستی واجب ہے اور وہ امام ہے جیسے حضرت علی
بن ابی طالب اور اُن کی اولاد اور دوزخ سے مراد وہ آدمی ہے جسکی دشمنی واجب ہو
جیسے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و معاویہؓ اسی طرح کہتا تھا کہ قرآن ہین
فرائض سے حضرت علیؑ اور اُن کی اولاد مراد ہے اور محرمات سے حضرت ابوبکرؓ وغیرہ
مقصود ہین اور اِس تاویل سے مطلب اُسکا یہ تھا کہ جو کوئی امام تک پہونچ جاتا
ہے اُس سے ساری تکالیف شرعیہ اُٹھ جاتی ہین بے قید ہو جاتا ہے منصوریہ کا
عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص ایسے چالیس[2] آدمیون کو قتل کر ڈالے جو عقائد دینیہ ہین ہم سے
خلاف ہین تو وہ جنت ہین داخل ہو اور یہ لوگ آدمیون کے مال حلال جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ جبریلؑ نے پیغام رسانی رب العالمین ہین خطا کی ہے

ساتوان خطابیہ۔ یہ لوگ ابوالخطاب کے متبع ہین خلاصہ ہین لکھا ہے کہ

[1] لہ کسف کے معنی ٹکڑا ٹکڑا بادل وغیرہ ۱۲
[2] لہ [illegible] ۱۲

Marfat.com

یہ ابوالخطاب کو محمد بن مقلاص اور محمد بن ابو زینت کہتے ہین اور طحطاوی کے حاشیۂ درمختار
مین ہے کہ خطابیہ نسبت ہی ابوالخطاب محمد بن وہب اجدع یا محمد بن ابی زینت اسدی
اجدع کی طرف ابوالخطاب نے کوفے مین خروج کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس سے لڑا
اور امام جعفر صادق کی اطاعت کی طرف دعوت کی اور یہ دعویٰ کیا کہ علی مرتضیٰ خدائے اکبر
ہین اور جعفر صادق خدائے اصغر انتہیٰ کلامہ۔ اور عبدالکریم شہرستانی نے اپنی کتاب ملل
ونحل مین اس طرح لکھا ہے کہ ابوالخطاب اسدی نے اپنے آپ کو حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کے منتسبین مین مشہور کر کے لوگون کا اعتقاد حضرت امام کے اور اپنے ساتھ
خوب مستحکم کیا اور یہ بات ذہنون مین جمائی کہ حضرات ائمہ جنکی طرف سے مین داعی ہون
پہلے امام زمان ہوتے ہین پھر الٰہ ہو جاتے ہین الوہیت ایک نور ہے جو نبوت کے
پردے مین نہان ہوتا ہے جس طرح نبوت ایک روشنی ہے جسکی چمک امامت کے لباس
مین ہوتی ہے اسنے بتدریج اپنی تعلیمات مین یہ بات بھی شامل کر لی تھی کہ امام جعفر صادق
اس زمانے کے الٰہ ہین یہ نہ سمجھو کہ جس صورت کو تم دیکھتے ہو وہی جعفر ہین وہ تو ایک
لباس ہے جو اس عالم مین اُترنے کے وقت خدا نے پہن لیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق
کو جب اُسکی خرافات وکفریات پر اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسکو اپنے ہان سے ذلت کے ساتھ
نکال دیا اور اسپر لعنت کر کے اِن تمام اقوال سے اپنی برارت ظاہر کی چونکہ اُس کو
امام سے دراصل کوئی تعلق نہ تھا اُسکی غرض صرف یہ تھی کہ وہ بھی مقتدا مان لیا جائے
اسوجہ سے اسوقت اسنے امامت کا دعویٰ کیا وہ مشبہ بھی تھا حتیٰ کہ خلیفۂ منصور عباسی
کے عہد مین مارا گیا اُسکے تابع پچاس فرقے ہین سب کا اسپر اتفاق ہے کہ ائمہ جیسے
حضرت علی اور اُن کی اولاد یہ سب نبیا ہین اور ہر امت کے لیے دو رسول ہونا ضرور ہین
ایک ناطق دوسرا صامت سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی نبی صامت
ہین اور امام جعفر صادق بن محمد باقر نبی تھے پھر انتقال نبوت کا ابوالخطاب کی طرف
ہوگیا بلکہ خطابیہ کو یہانتک غلو ہے کہ ان سب کے نزدیک ائمہ اللہ ہین اور
امام حسنؑ وحسینؑ ابن اللہ ہین اور امام جعفر صادق بھی اللہ ہین اور وہ یہ نہین

Marfat.com

جنھین لوگ دیکھتے ہین بلکہ وہ جب اِس عالم کی طرف نزول کرتے ہین تو یہ انسانی صورت اختیار کر لیتے ہین مگر ابو الخطاب جعفر صادق اور حضرت علی سے افضل ہے انکا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اُن سب کامون کو جو قیامت تک ہونے والے ہین جانتے ہین اور خطابیہ کہتے ہین کہ اہلبیت نور ہے نبوت اور امامت سے اور عالم ان انوار سے کبھی خالی نہین رہتا اور انکا زعم یہ ہے کہ امام جعفر صادق بن محمد باقر نے اُن کے پاس ایک کھال امانت رکھی ہے جس کو جفر کہتے ہین اُس مین ہر شے محتاج الیہ کا علم غیب اور قرآن کی تفسیر ہے اُن کے اعتقاد مین اس آیت مین اِنَّ اللہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَۃً یعنی اللہ تم کو فرماتا ہے کہ ایک گاے ذبح کرو بقرہ سے مراد ام المؤمنین عائشہ ہین اور خمر (شراب) و میسر سے مراد حضرت ابوبکر وحضرت عمر ہین اور جبت و طاغوت سے مراد معاویہ بن ابی سفیان وعمرو بن العاص ہین منتہی المقال مین کشی وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الخطاب علی بن امام حسین کی تکذیب کرتا تھا پس اللہ نے اُسے دوزخ مین ڈالا خطابیہ ہر مومن کی گواہی کو کہ حلف کرے سچا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ مومن کبھی جھوٹا حلف نہین کرتا اور بعضون نے کہا ہے کہ خطابیہ کے نزدیک جھوٹی گواہی اپنے موافقین کے واسطے دینا جائز ہے اسی واسطے کتب فقہ مین لکھا ہے کہ خطابیہ کی گواہی نا مقبول ہے - ابو الخطاب کو کوفے مین سولی دئے جانے کے بعد اُس کے اصحاب کئی فرقے ہوگئے ایک فریق نے معمر بن خیثم (خائے معجمہ اور اُسکے بعد یائے مثناۃ تحتانی اور اُسکے بعد ثائے مثلثہ) کی اتباع اختیار کی اور دوسرے نے بزیغ بن یونس کی یہ شخص جولاہہ تھا اور تیسرے نے عمرو بن بنان عجلی کی اور بعض نے مفضل صیرفی کی اور بعض نے سریغ کی -

معمریہ کے زعم مین ابو الخطاب کے بعد معمر نبی ہے جو خاتم الانبیاء ہے اور اُنکا عقیدہ

Marfat.com

یہ ہے کہ دنیا فنا ہوگی جنت یہی بہتری بھلائی دنیا کی ہے جو انسان کو پہونچتی ہے اور دوزخ اسکی ضد ہے اِن کے نزدیک شراب پینا زنا کرنا اور تمام بُرے کام حلال ومباح ہین اِن کا مذہب ترک نماز ہے یہ قائل ہین تناسخ کے کہتے ہین لوگ مرتے نہین ہین بلکہ اُن کی روحین اُن کے غیر مین چلی جاتی ہین خلاصہ مین لکھا ہے کہ سعید بن خیثم اور اُسکا بھائی معمر دعاۃ زیدیہ مین سے ہین۔

بزیغیہ اِس لفظ مین اختلاف ہے نسیم الریاض مین مذکور ہے کہ بُرہان حلبی نے کہا ہے کہ لفظ بزیغ مین بائے موحدہ مفتوح اور زائے معجمہ مکسور اور یائے مثناۃ تحتانی ساکن اور آخر مین غین معجمہ ہے بزیغ ایک شخص کا نام ہے جسکی طرف بزیغیہ منسوب ہین اور بعض کہتے ہین کہ لفظ بزیغ مین غین معجمہ کی جگہ عین مہملہ ہے اور بعضون نے اور طرح سے بتایا ہے۔ بزیغیہ کا یہ قول ہے کہ امام جعفر بن محمد خدا ہین اور جنکو یہ لوگ دیکھتے ہین یہ وہ نہین ہین لوگون کو اُن کی شبیہ معلوم ہوتی ہے اور دوسرے ائمہ خدا نہین مگر وحی اُنکی طرف ہوتی ہے اور معراج اور ملائکہ تک پہونچنا سب کے لیے حاصل تھا بلکہ اُن کے عقیدے مین ہر مومن کو وحی آتی ہے کہتے ہین اصحاب بزیغ مین ایسے لوگ بھی ہین جو جبرئیل ومیکائیل سے بہتر ہین اِن کو زعم ہے کہ بزیغ کے معتقد مرتے نہین بلکہ اُن کو عالم ملکوت پر پہونچا دیا جاتا ہے اور تعلیقہ مین لکھا ہے کہ بزیغیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم اپنے مردون کو صبح وشام دیکھتے ہین اور یہ بھی اُسی مین مذکور ہے کہ بزیغیہ کا زعم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جعفرؑ صادق مین حلول کیا ہے اور وہ اللہ سے اکمل ہین منتہی المقال مین بزیغ کے ذکر مین ایک روایت نقل کی ہے کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا ہے کہ حرث شامی اور بنان علی بن حسین کی تکذیب کرتے تھے پھر مغیرہ بن سعید اور بزیغ اور سری اور ابو الخطاب اور معمر اور بشار اشعری اور حمزہ بن عمارہ زبیری[له] درصائد نہدی کا ذکر کیا اور اُنپر لعنت کی مفضلیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جناب امیر کو حق تعالیٰ کے ساتھ وہ نسبت ہے جو مسیح علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ کے ساتھ نسبت ہے یعنی لاہوت ناسوت کے ساتھ ملکر ایک چیز ہوگئی اور رسالت منقطع نہین ہوتی بلکہ جسکو عالم لاہوت کے ساتھ اتحاد حاصل ہوگیا وہ نبی ہے اور اگر

له بعض نسخون مین زبیری کی جگہ زیدی اور بعض مین زبیدی ہے ۱۲

نبی

ارشادِ خلق اور ہدایت گمرہان کو اختیار کرلیا تو رسول ہے اِسی وجہ سے اُن لوگون مین بہت سے آدمی نبوت اور رسالت کے مدعی گذرے ہین اور مفضلیہ کہتے تھے کہ امام جعفر بن محمد خدا ہین اسپر جعفر نے اُن کو مطرود و ملعون کردیا۔

فائدہ مرتبۂ ذات الٰہی کو عالم لاہوت کہتے ہین اور مرتبۂ صفات الٰہی کو جبروت کہتے ہین اور مرتبۂ اسماے الٰہی کو ملکوت کہا کرتے ہین اور ناسوت نام ہے عالمِ اجسام کا یعنی دنیا اور اِس جہان کا۔

سریغیہ (بہ فتح سین مہلہ و کسر راے مہلہ و غین معجمہ) اِن کا عقیدہ بھی مفضلیہ کی طرح ہے مگر فرق اِس قدر ہے کہ یہ پانچ شخصون کی نسبت قائل ہین کہ لاہوت سے ناسوت مین حلول کیا ہے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے عباس بن عبدالمطلب تیسرے حضرت علی بن ابی طالب چوتھے جعفر بن ابی طالب پانچوین عقیل بن ابی طالب۔

آٹھوان غرابیہ غراب غین معجمہ کے پیش سے زبان عربی مین کوّے کو کہتے ہین ان لوگون کا اعتقاد یہ تھا کہ حضرت علی کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت مین بہت مشابہت ہے جو ایک کوّے کو دوسرے کوّے سے مشابہت ہوتی ہے اُس سے بھی زیادہ یہ دونون باہم مشابہ ہین اِسی وجہ سے جبریل چوک گئے اللہ نے اُنکو علی بن ابی طالب کے پاس بھیجا تھا وہ امتیاز نکر سکے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے پس یہ لوگ اپنی اصطلاح مین جبریل کو صاحب الریش کہتے ہین اور اُنپر لعنت کرتے ہین شمس تبریز کے نام سے ایک دیوان اشعار فارسی کا مشہور ہے جو مطبع نولکشور مین ایک ہزار سے زیادہ صفحو نپر چھپا ہے ہر صفحہ مین ۲۵ سطرین ہین اور ہر صفحہ مین عرض مین چار چار مصرع درج ہین جس مین ایک غزل ردیف دال مین لکھی ہے اس غزل مین ایک شعر اس فرقے کے مذہب کے مطابق ہی اور وہ شعر یہ ہی

در سینۂ محمد مقصود علی بود و گیر
ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
آن رہبر و آن راہ کہ بنمود علی بود

آن ہے درج صفا کہ خداوند بہ قرآن
ہم موعد و ہم وعدہ و موعود علی بود
جبریل امین راز بر حضرت عزت

جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون
بنوخت بہ چند آیت و مستود علی بود
را ہے کہ بیان کرد خداوند در احمد
مقصود مثل آمد و مقصود علی بود

گویند ملک ساجد مسجود بُد آدم	از من بشنو ساجد و مسجود علی بود

نوان ذبابیہ ان کا اعتقاد ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہین اور حضرت علی خدا اور کہتے ہین ان دونون نبی اور خدا مین بہت مشابہت تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی سے اس طرح مشابہ تھے جیسے مکھی سے مکھی مشابہ ہوتی ہے عربی مین ذباب ذال معجمہ کے پیش سے مکھی کو کہا کرتے ہین اسی واسطے یہ لوگ ذبابیہ کہلاتے ہین یہ بھی حقیقت مین غرابیہ کی ایک شاخ ہے کہ اُس عقیدے سے اِس عقیدے کی جانب متوجہ ہوگئے

دسوان ذمیہ (بفتح ذال معجمہ) انکا عقیدہ ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب اللہ ہین اور یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرتے تھے اس گمان پر کہ حضرت علی نے ان کو اسلیے بھیجا تھا کہ حضرت علی کے مددگار سربراہ کار رہین اور لوگون کو حضرت علی کی طرف بلائین لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے نبوت کا دعویٰ کیا اور لوگون کو اپنی طرف بلانے لگے اور حضرت علی کو اس طرح پر راضی کر دیا کہ اپنی بیٹی اُن کو بیاہ دی اور یہ کئی فرقے ہوگئے ہین ان مین ایک **علیایہ** ہین جو علیا بن ذراع الدروسی یا اسدی کے متبع ہین وہ حضرت علی کی الوہیت کا قائل تھا اور حضرت علی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بتاتا تھا اور یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے ساتھ بیعت کی تھی اور اُن کی متابعت اختیار کر لی تھی بعض علیایہ یہ بھی کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی دونون خدا تھے۔ لیکن یہ بھی دو فریق ہو گئے بعض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو الوہیت مین مقدم رکھتے ہین اور بعض حضرت علی کو ان دونون گروہونکا نام اثنینیہ ہے کیونکہ یہ آن حضرت کی مذمت نہین کرتے جس طرح ذمیہ کرتے ہین بلکہ حضرت علی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی مین شریک جانتے ہین اور بعض ان مین سے پنجتن یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی اور بی بی فاطمہ اور امام حسن اور امام حسین کو اللہ مانتے ہین۔ یہ بھی انکا قول ہے کہ پانچون ایک شے ہین اِن سب مین یکسان روح اُتری ہے ایک کو دوسرے پر کچھ فضیلت نہین انکا نام خمسیہ اور مخمسہ ہے یہ لوگ بی بی فاطمہ کو ہمیشہ فاطم کہا کرتے تھے علامت تانیث سے احتراز رکھتے تھے ان کے شاعر کا قول ہے

بیت

Marfat.com

تولیت بعد اللہ فی الدین خمستہ	نبیا وسبطیہ وشیخا وفاطما		

اور تعلیقہ مین لکھا ہے کہ مخمسہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سلمان - ابوذر - مقداد - عمار - اور عمر بن امیہ ضمری اللہ کی طرف سے مصالح عالم کے مؤکل ہین اور توضیح المقال فی علم الرجال مین فرقۂ علیایہ کا نام **علیا** ویہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ رئیس انکا بشار شعیری ہے اور اختیار سے نقل کیا ہے کہ علیاویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ علی کرم اللہ وجہہ رب ہین جو خاندان علوی ہاشمی مین پیدا ہوے اور ظاہر یہ کیا کہ مین اللہ کا بندہ ہون اور اُسکی طرف سے اُسکا دوست ہون اور اللہ کا رسول ہون محمد یہ طریق ہین اور بشار نے اصحاب ابو الخطاب کے ساتھ ان چار شخصون مین موافقت کی ہے حضرت علی بی بی فاطمہ امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہم اور اشخاص ثلثہ یعنی بی بی فاطمہ و امام حسن و امام حسین کے معنے تخلیط مین یعنی حقیقت اُنکی ایک ہی ہے چار لباس وعنوان مین ظہور کیا ہے اور وہ حقیقت صرف وجود حضرت علی ہے اسلیے کہ حضرت علی ہی ان سب اشخاص مین صاحب امامت ہین اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مخصوص وجود نہین ہے بلکہ وہ حضرت علی کے بندے ہین اور حضرت علی رب ہین انھون نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پانچوان مانا ہے جیسا کہ فرقہ مخمسہ نے سلمان کو پانچوان قرار دیا ہے اور اُن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول گردانا ہے اور علیاویہ نے اُن لوگون کے ساتھ اباحت اور تعطیل اور تناسخ مین موافقت کی ہے اور علیاویہ کا نام مخمسہ نے علیایہ رکھا ہے اس وجہ سے کہ گمان یہ ہے کہ جب بشار شعیری نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ربوبیت سے انکار کیا اور حضرت علی کو رب قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کا بندہ مانا اور سلمان کی رسالت کا انکار کیا تو وہ مسخ ہو کر ایک پرند بن گیا جسے **علیا** کہتے ہین اور دریا مین رہتا ہے بس جو اُسکے متبع ہین اُنھین علیایہ کہنے لگے اور منتہی المقال مین لکھا ہے کہ مخمسہ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علی رب ہین اور توضیح المقال مین یہ بھی نقل کیا ہے کہ خطابیہ اور علیاویہ اور مخمسہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص یہ دعوے کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل مین سے ہون وہ مبطل ہے اللہ پر جھوٹھ باندھتا ہے ایسے ہی لوگون کے حق مین اللہ نے یہود ونصاری کا

Marfat.com

لفظ اس آیت مین فرمایا ہے قَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ یعنی یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ ہم اللہ کے بیٹے ہین اور اُسکے پیارے تو کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہے تمھارے گناہون پر بلکہ تم بھی ایک انسان ہو اُس کی پیدائش مین کیونکہ خطابیہ و مخمسہ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب ہین اور علیاویہ کے نزدیک علی رضی اللہ عنہ من اللہ خدا سے نہ اولاد پیدا ہوتی ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا ہے اور یہ لوگ یعنی آل ہونے کا دعوےٰ کرنے والے بشر ہین تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی کی آل و اولاد کیسے بن سکتے ہین اس لیے جو ایسا دعویٰ کرتے ہین وہ کاذب ہین یہود و نصاریٰ کی طرح جو اِس بات کے مدعی ہین کہ ہم خدا کی اولاد ہین۔

گیارھوان اموّیہ۔ اِن کا عقیدہ ہے کہ جناب امیر آنحضرت کی نبوت و رسالت مین شریک تھے۔

بارھوان غمامیہ ان کا نام ربیعیہ بھی ہے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مکان اصلی آسمان ہے اور وہ موسم بہار مین پردۂ ابر کے اندر ہوکر واسطے سیر گلزار اور باغ و بہار کے زمین کی طرف نزول کرتا ہے اور دنیا کا طواف کرتا ہے پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے پھل پھول میوہ غلّہ اور سبزہ یہ سب اثر بہار اُسی کی وجہ سے ہوتا ہے اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے لیے جہت کوئی نہین کبھی اوپر کبھی تلے پھرتا رہتا ہے اِس فرقے کا ظہور ۲۸۵ھ ہجری مین ہوا تھا۔

تیرھوان رزامیہ تعریفات ابونصر کی سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس لفظ مین رائے مہملہ کے بعد زائے معجمہ ہے یہ فرقہ رزام بن سابق کی طرف منسوب ہے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ امامت بعد حضرت علی بن ابی طالب کے محمد بن حنفیہ کی طرف منتقل ہوئی پھر اُن کے بیٹے ابو ہاشم عبد اللہ کی طرف پھر علی بن عبد اللہ بن عباس کی طرف ابو ہاشم کی وصیت سے آئی پھر اُن کے پسر محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی طرف آئی محمد نے اُسکی وصیت اپنے پسر ابو العباس کو کی جو سفاح کے لقب سے

مشہور تھا اور مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابوالعاص بن امیہ پر جس کو مروان حمار کہتے ہین اور خلفاے بنی امیہ مین سے اخیر خلیفہ تھا فتح پاکر بادشاہ ہوا اور چار برس سے کچھ زیادہ سلطنت کرکے مرگیا اُسکے بعد بھائی اُسکا ابوجعفر منصور جو بسبب بخل کے دوانیقی مشہور تھا سفاح کی وصیت سے امام ہوا اور رزامیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ابومسلم مروزی مین جو عباسیہ کی طرف سے داعی تھا اللہ تعالی نے حلول کیا ہے اسی وجہ سے ان کا غلاۃ مین شمار ہوتا ہے اور باوجودیکہ ابوجعفر نے ابومسلم کو دغا سے قتل کیا تھا مگر رزامیہ کا یہ زعم ہے کہ وہ مارا نہین گیا ہے اور یہ لوگ محرمات کو حلال جانتے تھے اور فرائض کو چھوڑ دیا تھا۔

چودھوان عزاقریہ یا شلمغانیہ یہ محمد بن علی شلمغانی کے متبع ہین جس کی کنیت ابوجعفر اور عرف ابن ابوالعزاقر (عین مہملہ وزاے معجمہ وقاف ورلے مہملہ سے) ہے یاقوت حموی نے ابن ابی عون کے ترجمے مین لکھا ہے کہ ابن ابی العزاقر واسفان کے علاقے مین سے ایک گانوَن مین جسکا نام شلمغان (شین وغین معجمتین کے ساتھ) ہے رہتا تھا اسکے اصحاب اِس کی الوہیت کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ اللہ کی روح نے اول آدم علیہ السلام مین حلول کیا بعد آدم علیہ السلام کے شیث علیہ السلام مین اور شیث علیہ السلام کے بعد اور انبیا وائمہ مین یہانتک کہ حسن بن علی عسکری مین حلول کیا اِسکی تصنیف سے ایک کتاب ہے اُسکا نام حاسہ سادسہ رکھا ہے اُس مین زنا و فجور کو مباح کردیا ہے انتہی یہ شخص حسین بن منصور حلاج اور ابوطاہر قرمطی کا معاصر تھا ابتدا مین شیعۂ امامیہ کے فقہاے اکابر مین شمار رہا تا تھا اور امامیہ مذہب رکھتا تھا اور مذہب امامیہ کے اصول کے موافق کتابین تصنیف کرتا تھا مگر شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کے ساتھ جس کو امامیہ **باب** کہتے ہین کیونکہ امام محمد بن حسن عسکری کی طرف سے اُنکی غیبت صغری کے زمانے مین وکیل تھا اس کو حسد پیدا ہوگیا اور

امام مختفی کی طرف سے خود سفارت کا دعویٰ کیا بلکہ پھر ایک نیا مذہب تشیع میں جسکی بنیاد
نہایت غلو اور تناسخ اور حلول حق تعالیٰ پر تھی پیدا کر لیا بنی بسطام اسکی بہت تعظیم و
تکریم کرتے تھے مجلسی نے کتاب بحار الانوار کی تیرھوین جلد مین لکھا ہے کہ ابن ابو العزاقر
کا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص اللہ کے دوست سے ضد رکھے اور اُس سے مقابلہ کرتا رہے
وہ نہایت عمدہ اور بہتر ہے اِس لیے کہ ولی کو اپنے فضائل کا ظاہر کرنا بغیر اِس کے
ممکن نہین کہ کوئی اُسکا مخالف اُسپر طعن کرے جب لوگ اُس ولی کی نسبت اعتراض
سنتے ہین تو اُسکے حالات کی جستجو کرتے ہین اِس صورت ہین ولی کے فضائل اور کمالات
کے ظاہر ہونے کا یہی مخالفت ذریعہ ہوتی ہے اِس لیے ضد ولی سے افضل ہے اِس
طریقے کو آدم اول سے آدم ہفتم تک جاری کرتا تھا اِس لیے کہ سات آدم اور سات عالم
کا قائل تھا اور اِسی بنا پر حضرت موسیٰؑ سے فرعون کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے حضرت ابُوبکرؓ کو اور حضرت علیؑ سے معاویہؓ کو افضل بتاتا تھا اور ضد کی بابت عزاقریہ
مین اختلاف ہے ایک گروہ اِن مین سے یہ کہتا ہے کہ ضد کو ولی مقرر کرتا ہے اور ولی ہی
اُسکو اپنے ساتھ معارضہ کرنے کی قدرت دیتا ہے چنانچہ حضرت علیؑ نے اپنی خوشی سے
حضرت ابُوبکرؓ کو مقرر کیا تھا اور بعض عزاقریہ کہتے ہین کہ ضد قدیم ہے ہر وقت ولی کے
ساتھ رہتا ہے محمد بن علی شلمغانی کا قول تھا کہ حق ایک ہی ہے وہ کبھی سفید لباس مین
ظہور کرتا ہے کبھی قرمزی مین اور کبھی نیلے مین ابن اثیر جزری نے کتاب کامل مین بیان
کیا ہے کہ ابن ابی عزاقر اپنی ذات کو الٰہ اور رب الارباب قرار دیتا تھا اور عقیدہ اُسکا
یہ تھا کہ وہ اول ہے قدیم ہے ظاہر ہے باطن ہے رازق ہے تام ہے اور تام سے مراد یہ ہے
کہ ہر معنے کے ساتھ اُسکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی اور کہتا تھا خدا ہر چیز مین اُسکی استعداد اور
تحمل کے موافق حلول فرماتا ہے اور ضد کو ایجاد کیا تاکہ وہ اپنے مقابل پر دلالت کرے
اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آدم ابو البشر کو پیدا کر کے پھر ابلیس کو پیدا کیا اور اُس مین
حلول کیا اور یہ دونون باہم ضد ہین اور ضد شے کی اُسکی نظیر اور شبیہ کی بہ نسبت
زیادہ نزدیک ہوتی ہے اور خدائے تعالیٰ جب جسد ناسوتی مین حلول کرتا ہے تو اُس

Marfat.com

جسد سے معجزہ اور قدرت ظہور مین آتی ہے اور معجزہ و قدرت اس بات پر دلالت کرتے ہین کہ اِس جسد کو خدا کے ساتھ عینیت اور اتحاد حاصل ہے اور جب آدم علیہ السلام غائب ہو گئے تو لاہوت نے پانچ تن ناسوتی مین ظہور کیا اِن پانچ تنون مین سے ایک غائب ہوجاتا تو دوسرا اُسکی جگہ ظہور کرتا اور ان پانچ تن ناسوتی کے مقابلے مین پانچ ابلیس ہین جن مین اللہ تعالیٰ نے ظہور فرمایا ہے بعد اسکے لاہوتیت حضرت ادریسؑ مین اور حضرت ادریسؑ کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اِن کے بعد منتشر ہوگئی جیسا کہ حضرت آدمؑ کے بعد متفرق ہوگئی تھی پھر نوحؑ مین اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اِنکی غیبت کے بعد متفرق ہوگئی بعد اسکے ہودؑ مین اور اُنکے ابلیس مین جمع ہوئی پھر اِن دونون کے بعد حضرت صالحؑ اور اُن کے ابلیس مین جنے اُن کے ناقے کی کونچین کاٹی تھین جمع ہوئی ان کے بعد حضرت ابراہیمؑ اور ان کے ابلیس مین کہ نمرود ہے جمع ہوئی اور اِن کے غائب ہونے کے بعد متفرق ہو کر حضرت ہارونؑ اور اِن کے ابلیس مین کہ فرعون ہے جمع ہوئی اِن کی غیبت کے بعد حضرت سلیمانؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور اُن کے غائب ہونے کے بعد حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد اُن کے حواریون اور حواریون کے ابلیسون مین جمع ہوئی اور اُن کی غیبت کے بعد حضرت علیؑ اور اُن کے ابلیس مین جمع ہوئی۔ کہتا تھا کہ اللہ ایک نام ہے جو مفہوم کلی پر دلالت کرتا ہے اور وہ مفہوم کلی یہ ہے کہ جسکی طرف لوگون کو احتیاج ہے وہ اللہ ہے پس ہر ایک فاضل اپنے مفضولون کا اور ہر ایک مطاع اپنے مطیعون کا اللہ ہونے کے لائق ہے اسی لیے ابن ابی العزاقر کے متبعون مین سے ہر ایک اپنے آپ کو بمقابلہ اُس شخص کے جو اُس سے کم مرتبہ ہوتا اللہ جانتا اور کہتا مین فلان کا رب ہون اور فلان رب فلان کا ہے اور فلان میرا رب ہے یہانتک کہ ربوبیت کو ابن ابی العزاقر تک منتہی کرتے اور اُسکو رب الارباب جانتے اور کہتے ربوبیت ابن ابی العزاقر پر ختم ہوگئی اُس کے آگے کوئی رب نہین وہ کسی کا مربوب نہین اور کہتے کہ امام حسنؑ حسینؑ حضرت علیؑ کے

Marfat.com

فرزند نہین ہین اِس لیے کہ جس کے وجود مین ربوبیت جمع ہوئی پھر وہ نہ کسی کا باپ ہے
نہ کسی کا بیٹا اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت مصطفےٰ کو خائن بتاتے ہین اسلیے کہ ہارون نے
حضرت موسیٰؑ کو اور علیؑ نے حضرت محمدؐ کو لوگون کی طرف بھیجا کہ ہماری شریعت کی طرف
بلاؤ اِن دونون نے ان کے ساتھ خیانت کی اور آدمیون کو اپنی شریعت کی طرف
بلایا اور کہتے ہین کہ حضرت علیؑ نے حضرت محمدؐ کو اصحاب کہف کے برسون کے برابر کہ
ساڑھے تیرہ سو سال ہین مہلت دی ہی جب یہ مدت پوری ہوجائے گی تو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی شریعت منتقل ہوجائے گی اور ملائکہ وہ ہین جو اپنے نفس کے مالک ہون اور حق کو
پہچانتے ہون اور بہشت فرقہ عزاقریہ کو پہچاننے اور اُن کے مذہب کو اختیار کرنے سے
مراد ہے اور دوزخ یہ ہے کہ ان کو نہ جانتا ہو اور اُنکے مذہب کو نہ اختیار کرے اور کہتے
ہین کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادت کی ضرورت نہین اور بدون عقد کے نکاح کرنا جائز ہے
اور کہتے ہین کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرداران قریش کی طرف جو نہایت سرکش اور متکبر
تھے مبعوث ہوے تھے اس لیے اُن کے تکبر ڈھانے اور تعلی توڑنے کے لیے سجدہ
کرنے کا حکم اُن کو دیا اب حکمت کا اقتضا یہ ہے کہ آدمیون پر عورتون کی فروج مباح کرکے
اُن کا امتحان کرنا چاہیے پس آدمیون کو روا ہے کہ اپنے عزیزون اور دوستون اور بیٹونکی
عورتون سے مباشرت کرین مگر شرط یہ ہے کہ دونون کا مذہب ایک ہو اور کہتے ہین کہ اگر شخص
فاضل اپنے سے کم درجہ والے کے ساتھ وطی کرے تو یہ بات اُسکے لیے جائز ہے تاکہ وہ اپنے
نور کا وجود اُس مفضول مین داخل کرے اور اگر وہ مفضول اُس فاضل کو وطی نہ کرنے دیگا
تو وہ مفضول دوسرے دورے مین کہ بعد اِس دورے کے آنے والا ہے عورت کی صورت مین
بدل جائے گا اسلیے کہ اُنکے مذہب کا مبنی تناسخ پر ہے۔ تاریخ الفی مین لکھا ہے کہ ابوجعفر
شلمغانی سنہ ۳۲۰ ہجری مین بغداد مین آیا یہ دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اپنے متبعون سے کہا کرتا تھا
کہ مین مردون کو زندہ کرتا ہون بغداد کے ہزارہا آدمی اُس کی باتون کو قبول کرکے اُسکے
مطیع ہو گئے اور بہت سے بڑے بڑے آدمی بھی اُسکے مذہب مین داخل ہوگئے جیسے حسین بن قاسم
بن عبداللہ بن سلیمان بن وہب کہ ایک وقت مین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی کا وزیر بھی رہا ہی

Marfat.com

اور ابو جعفر اور ابو علی فرزندان بسطام اور ابراہیم بن ابی عون اور ابن ثبیب زیات
اور احمد بن محمد عبدوس اور یہ سب اُسکی ربوبیت کے قائل تھے جب ابن شلمغانی اور اُس کے
متبعون کے الحاد کو زیادہ زور ہوا تو ابن مقلہ وزیر نے عہد خلیفہ مقتدر مین اُس کو اور
اُسکے اصحاب خاص کو تلاش کیا مگر یہ لوگ ہاتھ نہ آئے یہانتک کہ شوال ۳۲۲ھ ہجری مین
ابن شلمغانی ظاہر ہوا یہ عہد خلیفہ راضی کا تھا وزیر ابن مقلہ نے اُسے گرفتار کر لیا اور اسکی
خانہ تلاشی لی گئی تو بہت سے خط اُسکے متبعون کے ایسے نکلے جن مین ابن شلمغانی کے حق مین
وہ مضمون اور الفاظ تھے جنکا اطلاق شرعًا بشر پر جائز نہین ان خطون مین ایک خط
حسین بن قاسم کا بھی تھا وزیر نے ایک مجلس مین علما کو جمع کر کے وہ خط پیش کئے اور
اُن کی شناخت کی گئی ابن شلمغانی نے بھی اعتراف کیا کہ ہان یہ خط میرے نام کے ہین
مگر اپنے مذہب سے انکار کیا کہا مین مسلمان ہون جو کچھ یہ لوگ میرے حق مین مشہور
کرتے ہین افترائے محض ہے اُسکے ساتھ ابن ابی عون اور ابن عبدوس کو بھی گرفتار کر کے
خلیفہ کے حضور مین تینون پیش کئے گئے ابن ابی عون اور ابن عبدوس کو حکم ہوا کہ ابن
شلمغانی کو تمانچے مارین دونون نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا مگر جب اُن پر بہت
تاکید کی گئی تو ابن عبدوس نے ہاتھ بڑھا کر ابن شلمغانی کے سر پر زور سے ایک تمانچہ مارا
اور ابن ابی عون نے جب ہاتھ اُسکی داڑھی اور سر پر ڈالا تو اُسکا ہاتھ کانپنے لگا پس
اُسنے ابن شلمغانی کے سر اور مُنہ پر بوسہ دیا اور اُسکو مخاطب کر کے کہنے لگا الٰہی وسیدی
ورزاقی خلیفہ راضی باللہ نے ابن شلمغانی سے کہا کہ تو دعوی خدائی سے انکار کرتا ہے اگر
یہ بات سچ تھی تو ابن ابی عون نے تجھ سے یہ بات کیون کہی ابن شلمغانی نے جواب دیا کہ
قرآن مین آیا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی اللہ پاک ایک بندے کے
گناہ سے دوسرے پر مواخذہ نہین کرتا مین نے کبھی یہ بات نہین کہی تھی کہ مین خدا ہون
ابن عبدوس نے خلیفہ سے عرض کیا کہ ابن شلمغانی الوہیت کا مدعی نہین بلکہ اس بات کا
دعوی کرتا ہے کہ مین باب ہون امام منتظر کی طرف سے اور ابن روح کا قائم مقام ہون
پھر فقہا وقضاۃ نے ایک طول طویل بحث کے بعد فتویٰ دیا کہ ابن ابی عون اور ابن

Marfat.com

شلمغانی کا خون مباح ہے اس لیے سہ شنبہ ۲ ذیقعدہ ۳۲۳ھ ہجری کو ابن ابی عون اور ابن شلمغانی کی خلیفہ کے حکم سے گردن مار کر آگ مین جلوا دئے گئے اور حلی نے کتاب خلاصہ مین کہا ہے کہ ابن شلمغانی ۳۲۳ھ ہجری مین مارا گیا ہے یہ دونون اعلی درجے کے فاضل اور صاحب تصنیفات ہین۔

پندرھوان اسحاقیہ جلد دوم نامئہ دانشوران حالات ابونعیم اصفہانی مین لکھا ہے کہ فرقۂ اسحاقیہ حقیقت مین عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ کی طرف منسوب ہی جو جعفر طیار کی اولاد مین سے ہے شرح ابن ابی الحدید مین مرقوم ہے کہ مذہب اسحاقیہ کو جس شخص نے اختراع کیا اُسکا نام اسحاق تھا اور وہ عبداللہ بن معاویہ کے اصحاب مین سے تھا اُسکا قول تھا کہ تمام اشیا مباح ہین انسان کو کسی چیز پر تکلیف نہین دی گئی ہے علی علیہ السلام منصب نبوت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہین لیکن نہ اُس وجہ پر جیسے آدمی جانتے ہین۔ مؤیدالافاضل مین ذکر کیا ہی کہ اسحاقیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ زمین پیغمبر سے کبھی خالی نہین رہتی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہین ہوئی اور صواعق محرقہ مین بیان کیا ہے کہ اسحاقیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ائمہ کے ساتھ متحد ہوگیا ہے مگر ان مین باہم اِس بات مین اختلاف ہے کہ حضرت علیؑ کے بعد اللہ تعالی کس سے متحد ہوا ہے۔

سولھوان نصیریہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ نصیر کے اصحاب ہین اور تعلیقہ مین مذکور ہے کہ یہ محمد بن نصیر فہری کے متبع ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ علی بن محمد عسکری ہین اور محمد بن نصیر علی بن محمد کی طرف سے نبی ہے محارم کو حلال کردیا تھا اور جن عورات سے ساتھ نکاح ناجائز ہے اُنکے ساتھ نکاح جائز کردیا تھا اور کشی مین مذکور ہے کہ نصیریہ ایک فرقہ ہے جو محمد بن نصیر فہری نمیری کی نبوت کا قائل ہے اور غضائری مین ہے کہ اس شخص کی طرف فرقہ نصیریہ منسوب ہے اور خلاصہ مین لکھی ہے کہ اِس شخص سے فرقہ نصیریہ کی ابتدا ہے اور اسی کی طرف یہ لوگ منسوب ہین۔ اور منتہی المقال و توضیح المقال مین لکھا ہے کہ فی الحال شیعہ کے عوام اور اکثر خواص خصوصًا شعرا کے نزدیک یہ بات

Marfat.com

مشہور ہی کہ جو شخص حضرت علی کی ربوبیت کا قائل ہی وہ **نصیری** ہی اور کتب اہل سنت مین بھی یہی مذکور ہی کہ نصیریہ کا اعتقاد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ حضرت علی کے ساتھ متحد ہو گیا ہی یا اُنمین حلول کیا ہی اور کہتے ہین کہ حضرت علی اور اُنکی اولاد چونکہ سب سے افضل ہین اور موید ہین ساتھ ایسی تائیدات کے کہ جو اسرار باطنی سے تعلق رکھتی ہین اسلئے اللہ تعالیٰ پر ضرور ہوا کہ وہ اُنکی صورتون مین ظہور کرے اور انکی زبان سے بات کہے بس یہ لوگ ائمہ کو خدا اعتقاد کرتے ہین اور دلیل اپنے قول پر یہ لاتے ہین کہ نبی نے تو مشرکین کے ساتھ جنگ کی اور حضرت علی نے منافقین کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر ظاہر حال پر عمل کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ باطن کو دیکھتا ہی نخبتہ الدہر مین لکھا ہی کہ مملکت حلبیہ مین ایک پہاڑ کا نام سماق ہی اسمین فرقہ نصیریہ کثرت سے آباد ہی معاد کے باب مین انکا عقیدہ یہ ہی کہ گناہگار آدمی کو کبھی مسخ کے ذریعہ سے عذاب ہوتا ہی اور اسطرح گناہ کی سزا دیجاتی ہی کہ یکایک بندر یا سؤر وغیرہ کی شکل پر ہو جاتا ہی اور انکا قول یہ ہی کہ نیک آدمی جتنے عمدہ اعمال کرتا ہی اُسی قدر اُسکی روح انسانی صورتین بدلتی ہی اور یہ صورتین روح کے لئے بمنزلے قمیص کے ہین نیک آدمی کی روح طرح طرح سے ترقی کرتی ہی جب ستر قمیص بدل چکتی ہی تو اخیر مین فرشتون مین منتقل ہو جاتی ہی اور بد آدمی کی روح شقاوت کے گڑھون مین گرتے ہوے اور اجسام کو بدلتے ہوئے اسفل السافلین مین پہونچ جاتی ہی اور یہ بھی ستر قمیص بدلتی ہی کہ ہر ایک قمیص مین اسکی شقاوت بڑھتی ہی جاتی ہے مثلاً ایک جسم مین شقی تھی دوسرے مین اشقی ہوتی ہی اور اپنے اعمال بد کی تکلیفین برداشت کرتے ہوئے اونٹ گھوڑے گدھے خچر بیل بکری کتے سور گوہ وغیرہ حیوانات کے اجسام مین داخل ہو جاتی ہی اور رحمت الٰہی کے نزول سے مایوس ہو جاتی ہی اور جہنمی طرح طرح کے عذابون کے قابل قرار پاتی ہی اور اُسکو عذاب اس طرح ملتے ہین کہ حلال ہوتی ہی شکار ہوتی ہی زنجیر سے بندھتی ہی سواری مین جوتی جاتی ہی قوت نطق اور گویائی سے محروم ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی جناب سے محجوب ہو جاتی ہی اور آسمان کے دروازے اُس سے بند ہو جاتے ہین نہ اُسکی کوئی بات مقبول ہوتی ہی نہ اُسکا کوئی شکوہ مسموع ہوتا ہی اور ایسی روح نہ کبھی جنت مین داخل ہو سکتی ہی نہ جنت کی ہوا اُس تک پہونچ سکتی ہے اور نہ اسکے لئے کبھی آسمان کے دروازے کھلتے ہین اور ان اجسام حیوانی مین داخل ہونے کے عذاب اُسکو یہان تک حاصل ہوتے ہین کہ بڑے سے بڑے حیوان کے جسم مین داخل ہو کر حقیر سے حقیر جسم حیوانی مین تنزل کرتی ہے

Marfat.com

سرکے کیڑے مین داخل ہوتی ہی قرآن مین جو آیا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ یعنی جنھون نے ہماری آیتین جھٹلائین اور اُن سے تکبر کیا اُنکے لیئے آسمان کے دروازے نہین کھلین گے اور نہ جنت مین داخل ہونگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے مین داخل ہووے اور ہم اسی طرح گنہگارونکو بدلا دیتے ہین اِس آیت مین اِسی مقصد کی طرف اِشارہ ہی کیونکہ جب روح اونٹ کے جسم مین داخل ہوگی اور تنزل کرتے ہوئے ایسے کیڑے کے جسم مین آیگی جو سر کے مین پڑتے ہین تو اِس عرصے مین کتنی تبدیلیان اُسکے اجسام مین واقع ہونگی اور یہ پچھلا جسم اُسکا بمقابلے پہلے جسم کے کتنا حقیر ہوگا اور وہ روح جو اونٹ کے جسم مین تھی ایسے جسم مین ہوگی جو سوئی کے ناکے مین داخل ہونے کے قابل ہی بعد اِسکے روح نباتات کے اجسام مین داخل ہوتی ہی اور یہان جلنے کٹنے چرنے وغیرہ ذریعون سے عذاب پہونچتا ہی بعد اسکے معدنیات مین داخل ہوتی ہی اور طرح طرح کے عذاب پاتی ہی پگھلائی بھی جاتی ہی گرم بھی کی جاتی ہے ہتوڑے سے بھی کوٹی جاتی ہے اُسمین سوراخ بھی کیئے جاتے ہین اور معدنیات مین سے کبھی نہین نکلنے پاتی ہمیشہ یہین عذابون مین گرفتار رہتی ہی۔ اور یہ لوگ حلول کے بھی معتقد ہین اِنکے نزدیک مقصود اصلی اور غایت کلی یہ صورت مرئیہ ہی ہی مطلب انکا یہ ہی کہ مادہ اور صورت کے سوا کوئی اور چیز نہین ظاہر وجود خلق ہی اور باطن وجود خالق ہی اور یہ وجود ہر موجود مین ظاہر ہوا ہی اور موجودات مین ترقی کرتا ہوا صورت انسانی مین چڑھتا ہے اور نوع انسانی مین ترقی کرکے صورت خاص و اعلیٰ مین ترقی کرتا ہی مثلاً حضرت آدمؑ شیثؑ نوحؑ ابراہیمؑ ہارونؑ یوسفؑ موسیٰؑ مسیحؑ اور علیؑ بن ابی طالب کی صورتون مین ظاہر ہوتا ہی اور ہر صورت کا معنی ایک ہی ہوتا ہی پس صورت کے مظاہر نبوت و امامت ہین اور اُسکا باطن غیب ہی جو دریافت نہین ہوسکتا بلکہ خالق مختار ہی اور اُسکے لیئے دروازہ ہی جسمین کسی عالم اور عاقل کے علم و عقل کو بغیر اِس دروازے کے رسائی نہین اگر کوئی چاہے کہ اِس سے واقف ہوجائے تو اُسکے لیئے اِس دروازے مین داخل ہونا ضرور ہی اور نہ اِس صورت باطن کو کسیکی نظر بے پردہ دیکھ سکتی ہی وہ غیب اگر نظر آتا ہی تو پردے کی آڑ مین نظر آتا ہی اور ان کے

نزدیک مراد اس پردے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اُس باطن سے مراد حضرت علیؓ ہین اور دروازہ اُسکا سلمان فارسی ہین۔ نصیریہ کا کلمہ یہ ہے اللہم صل علیہ لشہادۃ ان لا الہ الا مولائی علی ولا حجاب الا السید محمد ولا باب الا السید سلمان فی کل عصر و کل زمان[له] نصیری شیعون کو علی اللہیان بھی کہتے ہین۔ تاریخ سرجان مالکم مین لکھا ہے کہ شیعہ اثنا عشری سے علی اللہیون کو عداوت ہے اور وہ بھی علی اللہیون کو دشمن جانتے ہین اور علی اللہیون کی تعداد بہت کم ہے اور اپنے قواعد و رسوم کو مخفی رکھتے ہین مرزا اسد اللہ خان غالب کہتے ہین ؎

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوے دوست		مشغول حق ہین بندگی بوتراب مین

یعنی علی علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے ہمنشین ہین اور دوست کے ہمنشین سے دوست کی بو آتی ہے پس جو لوگ بوتراب کی بندگی مین ہین وہ درحقیقت مشغول حق ہین ایسے ہی اشعار سے غالب کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ علی اللہی تھے یعنی نصیری مذہب رکھتے تھے اور فارسی کے مندرجہ ذیل شعر مین تو غالب نے اپنا عقیدہ صاف ظاہر کر دیا ہے ؎

غالب نام آورم نام و نشانم مپرس		ہم علی اللہیم و ہم علی اللہیم

غالب کے دیوان اُردو کی شرح مین اسی طرح لکھا ہے یہ شعر بھی اُنھین کا ہے ؎

	منصور فرقۂ علی اللہیان منم	آوازۂ انا اسد اللہ در افگنم	

آبحیات مین لکھا ہے کہ اہل راز اور غالب کی تصنیفات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُنکا مذہب شیعہ تھا اور لطف یہ تھا کہ ظہور اسکا جوش محبت مین تھا نہ کہ تبرا و تکرار مین چنانچہ اکثر لوگ اُنھین نصیری کہتے اور وہ سُنکر خوش ہوتے تھے۔ دبستان المذاہب مین لکھا ہے کہ علی اللہیون عقیدہ یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پہچاننے کی طاقت اور استعداد علوی و سفلی مین نہ تھی اسلئے اُسنے چاہا کہ مرتبۂ صرف بیت در اطلاق کو چھوڑ دے تاکہ بندے اُسکی پرستش کریں اور اُسکو پہچاننے لگین پس اللہ ہر قرن ہر جسم سے ملا اور نوع انسانی کے اندر ظہور کیا اور انبیا مین حلول فرماتا رہا یہانتک کہ اُسکا ظہور حضرت علیؓ اور اُنکی اولاد مین ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسنے اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا تھا مگر حق تعالیٰ نے جو دیکھا کہ اُن سے کار رسالت نہین چل سکتا تو مدد دینے کے لئے خود جسم قبول کیا اسی وجہ سے کہ جب نبیؐ نے کعبہ مین بُت شکنی کی تو اُس وقت حضرت علیؓ کو اپنے دوش پہ چڑھایا ؎

غرض ز بت شکنیہا جزاین نبود نبی را	کہ دوش خود بکف پاے مرتضی برساند

له منقول از الباکورۃ السلیمانیہ فی کشف اسرار الدیانۃ النصیریہ مؤلفہ سلیمان آفندی الاذنی [illegible] مطبوعہ بیروت [illegible]

Marfat.com

ایک علی اللہی جسکا نام احمد تھا بیان کرتا تھا کہ یہ قرآن عمل کے قابل نہین اسلئے کہ جو مصحف علی اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا یہ وہ نہین بلکہ یہ تو حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کی تصنیف ہی اور شمس الدین علی اللہی کہتا تھا کہ ہی تو یہ وہی قرآن جو علی اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا لیکن چونکہ جمع اسکو حضرت عثمانؓ نے کیا ہی اسلئے پڑھنے کے قابل نہین اور بعضے علی اللہی حضرت علیؓ کی نظم و نثر کو مصحف مین داخل کرتے ہین بلکہ اُسکو مصحف پر ترجیح دیتے ہین اسلئے کہ یہ کلام اللہ سے بے واسطہ مخلوق کو پہونچا ہے اور مصحف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے مخلوق کو ملا ہے

سترھوان علویہ یہ علی اللہیون مین سے ہین اور اپنے آپکو علی اللہ کی نسل سے جانتے ہین اور علی اللہیون کے ساتھ عقائد مین شریک ہین فرق دونون فرقون مین یہ ہی کہ علویہ کہتے ہین کہ جو مصحف اب مشہور ہی وہ علی اللہ کا کلام نہین اسلئے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اُس مین تحریف کی ہی اور آخر کار حضرت عثمانؓ نے سب کو دور کردیا چونکہ یہ فصیح آدمی تھے دوسرا مصحف اُسکے مقابلے مین بنالیا اور اصلی قرآن کو جلا دیا اور یہ فرقہ جہان مصحف پاتا ہی اُسے جلا دیتا ہی اور انکا عقیدہ یہ ہی کہ علی اللہ نے اِس جسد عنصری کے بعد اپنے جسم کو آفتاب سے ملا دیا ہی اور وہ آب آفتاب ہی اور پہلے بھی آفتاب تھا اور تھوڑے دنون تک جسم عنصری مین رہا تھا اور یہی وجہ ہی کہ آفتاب علی اللہ کے حکم سے لوٹ آیا تھا اسلئے کہ وہ عین آفتاب ہی اسی سبب سے یہ فرقہ آفتاب کو علی اللہ کہتا ہی اور آفتاب کو پکارتا ہی اور اُس سے دُعا کرتا ہی اور اِنکے نزدیک آفتاب اِنکی دعا قبول کرتا ہی اور اِنکی مدد کرتا ہی اِنکے نزدیک جاندار کا مارنا جائز نہین اور گوشت کھانے کے قابل نہین اور کہتے ہین کہ علی اللہ نے گوشت کے کھانیکی ممانعت کردی ہی اور مصحف مین جو بعضے حیوانات کی نسبت مارنے اور اُنکا گوشت کھانیکا حکم ہی اِس سے مراد خلفاے ثلثہ اور اُنکے تابعین ہین اور کہتے ہین تمام محرمات سے بھی تینون مراد ہین اور کہتے ہین کہ آدم کے قصے مین ابلیس اور سانپ اور طاؤس بھی انھین تینون سے عبارت ہی اور شداد اور نمرود اور فرعون بھی انھین تینون سے عبارت ہی اور بُت توڑنا اور بُت کی پرستش کرنا انھین تینون سے مراد ہی اور یہ فرقہ تناسخ کا قائل ہی اور کہتے ہین کہ جو علی اللہ اگلے زمانون مین انبیا کی صورت مین ظہور کرتا تھا تو یہ اصحاب ثلثہ (یعنی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ) منکرون کی صورت پر ظہور کرتے تھے اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہیگا اور اُنکے نزدیک علی اللہ کی صورت کی پرستش کرنا چاہیئے لئے

Marfat.com

فرقۂ علویہ نے اپنا نام اہلِ حق رکھا ہے۔ یورپ کے بعض مصنفین لکھتے ہین کہ اہلِ حق کا عقیدہ یہ ہی کہ حضرت محمدؐ ہی صرف ایک ایسے پیغمبر ہین جو بارگاہ ایزدی مین انسان کی شفاعت کرا سکتے ہین صرف خدا ہی حقیقی عالم و عادل ہی۔ حضرت علی کا کشف و الہام ہی وہ ابتدائی و آخری کلام ہے جو خدا نے انسان کے ساتھ کیا یہ فرقہ مذہب اسلام کے پانچ ارکان مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ حتی کہ اظہار ایمان یعنی کلمۂ توحید کو بھی فرض نہین سمجھتا اہلِ حق کہتے ہین کہ روحانیت کے حساب سے حضرت عیسیٰؑ کو وہی مرتبہ حاصل ہی جو حضرت علیؓ کو حاصل ہی یہ فرقہ حقیقۃً حضرت علیؑ کو خدا کا اوتار سمجھتا ہے۔ یہ فرقہ سلطان قسطنطنیہ کی خلافت کو تسلیم نہین کرتا انکے مذہبی عقیدے مین ایک عجیب خصوصیت یہ ہی کہ وہ صوبہ کی تعلیم یافتہ اشخاص کی جماعت کے سامنے اپنا حقیقی مذہب ظاہر کرنے کے مجاز نہین لیکن ناخواندہ جماعت کے سامنے وہ اپنے حقیقی مذہب سے انکار کرنے کے لیئے آزاد ہین۔ مزید براں یہ لوگ اپنا مذہب ترک کئے بغیر دوسرا مذہب اختیار کر سکتے ہین۔ جہاد کے متعلق انکا عقیدہ یہ ہی کہ یہ محض انسانون اور اُنکے جذبات قبیحہ کے مابین روحانی سعی و جہاد کا نام ہے۔ اہلِ حق کے مذہب کے مطابق عورت اور مرد کو مکمل مساوات حاصل ہے برقع اوڑھنا یا بے نقاب پھرنا عورت کی مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن شادی کرنا اسی مذہب کا قانون ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے روزہ انکے نزدیک فرض نہین تاہم یہ لوگ عشرۂ محرم مین ایک عجیب فاقہ کشی کرتے ہین ان دنون مین وہ تین دن مین صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے ہین اور جب ایسا نہو سکے تو چوبیس یا بارہ گھنٹون مین صرف ایک دفعہ کھانا کھاتے ہین۔ بعض اوقات انھین قزلباش بھی کہتے ہین۔ انکے پاس کوئی الہامی کتاب نہین چند درجن دوسری کتابین ہین جن مین حضرت علیؓ کی سوانح حیات درج ہین اس فرقے کی ترقی اس امر واقع سے معلوم کی جا سکتی ہے کہ ایشیاے کوچک اور شیراز مین یکسان طور پر اسکے برگزیدہ افراد کی تعظیم و تکریم کی جاتی ہی ایران اور عراق عرب مین اس عقیدے کے پیرو ونکی تعداد بیس تیس لاکھ کے قریب ہی تقریباً پچاس ہزار اہلِ حق حلب کے شمال مین آباد ہین اس فرقے کے افراد اورنہ۔ سمرنا اور سالونیکا مین بھی پائے جاتے ہین

Marfat.com

وہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ حضرت علیؑ نے حضرت موسیٰؑ کی شخصیت کے ذریعہ دنیا والونکو ارشاد فرمایا کہ اگر تم پاک زندگی بسر کرتے ہو تو تمھین اس امر واقع کی مطلق پروا نہین کرنی چاہیئے کہ تمھارا نام مختلف ہے تمھاری فطرت تمھارا گوشت اور ہڈیان نہین بلکہ وہ اعمال صالحہ ہین جو فنا نہین ہوسکتے - علاوہ یہ موت پر بالکل یقین نہین رکھتے وہ کہتے ہین کہ زندگی مین متواتر انقلاب ہوتا رہتا ہی انکا عقیدہ اصول تناسخ کے متوازی ہی - اگرچہ اسکے بالکل مطابق نہین بہشت ودوزخ کے متعلق انکا عقیدہ ہی کہ دوزخ کسی محدود مقام کا نام نہین اور بہشت اسی دنیا مین ہی وہ عبادت کو رکن مذہب نہین سمجھتے وہ رسمی وضو و غسل وغیرہ پر یقین نہین رکھتے وہ مسجدین تعمیر نہین کرتے اور نہ وہان جاتے ہین - وہ حضرت ابراہیم - حضرت موسیٰؑ - حضرت داؤد - حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے پانچون صحائف کا مطالعہ اور احترام کرتے ہین بہر نوع وہ اپنے خفیہ اصول راز مین رکھتے ہین جنکا سلسلہ پشت بہ پشت چلا آتا ہی -

اٹھارھوان مقنعیہ صواعق محرقہ اور تحفۂ اثنا عشریہ مین مذکور ہی کہ یہ فرقہ حکم بن ہاشم کی طرف منسوب ہی جسکا لقب مُقنّع تھا مقنعیہ کا عقیدہ یہ تھا کہ امام حسینؑ کے بعد وہ خدا ہی اور خدا چار بتاتے تھے چوتھا خدا مقنع کو کہتے ہین مقنع اگرچہ اسماعیلی تھا مگر اس وجہ سے کہ اُلوہیت کا دعویٰ کیا غلاۃ مین شمار پایا اور بعض رزامیہ بھی مقنع کی اُلوہیت کے قائل ہوگئے تھے مقنع اگر اُلوہیت کا مدعی نہوتا تو اُسکا شمار اسماعیلیہ مین ہوتا کیونکہ فی الحقیقت یہ اسماعیلی تھا اور برملا مذہب تشیع کا اظہار کرتا تھا تاریخ الخمیس مین لکھا ہی کہ اُسکا نام عطا تھا اور ابن خلدون نے کہا ہی کہ اُسے حکیم اور ہاشم کہا کرتے تھے اور طبریؒ نے حکیم المقنع لکھا ہی اور کہا ہی کہ مرو کے علاقے مین سے ایک قریہ کا رہنے والا تھا اور برہان قاطع مین لکھا ہی کہ اسے حکیم بن عطا کہتے تھے اور نگارستان مین لکھا ہی کہ حکیم بن ہاشم ابومسلم کی کچہری مین تحریر کے کام پر متعین تھا اسنے ۱۶۱ھ ہجری مین خلیفہ مہدی بغدادی کے عہد مین ظہور کیا تھا جیسا کہ طبری اور ابن خلدون اور ابن خلکان اور مؤلف تاریخ الخمیس وغیرہ نے تصریح کی ہی اور بعض کتب مین جو لکھا ہی [illegible]ھ ہجری مین ظہور کیا یہ غلطی ہی - یہ آدمی نہایت عقیل اور فیلسوف وقت تھا اور ہر صنعت سے واقف تھا خاصکر علم بلاغت وفن شعبدہ وحیل وطلسمات وسحر و نیرنجات اور اکثر علوم فلاسفہ مین ید طولیٰ رکھتا تھا اور عجیب وغریب چیزین ایجاد کرتا تھا

Marfat.com

یہانتک کہ اُسنے کوہ سیام (بروزن نظام) کے عقب مین ایک کنوان تیار کرایا۔ اور سیام شہر کش
(بفتح کاف وسکون شین معجمہ) کے پرگنے مین جو شہر سبز کے نام سے مشہور ہے ایک گانون ہے اور کش شہر نخشب
کے پاس واقع ہے جسے اہل عرب معرب کر کے نسف کہا کرتے ہین اور سمرقند اور تاشقند کے درمیان مین ہے
مگر سمرقند سے کسی قدر قریب ہے اُس کنوین کے اندر ایک چاند پارے اور اور چیزون سے بنایا تھا یہ چاند
مغرب کے وقت اُس کنوین سے نکلتا اور کوہ کے پیچھے سے طلوع کرتا اور آسمان پر روشن رہتا اور دو چاند
آسمان پر نظر آتے تھے اور اُسکی روشنی پندرہ میل تک پہونچتی تھی طلوع فجر سے قبل غائب ہو جاتا تھا
دو مہینے تک برابر یہ چاند اسیطرح طلوع وغروب کرتا رہا آثار البلاد مین لکھا ہے کہ لوگ دور دور سے
شہر نخشب مین اُسکے دیکھنے کو آتے تھے اور دیکھکر تعجب کرتے تھے اور عوام جادو سمجھنے لگے تھے حالانکہ بطریق
ہندسہ اور انعکاس شعاع قمر کے یہ عمل کیا تھا اس لئے کہ لوگون نے اُس کنوین کی تہ مین ایک
بڑا طاس پارے سے بھرا ہوا پایا شیخ نظامی نے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے ؎ نہ ماہ آئنہ سیماب ادہ +
چو ماہ نخشب از سیماب زادہ + تاریخ الخمیس مین لکھا ہے کہ مقنع شعبدون کے زور سے لوگون کو بہت
عجیب وغریب چیزین دکھایا کرتا تھا نبوت کا مدعی تھا اور اپنی ذات کو خدا قرار دیتا تھا اور تناسخ کا
قائل تھا کہتا تھا کہ خدائے تعالی نے آدم کو پیدا کر کے اُنکی صورت مین حلول کیا اسلئے ملائکہ نے اُنکو
سجدہ کیا پھر نوح کو پیدا کر کے اُنکی صورت مین حلول کیا پھر حلول کرتے کرتے یہانتک نوبت پہونچی کہ
ابو مسلم خراسانی کی صورت مین حلول کیا پھر میری صورت مین حلول کیا اور ابو مسلم کو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا تھا ہزارون ترکمان اس دعوے مین اُسکی تصدیق کرنے لگے اور
اُسکی عبادت کرتے تھے اور وہ نہایت بدشکل اور ہکلا تھا اور لڑائی مین کسی موقع پر اُس کی
آنکھ مین تیر لگنے سے کانا بھی ہوگیا تھا اسلئے زیادہ بدصورت تھا اس عیب کے چھپانے کے لئے
اُسنے اپنے لئے ایک مُنہ سونے کا تیار کرایا تھا اپنے مُنہ پر اُسے لگائے رہتا تھا اسلئے مقنع مشہور
ہوگیا ابو الفدا نے مقنع کے حالات مین بیان کیا ہے وکان لا یسفر عن وجہہ بل اتخذ لہ وجہا من
ذہب فتقنع بہ ولذلک قیل لہ المقنع یعنی مقنع اپنا مُنہ نہین کھولتا تھا بلکہ اُسنے ایک مُنہ سونیکا
بنوایا تھا جس سے اپنے کو چھپائے رہتا تھا اسی لئے اُسے مقنع کہنے لگے تھے مقنع مین میم مضموم اور کاف
مفتوح اور نون مشدد مفتوح ہے تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ مقنع تناسخ کا قائل تھا اور اُسکے معتقد اُسکو

Marfat.com

سجدہ کرتے تھے جس طرف کہ ہوتے اور اپنی جنگ وحرب مین کہتے کہ ای ہاشم ہماری مدد کر علامہ ابن خلدون نے بھی اِس بیان کے بعد لکھا ہے کہ خراسان مین اُسنے ظہور کیا تھا اور بخارا و سغد مین ایک گروہ نے جنکو مبیضہ کہتے تھے مقنع کی طرفداری اور شورش کی اور اُنکی مدد کفار ترک کرنے لگے اور اُس طرف کے مسلمانون پر تاخت وتاراج شروع کردی ابونعمان اور جنید اور لیث بن نصر بن سیار نے اِن لوگون سے جنگ کی لیث کا بھائی محمد اور ایک بھتیجا تمیم نامی کام آئے مہدی بن محمد بن منصور خلیفہ بغداد نے جبریل بن یحییٰ اور اُسکے بھائی یزید کو فوج دیکر مبیضہ سے جنگ کے لئے بھیجا چار مہینے تک طرفین مین لڑائی رہی آخرکار مبیضہ کو شکست ہوئی اُنکی طرف سے سات سو آدمی مارے گئے جو تھوڑے سے باقی رہگئے تھے وہ مقنع سے مل گئے جبریل بھی انکا تعاقب کئے ہوئے چلا گیا پھر مہدی نے مقنع کی تباہی کے لئے سعید حریشی کی ماتحتی مین ایک بھاری لشکر بھیجا مقنع بڑی خونریزی کے بعد سیام کے قلعہ مین متحصن ہوگیا عساکر اسلامیہ آلات حصار شکن لیکے قلعہ کی طرف بڑھے مقنع کے ہمراہیون نے گھبراکر خفیہ طور سے امان طلب کی سعید حریشی نے امان دیدی تیس ہزار آدمی قلعہ کا دروازہ کھول کے نکل آئے مقنع کے پاس تقریبًا دو ہزار جنگ آور باقی رہگئے۔ صواعق محرقہ مین مقنع کی ہلاکت کی ایک دلآویز حکایت لکھی ہے کہ جب مقنع محاصرے سے تنگ آگیا تو بہت سی آگ جلوائی اور اپنے معتقدون کو خوب سی شراب پلوائی جب وہ نشے مین مدہوش ہوگئے تو سب کو مارکر آگ مین جلا دیا اور راکھ سب کی برباد کردی پھر آپ ایک برتن مین تیزاب بھرکر اُس مین بیٹھ گیا تیزاب کی تاثیر سے وہ بھی پانی ہوگیا محاصرین کو ابھی تک یہ خیال تھا کہ سب محصورین قلعہ مین موجود ہین ایک عورت اِس قلعہ مین بیماری کی وجہ سے ایک کونے مین پڑی ہوئی تھی وہ بچ رہی تھی جب اُسے افاقہ ہوا تو قلعہ مین تنہائی کی وجہ سے گھبرائی اور دیوار پر چڑھکر پکارا کہ قلعہ مین سوا میرے کوئی نہین ہے لوگ اوپر چڑھ گئے اور کواڑ کھولدیے لشکر داخل ہوا دیکھا تو واقعی قلعہ کو خالی پایا مقنع کے بعض معتقد جو پہلے ہی لڑائیون مین اُس سے علیحدہ ہوگئے تھے تاسف کرنے لگے کہ فی الحقیقت وہ خدا تھا ہم ساتھ نہوے ورنہ اُسکے ساتھ آسمان پر چڑھ جاتے وہ عورت اگرچہ مرض مین بیہوش تھی مگر کبھی کبھی آوازہ دُھل سنکر کچھ کچھ حالات سے مطلع ہوجاتی تھی اُسنے یہ ساری کیفیت بیان کی تاریخ کامل

Marfat.com

مین بھی اِس حکایت کو بیان کیا ہے اور اُس مین اِس طرح ہے جب مقنع کو یقین
ہوگیا کہ مین اب غنیم کے ہاتھ سے نہین بچ سکتا تو اپنی سب عورتون اور بچون کو
جمع کر کے زہر پلا دیا اور آپ بھی پی لیا اور اپنے معتقدون سے یہ بات کہی
کہ مجھے جلا دیجیو تاکہ میری لاش دشمن کے ہاتھ مین نہ پہونچے اور بعض کہتے ہین
کہ قلعہ مین جس قدر چارپائے اور کپڑے وغیرہ تھے اُن کو جلا دیا پھر ساتھیون سے
کہا کہ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ میرے ساتھ آسمان پر چڑھ جاے وہ اِس
آگ مین میرے ساتھ کود پڑے سب نے تعمیل کی اور جلکر خاک ہوگئے جب لشکر
قلعہ مین داخل ہوا تو کچھ نہ پایا جس قدر اُسکے معتقد باقی رہگئے تھے وہ اِس بات
سے زیادہ فتنے مین پڑے اُسکے اصحاب ملک ماوراءالنہر مین مبیضہ کہلاتے ہین
مگر اپنے اعتقاد کو چھپاتے ہین عرصہ دراز تک مبیضہ ماوراءالنہر یہ کہتے رہے کہ مقنع
آسمان پر چڑھ گیا ہے زمانہ آئندہ مین وہان سے اُترےگا بعض کہتے ہین کہ اُسنے
اپنے ہمراہیون کو زہر دیدیا تھا اور آپ بھی زہر کھا لیا تھا لشکر نے قلعہ مین گھس کر
اُسکا سر کاٹ لیا اور حلب مین مہدی کے پاس بھیجدیا مقنع یحییٰ بن زید شہید کے
قتل کا منکر تھا جن کا حال فرقہ زیدیہ کے ضمن مین اِسی کتاب مین آتا ہے کہتا تھا
کہ یحییٰ روپوش ہوگئے ہین اپنے دشمنون کو قتل کرینگے اور نگارستان مین جو لکھا ہے
کہ وہ برقعہ مُنھ پر ڈالے رہتا تھا اسلئے برقعی مشہور ہوگیا یہ بات پایۂ تحقیق کو
نہین پہونچی صناجۃ الطرب مین لکھا ہے جب طالبین نے عباسیون پر خروج
کیا تو اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا اسی وجہ سے اُنکو مُبَیِّضَہ کہنے لگے یہی
رنگ عبیدی اور قرامطہ مین قائم رہا۔ مورخین فارسی واُردو مبیضہ کا ترجمہ
سفید جامگان وسفید پوشان لکھتے ہین منتہی الارب مین لکھا ہے کہ
مبیضہ میم کے ضمہ اور باے موحدہ کے فتحہ اور یاے مثناۃ تحتانی کی تشدید وکسرہ
اور ضاد نقطہ دار کے فتحہ سے ایک گروہ ہے ثنویہ مین سے جو مقنع کے اصحاب ہین
چونکہ یہ لوگ سفید کپڑے پہنتے تھے اسلیے مبیضہ کہلانے لگے اور اِسی کتاب مین بیان

کیا ہے کہ **ثنویہ** ثاے مثلثہ اور نون کے فتحون اور واو کے کسرے کے ساتھ ایک گروہ ہے جو دو خدا بتاتا ہے - **فائدہ جلیلہ** آثار البلاد مین لکھا ہے کہ یہ چاند ابن مقنع نے ایجاد کیا تھا اور صاحب غیاث اللغات نے کہا ہے کہ اُس چاند کو مجازاً مقنع کی طرف منسوب کر کے ماہ مقنع کہتے ہین حالانکہ اُسکو مقنع کے بیٹے نے بنایا تھا انتہی یہ بیان غلط ہے روضۃ الصفاے محمد خاوندشاہ اور روضۃ الصفاے ناصری ہین جہان خلیفہ مہدی عباسی کے حالات لکھے ہین وہان اِس حکیم مقنع کا بھی مفصل بیان تحریر کیا ہے اِن دونون کتابون مین ہادی بن مہدی کے حالات مین لکھا ہے کہ اِس کے عہد مین ایک جماعت زنادقہ کی ظاہر ہوئی اِن مین سے ایک شخص کا نام عبداللہ بن مقنع تھا یہ شخص فصاحت و بلاغت مین بے نظیر تھا اُسنے کلیلہ و دمنہ کو فارسی سے عربی مین ترجمہ کیا تھا صالح بن عبداللہ بن داؤد کہ ابوالعباس سفاح کا چچا زاد بھائی ہے اور عبداللہ ہاشمی وغیرہ امرا بھی اسی روش اور طریق پر تھے اور اُن مسلمانون پر جو نماز و روزہ اور حج ادا کرتے تھے استہزا کرتے ایک روز اِن سب نے یہ مشورہ کیا کہ مسلمانون کا دار و مدار قرآن پر ہے اگر ہم کوئی کتاب اُسکے مقابل بنائین گے تو قرآن کو وقعت نہ رہیگی اور ہمارا کام چل جاے گا سب نے اسپر اتفاق کیا کہ ابن مقنع یہ کام انجام دے اور سب نے یہ قرار دیا کہ یہ آیت کہ نہایت فصیح و بلیغ ہے يَا اَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ اَقْلِعِي الی آخرہ پہلے ابن مقنع اِس کے مقابل کلام کہے اگر اُس سے یہ کام ہوسکا تو امید ہے کہ وہ قرآن کے جواب سے عہدہ برآ ہوجاے گا تمام سامان آسائش کا ابن مقنع کے لیے تیار کر کے ایک مکان مین اُسے بٹھا دیا ابن مقنع نے چھ ماہ تک برابر محنت کی اور مسودون کا انبار ہوگیا مگر چند لفظ ایسے نہ بنا سکا جو اِس آیت سے مشابہت رکھتے یا رونے کہا جب اتنی مدت مین ایک آیت کا جواب نہ ہوسکا تو پورے قرآن کا کیسے جواب ہوسکے گا اور اِس ارادے سے باز آئے ہادی کو جب اُنکا حال معلوم ہوا تو سب کو مروا ڈالا-

Marfat.com

انیسوان راوندیہ یہ فرقہ منسوب ہے عبداللہ یا حرب بن عبداللہ راوندی کی طرف جو خلفاے عباسیہ کا ایک نقیب اور داعی تھا مرآۃ الجنان مین لکھا ہے کہ راوند ایک گانون ہے کاسان کے ضلع مین جو سین مہملہ سے ہے اور یہ کاسان اصفہان کے اطراف مین واقع ہے اور جو شہر کاشان شین معجمہ سے ہے وہ قم کے علاقے مین ہے اور راوند نیشاپور کے متصل بھی ایک مقام کا نام ہے روضۃ الصفاے ناصری کی جلد ششم مین اِس فرقہ کا نام **روندیہ** بغیر الف کے لکھا ہے اور اِن کے داعی کا نام **عبداللہ روندہ** بتایا ہے اور بیان کیا ہے کہ اِس عبداللہ کے مزاج مین سہولت تھی اور یہ برخلاف ابومسلم خراسانی کے کشت وخون نہین کرتا تھا اِس لیے راوندیہ نے عبداللہ سے کہا کہ اس شخص کی کوئی فکر کرنا چاہیے تاکہ مخلوق کو اس کے پنجۂ ظلم سے نجات حاصل ہو عبداللہ نے ابومسلم کو ایک روز سمجھایا کہ آپ کو یہ خونریزی زیبا نہین پہلے لوگون کو اپنے مذہب کی طرف دعوت کیجیے جب وہ نمانین تو پھر جو دل مین آئے کیجیے ابومسلم نے کہا کہ جو ہم ہمنے سوچ رکھی ہے اُسکا سرانجام بغیر قتل عام کے دشوار ہے عبداللہ نے کہا کہ اگر آپ کی یہی راے ہے تو میرے بھی بہت سے متبع ہین آپ اُن سے بھی کام لیجیے ابومسلم نے کہا کہ اُن کے نام لکھکر میرے پاس بھیجدو عبداللہ نے اِس خیال سے کہ ابومسلم ان لوگون کو عمدہ عمدہ منصب دیگا اُنکی اسم نویسی کی فرد ابومسلم کے پاس بھیجدی ابومسلم نے عبداللہ سے کہا کہ تم ان سب کو میرے پاس لے آؤ عبداللہ نے سب کو حاضر کیا ابومسلم نے کہا ہر ایک گروہ علیحدہ علیحدہ ٹھہرا دیا جائے جب سب کا انتظام ہوگیا تو عبداللہ کو قتل کرادیا اور پھر اُسکے متبعون کے گروہ علیحدہ علیحدہ بلواتا اور قتل کراتا ان مین سے جو باقی بچے وہ ابومسلم کی پرستش کرنے لگے اور کہنے لگے یہ خدا ہے روزی رسان یہی ہے ابومسلم نے اپنی نسبت اُن کا یہ عقیدہ سنکر پھر بہت سے راوندیہ کو تلاش کراکے قتل کرایا۔ راوندیہ تناسخ کے قائل تھے چنانچہ تاریخ ابوالفدا وکامل مین لکھا ہے کہ عقیدہ اُنکا یہ ہے کہ آدمؑ کی روح عثمان بن نہیک مین داخل ہوئی تھی اور روضۃ الصفاے ناصری مین کہا ہے کہ ان کا

Marfat.com

عقیدہ یہ تھا کہ منصور کی روح عثمان بن نہیک کی روح سے متعلق ہوگئی ہے اور کہتے تھے کہ رب ہمارا جو کھانے پینے کو پہونچاتا ہے ابو جعفر منصور ہے جو خلفا سے عباسیہ کا دوسرا خلیفہ تھا جبکہ یہ بات اُنھون نے ظاہر کی اور منصور کو اِسکا حال معلوم ہوا تو منصور نے اِن کے دو سو سردار پکڑ کر قید کردیے اور حکم دیا کہ اِس جماعت کے آدمی باہم نہ ملین اور ایک مقام پر نہ رہین یہ لوگ منصور سے ناراض ہوگئے اور ایک خالی تابوت اُٹھاکر بہت سے راوندیہ اُسکے ساتھ چلے جب جیلخانے کے قریب پہونچے تو اُسکو زمین پر ڈالکر اندر گھُس گئے اور اپنے سردارون کو چھوڑالیا اور شہر کے دروازے بند کردیے تاکہ سپاہ شہر مین داخل نہوسکے اور منصور کے قتل کے ارادے سے اُسکے قصر کی طرف چلے یہ چھ سو آدمی تھے منصور سے لڑے مگر آخرکار شکست پائی اور مارے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۴۱ھ مین واقع ہوا تھا اور منصور کا دارالخلافت اُسوقت تک شہر ہاشمیہ تھا جو نواح کوفہ مین اُسکے بھائی نے آباد کیا تھا۔

بیسوان مسلمیہ مقریزی نے شیعۂ غالیہ کے ضمن مین یہ فرقہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ فرقہ راوندیہ مین سے ہے ان کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت بعد رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ و محمد بن حنفیہ مین آئی پھر ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ مین آئی پھر اُن سے منتقل ہوکر علی بن عبداللہ بن عباس مین بطور وصیت کے آئی پھر ابوالعباس سفاح مین پھر ابوسلمہ صاحب دولت بنی عباس مین **حکایت** پرگنۂ کش ضلع ماوراءالنہر مین ایک شخص نے اہل مرو سے جو آنکھ سے کانا تھا اور اُسکو ہاشم کہتے تھے یہ دعوی کیا کہ اللہ کی روح ابوسلمہ مین منتقل ہوکر آئی پھر ابوسلمہ سے اسکے اندر منتقل ہوگئی ہے یہ دعوت اُس ایک چشم کی اُس علاقے مین پھیل گئی تھی اپنے اصحاب سے پردہ کرتا تھا اور اپنے لیے اُسنے ایک مُنھ سونے کا بنایا تھا اسلیے **مُقنّع** کہلانے لگا اُسکے یارون نے چاہا کہ اُسکو دیکھین اُن سے وعدہ کیا کہ مین اپنے کو تمھین دکھاؤنگا اگر تم جل نہ جاؤ اور اپنے سامنے ایک آتشی شیشہ جلانے والا رکھا جسپر سورج کی دھوپ پڑتی تھی جب بعض معتقد اُسکے پاس آئے جل گئے باقی لوٹ گئے اور فتنے مین پڑگئے اور معتقد ہوگئے

کہ وہ خدا ہے اُسکو آنکھین نہین دیکھ سکتین اپنی جنگ و حرب مین اُسکو اللہ کہکر پکارتے تھے (انتہی ترجمہ کلامہ) یاد رکھو کہ صانع زرگر یعنے سونے کے کام کرنے والے کو کہتے ہین تو مصیغ وہ شخص ہوگا جو سونے کو استعمال کرتا ہو کیونکہ لفظی معنی اسکے سونے سے بنا ہوا ہین میرا خیال یہ ہے کہ لفظ مصیغ لفظ مقنع کی تصحیف ہے یہ ہاشم وہی شخص ہے جسنے ماہ نخشب تیار کیا تھا کیونکہ یہ حالات اُسی کے حالات سے ملتے ہوے ہین اور ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے حالات تفصیل وار کیسانیہ کے فرقون مین سے ہاشمیہ مین بیان ہونگے۔ نواب محمد صدیق حسن خان باوجودیکہ تقلید کو دین و مذہب مین بُرا جانتے تھے مگر تصنیف و تالیف مین بالکل پرائے کلام کو اپنی کتابون مین بھردیتے ہین اور یہ تقلید سے بدتر ہے اور پھر پرائے مطالب ہی پر بس نہین کرتے بلکہ اُس کی عبارت کو بھی اپنی عبارت بنا لیتے ہین چنانچہ الخطط و الآثار مین جس قدر فرقہاے اسلام کو بیان کیا ہے یہ سب بیان نواب صاحب نے کتاب مذکور سے علیحدہ کرکے اُسکا نام حبیۃ الاکوان رکھدیا ہے اور اسکے ترجمہ کا نام کشف الغمہ عن افتراق الامۃ اگر نواب صاحب اس تقلید مین کسی قدر بھی تحقیق سے کام لیتے تو اُن کو ضرور کتب تواریخ سے اس بات کا پتہ چلتا کہ یہ مصیغ وہی مقنع ہے جسکے حالات کتب تواریخ مین مذکور ہین اور ابوسلمہ ایک سردار کا نام ہے جو سفاح کے اشارے سے اور ابو مسلم کی راے سے مرار بن انس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا یہ شخص وزیر آل محمد کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا اور ابو مسلم خراسانی امیر آل محمد کے لقب سے مشہور تھا ابو مسلم کو منصور عباسی نے مروا ڈالا تھا۔

اکیسوان حلاجیہ شیخ ابن بابویہ اپنے رسالہ اعتقادیہ مین لکھتے ہین کہ غلاۃ مین ایک فرقہ حلاجیہ بھی ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ خداے تعالی بندون پر بسبب عبادت کے تجلی فرماتا ہے پھر باوجود اسکے دین انکا ترک نماز و روزہ و جملہ فرائض ہے اور دعوی کرتے ہین کہ ہم خداے تعالی کا اسم اعظم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ خداے تعالی بندون مین حلول کرتا ہے اور انکا یہ بھی زعم ہے کہ خداے تعالی کا ولی جو خلوص

کامل ہوا ور اپنے دین کو پہچانے تو وہ انبیا سے افضل ہے اور اس رسالے کی شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حسین بن منصور حلاج کے ملبعون سے جدا ہین جن کا شمار صوفیان اہل سنت مین ہے۔

فرقۂ کیسانیہ

واضح ہو کہ کیسانیہ منسوب ہین کیسان کی طرف کہ حسب تحقیق صاحب صحاح و قاموس وغیرہ اہل لغت نام ہے مختار بن ابی عبید ثقفی کا جو واسطے بدلہ لینے حسین علیہ السلام کے کھڑا ہوا تھا منتہی المقال فی احوال الرجال مین کئی کتابون سے نقل کیا ہے کہ اصبغ بن بنانہ سے مروی ہے کہ ایک بار مین نے مختار کو حضرت علیؑ کی گود مین بیٹھے دیکھا اور آپ اسکے سر پر ہاتھ پھیر پھیر کر فرماتے تھے یا کیس یا کیس اور تعلیقہ مین بھی اسی طرح ہے اور کیس جید کے وزن پر زیرک کے معنے مین ہے اور کشی نے مختار کے ذکر مین کہا ہے کہ اسکا لقب کیسان اس لیے مقرر ہوا کہ اُسکے ایک افسر ابو عمر کا یہ نام تھا پھر مختار کو بھی اس افسر کی وجہ سے کیسان کہنے لگے مگر ارباب تواریخ کی پیدا ہے کہ کیسان حضرت علی بن ابی طالب کا غلام تھا۔ ملل و نحل شہرستانی مین بھی ایسا ہی لکھا ہو اور تحفۂ اثنا عشریہ مین ذکر کیا ہے کہ سبط اکبر حسن مجتبیٰ کے ایک غلام کا نام کیسان تھا اُسی نے مختار کو حضرت امام حسینؑ کے خون کا بدلہ لینے کو آمادہ کیا تھا اس لیے مختار بھی کیسان مشہور ہو گیا۔

کیسان حضرت علی کی وفات کے بعد محمد بن حنفیہ کی رفاقت مین رہا اور علوم غریبہ اُن سے حاصل کیے غنیۃ الطالبین مین بیان ہے کہ کیسانیہ ان چار شخصون کی امامت کے قائل ہین حضرت علیؑ امام حسنؑ امام حسینؑ محمد بن حنفیہ مگر اس فن کی کتب سے عموماً فرقہاے کیسانیہ کے خیالات ترتیب ائمہ کے بارے مین ایسے نہین ثابت ہوے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ کیسانیہ کے نزدیک اللہ پر تکلیف واجب ہے اور الخطط والآثار مین آیا ہے کہ کیسانیہ بدر کے جواز کے اللہ پر قائل ہین اور انکا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کی بعض مرادین واقع نہین ہوسکتین اور شیطان اور کافرون کی

واقع ہو جاتی ہین طرفہ یہ ہے کہ کیسانیہ جن لوگون کو امام بتاتے تھے وہ اِس دعوے سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ہمپر افترا کرتے ہین کیسانیہ اسکے جواب مین کہتے تھے کہ یہ انکار ہمارے ائمہ کا بوجہ خوف جان کے ہے دشمنون کے ڈر سے تقیہ کرتے ہین کیونکہ ابھی مروانیہ مدینے کے حاکم ہین اُن کی طرف سے اندیشۂ ایذا کا ہے بعد اسکے مذہب تشیع مین تقیہ کی راے نے بہت رواج پا لیا۔ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ کیسانیہ کو حرماقیہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہین اِس وجہ سے کہ ابو مسلم کا لقب حرماق تھا جو ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کا داعی تھا چونکہ بعض کیسانیہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے بعد اُنکی وصیت سے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو امامت پہونچی بعد ازان ان کے بیٹے ابراہیم امام کو اِس لیے ابراہیم کے ایک داعی کی طرف منسوب کرکے حرماقیہ کہنے لگے۔ یہ کئی فرقے ہین ان مین قدر مشترک محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہونا ہے۔ یہ محمد حضرت علی کے بیٹے تھے ابن حنفیہ اِس وجہ سے کہلاتے ہین کہ اُن کی مان ایک عورت مسمّٰہ خولہ بنت جعفر نام قوم بنی حنفیہ سے تھی ابن خلدون مغربی نے لکھا ہے کہ جب امام حسن نے مصلحتہً زمام حکومت معاویہ کے سپرد کر دی تو شیعہ نے اسوقت امام حسین کو بلایا اُنھون نے آنے سے انکار تو شیعہ محمد بن حنفیہ کے پاس گئے اور درپردہ اُنکے ہاتھ پر اِس شرط سے بیعت کی کہ جب موقع ہو خلافت ضرور حاصل کرنا محمد بن حنفیہ نے ہر ہر شہر پر اپنی طرف سے ایک شخص کو مقرر کیا جو درپردہ ان کی خلافت کی لوگون کو ترغیب دیتا تھا ایک مدت تک شیعہ اسی حالت پر رہے اور معاویہ اِس کی روک تھام کرتے جاتے تھے کسی کو بنظر سیاست ملکی شہر بدر کر دیتے تھے اور جب کوئی اُسکا سرغنہ گرفتار کر لیا جاتا تھا تو اسکا قلع وقمع بھی کر دیتے تھے لیکن ساتھ ہی اسکے معاویہ اہلِ بیت کے راضی رکھنے کی کوشش کرتے اور اُن دعوے تقدم و استحقاق سے چشم پوشی کر جاتے تھے اور اِن مین سے بھی کوئی شخص اُن کے منھ نہ آتا تھا۔ نصف رجب ۶۰ھ مین معاویہ انتقال کر گئے بعد انکے چودھوین ربیع الاول ۶۴ھ کو

ان کے بیٹے یزید کا انتقال ہوا اسکے مرتے ہی بلا جدوجہد اہل حجاز و یمن و عراق
و خراسان نے عبداللہ بن زبیر کی بیعت کر لی صرف ملک شام و مصر والے ان کی
بیعت سے باہر تھے۔ عبداللہ بن زبیر نے محمد بن حنفیہ سے بیعت کرنے کو کہا تھا
مگر انھون نے انکار کر دیا عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن ہانی کندی کو آپ کے
پاس بھیجا اسنے سختی کی ورشتی سے پیش آیا لیکن محمد بن حنفیہ برابر صبر و تحمل سے
کام لیتے رہے مجبور ہو کر چھوڑ دیا مگر جب ہوا خواہان علی بن ابی طالب نے کھلم کھلا
محمد بن حنفیہ کی دعوت دینی شروع کی تو عبداللہ بن زبیر نے اِس خوف سے کہ
مبادا محمد بن حنفیہ کے بیعت نکرنے سے لوگ برہم نہو جائین بجبر بیعت لینے کا قصد کیا
اور اِس غرض کے حاصل کرنے کے لیے مقام زمزم مین اُن کو قید کر دیا اور ایک مدت
مقرر کر دی کہ اگر اِس عرصے مین بیعت نکر لوگے تو قتل کر ڈالے جاؤ گے انھون نے
مختار کو یہ واقعات لکھ بھیجے جو کوفے مین محمد بن حنفیہ کی امامت کا داعی تھا اور اہل کوفہ
نے اُسکی اطاعت کر لی تھی مختار نے اِس خط کو لوگون کے روبرو پڑھا سب کے آنسو
بھر آئے اِن مین سے چند امرا کو تین سو سوارون کے ساتھ مکے کی طرف روانہ کیا
جنھون نے زمزم پہونچ کر محبس کا دروازہ توڑ کر محمد بن حنفیہ کو نکالا صرف دو دن
مدت مقررہ کے باقی رہ گئے تھے عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی
اُنھون نے فرمایا مین حرم مین جنگ کرنا جائز نہین سمجھتا بعد اس کے بقیہ
لشکر آگیا اس سے ابن زبیر خائف ہو گئے محمد بن حنفیہ نکل کر شعب علی مین
چلے گئے رفتہ رفتہ آپ کے پاس چار ہزار آدمی جمع ہو گئے جب مختار مارا گیا اور عبداللہ
بن زبیر کے قدم حکومت کے زینے پر جم گئے تو محمد بن حنفیہ سے پھر بیعت کرنے کو کہا
آپ نے خائف ہو کر اس واقعہ سے عبدالملک بن مروان کو مطلع کیا اُس نے لکھ بھیجا
کہ آپ شام چلے آئیے جب تک لوگو نکا کسی پر اجتماع نہو اسوقت تک نہایت عزت
و احترام سے میرے پاس رہئے مین آپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آونگا چنانچہ
وہ مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوے راستے مین عبدالملک کی بدعہدی سے ڈر کر

Marfat.com

ایلہ مین قیام کردیا تھوڑے دنون مین جب ان کے معتقدین کا دائرہ وسیع ہو گیا
تو عبدالملک نے بیعت کرنے کو کہلا بھیجا یہ ایلہ سے مکے کی طرف لوٹے اور شعب ابی طالب
مین پہونچکر مقیم ہو گئے پھر عبداللہ بن زبیر نے یہان سے نکالا تو طائف کی طرف
چلے گئے اور عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد عبدالملک کے ہاتھ پر بیعت کر لی
۶۹ سال کی عمر پائی سنہ ہجری مین انتقال کیا۔ فرقہا ے کیسانیہ کی تفصیل یون ہے
ایک کیسانیہ جو منسوب ہین کیسان مذکور کی طرف یہ شخص حضرت امام حسینؑ کی
شہادت کے بعد بہت سے مسلمانون کو موافق کرکے واسطے بدلہ لینے امام حسینؑ کے
کھڑا ہوا تھا مگر دشمنون پر کامیاب نہوا آخرکار مارا گیا یہ کیسان اور اس کے معتقد
امام حسن علیہ السّلام کی امامت کے منکر تھے انکا یہ عقیدہ تھا کہ امام بعد جناب امیر
کے محمد بن حنفیہ ہین اس لیے کہ جناب امیر نے جنگ جمل وصفین مین نشان انھین کے
ہاتھ مین دیا تھا اور امام حسینؑ نے صلح کے باب مین بھائی کی پیروی کی تو وہ بھی
امامت کے لائق اسکے نزدیک نرہے تھے اس فرقے کا ظہور سنہ ۶۴ ہجری مین ہوا تھا۔
دوسرے مختاریہ یہ لوگ مختار بن ابو عبید بن مسعود ثقفی کے متبع ہین جس کو
بعد قتل کیسان کے اسکے پیرودن نے رئیس بنایا تھا یزید کے مرنے سے چھ مہینے
کے بعد نصف رمضان کو یہ شخص وارد کوفہ ہوا اور لوگون کو خون حسینؑ کے معاوضہ
لینے پر اُبھارنے لگا لوگون نے کہا کہ ہمنے محض اسی کام کے انجام دینے کو سلیمان
بن صرد خزاعی کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور وہ بالفعل اسکو مصلحت نہین سمجھتا ہے
مختار نے کہا کہ سلیمان ایک پست ہمت آدمی ہے وہ لڑائی جھگڑے سے جی
چُراتا ہے مجھے مہدی محمد بن حنفیہ نے اپنا وزیر وامین مقرر کرکے بھیجا ہے تم لوگ
اسکی میرے ہاتھ پر بیعت کرو اور خون حسین مظلوم کا معاوضہ اُن کے قاتلون سے لو
ایک گروہ کثیر ہوا خواہان امیرالمؤمنین علی کا اسکی طرف مائل ہوگیا عبداللہ
بن یزید انصاری نے جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفے کا گورنر تھا مختار کو
گرفتار کرکے قید کردیا بعد اسکے عبداللہ بن عمر کی سفارش سے باین شرط رہا کیا گیا

Marfat.com

کہ آئندہ وہ بغاوت نکرے گا اور نہ ان لوگون کے خلاف خروج کرے گا اور اگر ان شرائط کی پابندی نہ کرے تو ایک ہزار قربانی خانہ کعبہ مین اسکو کرنی ہوگی جب یہ رہا ہوا تو پھر ہوا خواہان حسینؑ بن علی اس کے پاس آنے جانے لگے پھر چند لوگ کوفے سے محمد بن حنفیہ کے پاس مختار کا حال دریافت کرنے کو گئے آپ نے فرمایا ہان مین نے خون حسینؑ کا معاوضہ لینے پر مامور کیا ہے جب یہ لوگ واپس ہوکر کوفے مین آئے اور لوگون سے محمد بن حنفیہ کا بیان کہا تو مختار کی طرف لوگون کا رجحان بڑھ گیا۔ ۶۶ھ مین مختار نے خون حسینؓ کا معاوضہ لینے کی منادی کرادی اور قصرامارت کوفہ پر قبضہ کرلیا صبح ہوئی لوگ مسجد مین جمع ہوئے مختار نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور لوگون کو محمد بن حنفیہ کی بیعت کی طرف بلایا شرفاے کوفہ نے کتاب وسنت اور اہلِ بیت کی ہمدردی پر بیعت کی۔ بعد اسکے مختار نے اطراف وجوانب پر فوج کشی کرنے کے لیے چند لوا بناے اور سردارون کو مرحمت کرکے روانہ کیا عبید اللہ بن زیاد موصل مین تھا اُس کی فوجون سے اور مختار کے لشکر سے جنگ ہونے لگی اور شامی ہزیمت پانے لگے پھر بعض وجوہ سے شرفاے کوفہ مختار کی مخالفت پر تُل گئے جن کے سرگروہ شبث بن ربعی۔ محمد بن اشعث عبدالرحمٰن بن سعد بن قیس۔ شمر بن ذی الجوشن۔ کعب بن ابی کعب نخعی۔ عبدالرحمٰن بن مخنف ازدی وغیرہ تھے اور سب کے سب مسلح ہوکے مختار کے پاس گئے کہ ہمنے تجھکو معزول کیا کیونکہ محمد بن حنفیہ نے تجھکو مامور نہین کیا ہے مختار نے ابراہیم بن اشتر کو بلواکر انپر حملہ کرایا خونریز لڑائی کے بعد انکو شکست ہوئی ان کے ہمراہی نہایت ابتری سے بھاگ کھڑے ہوئے پانسو آدمی ایک مقام سے گرفتار کرکے لائے گئے ان مین سے نصف آدمیون کو جو شہادت حسینؑ بن علیؑ مین شریک تھے قتل کرڈالا اور باقی کو رہا کردیا شمر بن ذی الجوشن کی مختار کے ایک ہمنشین سے لڑائی ہوئی سات سو اسی آدمی کے مارے جانے پر لڑائی کا خاتمہ ہوا جسمین اکثر اہل یمن تھے اور شمر کو قتل کرکے لاش کتون کے آگے ڈلوادی اِس واقعہ کے بعد شرفاے کوفہ خوف زدہ ہوکر بصرے کی جانب نکل کھڑے ہوے اور مختار قاتلین حسینؑ بن علی کو چن چن کر قتل کرنے لگا عبید اللہ بن اسد جہنی مالک بن بشیر کندی حمل بن مالک محاربی کو قادسیہ سے گرفتار کراکے قتل کیا بعد ازان زیاد بن مالک ضبعی عمران بن خالد قشیری عبدالرحمٰن

Marfat.com

بن ابی حشکارہ بجلی۔ عبد اللہ بن قیس خولانی جنھون نے واقعہ کربلا مین حسینؑ بن علیؑ کا اسباب لوٹا تھا پابزنجیر حاضر کیئے گئے مختار نے اِن سبھون کے قتل کا حکم دیدیا پھر عبد اللہ یا عبد الرحمن بن طلحہ۔ عبد اللہ بن وہب ہمدانی (اعشی کا چچازاد بھائی) پیش کیئے گئے اور اُسی وقت قتل کرڈالے گئے۔ اور عثمان بن خالد جہنی۔ ابو السمار بشر بن سمیط قابسی (جنھون نے عبد الرحمن بن عقیل کو شہید کیا اور اُن کا اسباب لیا تھا) قتل کرکے آگ مین جلادیے گئے۔ خولی بن یزید اصبحی جسنے امام علیہ السلام کا سر اُتارا تھا خوف جان سے چھپ گیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے لوگ پہونچ گئے اور اُسکا سر کاٹ کر مختار کے پاس لائے مختار نے اُس کو جلوا دیا۔ ان لوگون کے قتل ہونے کے بعد عمرو بن سعد بن ابی وقاص کے قتل کا حکم صادر ہوا اگرچہ اسنے عبد اللہ بن ابی جعدہ کی معرفت مختار سے امن حاصل کرلیا تھا لیکن ابو عمرہ حسب حکم مختار اُسکا سر کاٹ لایا اتفاق یہ کہ مختار کے پاس اُسوقت اس کا بیٹا حفص بیٹھا ہوا تھا دریافت کیا تم اسکو پہچانتے ہو جواب دیا ہان لیکن اسکے بعد زندگی کا مزہ نہین ہے مختار نے اسکے بھی قتل کا حکم دیکر کہا وہ (یعنی عمرو بن سعد) بعوض خون حسینؑ تھا اور یہ (یعنی حفص بن عمرو) علی اصغر بن حسینؑ کے خون کا بدلہ ہے اور ان دونون کے سر محمد بن حنفیہ کے پاس بھیجد۔ یے اور یہ لکھا کہ قاتلین حسینؑ بن علیؑ مین سے جن لوگون پر میرا قابو چل گیا تھا اُن کو تو مین نے قتل کرڈالا ہے اور باقی لوگون کی گرفتاری اور قتل کی فکر مین ہون عمرو بن سعد کے بعد حکیم بن طفیل طائی بھی پیش کیا گیا جس نے امام حسینؑ پر تیر چلایا تھا۔ اور عباس کا اسباب لیا تھا عدی بن حاتم نے حاضر ہوکر سفارش کی لیکن ابن کامل نے اس سے پیشتر بخیال سفارش عدی بن حاتم اُسکو قتل کرڈالا تھا۔ پھر مرہ بن منقذ بن عبد القیس قاتل علی اصغر بن حسینؑ کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا لوگون نے پہونچکر اس کے گھر کا محاصرہ کرلیا مرہ گھر سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکلا اور نیزہ بازی کے جوہر دکھاتا ہوا مصعب بن زبیر کے پاس بھاگ کر چلا گیا لیکن اس خلفشار مین ایک ہاتھ بیکار ہوگیا۔

Marfat.com

پھر زید بن لقاد جبانی کی گرفتاری جاری ہوئی چارون طرف سے سپاہیون نے گھیر لیا چونکہ اسنے عبداللہ بن مسلم بن عقیل کو تیر سے شہید کیا تھا ابن کامل نے کہا اسپر تیر برساؤ سبھون نے تیر مارتے مارتے گرا دیا اور زندہ گرفتار کر کے جلا دیا سنان بن انس نخعی جس نے حسینؑ بن علیؑ کو نیزہ مارکر زمین پر گرایا تھا اور بقول بعض تن شریف سے سر مبارک بھی اِسی نے جدا کر کے خولی کے حوالے کیا تھا بصرہ بھاگ گیا مختار نے اسکا گھر منہدم کرا دیا بعدہ عمرو بن صبح صدائی کے گرفتار کر لانے پر سپاہیون کو متعین کیا مشکین بندھی ہوئی پیش کیا گیا مختار نے حکم دیا اسکو برچھی سے مار ڈالو محمد بن اشعث قادسیہ کے قریب ایک قریہ مین تھا اسکی گرفتاری کا حکم دیا محمد بن اشعث یہ سنکر مصعب بن زبیر کے پاس بھاگ گیا مختار نے اسکے مکان کو گروا دیا اور بقیہ لوگون کی گرفتاری کا حکم دیا جو شریک واقعہ کربلا اور قتل امام حسینؑ سے متہم تھے یہ لوگ اِس خبر سے مطلع ہو کر مصعب بن زبیر کے پاس چلے گئے اور مختار نے اُن کے مکانات منہدم کرا دیے۔

بعض مورخین کا بیان ہے کہ مختار کو قاتلین حسینؓ سے قصاص لینے کا خیال اِس وجہ سے پیدا ہوا تھا کہ یزید بن شراحیل انصاری ایک مرتبہ محمد بن حنفیہ کی خدمت مین حاضر ہوئے محمد بن حنفیہ نے بر سبیل تذکرہ فرمایا مختار کا یہ خیال ہے اور وہ اِس امر کا مدعی ہے کہ وہ ہمارا ہوا خواہ ہے حالانکہ اُس کے پاس قاتلین حسینؑ کرسیون پر بیٹھے ہوئے گپ مارا کرتے ہین مختار کے کان تک یہ خبر پہونچی تو اُسنے قاتلین حسینؑ کی قتل کی قسم کھالی اور اُسی وقت سے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر قتل کرانے لگا۔

جس وقت مختار کو آخر ستلاہ مین ہم کو نہ سے فراغت حاصل ہو گئی تو اُس نے ابراہیم بن اشتر کو جنگ عبیداللہ بن زیاد کے لیے روانہ کیا اور اپنے نامی نامی مصاحبین اور نامور نامور شہسوارون جنگ آورون کو مع اُس کرسی کے اسکے ہمراہ کر دیا جس سے وہ مدد طلب کرتا تھا یہ ایک کرسی سونے سے منڈھی ہوئی تھی اپنے گروہ والون سے اُسنے کہہ رکھا تھا کہ جیسا بنی اسرائیل مین تابوت سکینہ تھا ویسا ہی تم مین یہ کرسی ہے

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کرسی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کی تھی جسکو مختار نے طفیل بن جعدہ بن ہبیرہ سے لیا تھا جو ام ہانی بنت ابی طالب یعنی ہمشیرہ علی بن ابی طالب کا بیٹا تھا بعض کہتے ہین کہ یہ کرسی طفیل ایک روغن فروش کی دوکان سے اٹھا لایا تھا امیر المؤمنین کی نہ تھی ابراہیم بن اشتر کوفے سے روانہ ہوکر عراق کو چھوڑتا ہوا سرزمین موصل مین پہونچا جسپر ابن زیاد نے اِس سے پیشتر قبضہ کرلیا تھا لڑائی ہوئی میدان ابراہیم کے ہاتھ رہا اور ابن زیاد کی فوج شکست کھا گئی ابن زیاد مارا گیا سر کاٹ کر نعش کو جلا دیا گیا اس واقعہ مین شرجیل بن ذی الکلاع حمیری بھی مارا گیا جو سواران شام کا سپہ سالار تھا۔ مفتاح النجا مین لکھا ہے کہ واقعہ مختار مین ملک شام کے ستر ہزار آدمی کام آئے مختار نے تین ہزار آدمیون کا ایک لشکر بظاہر ابن زبیر کی اعانت کے نام سے مدینے کی طرف روانہ کیا مگر ابن زبیر کے خیالات مختار کی طرف سے بدل گئے تھے اِس لیے اِس فوج کو راستے مین برباد کرا دیا اس واقعہ سے مختار کو ابن حنفیہ اور ابن زبیر کے لڑا دینے کا موقع مل گیا فوراً ایک شکایت آمیز خط لکھ بھیجا جس کا یہ مضمون تھا مین نے ایک لشکر آپ کی فرمانبرداری اور دشمنان اہل بیت کے ذلیل کرنے کو روانہ کیا تھا ابن زبیر نے اِن کے ساتھ یہ یہ برتاؤ کیے ہین اگر آپ اجازت دیجیے تو مین ایک لشکر مدینے کی طرف روانہ کرون بشرطیکہ آپ بھی اپنی طرف سے ایک آدمی بھیجدیجیے تاکہ لوگون کو یہ معلوم ہو جائے کہ مین آپ کا مطیع ہون محمد بن حنفیہ نے جواباً لکھا مین تمھارا قصد تمھاری حق شناسی کو جانتا ہون میرے نزدیک محبوب ترین امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر قدم نہ رکھا جائے پس تم حتی الامکان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور مسلمانون کی خونریزی سے محترز رہو اگر میرا قصد لڑائی کا ہوتا تو میرے پاس لوگ بہت جلد مجتمع ہو جاتے میرے معین و مددگار بکثرت ہین لیکن مین نے ان کو معزول کر رکھا ہے اور مین صبر و شکر کر رہا ہون تا آنکہ اللہ جل شانہ کوئی حکم صادر فرمائے اور وہی خیر الحاکمین ہے۔ شرفاے کوفہ جنھون نے مختار کے خوف سے جلاوطنی اختیار کر لی تھی رفتہ رفتہ مصعب برادر

Marfat.com

عبداللہ بن زبیر والی بصرہ سے آملے جو امام حسین کے داماد اور بی بی سکینہ دختر امام شہید کے شوہر تھے شبث بن ربعی واغوثاہ واغوثاہ چلاتا ہوا بعدہ محمد بن اشعث آیا اور مختار پر حملہ کرنے کی تحریک کی مصعب نے مہلب بن ابی صفرہ کو جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے فارس کا گورنر تھا بلا بھیجا وہ ایک عظیم الشان لشکر اور ضرورت سے زیادہ مال واسباب لیکر بصرہ مین داخل ہوا مختار کو مصعب کی چڑھائی کی خبر لگی تو اُس نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کی ترغیب دیکر ایک چھوٹا سا لشکر احمر بن شمیط کے ساتھ روانہ کیا مقام مذار مین فریقین نے صف آرائی کی مہلب نے ایسے سخت سخت حملے کیے کہ مختار کی سپاہ وسوارون کو شکست فاش ہوئی مصعب نے عباد کو حکم دیدیا کہ جس قدر لوگ قید کیے جائین قتل کر ڈالے جائین محمد بن اشعث نے سواران اہل کوفہ کو لیکر منہزم گروہ کا تعاقب کیا جس کو پایا قتل کر ڈالا مصعب نے فتحیابی کے بعد کوفہ کا رخ کیا جب مختار کو اسکی اطلاع ہوئی کہ ابن شمیت کو سخت ہزیمت ہوئی اور اُسکے تقریبًا کل ہمراہی معرکۂ جنگ مین کام آگئے اور یہ کہ مصعب برابر بڑھتے چلے آتے ہین تو وہ بقصد مقابلہ کوفے سے نکلا مختار نے حرورار مین قیام کر دیا اِس عرصے مین مہلب بھی آپہونچے اور لڑائی شروع ہوئی تمام رات لڑائی ہوتی رہی چارون طرف ایک شور قیامت برپا تھا صبح ہونے سے تھوڑا پہلے مختار کے ہمراہی آنکھین بچا بچا کر علیحدہ ہونے لگے مختار یہ رنگ دیکھکر قصر امارت مین جا چھپا مصعب نے قصر امارت کا محاصرہ کرکے رسد وغلہ بند کر دیا اور یہانتک انتظام کیا کہ مختار اور اُسکے ہمراہیون کا شدت تشنگی سے حال ابتر ہو چلا پانی مین شہد ملا کر پینے لگے جب اِس سے بھی سیری نہ ہوئی تو مختار نے اپنے ہمراہیون سے امن حاصل کرنے کو کہا کسی نے کچھ خیال نہ کیا تب مختار نے بالون مین تیل ڈالا عطر لگایا اور تقریبًا بیس آدمیون کو جن مین سائب بن سالک اشعری بھی تھا لیکر قصر امارت سے نکل کھڑا ہوا سائب ملامت کرنے لگا مختار نے کہا تف ہو تجھپر اے احمق مین نے دیکھا کہ ابن زبیر نے حجاز پر قبضہ کر لیا اور نجدہ نے یمامہ پر اور ابن مروان نے شام پر اور مین بھی انھین لوگون کی طرح تھا لیکن مین جبکہ عرب اس سے غافل ہو گیا تھا

Marfat.com

اہل بیت کے خون کا بدلہ لینے کا طالب ہوگیا اگر تیری یہ نیت نہو تو اپنے بازو پر لڑ سائب یہ سنکر خاموش ہوگیا اور مختار آگے بڑھا لڑائی ہونے لگی بالآخر طرفہ وطراف پسران عبداللہ بن دجاجہ حنیفی کے ہاتھ اسکی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔ مختار کے مارے جانے کے بعد اہل قصر نے مصعب کے پاس پیام بھیجا اور مصعب کے کہنے سے دروازہ کھولدیا مہلب نے اِن کے قتل کرنے سے منع کیا مگر شرفائے کوفہ نے اس سے اختلاف کیا پس مصعب نے باتفاق رائے اِن لوگون کے سب کو قتل کرا دیا بعد اِس کے مصعب کے حکم سے مختار بن ابی عبید ثقفی کی ہتیلیان کاٹ کر دروازۂ مسجد پر لٹکا دی گئین جن کو حجاج نے اپنے زمانۂ حکومت مین اُتروایا۔

جلد دوم عقد الفرید مطبوعۂ مصر کے صفحۂ ۳۱۹ مین مرقوم ہے کہ مختار جس وقت قاتلین حسینؑ اور شرفا کو نیست ونابود کر چکا تو اسنے اور صلحائے امت کے استیصال کی فکر کی لوگون پر اِسکا قصد اور خبث نفس ظاہر ہوگیا اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا تھا کہتا تھا کہ میرے پاس جبرئیلؑ مین وحی لیکر آتے ہین اور طبقات دول اسلام مین ذہبی کہتے ہین کہ مختار کہتا تھا مجھے علم غیب ہے اور اللہ پاک کے لیے دو ہاتھ ثابت کرتا تھا اور نزل الابرار مین لکھا ہے کہ مختار کہتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ مین حلول کیا ہے[سلہ]۔

ترمذی نے عبداللہ بن عمر سے جو روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہی فی ثقیف کذاب ومبیر یعنی قوم بنی ثقیف مین ایک جھوٹا اور ایک مفسد و ہلا کو ہوگا اِسی طرح ابو نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سے مسلم نے جو روایت کی ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو سولی دی تو اسما اُن کی والدہ نے کہا کہ آنحضرت نے ہم سے بیان کیا تھا ان فی سقیف کذابًا ومبیرًا سو علما کذاب کو اِسی مختار پر اور مبیر کو حجاج بن یوسف پر حمل کرتے ہین۔ مختار اگرچہ صاحب علم وفضل تھا مگر صحابی نہ تھا ہان اسکا باپ جلیل القدر صحابیون مین سے تھا اور اول اول مختار اہل بیت سے نہایت دشمنی رکھتا تھا یہانتک کہ اُن کی عداوت مین مشہور تھا اور بعد از شہادت امام حسینؑ اظہار محبت کیا اور یہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تھا چنانچہ ملل ونحل مین شہرستانی

[سلہ] نزل الابرار کی عبارت ہے قیل انہ کان یقول ان جبریل ینزل علیہ قیل کان یقول ان اللہ تعالیٰ حل فیہ ۱۲ منہ

Marfat.com

کہتا ہے کہ مختار پہلے خارجی تھا پھر زبیری بنا پھر شیعی اور کیسانی ہو گیا قصۂ مختصر مختار اور اُس کے متبعین جناب امیر کے بعد بلا فاصلہ محمد بن حنفیہ کو امام اور مہدی جانتے تھے اور بعض نے لکھا ہے کہ مختاریہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی امامت کے بھی مقر تھے اور کہتے تھے کہ امام حسینؑ کے بعد کار امامت محمد بن حنفیہ سے متعلق ہو گیا ہے مختاریہ وہی لوگ تھے جنھیں کیسانیہ کہتے تھے مختار نے اُنکا نام مختاریہ مقرر کر دیا تھا جبکہ مختار مارا گیا اور لوگ اُس کے افعال واقوال پر نکتہ چینی کرنے لگے تو مختاریہ نے دوبارہ اپنے کو کیسانیہ مشہور کر دیا۔

جب محمد بن حنفیہ نے انتقال کیا تو کیسانیہ امامت مین مختلف ہو گئے بعض نے کہا ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ کی طرف امامت منتقل ہو گئی۔ تاریخ فرشتہ مین جہانکشا سے نقل کیا کہ کیسانیہ کی رائے وعقیدہ یہ ہے کہ اسمعیل بن جعفر صادق اپنے باپ کے بعد زندہ تھے اور وہ اپنے باپ کے بعد امام تھے نہ موسی کاظم اور اسمعیل کے بعد اُن کے بیٹے محمد کو امامت پہونچی اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر مین کچھ کیسانیہ اسماعیلیہ بھی ہو گئے تھے۔

تیسرے کربیہ ابو کریب ضریر کے اصحاب ہین یہ لوگ حضرت علی مرتضٰی کے بعد محمد بن حنفیہ کو امام جانتے ہین اسلیے کہ اُنھون نے نشان لشکر بصرہ مین انکو دیا تھا اِس امر کو محمد بن حنفیہ کی امامت پر نص مانتے ہین اور اِنکا زعم یہ ہو کہ محمد بن حنفیہ زندہ ہین مرے نہین مدینے کے پاس کوہ رضوی کے ایک درے مین اپنے چالیس اصحاب کے ساتھ مخفی ہین اور اُنکے پاس دو چشمے قدرت سے شہد و پانی کے جاری ہو گئے ہین امام منتظر و مہدی موعود وہی ہین وہ ظہور کرینگے تو سارا عالم عدل سے بھر جائے گا کثیر شاعر کہ اُنکا ایک شیعہ ہے کہتا ہے۔

الا ان الائمة من قريش	ولاة الامر اربعة سواء
یعنی خبردار ہو کہ امام قریش مین سے چاہیے	اور حاکم دین اسلام کے چار ہین پورے پورے
فسبطٌ سبط ايمان وبر	وسبط غيّبته كربلاء
پس اُنمین سے ایک حضرت حسنؑ ہین جو کان ایمان ونیکی کے فرزند ہین	اور دوسرے حضرت حسینؑ ہین جنکو کربلا نے غائب کیا ہے

وسبط

Marfat.com

وسبط لا یذوق الموت حتی	یقود الخیل یقدمہ اللواء
اور تیسرے محمد بن حنفیہ ہین جو نہین مرینگے یہانتک کہ	سردار ہونگے لشکر کے اُنکے آگے آگے جھنڈا ہو گا
یغیب فلا یرے فیہم زمانا	برضوی عندہ عسل وماء
غائب ہو جا ئینگے پس نہین دیکھے جائینگے لوگوں مین ایک مانہ تک	کوہ رضوی مین اُنکے پاس شہد اور پانی کے چشمے ہونگے

بعض کہتے ہین کہ یہ شعر اسمٰعیل بن محمد حمیری کے ہین جسکا لقب سید ہے کہ وہ پہلے کیسانی تھا پھر اِس عقیدے کو ترک کر کے دین جعفر مین آگیا اور ایک قصیدہ اپنی توبہ اور انابت کے باب مین لکھا جسکا ایک شعر یہ ہے ؎

تجعفرت باسم اللہ واللہ اکبر	وایقنت ان اللہ یعفو ویغفر

اور یہ لوگ اکثر جمعہ کی راتون کو اُس پہاڑ مین جمع ہو کر عبادت کیا کرتے تھے ۔
شیعون مین سے پہلے جو شخص صاحب الزمان کے مخفی ہونے کا قائل ہوا ہے وہ یہی ابوکریب ہے کہ کہتا تھا امام دشمنون کے خوف سے چھپ گئے ہین پھر ایک مدت کے بعد ظاہر ہونگے اور زمین کو عدل سے بھر دینگے اور یہ بات پھر شیعون مین خوب رائج ہو گئی اور جو امام جن شیعون کی مرضی کے موافق تھا وہ اُسی کو صاحب الزمان جانکر دشمنون کے خوف سے اُسکے غائب ہو جانے کے قائل ہو گئے ۔

چوتھے اسحاقیہ یہ لوگ اسحاق بن عمر کی طرف منسوب ہین یہ محمد بن حنفیہ کی موت کے قائل ہین اور انکا عقیدہ یہ تھا کہ امامت نے محمد بن حنفیہ کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے ابو ہاشم عبداللہ کی طرف انتقال کیا ابو ہاشم کے بعد اُنکی اولاد مین امامت کو منتقل جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ہر ایک باپ اپنے بیٹے کے لئے وصیت کرتا گیا تھا مستفاد از تحفۂ اثنا عشری ۔

پانچوین ہاشمیہ شہرستانی نے ملل ونحل مین کہا ہے کہ جو لوگ محمد بن حنفیہ کے بعد امامت کو اُن کے بیٹے ابو ہاشم مین مانتے ہین اُنکا نام ہاشمیہ ہے انکا اعتقاد یہ ہے کہ ابو ہاشم عبداللہ کو محمد بن حنفیہ سے اسرار علوم پہونچے تھے اور اُنکو نفسون پر آفاق کے مطابق کرنے کے طریقے اور تنزیل کی تاویل اور ظاہر کو باطن سے ملانے کے

Marfat.com

حالات معلوم ہوے تھے ان کے نزدیک ہر ظاہر کے لئے باطن ہے اور ہر شخص کے لئے روح ہے اور ہر تنزیل کے لئے تاویل ہے اور جو مثال اِس عالم مین موجود ہے اُسکے لئے اُس عالم مین حقیقت موجود ہے اور جسقدر حکمتین اور اسرار آفاق مین منتشر ہین وہ سب ایک شخص انسانی مین موجود ہین اور وہ وہ علم ہے جو علی علیہ السّلام نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو بتلایا تھا اور اُنھون نے وہ اسرار اپنے بیٹے ابو ہاشم کو سکھائے اور جس شخص مین یہ تمام مجتمع ہو وہ امام برحق ہے اور بعد انتقال ابو ہاشم کے ہاشمیہ مین اختلاف پیدا ہو کر پانچ فرقے ہوگئے **ایک** فرقہ کہتا ہے کہ ابو ہاشم جب ملک شام مین سلیمان بن عبدالملک کے پاس گئے اور اُسنے اُنکو دودھ مین زہر دلوایا اور یہ قریب المرگ ہوگئے تو حمیمہ (بضم حاے حطی) کو کہ ارض شراط (بہ شین معجمہ) ضلع بلقا ملک شام مین ایک مقام کا نام ہے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس چلے گئے امامت کے لیے اُن کے حق مین وصیت کی تھی اور اس گھرانے مین امامت ابوالعباس سفاح تک جاری رہی یہ لوگ کہتے ہین کہ خاندان عباس خلافت کے لئے اور سب سے زیادہ مستحق ہے کیونکہ نسب مین رسول علیہ السّلام کے ساتھ اتصال رکھتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عباس رضی اللہ عنہ دراثت کے لئے اولے تھے **دوسرے** فرقے نے کہا کہ ابو ہاشم کے بعد امامت اُنکے بھتیجے حسن بن علی بن محمد بن حنفیہ کو پہونچی **تیسرے** فرقے نے کہا کہ ابو ہاشم نے اپنے بھائی علی بن محمد بن حنفیہ کے لیے وصیت کی تھی انکی راے یہ ہے کہ امامت محمد بن حنفیہ کے گھرانے سے غیر لوگون کی طرف نہین آئی **چوتھے** فرقے نے یہ کہا کہ ابو ہاشم نے عبداللہ بن حرب کندی کے لیے امامت کی وصیت کی تھی اور امامت بنی ہاشم سے نکلکر عبداللہ کو پہونچی **پانچوین** وہ لوگ ہین جنھون نے عبداللہ بن حرب کندی مین بد دیانتی اور کذب و خباثت پاکر اُس سے قطع تعلق کیا اور کہنے لگے کہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب امام ہین۔ اصحاب عبداللہ بن معاویہ اور اصحاب محمد بن علی کے درمیان معاملہ امامت مین

بڑا اختلاف ہے ہر ایک دعوی کرتا ہے کہ ابو ہاشم نے ہمارے مقتدا کے حق مین وصیت کی تھی اب ہم دونون عبد اللہ اور محمد بن علی کے فرقون کے حالات علٰحدہ علٰحدہ بیان کرتے ہین۔

چھٹے حربیہ جو کندیہ کے لقب سے بھی ملقب ہین یہ لوگ عبد اللہ بن حرب کندی کے پیرو ہین جو ہاشمیہ مین سے ایک سرگروہ تھا اور ابو ہاشم بن محمد بن حنفیہ کے بعد عبد اللہ بن حرب کو امام جانتے ہین کہتے ہین کہ اُسکی امامت کے لیے ابو ہاشم نے وصیت کردی تھی اور ابو ہاشم کی روح نے عبد اللہ مین حلول کیا ہے یہ عبد اللہ صاحب علم و دیانت نہ تھا اس کا یہ مذہب ہے کہ روحین ایک شخص سے دوسرے شخص مین تناسخ کرتی ہین اور روح کو ثواب و عذاب اِسی تناسخ اور تبدیل ابدان کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور دعوی کرتا تھا کہ حضرت عیسٰی کی روح نے مجھ مین حلول کیا ہے اور الوہیت اور نبوت کا مدعی تھا اور کہتا تھا مجھے علم غیب ہے اُس کے شیعہ اُس کی عبادت کرتے تھے اور قیامت کا انکار کرتے تھے کہتے تھے کہ تناسخ دنیا مین ہوتا ہے اور ثواب و عذاب انھین اشخاص مین ہوتا رہتا ہے اور قرآن مین جو آیا ہے لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اُنپر گناہ نہین جو پہلے کھا چکے جب آگے ڈرے اور ایمان لائے اور نیک کام کئے پھر ڈرے اور ایمان لائے پھر ڈرے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اس آیت مین عبد اللہ یون تاویل کرتا تھا کہ جو شخص امام تک پہونچ گیا اور اُسے پہچان لیا اُس سے تمام شرعی احکام اور حرج ساقط ہو جاتے ہین جو کچھ چاہے کھائے اُسپر کوئی گناہ نہین وہ کامل ہر اور مقصد اعلیٰ کو پہونچ گیا ہے

Marfat.com

شہرستانی کہتا ہے کہ اس گمراہی سے مذہب خرمیہ اور مزدکیہ عراق مین پیدا ہوا
جب عبداللہ نے خراسان مین انتقال کیا تو اُسکے بعض اصحاب کہنے لگے وہ ابھی نہین
مرا ہے زندہ ہے رجوع کرے گا اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ مرگیا اُسکی روح نے اسحاق
بن زید بن حارث انصاری مین حلول کیا ہے یہ لوگ حارثیہ کہلاتے تھے
حارثیہ کہتے ہین کہ آرام سے زندگی بسر کرنا چاہیئے کسی پر کوئی تکلیف نہین اُنھون نے
تمام محرمات کو مباح قرار دیدیا ہے۔

ساتوین طیاریہ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ طیاریہ عبداللہ بن معاویہ بن
عبداللہ بن جعفر طیار کی طرف منسوب ہین شفاے قاضی عیاض مین اس کی جگہ
طیارہ بھی لکھا ہے انکا عقیدہ یہ تھا کہ ابوہاشم بن محمد حنفیہ نے عبداللہ بن معاویہ

بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کے لیے امامت کی وصیت کر دی تھی اسلیے بعد ابو ہاشم کے عبداللہ امام ہین ان عبداللہ کی بیعت خلافت کوفے مین کی گئی تھی لیکن عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کے غالب ہو جانے سے مداین چلے گئے اوران کے پیچھے پیچھے اکثر اہلِ کوفہ وغیرہ شیعان علی بھی چلے آئے تھے پس انھون نے جبال کا رخ کیا اور اُسپر قبضہ حاصل کر کے حلوان قومس اصفہان اور رے پر بھی قابض اور متصرف ہو گئے اور اصفہان مین قیام کر دیا۔ جب یزید بن عمر بن ہبیرہ والیِ عراق ہو کے آیا تو اُسنے عبداللہ بن معاویہ کو ہزیمت دی عبداللہ بن معاویہ نے خراسان مین جا کے دم لیا۔ منجملہ اُن لوگون کے جو عبداللہ بن معاویہ کے ہمراہیون مین سے گرفتار کیے گئے تھے عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس بھی تھے حرث بن قطن ہلالی کی سفارش سے وہ رہا ہو گئے رہائی کے بعد اُنھون نے عبداللہ بن معاویہ کے معائب بیان کیے اور اُن کے ہمراہیون کو خلاف وضع فطرت افعال کرنے سے متہم کیا آخر کار عبداللہ بن معاویہ نے بامیدِ امداد ابو مسلم خراسان کا راستہ اختیار کیا جسکے حکم سے ابو نصر مالک بن ہثیم خزاعی والیِ ہرات نے اُن کو مار ڈالا جیسا کہ تم اوپر پڑھ آئے ہو باوجودیکہ ابو مسلم لوگون کو حمایت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دیتا تھا ابو نصر مالک نے عبداللہ بن معاویہ سے نسب دریافت کیا تھا تو اُنھون نے بتایا مالک نے کہا عبداللہ وجعفر کو تو مین جانتا ہون لیکن معاویہ کو مین نہین جانتا کہ اُن بزرگون مین سے کسی کا نام رہا ہو عبداللہ بن معاویہ نے جواب دیا میرے دادا عبداللہ بن جعفر جن دنون شام مین معاویہ کے پاس تھے میرے باپ پیدا ہوے معاویہ نے ایک لاکھ درم اِس تقریب سعید مین بھیجدئے مگر شرط یہ کی کہ مولود کو میرے نام سے موسوم کرو مالک بولا چونکہ تم لوگون نے اسماے خبیثہ کو نہایت ذلیل وکم قیمت پر خرید کیا ہے لہذا تمھارا کوئی حق ہمپر نہین۔

آٹھوین حسنیہ کتاب دوم ناسخ التواریخ کی جلد سوم کے صفحہ ۲۰۷ مین لکھا ہے

کہ جماعت کیسانیہ ہین سے ایک فرقہ کو حسانیہ کہتے ہین یہ حسان سراج کے اصحاب ہین ان کا قول یہ ہے کہ امام چار ہین امیرالمؤمنین علی اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ امام ہین اور چوتھے محمد بن حنفیہ ہین۔

نوین عباسیہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ابو ہاشم بن محمد حنفیہ کے بعد امامت حضرت علی بن ابی طالب کے گھرانے سے نکل گئی اور اولاد عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہوگئی اِس سے پیشتر ہم بیان کر آئے ہین کہ جبکہ ابو ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس سے شام سے آتے ہوے حمیمہ (مضافات بلقار) مین محمد بن عبداللہ بن عباس کے پاس ٹھہرے اور وہین جان بحق تسلیم کی تو بوقت وفات خلافت اسلامی حاصل کرنے کی وصیت کر گئے چونکہ اس سے پیشتر ابو ہاشم نے شیعون کو جو عراق اور خراسان ہین تھے اس امر سے مطلع کر دیا تھا کہ عنقریب امامت و خلافت **محمد بن علی** کی اولاد مین منتقل ہونے والی ہے اِس وجہ سے ابو ہاشم کی وفات کے بعد اُنکے ہوا خواہون نے محمد بن علی کی خدمت مین حاضر ہو کے خفیہ طور سے اُن کی بیعت کر لی اور اُنھون نے بھی عہد حکومت عمر بن عبدالعزیز مین اپنے دعاۃ کو اطراف و جوانب ممالک اسلامیہ کی جانب بھیجدیا ازانجملہ میسرہ عراق کی جانب محمد بن خنیس۔ ابو عکرمۃ السراج (یعنی ابو محمد صادق) اور حیان عطاء (ابراہیم بن سلمہ کا ماموں) خراسان کی جانب بھیجے گئے چنانچہ یہ لوگ خراسان پہونچ کے در پردہ لوگون کو خلافت عباسیہ کی ترغیب دینے لگے اس خراسان نے عام طور سے بطیب خاطر ان کی دعوت قبول کر لی بعد چند دنون کے محمد بن خنیس وغیرہ اِن لوگون کے خطوط لیکر میسرہ کے پاس آئے جنھون نے ان کی دعوت قبول کی تھی اور میسرہ نے ان خطوط کو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس بھیجدیا اِس کے بعد ابو محمد صادق نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے لیے بارہ نقیب منتخب کئے دعاۃ بنی عباس **نقبا** کہلاتے ہین جنکے یہ اسما تھے سلیمان بن کثیر خزاعی۔ لاہز بن قریظ تمیمی۔ قحطبہ بن شبیب طائی۔

موسیٰ بن کعب تمیمی۔ خالد بن ابراہیم۔ قاسم بن مجاشع تمیمی۔ ابو النجم عمران بن اسماعیل (ابو معیط کا آزاد غلام) مالک بن ہیثم خزاعی۔ طلحہ بن زریق خزاعی۔ ابو حمزہ بن عمر بن اعین (خزاعہ کا آزاد غلام) ابو علی شبل بن طہمان ہروی (بنو حنیفہ کا آزاد غلام) عیسیٰ بن اعین۔ اور ان کے بعد ستر آدمیوں کو دعوت دینے کے لئے انتخاب کیا محمد بن علی نے ایک ہدایت آمود خطان لوگون کو لکھ کے مرحمت کیا تاکہ اسکے مطابق لوگون کو دعوت دین اور عمل درآمد کرین ایک مدت تک یہی معمول رہا بعد ازان سنہ ۱۰۲ ہجری زمانہ گورنری سعید خذینہ و عہد خلافت یزید بن عبد الملک مین میسرہ نے اپنے ایلچیون کو عراق سے خراسان کی طرف روانہ کیا اتفاق سے یہ راز طشت از بام ہو گیا سعید خذینہ نے میسرہ کے ایلچیون کو گرفتار کرالیا عند الاستفسار ایلچیون نے اپنے کو سوداگر ظاہر کیا ربیعہ اور یمن کے چند لوگون نے انکی فعل ضامنی کر لی رہا کر دئے گئے سنہ ۱۰۴ مین محمد بن علی کا بیٹا عبد اللہ سفاح پیدا ہوا اسی زمانے مین ابو محمد صادق دعاۃ خراسان کے ایک گروہ کو لئے ہوئے محمد بن علی سے ملنے کو آگیا محمد بن علی نے عبد اللہ سفاح کو باہر نکال کے ابو محمد صادق وغیرہ کو دکھلا کے کہا کہ اسکے ہاتھ پانون چومو یہی تمھارا سردار ہو گا اسی کے ہاتھ سے یہ کام انجام پذیر ہو گا اُسوقت عبد اللہ سفاح کی عمر پندرہ دن کی تھی۔ پھر اس دعوت مین بکیر بن ماہان بھی سندھ سے آکے شریک ہو گیا یہ جنید کے ساتھ سندھ مین تھا جب جنید معزول کیا گیا تو بکیر کوفے مین چلا آیا ابو عکرمہ ابو محمد صادق محمد بن خنیس و عمار عبادی (ولید ازرق کے ماموں) سے ملاقات ہوئی ان لوگون نے بنو ہاشم کی خلافت کی دعوت کا تذکرہ کیا بکیر نے بطیب خاطر منظور کر لیا یہ واقعہ اواخر سنہ ۱۰۵ کا ہے بعد اسکے سنہ ۱۰۷ زمانہ گورنری اسد قسری و عہد خلافت ہشام مین بکیر نے ابو عکرمہ ابو محمد صادق محمد بن خنیس عمار عبادی اور زیاد کو مع چند دیگر شیعون کے خراسان کی طرف خلافت عباسیہ قائم کرنے کی ترغیب دینے کو روانہ کیا کسی نے اسد قسری تک یہ خبر پہونچا دی اسد نے جن جن کو ان مین سے پایا ان کے ہاتھ کٹوائے صلیب دیدی عمار بھاگ کے بکیر کے پاس چلا آیا بعض کا بیان ہے

Marfat.com

کہ پہلا جو شخص محمد بن علی کی جانب سے وارد خراسان ہوا وہ ابو محمد زیاد (ہمدان کا آزاد غلام) تھا اسکو سنہ ۱۰۹ زمانۂ گورنری اسد و عہد خلافت ہشام مین محمد بن علی نے روانہ کیا تھا اور یہ ہدایت کی تھی کہ یمن مین قیام کرنا مضر سے بہ نرمی و ملاطفت پیش آنا اور غالب نیشاپوری سے جو کہ بنو فاطمہ کا ہوا خواہ ہے احتراز کرنا پس زیاد نے سردی کا موسم مرو مین بسر کیا شیعان علی اُسکے پاس آتے جاتے رہے اتفاق سے اسدکو اسکی اطلاع ہوگئی فورًا زیاد کو گرفتار کرا ے مع اور دس آدمیون کے جو کہ کوفے کے رہنے والے تھے قتل کرڈالا۔ اسکے بعد خراسان مین کوفے کا ایک شخص کثیر نامی آیا اور ابو نجم کے مکان پر مقیم ہوا دو یا تین برس تک دعوت دیتا رہا اسد بن عبداللہ نے سنہ ۱۱۷ اپنے دوبارہ گورنری کے زمانے مین سلیمان بن کثیر۔ مالک بن ہیثم موسیٰ بن کعب اور لاہز بن قریظ کو گرفتار کرا کے تین تین سو کوڑے پٹوا کے قید کردیا سنہ ۱۱۸ کے شروع ہوتے ہی بکیر نے عمار بن زید کو ہوا خواہان بنو عباس کا سردار بنا کے خراسان کی جانب روانہ کیا مرو مین پہونچ کے اسنے اپنے کو خراش کے نام سے موسوم کیا جب لوگ اسکے مطیع ہوچلے تو خرمیہ کی تعلیم دینے لگا۔ عورتون کو مباح کردیا صوم وصلوٰۃ اور حج کی تاویل کرکے کہنے لگا کہ صوم کے معنے یہ ہین کہ ذکر امام کا روزہ رکھو اور اُسکا نام کبھی بھولکر بھی زبان پر نہ لاؤ اور صلوٰۃ کے معنے یہ ہین کہ اُسکے لیے دعا کرو حج یہ ہے کہ اُسکی طرف قصد کرو خراش ایک نصرانی کوفے مین تھا مالک بن ہیثم اور حریش بن سلیم نے اس کی باتون پر عمل کیا۔ اسدکو اسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے عمار بن زید یعنی مصنوعی خراش کو گرفتار کرا کے صلیب دیدی محمد بن علی تک یہ خبر پہونچی تو اُنھون نے اہلِ خراسان سے خط و کتابت بند کردی اس لیے کہ اِن لوگون نے خراش کی تقلید کرلی تھی سنہ ۱۲۰ مین اہلِ خراسان کی طرف سے سلیمان بن کثیر حالات عرض کرنے اور عفو تقصیر کرانے کی غرض سے محمد بن علی کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے ایک خط اہلِ خراسان کے نام لکھکر اُس کے حوالے کیا جسمین سوا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اور کچھ نہ تھا اہلِ خراسان یہ دیکھ کے بہت رنجیدہ ہوئے

Marfat.com

اور اُنھون نے یہ سمجھ لیا کہ خراش کے کرتوتون کی بدولت امام وقت ہم سے ناراض ہوگئے ہین سلیمان کی واپسی کے بعد محمد بن علی نے بکیر بن ماہان کو ایک خط دیکے روانہ کیا جس مین خراش کی مذمت اور برائیان تھین اہل خراسان سنے باورنکیا بکیر مجبور ہوکے محمد بن علی کے پاس چلا آیا تب اُنھون نے چند عصا مرحمت فرما کے دوبارہ بھیجا بعض پر لوہا بعض پر تانبا لگا ہوا تھا بکیر نے سبھون کو مجتمع کرکے ہر ایک کو ایک عصا دیا ہوا خواہان دولت عباسیہ کو اس سے یقین ہوگیا اپنے کیے پر پشیمان ہوئے توبہ کی ۱۲۴ھ کا جون ہی دور شروع ہوا محمد بن علی داعی اجل کو لبیک کہہ کے راہی ملک جاودانی ہوے مرتے وقت اپنے لڑکے **ابراہیم** کو اپنا جانشین بناگئے اور دعاۃ کو اُن کی تقلید کی وصیت کرگئے اسی وجہ سے ہوا خواہان دولت عباسیہ اُنکو **امام** کہا کرتے تھے بکیر بن ماہان محمد بن علی کی خبر موت اور امام ابراہیم کی ہداتیین ودعالے کے خراسان کی طرف روانہ ہوا مرو مین پہونچ کے قیام کردیا شیعان علی ونقبار مجتمع کرکے امام ابراہیم کی ہداتیین سنائین سبھون نے بسرو چشم قبول ومنظور کیا اور جو کچھ ان لوگون کے پاس زر نقد جمع ہوگیا تھا سب کا سب بکیر کے حوالے کردیا جس کو بکیر نے ابراہیم کی خدمت مین لاکے پیش کردیا ان واقعات کے بعد اسی ۱۲۴ھ مین ابراہیم امام نے اپنی طرف سے اُن لوگون کے پاس جو خراسان مین دعوت دیتے تھے ابومسلم کو سند ولایت عنایت کرکے روانہ کیا تاکہ لوگون مین اُن کے احکام قائم رکھے اور اُن کی ہدایات کو جاری کرے۔

خلفاے عباسیہ کی سلطنت کا بانی یہی ابومسلم ہے اسی کی بدولت عباسی خلافت کی سلسلہ جنبانی جو ایک مدت سے ہورہی تھی مروان حمار کے عہد مین قوت پکڑ گئی اور اس شخص نے تمام ملک مین سازشون کا جال پھیلا دیا اور مروانی حکومت کی جڑ ہلا دی امام ابراہیم نے ابومسلم کے پاس دو رایت بھیجے جن مین سے ایک کا نام الظل تھا اور دوسرے کا نام السحاب تھا لڑائی مین یہ اپنے ہم خیالون کو سیاہ کپڑے پہناتے تھے اور علمون کے پھریرے سیاہ رکھتے تھے پھر بنی عباس نے

اپنے علم کے پھریرے کا رنگ سیاہ رکھا اسی وجہ سے انکو مسودہ کہنے لگے تھے اِس
لفظ مین میم مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور واو مشدد مکسور اور دال مفتوح ہے انتہا یہ تھی
کہ ان علمون کو اپنے ممبرون پر بھی نصب کرتے تھے اور عباسیون سے سیاہ لباس پہننا
اختیار کیا اور یہ رسم ابو جعفر منصور عباسیون کے دوسرے خلیفہ کے وقت سے جاری ہوا تھا
ایک بار ابو مسلم اور سلیمان بن کثیر خزاعی کو قریہ سفیدنج مین عید الفطر کا دن آگیا
سلیمان نے نماز پڑھائی لشکرگاہ مین ممبر تھا اُسپر چڑھ کے خطبہ دیا خطبے کے پہلے
نماز بلا اذان واقامت پڑھی اور پہلی رکعت مین چھ تکبیرین کہین دوسری مین پانچ
برعکس اسکے کہ نبی امیہ کرتے تھے کہ اُنکا دستور تھا کہ خطبہ نماز کے قبل پڑھتے اور نماز
کو اذان واقامت کے ساتھ ادا کرتے تھے پہلی رکعت مین چار تکبیرین کہتے تھے اور
دوسری مین تین اور یہ کل وہ امور تھے کہ امام ابراہیم اور اُن کے باپ نے اسکی
ہدایت کی تھی۔ ایک بار امام ابراہیم کا ایک خط جو ابو مسلم کے خط کے جواب مین تھا
مروان کے اہلکارون کے ہاتھ پڑ گیا لکھا تھا موقع اور قابو ملجانے سے اگر تمنے نصرو
کرمانی کا خاتمہ نکردیا تو سخت نالائقی کی بات ہے اور دیکھو خبردار خراسان پر متصرف
ہونے کے بعد خراسان مین کسی عربی زبان بولنے والے کو باقی نرکھنا مروان اِس خط کو
پڑھ کے سخت برہم ہوا اور اپنے عامل کو جو بلقار مین تھا لکھ بھیجا کہ حمیمہ جا کے ابراہیم بن
محمد کو پابزنجیر میرے پاس بھیجدو چنانچہ عامل بلقار نے ایسا ہی کیا اور مروان نے
ابراہیم کو حران مین قید کر دیا چنانچہ اُنکا وہین انتقال بھی ہوا امام ابراہیم نے
خود ہی اپنی موت کی خبر اپنے اہل بیت کو دی تھی اور اِن لوگون کو کوفے
چلے جانے کی ہدایت اور اپنے بھائی **ابوالعباس سفاح** کے لیے جسکا نام عبداللہ
ہے امامت کی وصیت کی تھی پس ابوالعباس مع اہل بیت اور بھائیون اور
برادرزادون اور چچون وغیرہ کے ماہ صفر مین کوفہ کو چلا گیا ابو سلمہ خلال وزیر
آل محمد اور شیعان علی کوفے کے باہر حمام اعین تک استقبال کو آئے ابو سلمہ نے
اِن لوگون کو ولید بن سعد بنو ہاشم کے آزاد غلام کے مکان پر ٹھہرایا اور کل سپہسالاران

وشیعان علی سے اِس راز کو چالیس راتون تک مخفی رکھا ابو سلمہ نے جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے اِس امر کی کوشش کی تھی کہ زمام خلافت آل ابی طالب کے سپرد کی جاوے لیکن شیعون مین سے ابو جہم نے مخالفت کر کے سمجھایا کہ ابھی اسکا وقت نہین ہے عجلت نکرو ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲ھ کو جمعہ کے دن لشکریان وہوا خواہان دولت عباسیہ مسلح ہو کے خالی سواریان لیے ہوے ابو العباس کی خدمت مین حاضر ہوے اور اُن کو مع اہلِ بیت کے سوار کرا کے دار الامارت مین لے گئے پھر ابو العباس دار الامارت سے نکل کے مسجد مین آیا اور خطبہ دیا نماز با جماعت پڑھی حاضرین نے بہ طیب خاطر بیعت کی بیعت لینے کے بعد دوبارہ ممبر کے اوپر کے زینے پر چڑھ گیا اور خطبہ دیا جس مین اپنے کو مستحق خلافت اور وارث ہونا بیان کیا تھا اور لوگون کے وظائف بڑھا دے ابو العباس تپ واعضا شکنی مین مبتلا تھا تکلیف سے بیٹھ گیا اُسکا چچا داؤد اُٹھا اور ممبر کے اوپر کے زینہ پر چڑھ کے بنو امیہ کی مذمت بیان کرتے ہوئے لوگون کو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کی اتباع کی ہدایت کی اور یہ بھی بیان کیا کہ کوفہ اُنکا دار الامارت ہے جہانسے وہ لوگ کبھی علٰحدہ نہونگے اور یہ کہ اس ممبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی خلیفہ سوائے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور امیر المؤمنین عبد اللہ بن محمد کے نہین چڑھا اس فقرے کے کہتے وقت سفاح کی طرف اشارہ کیا تھا اور یہ خلافت وحکومت ہمارے ہی خاندان مین رہیگی یہانتک کہ ہم اِسکو عیسیٰ بن مریم کے سپرد کر دینگے حالانکہ جب سفاح نے بنی امیہ سے لڑائی شروع کی تھی اور اُنکا ملک لینے کا ارادہ کیا تھا تو اُس وقت اُسکے ظاہر حال سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ اہلِ بیت پر جو ظلم بنی امیہ نے کئے ہین اُنکا بدلہ لینا چاہتا ہے اور پھر سلطنت علویین کو دلوانے کا قصد رکھتا ہے رات کے وقت ابو العباس دار الامارت سے نکل کے ابو سلمہ کے لشکر مین گیا اور اُسکے ساتھ اُسکے خیمے مین مقیم ہوا مگر دونون کے درمیان ایک پردہ حائل تھا۔کوفہ مین بیعت عامہ لینے کے بعد سفاح نے کوفہ اور سرزمین کوفہ کی نیابت اپنے چچا داؤد کو دی اور

Marfat.com

امدادی فوجین بلاد مختلف کی طرف روانہ کین ۱۳۲ھ مین مروان بن محمد مارا گیا اس
مروان کو مروان حمار بھی کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ مواقع جنگ پر نہایت برداشت
و تحمل اور دلیری سے کام لیتا تھا اور اسکے مخالفین اسکو جعدی کے لقب سے یاد
کیا کرتے تھے کیونکہ اسنے جعد بن درہم سے مذہب کی تعلیم پائی تھی اور وہ خلق قرآن کا
قائل اور زندقہ کی طرف مائل تھا اسکو خالد قسری نے ہشام کے حکم سے قتل کیا تھا
بنو عباس نے کامیابی حاصل کرکے بنو امیہ کے قتل پر کمر بین باندھ لین بچے بچے کو
ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کرنے لگے ایکبار عبداللہ بن علی مع اسی یا نوے نفوس
بنی امیہ کے نہر ابی فطرس کے کنارے ایک دسترخوان پر بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا تھا
اتفاقاً شبل بن عبداللہ (بنو ہاشم کا آزاد غلام) آگیا بنو امیہ کو اس عزت واحترام سے
دیکھ کے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے جن مین ہاشمیون کا بدلہ بنو امیہ سے لینے کی ترغیب دی گئی
تھی ان اشعار کے سننے سے عبداللہ بن علی کی آنکھین غصے سے سرخ ہوگئین خادمون
کو حکم دیا کہ ان جان باختہ بدبختون کو مار مار کر فرش کردو خادمون نے ایسا ہی کیا پس
جب وہ سب کے سب بدحواس ہوکے زمین پر لٹنے لینے لیٹ گئے تو انکے اوپر دسترخوان
بچھا کے دوبارہ کھانا چنا گیا عبداللہ بن علی مع اپنے اور ہمراہیون کے کھانا کھانے لگا
اور ان زخمیون کے کراہنے کی آواز برابر آرہی تھی یہانتک کہ مرگئے بعض نے کہا ہے
کہ یہ واقعہ سفاح کے سامنے گذرا ہے اس واقعہ کے بعد بنی امیہ کے ایک ایک گروہ قتل
کرکے لاشون کو راستون مین پھکوا دیا جسکو مدتون کتے کھاتے رہے بنی امیہ کی
قبرین کھدوائی گئین جن مین راکھ کے مشابہ چیز کے سوا کچھ نہ نکلا معاویہ بن ابی سفیان
کی قبر مین ایک موہوم خط سا نکلا عبدالملک کی قبر سے ایک کھوپڑی برآمد ہوئی اور
کسی کسی قبر مین بعض بعض اعضا بھی ملے مگر ہشام بن عبدالملک کا لاشہ جیون کا تیون
نکلا صرف ناک کی اونچائی جاتی رہی تھی نعش پر کوڑے لگوا کے صلیب پر چڑھایا اور
پھر اسکو جلا کے راکھ کو ہوا مین اڑا دیا۔ اس عام خونریزی سے بنو امیہ کا کوئی متنفس
جانبر نہوا سوائے شیر خوار بچون اور ان لوگون کے جو اندلس کی طرف بھاگ گئے تھے

Marfat.com

ان واقعات کے بعد بنوامیہ کے بعض ہواخواہون اور سپہ سالارون نے سفاح پر خروج کیا اور اُنھون نے سفید کپڑے پہنے اور سفید ہی رایات (پھریرے) نصب کیے جو شعار عباسیہ کے خلاف تھا اسلیے ان کو کتب تواریخ عربی مین مبیضہ اور کتب فارسی مین سفید جامگان اور کتب اردو مین سفید پوشان کے لقب سے یاد کرتے ہین۔ غرضکہ ذی الحجہ ۱۳۶ھ مین اپنی حکومت سے چار برس آٹھ مہینے کے بعد ابوالعباس سفاح انتقال کرگیا اپنی موت سے پہلے اپنے بھائی ابو جعفر منصور دوانقی کی خلافت کے لئے وصیت کی تھی فرقہ عباسیہ صرف منصور عباسی ہی تک اس خاندان مین امامت کا قائل ہے مگر جتنے علوی فرقے تھے وہ اس بات کا انکار ہی کرتے رہے کہ خلافت کا حق کسی طرح بنی عباس یا کسی اور کو نہین پہونچ سکتا انکا یہ قول تھا کہ ہرگز ابو ہاشم محمد بن حنفیہ تک خلافت نہین پہونچتی نہ تو وصیت کے ذریعہ سے نہ کسی اور طریقے سے جس زمانے مین کہ سفاح نے اپنے خلیفہ ہونے پر عوام الناس سے بیعت لی اسوقت تک اسلامی لشکر کو یہی خیال تھا کہ یہ مسند عظیم علویون ہی کا حق ہے اور وہ مرتبۂ غلو جو نصیریون کو ہے اس سے اجتناب کرتے تھے اس سبب سے جہان سفاح نے یہ ارادہ کیا کہ اپنی سلطنت کی جڑون کو مضبوط کرون اور اپنی شوکت شاہانہ کو قوی کرون تاکہ کسی طرح میرے بعد امام مہدی تک یہ حق سلطنت میری اولاد کے سوا کسی اور کو نہ ملے وہان اُسکے بھائی ابوجعفر منصور نے خلیفہ بنتے ہی یہ ارادہ کر لیا کہ جہانتک ہوسکے علویون کو تباہ و ذلیل کردون ایسا نہو کہ میری سلطنت مین مزاحمت کرین۔

فرقۂ اسماعیلیہ

انکا اعتقاد ہے کہ امام بعد وفات جعفر صادق کے اُن کے پسر کلان حضرت اسماعیل ہین جو اسماعیل الاعرج کرکے معروف ہین اسواسطے کہ امام جعفر نے اُن کی امامت کے لیے کہدیا تھا کہ ان ھذا الامر فی الاکبر ما لم یکن بہ عاھۃ اور سب اولاد امام جعفر مین وہ نجیب بھی ہین اسلیے کہ اُن کی مان جنکا نام فاطمہ ہے حسن بن حسن بن علی

Marfat.com

بن ابی طالب کی بیٹی ہین تاریخ فرشتہ مین خواجہ عطاء اللہ ملک جوینی کی جہانکشا سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق نے اپنے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل کو ولی عہد بنایا تھا جب اُنھون نے شراب پی لی تو اُن کو معزول کرکے حضرت موسیٰ کاظم کو ولی عہد بنایا لیکن روایت صحیح یہ ہے کہ حضرت اسماعیل جنکی کنیت ابو محمد ہی امام جعفر کے سامنے عریض مین کہ مدینے مین ایک وادی ہے جہان اہلِ مدینہ کے اونٹ چرتے ہین[۱] مرگئے تھے اور وہان سے اُن کی لاش مدینے مین لائی گئی اور سنہ ۱۳۳ ہجری مین بقیع الغرقد مین جو مدینے کا ایک قبرستان ہے مدفون ہوئے تھے اور والد اُن کے بیس برس تک زندہ رہے[۲] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مین مذکور ہے کہ اسماعیل امام جعفر صادق کی ساری اولاد مین بڑے تھے اور اُن کے ساتھ امام موصوف کو بیحد محبت تھی اسلیے اکثر شیعہ کو یہ خیال تھا کہ بعد باپ کے یہی امام ہونگے کیونکہ سب اولاد مین یہ بڑے بھی تھے اور باپ کو انسے محبت بھی زیادہ تھی اور ان کی تکریم بھی کرتے تھے مگر جب وہ اپنے باپ کی حیات مین مقام عریض مین انتقال کرکے بقیع مین مدفون ہوگئے تو ان شیعہ نے اُن کی امامت کے خیال کو دل سے رفع کردیا مگر بعض ایسے شیعہ جن کو امام جعفر صادق سے کچھ خصوصیت نہ تھی اور نہ اُنکے راوی تھے بلکہ دور و دراز مقامات پر رہا کرتے تھے اُن کو یہی گمان رہا کہ اسماعیل ابھی زندہ ہین۔ جب امام جعفر نے انتقال کیا تو شیعہ کے تین گروہ ہوگئے **ایک** گروہ نے امام موسیٰ کاظم کی امامت کو مان لیا **دوسرے** نے جان لیا کہ حضرت اسمعیل زندہ نہین ضرور مرگئے ہین مگر اُن کے فرزند محمد امام ہین اسلیے کہ امامت اُن کے باپ مین تھی اور بیٹا بمقابلے بھائی کے زیادہ حقدار ہے **تیسرا** گروہ حضرت اسماعیل کی حیات کا مقر رہا پس یہ پچھلے دونون فرقے **اسماعیلیہ** کہلاتے ہین اور پہلا فرقہ امامیہ مین شمار ہاتا ہے۔ اسماعیلیہ کہتے ہین کہ امامت اسماعیل کی اولاد مین

[۱] بعض ابن سنۃ کذا ام وقبل وفات الصادق ثلث وثلثین وماۃ ودفن بہ سنۃ الرجال الی البقیع تحملہ علی رقاب جبوۃ ابیہ بالمی بعض بن اروم سے دوق
[۲] عمدۃ الطالب ۱۲ فی لغات العرب دیکھو منتہی الارب

قیامت تک نبی رہیگی یہ اسماعیلیہ بھی امام کے بعد موت کے دنیا مین لوٹ آنے کے قائل ہین۔ انکا قول ہے کہ ایک جزو الٰہی نے ائمہ مین حلول کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے بعد ائمہ بطریق وجوب مستحق امامت ہین جس طرح آدم علیہ السلام سجود ملائکہ کے مستحق تھے یہی عقیدہ فاطمیین کا بلاد مصر مین تھا اور اسماعیلیہ کا زعم یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر و مختار نہین ہے وہ جب کسی چیز کو پسند کرتا ہے تو وہ اُسکے بے اختیار موجود ہو جاتی ہے جیسے سورج کے شعاع بے اختیار نکلنے لگتی ہی اور نہ اللہ تعالیٰ صاحب ارادہ ہے بلکہ جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہے وہ اُسکی ذات کو لازم ہے جیسے آگ کو گرمی اور آفتاب کو روشنی اور اسماعیلیہ کے نزدیک ائمہ مین عصمت کا ہونا شرط ہے یہی مذہب امامیہ کا ہے[1] اور اسماعیلیہ کے نزدیک امام مقرر کرنا اللہ پر واجب ہی اور اس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور وہ اِس غرض سے مقرر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی شناخت کراے اور جو باتین اللہ کے حق مین جائز و واجب ہین اور جو اُسکے حق مین محال ہین سب کی پہچان بتاے اور معرفت الٰہی کی تعلیم فرماے کیونکہ ان کے نزدیک بغیر کسی معلم کے اللہ کی معرفت ناممکن ہے۔ اسماعیلیہ کو بابکیہ بھی کہا کرتے ہین اِس وجہ سے کہ بابک نام ایک عجمی آدمی تھا اُسنے جب زمانہ معتصم باللہ بن ہارون الرشید مین ۲۰۱ھ ہجری مین آذربائجان مین خروج کیا تھا اور اہل اصفہان و ہمدان نے اُسکی متابعت کرلی تھی تو اِس فرقے کے بھی بہت سے آدمی اُسکے شریک و معاون ہو گئے تھے اور اُسکو بابک خُرَّم دین کہتے تھے اِس لیے کہ اُسنے اِس دین کو اختراع کیا تھا تناسخ اور اباحت کا قائل تھا اور اُسکے اصحاب کو خُرَّمیّہ بولتے تھے خرم کے معنے فرخ کے ہین اس کا مذہب یہ تھا کہ آدمی اپنی مان بہن بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا مجاز ہے اِسی لیے اسنے اپنے دین کا نام خُرَّم دین یعنی دین فرخ رکھا تھا اور چونکہ محرمات کو حلال کر دیا تھا اِسلیے اِس کے فرقے کو حزمیہ (حاے حطی کے کسرے اور راے مہملہ کے سکون سے)

[1] نامہ دانشوران جلد دوم ازوکب بودہ ۱۲ ابن حزم فی دین علے بابک اصفہانی ۱۲ ابن طیفور شمس الدین مولف ابوالزمان دیکھو مطالع الانظار

بھی کہتے ہین۔ بعض نسخون مین اِس لفظ کی جگہ جُرمیہ جیم کے فتحہ اور رائے مہلہ کے سکون سے آیا ہے۔ خرمیہ مذہب تناسخ کے معتقد تھے کہتے تھے ارواح حیوان سے غیر حیوان کی طرف منتقل ہوتی ہین بابک جاویدان بن سہل رئیس بذ کی صحبت مین رہتا تھا اُسکے انتقال کے بعد بابک نے یہ دعوی کیا کہ جاویدان کی روح مجھ مین داخل ہوئی ہے اور خرمیہ باطنیہ کا بھی ایک لقب ہے[عه] خلیفہ نے حیدر بن کاؤس معروف بہ افشین کو اُس سے جنگ کے لیے مامور کیا جسکی کوشش سے بابک مغلوب ہوکر ۲۲۳ھ مین مارا گیا[عه]۔ اور اسماعیلیہ کا لقب **محمرہ** بھی ہے اور اِس لقب کی وجہ یا تو یہ ہے کہ انھون نے بابک کی معیت مین سرخ لباس پہننا اختیار کیا تھا یا جو مسلمان انسے مخالف تھے مذہب واعتقاد مین اُنھین **حمیر** اکہا کرتے تھے[عه] اسماعیلیہ **تعلیمیہ** بھی کہلاتے ہین وجہ اِسکی یہ ہے کہ اِن کے نزدیک کسی شخص کو اللہ کی معرفت بغیر تعلیم امام کے حاصل نہین ہوسکتی ہر ایک شخص امام کی تعلیم سے اللہ کو پہچانتا ہے[عه] نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض مین آیا ہے کہ اسماعیلیہ **معطلہ** مین سے ہین اور معطلہ وہ لوگ ہین جو الوہیت اور رسالت اور احکام کے منکر ہین۔ اسماعیلیہ کے کئی فرقے ہین جن مین قدر مشترک یہ ہے کہ بعد حضرت جعفر صادق کے حضرت اسماعیل امام ہین۔

ایک مبارکیہ یہ منسوب ہین مبارک کی طرف اور وہ محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کا غلام تھا اور خوشنویسی اور نقش ونگار اور دستکاری مین سرآمد روزگار تھا بعد انتقال اسماعیل اور محمد بن اسماعیل کے اُسنے کوفے مین جاکر شیعہ کو مذہب اسماعیلیہ کی ترغیب دی اور اپنے پیروون کا نام مبارکیہ رکھا ان کے نزدیک بعد اسماعیل کے محمد بن اسماعیل امام ہین اور محمد کو یہ لوگ خاتم الائمہ جانتے ہین اور کہتے ہین وہی قائم منتظر اور مہدی موعود ہین اِس فرقے کا ظہور ۱۵۹ھ ہجری مین ہوا

عه الفاظ مابا باطنیہ ۱۲ منہ
عه بابک الخرمی
عه کما ظہر بعد
عه ظہر مع ظہور الطبیعیہ
عه الملاحدۃ الباطنیہ
عه منہ عشرت طوائف
عه اسکی یہ عبارت
عه نظر سے گذرا
عه نسخہ اول وآخر
عه مین ابک علی
عه ۱۵

اور بعض اس فرقے کو قرامطہ بھی کہتے ہین اس لیے کہ مبارک کا لقب قرمط تھا اور تحقیق اسکی ہین آگے چلکر بیان کرونگا۔

دوسرا میمونیہ یہ لوگ عبداللہ بن میمون قداح اہوازی کے تبع ہین مرآت جہان نما ہین محمد شفیع کا بیان ہے کہ امام فخرالدین رازی نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن میمون قداح اہوازی امام جعفر صادق اور اُن کے بیٹے اسماعیل کی خدمت ہین رہتا تھا اسماعیل کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے محمد کے پاس رہنے لگا محمد کے ساتھ مصر کو بھی گیا محمد نے انتقال کیا تو کوئی بیٹا نہ چھوڑا مگر اُن کی کنیز کو حمل تھا ابن میمون نے اُس کنیز کو مار ڈالا ابن میمون کی کنیز بھی حمل سے تھی جب اُسکے بیٹا پیدا ہوا تو یہ مشہور کر دیا کہ یہ محمد کا بیٹا ہے اور بعد محمد کے یہی امام ہے صواعق محرقہ ہین مذکور ہے کہ ابن میمون فنون شعبدہ وسحر وطلسمات خوب جانتا تھا محمد بن اسماعیل کے غلام مبارک کی صحبت ہین مدتون رہا تھا جب مبارک اسکی صلاح سے کوفے ہین جا کر داعی مذہب اسماعیلیہ کا ہوا تو ابن میمون کوہستان عراق ہین پھر شہر بصرہ ہین گیا اور وہان کے لوگون کو بزور طلسمات ونیرنجات اپنا معتقد کرکے میمونیہ اُنکا نام رکھا اور اپنے نائب جا بجا روانہ کیے اسکا عقیدہ یہ تھا کہ قرآن وحدیث کے ظاہری مضمون پر عمل کرنا حرام ہے اور حشر کا اور جزا وسزا کا بھی منکر تھا اور اسی نے اول طریقہ باطنی نکالا کہتا تھا کہ نصوص قرآن وحدیث کے باطن پر عمل کرنا فرض ہے نہ اُن کے ظواہر پر اسی واسطے اس فرقے کو باطنیہ بھی کہا کرتے ہین جب اسنے عراق کے کوہستانیون کو معتقد کر لیا تو خلف نامی ایک شخص کو اپنا نائب کرکے خراسان اور قم اور کاشان اور طبرستان کی طرف بھیجا تھا خلف نے وہان کے لوگون کو مذہب میمونیہ کی طرف دعوت کی اور کہا کہ اہل بیت کا یہی مذہب ہے مسلمانون نے اپنی طرف سے مذہب تراش لئے ہین تکلفات اور تشریعات کی تنگی ہین پھنس گئے ہین لذتون اور مزون سے محروم ہو رہے ہین اُسنے نیشاپور کے بعض دہات ہین سکونت اختیار کر لی جب رؤساے اہل سنت کو خلف کی باتون کی خبر پہونچی تو اُسکے قتل کی فکر کی وہ چھپکے رے کی طرف

Marfat.com

چلا گیا اور وہان کے لوگون کو اِس مذہب مین لانے لگا خلف کے انتقال کے بعد
احمد نام اسکا بیٹا باپ کا جانشین ہوا اس نے غیاث نامی ایک شخص کو جو نہایت
فصیح وبلیغ اور شاعر اور چالاک تھا اپنا نائب بنایا اور عراق کی طرف بھیجا اِس
شخص نے پہلے پہل ایک کتاب اصول مذہب باطنیہ مین تصنیف کرکے اُس کا نام
بیان رکھا غیاث نے اِس کتاب مین وضو نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ احکام کے
معانی نہایت دلکش عبارتون مین بطور باطنیہ کے بیان کرکے اُنپر لغت سے شواہد
قائم کئے ہین اُس کتاب مین کہتا ہے کہ شارع کی یہی مراد ہے اور جو کچھ عوام نے
سمجھا ہے بالکل غلط ہے اِسکے وقت مین مذہب باطنیہ کو بڑی رونق ہو گئی تھی
آدمیون کو یہ نئی روش جس مین کمال بیبا کی تھی بہت پسند آئی ہزارون جاہل
اُسکے معتقد ہو گئے اور دور دور دراز ملکون سے اُس کے پاس لوگ آکر جمع ہو گئے
یہ واقعہ سنہ ۲۰۰ ہجری کا ہے اِس وقت تشیع مین فلسفہ اور الحاد مل گیا۔
غیاث اسی کارروائی مین تھا کہ کسی نے اُسکو خبر دی کہ رؤسا ے اہلِ سُنت نے
تیرے قتل کے لیے فکر کی ہے یہ سنکر غیاث مروشاہجہان کو بھاگ گیا اور وہان
چھپ کر اپنے کام مین مشغول رہا مدت کے بعد پھر رے کا قصد کیا اور اہل سنت
کے خوف سے دوبارہ وہان سے بھاگ نکلا اور راستے مین مرگیا عبداللہ بن میمون
قداح یہ خبر سنکر از حد اندوہگین ہوا اور اِسی غم مین مرگیا۔
تیسرا خلفیہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ یہ فرقہ خلف کا متبع ہے ان کا عقیدہ
یہ ہے کہ جو کچھ قرآن اور احادیث مین نماز روزہ زکوۃ حج وغیرہ کا ذکر ہے یہ سب
چیزین معانی لغوی پر محمول ہین یعنی جو کچھ ان کے معانی لغت سے سمجھے جاتے
ہین وہی شارع کی مراد ہین کوئی اور معانی ان کے مراد نہین مگر قیامت
اور بہشت و دوزخ کے منکر ہین۔
چوتھا قرامطہ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ یہ کہتے ہین محمد بن اسماعیل بن جعفر
موافق وصیت اپنے باپ کے امام ہین اور محمد نہین مرے ہین وہی مہدی ہین اور زندہ ہین

Marfat.com

تاریخ ابوالفدا مین لکھا ہے کہ رئیس اور پیشوا اس فرقے کا جس نے انکی دعوت اپنے مذہب کی طرف کی تھی کوفے کے علاقے مین ایک مقام پر بیمار ہوگیا وہانکا ایک آدمی اُسے اپنے مکان پر لیگیا جسے بسبب سرخی چشم کے کرمیتہ کہا کرتے تھے کہ گنوارون کی زبان مین یہ لفظ سرخی چشم کے معنے مین ہے جب شیخ قرامطہ کو آرام ہوا تو یہ بھی اُسی شخص کے نام کے ساتھ مشہور ہوگیا پھر مخفف و معرب کرکے قرمط کہنے لگے اور علامہ ابن خلدون نے کہا ہے کہ فرقہ قرامطہ کی ابتدا اس طرح ہوئی ہے کہ ایک شخص کوفے کے ضلع مین ۲۷۸ھ ہجری مین ظاہر ہوا جو نہایت زہد و ورع مین مشہور تھا اُسے قرمط کہا کرتے تھے اس وجہ سے کہ وہ ایک بیل پر سوار ہوتا تھا جس بیل کے مالک کو کرمیتہ کہتے تھے پس قرمط اسی لفظ کرمیتہ کا معرب ہے اور بعض کہتے ہین کہ فرقہ قرامطہ کے سرغنہ کا نام حمدان اشعث اور لقب قرمط ہے اور حمدان کو قرمط اسلیے کہتے ہین کہ کوتاہ پا تھا چلنے مین قریب قریب قدم رکھتا تھا تاج اللغات مین لکھا ہے کہ قرمطیط زنجبیل کے وزن پر اُس شخص کو کہتے ہین جو قریب قریب قدم رکھے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ فرقہ قرمطیہ جس شخص کی طرف منسوب ہے اُسکا نام حمدان بن قرمط ہے اور بعض کہتے ہین کہ قرمط ایک جگہہ کا نام ہے واسط کے علاقے مین جہان حمدان رہا کرتا تھا نسیم الریاض مین مذکور ہے کہ قرامطہ کا پیشوا احمد بن قرمط ہے جو واسط کے علاقے کے ایک گانون کا رہنے والا تھا اسکی آنکھین اور بشرہ نہایت سرخ تھا اس لیے کرمیتہ کاف فارسی سے مشہور ہوگیا جسکے معنے فارسی مین سرخی کے ہین پس اسی لفظ کرمیتہ مین تخفیف و تحریف ہوکر قرمط ہوگیا بعض کہتے ہین کہ یہ لفظ عربی الاصل ہے قرمط البعیر سے نکلا ہے جب اونٹ قریب قریب قدم رکھتا ہے تو کہتے ہین قرمط البعیر اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جو کہ قرامطہ کا ایک رئیس ابتداے ظہور اس مذہب مین اپنے خط کو مقرمط یعنی گنجان اور باریک لکھا کرتا تھا اس لیے اُس گروہ کو قرامطہ کہنے لگے تاج اللغات مین مذکور ہے کہ قرمطت خفی طور پر اور گنجان لکھنے کو کہتے ہین صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ حضرت علی کا قول فرج ما بین السطور و قرمط بین الحروف یعنی بین السطور مین

Marfat.com

کشادگی رکھو اور حروف کو گانٹھ کر درآ ور دلکھو اس شخص نے اپنے متبعین کا نام قرامطہ
رکھا تھا اور یہ لقب اُسکے ماننے والون پر اتنا غالب و رائج ہو گیا کہ پھر کوئی مبارکیہ
کو قرامطہ نہین کہتا تھا صرف اُسی کے پیرودن کو قرامطہ کہا کرتے تھے والا قرامطہ لقب
سارے مبارکیہ کا ہے اِسلیے کہ مبارک کا بھی یہ لقب بتاتے ہین۔ اور قرمط لوگون کو اِس
بات کی دعوت کرتا تھا کہ اہلِ بیت مین امام منتظر یعنی مہدی موجود ہین تم اُن کی
اطاعت کرو عباس نے اُسکی متابعت کرلی ہیصم نے کہ کوفے کا حاکم تھا قرمط کو پکڑ کر
قید کردیا تھا مگر کسی ترکیب سے قید خانے سے نکل گیا اور لوگون پر ظاہر کیا کہ مجھے
قید بند نہین روک سکتی ہے اور کہتا تھا مین وہی ہون جسکی بشارت احمد بن محمد بن
حنفیہ نے دی تھی اور ایک تحریر لایا تھا جس کی نقلین قرامطہ نے بڑی عقیدت کے ساتھ
لی تھین جس مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد یہ مضمون تھا کہتا ہے فرج بن عثمان
اور وہ رہنے والا قریۂ نصرانہ کا ہے کہ وہ داعی ہے مسیح کا اور وہ مسیح عیسیٰ ہے اور وہی
عیسیٰ کلمہ ہے اور وہی مہدی ہے اور وہ مسیح احمد بن محمد بن حنفیہ ہے اور وہی جبرئیل ہو
اور تحقیق مسیح انسان کی صورت بن گیا اور کہا تحقیق تو ہی بلانے والا ہے تو ہی حجت ہی
اور تو ہی ناقہ ہے اور تو ہی دابہ ہے اور تو ہی یحییٰ بن زکریا ہے اور تو ہی روح القدس ہے
اور اُسکو بتایا کہ نماز چار رکعت ہین دو رکعت طلوع شمس کے قبل اور دو رکعت غروب
آفتاب کے قبل اور اذان ہر نماز مین یون دینا چاہیے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان ادم رسول اللہ
اشہد ان نوحا رسول اللہ اشہد ان ابراہیم رسول اللہ اشہد ان
عیسیٰ رسول اللہ اشہد ان محمد ارسول اللہ اشہد ان احمد بن محمد
بن الحنفیۃ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ دو شنبے کا دن ہے
اُس دن کوئی کام نکرنا چاہیے اور ہر ایک رکعت مین استفتاح پڑھنا چاہیے جو احمد بن محمد
بن حنفیہ پر نازل ہوئی ہے بعد اُسکے رکوع مین جانا چاہیے اور وہ صورت یہ ہے
الحمد للہ بکلمتہ وتعالیٰ باسمہ المنجد لاولیائہ باولیائہ قل ان الاہلۃ مواقیت

Marfat.com

للناس ظاهرها ليعلم عدد السنين والحساب في الشهور والايام وباطنها
لاوليائي الذين عرفوا عبادي سبيلي واتقوني يا اولي الالباب وانا الذي لا اسئل
عما افعل وانا العليم الحليم وانا الذي ابلو عبادي وامتحن خلقي فمن صبر
على بلائي ومحبتي واختياري ادخلته في جنتي وادخلته في نعمتي ومن زال عن
امري وكذب رسلي ادخلته مهانا في عذابي واتممت اجلي واظهرت امري
على السنة رسلي وانا الذي لم يعل جبار الا وضعته ولا عزيز الا ذللته ... س
الذي اصر على امره ودام على جهالته وقال لن نبرح عليه عاكفين وبه
موقنين اولئك هم الكافرون یعنی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ثابت ہیں ساتھ کلمے
اُس کے کے اور برتر ہے ساتھ نام اپنے کے اور قوت دینے والا ہے اپنے دوستوں کو
ساتھ دوستوں اپنے کے تو کہہ ہلال وقت ٹھہرے ہیں واسطے لوگوں کے ظاہر ہیں اُن سے
معلوم ہوتی ہے تعداد برسوں اور حساب اور مہینوں اور دنوں کی اور باطن ہلالوں کا
میرے دوستوں کے لیے ہے ایسے دوست جنھوں نے میرے بندوں کو میری راہ بتلائی ہے
اور ڈرو تم مجھ سے اے صاحبان عقل اور میں وہ ہوں کہ نہیں سوال کیا جاؤں گا اُس
چیز سے جو میں کرونگا اور میں عالم ہوں بردبار ہوں اور میں وہ ہوں کہ مبتلا کرتا ہوں
اپنے بندوں کو اور امتحان کرتا ہوں اپنی مخلوق کا جو صبر کریگا میری بلا اور میری محبت
اور میرے اختیار پر داخل کرونگا اُسے میں جنت میں اور ہمیشہ رکھونگا اسکو اپنی نعمت
میں اور جسنے میرے حکم سے سرتابی کی اور میرے رسولوں کو جھٹلایا میں اُسکو ہمیشہ اپنے
عذاب میں ذلیل رکھونگا اور اپنی اجل کو میں نے تمام کر دیا ہے اور میں نے اپنے
امر کو رسولوں کی زبان سے ظاہر کر دیا ہے اور میں وہ ہوں کہ نہیں تعلی کریگا
کوئی سرکش مگر پست کرونگا میں اُسے اور نہ کوئی زبردست مگر ذلیل کرونگا اُسے
اور وہ آدمی بُرا ہے جو اپنے کام پر اصرار کرے اور اپنی جہالت پر جارہے اور یہ بات
کہے کہ ہم اس کام پر ٹھہرے رہینگے

اِس تحریر میں جس فرج کا ذکر ہے یہ فرج قرمطہ کا داعی ہے تاریخ ابوالفدا میں

Marfat.com

اس کے باپ کا نام عثمان لکھا ہے اور ابن خلدون نے یحیی کا بیٹا بتایا ہے فرج کو
قرامطہ زکرویہ بن مہرویہ کہا کرتے تھے یہ سنہ ۲۹۴ھ ہجری مین لشکر بغداد کے ہاتھ سے
مارا گیا جس کی تفصیل یہ ہے کہ اسنے اپنی جماعت کے ساتھ عراق کے راستے مین
حاجیون کو پکڑ کر قتل کرایا ان کا مال واسباب لوٹ لیا مکتفی خلیفہ بغداد نے قرامطہ
کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجا جسنے اُنکو مار کر بھگا دیا زکرویہ زخمی ہوا اور سات دن کے
بعد مر گیا اُسکا سر بغداد مین تشہیر کرایا گیا۔ قرمط نے اپنا نام قائم بالحق رکھا تھا بعض
آدمیون کا خیال یہ ہے کہ قرمط فرقہ ازارقہ کی راے کو جو خوارج کا ایک گروہ ہے پسند
کرتا تھا بہرصورت اول اول قرمط نے جنگل کے رہنے والون کو جو بے علم و بے عقل
نیم وحشی تھے اپنے مذہب کی طرف بلانا شروع کیا وہ لوگ اُسکی متابعت مین آ گئے
اور پھر اُسکے پیرودن کی جماعت بڑھنے لگی اسکے پیرو اپنے قول کو علم باطن کہتے ہین
شرائع اسلامیہ کی تاویل کرتے ہین ظاہر سے اپنے امور مزعومہ کی طرف پھیرتے ہین آیات قرآن
کو ماول بتاتے ہین اور یہ لوگ حرام چیزون کو مباح جانتے ہین ابوالفدا مین لکھا ہے کہ شیخ
قرامطہ کی شرائع مین سے یہ بات تھی کہ نبیذ کو حرام اور شراب کو حلال بتاتا تھا اور جنابت
یعنی ناپاکی کے بعد غسل کرنا اُسکے نزدیک ضروری نہ تھا صرف وضو کر لینا کافی سمجھتا تھا اور
اسنے حلال کیا تھا گوشت نیش والے درندے کا جو شکار کرتا ہوا پنے نیش سے اور ان طائر پنجہ گیر
چنگل والے کا جو شکار کرتے ہون اپنے چنگل یعنی ناخون سے جو فی الحقیقت حرام ہین اور
پارسیون کے دو دنون مین اسنے روزہ رکھنا تجویز کیا تھا ایک نوروز کے دن دوسرے
مہرگان کے دن کہ وہ نام ہے ماہ مہر کی سولھوین تاریخ کا نسیم الریاض سے ثابت ہوتا ہے
کہ قرامطہ کو اباحیہ بھی کہتے ہین سنہ ۲۹۰ھ ہجری مین قرامطہ کی شوکت ایسی بڑھ گئی کہ
اُنھون نے دمشق کو گھیر لیا مگر اطراف کے لشکر نے جمع ہو کر اُنکے سردار پیشوا یحیی نامی کو
قتل کر ڈالا جب یہ مارا گیا تو اسکا بھائی حسین جانشین ہوا جب اسکی قوت بہت بڑھ گئی تو اہل
دمشق نے کچھ مال اُسکو دیکر صلح کر لی پھر اسنے حمص پر چڑھائی کی اور اسپر غالب آیا
اور اپنا خطبہ ممبرون پر پڑھوایا اور اُسکا لقب امیر المومنین مہدی مقرر ہوا اور اپنے

Marfat.com

چچا کے بیٹے کو اُسنے اپنا ولی عہد مقرر کرکے اسکا لقب مُدثر رکھا اور کہا کہ یہ وہی مدثر ہے جسکا ذکر قرآن مین ہے پھر حماۃ اور معرہ وغیرہ پر یورش کی اور وہان اتنا قتل عام کرایا کہ عورتون اور بچون کو بھی نہین چھوڑا پھر سلمیہ گیا اور بے جنگ و جدل قبضے مین لاکر رعایا کو مع مکتب کے لڑکون کے جلادیا جب اسکی حکومت بہت قوی ہوگئی تو مکتفی خلیفۂ بغداد نے تیاری کرکے اسکے استیصال کے لیے خود بغداد سے حرکت کی اور آپ تو رقہ مین ٹھہر گیا قرامطہ کے پیچھے لشکر کو بھیجا ۲ محرم ۲۹۱ھ ہجری کو قرمطیون اور بغدادیون سے حماۃ سے دس کوس کے فاصلے پر جنگ ہوئی قرامطہ کو شکست ہوئی حسین اور اُسکا چچازاد بھائی مدثر خلیفہ کے حضور مین گرفتار ہوکر آئے خلیفہ نے دونون کی گردن مروادی اور حسین کا سر تشہیر کرایا۔ اسکے بعد زکرویہ بن مہرویہ نے قرامطہ کی سرغنائی کی ۳ سال کے بعد ۲۹۴ھ مین مکتفی کے ہاتھ سے اس کی تمام شوکت برباد ہوکر خود بھی مارا گیا۔ صناجۃ الطرب مین لکھا ہے کہ قرامطہ نے اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا تھا۔ نزہۃ الجلیس مین لکھا ہے کہ ۲۹۳ھ ہجری کو صنعائے یمن مین ایک قرمطی داخل ہوا اُسکا نام علی بن فضل تھا یہ شخص یمنی تھا نسب اُسکا خنفری تھا کہ خنفر بن سباء الاصغر کی اولاد مین سے تھا اس زمانے مین صنعاء یمن کا حاکم مکتفی بن معتضد عباسی کی طرف سے اسد بن ابی یعفر تھا یہ قرمطی نہایت بدمذہب تھا اسکو نبوت کا دعوی تھا اُس کی مجلس مین ایک شخص پکار کر کہتا اشھد ان علی بن الفضل رسول اللہ اسنے اپنے اصحاب کے لیے شراب پینا اور بیٹیون کے ساتھ نکاح کرنا مباح کردیا تھا اور جب اپنے کسی معتقد کو تحریر کرتا تو عنوان تحریر کا یون ہوتا من باسط الارض وداحیھا ومزلزل الجبال ومرسیھا علی بن الفضل الی عبدہ فلان یعنی یہ تحریر ہے زمین کے پھیلانے والے اور ہانکنے والے اور پہاڑون کے ہلانے والے اور ٹھہرانے والے علی پسر فضل کی جانب سے فلان بندے کے نام اسنے اپنے مذہب مین تمام حرام چیزون کو حلال کردیا تھا بعض اشراف بغداد نے اسکی ہلاکت کی فکر کی اور ۳۰۳ھ مین زہر دیکر مار ڈالا۔

Marfat.com

تاریخ فرشتہ مین سلطان علاءالدین کے حالات مین لکھا ہے کہ اُس کے عہد مین دہلی مین آدمیون کا ایک گروہ جمع ہوا جو اباحیہ تھے اُن کی عادت تھی کہ سال مین ایک مرتبہ رات کو سب ایک جگہ جمع ہوتے اپنی مان بہنون بیٹیون اور کل محرمات کو جمع کرتے اور جس کا جی چاہتا وہ اُس عورت سے مباشرت کرتا سلطان کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اُن کو پکڑوا کر آرے سے چروا ڈالا اور ان کا نام ونشان باقی نرہا۔

تاریخ الخلفا مین سیوطی نے اور طبقات دول اسلام مین ذہبی نے ۳۰۱ھ کے حالات مین لکھا ہے کہ خلیفہ مقتدر عباسی کے عہد مین حسین بن منصور حلاج کو اونٹ پر سوار کراکر تشہیر کیا پھر اُسے لٹکا کر منادی کرائی گئی کہ یہ فرقہ قرامطہ کا داعی ہے اور قید کر دیا یہانتک کہ ۳۰۹ھ ہجری مین قتل کروا ڈالا اور لوگون مین یہ بات مشہور ہوئی کہ یہ الوہیت کا مدعی تھا اور حلول کا قائل تھا وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے حلاج کے حال مین لکھا ہے کہ ماہ ذیقعدہ ۳۰۹ھ مین وزیر نے حلاج کے قتل کا حکم دیا تو جیلخانے سے اُسے نکالکر باب الطاق کے پاس لے گئے اور وہان ہزارون آدمی جمع ہوگئے جلاد نے اُسکے ہزار کوڑے لگائے پھر چارون ہاتھ پاؤن کاٹے پھر سر کاٹا اور بدن کو جلا دیا اور راکھ کو دجلے مین ڈلوا دیا اور سر کو بغداد مین پل پر لٹکا دیا اُسکے معتقد خیال کرتے تھے کہ وہ دنیا مین چالیس دن کے بعد رجوع کرے گا جب تفاق سے دجلے مین پانی بڑھ گیا تو یہ لوگ سمجھنے لگے کہ یہ حلاج کی راکھ کا اثر ہے اور بعض معتقد کہتے تھے کہ حلاج نہین مارا گیا بلکہ اسکی شبیہ اُسکے دشمنون کے سامنے پیدا ہوگئی تھی اس کے بعد کہا ہے کہ امام الحرمین جوینی نے کتاب الشامل فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ ان تین شخصون نے باہم صلاح اور وصیت کی تھی کہ سلطنت کو لوٹ دو اور ممالک مین فساد پھیلا دو اور تمام آدمیون کی تالیف قلوب کرکے اُن کو مرتد کردو اور ہر ایک نے یہ چاہا تھا کہ ہر ایک ملک مین یہ خرابیان پھیلاے اُن مین سے جنابی نے ممالک احسا مین

اور مقنع نے ممالک ترک مین اور حلاج نے علاقہ بغداد مین مکر وار تداد کا جال
بچھا دیا تھا اس لیے حلاج مروا ڈالا گیا ابن خلکان کہتا ہے کہ اِس روایت کی
صحت مین کلام ہے اِس لیے کہ یہ تینون ایک وقت مین جمع نہ تھے اگرچہ جنابی کا
اور حلاج کا ایک عہد تھا اِس لیے اُن کا جمع ہونا ممکن ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ یہ
دونون جمع ہوئے اور باہم ملے بھی یا نہین۔ اور مراد جنابی سے ابو طاہر سلیمان بن
ابو سعید حسن بن بہرام قرمطی رئیس قرامطہ ہے کتب تواریخ وغیرہ مین لکھا ہے کہ
حلاج ساحر تھا اور سحر مین نہایت مہارت اور کمال رکھتا تھا اور عبداللہ بن
ہلاک کوفی کا شاگرد تھا اور وہ ابو خالد کابلی کا شاگرد تھا اور وہ ذرقانی یمامہ کا
شاگرد تھا اور ذرقانی وہ شخص تھا جس نے سجاح بنت حارث بن سوید تمیمہ سے
جادو سیکھا تھا یہ عورت کاہنہ تھی اور خاندان بنی عنبر سے تھی جو قبیلۂ بنی تمیم کی
ایک شاخ ہے حضرت ابوبکر کے عہد مین اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا چنانچہ
قبیلۂ بنی تمیم اور قبیلۂ تغلب اور قبیلہ بنی ربیعہ کے لوگ اُس کے مرید ہو گئے تھے۔
حلاج زہد و تصوف ظاہر کرتا تھا کرامات دکھلاتا تھا گرمی کا میوہ سردی کے موسم
مین سردی کا گرمی کے موسم مین لوگون کیواسطے موجود کرتا لوگ جو کچھ گھرون مین کھاتے
اور کرتے اور جو کچھ اُن کے دلون مین ہوتا یہ بتا دیتا تھا اور اپنا ہاتھ ہوا مین پھیلا کر
غیب سے درم پیدا کر دیتا جنپر یہ لکھا ہوتا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ان کا نام دراہم قدرت
رکھا تھا لوگون کے خیالات اُسکی نسبت مختلف ہو گئے تھے بعض کہتے تھے اُس مین
جزو الٰہی نے حلول کیا ہے بعض اُسے ولی جانتے تھے بعض کہتے تھے کہ وہ شعبدہ باز
ساحر کاہن جھوٹا ہے حلاج برس روز تک مکے مین حجر اسود کے پاس رہا کبھی سائے
مین نہین گیا دن بھر روزہ رکھتا شام کو پانی سے افطار کر کے تین نوالے روکھی روٹی
کے کھاتا اِسکے سوا کچھ نہ کھاتا بغداد مین آیا تو حامد وزیر مقتدر عباسی سے لوگون نے
بیان کیا کہ حلاج خدائی کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے مین مردے کو زندہ کرتا ہون
اور جن میری خدمت کرتے ہین اور جس چیز کے لیے مین کہتا ہون وہ اُسے میرے

Marfat.com

پاس سے آتے ہین اور مین معجزات انبیا دکھلاتا ہون بہت سے لوگ اُسکے تابع ہوگئے
اور اُسکو خدا جاننے لگے اور ایک شخص نے بنی ہاشم مین سے دعوی کیا کہ حلاج
خدا ہے اور مین اُسکا نبی ہون وزیر نے ان لوگون کو بلاکر دریافت کیا تو سب نے
اقرار کیا کہ ہان ہم حلاج کو خدا جانتے ہین اور ہمین یقین ہے کہ وہ مردے کو زندہ
کرتا ہے اور جب حلاج کو بلاکر پوچھا تو وہ مکر گیا اور کہا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہین
اور مجھپر تہمت کرتے ہین مین دعویٰ خدائی کا نہین کرتا اور نہ پیغمبری کا دعوی کرتا ہون
مین بندہ خدا کا ہون اور نماز و روزہ اور خیرات کرتا رہتا ہون وزیر نے قاضی ابو عمر اور
ابو جعفر اور فقہا کی ایک جماعت کو حاضر کیا اور اُسکے قتل کے بارے ہین فتوی چاہا سب نے
کہا کہ جب تک ہمارے نزدیک اسکا دعویٰ کرنا خدائی کا ثابت اور متحقق نہوگا ہم اس کے
قتل کا حکم نہ دینگے ایک شخص نے جو بصرے کا رہنے والا تھا کہا کہ مین حلاج کے صاحبونکو پہچانتا ہون
کہ جو شہرون مین پھیلے ہوے ہین اور خلائق کو حلاج کی الوہیت کی طرف دعوت کرتے ہین
اور یہ بصری بھی اصحاب حلاج سے تھا مگر جبکہ اسکو معلوم ہوا کہ یہ ساحر ہے تو اُسکو
چھوڑ کر ابو علی ہارون بن عبد العزیز کاتب انباری کے پاس آکر بیان کیا کہ حلاج
نے اپنے کیش و مذہب کے موافق ایک کتاب لکھی ہے اور اُس زمانے مین حلاج سرائے
سلطانی مین نصر حاجب کے پاس قید تھا اور حلاج کے دو نام تھے ایک حسین بن منصور
اور دوسرا احمد بن فارسی اور ایک خوبصورت لڑکی حلاج کے کسی مصاحب کی ایک
مدت سے سرائے سلطانی مین حلاج کے پاس آمدورفت رکھتی تھی اُس لڑکی کو
وزیر کے پاس لائے ابو القاسم زنجی کہتا ہے کہ مین اُس وقت وزیر کی خدمت مین
حاضر تھا اور ابو علی احمد بن نصر بھی حاضر تھا وہ لڑکی کمال فصیح اور خوش گو تھی وزیر نے
اُس سے حال پوچھا لڑکی نے کہا مجھے میرا باپ حلاج کے پاس لیگیا تھا حلاج نے
بہت سی چیزین مجھے دین اور کہا مین نے تجھکو اپنے بیٹے سلیمان کو کہ مجھے وہ سب
فرزندون سے زیادہ عزیز ہے دیا مگر شوہر و زن کے درمیان اسوقت کوئی بات آئے
کہ جب تو اُس روز روزہ رکھے اور پچھلے دن مین کوٹھے پر جاکر خاکستر اور نمک مین

Marfat.com

بیٹھے اور پھر اُس سے تو روزہ کھولے اور بعد اُسکے میرے پاس آکر جو کچھ تو کہیگی مین تیری بات سنونگا اور اُس لڑکی نے یہ بھی کہا کہ ایک روز مین کوٹھے سے اُترتی تھی اور حلاج کی بیٹی میرے ساتھ تھی اور حلاج ہم سب سے پہلے کوٹھے سے نیچے اُترا تھا اور مجھے وہ دیکھتا تھا حلاج کی بیٹی نے مجھ سے کہا کہ تو میرے باپ کو سجدہ کر مین نے کہا کہ کیونکر دوسرے خدا کو سجدہ کرون حلاج نے کہا کہ وہ خدا آسمان کا ہے اور مین خدا زمین کا ہون اور مجھے آگے بلاکر اپنی جیب سے ایک ڈبہ مشک کا نکالکر دیا اور کہا کہ عورتون کو خوشبو کی طرف اکثر احتیاج ہوتی ہے اسکو لے اور اپنے کام مین لا اور پھر کہا کہ بوریے کا کونہ اُٹھا اور جو کچھ اُسکے نیچے ہو اُسکو لے مین نے بوریے کا کونہ اُٹھایا دیکھا تو تازہ سکے کی اشرفیون سے تمام گھر بھرا ہوا ہے یہ دیکھ کر مین مبہوت سی رہگئی۔ وزیر نے اُسکے اصحاب کو طلب کیا حیدر سمیری اور محمد بن علی قبائی ایک خواص حلاج کے گھر مین چھپے ہوے تھے اُس گھر مین سے ایک کتاب نکالکر لائے سونے سے لکھی ہوئی اور پارچۂ دیبا مین لپٹی ہوئی تھی اور اُس مین اُسکے اصحاب کے نام بھی لکھے ہوئے تھے ایک اُن مین سے ابن کیش تھا کہ وہ حلاج کا شاگرد تھا غرض کہ وزیر نے اصحاب حلاج کو تلاش کرکے کہا کہ یہ دو شخص حلاج کے داعی ہین کہ خراسان مین خلق کو حلاج کی طرف دعوت کرتے ہین اور حلاج کی کتاب مین کئی خط تھے کہ اِن دو شخصون نے حلاج کو بھیجے تھے اور اُنکے جواب مین حلاج کے خطوط بھی تھے جن مین حلاج نے اُن کو لکھا تھا کہ اِس طرح دعوت میری طرف لوگون کو کرنی چاہیے اور ہر شخص سے موافق اُسکی عقل کے کلام کرنا چاہیے اور جواب اُنکا ایسے رمز و کنایات مین لکھا تھا کہ بغیر اُس شخص کے جس نے لکھا اور جسکو لکھا اور کوئی نہین سمجھ سکتا تھا ابو القاسم زنجی کہتا ہے کہ ایک روز مین اپنے باپ کے ساتھ وزیر کے پاس گیا وزیر اُٹھکر اُس طرف جدھر حلاج تھا گیا ہم بھی اُس طرف گئے اور ہارون بن عمر بھی حاضر تھا اور میرے باپ سے بات کرنے مین مشغول تھا کہ ایک غلام نے اُسکو اشارے سے بلایا ہارون اُٹھکر اُسکے پاس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد لوٹتا اور اسکا پنڈا خوفناک رنگ زرد آیا میرے باپ نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا

Marfat.com

کہ خیر تو ہے اُسنے کہا کہ یہ غلام جسنے مجھے اشارے سے بلایا تھا حلاج پر محافظ ہے اور ہر روز اُسے کھانا پہونچایا کرتا ہے وہ کہتا ہے مین جو اس وقت اُسکے واسطے کھانا لیکر گیا تو دیکھا کہ سارا گھر زمین سے چھت تک اُسکے بدن سے بھرا ہوا ہے اور اتنی جگہ باقی نہین کہ مین کھانا اُسکے واسطے اُس گھر مین رکھون اور وہ غلام اس قدر ڈرا ہے کہ بخار چڑھ آیا ہے وزیر نے اُس غلام کو بلایا اور پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا وزیر نے کہا کہ تو علاج کم سحر سے ڈر گیا - وزیر کو حلاج کے قتل پر بڑا اصرار تھا اس لیے اُس سے وزیر نے بہت بحث کی مگر کوئی بات اُسکے مُنھ سے ایسی نہ نکلی جو شرع اسلام کے خلاف سمجھی جاتی آخر کار اُس کتاب مین کئی ورق پائے جن مین مرقوم تھا جب مسلمان حج کا ارادہ کرے اور وہ اُس سے بن نہ پڑے تو اپنے مکان مین سے ایک کوٹھری پاک صاف منتخب کرلے اُسمین کوئی شخص نہ گھسے جب حج کے دن آئین تو یہ شخص اُس کا طواف کرکے جو کچھ حجاج عمل کرتے ہین وہ یہ بھی کرے پھر تیس یتیم اُس کوٹھری مین جمع کرکے اچھا کھانا جو اُس سے ہو سکے اُن کو کھلائے اور کپڑے پہنائے اور ہر ایک کو سات درم دیدے یہ شخص بمنزلے اُس شخص کے ہوگا جس نے حج کیا ہے وزیر نے یہ کتاب قاضی ابو عمرو کو سنوائی قاضی نے حلاج سے دریافت کیا کہ یہ تو نے کہا نسے لکھا ہے اُسنے جواب دیا حسن بصری کی کتاب اخلاص سے قاضی کے مُنھ سے نکل گیا کہ اے حلال الدم[1] مین نے وہ کتاب مکہ مین پڑھی ہے اُس مین یہ کہان ہے وزیر نے قاضی کا یہ لفظ پکڑ لیا اور اصرار کرکے اُسکا خون مباح ہونے کا فتویٰ لکھا لیا جب حلاج کو خبر ہوئی کہ میرے قتل پر فتویٰ لیا گیا ہے تو بولا میرا خون تمکو حلال نہین میرا دین اسلام ہے اور مذہب سنت ہے اور میری اس باب مین کتابین موجود ہین میرے خون سے درگذرو اور خدا سے ڈرو مگر وزیر نے حلاج کی ایک نہ سنی اور خلیفہ سے اجازت لیکر اُسی طرح عذاب کے ساتھ قتل کرایا۔

سید محمد بن جعفر مکی حسنی کہ چراغ دہلی کے خلیفہ ہین اور بحر المعانی اور بحر الانساب اُنکی تصنیفات سے ہین لکھتے ہین کہ ابن عربی صاحب فصوص کہتے ہین کہ حسین منصور حلاج کو تجلی ذات حاصل تھی اور افراد کا مقام رکھتا تھا لیکن مین کہتا ہون کہ اُسکو

[1] حلال الدم وہ جسکا مارڈالنا حلال: مباح ہو ۱۲

Marfat.com

تجلی ذات ہوتی تو ہرگز انا الحق نہ کہتا اور ایسا لفظ زبان پر نہ لاتا اسلیے کہ تجلی ذات مین محویت ہوتی ہے اور محو کو کیا معلوم کہ مین کون ہون اور کیا ہون بعد اسکے کہا مین کیا کرون کہ ابن عربی آج زندہ نہین ورنہ مین یہ اُن سے کہتا اور حضور را اپنی بات کی داد پاتا شیخ فریدالدین عطار کہتے ہین کہ مجھے اِس سے تعجب ہے کہ درخت موسیٰ سے تو انی انا اللہ کی آواز آئے اور درخت درمیان مین نہو پھر کیونکر روا نہین رکھتے کہ منصور سے انا الحق کی آواز آئے اور منصور درمیان مین نہو مولانا جلال الدین رومی نے اپنی وفات کے وقت مریدون سے کہا کہ میرے مرنے سے غمگین نہونا کہ منصور کے نور نے ڈیڑھ سو برس کے بعد شیخ فریدالدین عطار کی روح پر تجلی کی تھی اور اُنکا مرشد ہوا تھا لواقح الانوار فی طبقات الاخیار معروف بہ طبقات کبرٰ اشعرانی مین حضرت غوث اعظم کے حالات مین مذکور ہے کان رضی اللہ عنہ یقول عثر الحسین الحلاج عثرۃ فلم یکن فی زمنہ من یاخذ بیدہ یعنی حضرت غوث اعظم فرمایا کرتے تھے کہ حسین حلاج کو ایک قسم کی لغزش ہو گئی تھی کوئی ایسا شخص اُس زمانے مین نہ تھا جو حلاج کو سنبھال لیتا مجدد الف ثانی نے عوارف لدنیہ مین کہا ہے غلبۂ حال سے پہلے کفر اور اسلام مین تمیز نکرنا جس طرح اہل شریعت کے نزدیک کفر ہے اہل حقیقت کے نزدیک بھی کفر ہے اگر کوئی اختلاف ہے تو غلبۂ حال کی صورت مین ہے اہل شریعت ایسے مغلوب الحال کو جو کفر و اسلام مین تمیز نکرتا ہو کافر جانتے ہین اور اہل حقیقت کے نزدیک وہ کافر نہین یہی وجہ ہے کہ فقہا منصور حلاج کو کافر بتاتے ہین اور اہل حقیقت تکفیر نہین کرتے تاہم یہ بھی اُسے ناقص جانتے ہین کاملین مین سے نہین گنتے اور مسلمان حقیقی نہین سمجھتے منصور کا یہ شعر اِس مطلب پر گواہ ہے ؎

کفرت بدین اللہ والکفر واجب	لدی وعند المسلمین قبیح

یعنی مین نے دین الٰہی کے ساتھ کفر کیا اور کفر میرے نزدیک واجب ہے اور مسلمانون کے نزدیک مذموم ہے حلاج کے حق مین ایک فرمان لعنت صاحب الزمان محمد بن حسن عسکری کی طرف سے کتب امامیہ مین نقل کرتے ہین مولوی جامی نے نفحات الانس مین

Marfat.com

اور لواقح الانوار مین قطب شعرانی نے بیان کیا ہے کہ زیادہ تر مشایخ نے حسین کو رد کیا ہے کہتے ہین کہ اسکو تصوف سے کوئی لگاؤ نہین بعض مشایخ نے اسکو قبول کیا ہے چنانچہ ابو العباس بن عطا اور ابو عبد اللہ خفیف اور ابو القاسم نصرآبادی اور شبلی اور ابو العباس شریح اسکے ماننے والون مین سے ہین اور یہ اُسکے قتل پر راضی نہین اور خواجہ جنید اور ابو القاسم قشیری بھی اُسکی صحت حال کے مقر ہین اور قشیری نے اپنے رسالے مین اُس کے تزکیے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کا عقیدہ اہلِ سنت کے مطابق بتایا ہے کشف المحجوب مین آیا ہے کہ حسین کو صوفیہ متاخرین نے قبول کیا ہے اور بعض صوفیہ متقدمین نے جو اسکو مہجور کیا ہے تو یہ اسکی بدنیتی کی وجہ سے نہین معاملے کا مہجور اصلی مہجور نہین ہوتا۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر اور شیخ ابو القاسم گرگانی اور شیخ ابو علی فارمدی اور شیخ یوسف ہمدانی اُس کے حال مین متوقف ہین کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ حسین کی اُن باتون سے کیا مراد ہے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے مین حسین بن منصور کو دو وجہ سے قبول نہین کرتا (۱) مشائخ سلف نے اُسے قبول نہین کیا (۲) اُسکے قبول کرنے مین دین اور شرع کی رعایت ملحوظ ہے مگر مین رد بھی نہین کرتا اور جو اُسے قبول کرتا ہو اُسے پسند کرتا ہون شیخ فرید الدین عطار تذکرۃ الاولیا مین کہتے ہین کہ حسین کو ساحر یا حلولی جاننا تحقیق کے خلاف ہے وہ پکا موحد تھا حسین منصور حلاج ساحر ایک اور شخص تھا جسنے بلخ مین اُسکی تقلید کر کے ظہور کیا تھا اور وہ مارا گیا اس کا مذہب حلول تھا اور یہ منصور ولی کامل تھا شہر بیضا ملک فارس کا باشندہ تھا خواجہ عمر بن عثمان مکی کا مرید تھا خواجہ جنید اور خواجہ سہل بن عبد اللہ تستری وغیرہ کے ساتھ مدتون صحبت رکھی تھی۔

پانچوان شمیطیہ یہ لوگ یحییٰ بن ابی الشمیط الحمسی کی طرف منسوب ہین جو مختار کے لشکر کا ایک سردار تھا اسکو لشکر بصرہ پر امیر کر دیا تھا وہ مصعب بن زبیر سے جنگ کرتا رہا اور مقام مذار مین مارا گیا اسکے نزدیک جعفر صادق کے بعد امامت اُن کے پانچون بیٹون کو پہونچی کہ اول اسماعیل امام ہوئے پھر محمد پھر موسی کاظم

Marfat.com

پھر عبداللہ افطح پھر اسحاق اور محمد بن اسماعیل کی امامت کا منکر تو نہ تھا مگر یہ کہتا تھا وہ مرگئے ہین اور پھر دنیا ہین نہین آئین گے اس فن کی بعض کتابون ہین اسی طرح لکھا ہے لیکن بالاتفاق کتب تواریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بصرے پر مختار کا تسلط نہین ہوا تھا بلکہ وہ عبداللہ بن زبیر کے قبض و تصرف ہین تھا جنھون نے اوائل ۶۷ھ یا اواخر ۶۶ھ ہین حرث بن ربیعہ کو حکومت بصرے سے معزول کرکے اپنے بھائی مصعب کو سند گورنری مرحمت کی تھی اور اُنھون نے شرفاے کوفہ کی تحریک سے مختار پر چڑھائی کی مختار نے ایک چھوٹا سا لشکر مع اُن سردارون کے جو ابراہیم بن اشتر کے ہمراہ تھے ابن شمیط کے ساتھ مصعب کے مقابلے کو روانہ کیا مقام مذار ہین طرفین نے صف آرائی کی مصعب کی فوج نے ابن شمیط کو سخت ہزیمت دی اور اُسکے تقریباً کل ہمراہی جنگ ہین کام آگئے ۔

چھٹا برقعیہ یہ پیرو ہین محمد بن علی برقعی کے جسنے ۲۵۵ھ ہجری ہین اہواز ہین خروج کیا تھا اور اپنے آپ کو علویہ کی طرف منسوب کرکے امامت کا دعوے کیا اور علوی عین اور لام کے فتحون سے حضرت علیؓ کی اُس اولاد کو کہتے ہین جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی بی بی سے ہو حالانکہ یہ علوی نہ تھا بلکہ اس کی مان کے ساتھ ایک علوی نے نکاح کرلیا تھا اور اپنی مان کے ساتھ یہ بھی اُس علوی کے ہان آیا تھا اور وہین پرورش پائی تھی بصرہ اور اہواز کے بعض علاقون پر غالب آگیا اور ہزارون آدمیون کو اپنی بیعت ہین لے لیا اور آخرکار معتضد خلیفۂ عباسی کے لشکر سے ۲۷۰ھ ہین شکست کھاکر قید ہوا اور بغداد ہین اُسکو معتضد نے سولی پر چڑھایا اور تمام شیعون کے فرقون ہین اول جس نے تقیہ ترک کیا وہ یہی محمد بن علی برقعی ہے کہ برملا مذہب تشیع کو ظاہر کرنے لگا اور برقعی احمد مقنع اور قرملی کے درمیان ہین خط وکتابت بھی اپنے عقائد کے پھیلانے اور اہل سنت وجماعت کا مذہب مٹانے ہین رہا کرتی تھی ابکے ماننے والے معاد اور احکام شرائع کے منکر ہین اور نصوص کی تاویل کرتے ہین اور بعض انبیا کی نبوت کا بھی انکار کرتے ہین

Marfat.com

اور اُنپر لعنت کرنے کو واجب جانتے ہین۔
ساتوان جنابیہ یہ لوگ ابوسعید بن حسن بن بہرام جنابی کے متبع ہین اِس شخص نے معتضد عباسی کے عہد مین خروج کیا اور بحرین کے تمام علاقے بین اپنے اس مذہب کو رفتہ رفتہ پھیلا دیا کہ حشر اور نشر اور معاویہ کی ساری باتین جھوٹے قصے ہین اور احکام شرع پر عمل کرنا نہ چاہیے بلکہ ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے چنانچہ تیسری صدی مین ابوسعید جنابی موسم حج مین مکے مین بہت سی جمعیت لیکر چڑھ آیا اور تین ہزار حاجیون کو قتل کیا جب ۳۰۱ھ ہجری مین اپنے ایک خدمتگار کے ہاتھ سے حمام مین مارا گیا تو اُسکا بیٹا ابوطاہر سلیمان اُسکا قائم مقام ہوا اور ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام ملک بحرین پر قابض و متصرف ہوگیا اور ۳۱۵ھ مین کوفے پر چڑھائی کی اور مقتدر عباسی کی سپاہ کو پسپا کرکے اُسے لوٹ لیا اور دریاے فرات کی طرف بہت سے شہر غارت کیے اور کام اُسکا بڑھتا رہا اور اُسنے مذہب باطنیہ کو رواج عظیم دیا اور ۳۱۷ھ مین موسم حج مین مکۂ معظمہ مین بہت سی جمعیت کے ساتھ آیا امیر مکہ ابن محلب اور اُس کے ساتھیون کو قتل کیا اور مسجد الحرام مین گھوڑے پر سوار ہوکر داخل ہوا اور شراب کا پیالہ ہاتھ مین تھا جسے وہان پیا اور اپنے گھوڑے کو سیٹی دی تو اُسنے مسجد مین پیشاب کردیا اور حاجیون کو بڑی بے دردی سے قتل کراکر چاہ زمزم مین ڈلوا دیا اور باقی کو مسجد حرام مین دفن کرا یا اور خانۂ کعبہ کا غلاف اُتروا کر اپنے یارون پر تقسیم کردیا اور دروازۂ کعبہ کو اُکھڑوا ڈالا اور میزاب کو بھی اُکھیڑنے کے لیے ایک آدمی کو چڑھایا کہ وہ گر کر مرگیا اور حجر اسود کو اُکھڑوا کر مقام ہجر کو لے گیا جو اُسکا دارالحکومت تھا اور وہان سنڈاسون مین ڈلوا دیا اور پھر اٹھوا کر رکھ لیا اور بائیس برس تک حجر اسود اُسکے پاس رہا یہانتک کہ ۳۳۹ھ مین خلیفہ عباسی مطیع للہ ابوالقاسم مفضل بن مقتدر بن معتضد نے تیس ہزار دینار کو اُس سے خرید کے بدستور خانۂ کعبہ مین رکھوا دیا اور مطلب ان کا حجر اسود کے اُکھیڑنے سے یہ تھا کہ آدمی بداعتقاد ہو جائین اور پھر کبھی یہان طواف کرنے آئین ابوطاہر

Marfat.com

قرمطی نے یہانتک زور پکڑ لیا تھا کہ ۲۸۶ھ مین تمام بحرین اور یمامہ کا مالک ہوگیا اور تقیہ کو بالکل ترک کردیا اور ان مین سے چھ شخصون نے ابوسعید کے عہد سے ۳۷۵ھ تک حکمرانی کی۔

تنبیہ

یاد رہے کہ میمونیہ - خلفیہ - شمیطیہ - برقعیہ اور جنابیہ - ان پانچون فرقون کا شمار قرامطہ مین ہے اور تمام فرقون کو باطنیہ بھی کہتے ہین اس لیے کہ ان کا زعم یہ ہے کہ قرآن کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے اور مراد باطن قرآن ہو اور اسی پر یہ عمل کرتے ہین اور ان کے زعم مین ظاہر قرآن جو لغت سے مفہوم ہوتا ہے عمل کے قابل نہین ہے بلکہ ہر ایک کار شرعی کا مقصود باطن ہے نہ ظاہر مثلاً روزے کا باطن یہ ہے کہ مذہب کو مخفی رکھے اور حج کا باطن امام کے پاس پہونچنا ہے اور نماز کا باطن امام کی فرمانبرداری ہے اسی لیے امام مالک بن انس نے کہا ہے کہ فرقۂ باطنیہ کی توبہ مقبول نہین اسلیے کہ شاید ان کی توبہ کا بھی باطن ہو اور باطنیہ تمام باتون کی تاویل کرتے ہین اور کہتے ہین ہر ظاہر کا باطن ہے اور وہ باطن اُس ظاہر کا مصدر ہے اور وہ ظاہر اُس باطن کا مظہر ہے اور کوئی ظاہر نہین جس کا باطن نہو ورنہ وہ فی الحقیقت کچھ بھی نہین اور کوئی باطن نہین جسکا ظاہر نہین ورنہ وہ خیالی ہے اللہ نے عالم ظاہر و باطن پیدا کیئے ہین عالم باطن عالم ارواح و نفوس و عقول ہین اور عالم ظاہر عالم اجسام علوی و سفلی و اعراض ہین امام عالم باطن کا حاکم ہوتا ہے کسی کو بغیر اُسکی تعلیم کے عالم بالا تک رسائی نہین اور نبی عالم ظاہر اور شریعت کا حاکم ہوتا ہو جس کی طرف لوگ محتاج ہوتے ہین اور یہ کام سوا نبی کے تمام نہین ہوتا اور نہ شریعت کا ایک ظاہر ہوتا ہے جسے تنزیل کہتے ہین اور ایک باطن ہوتا ہے جسے تاویل بولتے ہین اور زمانہ نبی یا شریعت سے خالی نہین ہوتا اسی طرح امام سے یا اُس کی دعوت سے خالی نہین ہوتا اور دعوت کبھی مخفی ہوتی ہے اگرچہ امام ظاہر ہو اور کبھی دعوت ظاہر ہوتی ہے اگرچہ امام مخفی ہو جس طرح نبی کو معجزۂ قولی و فعلی سے جانتے ہین اسی طرح امام کو دعوت اور دعوے سے جانتے ہین اور اللہ کو بغیر امام کے نہین

Marfat.com

پہچان سکتے اور امام کا ہر زمانے مین موجود ہونا ضرور ہے ظاہر ہو یا مستور جس طرح کوئی وقت روشنی روز یا تاریکی شب سے خالی نہین ہوتا اور اصول اعتقاد مین یہ سارے باطنیہ مخالف نہین البتہ بعض فروع مین باہم مخالفت کرتے ہین اور باطنیہ خاص اِس باب مین کہ نصوص قرآن وحدیث ظاہر پر محمول نہین منصوریہ اور خطابیہ کے خوشہ چین ہین جنکا ذکر غلاۃ شیعہ مین ہو چکا ارشاد مین ابوالمعالی نے کہا ہے کہ باطنیہ کی راے یہ ہے کہ صفات مین سے کسی صفت کے ساتھ خدا اور مخلوق کو مشترک جاننا اشتباہ کا موجب ہے اس لیے باری تعالیٰ کو صفت وجود کے ساتھ بھی موصوف نکرنا چاہیے یعنی موجود نہ ماننا چاہیئے بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ وہ معدوم نہین ہے اور نہ اُسکو عالم اور قادر اور حی کہنا چاہیئے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ وہ عاجز نہین جاہل نہین میت نہین۔ اور ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین اسماعیلیہ کے باطنیہ کہلائے جانے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ یہ امام باطن یعنی امام مستور کے قائل ہین مگر صرف یہی وجہ نہین اِس لیے کہ ایسے تو امام باطن کے قائل شیعہ کے بہت سے فرقے ہین پھر خاص انہی کے باطنیہ مشہور ہونے کی کیا وجہ ہے انکی وجہ تسمیہ مین صحیح قول وہی ہے جو مشہور ہی بعض کتب مین لکھا ہے کہ فرقۂ باطنیہ حکیم بندقلیس یونانی کے فلسفے کا ماہر تھا اس حکیم کا فلسفہ بعض ایسے نکات اور رموز پر شامل ہے کہ اُنپر کسی کو بہت کم عبور ہو سکتا ہے قرطبۂ اندلس کا نامور عالم محمد بن عبداللہ بن مرہ جبلی باطنی بندقلیس کے فلسفے سے اُنس رکھتا تھا اور اُس کا درس دینے مین خوب مشاق تھا فرقۂ باطنیہ کا فلسفہ اسی بندقلیس کے فلسفے سے ماخوذ ہے بندقلیس پہلا شخص ہے جس نے یہ بات کہی کہ خداے تعالیٰ کے تمام اسماے صفات کے معانی ہر پھر کر ایک ہی مرکز یعنی اسم ذات واجب تعالیٰ ہی طرف راجع ہوتے ہین مثلاً خداے پاک کو عالم تجوا اور قادر کہنے کا یہ مطلب نہین کہ اُسکی ذات بے مثال اِن معانی سے ہر ایک کے ساتھ الگ الگ متاثر ہوتی ہے بلکہ وہ ذات پاک حقیقی واحد ہے جو بخلاف تمام دیگر موجودات کے کسی طرح بھی کثرت کو قبول نہین کرتی دنیا کی تمام واحد اور مفرد چیزین خود اپنے معانی کے اعتبار سے

Marfat.com

یا اپنے اجزا اور نظائر کے لحاظ سے کثرت اور تعداد کو قبول کر سکتی ہین لیکن ذات باری اس نقص سے بری اور منزہ ہے۔

آٹھوان مهدویہ یہ لوگ اس بات کے قائل ہین کہ عبداللہ جنھون نے اپنا لقب مہدی رکھا تھا امام ہین اور یہ مہدی اپنے آپ کو حضرت اسماعیل بن حضرت جعفر صادق کی اولاد سے بتاتے تھے اور اپنے تابعین کا مهدویہ نام رکھا تھا اور امامت کا دعوے کرتے تھے اِسی لیے انکا خاندان اسماعیلیہ بھی کہلاتا ہے فرقہٗ مهدویہ کا یہ عقیدہ تھا یہ عبداللہ مہدی موعود ہین اور دلیل اس بات پر پیغمبر علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے تھے علیٰ راس ثلثمأة تطلع الشمس من مغربها یعنی تیسری صدی کے سر پر آفتاب مغرب سے طلوع کریگا اور کہتے تھے کہ اِس حدیث مین آفتاب سے مراد عبداللہ مہدی ہین اور مغرب سے مراد ملک مغرب ہے تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ ایک شیعہ کا قول ہے کہ مہدی مغربی کی ولادت ۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی تھی اور محمد بن حسن عسکری بقول اثنا عشریہ سر من راے عرف سامرہ مین ۲۵۵ھ ہجری مین پیدا ہوئے تھے پس اس حدیث کی صحت کی تقدیر پر لفظ شمس سے محمد بن حسن عسکری مراد ہین۔ یافعی کی روایت کے مطابق مہدی نے ۲۹۹ھ ہجری مین بلاد افریقہ مین خروج کیا تھا اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ ائمہ مهدویہ کی سلطنت کی ابتدا افریقہ مین ۲۹۶ھ ہجری سے ہوئی ہے اِن مین سے پہلے جس شخص نے ملک گیری کی وہ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن میمون بن محمد بن اسمٰعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن بن حسین بن علی بن ابی طالب ہے اور بعض کتابون مین انکا سلسلہ یون ملایا ہے عبداللہ بن احمد بن اسماعیل ثانی بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب بعض کہتے ہین کہ ابو محمد عبداللہ مہدی بیٹے تھے محمد کے جنھین حبیب کہتے ہین اور حبیب کا نسب نامہ یون ہے محمد حبیب بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اور بعض نے یون لکھا ہے عبداللہ مہدی بن جعفر بن حسن بن محمد بن جعفر شاعر بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے

Marfat.com

کہ مہدی مغربی کی نسبت امام جعفر صادق تک روایت مشہورہ کے مطابق اس طرح ہی عبداللہ بن رضا بن تقی قاسم بن دفی احمد بن رضا محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق بعض مورخ ایسے بھی ہین جنہون سے مہدی کا نام عبداللہ کی جگہ محمد لکھا ہے اور سلسلہ نسب یون بتایا ہے (۱) بقول عیون التواریخ مولفۂ ابوطالب علی بغدادی مہدی محمد بن رضا عبداللہ بن تقی قاسم بن ولی احمد بن وصی محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اور حمداللہ مستوفی نے بھی تاریخ گزیدہ مین یون ہی لکھا ہے مگر لفظ ولی احمد کی جگہہ وفی احمد واقع ہے (۲) بقول مرآت عالم ابوالقاسم محمد بن عبداللہ بن قاسم بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق۔ اور جمہرۃ النسب مین لکھا ہے کہ مہدی سے ایک بار یہ دعوی کیا تھا کہ مین حسن بعض بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کا بھائی ہون اور دوبارہ یہ بیان کیا کہ حسین بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کا بیٹا ہون حالانکہ محمد کا بیٹا حسین کوئی نہین۔

علما کو ان کی نسب کی صحت مین بڑا اختلاف ہے جو لوگ ان کی امامت کے مقرہین وہ کہتے ہین کہ نسب ان کا صحیح ہے اور وہ بلاشبہہ سید علوی فاطمی ہین اور بہت سے علماے علوی بھی کہ نسب نامون کے بڑے واقف کار تھے اس بات کی تصدیق کرتے ہین اور شریف رضی نے بھی ان کی سیادت کی نہایت شد ومد سے تصدیق کی ہے مگر بعض علما کہتے ہین کہ یہ نسب نامہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ اسماعیل بن جعفر اپنے باپ کے سامنے مدینے مین مر گئے اور اسماعیل کے بیٹے محمد حضرت جعفر صادق کے ہمراہ بغداد مین آئے اور وہان لاولد فوت ہوئے عمدۃ الطالب مین لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق اپنے چچا موسی کاظم کے ساتھ رہتے تھے اور موسی کاظم سے در پردہ مخالفت رکھتے تھے جب ہارون الرشید حجاز مین آیا تو انھون نے اپنے

چچا کی اُس سے چغلی کھائی رشید نے موسی کاظم کو قید کر دیا جہاں اُنکا انتقال ہوا محمد بن اسماعیل رشید کے ہمراہ عراق کو چلے گئے بغداد میں انتقال کیا موسی کاظم نے اُنکے حق میں بددعا کی تھی محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق کے بعد دو فرزند باقی رہے تھے اسماعیل ثانی اور جعفر شاعر اسی جعفر شاعر کی اولاد سے خلفاے مصر ہیں مگر عباسیوں نے اُن کے نسب کے بطلان پر بڑا زور دیا تھا اور اُن کے اعتقادات فاسدہ نے اسکو اور قوت دیدی۔ تاریخ فرشتہ میں بعض تواریخ کے حوالے سے لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل اپنے دادا جعفر صادق کے عہد میں رے کی طرف گئے تھے محمد آباد رے اُنکی طرف منسوب ہے اُنکی اولاد زیادہ ہوئی قندھار۔ خراسان۔ اور سندھ کی طرف جا کر آباد ہو گئے۔ ملک مغرب کے نسب نامے جاننے والے کہتے ہیں کہ مہدی عبداللہ بن سالم بصری کی اولاد سے ہیں اور اُنکا باپ بصرے میں نان بائی کی دوکان کیا کرتا تھا اور عراق کے نسب نامے جاننے والے کہتے ہیں کہ وہ یہودی کی نسل سے ہیں اور اُن کا نام عبداللہ نہیں بلکہ سعید نام ہے اور وہ بیٹے تھے احمد بن عبداللہ قداح بن میمون بن دیصان کے **دیصانیہ**[ف] اسی دیصان کی طرف منسوب ہے اور بعضوں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح بیان کیا ہے اور بعضوں نے سعید بن حسین بن محمد بن احمد بن عبداللہ قداح یہ حسین جب مقام سلمیہ علاقہ حمص میں گئے تو ایک یہودن کے حسن و جمال کا ذکر اُن کے سامنے ہوا اور شوہر اُسکا جو لہار تھا مر چکا تھا حسین نے اُس سے نکاح کر لیا اُس عورت کے ایک لڑکا پہلے شوہر لہار سے تھا حسین اُس لڑکے کو بہت چاہنے لگے اور اُسکی تعلیم میں بڑی کوشش کی چونکہ حسین لاولد تھے تو اُسی کے واسطے وصیت کی اور اُسے دعوت کے اسرار سکھائے اور سارا مال اور کل علامات اُسے دیدیں پھر اُسنے بڑی ترقی پکڑی اور عبداللہ مہدی کے نام سے شہرت حاصل کی۔ المعرب فی اخبار المغرب مطبوعہ شہر لیڈن کے صفحہ ۱۵۷ میں مذکور ہے کہ قاسم بن طباطبا علوی کہتے ہیں کہ قسم ہے خداے پاک کی کہ عبداللہ ہم میں سے نہیں ربیع الثانی ۴۰۲ھ ہجری میں قادر باللہ خلیفہ بغداد کے حکم سے

ف دیصانیہ [illegible]

ایک محضر لکھا گیا جسپر علویین اور قضاۃ اور جماعت فضلا اور ابو عبد اللہ بن نعمان فقیہ
شیعہ کا نام لکھا گیا اِس محضر کا مضمون یہ تھا کہ یہ وہ محضر ہے جسپر گواہان حاشیہ نے
اس بات کی گواہی دی ہے کہ معد بن اسماعیل بن عبد الرحمن بن سعید منسوب ہے
دیصان کی طرف جو فرقۂ دیصانیہ کا سرغنہ ہے اور یہ بدمذہب یعنی منصور بن نزار
جسکا لقب حاکم ہے معد کا پوتا ہے اور معد اسماعیل کا بیٹا ہے اور وہ عبد الرحمن بن
سعید کا اور یہ لوگ خارج از نسب ہین ان کو ولاد علی بن ابی طالب کے نسب
مین کچھ دخل نہین ہے یہ لوگ جھوٹا دعوی کرتے ہین کہ ہم علی بن ابی طالب کی اولاد
سے ہین اور یہ بدمذہب لوگ مع اپنے بزرگون کے جو انسے پہلے گذرے ہین کافر اور
فاسق اور ملحد اور زندیق اور غیر مسلم تھے ہمیشہ اسلام سے انکار کرتے رہے ہین اِن لوگون
نے زنا کو مباح کر دیا شراب نوشی جائز بنا دی انبیا کو گالیان دیتے ہین اور خدائی کا
دعوی کرتے ہین (انتہی) اور مقاتل نے اُن کے سلسلۂ نسب کی نسبت کہا ہے کہ وہ
عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بصری ہین اور نجم الجمان ہین ابن قطان نے کہا ہے
کہ بعض مورخین کا قول ہے کہ جعفر بن علی کی ایک کنیز تھی ایک شخص کے ساتھ جو قرمطی
یا یہودی تھا اُس کی آشنائی ہو گئی اُس عورت نے بہت سا مال اُس مرد کو دیدیا
اور اپنے مالک کو مار ڈالا اُس مرد سے اُس کنیز کے ایک بیٹا پیدا ہوا جو ان عبد اللہ
مہدی کا دادا ہے اور حلی نے خلاصہ مین لکھا ہے کہ عبد اللہ قداح بن میمون بن اسود
بنی مخزوم کا آزاد غلام تھا اور تیر بنایا کرتا تھا اسلیے قداح کہلاتا ہے اُس کا باپ
امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے روایت کرتا ہے اور وہ خود بھی حضرت جعفر صادق
سے راوی ہے اور کتاب نجاشی مین مذکور ہے کہ اُسکی تصنیف سے دو کتابین ہین
ایک مین حضرت پیغمبر کی بعثت کے اخبار مذکور ہین دوسری مین صفت جنت و دوزخ
کا حال لکھا ہے اور انساب سمعانی مین آیا ہے کہ میمون جعفر صادق کا غلام تھا اور
عبد اللہ اُسکا بیٹا محمد بن اسمٰعیل بن جعفر کے ساتھ مکتب مین رہتا تھا جب محمد نے
وفات پائی تو حضرت اسماعیل کی خدمت مین رہنے لگا اور جب اسماعیل نے بھی

Marfat.com

وفات پائی تو اُسنے دعویٰ کیا کہ مین اسماعیل کا بیٹا ہون حالانکہ وہ میمون کا بیٹا تھا۔ مورخین عبد اللہ قداح ابن میمون کے باب مین بڑی قیل و قال کرتے ہین تاریخ فرشتہ مین مذکور ہے کہ سیادت علویہ مصر کی مورخین اور نسابین کے اعتبار سے مشکوک ہے مگر حضرت رسالت پناہ نے عالم رویا مین برہان نظام شاہ سے کہا تھا کہ میرا فرزند شاہ طاہر جو کچھ تجھ سے کہتا ہے اُسپر عمل کر ایسی خواب اِس حدیث کے بموجب (من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی یعنی جس شخص نے مجھکو خواب مین دیکھا تو تحقیق اُسنے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت مین نہین بن سکتا (ایضاً) من رانی فقد رای الحق یعنی جس نے مجھکو دیکھا تو تحقیق حق دیکھا یعنی اس کا خواب سچا ہے اُسنے مجھی کو دیکھا ہے نہ غیر میرے کو) شیطانی نہین ہوسکتی اس سے یقین ہے کہ سادات اسماعیلیہ صحیح النسب ہین کیونکہ یہ شاہ طاہر عبد اللہ مہدی کی اولاد سے ہے اوائل دولت اسماعیلیہ مین شاہ طاہر کے آبا و اجداد مین سے ایک عالم و فاضل شخص ترک دنیا کرکے درویشی کے زمرے مین آگیا تھا اور مذہب اثنا عشری اختیار کر لیا تھا اور اپنے دادا اسماعیل کی امامت کا منکر تھا مگر تمام حالات لکھنے کے بعد تاریخ فرشتہ کا مولف کہتا ہے کہ یہ خواب کا قصہ بالکل بے بنیاد ہے شیعون نے اپنے مذہب کے جاری اور رائج کرنے کے لیے گھڑ لیا ہوگا جیسا کہ اُن کی عادت ہے تاریخ ابو الفدا مین مرقوم ہے کہ میمون بن دیصان نے میزان نام ایک کتاب زندیقون کی تائید مین لکھی ہے اور لوگون کے سامنے یہ ظاہر کیا کرتا کہ مین آل نبی کا شیعہ ہون میمون کے بیٹا پیدا ہوا اس کا نام عبد اللہ رکھا اور چونکہ عبد اللہ آنکھین بنایا کرتا تھا اس لیے اُسے قداح[1] کہتے تھے میمون نے عبد اللہ قداح کو پختہ کار کر دیا اور دعوت کے طریقے سکھا دیے اور وہ اسرار بتا دیے جو آل نبی کے ساتھ نسب ملانے مین کار آمد تھے پھر عبد اللہ اصفہان کی طرف سے اہواز اور بصرہ اور سلمیہ مین یا لوگونکو تشیع اور اہل بیت کی طرف بلانے لگا اُسکے انتقال کے بعد احمد یا محمد نام اُسکا بیٹا قائم مقام ہوا اور اُسنے رستم بن حسین بن حوشب بن زادان نجار کوفی کو یمن کی طرف بھیجا کہ وہ لوگون کو اس کے مذہب کی طرف دعوت کرے اور پھر ایک شخص ابو عبد اللہ شیعی جس کا نام

[1] لہ و ضع ابن میمون بن دیصان ولد یقال لہ عبد اللہ قداح کان یداوی العیون و یقدحہا ۱۲ تاریخ ابو الفدا

Marfat.com

حسین بن احمد بن محمد بن زکریا ہے کوفے کی طرف کا رہنے والا اُس سے ملگیا ابن حوشب نے
اسکو بہت سامال واسباب دیکر رعایاے مغرب کو مذہب مہدویہ کی طرف دعوت کے
لیے بھیجا اگرچہ ابھی تک اس مذہب کا نام مہدویہ نہین ہوا تھا مگر دراصل بنیاد اِس
مذہب کی اِسی وقت سے سمجھنا چاہیے اسلیے کہ جب محمد نے سلمیہ مین انتقال کیا اور اپنے
بیٹے عبداللہ کے واسطے خلافت ونیابت کی وصیت کردی اور دعاۃ کا حال وپتا بتا دیا
تو عبداللہ نے اپنا لقب مہدی باللہ رکھا اِسی لیے اُن کی اولاد **بنو مہدی** کہلاتی ہی
جب مکتفی باللہ خلیفہ عباسی کو اُن کا حال معلوم ہوا تو اپنے حضور مین طلب کیا
ابو محمد عبداللہ مہدی اور اُن کے بیٹے ابوالقاسم جنھون نے بعد عبداللہ کے اپنا
لقب قائم بامر اللہ رکھا تھا دونون سوداگرون کے بھیس مین مصر ہوتے ہوئے افریقہ
مین طرابلس الغرب کی طرف بھاگ گئے زیادۃ اللہ فرمان رواے افریقہ کو جو آخری
بادشاہ بنی اغلب کا تھا اُن کی تلاش تھی جا بجا حاکمان ضلع کو اُن کی گرفتاری
کے لیے حکم بھیجدئے تھے مہدی سجلماسہ مین جا کر ٹھہرے یسع بن مدرار یہان کا حاکم
تھا مہدی نے یہان یہ ظاہر کیا کہ مین ایک سوداگر ہون اور تجارت کی غرض سے
یہان آیا ہوا ہون اِس عرصے مین یسع کے نام زیادۃ اللہ کا خط پہونچا کہ یہ وہی
شخص ہے جسکی طرف ابو عبداللہ شیعی دعوت کرتا تھا یسع نے مہدی کو قید کرلیا مگر
ابو عبداللہ شیعی نے افریقہ مین ایسے ہاتھ پانون پھیلائے کہ زیادۃ اللہ کی قوت
بربادی کے قریب پہونچ گئی اور ابو عبداللہ شیعی وہان قابض ہوگیا اور ابو عبداللہ
شیعی ماہ رمضان ۲۹۶ھ ہجری مین رقادہ سے سجلماسہ کو گیا جب اُس کے قریب پہونچا
تو یسع نے اُسکا مقابلہ کیا مگر اپنے آپ کو کمزور پا کر شب مین مقابلے سے بھاگ گیا ابو عبداللہ
شیعی نے سجلماسہ مین داخل ہوکر مہدی اور اُن کے بیٹے کو قیدخانے سے نکالا اور
دونون کو سوار کرا کے لیچلا اور قبائل کے تمام سردار اُن کے آگے چلتے تھے ابو عبداللہ
مہدی کی طرف اشارہ کرکے کہتا تھا کہ تمھارے مولا یہ ہین مہدی شدت خوشی
سے روتے تھے یہانتک کہ اُس خاص خیمے مین جو اُن کے لیے کھڑا کیا گیا تھا پہونچے

Marfat.com

اور یہان یسع حاکم سجلماسہ کو اپنے سامنے بلا کر قتل کیا مہدی چالیس دن سجلماسہ مین ٹھہر کر افریقہ کو گئے ۲۹۷ھ مین رقادہ پہونچے وہان دفترون کو ترتیب دیا اور مال جمع کیا اور شہرون مین حاکم اپنی طرف سے روانہ کیے ۳۰۰ھ مین مہدی سارے افریقہ کے شہرون کے مالک ہوگئے اور خلفاے عباسیہ کی حکومت سے وہ ملک نکل گیا صناجۃ الطرب مین لکھا ہے کہ مہدی اور اُن کے جانشینون نے اپنے پھریرون کا رنگ سفید رکھا تھا۔

جس طرح مہدی کی نسبت مین امام جعفر صادق کی طرف مختلف روایتین ہین اسی طرح اُن کے اپنے نام اور اِن کے بیٹے قائم کے نام مین بھی اختلاف ہے تاریخ ابوالفدا اور جنات الفردوس مین مہدی کا نام صاف **عبیداللہ** اور کنیت **ابومحمد** مندرج ہے اور اُن کے بیٹے قائم کا نام **محمد** اور کنیت **ابوالقاسم** لکھی ہے اور لفظ عُبید عین کے ضم اور باے موحدہ کے فتح سے عبد کی تصغیر ہے اور **عبداللہ** بھی کتابون مین لکھا ہے اور اِس صورت مین لفظ عبد مکبّر ہے نہ مُصغّر اور بوہرون کے درود وظائف اور دعاؤن کے کلمات مین صاف عبداللہ ہے کہ مکبّر ہے نہ عبیداللہ جو مصغّر ہے۔ مرآت عالم روضۃ الصفا حبیب السیر اور تاریخ گزیدہ مین مہدی کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم تحریر کی ہے اور اُن کے بیٹے قائم بامراللہ کا نام احمد بیان کیا ہے اور پھر یون کہا ہے کہ اسماعیلیہ مین سے جس نے اول ظہور کیا اور صاحب ملک وحکومت ہوا وہ ابوالقاسم محمد بن عبداللہ ہین اُن کو مہدی کہتے تھے ۳۲۲ھ ہجری مین مہدیہ مین اُنھون نے انتقال کیا اُن کے بعد جانشین اُن کے القائم بامراللہ احمد ہوے جو اُن کے بیٹے تھے مگر یہ اقوال صحت سے عاری ہین۔

مختصر یہ کہ جبکہ مہدی کی بادشاہت جم گئی تو تمام معاملات سلطنت کو بذات خود انجام دینے لگے ابوعبداللہ شیعی اور اُسکے بھائی ابوالعباس کو بیدخل کر دیا چونکہ ترک عادت بلا سے سخت ہے یہ امر اُنکو ناگوار ہوا ابوالعباس اپنے بھائی کو ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تو نے بادشاہت اپنے ہاتھ سے نکال کر غیر کو سونپ دی ابوعبداللہ شیعی بھائی کو

Marfat.com

سمجھاتا تھا کہ ایسی بات مُنہ سے مت نکال یہانتک کہ مہدی کو خبر لگی کہ وہ سرداران قبائل سے یہ کہتا ہے کہ یہ مہدی وہ مہدی نہین ہے جس کی طرف ہمنے تمھین بُلایا تھا مہدی نے دونون کو اپنے پاس بلاکر ۲۹۶ھ ہجری مین اور بقولے ۲۹۷ھ ہجری مین قتل کرڈالا ۳۰۳ھ ہجری مین مہدی نے افریقہ مین کنارہٗ دریا پر ایک شہر آباد کر کے اسکا نام مہدیہ رکھا اور اُسکو اپنا دارالسلطنت بنایا خلفاے مصر کے مورث اعلیٰ یہی ہین بلاد افریقہ مین اِن خلفا کی حکومت نے بڑی قوت پکڑی مذہب اسماعیلیہ کو برملا جاری کرنے لگے اُن کے داعی زمین مصر کی طرف پھیل گئے ایک خلق کثیر نے اُن کی دعوت قبول کی پھر معزلدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور بن قائم محمد بن مہدی عبداللہ ۳۵۸ھ ہجری مین ابو حسین جوہر اپنے والد کے غلام کی کوشش سے بعد وفات کافور اخشیدی والی مصر کے مصر کے مالک بن بیٹھے جہان جوہر نے قاہرہ آباد کیا اور اپنا لشکر شام کی طرف روانہ کیا تمام ملک افریقہ و مصر و بلاد شام مین بھی یہ مذہب پھیل گیا مگر ۴۴۳ھ ہجری سے انکا قبضہ افریقہ سے اُٹھ گیا وہان جو ان کی طرف سے حاکم تھے وہ خود مختار ہو گئے مصر ان کے قبضے مین رہا معز نے ۳۶۱ھ ہجری مین دارالحکومت افریقہ سے مصر مین بدلا تھا۔ اِن کی سلطنت کو دولت عبیدیہ اور عبیدی اور عبیدیئین کہا کرتے ہین اور دولت اسماعیلیہ بھی انھین سے عبارت ہے اور اُنکے طرفدار ان کے خاندان کو علوی فاطمی جانتے ہین۔ سیوطی نے رسالۂ زینبیہ مین لکھا ہے کہ صدر اول مین لفظ شریف کا اطلاق ہر ایک اُس آدمی پر ہوتا تھا جو اہل بیت سے تھا خواہ حسنی ہوتا یا حسینی یا علوی یا محمد بن حنفیہ کی اولاد سے یا حضرت علی کے دوسرے بیٹون کی اولاد سے یا جعفری یا عقیلی یا عباسی جبکہ فاطمیون کا مصر پر قبضہ ہوا تو اُنھون نے فقط اولاد امام حسن و حسین پر استعمال اس لفظ کا مقصور کردیا انتہی ملخصًا اور حافظ ابن حجر نے کتاب القاب مین لکھا ہے کہ بغداد مین ہر عباسی اور مصر مین ہر علوی لفظ شریف کے ساتھ ملقب تھا تاریخ ابوالفدا مین مرقوم ہے کہ قاضی ابو بکر باقلانی کہتے ہین کہ عبداللہ الملقب بہ مہدی باطنیہ کا عقیدہ

Marfat.com

رکھتے تھے دین اسلام کی بربادی کے بڑے درپے تھے علما کو قتل کراتے تھے تاکہ اُن کی مخالفت پر لوگون کو وعظ ونصیحت نکرین اور اُن کی اولاد بھی اسی عادت کی نکلی زناکاری اور مے نوشی کو مباح کر دیا تھا اور بیان المعرب مین لکھا ہے کہ قاضی ابو بکر باقلانی کہتے ہین کہ عبداللہ مہدی قرامطہ مین سے ہین اور یہ مذہب اور نسب اُن کے لئے ابو عبداللہ شیعی نے اختراع کیا ہے مہدی موصوف ہمیشہ اصحاب وازواج رسالت مآب کی ہجو کیا کرتے تھے سوائے حضرت علی اور مقداد بن اسود اور سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری کے اور کہتے تھے کہ سرور عالم کی رحلت کے بعد یہ تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے سوائے اُن پانچ صحابیون کے۔ اور فقہا کو حکم دیدیا تھا کہ سوا اُس مذہب کے جو اُنکا جاری کیا ہوا تھا دوسرے مذہب پر فتوی ندین اُن کا مذہب یہ تھا کہ بیٹی پوری میراث کی وارث ہو جاتی ہے اور طلاق بائنہ سے عدت ساقط ہو جاتی ہے۔ تاریخ فرشتہ مین تاریخ جہان کشا کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسماعیلیہ کے دو پیشوا تھے ایک کو **میمون قداح** کہتے تھے اور دوسرے کو **عبداللہ بن میمون** یہ عبداللہ کوفہ اور عراق کو گئے اور اُن کا بیٹا ہمراہ تھا اور وہان کے لوگون کے سامنے ظاہر کیا کہ مین امام کا داعی ہون اور امام جلدی ظاہر ہوا چاہتے ہین اور ایک شخص کو جسکا نام ابو القاسم تھا یمن مین دعوت کے لئے بھیجا اہل یمن نے دعوت قبول کی اور ایک شخص کو جو ابو عبداللہ شیعی کر کے مشہور تھا مغرب کو بھیجا پیچھے سے آپ بھی مع بیٹے کے مغرب کو گئے ابو عبداللہ نے استقبال کیا عبداللہ نے مغرب مین جا کر یہ دعوی کیا کہ مین امام ہون اور کبھی مصلحت کے طور پر یہ بھی کہدیتے تھے کہ امام کے ظہور کا وقت قریب ہے اور اپنے آپ کو اسماعیل بن جعفر کی اولاد قرار دیتے تھے اور اپنا خطاب مہدی مقرر کیا تھا۔ عبیدیین سے پیشتر اسماعیلیہ کے پاس سوائے کتاب البیان باطنیہ مؤلفہ غیاث کے اور کوئی کتاب نہ تھی جب مہدویہ نے مصر اور افریقہ پر تسلط حاصل کیا تو ان کے خاندان مین بڑے بڑے علما صاحب تصانیف اور داعی پیدا ہوئے جیسے نعمان بن محمد بن منصور قاضی اور علی بن نعمان اور محمد بن نعمان اور عبدالعزیز

Marfat.com

اور محمد بن مسیب اور مقلد بن مسیب عقیلی اور ابو الفتوح رجوان اور محمد بن عمار کتابی الملقب بہ امام الدین وغیرہ خاصکر مستنصر کے عہد مین عامر بن عبد اللہ رواحی یمنی اور علی بن قاضی محمد صلیحی یمن کا قاضی زادہ یہ دو بڑے بڑے داعی تھے یہانتک کہ علی بن محمد نے ۴۲۹ھ ہجری سے یمن مین ایسا قدم جمایا اور مسمی نجاح رئیس تہامہ کو زہر دلواکر ۴۵۲ھ سے دو برس کے عرصے مین یعنی ۴۵۵ھ تک ساری قلمرو یمن کا بتدریج مالک ہوگیا اور اہل یمن کو مذہب مہدویہ مین کرلیا یمن مین قوم بنی یام اور قوم بنی ہمدان اسماعیلی المذہب ہین علی بن محمد صلیحی ابتدا مین سنی المذہب تھا عامر بن عبد اللہ رواحی کی کوشش سے شیعہ اسماعیلی ہوگیا تھا یہ اور اسکا بیٹا احمد بن علی بن محمد صلیحی دونون یمن کے سلطان بھی رہے ہین اور بعد انکے اور بڑے بڑے داعی بھی گذرے ہین جیسے صالح بن رزیک ارمنی وزیر فائز بن ظافر اور فقیہ عمارہ یمنی صاحب تاریخ یمن بھی باطن مین شافعی تھا اور ظاہر مین مہدویہ کا داعی حسین بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن سینا کو بھی اسماعیلی المذہب بتاتے ہین اور احمد بن عبد اللہ مصنف رسالہائے اخوان الصفا کا بھی یہی مذہب تھا اور فوائد المجموعہ مین لکھا ہے کہ رسائل اخوان الصفا کا واضع زید بن رفاعہ ہے اور حکیم ناصر خسرو کو بھی اسماعیلی بتایا ہے سات برس تک مستنصر کے پاس مصر مین رہا تھا ہر سال یہان سے حج کو جاتا اور پھر مصر کو لوٹ آتا آخرکار مکہ سے بصرہ ہوتا ہوا خراسان کو چلا گیا اور وہان پر لوگو نکو مذہب اسماعیلیہ کی طرف ہدایت کرنے لگا جو لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ اسماعیلیہ الموتیہ کی صحبت مین رہا تھا اور اُسنے ایک ندامت نامہ شائع کیا تھا کہ مین اسماعیلیہ الموتیہ کی صحبت مین رہنے پر مجبور تھا عمداً مین نے اُنکی صحبت نہین اختیار کی تھی یہ بات بالکل غلط ہے ناصر خسرو کو اسماعیلیہ الموتیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا نہ اُن کے پاس وہ کبھی رہا مہدویہ مین سے بعض کا قول یہ ہے کہ امام حکومت وولایت کے وقت گناہون سے معصوم ہوتا ہے نہ قبل اُسکے اور بعض کہتے ہین کہ قبل اس سے بھی معصوم ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ امام کا حکم ایماندار مرد وعورت پر لازم الاتباع ہے اگرچہ مرضی کے خلاف ہو پس اگر امام کسی

۱۵ دیکھو تاریخ یمن مؤلفہ نجم الدین عمارہ یمنی ۱۱ مصر سنہ ۱۳۲۲ دیکھو بستان المذاہب ۲۱

Marfat.com

عورت کا عقد کسی مرد کے ساتھ کر دے تو یہ عقد دونون پر لازم ہوجاتا ہے اور رفسخ
نہین کر سکتی اسی طرح اور تمام معاملات بیع و اجارہ مین امام کا حکم نافذ ہے اور یہ
بھی عقیدہ رکھتے ہین کہ امام کو خداے تعالی کے ساتھ مانند حضرت موسی کے ہم کلام
ہونا چاہیے اور حاکم بامراللہ عبیدی کو اس باب مین بڑے بڑے دعوے تھے
اور اکثر کوہ طور پر جاتے اور لوگون پر ظاہر کرتے کہ مجھ سے خدا نے کلام کیا ہے اور
مہدویہ کے نزدیک امام کے واسطے علم غیب کا ہونا ضرور ہے جیساکہ شیعہ اثنا عشری کا
زعم ہے اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ لفظ علی جو برابر اوپر کا ترجمہ ہے درود مین آل پر داخل کرنا
یعنی یون کہنا حرام ہے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بلکہ یون کہنا چاہیئے
اللھم صل علی محمد وال محمد اور اس حرمت کے استدلال مین یہ حدیث موضوع
بیان کرتے ہین من فصل بینی و بین الی بعلی لم ینل شفاعتی یعنی جس نے مجھ مین
اور میری آل مین لفظ علی کے ساتھ فاصلہ دیا وہ میری شفاعت سے محروم ہے
اور کہتے ہین کہ ایک مرد کو اٹھارہ عورتون کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے اور تمسک
اس آیت کے ساتھ کرتے ہین فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ
وَرُبٰعَ یعنی نکاح کرو جو خوش لگے تم کو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار
پس ان کے نزدیک سب اعداد کا مجموعہ یعنی اٹھارہ عورتون کا ایک شخص کے
نکاح مین ہونا جائز ہے اور امامان مہدویہ اگرچہ باطنیہ تھے مگر تالیف
قلوب رعایا کے لیے بظاہر احکام شرع کی پابندی کرتے تھے اور در پردہ اپنے
عقائد کے جاری کرنے مین برابر مصروف تھے اور اپنے سچے دوستون کو بطور باطنیہ
کے بھی تعلیم دیا کرتے تھے اِن کے عہد مین تمام مصر مین رواج مذہب اسماعیلیہ کا
ہو گیا تھا قاضی مفتی شیعہ ہوتے تھے جو کوئی ان کے خلاف کرتا اُسکو سزا دیتے
یہانتک کہ سوا اِس عقیدے کے کوئی عقیدہ اُس زمین مین باقی نرہا اگرچہ مذہب
شیعہ پیشتر سے بھی زمین مصر مین معروف تھا یزید بن ابی حبیب نے کہا ہے نشأت
بمصر وھی علویۃ فقلبتھا عثمانیۃ یعنے جب مین نے مصر مین ہوش سنبھالا تو وہان

Marfat.com

شیعہ مذہب تھا مین نے اُسکو عثمانی مذہب یعنی حنفی کر ڈالا۔
ناصر خسرو اپنے سفرنامے مین عہد مستنصر کا حال لکھتا ہے کہ مین شام سے قیروان تک گیا تمام شہرون اور گانون مین جو جو مسجدین تھین سب کا خرچ وکیل سلطان کے ذمے تھا چراغ کا تیل۔ چٹائی۔ بوریا۔ کمبل۔ مؤذن اور فراش وغیرہ کی تنخواہ یہ سب چیزین وہی بہم پہونچاتا تھا ایک بار والی شام نے لکھا کہ روغن زیتون کم ہے اگر حکم ہو تو مساجد مین مولی اور شلجم کے بیجون کا تیل دیا جاے سلطان کی طرف سے اُسکو جواب ملا کہ تم فرمانبردار ہو نہ وزیر و مختار جو چیز خانۂ خدا سے تعلق رکھتی ہے اُسمین تغیر و تبدل جائز نہین۔ قاضی القضاۃ دو ہزار دینار مغربی پاتا تھا اور اسی طرح دوسرے قاضیون کی بھی تنخواہین تھین تاکہ لوگون سے رشوت کی طمع نکرین ماہ رجب مین تمام مساجد مین حکم سلطانی سُنایا جاتا تھا کہ اے مسلمانو! موسم حج قریب آگیا ہی سلطان کی طرف سے جو سامان اور فوج اور باربرداری در خرچ مقرر ہے وہ بدستور دیا جائیگا اور رمضان مین بھی یہی منادی کی جاتی اول ذی قعدہ سے آدمی شہر سے نکلنا شروع ہوتے اور ایک مقام معین مین ٹھہرتے نصف ذی قعدہ مین قافلے کا کوچ ہو جاتا تمام لشکر کا خرچ ایک ہزار دینار روزانہ ہوتا تھا اور تنخواہ نوکرون کی اس سے علاوہ ہوتی ساٹھ ہزار کے قریب دینار صرف مین آجاتے تھے اور جو اہل مکہ اور اعیان مکہ کے لیے انعام و اکرام اور وظیفہ بھیجا جاتا وہ اسکے علاوہ ہوتا اور سال مین دو بار جامۂ کعبہ بھیجا جاتا تھا۔
مہدویہ کے نزدیک امامت کے ثبوت کا طریق نص ہے مہدویہ جس طرح عبداللہ مہدی کے اسلاف کو امام جعفر صادق تک امام منصوص جانتے ہین اس لیے کہ ہر ایک باپ اپنے بیٹے کی امامت کے لیے فرما دیتا تھا اسی طرح مہدی کے بعد اُن کے جانشینون کو امام منصوص مانتے ہین مستنصر تک تمام مہدویہ ائمہ کے باب مین متفق رہے اُنکے بعد اس فرقے مین امام کے متعلق اختلاف ہوگیا اور پھر آگے چلکر آمر کے بعد سے دوبارہ اختلاف پیدا ہوگیا جس کی تفصیل آگے چل کر معلوم ہو گی۔ ائمۂ مہدویہ کی تفصیل یہ ہے۔
(۱) **عبداللہ مہدی باللہ** افریقہ مین اِن کی حکومت کی ابتدا ۲۹۶ھ سے سمجھی جاتی ہے کیونکہ زیادۃ اللہ ماہ رمضان سنہ مذکور سے افریقہ سے

Marfat.com

بھاگا تھا ۲۶ برس حکومت کر کے باسٹھ برس کی عمر میں ۳۲۲ھ میں انتقال کیا مھدیہ میں مدفون ہوئے جو اب مملکت ٹونس میں واقع ہے۔ سنہ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

(۲) ابوالقاسم محمد الملقب قائم بامراللہ بن مہدی باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوئے ان کے وقت میں ابویزید خارجی نے خروج کیا تھا تو اسماعیلیہ اُسے دجال کہا کرتے تھے تاریخ گزیدہ میں مذکور ہے کہ مھدویہ کا اعتقاد یہ ہے کہ دجال ابویزید سے کنایہ ہے اور ایک حدیث اس مضمون کی روایت کرتے ہیں کہ دجال مہدی یا قائم پر خروج کرے گا قائم کو ابویزید نے مھدویہ میں محصور کر لیا حالت محاصرہ میں بیمار ہوئے اور وہیں شوال ۳۳۴ھ میں مرے بارہ سال حکومت کی۔

(۳) ابوطاہر اسماعیل الملقب منصور بقوۃ اللہ بن قائم یہ بڑے شجاع تھے تخت پر بیٹھ کر انھوں نے ابویزید کو شکست دی ۳۳۶ھ میں اُسے گرفتار کر کے کھال نکلوا کر اس میں بھس بھروادیا انھوں نے شوال کی آخری تاریخ کو ۳۴۱ھ میں ۷ سال حکومت کر کے ۳۹ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

(۴) ابوتمیم معدالملقب معزلدین اللہ بن منصور سلطنت نے ان کے زمانے میں عروج پکڑا مغربی مصر کو انھوں نے اپنا دارالخلافت قرار دیا اور پھر برابر سلاطین اسماعیلیہ کا یہی دارالحکومت رہا ۱۹ ربیع الثانی ۳۶۵ھ ہجری روز جمعہ کو راہی ملک آخرت ہوئے ۲۳ سال ۵ ماہ حکومت کی ۴۵ سال عمر پائی۔

(۵) ابومنصور نزار الملقب عزیز باللہ بن معز شام سے اندلس تک تمام ممالک غربی پر انکا قبضہ تھا رمضان ۳۸۶ھ ہجری میں مرگئے ۴۲ سال عمر پائی ۲۱ سال امامت کی

(۶) ابوعلی منصور الملقب حاکم بامراللہ بن عزیز یہ بڑے متشرع بادشاہ تھے انھوں نے عورتوں کے پردے میں سختی کی مسکرات کی خرید فروخت بند کرادی

Marfat.com

ان کے وقت مین انتظام شہر بھی اچھا تھا قاہرہ مین مسجد ازہر انھین کی بنوائی ہوئی ہی
لیکن بعض مورخ ان کو فرعون ثانی لکھتے ہین اور ان کی سختیون کو حدود شرعی
سے متجاوز بتاتے ہین انھون نے حکم دیا تھا کہ کوئی یہودی اور نصرانی گھوڑے پر
سوار نہو گدھے اور خچر پر سوار ہو مگر لوہے کی رکاب استعمال نکرے اور ہمیشہ چند گھونگرو
لٹکتے رکھے اور حمام مین جائے تو پانون مین کڑا رکھے تاکہ مسلمان سے امتیاز رہے ان کو
یہ معلوم ہوا کہ ان کی بہن کی سپہ سالار کے ساتھ آشنائی ہے اسلیے دونون کو سزا دینا چاہا
سپہ سالار نے اُنکے ارادے سے مطلع ہو کر کچھ آدمی گھات مین لگا دئے جنھون نے سنہ ۴۱۱ھ
مین مار ڈالا ۳۶ سال کی عمر پائی ۲۵ سال حکومت کی۔

(۷) **ابو الحسن علی الملقب ظاہر لاعزاز دین اللہ بن حاکم** یہ بڑے نیک نام تھے انکی نیک نامی شکر عائد خراسان حج کرکے لوٹے تو مصر ہوتے آئے اور وہان سے خلعت لائے محمود غزنوی کو اس کی خبر لگ گئی اُنھون نے فوراً خلیفہ بغداد قادر باللہ کو مطلع کیا حجاج ابھی مصر سے لوٹ کر بغداد ہی مین ٹھہرے تھے کہ خلیفہ نے اُن سے باز پرس کی اور خلعت کے کپڑے جلائے گئے ظاہر نے سپہ سالار اور اپنی پھوپھی کو مروا ڈالا تھا انکا انتقال شوال ۴۲۷ھ مین ہوا ۳۳ سال کی عمر پائی۔ ۱۶ سال حکومت کی۔

(۸) **ابو تمیم معد الملقب مستنصر باللہ بن ظاہر** ابو الفدا نے بیان کیا ہے کہ مستنصر کے عہد مین اُنکی والدہ حکمرانی مین اُنپر غالب تھین آخر کار ناصر الدولہ نے زور باندھ کر مستنصر کی والدہ کو قید کر دیا اور حکمرانی کے عوض اُنکو پچاس ہزار دینار دیے اور مستنصر کو اُن کی اولاد اور بی بی سے علیٰحدہ کرکے نظر بند کر لیا اور اُنکی یہانتک تحقیر وتذلیل کی کہ اُن کی شان و شوکت مین بٹہ لگ گیا مستنصر کی یہ نوبت پہونچی کہ ایک مسند پر بیٹھے رہتے تھے اور اسکے سوا کچھ اُن کے پاس نہ تھا آخر الامر ناصر الدولہ کو دوسرے امرا نے مار ڈالا اور ۴۶۶ھ مین فوج کے ایک سردار نے جسکا نام بدر جمالی ہے از سر نو مستنصر کا اقتدار جمایا اور تمام سلطنت کی نیابت بد کرنے لگا ۴۸۷ھ مین بدر نے انتقال کیا تو اُسکا بیٹا افضل نائب سلطنت ہوا مستنصر ایسے صابر و شاکر تھے کہ اُنپر بڑی بڑی مصیبتین اور سختیان پڑین تمام مال و اسباب اور خزانہ اُنکا خرچ مین آگیا سوائے ایک مسند کے جسپر وہ بیٹھے رہتے تھے اُن کے پاس کچھ باقی نہ رہا لیکن اُنھون نے صبر کو ہاتھ سے ندیا مستنصر نے ۴۸۷ھ ہجری مین رحلت کی ۶۷ سال کی عمر پائی ساٹھ سال امامت و خلافت کی تاریخ گزیدہ مین مسطور ہے کہ مستنصر بے سبب قیمتی جواہرات کو ہاون مین پسوا کر پانی مین بہا دیتے تھے سپاہ کی تنخواہ وقت پر نہین دیتے تھے یہانتک کہ ایک بار تنگ آکر سپاہ نے اُنپر بلوا کر دیا اور اُن کو پکڑ کر چڑھی ہوئی تنخواہ وصول کی مگر ناصر خسرو اپنے سفرنامے مین اُن کی فیاضی کی بڑی تعریف کرتا ہے

Marfat.com

اور کہتا ہے کہ رعایا کو سلطان پر بڑا اعتماد ہے کوئی شخص چغلخور اور سرکاری نوکر سے نہین ڈرتا سلطان نہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ کسی کے مال پر لالچ کرتا ہے۔

(۹) ابوالقاسم احمد الملقب مستعلی باللہ بن مستنصر ۴۹۵ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا سات سال دو ماہ امامت کی اجل طبعی سے مرے تھے مگر روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ نزار کے ایک طرفدار نے مارڈالا ۲۸ سال کی عمر پائی۔

(۱۰)۔ابو علی منصور الملقب آمر باحکام اللہ بن مستعلی ان کے وقت مین شمالی عیسائیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمان غالب رہے ان شمالی عیسائیون کو مسلمان مورخ اہل فرنگ لکھتے ہین ان کے وقت مین حسن صباح اور نزاریہ کو شام مین بہت قوت حاصل ہو گئی اور کچھ ملک علویون کا اُس خاندان کے قبضے مین آگیا ان کے کوئی بیٹا[له] نہ تھا اس لیے اپنے چچا کے بیٹے عبدالمجید حافظ بن ابی القاسم بن مستنصر کو ولی عہد کیا ۴ ذیقعدہ ۵۲۴ھ ہجری کو ایک فدائی کے ہاتھ سے شہید ہوئے ۲۹ برس ۵ ماہ ۱۵ دن حکومت کی حافظ ابرو کے نزدیک کچھ کم ۳۴ سال کی عمر پائی اور تاریخ گزیدہ سے ۴۰ سال کی عمر ثابت ہے بوہرون مین یہ روایت چلی آتی ہے کہ آمر کا صلبی بیٹا ۶ مہینے کی عمر کا اس وقت مین موجود تھا جنکا نام ابوالقاسم طیب تھا اور ۶ مہین کی امامت کے لیے آمر نے نص کی اُنکو امراے دولت لیکر قاہرہ سے چلے گئے اور مستور ہو گئے[سه]۔ اسی لیے بوہرے آمر کے بھائی کی امامت کو تسلیم نہین کرتے۔

(۱۱) ابو میمون عبدالمجید الملقب حافظ لدین اللہ بن امیر ابوالقاسم بن مستنصر عرصہ دراز تک حافظ کی بیعت نکی گئی اس خیال سے کہ آمر کے محل مین شاید کسی عورت کو حمل ہو بطور نیابت کے کام کرتے رہے ان کی وزارت ابو علی احمد بن فضل بن بدر جمالی کے ہاتھ مین تھی اور وہ حافظ پر بیحد غالب تھا یہانتک کہ ۵۲۶ھ مین علانیہ باغی ہوگیا اور حافظ کو قید کر کے اپنا خطبہ جاری کیا اور اذان مین سے حی علی خیر العمل کا لفظ موقوف کرادیا یہ بات شیعہ پر شاق گذری غلامون کی ایک جماعت نے اُس کو قتل کر کے تمام سامان اُسکا لوٹ لیا اور حافظ کو قید خانے سے نکالا اور اُس وقت اُنکی بیعت

له دیکھو روضۃ الصفائے ناصری ۱۲ سه دیکھو ابوالفدا ۱۲ سه منقول از مجالس المومنین صفحہ ۱۷

کی گئی ابو الفدا نے اسی طرح لکھا ہے مگر حبیب السیر و روضۃ الصفا مین کہا ہے کہ بوعلی فدائیون کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اور بعد اُسکے حافظ کے دوسرے وزیر کو بھی فدائیون نے مار ڈالا اور زوال سلطنت علویہ شروع ہوا جمادی الاخری ۵۴۴ھ ہجری مین یہ خلیفہ فوت ہوا ۸۰ سال کی عمر پائی اور ۲۰ سال خلافت و امامت کی۔

(۱۲) ابومنصور اسماعیل ثانی الملقب ظافر باللہ بن حافظ

اِن کو اپنے وزیر عباس بن تمیم کے بیٹے نصر کے ساتھ تعشق پیدا ہو گیا ایک لحظہ اُسکو جدا نکرتے تھے اور اُسکو ایک آباد قریہ عطا کیا ظرفاے مصر کی زبانون پر یہ بات جاری ہوئی کہ نصر کا مہر تو اس سے بھی زائد ہے وزیر کو اِس ملعونی سے غیرت آئی اور اپنے گھر دعوت کے بہانے سے بلا کر مروا ڈالا یہ واقعہ ۵۴۹ھ ہجری کا ہے کچھ کم پانچ سال سلطنت کی ۲۱ سال کی عمر پائی۔

(۱۳) ابوالقاسم عیسیٰ الملقب فائز بنصر اللہ بن ظافر

اہل فرنگ سے اِن کے وقت مین بھی لڑائی رہی بلاد غربی پر اہلِ فرنگ کا جو قبضہ ہو چکا تھا وہ مستحکم ہوا اور کچھ حصہ فائز نے اُن سے واپس بھی لے لیا صفر ۵۵۵ھ ہجری مین وفات پائی پانچ سال حکومت کی اور بقولے چھ سال اور چند ماہ حکومت کی ۱۲ سال کی عمر پائی۔

(۱۴) ابو محمد عبداللہ الملقب عاضد لدین اللہ بن یوسف بن حافظ

انھون نے اپنے وزیر شاور کے ہاتھ سے تنگ آکر اتابک نورالدین سلطان موصل و دمشق سے مدد چاہی سلطان نے اپنی فوج شیرکوہ کے ساتھ روانہ کی وزیر نے اہل فرنگ سے مدد چاہی شیرکوہ نے لشکر مصر و فرنگ دونون کو شکست دی اور مصر کو فتح کرکے دو مہینہ اور پانچ دن کی حکومت کے بعد فوت ہو گیا پھر اُسکا بھتیجا صلاح الدین حاکم مصر ہوا اور جمعہ کے دن ۲ محرم ۵۶۵ھ کو عاضد کے انتقال کے بعد خلفاے بغداد کے نام کا خطبہ پڑھا یہ پورا حال جامع التواریخ مؤلفہ رشید الدین فضل مین دیکھنا چاہیے۔

سلہ سلطان صلاح الدین نورالدین کے بعد مصر کا بادشاہ ہو گیا شام عرب اور فارس مین بہت لڑائیان کین ... بیت المقدس ... کی لڑائی مین بڑی شکست دی نہایت دلیر اور بہادر تھا

Marfat.com

دول اسلامیہ مین لکھا ہے کہ ابتدا اسماعیلیہ کی مصر مین ۲۹۶؁ یا ۲۹۷؁ ہجری سے ہوئی اور خاتمہ اُن کی دولت کا ۵۶۷؁ مین ہوا مدت حکومت دوسو ستر سال ہے اور ائمہ اسماعیلیہ کی تعداد ۱۴ ہے اور جامع التواریخ کے ایک مقام سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خاتمہ دولت اسماعیلیہ کا ۵۶۷؁ مین ہوا اور لطائف اخبار الدول مین قاضی محمد عبدالمصطفٰے نے کہا ہے کہ انکی سلطنت کی مدت مین مصر مین ۲۶۸ سال ۵ ماہ ہے۔

سلطان صلاح الدین اور قاضی صدرالدین ماراتی مذہب اشاعرہ پر تھے اِن دونون نے ابتدائے خدمت سلطان نورالدین سے دمشق مین اِسی طریقے پر نشو ونما پایا تھا بلکہ صلاح الدین نے بچپن مین عقیدہ مولفہ قطب الدین مسعود نیشاپوری کو حفظ کر لیا تھا اور اپنے چھوٹے بچون کو یاد کرا دیا تھا اِس وجہ سے وہ اِسی عقائد اشعری پر جمے ہوے تھے جب یہ مصر کے بادشاہ ہوے تو سارے لوگون کو التزام عقائد اشاعرہ پر آمادہ کیا اور تغیر مذہب اسماعیلیہ دہدیہ وازالۂ تشیع مین کوشش کرنی شروع کی اور مصر مین واسطے فقہاے شافعیہ ومالکیہ کے کئی عالی شان مدرسے[1] تیار کرائے اور سارے قضاۃ شیعہ کو مصر سے نکالدیا اور صدرالدین عبدالملک بن درباس مارانی شافعی کو قاضی القضاۃ مقرر کیا تب سے اقلیم مصر مین جو کوئی قاضی مقرر ہوتا وہ شافعی المذہب ہوتا لوگ کھلم کھلا مذہب شافعی ومالکی پر چلنے لگے اور مذہب شیعہ اسماعیلیہ وامامیہ چھپ گیا یہانتک کہ مین مصر سے بالکل جاتا رہا۔

تنبیہ عاضد فائز کے بیٹے نہ تھے جیسا کہ صاحب تحفۂ اثنا عشری نے جانا ہے بلکہ عاضد یوسف کے بیٹے ہین اور یوسف بیٹے ہین عبدالمجید حافظ لدین اللہ کے اور اِس خاندان مین سواے حافظ اور عاضد کے کوئی اور ایسا آدمی خلیفہ نہین ہوا جسکا باپ خلیفہ نہوا اور امیر یوسف خلیفہ نہ تھے جیسا کہ تاریخ ابوالفدا اور تاریخ الخلفا مؤلفہ سیوطی وغیرہ مین لکھا ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفۂ اثنا عشریہ مین حافظ کو احمد مستعلی کا بیٹا بتایا ہے اور حبیب السیر مین مستنصر کا بیٹا کہا ہے بعض کتابون مین اُن کے باپ کا نام ابوالقاسم محمد بن مستنصر لکھا ہے اور ابوالفدا نے بھی انھین ابوالقاسم بن مستنصر کا بیٹا بتایا ہے اور تاریخ گزیدہ مین کہا ہے کہ وہ عبدالمجید بن مستنصر کے

[1] سلطان صلاح الدین سلطان ہوا مدرسہ شافعیہ ناصریہ ۵۶۶؁ ہجری میں قاہرہ میں بنایا دیکھو تنقیح جلد اول صفحہ ۱۳۱۹

بیٹے ہیں مستنصر کے تین بیٹے تھے نزار احمد عبدالمجید اور حبیب السیر میں لکھا ہے کہ آمر کے بعد خود عبدالمجید بن مستنصر تخت خلافت پر بیٹھ کر حافظ کہلائے۔
تحفہ میں اِن خلفا کے نامون کی نسبت کئی غلطیان واقع ہوئی ہیں اور مجالس المؤمنین میں غلطی سے ابو تمیم معد مستنصر کو قاہر کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ اِن خلفا میں قاہر کسی کا لقب نہ تھا اور معد مستنصر کے بیٹے ہیں علی بن منصور کے اور علی کا لقب ظاہر لاعزاز دین اللہ ہے اور اس باب میں روضۃ الصفا حبیب السیر تاریخ گزیدہ اور عیون التواریخ وغیرہ میں اگرچہ یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی ہے کہ خود مہدی کا نام محمد بتایا ہے اور ابو القاسم اُنکی کنیت لکھی ہے مگر مرآت عالم کے مؤلف نے انتہاے غلطی یہ کی ہے کہ کہا ہے کہ ابو القاسم محمد جنھون نے اپنا لقب مہدی مقرر کیا تھا اور جنکو اسماعیلیہ مہدی آخر الزمان جانتے ہین اور مہدیہ کے بانی وہی تھے جب اُنھون نے ۳۲۲ھ میں رحلت کی تو اُن کی جگہ اُنکا بیٹا القائم بامر اللہ نزار مسند نشین ہوا حالانکہ نزار مہدی سے پانچوین پشت میں ہین اور اُن کا ملقب عزیز باللہ تھا مہدی تو عبداللہ کا لقب ہے اور قائم ان کے بیٹے محمد کا اور جمہرۃ النسب میں جو عبداللہ کے ساتھ قائم کا لفظ استعمال کیا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اور تاریخ فرشتہ میں مستنصر اور علی ظاہر کے درمیان ایک نام محمد لکھا ہے اور وہ زائد معلوم ہوتا ہے کیونکہ دوسری کتب سے ثابت نہین۔

مہدویہ کا امامت مین اختلاف

مستنصر کے بعد سے مہدویہ مین اختلاف واقع ہوگیا اور دو فرقے بن گئے وجہ اسکی یہ ہے کہ مستنصر نے اولاً اپنے بڑے بیٹے المصطفےٰ لدین اللہ نزار کی امامت کے لیے اپنے بعد نص کی پھر اُن سے ناراض ہوکر چھوٹے بیٹے ابو القاسم احمد الملقب مستعلی باللہ کی امامت کے لیے نص کردی سو ایک جماعت نے نص ثانی کو نص اول کا ناسخ قرار دیا اور مستعلی کو امام برحق جانا چنانچہ ان لوگون کو **مستعلویہ** کہتے ہین اور ایک جماعت مستنصر کی نص اول کے بموجب نزار کو امام ماننے لگی اور کہنے لگی کہ نص ثانی لغو ہے اسلیے کہ نص اول اپنا کام

Marfat.com

پورا کر چکی تھی اور دلیل اسپر یہ بیان کی کہ حضرت جعفر صادق کے بعد ان کی نص کے بموجب اسماعیل امام ہوئے نہ موسی کاظم تو یہان بھی نزار کی نسبت حق وصیت باطل نہین ہو سکتا اس فرقے کو نزاریہ کہتے ہین یہ لوگ نزار کی دعوت دینے لگے حسن صباح اسی مذہب کا سرگرم داعی تھا اور شیخ نزاری قہستانی بھی مذہب نزاریہ کا پابند تھا اسی لیے نزاری تخلص کرتا ہے اور مرآت عالم مین جو لکھا ہے کہ نزاری قہستانی حسن صباح کا عرف تھا یہ غلط ہے تحفۂ اثنا عشریہ مین نزار کو مستنصر کا بھائی بتایا ہے۔ اور دبستان المذاہب۔ تاریخ فرشتہ۔ حبیب السیر۔ اور مرآت عالم اور روضۃ الصفا وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مستنصر کے بیٹے تھے اور مجالس سیفیہ سے بھی ثابت ہوتا ہے چنانچہ اُس مین لکھا ہے کہ مستنصر باللہ نے دنیا سے رحلت کی ان کے پسر اکبر نزار پہلے ولی عہد تھے اِسکے بعد وہ خارج ہوے اور اُن کے چھوٹے بھائی مستعلی ولیعہد ہوے مستنصر کی وفات کے بعد مستعلی نے تخت قاہرہ معزیہ پر جلوس فرمایا اور نزار نے علٰحدہ نشان حکومت قائم کیا دونون بھائیون مین جنگ عظیم ہوئی فدائیان قلعۂ الموت ایران سب نزار کے طرفدار تھے اور اہل یمن سب مستعلی کے طرفدار تم کلام یاد رکھو کہ جب احمد مستعلی مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو نزار اسکندریہ کو بھاگ گئے وہان مستنصر کا ایک غلام حاکم تھا اُس نے تعظیم و تکریم کر کے سریر فرمان روائی پر بٹھا دیا مستعلی نے ایک بھاری فوج اسکندریہ کو بھیجی جسنے پہونچکر غلام کو مار ڈالا اور نزار کو قاہرہ مین پکڑ لائے مستعلی نے اُن کو قید کر دیا قید ہی مین انتقال ہوا۔ نزاریہ کا نام **صباحیہ** اور **حمیریہ** بھی ہے اور یہ نسبت ہے **حسن بن محمد صباح حمیری** اسماعیلی کی طرف اور یہ سارے مہدویہ مین سے اکفر تھے اسلیے انکو **ملاحدہ** بھی کہتے ہین اور حقیقت مین اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہین بلکہ ابن خلدون نے تو لکھا ہے کہ سارے اسماعیلیہ ملاحدہ کہلاتے ہین کیونکہ اُن کے مقالے مین الحاد بھرا ہوا ہے مگر اس مین شک نہین کہ مہدویہ بظاہر ہر ایک حکم شرع کی پابندی کرتے تھے اور اُنھون نے ظاہر مین بھی رعایت شرع کی اُٹھا دی تھی نزاریہ کو بھی

Marfat.com

باطنیہ کہتے ہین اِس حسن کی نسبت ارباب تواریخ مین یہ بات مشہور ہے کہ اسکا نسب محمد بن صباح حمیری سے ملتا ہے مگر خواجہٗ نظام الملک نے اپنے وصایا مین اس افواہ کی تردید کی ہے اور کہا کہ جب حسن نیشاپور مین طالبعلمی کو آیا تو لوگون سے بیان کیا کرتا تھا کہ مین نسل عرب سے ہون خاندان صباح حمیری سے میرا باپ یمن سے کوفے مین کوفے سے قم مین قم سے رے مین آرہا تھا مگر اہلِ خراسان خصوصًا اہلِ طوس کہتے ہین کہ یہ قول اُسکا صحیح نہین اُسکے اسلاف اِس ملک کے کسان تھے خواجہ نے اپنے وصایا مین حسن کی عیاری اور غداری کی طول طویل داستان لکھی ہے اور اس امر مین اسکے سخت شاکی ہین اور اسکے باپ کا نام علی لکھتے ہین اور اسکے بھی عقیدۂ فاسد اور خباثت طینت کو بیان کرتے ہین یہ علی رے کا باشندہ تھا ابومسلم حاکم رے ایک دیندار شخص تھا اِسلیے علی سے نفرت رکھتا تھا علی ہمیشہ ابومسلم کے سامنے اپنے عقیدے کی صفائی ظاہر کرتا اور قسمین کھاتا اِس زمانے مین نیشاپور مین امام موفق جنکی عمر ۸۰ سال سے متجاوز تھی طلبا کو درس دیا کرتے تھے اور اُن کے درس کی یہ برکت تھی کہ اُن کے پہلنکے طالب علم غالبًا کسی مرتبے کو پہونچ جاتے تھے حسن کے باپ نے کہ اسماعیلی المذہب تھا مسلمانون کی اپنی طرف سے اُس بدظنی کے دفعیہ کے لئے حسن کو نیشاپور لیجاکر امام موفق کے حلقۂ درس مین داخل کیا حسن اور خواجہٗ نظام الملک طوسی اور حکیم عمر خیام تینون ہم درس تھے اور آپس مین یہ معاہدہ ہوگیا کہ ہم مین سے جو شخص مرتبۂ امارت کو پہونچے اُس کی دولت تینون مین علی السویہ مشترک ہے خواجہ نظام الملک جب الپ ارسلان کے وزیر اعظم مقرر ہو گئے تو عمر خیام اُنسے ملے خواجہ نے اُنکا معقول بندوبست کردیا عمر خیام نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اور علوم کے پھیلانے مین مشغول ہو گئے خواجہ نے حسن کے ساتھ الپ ارسلان کے عہد مین توکوئی سلوک نہ کیا سلطان ملک شاہ سے حسن کو ملا دیا لیکن خواجہ حسن سے کھٹکتے رہے حسن نے سلطان کے مزاج مین بہت دخل پیدا کرلیا سلطان نے ایک روز خواجہ سے کہا کہ بھلا کتنے دنون مین تمام ممالک کے جمع خرچ کا حساب منقح و مرتب کرلوگے خواجہ نے کہا

Marfat.com

کہ دو برس مین سلطان نے کہا کہ یہ مدت بہت زیادہ ہے حسن نے سلطان سے وعدہ کیا
کہ اِس خدمت کو فدوی چالیس دن مین انجام دے سکتا ہے چنانچہ وہ اس کام پر
مامور ہوا اور سارا حساب طے کر کے پیش کرنے کے لیے لے گیا حسن کے نوکر کے پاس
یہ دفتر تھا اور وہ دربار سے باہر لئے کھڑا تھا خواجہ نے وہ کاغذات اُس سے
دیکھنے کے نام سے لیکر زمین پر ڈالدیے تمام پریشان ہوگئے نوکر نے اُن کو جمع کر کے
رکھ لیا اور حسن سے یہ بات نکہی حسن جب وہ کاغذات سلطان کو ملاحظہ کرانے لگا تو
اُنکو بالکل ابتر پایا حسن سے جب سلطان نے سوال کئے تو ہان ہون کرنے لگا سلطان
نے ملول ہو کر فرمایا کہ تعلل کا کیا سبب ہے نظام الملک نے عرض کیا کہ واقفکار لوگ
جس کام مین دو برس کی مہلت چاہتے ہون اُسکو ایک ناواقف چالیس دن مین
کیسے پورا کر سکتا ہے مین نے تو سابق مین حضور سے عرض کر دیا تھا کہ اِس شخص کی طبیعت
مین گربزی اور مزاج مین طیش ہے اعتماد کے قابل نہین سلطان حسن سے ناخوش ہوگیا
حسن چھپکر رودبار کو چلا گیا پھر یہان سے اصفہان پہونچا یہان بھی زیادہ نہ ٹھہرا
اور مصر کو چلا گیا مستنصر اسماعیلی یہان امامت کرتے تھے اُنھون نے حسن کی بہت خاطر
کی مگر ڈیڑھ برس سے زیادہ حسن اُن کے پاس نہ ٹھہر سکا اسلئے کہ حسن نزار کا
جانبدار تھا اور مستعلی کی امامت کے لئے جو مستنصر نے نص کی تھی اسکا مخالف تھا اور
یہ بات سپہ سالار اور افواج مصری اور تمام اعیان دربار کے خلاف تھی حسن کو مصر
بھی چھوڑنا پڑا اور یہان سے حلب کو حلب سے بغداد کو بغداد سے خوزستان کو
خوزستان سے اصفہان کو گیا اور اِسی طرح ولایت عراق اور آذربائجان مین پھرنے لگا
اور لوگون کو طریقۂ اسماعیلیہ اور امامت نزار کی طرف دعوت کرنے لگا اور چند روز
دمشق مین رہنے کے بعد اُسنے قہستان مین جاکر دعوت اسماعیلیہ کا سلسلہ جاری کیا
اور بہت سے آدمی خفیہ طور پر اُسکی اطاعت کرنے لگے۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ اسماعیلیہ حسن کو سیدنا کہتے ہین اور حسن نے رودبار پہونچنے سے پیشتر کچھ
اپنے آدمی الموت کو بھیجے تاکہ وہان کی رعایا کو مذہب نزار کی طرف دعوت کرین

Marfat.com

حسین قاینی ایک داعی کی کوشش سے رعایائے الموت اس مذہب مین داخل ہوگئی سلطان جلال الدین ملک شاہ کی طرف سے یہان کا حکمران مہدی علوی تھا جو بظاہر اسماعیلیہ کی طرفداری کرتا تھا اور باطن مین اِن کے مخالف تھا جب مہدی نے دیکھا کہ اسماعیلیہ نے یہانتک قوت پیدا کر لی ہے کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا ہی تو ایک دن شب کے وقت فریب سے سارے اسماعیلیہ کو قلعہ سے نکالدیا اور کہا یہ قلعہ سلطان کا ہے غیر کا اس مین کیا کام اسماعیلیہ مین اور مہدی مین بہت سی گفتگو ہوئی جس کا آخری یہ نتیجہ نکلا کہ مہدی نے سب کو قلعہ مین واپس بلالیا اب اسماعیلیہ اُس سے ہوشیار رہنے لگے بلکہ ایک شب اچانک مہدی کی غفلت مین حسن کو قلعہ پر بلالیا - یہ واقعہ ماہ رجب ۴۸۳ھ ہجری کا ہے حسن نے مہدی کے ساتھ بڑی چال یہ کی کہ اس سے کہا کہ مین مفت یہان اتنی زمین اپنی سکونت اور عبادت کے لئے لینا نہین چاہتا تین ہزار دینار کو میرے ہاتھ چرسہ بھر زمین فروخت کردو مہدی راضی ہوگیا حسن نے اُس چرسے کے باریک تسمے کٹوا کر تمام قلعہ کے آس پاس بچھوادئے اور اُس قیمت کے ادا کردینے کے لیے ایک رقعہ حاکم گردکوہ کے نام جسے رئیس مظفر کہتے تھے اور مخفی طور پر وہ حسن کی دعوت قبول کرچکا تھا لکھدیا اور قلعہ مین سے مہدی کو نکال دیا مہدی نے کچھ عرصے کے بعد رئیس مظفر کو وہ رقعہ دیکر دینار وصول کرلئے مہارت خان اصفہانی بہجۃ العالم مین کہتا ہے رودبار قزوین کے شمال مین چھ فرسخ کے فاصلے پر ہے اُس مین پچاس قلعہ موجود ہین جن مین سے بہتر قلعہ الموت ہے یہ قلعہ اسماعیلیہ کا دارالملک تھا اور اقلیم چہارم مین داخل ہے ۴۸۳ھ مین حسن کے قبضے مین آیا ہے اِس قلعہ کی وجہ تسمیہ برہان قاطع مین یہ لکھی ہے الموت الف اور لام کے فتحون سے جبروت کے وزن پر مشہور قلعہ کا نام ہے جو قزوین اور گیلان کے درمیان مین واقع ہے اس قلعہ کو نہایت بلند ہونے کی وجہ سے اَلُہ آموت کہا کرتے تھے جسکے لفظی معنے عقاب کا گھونسلا ہے اس لئے کہ الہ (الف کے فتحہ لام کے ضمہ ہا کے ظہور سے) عقاب کو کہتے ہین اور آموت (لاہوت کے وزن پر) گھونسلے کے معنے مین ہے عقاب اونچے مقامات پر گھونسلا رکھتا ہے

Marfat.com

بلندی کی وجہ سے اِس قلعہ کا نام بھی اَلُہ آموت مقرر کیا گیا تھا جو کثرت استعمال
سے الموت ہو گیا اِس نام کے حروف سے عدد بحساب جمل لیکر جمع کیے جائین تو حسن
بن صباح کے اُس قلعہ مین داخل ہونے کی تاریخ نکلتی ہے۔ فردوس بریں مین
عبدالحلیم صاحب شرر نے اس قلعہ کا نام التمونت لکھا ہے اور یہ صحیح نہین ۴۸۴ھ تک
قہستان اور رودبار کے سارے قلعے حسن کے قبضے مین آ گئے اور مذہب نزاریہ کو بڑی
رونق حاصل ہوئی اور حسن نے اس مذہب مین بہت سی کتابین تصنیف کین انسائکلوپیڈیا
برٹانیکا کی جلد دوم کے صفحہ ۲۲۳ مین مرقوم ہے کہ حسن نے سنہ ۱۰۹۰ء مین دھوکے سے
قلعہ الموت پر جو شمالی ایران مین ہے قبضہ کر کے مع اپنے مقلدون کے وہان چلا گیا اور وہان
اُس کے پیروون کو حشاشین کا لقب ملا اور حسن شیخ الجبل بھی کہلانے لگا
جسکا ترجمہ پہاڑ کا بزرگ ہے یہان سے ثابت ہوا کہ تمدن عرب مین صفحہ ۴۰۴ پر جو ایک
نوٹ مین لکھا ہے حشیشین قرباطیون (قرامطہ) کے ایک گروہ کا نام تھا جنکو حسن
نیشاپوری نے سنہ ۱۰۹۰ء مین جمع کیا اور انھون نے اپنا قلعہ لُبنان مین بنایا تھا جسکی
وجہ سے حسن کو شیخ الجبل کہتے تھے انتہیٰ یہ صحیح نہین اسلیے کہ کسی کتاب تاریخ سے
حسن کو لبنان کے قلعہ کی وجہ سے شیخ الجبل کہنا ثابت نہین ہوتا حسن کا لبنان مین
جانا ثابت ہے منتہی الارب مین لکھا ہے لبنان عثمان کے وزن پر ایک پہاڑ کا نام ہے
جو شام مین واقع ہے اور حسن نے ایران مین فتوحات حاصل کی تھین اگرچہ اُس کے
متبع شام تک پھیل گئے اور لبنان مین اپنے قلعے بنائے تھے چنانچہ ابن جبیر نے اپنے

رحلہ مین اسکا ذکر دمشق کے سفر مین حلب - انطاکیہ - لاذقیہ - تمنے اور معرے مقامات کے پاس کیا ہے اور کہا ہے کہ تمنے سے بلاد معرے چھ میل ہے اس کے دوسری طرف جبل لبنان واقع ہے جبل لبنان کے دامن مین اسماعیلیہ کے قلعے ہین یہ مرتدون کا ایک گروہ ہے شیطان نے اُن کی گمراہی کے واسطے سنان نامی ایک شخص کو اُن پر مسلط کردیا تھا یہ لوگ اُسکو پوجتے تھے اور اُسپر اپنی جانین نثار کرتے تھے اگروہ حکم دیتا کہ پہاڑ پر سے گر پڑو تو کوئی دریغ نکرتا انتہی مگر حسن شیخ الجبل قلعہ لبنان کی وجہ سے نکھلایا بلکہ یہ لقب اُسکا قلعہ الموت کی وجہ سے ہوا ہے جہان وہ رہا کرتا تھا اور الموت ایران خصوصاً عراق عجم مین واقع ہے - انسائکلوپیڈیا برٹانیکا کی جلد دوم مین ہے کہ حسن سے دوسرے درجے پر **داعی الکبار** تھے جو اُن تین ضلعون پر حکومت کرتے تھے جن پر حسن کا قبضہ تھا اور اُن کے ماتحت **عام داعی** تھے جو پورے طور پر خفیہ اصولون سے واقف تھے اور اُن کو پھیلاتے تھے اور جو تھے درجے پر **رفیق** تھے اور یہ رفیق ترقی پاکر داعی کے رتبے کو پہونچ جاتے تھے اور ان کے بعد پانچوان درجہ **فدائیون** کا تھا یہ سب جوان آدمی ہوتے تھے اور انھین مین سے کسی کے قتل کرنے یا کسی اور سخت ضرورت کے لیے منتخب کیے جاتے تھے جب حسن کو کسی کام کی ضرورت ہوتی تو فدائیون کو حشیش بلائی جاتی جو کہ بھنگ کے پتون سے بنتی تھی اسی وجہ سے انھین **حشاشین** کہنے لگے اور بہت ہی تھوڑے سے تغیر سے یہ لفظ **اساسن** ہوگیا اور یورپ کی کل زبانون میں موجود ہے اساسن کے معنے یورپ کی زبان مین اُس قاتل کے ہین جو گھات سے مار ڈالے جس وقت کہ فدائی اس بیہوشی کی حالت مین شیخ کے نہایت خوبصورت باغ مین چھوڑ دیئے جاتے تھے تو اُن کو یقین دلایا جاتا تھا کہ یہ جنت کا باغ شیخ کی وجہ سے

ایک مقام پر لکھا ہے ... حصون الملاحدہ ... نخبۃ الدہر کی فصل سادس ... لہ تنبیہ ... لبنان ... لہ اسلام ... لہ اسماعیلیۃ ... حصون الملاحدہ ... ابن جبیر ... ربیع الاول ... رحلہ ابن جبیر مطبوعہ لیڈن ... ء مین حالات

[illegible]

Marfat.com

مل سکتا ہے اور اُن کو اُسکے احکام کی تعمیل کی ترغیب دلائی جاتی تھی چھٹے درجے کے لوگ لاسک تھے جس کا ترجمہ نوآموز اور مبتدی ہے اور ساتوین درجے مین عوام تھے اِس گروہ نے بڑی بڑی سختیان کی تھین دو صدی تک اطراف وجوانب مین ایک تہلکہ ڈالدیا تھا بڑے بڑے آدمیون کو جو شیخ سے مخالفت رکھتے تھے انھون نے مار ڈالا سب سے اول نظام الملک کو مارا پھر اُسکے بیٹے کو خنجر سے مارا سلطان ملک شاہ کا زہر سے مرنا بھی انھین کی سازش سے سمجھا جاتا ہے اور یہ فدائی ممالک مین پھیل گئے تھے اب بھی اُن کے چھوٹے چھوٹے گروہ شام کے پہاڑون مین موجود ہین ہامر پر گستال نے اِس فرقے کی تاریخ مین ایک کتاب لکھی ہے جو جو علما فرقہ اسماعیلیہ کے خلاف تھے اُن کو بین بین کران فدائیون نے ہر ایک طرح کی گھات سے قتل کر ڈالا کسی کے شاگرد بنکر مار ڈالتے کسی کو خدمتگار بنکر قتل کر ڈالتے اس لئے ہر ایک مذہب کے علما ڈرنے لگے اور حسن کے خلاف مُنہ سے کوئی لفظ نہین نکالتے تھے اِن فدائیون کا یہ حال تھا کہ جب سلطان سنجر نے قلعہ الموت کی تباہی کے لئے کئی بار سپاہ بھیجی تو حسن نے اُسکے ایک نوکر کو جو نہایت مقرب تھا اور حسن سے حُسن عقیدت رکھتا تھا حکم دیا کہ جب سلطان سوتا ہو تو اُسکے سرہانے ایک چھُری زمین مین گاڑ دے اُسنے ایسا ہی کیا سلطان بیدار ہوا تو اِس بات سے اُس کے دل مین بڑا اندیشہ پیدا ہوا تھوڑے دلون کے بعد حسن نے سلطان سے کہلا بھیجا کہ اگر مجکو آپ سے محبت نہو تی تو وہ چھری جو زمین سخت مین گڑو ئی گئی تھی آپ کے سینۂ نرم مین گڑو ئی جاتی سلطان نے حسن سے صلح کر لی اور اس وجہ سے حسن کا کام زیادہ ترقی کرنے لگا حسن نے اپنے ایک بیٹے حسین نامی کو حسین تائینی فاتح قہستان کے جرم قتل کی سزا مین مروا ڈالا اور دوسرے بیٹے کو شراب نوشی کی علت مین مروا دیا ۸- ربیع الثانی ۵۰۸ھ ہجری مطابق ۱۱۲۴ء کو حسن کا انتقال ہو گیا۔ حسن مذہب نزاریہ اسماعیلیہ کا داعی تھا۔

نزاریہ نزار کے بعد اُسکے بیٹے ہادی کو امام جانتے ہین مگر مورخین کی تحقیق ہے کہ نزار نے کوئی اولاد باقی نہین چھوڑی تھی احمد مستعلی نے حکومت پائی تو نزار کو

مع اُن کے دو بیٹون کے قید کر دیا تینون نے قید ہی مین جان دی اور نزاریہ یون
بات بناتے ہین کہ ابوالحسن سعیدی مستنصر علوی کے انتقال کے بعد مصر سے
الموت مین حسن بن محمد صباح حمیری کے پاس آیا اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا نزار
کی اولاد مین سے جس کے حال سے حسن بن صباح حمیری کے سوا کوئی واقف نہ تھا
اِس لیے حسن نے اُس لڑکے کو نہایت تعظیم کے ساتھ اپنے پاس رکھا اور بعض یون
کہتے ہین کہ خود حسن بن صباح حمیری مصر مین آیا اور نزار کی ایک عورت سے جو
قید مین تھی ملا اُسکے پاس سے ایک صغیر السن بچے کو لے لیا اور لوگون سے بیان کیا
کہ یہ نزار کا فرزند ہے اور اُس لڑکے کو شہر رے کو لے گیا اور نام اُسکا ہادی مقرر کر کے
دعوت اُسکے نام سے شروع کی ہزار ہا آدمی اُسکے حلقۂ اطاعت مین آگئے پھر ابن
صباح نے طبرستان کے قلعے فتح کر لیے اور قلعۂ الموت پر قبضہ کر کے اُسے دارالحکومت
قرار دیا اور نام اُسکا بلدۃ الاقبال رکھا اور اُسنے اپنے مرض الموت مین ایک شخص
کیا نامی کو خلیفہ بنا کر وصیت کر دی کہ ہادی کی تعلیم و تربیت مین جو ابھی لڑکا تھا
پوری کوشش کرے اور کیا نے انتقال کے وقت اپنے بیٹے محمد کو اپنا نائب مقرر کیا
ایک دن جو ہادی کو شہوت کا غلبہ ہوا تو محمد ابن کیا کی عورت کو بلا کر اُس سے
صحبت کی کیونکہ انکے نزدیک امام کے لیے ہر ایک حرام حلال ہے وہ عورت حاملہ ہو گئی
اور ہادی کے انتقال کے بعد ایک لڑکا جنی جسکا نام حسن رکھا گیا یہ بیان اُسی
عورت کا تھا جسے ہادی کے اکثر متبعون نے باور کر لیا اور کچھ لوگون کو شک پیدا
ہو گیا اور یہ کہنے لگے کہ ہادی جس عورت سے ہم بستر ہوا تھا وہ اور تھی اور محمد بن کیا
کی زوجہ کو بھی اُسی زمانے مین جب ہادی نے اُس عورت کے ساتھ صحبت کی
تھی اپنے شوہر سے حمل رہگیا اور اتفاقاً دونون عورتون کے ایک ہی وقت مین
بیٹے پیدا ہوے محمد بن کیا کی بی بی نے اپنے لڑکے سے اُس لڑکے کو جو ہادی کا
نطفہ تھا بدل لیا بہرصورت بعد محمد بن کیا کے حسن نے ظاہر کیا کہ مین نزار کی اولاد
سے ہون اور ہادی کا بیٹا ہون اور امامت کا دعویٰ کیا جس کو نزاریہ نے

Marfat.com

تسلیم کیا اور بعض نے سلسلہ نسب اسکا یون لکھا ہے حسن بن مہدی بن ہادی بن نزار بہرصورت حسن بن ہادی نہایت عاقل بلیغ حاضر جواب اور خوش محاورہ تھا بہت خطبے دیتا تھا اور لوگون مین اس بات کو تاکید سے بیان کرتا تھا کہ امام کو حق حاصل ہے کہ جو چاہے کرے اور امام تکالیف شرعیہ کو دور کر سکتا ہے اور مجھے خدا کا حکم غیب سے یہ پہونچتا ہے کہ تم سے ساری تکالیف شرعی کو اٹھا دون اور تمام محرمات کو تمپر مباح کر دون جو کچھ چاہو کرو بشرطیکہ باہم جنگ وجدال وکشت وخون نہ کیا کرو اور اپنے امام کی اطاعت سے انحراف نہ کرو۔ نزاریہ اسکو امام برحق جانتے تھے اور اس کی ذات کو **قیامت** کہتے تھے اس لیے کہ انکا اعتقاد یہ تھا کہ اسوقت قیامت قائم ہوگی جب آدمی خدارس ہو جائین گے اور تکالیف شرعیہ اُٹھ جائینگی اور قیامت سے یہی مطلب ہے حسن نے اپنی امامت کے زمانے مین خلائق کو خدا سے ملا دیا اور شریعت کے رسوم اُٹھا دیے۔ کہتے ہین کہ جب یہ امام ہوا تو ۵۵۹ ہجری مین ساکنان الموت کو عیدگاہ مین جمع کیا اور ایک ممبر رکھوایا جس کے چارون کونون پر چار علم سرخ زرد سبز اور سفید کھڑے کرا دیے اور ۱۷ تاریخ رمضان سنہ مذکور کو ممبر پر بیٹھ کر فرمایا مین امام زمانہ ہون امر ونہی کی تکلیف اہل جہان سے مین نے اُٹھا دین اور تمام احکام شرعی کو موقوف کر دیا اب زمانہ قیامت کے قائم ہونے کا ہے چاہیے کہ مخلوق کا باطن خدا کی طرف متوجہ ہو اور ظاہر مین جو کچھ چاہین کرین اور ممبر سے اُتر کر روزہ افطار کر لیا اور تمام آدمیون کو حکم دیا کہ مثل عید کے خوشی منائین اور اُس دن کا نام **عید القائم** رکھا اور الموتیان اُسے **علیٰ ذکرہ السلام** کہتے تھے شعرائے ملاحدہ نے اُسکی مدح مین قصائد لکھے تھے اُس کی مدح مین یہ ایک شعر ہے۔

برداشت غل شرع بتائید ایزدی	مخدوم روزگار علیٰ ذکرہ السلام

اس حسن کے زمانے مین امام فخر الدین رازی رے مین رہتے تھے اور تصنیف اور وعظ ونصیحت سے مسلمانون کو فیض پہونچاتے تھے مسائل خلافی مین جب اُن سے کوئی بات دریافت کی جاتی تو فرماتے خلافاً للملاحدۃ لعنہم اللہ خذلہم اللہ حسن نے ایک فدائی کو متعین کیا وہ امام کے پاس آیا اور طالبعلمون کے لباس مین رہا اور فرصت کا منتظر

رہکر

Marfat.com

رہتا تھا، ماہ کے بعد اتفاق سے امام رازی کو تنہا حجرے مین پالیا اندر سے دروازہ بند کر کے امام کی چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور خنجر کھینچ کر اُن کی چھاتی پر رکھدیا اور کہنے لگا تم کس لیے ہمیشہ ہمارے پیشواؤن پر لعن وطعن کرتے رہتے ہو امام نے اُسکو قسم دی اور بہت کچھ الحاح کی تب اُسنے کہا کہ مجھکو تمھارے قتل کا حکم نہ تھا ورنہ ہرگز نہ چھوڑتا ہمارے سید نے تمکو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ ہمکو عوام کی باتون کا خوف نہین تمھاری باتون کا خیال ہے کیونکہ جو بات تمھارے مُنھ سے نکلے گی وہ ہمیشہ باقی رہے گی اور اُس سے ہماری بدنامی قائم رہے گی آپ قلعہ مین تشریف لائیے تاکہ شرط خدمتگذاری ادا کی جاے امام نے کہا کہ میرا وہان چلنا تو ممکن نہین مگر آئندہ کبھی بُرائی کے لفظ سے یاد نہ کیا جاے گا بعد اسکے فدائی نے تین سو مثقال سونا اور دو یمانی چادرین امام کے سامنے رکھدین اور کہا کہ یہ وظیفہ تمھارا ایک سال کا ہے اور آیندہ ہر سال اسی طرح پہونچتا رہے گا اور خود حجرے سے چلا گیا کہ پھر کسی نے اُسکو وہان نہ دیکھا اِس واقعہ کے بعد سے امام جب کبھی خلافی مسئلہ بیان کرتے تو کہتے خلافاً للاسماعیلیۃ ایک شاگرد نے عرض کیا کہ اس کلمے کے اختیار کرنے کا کیا سبب ہے امام نے جواب دیا کہ وہ برہان قاطع رکھتے ہین۔

حسن کے مارے جانے کے بعد اُسکا بیٹا محمد امام ہوا محمد کو اُسکا بیٹا **جلال الدین حسن** ہلاک کرا کر خود امام ہوا اور اُسنے اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ دیا مسلمان پاک ہوا یہانتک کہ اپنے اسلاف کا کتب خانہ بھی جلوا دیا اور اُنپر طعن کرنے لگا اور مذہب باطنیہ کو مٹانا شروع کر دیا اور اپنی تمام رعایا کو بھی مذہب اہل سنت پر چلنے کی تاکید کرنے لگا اور اپنے حسن اعتقاد پر خلیفہ اور اہل بغداد کو بھی اطلاع کر دی اور اپنی مان کو بہت سے تحائف اور ہدایا دیکر خانہ کعبہ کو حج کے لیے بھیجا جلال الدین حسن کے بعد اُسکا بیٹا **علاء الدین محمد** امام ہوا تو اُسنے طریقۂ ملاحدۂ باطنیہ کو اختیار کر لیا اس علاء الدین کے عہد مین ناصر الدین عبد الرحیم بن ابو منصور حاکم قہستان نے محمد بن حسن عرف خواجہ نصیر الدین طوسی کو قہستان مین پابند کر لیا تھا خواجہ نے اخلاق ناصری اسی کے نام پر لکھی ہے علاء الدین محمد کے مارے جانے کے بعد اُسکا بیٹا **رکن الدین** بھی اپنے

Marfat.com

بزرگون کے طریق پر ہوا ہادی کی ذریات مین امامت وحکومت ایک سو اکہتر برس تک رہی رکن الدین پورے ایک سال بھی حکومت نکرنے پایا تھا کہ ترکان تتار یعنی چنگیز خانیون کے ہاتھ سے اُسکی دولت برباد ہوئی غرضکہ ان اسماعیلیہ کا خاتمہ تاتاریون نے ایران مین اور کُردُون نے شام مین ہمیشہ کے لیے ساتوین صدی مین کیا۔

نزاریہ کا مستعلیہ اور سقطیہ بھی نام ہے اِس لیے کہ ان کا مذہب یہ ہے کہ امام فروع کے ساتھ مکلف نہین ہے بلکہ اُسکو یہ بھی اختیار ہے کہ بعض تکالیف یا تمام تکالیف کو آدمیون سے دور کردے اور نزاریہ کی راے یہ ہے کہ امام ایکبار کسی بات کی وصیت کردے اور پھر اُسکے خلاف پر نص کرے تو نص اول ہی پر عمل کرنا چاہیے اور ثانی لغو ہے بخلاف مستعلویہ کے کہ اُن کے نزدیک نص دوم ناسخ ہے نص اول کی نزاریہ اسی لیے مستنصر کے بعد نزار کو امام منصوص جانتے ہین اور نزار کے بعد ہادی کو اور ہادی کے بعد حسن کو اور ملاحدہ امام کا معارف مین لطف ہونا مانتے ہین بخلاف اثنا عشریہ کے کہ وہ اداے واجبات عقلیہ یا حجت نقل شریعت وغیرہ مین اُسکا لطف ہونا قرار دیتے ہین اور نزاریہ کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ غیر متناہی ہے اور ارواح تناسخ کرتی ہین اور معاد جسمانی کا انکار کرتے ہین جنت و دوزخ کے بھی منکر ہین کہتے ہین کہ معاد روحانی ہی اور بہشت و دوزخ معنوی چیز ہین اور کہتے ہین کہ ہر شخص کے لیے قیامت اُسکی موت ہی اور ملاحدہ کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت نہین ہوتا پس ایمان باللہ کو عقل واجب نہین کرتی اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی دریافت ہوسکتی ہے بلکہ یہ سب باتین شرع سے جانی جاتی ہین[۱۵]۔

اسماعیلیہ کے مناصب اور دعوت کے طریق

فرقۂ اسماعیلیہ کا نام سبعیہ بھی ہے اور یہ نام اِس وجہ سے مقرر ہوا ہے کہ کہتے ہین کہ انبیا شریعت کے پہچاننے والے صرف یہ سات شخص ہین۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ۔ محمدؐ۔ اور مہدیؑ اور درمیان دو رسولون کے سات امام ہوتے ہین جو ایک رسول کی

Marfat.com

شریعت کو تمام کرتے ہین اور احکام کا اجرا فرماتے ہین جب تک دوسرا رسول مبعوث ہو
پس امام اول حضرت علی امام دوم حضرت حسن امام سوم حضرت حسین امام چہارم حضرت علی
زین العابدین امام پنجم حضرت محمد باقر امام ششم حضرت جعفر صادق امام ہفتم حضرت
اسماعیل بن جعفر ہین جو درمیان محمد علیہ السلام اور مہدی کے شریعت قائم رکھتے ہین
اور شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ان کو سبعیہ اسلیے کہتے ہین کہ ان کے نزدیک سات امام ہین
ساتوین محمد بن اسماعیل ہین بعض سبعیہ ان پر توقف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ سات
سات ائمہ کا اس طرح دوران رہتا ہے جس طرح ہفتون کا اور دنون کا شرح مواقف مین
مذکور ہے کہ اس فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر عصر مین واسطے ہدایت لوگون کے سات آدمیونکا
ہونا ضرور ہے اول **امام** کہ جانب غیب سے اُسکو علم اور احکام بے واسطہ پہونچتے ہین اور
سلسلہ علوم کی انتہا اُسی کی ذات ہوتی ہے۔ دوسرا **حجت** کہ امام سے حاصل کرکے دوسرے
آدمیون تک پہونچاتا ہے تیسرا **ذومصہ** یہ حجت سے علم حاصل کرتا ہے چوتھا **داعی اکبر**
یہ مومنون کے درجات کو بڑھاتا ہے اور امام اور حجت کے نزدیک اُن مین ترقی دیتا ہے
پانچوان **داعی ماذون** یہ طالبین سے عہد و پیمان لیکر امام کی بیعت مین داخل کرتا ہے
اور لوگون کو علم و معرفت سکھاتا ہے چھٹا **مُکلّب** یہ شخص اگرچہ بڑے درجے کا آدمی ہوتا ہے
لیکن اِس کو دعوت کا اذن نہین ہوتا اسکا صرف یہی کام ہے کہ غیر مذہب والے کے
عقائد مین حجت اور دلیل کے ساتھ شُبہات ڈالدے اور اُسکے احتمالات کا جواب دے اور
جب وہ متحیر ہوکر طلب حق کی درخواست کرے تو یہ داعی ماذون کو بتا دیتا ہے کہ اُس
آدمی کے پاس جاؤ اُس سے یہ مقصد بخوبی حاصل ہوجائے گا پھر داعی ماذون
اُس سے عہد و پیمان لیکر ذومصہ کے حوالے کردیتا ہے اگر استعداد طالب کی ذومصہ
کے مبلغ علم سے بڑھکر ہوتی ہے تو وہ حجت کے پاس پہونچا دیتا ہے اِسی طرح حجت
امام کے پاس اگر موجود ہو ساتوان **مومن**۔
قلائدالجواہر فی احوال الجواہر مین لکھا ہے کہ کتب اسماعیلیہ کی سیر سے معلوم ہوتا ہے
کہ دعاۃ اسماعیلیہ خصوصًا دعاۃ فاطمیین نو دعوتین ارشاد کرتے ہین مگر داعی حسن بن صوبین

Marfat.com

جس قدر شوق اور قابلیت پاتا ہے اُسی قدر دعوتین اُسکو کرتا ہے۔

دعوت اول داعی نہایت وقار سے مسند ارشاد پر بیٹھا ہوتا ہے جس کو دعوت کرتا ہے اول اُس سے تاویل آیات اور معانی امور شریعت کی مشکل باتون کے اور تھوڑے سے علم طبعیات وغیرہ کے مشکل مسئلون کے بھی سوالات کر کے کہتا ہے کہ اے شخص اسرار دین پوشیدہ ہے اور اکثر آدمی اُس سے منکر اور جاہل ہین اگر امت محمدی کے لوگ ان باتون کو جان لیتے جو اللہ تعالیٰ نے ائمۂ اہل بیت سے مختص کی ہین تو آدمیون مین اختلاف پیدا نہوتا جب مدعو یہ بات سُنتا ہے تو داعی کے پاس جو کچھ معلومات ہوتی ہے اُسکے سننے کا مشتاق ہوتا ہے پھر داعی اُسکی رغبت پا کر بیان کرنا شروع کرتا ہے اور بڑی عمدگی سے آیات قرآن اور شرائع دین کے مطالب بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ اختلاف لوگون مین آیا ہے اور گمراہی مین پڑے ہین یہ سب اِس وجہ سے ہے کہ ائمہ دین اور حافظان دین نبی سے روگردانی کی ہے اور غیرون کی اتباع کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ ائمۂ ہدیٰ شرع رسول کے حافظ ہین اُسکی حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہین معانی ظاہری و باطنی اور تاویل و تفسیر قرآن سے آگاہ ہین جب مسلمانون نے دوسرون کی اتباع کی اور اپنی عقل سے دلائل نکالنے لگے تو گمراہی مین پڑ گئے اللہ تعالیٰ نے علم دین کو پردے مین مخفی رکھا ہے تاکہ اسرار الٰہی مبتذل نہو جائین پس اللہ کے بھید سواے فرشتۂ مقرب اور نبی مرسل یا بندۂ مومن کے جسکا دل خدا نے تقوے مین امتحان کر لیا ہے کوئی نہین جان سکتا جب مدعو کا دل داعی کی باتون سے خوب مربوط ہو جاتا ہے اُسوقت داعی دوسری باتین شروع کرتا ہی کہتا ہی کہ

Marfat.com

اور سعی صفا کیا ہے اور کس لئے حائضہ کو روزے کی قضا کا حکم ہے اور قضاے نماز کی ممانعت ہے اور کیا سبب ہے کہ جنابت کے لیے غسل کا حکم ہوا ہے اور بول و براز کے واسطے غسل کا حکم نہوا اور کیا سبب ہے کہ خدا نے مخلوق کو چھ دن مین پیدا کیا کیا ایک گھڑی مین پیدا کرنے سے عاجز تھا اور صراط کے کیا معنے ہین اور کراما کاتبین کیا ہین اور کراما کاتبین کو جو ہم نہین دیکھتے اسکا کیا سبب ہے کیا وہ ہم سے مکابرے کے سبب سے خائف ہین اور ہم سے اِس خوف سے چھپ کر گواہ بنے ہین اور ہمارے اعمال لکھتے رہتے ہین اور زمین کا بدل دینا قیامت کو اور عذاب جحیم کیا ہے اور یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ عاصی کی جس جلد نے گناہ کیا ہے وہ ایک اور جلد سے بدل دیجایگی جو گناہ مین شامل نہین تاکہ اُسکو عذاب دیا جاے اور اس آیت کے کیا معنی ہین وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ اور شیطان اور اُسکی صفت کیا ہے اور وہ کہان رہتا ہے اور یاجوج وماجوج اور ہاروت و ماروت کیا ہین اور کہان رہتے ہین اور سات دوزخین

اور آٹھ بہشتین کس وجہ سے ہین اور کیا ہین اور زقوم کا درخت اور دابۃ الارض اور
رؤس الشیاطین اور شجر ملعونہ اور تین اور زیتون کیا ہین اور اس آیت کے کیا معنی ہین
فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ اور حروف مقطعات کے کیا معنے ہین اور سات آسمان
اور سات زمین اور سبع المثانی اور بارہ مہینے کس وجہ سے ہین اور قرآن وسنت پر عمل کرنا
تمھارے حق مین کیا کرے گا اور فرائض لازمی کے کیا معنے ہین۔ اور اول اپنے نفس کی فکر

Marfat.com

کرنا چاہیے کہ کہان ہے اور تمھاری روح اور اُس کی صورت کس طرح کی ہے اور وہ
جسم مین کس جگہ رہتی ہے اور روح کا حال کیا ہے اور انسان کیا ہے اور کیا ہی تفاوت
انسان اور بہائم اور حشرات کی زندگی اور حیات مین اور کیا فائدہ ہے حشرات کے
پیدا ہونے اور نباتات کے اُگنے مین اور اسکے کیا معنے ہین کہ حوا آدم کی پسلی مین سے
پیدا ہوئی ہے اور فلاسفہ کے اِس قول کے کیا معنے ہین کہ انسان عالم صغیر ہے اور عالم
انسان کبیر ہے اور انسان کا قامت کیون کھڑا پیدا ہوا اور حیوان کا خلاف اس کے رہا
اور کس واسطے پاؤن اور ہاتھون کی دس دس انگلیان ہوئین اور کیا وجہ ہے کہ
ہر اُنگلی مین تین تین ٹکڑے ہین اور انگوٹھے مین دو اور چہرے مین سات سوراخ
کیون مقرر ہوے اور باقی بدن مین صرف دو ہی سوراخ کیون رکھے گئے اور کیا وجہ ہے
اِس بات کی کہ پشت کی ہڈی مین بارہ گرھے ہین اور گردن مین سات اور کس واسطے
آدمی کی گردن کی شکل میم کی سی ہے اور دونون ہاتھون کی شکل حائے حطی کی سی ہے
اور شکم کی شکل میم کی سی اور پاؤن کی شکل دال کی صورت پر کیون ہے جس سے
آدمی کے قامت مین اُن حروف کا مجموعہ ثابت ہوتا ہے جو لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مین جمع ہین اور کسواسطے آدمی کا قامت الف کی طرح سیدھا ہے اور رکوع مین
لام کی صورت پر ہو جاتا ہے اور سجدے مین ہا بن جاتا ہے کہ مجموعہ ان تین حروف
کا وہ ہے جو لفظ اللہ مین موجود ہین اور کس واسطے انسان کی ہڈیان اسقدر ہین
اور دانت کیون اسقدر واقع ہوئے اور اُسکے اعضاے رئیسہ اور رگون کی اتنی مقدار
کیون ہے اِسی طرح داعی تمام تشریح اعضا کا ذکر کرتا ہے پھر داعی کہتا ہے تم اپنے
نفس پر غور و خیال کیون نہین کرتے ہو کہ ہمارا پیدا کرنے والا حکیم اور علیم ہے اور
اُسکے سب کام حکمت سے لبالب ہین حالانکہ اُسنے قرآن مین جا بجا غور کرنے کے
واسطے تاکید فرمائی ہے فی الارض ایات للموقنین و فی انفسکم افلا تبصرون
زمین مین نشانیان ہین یقین لانے والون کے لیے اور خود تمھارے اندر کیا تم نہین
دیکھتے ہو دوسری جگہ فرمایا ہے سنریھم ایاتنا فی الافاق و فی انفسھم حتی

Marfat.com

یتبین لھم انہ الحق اب ہم اُن کو اپنے نمونے دنیا ہین اور خود اُن کی جانون ہین دکھائین گے جب تک کہ اُنپر کھل جائے کہ یہ حق ہے اِس قسم کی آیات سراسر دلالت کرتی ہین کہ خدا کا ارادہ یہ ہے کہ تمکو اپنے اسرار مخفی جتلائے اگر تم متنبہ ہوجاؤ اور جان جاؤ تو تم سے سب حیرت زائل ہوجائے اور شبہہ وشک مٹجائے او معارف سنیہ تمپر ظاہر ہوجائین کیا یہ نہین خیال کرتے کہ تم اپنے نفوس سے بھی بے خبر ہو حالانکہ خدا نے فرمایا ہے من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا جو کوئی اس جہان مین اندھا رہا سو وہ پچھلے جہان مین اندھا ہے اور نہایت گمراہ یعنی ہدایت سے اندھا رہا ویسا ہی آخرت مین بہشت کی راہ سے اندھا ہے اور دور پڑا ہے۔ جب داعی دیکھتا ہے کہ مدعو کو میری باتون کی طرف بخوبی رغبت ہے تو اُس سے کہتا ہے اے شخص جلدی مت کر خدا کا دین اعلیٰ ہے اِس سے کہ نا اہل آگاہ ہون بدون معاہدے کے آگاہ کرنا مناسب نہین کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ جس کو ہدایت کرتا ہے اُس سے اول عہد و پیمان کر لیتا ہے چنانچہ قرآن مین ہے واذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منک ومن نوح وابراھیم وموسی وعیسی بن مریم واخذنا منھم میثاقا غلیظا اور جب لیا ہمنے نبیون سے اُنکا عہد اور تجھ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ بن مریم سے اور لیا ہم نے انسے گاڑھا عہد اور فرمایا ہے ومن المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ بعض ایمان والون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کر دکھایا اُنھون نے اُس چیز کو کہ عہد کیا تھا اللہ تعالیٰ سے اور فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود اے ایمان والو پورا کرو اقرار اور فرمایا ہے ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا مت توڑو قسمون کو اُن کی مضبوطی کے بعد اسی قسم کی آیات پڑھکر کہتا ہے کہ بیعت پر ہاتھ دو اور ہم سے عہد استوار کر لو کہ ہرگز بیعت کو نہ توڑو گے اور راز کسی پر افشا نکرو گے اور ہمارے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجھو گے جب مدعو نے بیعت کر لی تو اُسوقت داعی اسکے مال مین سے بقدر حیثیت کچھ امام کی نذر مین مانگتا ہے اگر مدعو دیدیتا ہے تو داعی کی مجلس مین بار دیگر حاضر ہوسکتا ہے اور نصیحت وغیرہ

Marfat.com

سننے کا مجاز ہوتا ہے ورنہ اُسکو بار نہین ملتا۔

دعوت دوم جبکہ مدعو سب باتین پہلی دعوت کی تسلیم کرلیتا ہے اور مال بھی نذر کردیتا ہے تو دوسری مجلس ہین داعی بار دیگر کہتا ہے کہ اللہ راضی نہین ہوتا اپنی طاعت سے اور جو کچھ بندون پر مقرر کیا ہے اُسکی بجا آوری سے جب تک ائمہ حق کی متابعت نکرے جن کو اللہ تعالی نے آدمیون کی ہدایت کے لیے مقرر کیا ہے اور اُنکو شریعت کا محافظ بنایا ہے پھر اُن امور کی تشریح کرتا ہے اور اپنے کلام پر دلائل لاتا ہی جو اِس فرقے کی کتب ہین مفصل مذکور ہین جب داعی کو معلوم ہوا کہ مدعو کے دل ہین ائمہ کی طرف سے اعتقاد راسخ ہوگیا تو تیسری دعوت ارشاد کرتا ہے۔

دعوت سوم جب تیسری دعوت کی مجلس ہین مدعو حاضر ہوتا ہے تو داعی کہتا ہے کہ ائمہ حق سات ہین حضرت علی حسن حسین زین العابدین محمد باقر جعفر صادق ساتوین قائم صاحب الزمان اور جاننا رہ کہ قائم ہین اختلاف ہے بعض محمد مکتوم بن اسماعیل بن امام جعفر صادق کو جانتے ہین اور بعض اسماعیل بن جعفر کو جب دلائل اور توجیہات سے مدعو کے دل ہین ثابت ہوجاتا ہے کہ امام سات ہین تو شیعۂ اثنا عشری سے برخلاف ہوجاتا ہے جو دوازدہ امام کے قائل ہین اور داعی بیان کرتا ہے کہ صاحب الزمان کو علم باطنی اور مخفی وہ کچھ ہے کہ اُس سے زیادہ اور بہتر خدا کے پاس بھی علم نہین اور وہی تاویل تفسیر قرآن اور تاویل تاویلات کے ماہر ہین اور اُنھین کو تمام اسرار الٓہی کا علم ہے اور دعاۃ اُنکے وارث ہین اور کوئی دعاۃ کی ہمسری نہین کرسکتا اور داعی اپنے ان مطالب پر بڑی بڑی دلیلین لاتا ہے جو اِس فرقے کی کتب ہین مذکور ہین جب داعی نے خیال کیا کہ میری تقریر نے اُسکے دل ہین اثر کیا تو دعوت چہارم شروع کرتا ہے۔

دعوت چہارم اِس دعوت ہین داعی بیان کرتا ہے کہ مجددین شرائع کے سات ہین اور ہر ایک کو ناطق کہتے ہین اور ہر ناطق کی شرائع کے رواج دینے والے اور دمی بھی سات آدمی ہوتے ہین جنکو صامت بولتے ہین پہلے ناطق آدم ہین جنکے صامت اول شیث علیہ السلام تھے جب ان سب صامتون کا زمانہ گذر چکا تو دوسرے ناطق نوح علیہ السلام

Marfat.com

ہوئے جنھون نے ناطق اول کی شرع کو یک قلم موقوف کردیا ان کے صامت اول سام تھے تیسرے ناطق ابراہیم علیہ السلام ہین اور انکے جانشین یعنی صامت اول اسماعیل ذبیح اللہ تھے ان کے بعد ناطق چہارم موسیٰ علیہ السّلام ہوئے اُن کے وصی اول ہارون علیہ السلام تھے اُن کے بعد نون پانچوین ناطق عیسیٰ علیہ السلام تھے اور اُن کے وصی اول شمعون تھے اور ناطق ششم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اُن کے وصی اول حضرت علی پھر امام حسن پھر امام حسین پھر علی بن امام حسین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر اسماعیل بن جعفر آخر خموشان صامت ہفتم ہین ساتوین ناطق صاحب الزمان محمد بن اسماعیل ہین کہ اُنھین پر جملہ علوم اولین وآخرین تمام ہوے ہین اور اُن کی اطاعت ہین ہدایت و نجات منحصر ہے جب اس ترتیب کو عمدہ عمدہ تقریرون کے ساتھ ۔ ان کی کتب ہین مذکور ہین دلنشین کردیتا ہے تو پانچوین دعوت آغاز کرتا ہے۔

دعوت پنجم داعی اس ہین کہتا ہے کہ ہر امام صامت کے ساتھ بارہ آدمی مطابق عدد مہینون اور برجون کے ہوتے ہین کہ ہر ایک حجت کہلاتا ہے خدا نے انسان کے جسم کو زمین کی طرح پیدا کیا ہے اور چارون انگلیون کو جزائر کی طرح بنایا ہی ہر انگلی ہین تین تین ٹکڑے رکھے ہین جو کل بارہ ٹکڑے ہوے اور یہ بارہ ٹکڑے انھین حجتون کی طرف اشارہ ہین اور انگوٹھا کہ کف دست کو اُس سے استحکام اور قوام ہے اس ہین دو ٹکڑے ہین سو اسمین اشارہ ہے کہ رسول و امام یعنی وصی جدا جدا نہین ہین اور خدا تعالیٰ نے پشت ہین جو بارہ گُریان پیدا کی ہین وہ بھی انھین بارہ حجتون کی طرف اشارہ ہین اور گردن باوجودیکہ پشت سے افضل واعلی ہے مگر اس ہین سات گُریان بنائی ہین سو وجہ اسکی یہ ہے کہ اس ہین سات ناطقون کی ذات کی طرف اشارہ منظور ہے اور انکے ائمہ جانشین کی طرف بھی یہ اشارہ ہے اور اسی اشارے کی وجہ سے آسمان اور زمین اور دریا اور ہفتے کے دن اور کواکب سیارہ بھی سات سات ہین جو تمام عالم کے مدبر ہین اور اسی سبب سے چہرے ہین بھی سات سوراخ

Marfat.com

رکھے ہین جب داعی تقریر طویل کے ساتھ اِس مطلب کو بھی مدعو کے ذہن نشین کر دیتا ہے تو دعوت ششم شروع کرتا ہے۔

دعوت ششم اس مین آیات قرآن کی تغییر کرتا ہے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور خمس ور حج اور جہاد اور طہارت وغیرہ امور مختلفہ شرعی کے قاعدے اور طریقے بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب امور ہین کہ واسطے مصلحت اور سیاست عام کے جاری کیے گئے ہین تاکہ اس مین مشغول ہو کر آپس مین فتنہ وفساد نہ پھیلائین اور حاکم وقت کی حکومت اور تابعداری سے انحراف نکرین ورنہ فی الحقیقت وضو سے مراد امام کی دوستی ہے اور تیمم سے مراد یہ ہے کہ امام کی غیبت مین حجت سے ضروریات کا اخذ کرنا اور احتلام عبارت ہے راز کے ظاہر کر دینے سے ایسے شخص کے سامنے جو اپنا ہم مذہب نہو بغیر قصد ہدایت کے اور صوم سے مراد امام کے اسرار کی حفاظت ہے اور زنا اسرار دین کے ظاہر کرنے کو کہتے ہین اور غسل سے مقصود تجدید عہد وپیمان ہے اور زکوۃ سے مراد یہ ہے کہ امورات دینی سیکھ کر نفس کو پاک کرنا اور بعض کتابون مین یون لکھا ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے یہ مراد ہے کہ امام معصوم کی متابعت کرے اور زکوۃ سے یہ مطلب ہے کہ اپنے مال مین سے پانچوان حصہ امام معصوم کو دے اور کعبے سے مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور باب سے حضرت علی اور صفا سے نبی علیہ السلام اور مروہ سے وصی اور حاجیون کے لبیک کہنے سے یہ مراد ہے کہ امام کی دعوت کو قبول کرے اور خانہ کعبہ کا سات بار طواف کرنے سے مراد یہ ہے کہ ائمہ سبعہ سے دوستی رکھے اور جنت سے مراد بدن کو تکلیف سے بچانا ہے اور دوزخ سے مراد بدن کو مشقت اور تکالیف مین ڈالنا ہے وغیرہ وغیرہ جب مدعو کے دل مین یہ باتین جم جاتی ہین تو داعی فلسفے کی باتین شروع کرتا ہے اور اقوال افلاطون وارسطو وفیساغورس وغیرہ کو دلائل عقلی کے ساتھ سمجھاتا ہے اور جب یہ مطالب بھی ذہن نشین ہو جاتے ہین تو کسی عرصے دراز کے بعد ساتوین دعوت شروع کرتا ہے۔

دعوت ہفتم اس مین کہتا ہے کہ صاحب ولایت اور نا موس لیعت کے لیے

Marfat.com

ایک مددگار اور مصاحب کی ضرورت ہے تاکہ جو کچھ ارشاد کرے یہ اسکو دوسرون کے
خاطرنشین کردے اور ان مین ایک بجاے اصل کے ہے اور دوسرا نائب کی مثل
ہوتا ہے اور نظیر اسکی یہ ہے کہ مدبر عالم اصل ترتیب ور نظام عالم مین ایک ہی ہے
اور جو کچھ مدبر عالم سے پہلے پہل بلا واسطہ و بلا سبب صادر ہوا ہے وہ بھی ایک ہے
جس کو عقل کامل کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور صادر اول بھی کہتے ہین اس وجہ سے
کہ پہلی مرتبہ صادر ہوا ہے اور سب سے اول پیدا ہوا ہے چنانچہ اس مطلب کی طرف قرآن
وحدیث مین بھی کئی جگہ اشارہ ہوا ہے انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول
لہ کن فیکون یعنی اُسکا حکم یہی ہے کہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اُسکو
کہتا ہے ہو پس وہ ہو جاتی ہے اس آیت مین اول فی الرتبہ کی طرف اشارہ ہے اور دوم
فی الرتبہ کی جانب اس آیت مین اشارہ فرمایا ہے انا کل شئ خلقناہ بقدر
یعنی ہمنے ہر چیز کو پہلے اُسکا اندازہ کرکے پیدا کیا ہے اور اس حدیث مین بھی آنحضرت نے عقل کی
جانب جس نے ابتداءً اللہ تعالیٰ سے صدور پایا ہے اشارہ کیا ہے ان اول ما خلق اللہ القلم

---

۱ واضح ہو کہ حدیث مین اول جو چیز [illegible] ہے یعنی اول جو چیز پیدا ہوئی [illegible] ما خلق اللہ القلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے [illegible] اول ما خلق اللہ نوری اول پیدا کی وہ [illegible] اللہ نے اول [illegible] یعنی جو چیز [illegible] اول ما خلق اللہ العقل یعنی [illegible] عقل [illegible] اول پیدا کی وہ [illegible] اللہ نے اول [illegible] پس [illegible] چیز [illegible]

اس [illegible] بعض [illegible] مین توفیق دی ہے [illegible] حدیثون اور حکما کے [illegible] اتفاق ثابت [illegible] اول [illegible] کا اول مخلوق ہونا لازم آتا ہے [illegible] ان اقوال مین اور دونون قول مین اختلاف [illegible] اس طرح کہ جو چیز [illegible] اپنی ذات [illegible] بعد [illegible]

[illegible]

تحقیق اللہ تعالیٰ نے جو چیز کہ اول پیدا کی ہے وہ قلم ہے اور اس قسم کی بہت سی
باتین ہین جو ان لوگون کی کتب مین مندرج ہین اور دراصل یہ قول فلاسفہ کے
کلام سے ماخوذ ہے جنکی راے یہ ہے الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد یعنی ایک سے
صادر نہین ہوتا مگر ایک ہی جب یہ دعوت تمام ہوجاتی ہی تو داعی دعوت ہشتم شروع کرتا ہے۔

دعوت ہشتم اس دعوت مین داعی کہتا ہے کہ ان دونون ذاتون مین کہ
ایک مدبر الوجود ہے اور دوسری اُس سے صادر ہوئی ہے اس طور کا تقدم وتاخر
ہوتا ہے جیسے کہ علت کو معلول پر تقدم ہے خلاصہ یہ ہے کہ سابق (یعنی مدبر الوجود)
علت ہے اور لاحق (یعنی صادر اول) معلول ہے اور مدبر الوجود نے جس ذات کو
سب سے اول پیدا کیا ہے اسی سے عالم کی تمام چیزین پیدا ہوئی ہین اس طرح کہ
مدبر الوجود یعنی اللہ تعالیٰ نے عالم علوی مین اول اپنے امر کے ذریعہ سے عقل کامل
کو کہ جسے کہ عقل کلی اور عقل اول اور اول موجود اور صادر اول بھی کہتے ہین پیدا کیا
اور پھر اسکے ذریعہ سے نفس ناقص کو جسے نفس کلیہ اور نفس اولی بھی کہتے ہین پیدا کیا
پھر نفس کو عقل سے کمال حاصل کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہوا پس نقصان سے کمال
کی جانب نفس نے حرکت کی مگر بدون آلے کے حرکت پوری نہین ہوسکتی تھی اسلیے
اجرام فلکی پیدا ہوے انکو نفس نے حرکت دوری کرائی اور اجرام فلکی کے حرکات
کے سبب سے اربعہ عناصر کی طبیعتین پیدا ہوئین اور اربعہ عناصر کے ذریعہ سے مرکبات
یعنی نباتات اور جمادات اور حیوانات پیدا ہوے اور اُن سب مرکبات مین افضل
واشرف انسان ہے اسلیے کہ اس مین انوار قدسی کے حاصل کرنے کی استعداد ہے
اور عالم علوی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور جبکہ عالم علوی مین عقل کامل کلی اور نفس
ناقص کلی موجود ہین جنھون نے کائنات کو ایجاد کیا ہے تو عالم سفلی مین بھی ایسی
عقل کامل کا ہونا ضرور ہے جو نجات کا وسیلہ ہو اور اصطلاح شرع مین اسی عقل کامل
سفلی کو رسول کہتے ہین اور رسول کی نیابت مین ایک نفس ناقص نجات کے طریقے
بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے جسکو اس باب مین رسول کے ساتھ وہ نسبت ہوتی ہی

Marfat.com

جو نفس کلیہ کو عقل کلی کے ساتھ کائنات کے ایجاد کرنے کے بارے مین نسبت ہوا کرتی ہے اِس نفس ناقص کو جو رسول کا نائب ہوتا ہے امام اور رسول کا وصی کہتے ہین اور جس طرح افلاک کو عقل اول اور نفس اولی حرکت دیتے ہین اسی طرح رسول اور امام انسانون کے نفوس کو نجات کی طرف حرکت دیتے ہین۔ مگر اِن اسماعیلیہ کے ہان مدبر الوجود یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کوئی نام ہے نہ نشان نہ بیان نہ صفت اور نہ اُسکو الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہین پس ان کے زعم مین خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم نہ جاہل نہ قادر نہ عاجز وغیرہ وغیرہ کیونکہ انکا زعم یہ ہے کہ ان اوصاف کے ثابت کرنے سے خدا کی مشارکت موجودات کے ساتھ لازم آجائے گی اور ان اوصاف کی اُس ذات پاک سے نفی کرنے سے تعطیل لازم آتی ہے اس لیے یہ کہتے ہین کہ جو کچھ قدیم ہے وہ خدا کا امر اور کلمہ کن ہے اور جو کچھ حادث ہے وہ مخلوق ہے اور اُسکی فطرت ہے بعد اسکے داعی مدعو سے کہتا ہے کہ یہ دوسرا جسے عقل کامل کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اعمال ذات مین مدبر الوجود کی اتباع اختیار کرتا ہے یہانتک کہ یہ مدبر الوجود کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اِسی طرح امام جسے صامت اور وصی بھی کہتے ہین اپنے اعمال مین رسول کی پیروی کرکے رسول کے مرتبے کو جسے ناطق بھی کہتے ہین پہونچ جاتا ہے اور دونون مین ذرہ بھر تفاوت نہین رہتا اسی طرح داعی وصی کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے غرض کہ عالم کے کاروبار اسی طریق پر جاری ہین اسکے بعد داعی کہتا ہے کہ رسول کا معجزہ یہی چیزین ہین جن سے انسانون کی سیاست کا کام متعلق ہے سوا اسکے کچھ بھی نہین اور انتظام عالم کی غرض ہی سے نبی زمین و آسمان جواہر و اعراض کی حقیقت بیان کرتا ہی کبھی ایسی وضاحت کے ساتھ کہ لوگ اُسے سمجھ لیتے ہین اور کبھی ایسے رمز کے ساتھ کہ علما بھی اُسکے ادراک سے عاجز آتے ہین اور اسی تدبیر کے ساتھ رسول کی شریعت کو انتظام حاصل رہتا ہے اور آدمی اُسے مانتے ہین۔ اور داعی کہتا ہے کہ قیامت اور ثواب و عذاب کے معانی کچھ اور ہی ہین جو عام طور پر ہر ایک کی سمجھ مین آنا

Marfat.com

دشوار ہین اور وہ یہ ہین کہ کواکب کے دورے ختم ہوکر دوسرے دورے شروع ہوجاتے ہین ورنہ سیارات اور ثوابت ہین کسی طرح کون وفساد نہین آسکتا انکی طبائع برباد ہونے اور فنا ہونے سے بری ہین پس قیامت کے یہ معنے کسی طرح درست نہین ہین کہ اجرام علوی فنا ہوجائین گے اس کے بعد داعی دعوت نہم شروع کرتا ہے۔

دعوت نہم یہ دعوت سب دعوات کا نتیجہ ہے جب داعی مدعو کی طرف سے مطمئن ہوجاتا ہے تو اُسے ہدایت کرتا ہے کہ فلاسفہ کی کتابین دیکھا کرے اور علوم آلہی وطبعی کا مطالعہ کریا رہے جب داعی سمجھ لیتا ہے کہ مدعو کو فلاسفہ کے اقوال پر خوب واقفیت حاصل ہوچکی تو اب داعی اپنے رازون کو کھولنا شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ ہین۔لنے اصول وحدوث سے ابتک اطلاع دی ہے یہ سب رموز اور اشارات ہین طرف معانی ومبادی اور انقلاب جواہر کے اور وحی صرف نفس کی صفائی کا نام ہے اور رسول یا نبی کا کام یہ ہے کہ جو بات اُس کے دل ہین آتی ہے اور اُسے بہتر معلوم ہوتی ہے وہ لوگون کو بتا دیا کرتا ہے اور اُسکا نام کلام آلہی رکھدیتا ہے تاکہ لوگون کے دلون ہین یہ قول اثر کرجاے اور اسے مان لین تاکہ سیاست اور مصلحت عام ہین انتظام رہے اور جبکہ نبی کی حقیقت یہ ٹھہری تو اُسکے تمام اقوال پر عمل کرنا کیا ضرور اُسی قدر پر عمل کرنا چاہیے جو اپنی مصلحت اور حاجت کے مناسب ہو بلکہ عارف کے واسطے تو نبی کے کسی قول پر عمل درآمد اور پابندی ضرور نہین اُسکے لیے صرف معرفت ہی کافی ہے کیونکہ معرفت ہی اصل الاصول ہے اور سب کمالات کی انتہا اسی کی طرف ہے اور جو کچھ قیدین اور اعمال کی پابندیان مقرر ہین وہ کافرونکے واسطے واجب ہوئی ہین جو معرفت سے آگاہ نہین ہوتے اور عارف کے حق ہین یہ باتین بالکل عبث اور بارگران ہین اور اقسام **معرفت** سے ان لوگون کے نزدیک ایک یہ ہے کہ انبیاے ناطق صاحب شرائع واسطے سیاست عام کے مقرر ہین اور جن انبیا کے پاس حکمت خاص ہے وہ فلاسفہ کی جماعت ہے اور عالم کا وجود روحانی ہے اور جو کچھ ریاضت کتب معارف کے مطالعہ ہین کی جاتی ہے یہی ناظر کو امام تک پہونچا دیتی ہے اور امام کے ظہور کے معنی یہ ہین کہ دعاۃ کے

Marfat.com

ذریعہ سے اُسکے احکام امر و نہی جاری ہون یعنی یہی امر و نہی کا ظہور بعینہ امام کا ظہور ہی

فائدہ متقدایان اسماعیلیہ طالبین اور اپنے معتقدین کو غیر مذہب والون کی اہل اسلام ہین سے کتب دیکھنے سے منع کرتے ہین بلکہ جس قدر بیانات متقدمین اسماعیلیہ نے اپنی کتب ہین مندرج کئے ہین اُن کے سیر و مطالعہ سے بھی علماے متاخرین اسماعیلیہ روکتے ہین اور اُن ہین خوض و فکر کرنے سے منع کرتے ہین تاکہ ذکی الطبع ہمارے فضائح و قبائح پر مطلع نہو جاے۔

بوہرے

یہ ایک اسماعیلی المذہب قوم ہے قلائد الجواہر فی احوال البواہر ہین لکھا ہے کہ جب سلطان صلاح الدین کی کوشش سے ملک مصر سے مذہب مہدیہ اُکھڑ گیا تو اکثر مومنان اسماعیلیہ اپنے داعی کے ساتھ ملک مصر اور مغرب سے نکلکر چندے یمن ہین رہے جو کہ وہان شہر حراز ہین قدیم سے ان کا داعی موجود تھا اسلیے ہندوستان کو چلے آئے اب گجرات۔ دکن۔ مالوہ۔ کوکن۔ راجپوتانہ ہین بوہرے کے نام سے مشہور ہین۔ ابجد العلوم اور سبحۃ المرجان ہین لکھا ہے کہ بیوپار ہندوستانی زبان ہین تجارت کو کہتے ہین اور بوہرہ کے معنے تاجر ہین اور بوہرے تجار کے معنے ہین اس لفظ کی جمع ہی چونکہ یہ ساری قوم تجارت پیشہ ہے اسلئے بوہرے کہلاتی ہے اور اسی وجہ سے یہ لوگ مرفہ حالی کے ساتھ رہتے ہین اور ان کے داعی سابق ہین احمد آباد ملک گجرات اور برہانپور ملک خاندیس اور اجین ملک مالوہ ہین رہتے تھے اب کئی پشت سے بندر سورت ہین رہتے ہین اور دس لاکھ روپیہ کے قریب سالانہ قوم بوہرہ سے انھین پہونچتا ہے امیرانہ ٹھاٹھ سے بسر کرتے ہین قاضی نور اللہ شوستری اثنا عشری (جو ۱۰۱۹ہجری ہین عہد جہانگیر ہین بوجہ تصنیف کتاب مجالس المؤمنین کے درۂ خاردار سے ستر برس کی عمر ہین بادشاہ کے حکم سے اتنے پٹواے گئے کہ آخر دم نکل گیا) مجالس المؤمنین کی جلد اول ہین کہتے ہین کہ اس زمانہ سے تخمیناً تین سو برس پیشتر ایک فاضل ملا علی نامی کی ہدایت سے یہ لوگ مسلمان ہوے ہین ملا علی کی قبر کھنبایت ہین ہی

Marfat.com

انگریزی بعض کتب تواریخ مین بھی لکھا ہے کہ بوہرے اصل مین ہندو تھے اِس کی تصریح کتاب گجرات اینڈ گجراتی مؤلفہ بہرامجی ملہاری کے صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۸۲ء مین ہے اور مرآت احمدی کے ترجمہ انگریزی کے صفحہ ۲۸۹ کے نوٹ مین مندرج ہے کہ بوہرے دراصل ہندو تھے اور کسی قدر ہندوون کے رسم ورواج وعقیدے پر ابتک وہ چلتے ہین۔ راس مالا کے ترجمہ گجراتی کی جلد اول کے صفحہ ۵۴ مین لکھا ہے کہ بھاٹ لوگ کہتے ہین کہ احمد شاہ نے برہمن اور مہاجنون کو مسلمان بنایا تھا وہ بوہرے بن گئے۔ اور پریچنگ آف اسلام مؤلفہ آرنلڈ کے صفحہ ۲۲۵ مین لکھا ہے کہ محمود بیگڑہ کے عہد مین جس کی حکومت سنہ ۱۴۵۹ء سے ۱۵۱۱ء تک گجرات مین رہی ہے بوہرون کی جماعت اسلام لائی ہے اور یہ گیارھوین صدی اور چودھوین صدی مین غالبًا مسلمان ہوے ہونگے کیونکہ شمالی گجرات کے ہندو راجہ اُنھل واڑے والے غیرہ داعیون کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے اور غالبًا کئی نسلون مین وہان اسلام پھیلا ہوگا الیٹ نے تاریخ ہندوستان کی پہلی جلد مین اَلادریسی سے ترجمہ کیا ہے کہ شہر نہروالہ (یعنی انہل واڑہ) مین بہت سے مسلمان بیوپاری آتے جاتے ہین اور وہان کا راجہ اور اُس کا نائب اِن کی عزت کرتے ہین اور وہان اِن کی پوری طرح حفاظت کی جاتی ہے الادریسی کا مؤلف ابوعبداللہ ہے جو گیارھوین صدی عیسوی مین پیدا ہوا تھا۔ سائکلوپیڈیا آف انڈیا کی جلد اول کے صفحہ ۴۰۲ مین لکھا ہے کہ ولسن صاحب تحریر کرتے ہین کہ بوہرون کی بنیاد گجرات مین ہوئی ہے اور ایسا پایا جاتا ہے کہ وہان پر ہندوٗن کو مسلمان بنالیا گیا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سندھ کی طرف سے آئے ہوئے ہین۔

تاریخ تحفہ راجستان مین مولوی عبیداللہ فرحتی نے بیان کیا ہے گجرات کے بوہرہ لوگ کسی وقت ناگرون وغیرہ مین سے مسلمان بنائے گئے ہین جو تجارت کے ذریعہ سے اکثر گذر کرتے ہین اور اسماعیل یمنی کے پیرو ہونے کے سبب اسماعیلی کہلاتے ہین اس بیان مین غلطی ظاہر ہے۔ ایک فاضل بوہرے نے جسکا نام عبدالعلی سیف الدین ہے اور سیفی تخلص ہے ایک کتاب

زبان عربی مین بنائی ہے اسکا نام مجالس سیفیہ ہے اور ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۴ ہجری کو
یہ کتاب تمام ہوئی ہے اُس سے بھی یہ ثابت ہے کہ بوہرے ہندو سے مسلمان ہوے
ہین اور تفصیل اسکی مجالس سیفیہ کی نوین مجلس مین اِس طرح مذکور ہے کہ شیخ آدم
صفی الدین بن زکی الدین نے کہا ہے کہ مستنصر باللہ نے اپنے پاس مصر کے دو آدمی بلالئے
اُن مین سے ایک کا نام عبد اللہ اور دوسرے کا نام احمد تھا اور اُن کو اعیان یمن کے
پاس بھیجا اور اُن کو حکم دیا کہ اِن دونون کو ہندوستان کی طرف روانہ کردیا جائے
حسب الحکم وہ دونون یمن سے چلکر ہند مین آئے اور شہر کھنبایت کے ساحل پر اُترے
یہان کا راجہ ایک راجپوت تھا جسکا نام سدھ راؤ جے سنگھ تھا تمام ملک گجرات اُسی کے
زیر نگین تھا اور دار الحکومت اُسکا شہر پٹن مین تھا۔ سدھ راؤ کے وزیر کا نام بھارمل
تھا اور وہ بھی راجپوت تھا اور عقیل و مدبر آدمی تھا تمام ملک کی عنان حکومت اُسکے
قبضۂ واقتدار مین تھی اور بڑے استقلال سے کام چلاتا تھا سدھ راؤ جے سنگھ
نہایت متعصب تھا مسلمانون سے دلی بغض رکھتا تھا جو مسلمان اُسکے ہاتھ لگتا اُسکو
قتل کرادیتا اسلام کا سخت دشمن تھا اور بتون کی بڑی عقیدت کے ساتھ پرستش
کرتا تھا بہرصورت شیخ عبد اللہ یمن سے زبان ہندی سیکھ کر آئے تھے اور کھنبایت
کے ساحل پر اُترے اور اُنکو اپنی جان کا بہت اندیشہ تھا خوف ورجا کی حالت مین
رہے اور ساحل کے باغون مین چھپ رہے ایک روز کھیتون کی طرف اُن کا گذر ہوا
ایک آدمی مع اپنی جورو کے کام کررہا تھا عبد اللہ اُسکے پاس گئے اور پانی دریافت
کیا تاکہ پیوین جواب دیا کہ پانی تو اِس کنوین مین تھا لیکن چند روز ہوے کہ ہم اُس سے

Marfat.com

محروم ہوگئے ہین اور وہ نیچے اُتر گیا اور خشک ہوگیا ہے عبداللہ نے کہا مجھے دکھا دو وہ کنوان کہان ہے اُن دونون نے کہا کنوان یہ ہے کیا کروگے تم اُس ہین پھر پانی نکال لا سکتے ہو عبداللہ نے جواب دیا نہین بلکہ اللہ ہر شے پر قادر ہے اور جو چاہے کرے اور اسکا حکم کیا گیا پھر رد نہین ہوسکتا ہے پھر عبداللہ نے اُن دونون سے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ اُس وقت اِس کنوے کے پانی سے تمپر اپنا احسان کرے تو اُسوقت تم دونون میرے ہاتھ پر مسلمان ہوجاؤ گے اور میرے رب پر ایمان لاؤ گے دونون بولے ہان جو تم کہتے ہو اگر اللہ کروے تو ہم وہی کرینگے جو تم کہو گے پس عبداللہ کنوین ہین اُترے اور اُسکی تھاہ ہین ایک نیزہ جو اُن کے ہاتھ ہین تھا گاڑ دیا پانی کا سوت جاری ہوگیا عبداللہ باہر نکل آئے اور پانی کنوین سے اُبلنے لگا یہانتک کہ بھر گیا اور وہ دونون عورت و مرد یہ حال دیکھکر مسلمان ہوگئے اور ایمان لائے اور عبداللہ نے جو کچھ اُن سے کہا قبول کیا مرد کا نام **کاکا اکیلا** اور عورت کا نام **کاکی اکیلی** تھا عبداللہ اِن دونون کے پاس ٹھہرے رہے دونون اُن کی خدمت و حفاظت کرتے تھے یہانتک کہ اُن سے محبت پیدا ہوگئی اور دونون سے عبداللہ نے زبان ہندی کی تکمیل و ترقی کی بعد اسکے اُن دونون سے ظاہر کیا کہ ہین اسلیے بھیجا گیا ہون کہ ہند ہین اسلام ظاہر کرون اور اہلِ ہند کو ایمان کی طرف دعوت کرون اور اُن سے اِس بارے ہین مشورہ کیا دونون نے جواب دیا کہ یہ جو تم چاہتے ہو اُسوقت تمھین ممکن ہوگا کہ جب کوئی ایک شخص ہند کے راجاؤن اور رایون ہین سے مسلمان ہوجائے اور اس ملک ہین تمھاری کوشش کا اُسوقت نفع ظاہر ہوگا جبکہ راجہ کا وزیر بھارمل تابو ہین آجائے اور بھارمل بڑے بت کے پوجاریون ہین سے ایک شخص کے ساتھ بہت عقیدت رکھتا ہے اور اُسکی بزرگی کا معترف ہے اور بچپن سے ہر مہینے ہین ایک مرتبہ اُسکی قدمبوسی کے لیے جایا کرتا ہے اور اُسکے حکم سے سرموا ختلاف نہین کرتا بہت مانتا ہے اُسکی رائے پر چلتا ہے پس اگر تم اُس پوجاری کے پاس پہنچ جاؤ اور وہ تمھارے ہاتھ پر ایمان لے آئے تو جو کچھ تم چاہو گے اسکا ظہور ممکن ہوگا عبداللہ اس مشورے کے بموجب روانہ ہوئے

Marfat.com

اور شہر کھنبایت مین پہونچے اور اُس مورت کے مندر تک چلے گئے جہان وہ پوجاری رہتا تھا وہ لڑکون کو پڑھاتا تھا اور گکّو (क) کھکّو (कु) کرکے حرف بتاتا تھا شیخ صاحب سنکر کہنے لگے کہ پنڈت جی ایک عجیب بات تمھاری تعلیم مین دیکھی کہ تم سکھاتے تو ایک حرف ہو اور بولتے ہو چار حروف پنڈت انکی بات سنکر متعجب ہوا اور بھید اسکا دریافت کرنے لگا اُنھون نے خلوت کا اشارہ کیا پس خلوت مین جاکر اُسکے ساتھ بات چیت کی کہ جس سے اُسکا دل اپنی طرف کھینچ لیا اور جب کہ وہ انکی طرف مائل ہوگیا اور گڑگڑا کر گفتگو کرنے لگا تو اُسکو راز ہاے حقائی سے مطلع کیا اور یہ کہا کہ تم ہندی مین لکھتے ہو ایک حرف ک (क) اور پڑھتے ہو چار حرف ککو وہ تین کاف ہین اور بعد اُن کے واو پس ان مین پہلے دونون کاف ہر دو اصل روحانی کی مثال ہین اور وہ دونون ایک جنس سے ہین اور وہ عقل ہے اور تیسرا کاف اور واو ہر دو اصل جسمانی کی مثال ہین اور دونون کے درمیان مین ایک جہت سے فاصلہ ہے اور ہر ایک ہر دو اصل مین سے ایک متحرک ہے اور دوسرا ساکن اور وہ دلیل اس بات کی ہے کہ ایک دونون مین سے مفید اور دوسرا مستفید ہے اسی قسم کی باتین ہوتی رہین یہانتک کہ پنڈت عبداللہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا اور ایمان لایا پھر عبداللہ اُس کے پاس ٹھہرے رہے اور اُسکی تعلیم و تادیب و تہذیب مین سرگرم رہے اور سمجھاتے رہے کہ بھارمل کو اس راہ پر لے آوے پوجاری عبداللہ کی راے پر عمل کرتا رہا جب بھارمل اُسکے پاس آتا تخلیے مین باتین کرتا بتون کے نقصان اور اُن کی عبادت کے عیوب اُسکے سامنے بیان کرتا تھا جب اُسکے کلام نے اثر کیا بھارمل دین اسلام کی تعظیم و تکریم کرنے لگا وہ ہمیشہ شرف اسلام بیان کرتا تھا بھارمل وزیر اُسکی مراد اور میل جانب اسلام سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاف صاف بیان کیجیے کہ اگر آپ نے اپنا دین قدیم ترک کیا ہے اور اُسکے سوا اور دین اختیار کیا ہے تو مین بھی آپ کے ساتھ ہون جس دین پر آپ ہین جبکہ بزرگی اُسکی آپ نے پہچانی بھارمل کے سامنے اُس پنڈت نے اپنا حال بیان کیا اور عبداللہ کا اظہار کیا یہانتک کہ **بھارمل** داخل اسلام ہوا اور اُس سے

Marfat.com

عہد لیا پھر بھارمل مومن مخلص ہوگیا اور ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اور چھپ کر نماز
پڑھتا تھا اور پٹن سے کھنبایت جاتا رہتا تھا اور پنڈت کے پاس ٹھہر کر عبداللہ
سے خفیہ آداب دین اسلام اور اخلاق ایمانی اور علوم ائمہ آل محمد علیہم السلام
سیکھا کرتا تھا رفتہ رفتہ اُسکے دین اسلام مین آجانے کے حال سے اسکا ایک
خدمتگار واقف ہوگیا اور سدھراو جے سنگھ سے یہ سارا حال بیان کردیا راجہ نے کہا
کہ اگر مین اُسکو اپنی آنکھ سے نماز پڑھتا ہوا دیکھ لون تو جیسا کہ اور لوگون کے ساتھ کیا
جاتا ہے اُسکو ویسی سزا دون پھر حاسد چغل خور ایسے وقت مین راجہ کو لائے کہ بھارمل
نماز پڑھ رہا تھا بھارمل نے جب یہ بات سنی کہ راجہ یہان آیا ہوا ہے اُٹھ کھڑا ہوا
اور سلام کیا راجہ نے کہا اے بھارمل یہ جو تم کررہے تھے بُری بات ہے وزیر نے
عرض کیا کہ یہ جو کام مین کر رہا تھا کوئی ایسی چیز نہین ہے جو میرے مخالف حضور سے
عرض کیا گیا ہے بلکہ مین نے اِس وقت ایک سانپ دیکھا تھا کہ نکل کر اس صندوق
تلے جو میرے پاس رکھا ہوا ہے چلا گیا پس مین کھڑا ہوا اُسے ڈھونڈھتا رہا پھر جھک کر
دیکھنے لگا تو بھی نہ پایا پھر مین زمین پر سر لگا کر دیکھتا تھا کہ شاید نظر آجائے راجہ نے
اُس صندوق کے نیچے سانپ کو ڈھونڈھنے کا حکم دیا یکایک اُس کے نیچے سے
ایک سانپ بل کھاتا ہوا نکل آیا راجہ نے بھارمل کی بات کو سچ جانا اور چغل خور
جھوٹے پڑے اور بھارمل کی آبرو خدا نے بچائی اور اُس پر وثوق زیادہ ہوگیا۔
اِس مندر مین لوہے کا ایک ہاتھی سطح سے بلا کسی تعلق کے لٹک رہا تھا اور بڑے
بت کے بعد اُسکی تعظیم و تکریم کی جاتی تھی اور سدھراو جے سنگھ ہر سال ایک مرتبہ
کھنبایت مین زیارت کے لیے آکر بڑے بت کی پوجا کرتا تھا جو جو قربانیان ممکن
ہوتی تھین چڑھاتا تھا اِس سال جبکہ راجہ کھنبایت مین آیا اور یہ ارادہ کیا کہ صبح
کے وقت بت کی زیارت کے لیے مندر مین جائے عبداللہ نے پوجاری سے کہا کہ
راجہ سے جاکر کہو کہ نغب کو ہاتھی نے مجھ سے خواب مین بیان کیا کہ مدت دراز سے
معلق ہون بغیر سہارے کے کھڑے کھڑے اکتا گیا ہون اب مین چاہتا ہون کہ ایک بار زمین

زمین پر ٹیک دو دن یہ بات سنکر راجہ اور اُسکے ساتھی متحیر ہوئے جب رات ہوئی تو عبداللہ
اُٹھ کر ہاتھی کے پاس گئے اور بغور دیکھا تو وہ ہوا مین معلق پایا گیا اور اُسکے چارون
طرف ہر سطح مین سنگ مقناطیس مرصع جڑا ہوا تھا اور ہر سنگ اپنی طرف کھینچے
ہوا تھا پس ایک پتھر جو ایک پانون کے مقابل تھا اُکھیڑ لیا ہاتھی نے ایک پانون
زمین پر ٹیک دیا جب صبح ہوئی یہ خبر لوگون مین منتشر ہوئی اور ہجوم عام ہوا راجہ نے
سنا تو حیرت وغم مین گرفتار رہا پھر کئی روز کے بعد عبداللہ نے پوجاری سے کہا کہ پھر
جاؤ اور راجہ سے کہو کہ ہاتھی چاہتا ہے کہ دوسرا پانون بھی زمین پر ٹیکے اور ویسا ہی کیا
جیسا پہلے کیا تھا چند روز مین چارون طرف سے پتھر اکھیڑ ڈالے یہانتک کہ وہ ہاتھی
چارون پانون سے زمین پر آرہا اور راجہ کو نہایت غم والم اور حیرت دامنگیر ہوئی
بعض آدمیون نے راجہ کو خبر دی کہ پوجاری نے اپنا دین ایک عرب مسلمان کے لیے جو
چند روز سے اُسکے پاس ٹھہرا ہوا ہے تبدیل کر ڈالا ہے عرب اور پنڈت دونون نے یہ
کچھ کرتب کیا ہے راجہ سنکر پوجاری اور عبداللہ پر نہایت خشمگین ہوا گرفتار کرنے کے
لئے سپاہی بھیجے اُسوقت عبداللہ ظاہر ہوئے اور مندر کی سیڑھیون پر چڑھکر بیٹھے
اور کچھ آیات و ادعیات حرز پڑھتے رہے جب لشکری اُنکے قریب پہونچ گئے تو پھر آگے
نہ بڑھ سکے سپاہی اُن کی طرف دیکھتے تھے اور بڑھ نہ سکتے تھے بلکہ بھاگتے تھے جب یہ خبر
راجہ کو پہونچی تو خود لشکر عظیم لیکر چلا جب اتنے قریب پہونچ گیا کہ شیخ عبداللہ اچھی طرح
نظر آتے تھے تو پانون اُس جگہ جم گئے اور اُن مین آگ بھڑک اُٹھی راجہ نے اِس
حالت سے فریاد کی اور توبہ کرکے عہد کیا کہ مین تمھارے دین مین داخل ہوتا ہون
عبداللہ نے اُسپر نظر رحمت کی تو گویا راجہ اور اُسکے ساتھی زنجیرون سے آزاد ہوگئے اب راجہ
شیخ صاحب کے پاس آیا اور اُن کا حال پوچھنے لگا عبداللہ نے کہا کہ اے راجہ
اگر یہ بڑا بت جسکی تم پوجا کرتے تھے میرے سامنے ذلیل ہوکر میری خدمت کرنے لگے
توتم اسلام لاکر میرے دین مین داخل ہو جاؤ گے جواب دیا جو کچھ تم کہتے ہو کر دکھاؤ گے
تو ایسا کرونگا عبداللہ نے کہا واللہ علے ما نقول وکیل (یعنی جو کچھ ہم کہتے ہین خدا اُسکا

مختار ہے) اور بت کی طرف دیکھ فرمایا او ملعون اُٹھ اور میرا ڈول لیکر جا تالاب سے پانی بھر لا اور جلد لوٹ آ پس یک بیک بہ حکم خدا وہ بت کھڑا ہوا اور جواب دیا لبیک وسعدیک اور ڈول لیکر تالاب پر گیا اور اُس مین تمام پانی جس قدر تالاب مین تھا بھر لیا اور تالاب کو خالی چھوڑ دیا مچھلیان تڑپنے لگین اور ڈول بھر کر عبداللہ کے پاس لاکر رکھدیا لوگون نے شور وغل مچایا کہ جاندار بغیر پانی کے فنا ہوجائینگے اور عرض کرنے لگے کہ آدمیون اور جانورون پر لطف فرماکر بُت کو حکم دیجیے کہ پانی پھر تالاب مین چھوڑ دے چنانچہ انھون نے حکم دیا بت نے پانی ڈالدیا اور تالاب بھر گیا شیخ عبداللہ کی یہ کرامات دیکھکر بہت سے ہندو مسلمان ہوگئے جسقدر برہمن مسلمان ہوئے اُن کے زنّار ایک من سے زیادہ وزن مین تھے۔

غرضکہ اِس کارروائی کے بعد شیخ عبداللہ پٹن کو گئے اور وہان بھی بہت آدمی مسلمان ہوئے اور سِدھ پور کے بھی بہت سے آدمی مسلمان ہوئے بعد اسکے شیخ عبداللہ نے بھارمل کے بیٹے **یعقوب** کو علم دین سکھایا اور موت کے وقت اُن کو اپنا جانشین کیا یعقوب ہند کے داعی رہے پھر یعقوب نے اپنے چچا تارمل (تائے فوقانی اور رلے موقوف سے) کے بیٹے **فخر الدین** کو باگڑ مین جو راج ڈونگر پور ملک راجپوتانہ مین واقع ہے بھیجا اور وہان اسلام قائم ہوا اور فخرالدین کفار کے ہاتھ سے باگڑ مین مقتول ہوکر موضع **گلیا کوٹ** مین مدفون ہوئے اُنکی قبر بوہرون مین زیارت گاہ عام ہے یعقوب نے داعیان یمن کے اذن سے ہندوستان مین کام دعوت انجام دیا اور وفات کے وقت اپنے بیٹے **اسحاق** کو اپنا جانشین کیا اسحاق نے اپنے بیٹے **علی** کو اپنا قائم مقام بنایا۔ علی بن اسحاق نے ملا آدم اور پیر حسن اور اپنے فرزند داؤد کو علم وادب سکھا کر ملا آدم کو احمدآباد پیر حسن کو سِدھ پور بھیجا اور داؤد کو اپنے پاس پٹن مین رکھا وفات کے وقت پیر حسن کو اپنا جانشین کیا اور پیر حسن مقتول ہونے کے وقت اپنا جانشین **ملا آدم** کو کر گئے پھر ملا آدم نے اپنے بیٹے **ملا حسن** کو اپنا جانشین کیا ملا حسن نے اپنے فرزند ملا راج کو اور ملا راج نے اپنے بیٹے

ملا جعفر کو اپنا قائم مقام بنایا۔ یہانتک داعیان گجرات داعیان یمن کے تابع رہے
ملا جعفر کے زمانے مین یمن کی دعوت عظمیٰ کا رتبہ منتقل ہوکر ہند مین داعی یوسف
پر آگیا اور داعی ملا جعفر داعی یوسف کے مطیع ہوے اور جب سے سلسلہ دعوت کا
اولاد واخلاف بھارمل مین چلا آرہا ہے۔
ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے جرنل جلد ۲ کے صفحہ ۴۷۲ سے بوہرون کی ابتدا کے
حالات راس مالا کے ترجمہ گجراتی صفحہ ۱۵۴ مین اس طرح نقل کیے ہین کہ یعقوب نامی
ایک آدمی اپنے گھر کے فساد کی وجہ سے اپنا ملک چھوڑکر ۵۳۲ھ ہجری مطابق ۱۱۳۷ء
مین مصر سے کھنبایت کو آیا اُسکے مذہب والون مین سے ہندوستان مین پہلا قدم رکھنے والا
وہی آدمی تھا اُس وقت مین اُس مذہب کا سب سے بڑا ملا جو کئی برس سے یمن مین
رہتا تھا ظہری (ذویب) بن موسیٰ نامی تھا مصر مین خلیفہ مستنصر باللہ کا عمل تھا اور
سدھراس سنگھ (سدھراج جے سنگھ) ہندوستان مین پیران پٹن کا راجہ تھا۔
بہت سے ایسے ثبوت ملتے ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مستنصر ۴۸۷ھ ہجری مین
مرچکے تھے اور اُن کا پوتا حافظ گیارھوان خلیفہ جسنے ۵۲۴ھ ہجری سے ۵۴۴ھ ہجری تک
حکومت کی حکمران تھا اس وقت کے بارے مین گجرات کی تواریخ کا سلسلہ گڑبڑ سے
بھرا ہوا ہے تو بھی اوپر کے وقت کے ساتھ ملتا ہوا ہے کیونکہ سدھراج جے سنگھ کہ جس نام سے
بگڑا ہوا لفظ سدھراس بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ۱۰۹۴ء (مطابق ۴۸۷ھ ہجری) مین
انہل واڑے (پٹن) کا راجہ تھا اس بیان کے بعد راس مالا مین اس قصے کو اس طرح
پورا کیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب کھنبایت مین آکر ایک مالی کے شامل رہا
جس کو اُسنے اپنے مذہب مین داخل کیا پھر اُسنے ایک برہمن کے لڑکے کو مسلمان کیا
سدھراس راجہ اور اُسکے دو دیوان تارمل (تاے فوقانی سے) اور بھارمل دو بھائی
تھے وہ کھنبایت کے ایک مندر مین اکثر جایا کرتے تھے وہان پر ایک لوہے کا ہاتھی
سنگ مقناطیس کے زور سے لٹکا رکھا تھا یعقوب نے اُن پتھرون کو نکال ڈالا اور
برہمنون کے ساتھ بحث ہوئی جس مین بھی یعقوب جیتا سدھراس وراُسکے درباریون کو

Marfat.com

ایسی کرامت دکھائی جس سے اُنھون نے اُسکا مذہب اختیار کرلیا اور انکی متابعت دو کہ
ہندوون نے بھی کی اور ان نومسلمون نے عربستان کے ساتھ بیوپار جاری کیا جس سے وہ
بیوپاریے یعنی بوہرے کہلائے۔

اس قصے کے صحیح ناموں اور حالات مین بہت گڑبڑی پائی جاتی ہے سدھراس سنگھ
واقع مین سدراجے سنگھ ہوگا گجرات مین اس نام (سدراجے سنگھ) سے سدھ راج
مشہور ہے لیکن تارمل اور بھارمل یہ دونو دیوان جو لکھے ہین قیاس ایسا چاہتا ہے کہ نیر دھول[1]
واگھیلہ (بگھیل) کے دیوان دو بھائی تیج پال اور وستت[2] پال تھے یہ وہی دو ہون
تو ہون جن کو تارمل اور بھارمل مشہور کردیا ہے اور پھر کمار پال یا اجے پال کی باتین
جو دوسری جگہ لکھی ہوئی ہین اور جنکے مطابق راجہ نے دوسرا مذہب اختیار کرلیا تھا
سدھ راج جے سنگھ کی طرف منسوب کردی ہین کیونکہ یہ بات متحقق ہے کہ سدھ راج نے
اپنا مذہب نہین بدلا تھا وہ ہندو مذہب پر مرا ہے۔

سدھ راج جے سنگھ سولنگی راجپوت تھا اسکے حالات کتب تواریخ مین مفصل مذکور ہین
گجرات اور مالوہ اور برہانپور اسکے زیر نگین تھے قلعہ بھڑوچ اُسی نے بنایا تھا اور
سدھ پور بھی اُسی نے آباد کیا ہے

جامع الحکایات سے الیٹ نے تاریخ ہندوستان کی دوسری جلد مین ایک قصہ کا ترجمہ کیا ہے
جس کی نسبت اسکا مؤلف محمد اوفی کہتا ہے کہ مین نے اس قصے سے بہتر دوسرا قصہ نہین سنا
محمد اوفی ایک دفعہ کھنبایت مین تھا جو سمندر کے کنارے پر آباد ہے اور جس مین بہت سے
سنی مسلمان رہتے تھے جو مذہب کے نہایت پابند اور سخی تھے وہان اُسنے سنا کہ یہ شہر (کھنبایت)
گجرات کے راجہ جے سنگھ کے قبضے مین تھا جسکا دار الحکومت نہروالہ (انہل واڑہ) تھا اور
اُسکے عہد مین یہان آتش پرستون اور مسلمانون کی بڑی آبادی تھی مسلمانون کی ایک
مسجد تھی اُسکے پاس ایک مینار بھی تھا جس مین کھڑے ہوکر مؤذن اذان دیتا تھا
آتش پرستون نے غیر مذہب والون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کے لیے بہکایا جنھون نے
وہ مینار توڑ ڈالا اور مسجد جلادی اور اسّی مسلمان مارے گئے مسجد کے خطیب کا نام

[1] واو مکسور اور یاے معروف اور دال کے فتحہ اور ہاے ہندی اور واو کے فتح اور لام کے سکون سے ۱۲
[2] واو مفتوح سین و تاے فوقانی ساکن سے ۱۲

Marfat.com

قطب علی تھا وہ بچ کر نہروالہ کو گیا اور اُسنے تمام مظالم کی فریاد کی مگر راجہ کے درباریون مین سے کسی نے اُسکے حال پر توجہ نکی اور نہ مدد دی ہر ایک درباری اپنے ہم مذہبون کے بچانے کی کوشش کرتا رہا قطب علی نے یہ سنا کہ راجہ شکار کو جانیوالا ہے وہ جنگل مین جاکر راجہ کی رہگذر پر ایک درخت کے تلے بیٹھ گیا جب راجہ اُدھر پہونچا تو قطب علی نے عرض کیا کہ آپ ہاتھی کو ٹھہرا کر میری جو شکایت ہے وہ سُن لیجیے راجہ نے ہاتھی روک لیا قطب علی نے ایک نظم جو ہندی کی شاعری مین بنائی تھی اور اُسمین یہ تمام واقعہ لکھا تھا راجہ کے ہاتھ مین دیدی راجہ نے وہ نظم پڑھکر اپنے ایک نوکر کو حکم دیا کہ قطب علی کو اپنے ساتھ حفاظت سے رکھے اور جب مین کہون اُسکو دربار مین پیش کرے اسکے بعد راجہ لوٹا اور اپنے نائب کو بلاکر فرمایا کہ تمام ریاست کا کام تم کرتے رہنا مین تین روز کے لیے تمام کام چھوڑ کر زنانے مین رہونگا اس عرصے مین کسی ریاستی کام سے مجھے دق نکیا جائے اور اسی شب کو راجہ ایک سانڈنی پر سوار ہوکر نہروالہ سے کھنبایت کو راہی ہوا اور چالیس فرسنگ کے فاصلے کو ایک رات دن مین طے کیا اور سوداگر کے بھیس مین شہر مین داخل ہوا بازار اور کوچون مین الگ الگ موقعون پر ٹھہر کر قطب علی کی شکایت کے متعلق حالات ٹٹولتا رہا راجہ کو خوب متحقق ہوگیا کہ مسلمانون پر بڑا ظلم ہوا ہے اور وہ قتل کیے گئے ہین بعد اس کے ایک برتن مین سمندر کا پانی بھر کر اور لیکر نہروالہ کو لوٹ گیا جہان پر اپنی روانگی سے تیسری رات کو پہونچ گیا۔ صبح کو اُسنے دربار کیا اور قطب علی کو بلایا فرمایا کہ تم اپنا سارا واقعہ بیان کرو اُسنے تمام و کمال حقیقت سنائی درباری گروہ کے غیر مذہبی آدمیون نے چاہا کہ اُسکو جھوٹا بنائین اور دھکائین اسپر راجہ نے اپنے پانی والے کو حکم دیا کہ وہ پانی کا برتن حاضرین کو دیدے تاکہ وہ سب اُس مین سے پیوین ہر ایک شخص نے اسکو پینا چاہا اور چکھ کر چھوڑ دیا اور سمجھ لیا کہ سمندر کا پانی ہے پینے کے قابل نہین اسکے بعد راجہ نے کہا کہ چونکہ اس معاملے مین جدا جدا مذہب والون کا ایک دوسرے سے تعلق تھا اس لیے مین نے کسی پر بھروسا نکیا اور خود کھنبایت کو جاکر تمام حالات کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ مسلمانون پر فی الواقع ظلم و جبر ہوا ہے پھر اُسنے کہا کہ میرا یہ فرض ہے کہ اپنے تمام رعایا کے حال کی نگرانی رکھون اور اُنکی

Marfat.com

ایسی حفاظت کردن کہ وہ امن کے ساتھ رہ سکین اسکے بعد اسنے حکم دیا کہ غیر مذہب والون یعنی برہمنون اور آتش پرستون اور دوسری ذات والون ہین سے دو دو معزز آدمیونکو سزا دیجاے اور ایک لاکھ بالوترے (چاندی کا سکہ) اُس مینار و مسجد کی دوبارہ تیاری کے لیے دیے اور چار پارچے کا خلعت عطا کیا اِس خلعت کے کپڑے ابتک حفاظت سے رکھے ہوے ہین اور کسی بڑے تیوہار کی تقریب مین دکھائے جاتے ہین۔ وہ مسجد و مینار کچھ روز دن پہلے تک کھڑے تھے لیکن جب مالا (مالوہ) کے لشکر نے ملک نہروالہ پر حملہ کیا اُس وقت مین وہ توڑ ڈالے گئے سید شرف تمین (تاے نوقانی سے بروزن نگین) نے اپنے خرچ سے اُنھین پھر بنوایا اور ایک کے بجاے چار مینار تعمیر کرا کر اُنپر سونے کے کلس چڑھوائے ہین وہ اپنے مذہب کی اِس عمارت کو غیر مذہب والون کے ملک مین چھوڑ گیا اور وہ عمارت ابتک موجود ہے غرضکہ بقول محمد اوفی جے سنگھ ہندوستان کے اُس زمانے کے والیان ملک ہین سب سے بڑا اور نہایت مدبر تھا وہ بڑی نرمی کے ساتھ حکومت کرتا تھا اور دوسرے سردارون کو اپنے دباؤ ہین رکھتا تھا جامع الحکایات شمس الدین التمش کے وقت مین سنہ ۱۲۱۱ع کے قریب بنی ہے۔

بوہرون کے ہان ائمہ کی ترتیب

بوہرے مستنصر باللہ کے بعد مستعلی باللہ کو امام بحق جانتے ہین مستعلی کے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے آمر باحکام اللہ تخت سلطنت پر متمکن ہوے ۴- ربیع الثانی ۵۲۴ھ ہجری کو آمر کے ہان بیٹا پیدا ہوا جن کا نام ابوالقاسم طیب رکھا اور جس مکان ہین اُنکی ولادت وقوع مین آئی تھی اُسکا نام بیت حق معمور رکھا گیا ان ائمہ کے خوارق عادات بھی مجالس سیفیہ ہین مذکور ہین چنانچہ مجلس سوم مین آمر کا ایک معجزہ لکھا ہے جو ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہوگا کہا ہے کہ آمر کا وزیر افضل ابن بدر جمالی اپنے دین ہین مذبذب تھا ایک شخص فن جادوگری سے ماہر افضل کے ساتھ بیٹھا تھا اور ایک خوان بغیر اُٹھانے والے کے خود بخود اُٹھا چلا آتا تھا لوگ تعجب کرتے تھے یہ خبر آمر کو پہونچی افضل کو کہکر اُسے

Marfat.com

بلایا آمر کے سامنے بھی اسنے یہی شعبدہ دکھایا پردے پر شیر کی ایک تصویر تھی آمر نے
اس تصویر کو حکم دیا مجسم شیر بنکر ساحر کو کھا گیا افضل شرمندہ ہوا۔
۴۔ ذیقعدہ ۵۲۴ھ ہجری کو آمر قاہرہ میں سرراہ زخمی ہوئے تو اپنی جانشینی کے لیے
طیب کے واسطے وصیت کی اور ابن مدین کو بلاکر طیب کو تربیت کے لیے اُن کے
حوالے کیا اور کہا کہ اپنے بعد اپنے داماد ابو علی کو باب مقرر کیجو اور وصایا کر کے رات
میں آمر نے رحلت کی اور امراے دولت طیب کو لیکر قاہرہ چھوڑ کر چلے گئے اور مستور ہو گئے
جب یہ خبر یمن میں پہونچی تو حرۂ ملکہ اور داعی ذویب دعوت میں قائم ہوئے اور
طیب بن آمر کی بیعت لیتے رہے قاہرہ میں مسند نشین خلافت عبد المجید ہوئے جن کا
لقب الحافظ لامر اللہ تھا ان کو بوہرے نہیں مانتے۔
بوہروں میں وصی اور ائمہ کی ترتیب اس طرح ہے (۱) وصی حضرت علیؑ (۲) امام حسنؑ
(۳) امام حسینؑ (۴) امام زین الدین علیؑ (۵) امام محمد باقرؑ (۶) امام جعفر صادق
(۷) امام اسماعیل (۸) امام محمد (۹) امام عبد اللہ (۱۰) امام احمد (۱۱) امام حسین
(۱۲) امام مہدی (۱۳) امام قائم (۱۴) امام منصور (۱۵) امام معز (۱۶) امام عزیز
(۱۷) امام حاکم (۱۸) امام ظاہر (۱۹) امام مستنصر (۲۰) امام مستعلی (۲۱) امام آمر
(۲۲) امام طیب۔ پس بوہرے حمدویہ میں مستعلویہ میں اور مستعلویہ میں طیبیہ ہیں۔
اور جعفر صادق کے بعد چار اماموں کے مستور و مخفی ہونے کے قائل ہیں اور وہ چار
یہ ہیں عبد اللہ۔ احمد۔ حسین۔ اور طیب اور عبد اللہ مہدی کا سلسلۂ نسب امام
جعفر صادق تک اس طرح ملاتے ہیں مہدی بن حسین بن احمد بن عبد اللہ
بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق۔

علماے دعوت اور داعیوں کا بیان

مجالس سیفیہ میں حرۂ ملکہ کی بڑی تعریف لکھی ہے کہا ہے کہ وہ علم تنزیل وتاویل

Marfat.com

وحدیث ائمہ و رسول مین متبحر تھین اور داعیان زمان اُنسے پس پردہ سے مسائل سیکھتے تھے
اور احکام حاصل کرتے تھے اور مشکلات دین مین اُنکے پاس رجوع کرتے تھے پس جس
بات کے طالب ہوتے تھے اُن کے پاس پاتے تھے اور اُن کو علم و زہد و ورع و عبادت
کے ساتھ سیاست و تدبیر مین بھی کمال حاصل تھا ملوک یمن اُنکی بندگی کے خواہان اور
اہل یمن اُن کی اطاعت مین پویان تھے وہ اپنی حیات مین دعوت و حکومت پر اپنے
مردان صاحب فضل کی وفات کے بعد قائم رہین اور انھین کے عہد مین استتر واقع ہوا
یعنی طیب بن آمر مستور ہوے اور جب تک یہ ملکہ زندہ رہین انتظام مین کچھ خلل واقع نہین
ہوا حرۂ ملکہ نے بانوے سال اور چند ماہ کی عمر پاکر شعبان ۵۳۲ھ ہجری مین وفات پائی
اور جامع مسجد ذی جبلہ مین بائین جانب قبلے کے مسجد کی ایک منزل مین مدفون ہوئین
اُن کی قبر آج تک زیارت گاہ ہے مسجد مذکور کی دیوار جانب قبلہ مین اُنکے حکم سے تمام
اماموں کے نام علی بن ابی طالب سے اُن کے زمانے کے امام تک لکھے گئے ہین حرۂ ملکہ
کے لیے ائمہ طاہرین کے نزدیک مقام محمود اور مرتبۂ عالی تھا اور خاصکر آمر باحکام اللہ
نے اُن کو ہر طرح کے فضل سے مخصوص کیا تھا اور تمام آدمیون سے اُن کے مرتبے کو
بڑھا دیا تھا اُنھین مقام نور کا **حجاب** اور بیت حق معمور کا جسمین طیب ابی القاسم
پیدا ہوے تھے **باب** مقرر کیا تھا اور آمر نے حرۂ ملکہ کو حکم دیا تھا وہ طیب ابی القاسم
کی حالت ظہور مین اور استتار کے بعد اُنکی طرف دعوت کرین اور دعوت کو اُن کی طرف
اور اُن ائمہ کی طرف جو اُن کی اولاد سے ہون برابر جاری رکھین پس حرۂ ملکہ کو جس
بات کے لیے اُن کے مولا نے حکم دیا تھا اسپر مستعد اور قائم رہین۔ ابوالفدا نے
بھی اس ملکہ کا حال لکھا ہے مزید واقفیت کے لیے اُسکو ہم نقل کرتے ہین لکھا ہے
کہ نام ان کا **سیدہ** اور لقب حرہ تھا ان کے باپ کا نام احمد بن جعفر بن موسیٰ
صلیحی ہے ۴۴۰ھ ہجری مین پیدا ہوئی تھین اور شہاب کی بیٹی اسما نے اُن کی پرورش
کی تھی ۴۶۱ھ مین اسما کے بیٹے احمد الملقب بہ ملک مکرم بن علی بن قاضی محمد بن علی صلیحی نے
جو صنعا مین سلطنت کرتا تھا اُن سے نکاح کیا تمام کام حرۂ موصوفہ انجام دیتی تھین

Marfat.com

احمد مکرم نے اپنی حیات مین اُن کو تخت پر بٹھا دیا تھا حرہ ملکہ انتظام سلطنت اور تدبیر مملکت اور لڑائیون کے بندوبست کرتی تھین احمد مکرم کھانے پینے اور عیش و عشرت مین مشغول رہتا تھا ۴۸۴ھ مین احمد مکرم نے وفات پائی تو اُسکے چچا کا بیٹا ابو حمیر سبا بن احمد بن مظفر بن علی صلیحی والی ریاست ہوا تمام عمر ریاست کرتا رہا یہانتک کہ ۴۹۵ھ مین سبا نے انتقال کیا یہ شخص صلیحیون کا سب سے پچھلا بادشاہ گذرا ہے اسکے عہد مین بھی سلطنت کے تمام کاروبار حرۂ ملکہ ہی کے ہاتھ مین رہے ابن سبا کے مرنے کے بعد حرۂ ملکہ کی ایام حکومت مین ابن نجیب الدولہ مصر سے آکر ۵۱۳ھ مین سلطنت پر قابض ہو گیا اور یمن کے پہاڑون مین پڑا رہا یہانتک کہ بادشاہ مصر نے اُسکے سر پر پہونچکر ۵۲۰ھ کے بعد ابن نجیب الدولہ کو گرفتار کر لیا اور اب سلطنت ابن زریع بن عباس بن مکرم کے ہاتھ مین آگئی آل زریع کا نام آل عدن ہے اور یہ لوگ آل ذیب بھی مشہور ہین مگر اِن تمام انقلابات مین حرۂ ملکہ کا اقتدار برابر قائم رہا یہانتک کہ ۵۳۲ھ مین راہی ملک آخرت ہوئین ان کے عہد مین ملک مفضل ابو البرکات بن ولید حمیری حاکم تعز کا کہنا سننا بہت چلتا تھا بلکہ یہ شخص اُن کے سامنے احکام جاری کرتا تھا۔

مجالس سیفیہ مین بیان کیا ہے کہ داعی عماد الدین ادریس بن حسن نے کہا ہے کہ حرۂ ملکہ نے داعی **ذویب** بن موسیٰ کو اپنا قائم مقام کر کے اور دعاۃ یمن کا اُن کو قدوہ بنا کے اور داعی **خطّاب** کو اُن کا معاون کر کے دنیا سے رحلت کی پس وہ دونون طیب بن آمر کی حیات و وفات مین اُنکی طرف دعوت کرتے رہے اور قواعد دعوت کو بلند کیا اور طیب کے نشان ظاہر کئے اور داعی ذویب دعاۃ **مطلقین** مین سے یمن اور مضافات و جزائر یمن مین طیب کے مخفی ہو جانے کے بعد اول ہین اور داعی **یحییٰ** بن لمک نے بھی اُن کے لیے رتبہ تسلیم کیا تھا۔ و داعی ذویب داعی لمک کے شاگرد تھے اور داعی **لمک نے** المؤید فی الدین شیرازی سے علم تحصیل کیا تھا مجلس بستم مین ذکر فضائل عید غدیر کے بعد بیان کیا ہے کہ علوم دعوت کا مبدء داعی **المؤید فی الدین شیرازی** ہین جو امام مستنصر باللہ کی طرف سے حجت تھے اور تفصیل اُسکی اس طرح ہی

Marfat.com

کہ داعی علی بن محمد صلیحی کے ہاتھ سے جب اللہ نے امر ائمہ ظاہر کیا اور اُن کو بلاد یمن
مین تمکین دی تو صلیحی نے داعی لمک بن مالک حمادی کو مصر مین بھیجکر اجازت
طلب کی لمک مصر مین پہونچے اور اُنکو داعی مؤید فی الدین کے مکان مین ٹھہرنے کی
اجازت ملی سات برس تک داعی لمک داعی مؤید سے علوم ائمہ کے حاصل کرتے رہے
اور جب وہ یمن کی طرف واپسی کی اجازت مانگتے تھے تو قیام کے لیے حکم ہوتا تھا یہانتک
کہ داعی لمک نے ۲۷ مسائل دقیق داعی مؤید سے دریافت کیے جسپر مؤید نے کہا کہ
انکا جواب مین نہین دے سکتا امام دینگے اور اُن کو امام کی خدمت مین لے گئے تو ہر مسئلے
کے جواب کے ساتھ خلعت ملتا گیا داعی علی بن محمد صلیحی کے انتقال کے بعد داعی لمک یمن
کے داعی قلم مقرر ہوے اور یہ بڑے عالم شخص تھے داعی لمک سے بہت سے داعیون
نے علم حاصل کیا اور یون تو ان کے بہت سے شاگرد تھے مگر اعلیٰ درجے کے دو ہی ہوے
ایک اُن کے بیٹے داعی یحییٰ اور دوسرے داعی ذویب بن موسیٰ جب داعی ذویب کی
عمر پوری ہوئی تو انھون نے اپنے قائم مقامی کے واسطے داعی ابراہیم بن حسین
کے لیے نص کی اور اُنھین اپنی طرح امام کے لیے باب مقرر کیا اور ابراہیم نے اپنی
وفات کے وقت اپنے بیٹے حاتم کے حق مین ایسا ہی کیا اسی طرح ابراہیم کے بعد
دعاۃ یمن سب کرتے رہے اور اپنے قائم مقام کے لئے نص کرتے رہے اسی طرح سلسلہ
دعوت ایک دوسرے سے منتقل ہوتے ہوتے خلف عن سلف داعی عماد الدین ادریس
بن حسن تک پہونچا یہ عالم متبحر تھے اِس وقت دعوت مین بڑا اختلاف پیدا ہو گیا تھا
اور یہ بات کہی جاتی تھی کہ دعوت ہندوستان کو منتقل ہوگی۔ پھر ہند سے تحصیل علم کے
لئے چند شخص بلائے گئے یہ چار شخص کہ اہل حسب و فضل سے تھے ہند سے یمن مین بھیجے گئے
(۱) داعی یوسف بن سلیمان ساکن سدھ پور (۲) داعی جلال الدین (۳) داعی
داؤد بن قطب شاہ (۴) داعی داؤد بن عجب شاہ یہ تینون شخص احمد آباد کے رہنے والے
تھے۔ آخرکار داعی ادریس بن حسن نے جو یمن کے آخری داعی تھے دعوت کی نص
یوسف بن سلیمان کے لیے کی اُسوقت سے دعوت یمن سے ہند کو منتقل ہوئی

Marfat.com

یوسف اپنے زمانۂ حیات مین دعوت مین قائم رہے انھون نے اپنے بعد داعی جلال الدین کے لئے نص کی اور داعی جلال الدین نے داعی داؤد بن عجب شاہ کو اپنا جانشین بنایا اور داعی داؤد بن عجب شاہ نے داعی داؤد بن قطب شاہ کے لیے اپنی قائم مقامی کی نص کی یہ چارون شخص بڑے کامل و ماہر تھے خاصکر داعی داؤد بن قطب شاہ علماً سب سے زیادہ اور حلماً سب سے بزرگ تھے ان سے بھی علمائے دعوت نے علوم حاصل کئے مثلاً (۱) داعی شیخ آدم صفی الدین (۲) داعی عبد الطیب زکی الدین بن داعی داؤد بن قطب شاہ (۳) شیخ امین الدین جی ابن جلال اور داعی عبد الطیب زکی الدین سے اُنکے بھائی داعی قطب الدین نے علم سیکھا اور قطب الدین سے داعی شجاع الدین پیر خان نے تحصیل علم کی اور داعی شجاع الدین سے اُن کے بیٹے شیخ نجم خان نے فضل وکمال کی تکمیل کی پھر اُنسے اُنکے شاگرد خان جی بھائی ابن پیر خان نے علم وادب حاصل کیا اور یہ اپنے اُستاد کی طرح فاضل متبحر اور پرہیزگار تھے اور اجل علمائے دعوت سے ہین جو اُن کے بعد ہوے داعی بدر الدین نے خانجی بھائی کو خدمت دعوت کا متولی کر کے احمد آباد کو بھیجا تھا اور اُنکے پاس تحصیل علم کے لئے داعی کلیم الدین اور شیخ صفی الدین کو بھیجدیا تھا جب صفی الدین اپنے اُستاد کے پاس سے تحصیل علم کر کے واپس آئے تو اپنے آبائی وطن نگر مین علوم پڑھانے لگے اور احکام دین کے کام مین مصروف ہو گئے انھین سے شیخ عبد القادر حکیم الدین بن ملا خان نے علم تحصیل کیا اور شیخ عبد القادر سے اُن کے بھتیجے شیخ حبیب اللہ بن آدم بھائی بن ملا خان نے علم حاصل کیا اور شیخ حبیب اللہ سے شیخ رحمت اللہ بن ملا حسن نے سیکھا۔ شیخ خان جی بھائی جب احمد آباد سے مراجعت کر کے اودیپور ملک میواڑ مین آئے تو یہان ایک مدرسہ قائم کیا اور درس علوم و عبادت مین مشغول رہے۔ شیخ لقمان جی ملا حبیب اللہ عنفوان شباب مین رام پورے سے چلکر اودیپور مین آئے اور شیخ خانجی بھائی بن پیر خان جی سے تحصیل علم کرنے لگے اور شیخ لقمان جی سے

Marfat.com

اُن کے پوتے ہبۃ اللہ بن ملا ولی محمد بن شیخ لقمان جی نے تحصیل علم کی۔
خانجی بھائی کا مزار اودیپور میواڑ مین ہے اور بوہرے بڑے ذوق وعقیدت سے
اُسکی زیارت ہمیشہ کرتے ہین ناریل لیجاتے ہین وہان توڑکر کھوپرہ تقسیم کرتے ہین
اگر کی بتیان جلاتے ہین مروے کے پتے چڑھاتے ہین ان سے بہت ہی مست خوشبو
آتی ہے۔غرضکہ خانجی سے علمی فیض کی دو شاخین ان کے دو شاگردون کے ذریعہ سے
چلتین (۱) شیخ صفی الدین بن داعی زکی الدین (۲) شیخ لقمان جی ملا حبیب اللہ
جنکی تفصیل تمنے سن لی شیخ عبد العلی سیف الدین مجالس سیفیہ کے مؤلف کہتے ہین
کہ یہ دونون شمل یعنی متفرق جماعتون کے علوم مجھ مین جمع ہوے اور دونون شاخین
میری طرف وارد ہوئین سیفی نے ابتداے عمر مین شیخ رحمۃ اللہ سے اور بعد بلوغ
کے شیخ ہبۃ اللہ سے تکمیل علوم کی اور پھر رتبۂ دعوت پر بھی فائز ہوے وہ کہتے ہین کہ
ہمارا علمی نسب ورسلسلہ اُس کا یہ ہے کہ داعی المؤید فی الدین شیرازی سے
داعی لمک بن مالک پر اور اُنسے داعیان یمن پر ایک دوسرے سے رتبۂ
دعوت از سلف تا خلف منتقل ہوا یہانتک کہ داعی ادریس بن حسن یمنی سے
داعی یوسف بن سلیمان کو اُن سے داعی جلال الدین کو اُنسے داعی
داؤد بن عجب شاہ کو اُن سے داعی داؤد بن قطب شاہ کو اُنسے اُنکے فرزند
داعی عبد الطیب زکی الدین کو اُنسے اُنکے بھائی داعی قطب الدین
کو اُن سے داعی شجاع الدین کو اُن سے اُن کے فرزند شیخ نجم خان کو اُن سے
شیخ خانجی بھائی کو اُن سے شیخ صفی الدین کو اُن سے شیخ کلیم الدین
کو اُن سے شیخ حبیب اللہ کو اُن سے شیخ رحمت اللہ کو اُن سے داعی
سیف الدین کو علم دعوت پہونچا۔ اور شاخ دوم سیفی تک یون منتہی ہوتی ہے کہ
شیخ خانجی بھائی سے شیخ لقمان جی نے اُنسے شیخ ہبۃ اللہ نے اُن سے
داعی سیف الدین نے علم پایا۔
اُن لوگون کی علمی وتاریخی تحقیق پر افسوس ہے جو سورت والے بڑے ملاجی کو

Marfat.com

بوہرون کا امام لکھ مارتے ہین نواب صدیق حسن خان مرحوم کو بھی داعی اور امام مین فرق
نہ معلوم ہوا اور اُنپر یہ امر منقح نہ ہوا کہ داعی ہین امام نہین اسی لیے اُنھون نے اُن کو
کشف الغمہ اور خبیۃ الاکوان مین امام لکھا ہے فرقۂ اسماعیلیہ مین امامت منحصر ہے بی بی
فاطمہ علیہا السّلام کی اُس اولاد مین جو اسماعیل بن جعفر صادق کے سلسلۂ نسب مین ہے
اور سورت والے ملاجی اُن کے نسب سے نہین ہین اور بوہرون کے امام آمر کے بعد
طیب ابوالقاسم مستور ہوگئے ہین اس لئے اُن کی اولاد کا بھی پتہ نہین اور بغیر اولاد طیب
ابوالقاسم کے دوسرا امام ہو نہین سکتا پس سورت والے ملاجی داعی ہین یہ نہ اپنے آپ کو
اولاد اسماعیل کہتے ہین نہ امامت کا ادعا کرتے ہین مین نے ملا نجم الدین عبد القادر مرحوم
کی مہر ایک کاغذ پر دیکھی تھی جس مین صاف داعی کا لفظ اُن کے نام کے ساتھ تھا۔
ملا نجم الدین عبد القادر جبکہ اودیپور مین تشریف لائے تو میرے والد کے ساتھ اُنکو بہت
محبت پیدا ہوگئی اور اُنکے علم و فضل کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے کچھ تحائف بھی
دئے تھے۔ فی الحال ملا ابو محمد طاہر سیف الدین اُن کے جانشین ہین ان کے اور ملا
نجم الدین کے درمیان تین داعی گذر چکے ہین ایک ملا برہان الدین اور دیگر ملا حسام الدین
تیسرے عبد اللہ بدر الدین۔ داعی حال کے عزیز ۱۳۲۱ھ ہجری مطابق ۱۹۰۳ء مین
اودیپور مین آئے تھے جن کا نام نعمان بھائی ہے اور نہایت خوش سیرت اخلاق مجسم
ہین مجھ سے بوجہ مشورۂ طبی کے محبت پیدا ہوگئی تھی بڑی دھوم دھام سے اُنکی دعوتین
بوہرون نے کین اور ہزارون روپیہ اُن کے لیے جمع کیا جو لوگ دعوت نہین کرسکے اُنکی
نسبت یہ قرار پایا کہ نعمان بھائی اُن کے مکان مین جائین اور اہل خانہ قدمبوسی کرکے
جو کچھ توفیق ہو نذر پیش کردین۔ تاریخ مالوہ مین منشی کریم علی نے لکھا ہے کہ بوہرے پیادہ پا
داعی کی اردلی مین دوڑتے ہین دست بستہ اُن کے روبرو کھڑے رہتے ہین بغیر پشت دیکر
اُن کے روبرو سے نہین جاتے ہین جب تک اجازت بیٹھنے کی نہین پاتے نہین بیٹھتے ہین
جب ملا صاحب وضو کرتے ہین بوہرے کلی تک کا پانی ہاتھون ہاتھ لیکر پی جاتے ہین
اگر ملا صاحب نے مسجد یا کسی اور جانب کا پیادہ پا قصد کیا اُن کی زیر قدم کی خاک کو

بوہرون نے آنکھون کا سرمہ کیا۔
سیف الدین مؤلف مجالس سیفیہ سے منقول ہے کہ اصول علم دعوت ہین چار کتابین ہین اول اور اعلیٰ اُن کی رسائل اخوان الصفا دوم کتاب راحۃ العقل سوم کتاب تاویل الدعائم چہارم المجالس المؤیدہ۔ جو شخص ان کتب کا عارف ہو اور مبلغ علما کو پہونچا ہو وہ اِس بات کا مستحق ہے کہ اُس سے مسائل حاصل کئے جائین اور اُس کے قول پر وثوق کیا جائے اور ہر ایک علم رسائل اخوان الصفا مین موجود ہے جو چاہے اُس کا التزام کرے مجھے بوہرون کے علما سے معلوم ہوا کہ رسائل اخوان الصفا کے مصنف احمد بن عبداللہ ہین۔

تنبیہ

مولانا طاہر سیف الدین داعی حال کے رسالہ ضوء نور الحق المبین سے معلوم ہوتا ہے کہ یمن کے آخری داعی کا نام مولانا محمد بن داعی حسن ہے اور اُنھون نے اپنے بعد دعوت کی نص ہندوستان کے داعی یوسف پر کی تھی اور اس رسالے مین اُنھون نے ایک عجیب بات لکھی ہے کہتے ہین کہ مولانا محمد بن داعی حسن کے وقت مین ہندوستان کے اسماعیلیہ بوہرون مین سے ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ اُسکو صاحب عصر کے ساتھ ایک جن کے ذریعہ سے اتصال ہے بعض بوہرون نے اُسکی بات مان لی نذرون اور صدقات و عطیات اور خمس کا مال اُسے دینے لگے دینے والون کا زعم یہ تھا کہ یہ شخص امام کے پاس پہونچادیگا کیونکہ اُسنے انسے کہہ رکھا تھا کہ امام ایک جن کو اُس کے پاس بھیجا کرتے ہین داعی یوسف نے جو داعی محمد کی طرف سے منصوص تھے اپنے مولا کے حکم سے لوگون کو نصیحت کی اور سمجھایا اور کہا کہ یہ محض جھوٹا اور فریبی ہے اور دعوے اس کا بالکل بے بنیاد ہے اور فرمایا کہ اس مدعی کاذب کو چھوڑ دو سب نے اُن کی ہدایت قبول کی اور توبہ کرکے اُسکو ترک کردیا۔

داعیون کے مسلسل نام

واؤدیہ بوہرے ایک فاتحہ دعاۃ مطلقین کے لیے پڑھتے ہین جس مین یہ نام ہین

Marfat.com

(۱) ابوالقاسم (۲) ابوعبداللہ (۳) ابوعبداللہ (۳) جعفر بن منصور (۴) قاضی خان بن محمد (۵) ابویعقوب سجستانی (۶) ابوحاتم رازی (۷) ابویعقوب وزیر (۸) حمید (۹) احمد حمید الدین (۱۰) ہبتہ اللہ (۱۱) ابوبرکات (۱۲) بدرجالی (۱۳) علی بن محمد صلیحی (۱۴) حرۂ ملکہ (۱۵) لمک (۱۶) یحییٰ (۱۷) ذویب (۱۸) خطاب (۱۹) ابوابراہیم (۲۰) حاتم (۲۱) محمد بن طاہر (۲۲) علی بن خاتم (۲۳) علی بن محمد بن ولید (۲۴) علی بن حنظلہ (۲۵) احمد بن مبارک (۲۶) حسین بن علی (۲۷) علی بن حسین (۲۸) ادریس (۲۹) حسن (۳۰) حسین (۳۱) علی (۳۲) محمد (۳۳) یوسف (۳۴) جلال الدین (۳۵) برہان الدین اول (۳۶) برہان الدین دوم (۳۷) صفی الدین (۳۸) زکی الدین (۳۹) شمس الدین (۴۰) زین الدین (۴۱) قطب الدین (۴۲) شجاع الدین (۴۳) بدرالدین (۴۴) زکی الدین (۴۵) کلیم الدین (۴۶) نورالدین (۴۷) بدرالدین (۴۸) وجیہ الدین (۴۹) ہبتہ اللہ (۵۰) عبدالطیب زکی الدین (۵۱) یوسف نجم الدین (۵۲) عبدالعلی سیف الدین (۵۳) محمد عزالدین (۵۴) طیب زین الدین (۵۵) محمد بدرالدین۔

ایک دوسری فہرست بھی دعاۃ مطلقین کے نامونکی پیش کرتا ہون جو فائدے سے خالی نہین۔ (۱) حُرّۂ ملکہ بنت احمد (۲) لمک بن مالک (۳) یحییٰ بن لمک (۴) ذویب بن موسیٰ (۵) ابراہیم بن حسین (۶) حاتم بن ابراہیم (۷) علی بن حاتم (۸) علی بن محمد بن ولید (۹) علی بن حنظلہ (۱۰) احمد بن مبارک (۱۱) حسین بن علی (۱۲) علی بن حسین (۱۳) علی بن حسن (۱۴) ابراہیم بن حسین (۱۵) محمد ابن حاتم (۱۶) علی ابن ابراہیم (۱۷) عبدالمطلب ابن محمد (۱۸) عباس ابن محمد (۱۹) عبداللہ ابن علی (۲۰) حسن ابن عبداللہ (۲۱) علی ابن عبداللہ (۲۲) ادریس بن حسن (۲۳) حسن بن ادریس (۲۴) حسین بن ادریس (۲۵) علی بن حسین (۲۶) محمد بن حسن (۲۷) یوسف بن سلیمان (۲۸) جلال الدین بن حسن

Marfat.com

(۲۹) داؤدجی ابن عجب شاہ (۳۰) داؤد جی ابن قطب شاہ (۳۱) شیخ آدم ابن طیب شاہ (۳۲) زکی الدین بن داؤد (۳۳) علی بن حسن (۳۴) قاسم جی بن پیرخان (۳۵) قطب الدین شہید بن داؤدجی (۳۶) پیرخان شجاع الدین بن احمدجی (۳۷) اسماعیل جی بن ملاراج (۳۸) زکی الدین بن بدرالدین (۳۹) موسیٰ بھائی بن کلیم الدین (۴۰) نورالدین بن موسیٰ بھائی (۴۱) بدرالدین بن شیخ آدم (۴۲) وجیہ الدین بن حکیم الدین (۴۳) موئید الدین بن وجیہ الدین (۴۴) زکی الدین بن بدرالدین (۴۵) نجم الدین بن زکی الدین (۴۶) عبدعلی سیف الدین بن زکی الدین (۴۷) محمد عزّ الدین بن جیون جی (۴۸) طیب زین الدین بن جیون جی (۴۹) محمد بدرالدین بن سیف الدین (۵۰) عبدالقادر نجم الدین (۵۱) عبدالحسین حسام الدین (۵۲) محمد برہان الدین (۵۳) ابوالفضل عبداللہ بدرالدین (۵۴) ابومحمد طاہر سیف الدین۔

علمی وادبی کیفیت ومذہبی رازداری

بوہرون مین بڑے بڑے ادیب زبان عربی کے ہوتے ہین نظم ونثر فصاحت و بلاغت کے ساتھ لکھتے ہین ہمیشہ کتب عربی دیکھتے ہین زبان فارسی اردو وغیرہ کی کتابین شغل مین نہین رکھتے علما خط وکتابت بھی آپس مین عربی زبان مین کرتے ہین اور جو بے علم ہین وہ گجراتی اور اردو مین لکھتے ہین زبان گجراتی انکے ہان کی عام مادری زبان ہے۔ بوہرون کے علما کسی سے مناظرہ نہین کرتے خاصکر مذہبی مناظرے سے بالکل بچتے ہین۔ نہ اپنے مذہب کے اصول وفقہ وحدیث وتفسیر وعقائد کی کتابین غیر مذہب والے کو دکھاتے ہین اس باب مین ان کا عہد ہے۔ اور مجھکو جو کچھ کتابین ان کے ہان کی دیکھنے کو ملین ایک بڑی تدبیر سے داؤ دیہ بوہرون سے ہاتھ لگی ہین جس کا ان مین سے خاص خاص آدمیون کو اتنا قلق ہے کہ بہت سے گمنام خط مجھکو برُے الفاظ کے لکھکر ڈاک مین

ڈالے ایک خط مین یہ دو شعر بھی مجھکو لکھ بھیجے تھے۔

بجم الغنی	ابُو غنی لعین

اَتسُبُّ آل اللہ یا بجم الغنی فلا نت بابن الدنی ابن الدنی
جهلاً تسبُّ بنی النبی محمد فلانت من اتباع شرّاب المنی

شرّاب منی کے معنے گانڈو ہین۔اِس کے ترجمے مین تین شخصونکے نام لکھے ہین جن مین سے ایک امیر المؤمنین عمر ہین۔

بوہرون کا طرز معاشرت

یہ سارا فرقہ نماز و روزہ کا پابند ہے اور اپنے مرشد کی اطاعت مین سرگرم ہے۔ کوئی داڑھی نہین منڈاتا۔ بلکہ داڑھی کو کبھی قینچی بھی نہین لگاتا۔ اور سر پر بال نہین رکھتا۔ نہ حقہ پیتا ہے۔ نہ تنبا کو کھاتا ہے نہ سونگھتا ہے۔ یہ لوگ مسکرات کے قریب بھی نہین پھٹکتے۔ جس قصبے یا شہر مین بوہرے رہتے ہین وہان انکی تمام جماعت ایک محلے مین سکونت رکھتی ہے دوسرے مذہب والے کو اُس مین جگہ نہین دیتے اور اپنی مسجد اور جماعت خانہ اور قبرستان بھی سب سے علحدہ رکھتے ہین اور اپنی شادی وغمی مین سوا اپنی برادری کے دوسرے کو دخل نہین دیتے۔ اپنی ہی قوم مین بیاہ شادی کرتے ہین۔ ناچ رنگ وغیرہ نہین کرتے صرف آتشبازی چھوڑتے ہین اور باجہ بجواتے ہین کسی غیر مذہب والون کی مسلمانون مین سے بیٹی نہ لیتے ہین نہ اُسے دیتے ہین۔ بوہرے باوجودیکہ ہندوون سے سخت برہیز رکھتے ہین مگر ابتک اُن مین کچھ باتین ہندون کی باقی ہین مثلاً اُنکے ہان مستورات کے پردے کا رواج نہین۔ عورتین باہر بے حجاب پھرتی ہین۔ لہنگے پہنتی ہین یہ لوگ سود علانیہ دیتے لیتے ہین۔ اور دیوالی مین جگمٹ کی رات کو ہندوون سے زیادہ روشنی اور سامان خوشی کا اہتمام کرتے ہین۔ اُسی شب حساب وکتاب کی نئی بہیان تبدیل کرتے ہین اور اِس مین عامل کے فائدے کی

Marfat.com

یہ بات رکھی گئی ہے کہ ہر دوکان پر عامل جاکر نئی بہی پر تیمنًا بسم اللہ لکھ دیتا ہے اور صاحب دوکان کچھ اُسکی نذر کرتا ہے۔ مگر اب اِس رسم کو یکم محرم کی طرف کھینچنے لگے ہین۔ ہندی مہینون اور تاریخون کے اعتبار سے حساب وکتاب رکھتے ہین۔ شاید اسی وجہ سے مرآت احمدی کے ترجمۂ انگریزی کے نوٹ مین مندرج ہے کہ بوہرے کسی قدر ہندوون کے رسم ورواج اور عقیدے پر ابتک چلتے ہین مگر عجیب بات یہ ہے کہ ہندوون کے یہان کے کھانے پانی سے حتی الوسع بہت بچتے ہین۔ اِس کام کے واسطے ملا لقمان جی نے اُنکو چالیس سکھاون مین یون نصیحت کی ہے۔

ہندو نے ہاتھ نی سُرنی نکھاجو مومن تھئی نے کافر نہ تھاجو

یعنی ہندو کے ہاتھ کی مٹھائی مت کھائیو۔ مومن ہوکر کافر مت بنیو۔ اگر ہندو دھوبی کپڑا دھوکر لاتا ہے تو پھر اُسے پاک اور نماز کے قابل کرتے ہین۔

مردے کو دفن کرتے ہین تو قبر مین تختے نہین دیتے۔ تھوڑی سی مٹی ہاتھون سے صاف کرکے باریک نکال کے اُسے اول میت کے اوپر ڈالتے ہین اور اُسے ہاتھون سے خوب دباتے ہین۔ بعد اِسکے دوسرے لوگ مٹی دیتے ہین اور دستور ہے کہ جو قبر ہوتی ہے اُسی کی مٹی دیجاتی ہے۔ دوسری جگہ کی نہین ڈالتے اسے کارِ گناہ سمجھتے ہین۔ جب سب مٹی بھرجاتی ہے تو قبر کو ہموار کردیتے ہین اور اُسپر چھڑکاؤ کرکے پھول ڈال دیتے ہین۔ بعد اِس کے تمام آدمی اُس قبر کو درمیان سے بوسہ دیتے ہین۔ اس کا نام زیارت کرنا ہے بعد اِس کے میت کے وارث سے سب بغلگیر ہوتے ہین اور تعزیت کی کوئی بات زبان سے نہین کہتے۔

عاشورے کے دن کسی سنت وجماعت کو اپنی مجلس مرثیہ خوانی مین شریک نہین ہونے دیتے۔ اس کا بڑا انتظام رکھتے ہین۔ سوائے عاشورے کے اور دنون مین شریک ہونے دیتے۔

انکے ہان قومی تفرقہ نہین نہ کوئی شیخ ہے۔ نہ سید ہے۔ نہ مغل ہے۔ نہ پٹھان۔ اگر کوئی سید بوہرہ بن جائے تو بنی فاطمہ ہونے کی فوقیت اُس مین نہین رہتی۔

Marfat.com

ان مین لڑکی کا ختنہ ہوتا ہے - اور وہ بوڑھی عورت کرتی ہے جو مدینۂ منورہ اور مکۂ معظمہ اور کربلاے معلی ہو آئی ہو اور حضرت فاطمہ زہرا کے روضے کے جالیون کو بوسہ دے چکی ہو - اِس ختنے کی تقریب مین مرد شامل نہین کیا جاتا - پانچ سال سے نو سال کے اندر ختنہ ہو جاتا ہے - ایک چھوٹا سا نشتر ہوتا ہے جس سے ایک گیہون کے دانے کے برابر لمبا سا شگاف جلدی سے کر دیا جاتا ہے - جس کو چار پانچ روز کے اندر ہی آرام ہو جاتا ہے -

بابا فخر الدین شہید گلیا کوٹ والے اور مولانا قطب الدین داعی احمد آباد والے (جو ۲۷ جمادی الاخری ۱۰۵۶ھ ہجری کو احمد آباد مین عالمگیر کے حکم سے جب وہ اپنے باپ کے حکم سے گجرات کے بند وبست پر مامور تھا مقتول ہوے) اور خانجی پیر او دیپور والے اور داؤد بھائی او دیپور والے اور ملا لقمان جی او دیپور والے ان پانچ بزرگون کے نام کی چُٹیان اپنے لڑکون کے سرون پر وہ عورتین رکھتی ہین جنکے بچے نہین جیتے - فخر الدین شہید کے نام کی چاندی کی بیڑی پہنتے ہین اور ان کا ایسا خیال ہوتا ہے کہ روضے کے پاس جاتے ہی وہ بیڑی از خود کھل جاتی ہے - اسی طرح خانجی پیر او دیپور والے کے نام کی بیڑی بھی پہنتے ہین -

جو کوئی بوہرہ مانتا ہے کہ اگر میرا یہ کام بابا فخر الدین ولی شہید یا داعی قطب الدین شہید پورا کر دینگے تو مین دس روز یا بیس روز یا چالیس روز تک زائر بنکر روضے پر رہونگا تو اُسپر اس نذر کا ایفا واجب ہو جاتا ہے -

کہتے ہین کہ بابا فخر الدین شہید کے روضے کے آس پاس بے شمار سانپ ہین مگر وہ کسی زائر کو کاٹتے نہین - بوہرون مین یہ بھی دستور ہے کہ خواہ غم ہو یا خوشی اسمین مرثیہ خوانی کراتے ہین -

ان مین عورتون کا نکاح ثانی بے تکلف جاری ہے - تاریخ مالوہ مین لکھا ہے کہ اگر اس قوم کی عورت نے زنا کرایا یا کوئی اور قصور کیا تو شوہر نے عورت کے خفیہ پانچ روپے اُسکے دوپٹے مین باندھ دیے جب عورت نے روپے دیکھے معلوم کیا

کہ شوہر نے اُسے طلاق دی۔ وہ اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی۔

کلمہ۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ صدقہ فطر۔ لیالی مکرمہ۔ صوم۔ سنتیں وغیرہ

بوہرون کا کلمہ یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ مولانا علی ولی اللہ [illegible]
بوہرے وضو مثل اہل سنت کے کرتے ہین اذان ہین اشہد ان محمدا رسول اللہ
کے بعد اشہد ان مولانا علیا ولی اللہ دو بار کہتے ہین اور حی علی الفلاح
کے بعد حی علی خیر العمل محمد وعلی خیر البشر و [illegible]
دو بار کہتے ہین اور بعد اذان کے دعا پڑھ کے باہین کرکے [illegible]
ہاتھ کھولکر نماز پڑھتے ہین اور نماز کا اتنا سامان [illegible]
نماز کے وقت ملبوس مستعمل اُتار کر نماز کے کپڑے پہن لیتے ہین [illegible]
کسی اور جگہ مستعمل کپڑون سے بھی نماز پڑھ لیتے ہین۔
سبحانک اللہم کی جگہ پڑھتے ہین وجہت وجہی للذی [illegible]
والارض حنیفا مسلما وما انا من المشرکین ان صلاتی [illegible]
ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت [illegible]
علی ملۃ ابراہیم ودین محمد وولایۃ علی [illegible]
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ رکوع مین [illegible]
وبحمدہ کہتے ہین اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی وتعالی [illegible]
اور پہلے سجدے کے بعد بیٹھکر ایکبار یون کہتے ہین [illegible]
وارفعنی اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑے ہوتے ہین [illegible]
الہی بحولک وقوتک اقوم واقعد فجر لی [illegible]
پڑھتے ہین بسم اللہ وباللہ والحمد للہ والاسماء الحسنی [illegible]
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
اللہم صل علی محمد نبیک وتقبل شفاعتہ فی امتہ وصل علیہ وعلی

اھل بیتہ الطاھرین۔ اور بڑا تشہد اس طرح ہوتا ہے التحیات الطیبات الصلوات الطاھرات الزاکیات النا عمات السابعات الغادیات الرائحات للہ الخ نماز تین وقت پڑھتے ہین۔ ایک بار فجر کو پڑھتے ہین۔ دوسری بار ظہر کو اور ظہر و عصر کو ملا لیتے ہین دن کے بارہ بجنے کے بعد جب آدھا گھنٹہ گذرا تو ظہر کی نماز شروع کرتے ہین اور اُسکو ختم کرکے پیش امام اور مقتدی بیٹھے رہتے ہین اور ایک بجتے ہی عصر کی نماز پڑھا دیجاتی ہے۔ غرضکہ ڈیڑھ بجے تک دونون نمازین ختم ہوجاتی ہین۔ تیسری بار مغرب کے وقت پڑھتے ہین اور مغرب و عشا کو ملا لیتے ہین اور مغرب کی نماز بہت اول وقت پڑھتے ہین اُسکو پڑھ چکنے کے بعد باویسا کرتے ہین۔ پھر بعد اسکے عشا کی نماز پڑھ لیتے ہین ایک بوہرے نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ باویسا مین اول دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے پہلی رکعت مین الحمد اور قل ھو اللہ احد پڑھتے ہین اور دوسری رکعت مین الحمد اور قل یا ایھا الکافرون پڑھتے ہین۔ سلام کے بعد مولانا محمد بن طاہر کی دعا پڑھتے ہین جس مین عقول عشرہ کا بیان ہے اور اسی لئے اُسے عقل اول کہتے ہین اسکے بعد پنجتن کی تسبیح مقررہ قاعدے کے ساتھ پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے جاتے ہین اور مختلف تعدادون مین اُن کے نامون کے ساتھ ندا کرتے ہین۔ سب سے بعد امام طیب کے نام سے کئی بار ندا کی جاتی ہے اور کچھ پڑھکر سجدہ کیا جاتا ہے اور پھر ایک دعا بھی پڑھی جاتی ہے۔ اور ایک بڑا باویسا ہے جس مین عقل اول کی دعا پڑھکر دو رکعت پڑھتے ہین اور ہر رکعت کے بعد دعا پڑھتے ہین تو اللہ تعالیٰ مقامات ربانیہ کے وسیلے سے پڑھنے والے کے تمام گناہ بخشتا ہے۔ یہ لوگ جمعہ کی نماز نہین پڑھتے اُس دن خطبہ وغیرہ کچھ نہین ہوتا جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز پڑھتے ہین۔ مسجد مین عورتون کے واسطے بھی ایک حصہ علٰحدہ رکھتے ہین۔ پیش امام بطور عامل اور قاضی کے داعی کی طرف سے ہر بستی مین بوہرون کے لیے مقرر ہوتا ہے اُسکی معرفت سالانہ نذرانہ ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اور زکوٰۃ کا روپیہ داعی کو بھیجتا ہے۔

مجالس سیفیہ کی ساتوین مجلس ہین لکھا ہے کہ زکوۃ فطر ایک صاع گیہون یا ایک صاع جو یا ایک صاع چھوارے یا ایک صاع مویز ہین اگر گیہون اور جو اور چھوارے اور مویز نہ ملین تو اسکے عوض نقد دام قبل افطار کے دیوے۔ مجالس سیفیہ کی چوتھی مجلس ہین ذکر کیا ہے کہ مقدس راتین ۱۷۔ ۱۹۔ ۲۱۔ ۲۳ تاریخ کی ہین اور مسنون روزے یہ ہین۔ ماہ شعبان اور ہر ماہ کا پنجشنبۂ اول و آخر اور ہر ماہ کا درمیانی چہارشنبہ اور صحیفۃ الصلوۃ ہین ذکر کیا ہے کہ رمضان کی سترھوین۔ انیسوین اور اکیسوین رات افضل ہے۔ اور لیلۃ القدر ہزار مہینون سے افضل ہے یہ رات حضرت بی بی فاطمہ کی طرف منسوب ہے۔ رات بھر جاگنے کا حکم ہے۔ انکے ہان عقیقہ کرنا واجب ہی یہانتک کہ اگر نادار ہو تو جب مقدرت حاصل ہو قضا کرے دو برس سے چھوٹی بکری کام نہین آتی اور تمام اعضا اُس کے درست ہونا چاہیین کمی زیادتی نہو بکری کی ہڈیان بغیر توڑے جدا کی جاتی ہین اور فرزند کے بالون کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کی جاتی ہے۔

میثاق

بوہرے ۱۸ ماہ ذیحجہ کو واقعۂ غدیر خم کی یادگار ہین عید مناتے ہین۔ روزہ رکھتے ہین غسل کرتے ہین زوال کے وقت دو رکعت نماز کی پڑھتے ہین اور نیت نماز ہین بعبارت عربی یہ کہتے ہین کہ نماز پڑھتا ہون ہین اس روز مبارک شریف کی کہ عید غدیر خم کی ہے اللہ تعالی کی شکرگذاری کے لیے دو رکعتین اللہ کے لیے وغیرہ وغیرہ اس نماز کی دونون رکعتون ہین الحمد ایک بار قل ھو اللہ احد دس بار اور آیت کرسی دس بار اور انا انزلناہ دس بار پڑھتے ہین۔ عید غدیر خم کے دن ہر مقام پر عامل بوہرون سے میثاق لیتا ہے اور پندرہ برس سے جنکی عمر کم ہو اُس سے میثاق نہین لیا جاتا اُس میثاق ہین عقائد اور مذہب کی باتون پر قائم رہنے اور بری باتون سے بچنے کا اقرار لیا جاتا ہے اور ہر ایک اپنی مقدرت کے موافق عامل کو نذر دیتا ہے تمام نذر سے چہارم حصہ عامل کو ملتا ہے اور تین حصے داعی کی سرکار ہین جمع ہوتے ہین۔

Marfat.com

رویت ہلال۔روزۂ رمضان۔عید اور حج

اس فرقے کی یہ خصوصیات ہین سے ہے کہ ماہ رمضان ہین ایک یا دو روز قبل روزہ رکھتے ہین اور جب ایک یا دو روز باقی رہتے ہین تو عید منا لیتے ہین کیونکہ ان ہین رویت ہلال کا مدار اماوس یعنی بدی کی پندرھوین تاریخ پر ہے جو ہندوونکا حساب ہے اور پورے تیس روزے رکھتے ہین اور روزہ اول وقت افطار کرتے ہین جیسا کہ حنفیہ افطار کرتے ہین اور مغرب کے فرض پڑھکر سنتون سے پہلے افطارتے ہین اور افطار ہین بہت جلدی کر کے سنتین پڑھ لیتے ہین۔نماز مغرب بھی حنفیہ کی طرح اول وقت ہین پڑھتے ہین۔بوہرے عشرۂ محرم کے مراسم بھی قبل سے ادا کر لیتے ہین اور مقام عرفات ہین بھی ایک دو روز قبل حج بجا لاتے ہین اور وہ اس تدبیر سے ہو جاتا ہے کہ اہل سنت کو خبر تک نہین ہوتی۔مقام عرفات ہین حج سے کئی دن قبل سے حاجیون کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور وہ کوئی چھوٹی سی جگہ نہین کہ اگر تھوڑے سے آدمی کچھ کرین تو سب کی نظرین انپر پڑین پس اپنے طور پر مراسم حج علیحدہ اور مخفی طور پر ادا کر لیتے ہین۔

مجھ سے ایک بوہرے نے بیان کیا کہ ہم قبل سے عرفات ہین پہونچ گئے اور یمن کی طرف کے اسماعیلی بھی شامل تھے۔یمن ہین اسماعیلیون کی بڑی آبادی ہے۔ہم سب اسماعیلیون نے دو روز قبل کھڑے ہوکر مراسم حج ادا کرنے شروع کئے اور ایک ذی علم اسماعیلی ساکن یمن یہ کام کرا رہا تھا کہ بہت سے اہل سنت ہماری جماعت کو کھڑا دیکھ کر وہان آگئے اور پوچھا کہ تم یہ کیا کرتے ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم کچھ دعا کرتے ہین وہ اس سادے سے جواب کو سنکر ہٹ گئے پھر ہمنے مزدلفہ ہین جاکر اس طرح شب گذاری کہ جو راستہ اُدھر کو ہے وہ طائف کے مسافرون کا راستہ بھی ہے طائف کے آنے والے اسی راستے سے خانۂ کعبہ کو جاتے ہین پس ہم سب مزدلفہ کو روانہ ہوے راستہ ہین جو لوگ عرفات کو آنے والے ملتے اور ہم سے دریافت کرتے کہ عرفات سے ابھی واپس کیون جاتے ہو تو ہم جواب دیتے کہ طائف سے آ رہے ہین

ملے مین ہو کر عرفات کو آئین گے اور اِس حیلے سے مزدلفہ مین رات گذار کر پھر عرفات کو لوٹ آئے اور بدستور تمام حجاج کے شریک رہے۔

ماہ رمضان کے ہمیشہ سے روزہ ہونیکی وجہ

بوہرون کی ایک کتاب مین لکھا ہے معلوم تھاے کہ ورس نا بارہ مہینہ چھے تہما سے چھ مہینے کامل اَنے چھ مہینہ ناقص چھے تو عقلا واجب تھیو کہ ورس نو اصل انے اساس نقصان نا دون کمال پر ہوے تیجواسطے ورسلو پہلو مہینو محرم سے شروع تھیو تہ کامل مہینو چھے انے مہینو صفر لوتہ ناقص ایجشل ربیع الاول کامل انے ربیع الآخر ناقص انے جمادی الاول کامل انے جمادی الآخر ناقص انے شہر رجب کامل انے شعبان ناقص انے شہر رمضان کامل انے شوال ناقص انے ذلقعدہ کامل انے ذی حجہ ناقص نبی صاحب صلوات اللہ علیہ نو فرمان چھے کہ کوئی وقت شعبان کامل نتھاے انے شہر رمضان ناقص نتھاے ہوئے نبی صاحب نو آقول ہوے مہینے نا کمال انے نقصان اوپر دلیل چھے انے شعبان نا ناقص تھا دلے لیلۃ النصف نی دلیل چھے کہ شہر رجب انے شہر رمضان ما ہی لیلۃ النصف نتھی۔

مطلب اسکا یہ ہے کہ برس کے بارہ مہینے ہوتے ہین جن مین سے چھ مہینے کامل ہوتے ہین چھ مہینے ناقص ہوتے ہین پس عقل کی رو سے واجب ہوا کہ برس کی اصل اور جڑ نقصان اور کمال پر ہوئی پس برس کا پہلا مہینہ محرم سے شروع ہوا اسلیے وہ کامل مہینہ ہے اور اِس سے دوسرا مہینہ صفر کا ناقص ٹھہرا اسیطرح ربیع الاول کامل اور ربیع الثانی ناقص اور جمادی الاول کامل اور جمادی الآخر ناقص اور ماہ رجب کامل اور شعبان ناقص اور ماہ رمضان کامل اور شوال ناقص اور ذی قعدہ کامل اور ذی حجہ ناقص۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کسی وقت کامل یعنی تیس۳۰ دن کا نہین ہوتا اور رمضان ناقص یعنی انتیس۲۹ دن کا نہین ہوتا۔

Marfat.com

حضور پر نور کا یہی ارشاد ان دونون مہینون کے کامل وناقص ہونے پر دلیل ہے اور شعبان کے ناقص ہونے کی دلیل لیلۃ النصف کا ہونا بھی ہے کہ یہ ماہ رجب اور رمضان مین نہین ہوتی - اور لیلۃ النصف سے مراد یہ ہے کہ شعبان کی چودھوین تاریخ کے بعد جو پندرہوین شب آتی ہے تو اس شب کو بوجہ اس مہینے کے ۲۹ دن کا ہونے کے نصف مہینے کے پہلے آدھے حصے کی طرف گنتے ہین اور نصف آخر کے آدھے کی طرف اس رات عبادت کرتے ہین اور تین گھنٹے کے قریب کھڑے رہتے ہین اور اس کا ثواب اتنا ہے جتنا بیس حجون کے کرنے کا ہوتا ہی تین مہینے افضل ہین رجب شعبان رمضان ان مین رجب وشعبان تیس دنون کا ہونے کی وجہ سے ان مین لیلۃ النصف کی ضرورت نہین شعبان ۲۹ دن کا ہے اس لیے اس مین یہ ضرورت ہے یہ مہینے کثرت عبادت کے لیے مخصوص ہین جنکو خدا نے توفیق دی ہے وہ لگاتار ان مین روزے رکھتے ہین - یہ ایک بوہرے کا بیان ہے حدیث مین پندرھوین شب شعبان کا نام لیلۃ النصف من شعبان آیا ہے وہ حدیث یہ ہے مامن لیلۃ بعد لیلۃ القدر افضل من لیلۃ النصف من شعبان -

کبیسہ یعنی لوند

نسخہ صحیفۃ الصلوۃ بمبئی مین نورالدین جیوا خان اسماعیلی کے مطبع مین داعی مولانا نجم الدین عبدالقادر مرحوم کے حکم سے چھپا ہی اسمین کبیسہ کا حساب یون مندرج ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کبیسہ کے بیان مین آئی ہی جسمین ابجد کا قاعدہ کام آتا ہی اور وہ یہ ہی

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	
ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	
۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	

Marfat.com

یہ سات حروف قرن کبیر کے ہین ز ھ ج ا و د ب
اور قرن صغیر کے تیس حروف ہین جن مین سے ہر ایک حرف برس برس روز کا شمار ہوتا ہے ھ ب ز د ا و ج ز ھ ب و ز د ا و ج ز ھ ب ز د ا و ج ز ھ ب د ا و۔

اور یہ حروف بارہ مہینے کے مشہور ہین ایک ایک حرف کیواسطے ایک ایک مہینہ مقرر ہی

ا	ز	ب	ف	ھ	ج
محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الآخر	جمادی الاول	جمادی الآخر
ب	د	ھ	ز	ا	ج
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذیحجہ

پس قرن صغیر کے حروف مین سے جس حرف پر سکون ہے اُس حرف کا سال کبیسہ کا سال ہے یعنی اُس سال کا ذیحجہ تیس دن کا ہوتا ہے۔ ان شعرون مین بھی بات مذکور ہے۔

تلثون السنون الدھر تلفے لھجرۃ احمد الزاکی المغارس
فثانیۃ وخامسۃ جمیعًا وثامنۃ وعاشر الکبائس
کذلک ثلث عشر ثم ست وتسع فی القیاس لکل قائس
وحادیۃ تزا یعۃ و سبع وتسع بعد عشرین الکبائس

غرض یہ ہے کہ ہر تیس برس مین گیارہ بار کبیسہ واقع ہوتا ہے اور وہ یہ ہین سال دوم پنجم ہشتم۔ دہم۔ سیزدہم۔ شانزدہم۔ نوزدہم۔ بست و یکم۔ بست وچہارم بست وہفتم۔ بست ونہم۔

کوئی شخص چاہے سنہ ۱۲۹۰ کے محرم کی پہلی تاریخ نکالے یا جس مہینے کی چاہے اُسکی نکالے تو اسکا قانون اس طرح ہے کہ اسی قرن کبیر کا حرف ز ہے اسکے ابجد کے حساب سے سات عدد ہوتے ہین اور قرن صغیر کا حرف واو ہے جس کے ابجد کے حساب سے چھ عدد ہوتے ہین اور محرم کا حرف ز ہے جسکے سات عدد ہوتے ہین

Marfat.com

پس ان تمام اعداد کا مجموعہ (کہ دو جگہ سات سات ہین اور ایک جگہ چھ) بیس ہوا جس ہین سے سات سات نکالے تو باقی چھ رہے ان کو اس طور سے گنا تو بارہ سو نوے کے سال کے محرم کی پہلی تاریخ جمعہ آتا ہے اسی طرح جس مہینے کی پہلی تاریخ نکالنا چاہین اُس مہینے کے حروف لیکر جمع کرنے کے بعد سات سات نکالین اور جو باقی رہے اُسکو اسی طور سے گنین جبتک لگن پہونچے وہی دن مہینے کی پہلی تاریخ کا دن ہوگا۔

صناجۃ الطرب فی تقدمات العرب ہین جو ملک شام ہین عربی زبان ہین چھاپی گئی ہے لکھا ہے کہ کبیسے حساب کرنے والے نساۃ لوگ ہوا کرتے ہین نساۃ نسی سے مشتق ہے یعنی مہینون کے بھلا دینے والے۔ اس طریقے ہین یہ ہوتا ہے کہ چند دن مہینون پر حساب کسور بڑھا دیتے ہین جس سے تین برس ہین ایک مہینہ پورا نکل آتا ہے۔ یہ طریق مصری عربون ہین اب تک رائج ہے مگر اسلام نے اسکو لغو ٹھہرایا ہے اور فقط کسری بہ حساب رویت ہلال کے مطابق جاری رکھا ہے اسلام کے تمام فرقے اپنے عام احکام شرعیہ رویت ہلال کے لحاظ سے کرتے ہین سوا سے فرقۂ شیعہ (مہدویہ) کے۔ اسلامی سال محرم کے مہینے سے شروع ہوتا ہے اور عموماً ایک مہینہ تیس ۳۰ دن کا اور ایک مہینہ انتیس ۲۹ دن کا حساب کیا جاتا ہے تاکہ قمری سال تین سو چَوّن روز اور ایک خمس اور ایک سدس کا ہو (۳۵۴ ⅕ ⅙)۔ مقریزی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کسر کی وجہ سے مسلمانون نے ذی الحجہ کے مہینے ہین ایک دن کا اضافہ کردیا ہے بشرطیکہ وہ کسر نصف دن سے زیادہ ہو اس سبب سے اُس سال ہین ذیحجہ تیس ۳۰ دن کا ہوجاتا ہے اُس سال کو سال کبیسہ کہتے ہین۔ اس حساب سے پورے سال کے دن تین سو پچپن ہوجاتے ہین اسی طرح جمع ہوتے ہوتے ہر تیس ۳۰ برس ہین گیارہ دن بڑھ جاتے ہین مقریزی کا مطلب تیس برس سے قمری سال مراد ہین۔ ان تیس برسون ہین انیس برس تو بغیر کبیسہ کے ہونگے اور گیارہ برس ہین کبیسہ پڑیگا دہ گیارہ برس وہی ہین جو اوپر مذکور ہوے۔ مسلمانون کا پہلا مہینہ۔ آٹھوین پندرھوین اور انیسوین ہین اور قومون کے

مہینون

مہینون سے موافقت رکھتا ہے لیکن اگر محرم کی پہلی یکشنبے کے روز واقع ہو تو صفر کی پہلی کو سہ شنبہ ہوگا اور ربیع الاول کی پہلی کو چہارشنبہ۔ ربیع الثانی کی پہلی کو جمعہ ہوگا۔ جمادی الاولی کی پہلی کو چہارشنبہ۔ جمادی الاخری کی پہلی کو دوشنبہ۔ رجب کی پہلی کو سہ شنبہ۔ شعبان کی پہلی کو پنجشنبہ ہوگا ماہ صیام کی پہلی کو جمعہ ہوگا۔ شوال کی پہلی کو یکشنبہ ہوگا۔ ذیقعدہ کی پہلی کو دوشنبہ ہوگا۔ ذی الحجہ کی پہلی کو چہارشنبہ ہوگا۔ اور اگر محرم کی پہلی دوشنبے کو پڑی تو صفر کی پہلی کو چہارشنبہ ہوگا۔ ربیع الاول کی پہلی کو پنجشنبہ۔ اور اگر محرم کی پہلی کو ہفتہ ہوا تو صفر کی پہلی کو دوشنبہ ہوگا اور ربیع الاول کی پہلی کو سہ شنبہ ہوگا۔ علی ہذا القیاس سمجھ لو۔

صحیفہ جو مردے کے ساتھ قبر مین رکھتے ہین

ایک صحیفہ مرنے کے بعد غسل وکفن دیکر مردے کے ہاتھ مین دیکر اُسکے ساتھ قبر مین رکھا جاتا ہے اس مین مرد کے واسطے مذکر کی ضمیر اور عورت کے واسطے مؤنث کی ضمیر پھیرنے کے سوا کوئی تفریق نہین یہ صحیفہ حقیقت مین عقائد میت کی تصدیق کرنے کو عامل کی جانب سے جو اُس موقع پر داعی وقت کی طرف سے مقرر ہو شہادت ہی اس مین سیدنا ومولانا کے بعد داعی وقت کا نام درج کیا جاتا ہی اور ماذونہ سیدی کے بعد ماذون کا نام لکھا جاتا ہے اور مکاسرہ سیدی کے بعد مکاسر کا نام تحریر کیا جاتا ہے نقل اُس کی یہ ہے۔

اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم من الشیطان الرجیم۔

اللھم ھذا عبدك الضعیف الفقیر المحتاج الی رحمتك جلة اوقات التی ختمتہا علیہ۔ اللھم فتلقہ بالروح والریحان والتجاوز عن سیئاتہ بالاحسان الیہ وارفع روحہ مع ارواح النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ذلك الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما۔

Marfat.com

اللهم ارحم جسمه اللابث فی التراب واَسْرِ الیه من سواری لطفك ما یکون ضمیناً له بالتخلص من العذاب وقاضیاً بکریم الرجعٰی وحسن المآب بحق ملائکتك المقربین وبحجك الروحانیین وملائکتك النورانیین وانبیاءئك المرسلین الخیرة والصفوة من خلقك اجمعین وبحق نبیك المصطفٰی وامینك المجتبٰی محمد خیر من مشٰی علٰی الغبراء واظلّتهٗ الخضراءُ وبحق وصیه علی ابن ابی طالب ابی الائمة النجباء والحامل عن نبیك ثقل الاعباء وبحق مولاتنا فاطمة الزهراءِ الاِنسیَّةِ الحوراء وبحق الائمة مِنْ نسلها والصفوة من نجلها الحسن والحسین سبطی نبیك وبعلی ابن الحسین ومحمد ابن علی وجعفر ابن محمد واسماعیل ابن جعفر ومحمد ابن اسماعیل وعبد الله المستور واحمد المستور والحسین المستور ومولانا المهدی ومولانا القائم ومولانا المنصور ومولانا المعز ومولانا العزیز ومولانا الحاکم ومولانا الظاهر ومولانا المستنصر ومولانا المستعلی ومولانا الآمر ومولانا الامام الطیب ابی القاسم امیر المؤمنین وبحق ابوابهم وحججهم ودعاتهم وبحق قائم آخر الزمان وحجته وائمة دوره صلوات الله علیهم اجمعین۔ وبحق داعی الوقت والاوان سیدنا ومولانا وماذونه سیدی ومکاسره سیدی وحدوده الفضلاء الذین یقضون بالحق وبه یعدلون حسبنا الله ونعم الوکیل ونعم المولٰی ونعم النصیر ولاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ بارخدایا یہ تیرا بندہ ضعیف حقیر محتاج تیری رحمت کا ہے اسکی وفات مقررہ آئی اسکو آسائش اور خوشبو سے ملا اور اسکے گناہون سے احسان کے ساتھ درگذر کر اور اسکی روح کو ارواح انبیا و صدیقین وشہداء کے ساتھ درجہ عالی عطا کر اور کچھ اور دعائیہ کلمات کے بعد ان سب کا مون کے لیے ملائکہ اور انبیا اور حضرت محمد مصطفٰے اور حضرت علی اور بی بی فاطمۂ زہرا اور حضرت امام حسن سے

امام طیب ابو القاسم اور مہدی آخر الزمان تک تمام ائمہ کو اور ان کے بابون اور حجتون اور داعیون اور داعی وقت اور اُسکے ماذون ومکاسر وحدود کو درگاہ الٰہی مین وسیلہ گردانا ہے۔

بوہرون کے مذہب مین فلاسفۂ یونان کی باتونکو دخل

مولانا محمد بن طاہر کی دعا مین عقول عشرہ کو اور اُن کے قواے روحانی اور جواہر مجردہ کو جناب الٰہی مین وسیلہ بنایا ہے جسکے الفاظ یہ ہین۔

اللهم اني اسئلك يا هو يا من لا يعلم ما هو الا هو يا من هو كما هو وا توسل اليك اللهم بالعقل الاول وبتاليه وبالسبعة العقول التى تليه وبعاشرهم القائم المقام الاول لمن فى اُفقهم والحائز بموادة الجارية ولحظاته اليه السارية شرف سبقته بمن فى ضمن كل واحد من القوى الروحانية والاشباح القدسانية وا توسل اليك اللهم بصاحب الرتبة العلية وصفوة الصفوة من اهل الجنة الابداعية الذى له تحركت المحركات الجرمانية والجسمانية وصار مطرح اشعة العقول الجبروتية والملكوتية وبالسبعة والعشر بن الملبين لدعوة المصارعين الى اجابته وبمن قام بعدهم من المقامات الانبعاثية والانوار الشعشاتية الى انقضاء مدتهم وانتهاء عدتهم وبخاتم ادوارهم وآخر ساعة من ساعات نهارهم۔

یعنی اے اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون۔ اے اللہ۔ اے وہ ذات پاک کہ کوئی نہین جانتا کہ وہ کیا ہے مگر خود وہی یعنی وہ اپنے آپ اپنی ذات کو جانتا ہے۔ اے وہ ذات پاک کہ وہ موجود ہے جیسا کہ وہ تھی۔ اور مین وسیلہ پکڑتا ہون اے اللہ تیری جناب مین عقل اول کے ساتھ اور جو اُسکے پیچھے ہے یعنی عقل دوم کے ساتھ اور اُن سات عقلون کے ساتھ جو دوسری عقل کے پیچھے ہین اور دسوین

Marfat.com

عقل کے ساتھ جو پہلی کی قائم مقام ہے اُس شخص کے لئے جو اُسکی عملداری مین ہی
اور جو گھیرنے والی ہے اپنے مادے کے ذریعہ سے کہ وہ جاری ہے اور جو گھیرنے
والی ہے ساتھ ملاحظے اپنے کے جو سرایت کرنے والا ہے طرف اُس شخص کے جو اُسکی
عملداری مین ہے سبقت کرنے والی ہے اُسکی بزرگی کو یعنی عقل اول نے تقدم کی
وجہ سے جو شرف حاصل کیا ہے وہ شرف دسوین عقل نے اپنی عنایت کی وجہ سے
حاصل کیا ہے اور اِس وجہ سے دونون مرتبے مین برابر ہوگئے ہین یعنی ایک
تقدم کی وجہ سے بزرگ ہے اور ایک اپنی مہربانیون کی وجہ سے اور مین توسل
کرتا ہون اے اللہ تیری جناب مین اُن روحانی قوتون اور پاک صورتون کے
ساتھ جو ہر ایک عقل کے اندر موجود ہین اور وسیلہ پکڑتا ہون مین تیری جناب مین
اے اللہ اُس صاحب مرتبۂ عالی اور برگزیدہ ترین کے ساتھ جس کا بدن بلا مادے
کے پیدا ہوا ہے اور اُسکی وجہ سے آسمانون اور عناصر نے حرکت پائی ہے اور عقول
جبروتی و ملکوتی کے انوار کے گرنے کی جگہہ ہوگیا ہے اور اے اللہ مین توسل کرتا ہون
تیری جناب مین اُن ستائیس کے ساتھ جو دسوین عقل کے کہنے کو قبول کرتے ہین
اور اُسکے فرمانبردار ہین اور اُسکے حکم کی تعمیل مین جلدی کرنے والے ہین اور وسیلہ
کرنے والا ہون تیری جناب مین اُس شخص کے ساتھ جو بعد اُن کے ایسے مقامات
کا جانشین ہوا جو برانگیختہ کرنے والے اور لمبی لمبی روشنی رکھنے والے ہین اُن کی
مدت کے تمام ہونے اور اُن کی تعداد کے پورا ہونے تک اور اے اللہ مین
توسل کرتا ہون تیری جناب مین اُس شخص کے ساتھ جس کے اوپر اِن مدبرون کے
دورون کا خاتمہ ہے انتہاے زمانہ تک۔

اِس مضمون مین اول سے آخر تک فلاسفۂ یونان کے عقائد اور مسلمات کی
اتباع کی ہے اور اِس سے صرف اللہ تعالیٰ کا علۃ العلل ہونا ثابت ہوتا ہے اور
اُسکے لئے صرف تقدم ذاتی کا حاصل ہونا پایا جاتا ہے نہ تقدم زمانی کا جیسا کہ
بیٹے کو باپ پر تقدم زمانی حاصل ہے کیونکہ خدا کے لیے علیت کا تقدم ثابت ہوتا ہے

اور خاصیت اِس تقدم کی ہے کہ متاخر کا وجود بغیر اُسکے نہین ہوتا اور اُس کے ساتھ ہوتا ہے یعنی اول علت کو کہ متقدم ہے وجود حاصل ہوتا ہے بعد اِس کے معلول کو کہ متاخر ہے وجود حاصل ہوتا ہے اور متقدم بعلیت بغیر متاخر کے نہین ہوسکتا اِسکو متقدم بالذات کہتے ہین۔ مثال اِسکی ممکنات مین انگلی کی حرکت کا تقدم ہے انگوٹھی کی حرکت پر۔ اور اِس سے عالم کا قدیم ہونا لازم آتا ہے اور اہل اسلام جس خدا کو مانتے ہین اور رسول مقبول نے جس خدا کی تعریف کی ہے وہ ایسا خدا نہین ہوسکتا اُسکی ذات قدسی ایسے خدا سے عالی ہے جس کا ذکر مولانا محمد صاحب نے کیا ہے کارخانۂ عالم کی ایجاد مین ایسے اللہ کو کوئی دخل نہوگا بجز اسکے کہ اُسنے اول ایک عقل کو پیدا کیا بعدہ اُس عقل نے دوسری عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اور بعد اسکے دوسری عقل نے تیسری عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ بعد اسکے اس تیسری عقل نے چوتھی عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اور بعد اُسکے چوتھی عقل نے پانچوین عقل اور ایک آسمان پیدا کیا۔ اِسی طرح دس عقلین اور نو آسمان پیدا ہوکے اور اِنھین دس عقلون کو عقول عشرہ کہتے ہین۔ جو لوگ عقول کو ملائکہ خیال کرتے ہین وہ یونانی حکما کی اصطلاح کو اسلام کے پردے مین چھپاتے ہین۔ کیونکہ حقیقت مین اِن دونون باتون مین بڑا فرق ہے۔ اسلام مین ملائکہ کہتے ہین اجسام لطیف نورانی کو کہ متشکل اور شاق کام کرنے پر قادر ہین اور مختلف اشکال کے ساتھ متشکل ہوجاتے ہین اور اُنکے پر اور حواس ہوتے ہین اور حکما کے نزدیک عقل ایک ایسا موجود ممکن ہے کہ نہ جسم ہے اور نہ حال ہے جسم مین اور نہ جسم کا جزو ہے بلکہ جوہر مجرد ہے مادے سے اپنی ذات اور فعل مین یعنی نہ جسم ہے نہ جسمانی اور اُسکے کام موقوف ہین جسم کے ساتھ متعلق ہونے پر۔ دوسری عبارت مین یون سمجھو کہ وہ جوہر مجرد ہے جسم کے ساتھ اُسکا تعلق صرف تاثیر کے لیے ہے نہ تصرف وتدبیر کے لیے اور متکلمین اسلام جوہر مجرد کو باطل کرتے ہین۔

داعی حال طاہر سیف الدین صاحب کے رسالہ ضوء نور الحق المبین سے بھی

Marfat.com

معلوم ہوتا ہی کہ منتہاے نظر ان بزرگوار نکا فلاسفۂ یونان کی باتین ہین مثلاً اِس رسالے ہین حال ومحل اور عالم الطبیعۃ اور مطرح اشعۃ عالم العقول اور عالم نفس کا ذکر آیا ہے کہ نہ اِن الفاظ کا وجود قرآن سے ثابت ہے اور نہ اقوال رسول سے اور نہ ائمۂ اطہار کی زبانون پر یہ الفاظ تھے۔

ہر نبی کے لئے ایک مقیم اور ایک وصی ہوتا ہی اور ہر امام کے لئے باب ورحجت اور داعی ور ماذون ورمکاسر ہوتے ہین

بوہرون کے نزدیک حضرت عیسیٰ تک ہر ایک پیغمبر کے لیے ایک مقیم ہوتا تھا اور ایک وصی بھی ہوتا تھا اور اُسکے زمانۂ نبوت ہین ائمہ اور دین کے حدود ہوا کرتے تھے چنانچہ حضرت آدمؑ کے مقیم ہُنَید تھے اور اُن کے وصی ہابیل تھے اور حضرت نوحؑ کے مقیم ہوؔد تھے اور وصی سام تھے اور حضرت ابراہیمؑ کے مقیم صالح تھے اور وصی اسماعیلؑ اور حضرت موسیٰؑ کے مقیم اُدؔ اور وصی ہارون تھے اور حضرت عیسیٰؑ کے مقیم خزیمہ اور وصی شمعون تھے۔ چنانچہ دعاے مولانا محمد بن طاہر کے الفاظ یہ ہین وَاَتوَسَّلُ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ بِسَیِّدِ نَا اٰدَمَ وَمُقِیْمِہٖ مَوْلَانَا ھُنَیْدَ وَوَصِیِّہٖ مَوْلَانَا ھَابِیْلَ وَاَئِمَّۃِ دَوْرِہٖ وَحُدُوْدِ دِیْنِہٖ وَتَابِعِیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ واتوسل الیک اللھم بسید نا نوح ومقیمہ مولانا ھوؔد ووصیہ مولانا سام وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسید نا ابراھیم ومقیمہ مولانا صالح ووصیہ مولانا اسماعیل وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسید ناموسیٰ ومقیمہ مولانا اُدؔ ووصیہ مولانا ھارون وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بسید ناعیسےٰ ومقیمہ مولانا خُزَیْمَۃَ ووصیہ مولانا شمعون الصفا وائمۃ دورہ وحدود دینہ وتابعیھم اجمعین واتوسل الیک اللھم بالمقامات الرَّبَّانِیَّۃِ والھیاکل النورانیۃ

مِنْ مولانا قِیْذَارَ ابْنِ اسماعیل الی مولانا ابی طالب بن مولانا عبد المطلب صلواتك علیہم اجمعین۔

اِس دعا میں حضرت علیؑ کے تمام باپ دادون پر ابوطالب سے لیکر قیذار بن اسماعیل بن ابراہیم تک درود بھیجی ہے اور اُن کو وسیلہ جناب الٰہی مین بنایا ہے اور اُن کے لئے مقامات ربانی اور اجسام نورانی مانے ہین۔

بوہرون کے عقیدے کے مطابق ہر امام کے لئے باب اور حجت اور داعی اور ماذون اور مکاسر ہوتے ہین۔ چنانچہ مولانا محمد بن طاہر کی دعا مین ہے۔

وا توسل الیك اللھم بابوابھم و حُجَجِھِمْ و دُعَاتِھِمْ وماذُوْنِیھِمْ ومُکَاسِرِیْھِمْ ومُسْتَجِیْبِیْ اَدْوَارِھِمْ الیٰ اٰخرہ۔

چونکہ ۲۶۵ھ ہجری سے امام مستور ہین اس لیے اُن کی طرف سے تمام کام داعی انجام دیتے ہین اور اُن کی ماتحتی مین دوسرے مذہبی عہدہ دار اِن کے حکم سے کام کرتے ہین۔

داعی کی نسبت بوہرے یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ گویا یہ امام الزمان کے قائم مقام ہین اور انکی عزت کرنا ایسا ہے جیسے امام الزمان کی عزت کرنا اور یہ بھی زعم ہے کہ امام الزمان نے داعی کو اس مسند پر بیٹھنے کی اپنی طرف سے اجازت دی ہے اور امام الزمان اِس وقت مستور ہین جس وقت وہ ظاہر ہونگے اپنی مسند پر قائم ہوجائینگے اور داعی اُنکی طرف دعوت کرتے رہینگے۔

داعی طاہر سیف الدین ادیپور ملک راجپوتانہ مین آئے تو بوہرونکی عورتین کہتی تھین علی جی آئے علی جی آئے یعنی امیر المؤمنین علی علیہ السلام آئے۔

ماذون یہ شخص داعی کے دوسرے درجے پر ہوتا ہے۔ اِسکو اس بات کا اذن ہے کہ داعی کی عدم موجودگی مین وہ کام جو داعی کرتے ہین یہ انجام دے اور جب داعی موجود ہون تو تمام معاملات کی تحقیق کرکے داعی کے سامنے پیش کرے۔

مُکَاسِر ماذون کا نائب سمجھا جاتا ہے اور چھوٹے چھوٹے دینی کام کو طے

Marfat.com

کرتا ہے اگر مناسب سمجھتا ہے تو ماذون تک پہونچا دیتا ہے۔
مکاسر کے بعد **مشائخ** کا درجہ ہے ان لوگون کا یہ کام ہے کہ سب کو مجلس مین بالترتیب بٹھائین اور داعی کا جو حکم ہو وہ مؤمنین کو سنائین۔ انھین مشائخون مین سے عامل بھی مقرر ہوتے ہین۔
مُلا وہ ہوتا ہے جو روزے نماز کے مسئلے جانتا ہو اسکا درجہ شیخ سے کم ہے اور داعی کی طرف سے اسکو بطور اعزاز کے ایک گول پگڑی ملتی ہے۔
میان صاحب عامل سے چھوٹا ہوتا ہے اور بعض وقت عامل کسی سبب سے مسجد یا مجلس مین نہ آسکے تو میان صاحب کو وہ اپنی قائم مقامی کی اجازت دیدیتا ہے اسکے پاس ایک سفید چادر رہتی ہے کسی وقت وہ اسکو اوڑھ لیتا ہے اور کسی وقت بغل مین داب لیتا ہے اکثر میان صاحب جامہ بھی پہنے رہتا ہے۔ میان صاحب بھی عامل بنا دیا جاتا ہے۔
عامل کے سوا کسی کو پیش امامی کی اجازت داعی کی طرف سے نہین ہوتی عامل اپنی طرف سے کسی ملا یا شیخ کو دوسری مسجد مین نماز پڑھانے کے وقت پر اجازت دیدیا کرتا ہے اور حاضر اجازت بھی ہوتی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت آجائے اور عامل سے اجازت لانے مین دیر متصور ہو تو جو ملا یا شیخ حاضر ہو وہ نماز پڑھا دیتا ہے۔ اسلئے مسجد کے سوا بوہرے جماعت نہین کرسکتے۔ اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے نماز پڑھادے تو وہ نماز ناجائز ہے امام اور مقتدی دونون کو لوٹانا چاہیے۔

بوہرون کے سفید لباس اختیار کرنیکی وجہ

جب طالبین نے عباسیون پر خروج کیا تو اُن کی ضد سے اپنے پیروؤن کا رنگ سفید رکھا کیونکہ انھون نے سیاہ رنگ اختیار کیا تھا۔ اسی وجہ سے انکو مبیضہ کہنے لگے جسمین میم مضموم بائے موحدہ مفتوح اور یائے مثناۃ تحتانی مشدد مکسور اور ضاد

نقطہ دار مفتوح ہے یہی رنگ قرامطہ اور عبداللہ مہدی اور انکے متبعوں مین قائم رہا
چونکہ بوہرے مہدویہ ہین اسلیے ان کے ہان بھی سفید کپڑون کو ترجیح دیجاتی ہے
فارسی اور اُردو کی تاریخون مین مبیضہ کا ترجمہ سفید جامگان اور سفید پوشان لکھتے ہین۔

امام اور داعی کے تقرر کا طریق

بوہرون کے نزدیک وجوب امامت کا طریق نص ہے اسی طرح ہر منصب کا حال ہے جو امام یا داعی اپنی حیات مین جسکے لیے اپنی قائم مقامی کی نص کر دیتا ہے وہی اُسکا جانشین مانا جاتا ہے پس نہ کوئی اپنی مرضی سے اُس منصب کا دعوی کرنے سے حقدار سمجھا جاتا ہے اور نہ دوسرون کے انتخاب کو اس مین دخل ہے اگر چند آدمی جمع ہوکر کسی شخص کو کسی کی قائم مقامی کے لیے منتخب کرلین اور اُس کے ساتھ بیعت کرین تو حقدار اور وارث جائز قرار نہین پا سکتا جبتک کہ اگلے کی طرف سے تنصیص نہ واقع ہو یہی وجہ ہے کہ آمر کے بعد ابو القاسم طیب کو تو امام حق مانتے ہین کیونکہ ان کے لیے آمر نے نص کی تھی اور حافظ وغیرہ کو امام نہین جانتے اور انکے نزدیک نص دوم نص اول کی ناسخ ہے یعنی اگر امام ایکبار یہ نص کردے کہ میرے بعد فلان میرا جانشین ہوا۔ بعد اسکے یہی امام کسی دوسرے شخص کے لئے نص کردے تو دوسری نص واجب العمل ہے اور پہلی منسوخ ہے یہی وجہ ہے کہ نزار کو امام نہین مانتے اور مستعلی کو امام جانتے ہین کیونکہ اول مستنصر نے نزار کی امامت کے لئے اپنے بعد نص کی تھی پھر مستعلی کی امامت کی نص کردی۔

داعی برہان الدین صاحب نے ۱۸۹۵ء مین ۲۰۵ نمبر کے مقدمے مین جو بیان نامہ دیا اُس مین لکھتے ہین کہ سورت کے ملاجی صاحب کی گادی مذہبی گادی ہے اس گادی پر کوئی شخص اپنا حق بتلا کر نہین آسکتا مگر جس شخص کو قرآن شریف کے مطابق خدا اور امام الزمان کے حکم کے موافق اگلے ملاجی صاحب قائم کرین وہ کرسکتا ہے اور وہ شخص گادی کی مالکی کی ملکیت کا متولی ہے اور وہ شخص قرآن شریف کے

Marfat.com

فرمان کے مطابق کاروبار کرسکتا ہے اگر وہ شخص قرآن کے خلاف عمل کرے تو گادی سے علیحدہ کردیا جائے اور اُسکو حق نہین کہ اپنے بعد کسی دوسرے کو بٹھلاسکے۔
بوہرے اکثر اپنے آپ کو طیبیہ کہتے اور ابوالقاسم طیب کی طرف اپنی جانون کو منسوب کرتے ہین اور کبھی بڑی شاخ کی طرف لیجاکر اپنی جانون کو اسماعیلیہ کہنے لگتے ہین مہدویہ کا لفظ انکے موبنھ سے نہین سنا جاتا۔ عام طور پر اس سلسلے کے انتساب سے ناواقف ہین۔ اِن ہین علمی آدمی البتہ اس سلسلے سے واقفیت رکھتے ہین۔
بوہرون ہین جو شخص ان کے امام کے بعد تمام فرقے کا واجب الاحترام اور ساری جماعت کا مطاع عام سمجھا جاتا ہے وہ داعی ہین اُن کی طرف سے بلاد مختلفہ ہین نائب جنکو عامل بولتے ہین رہا کرتے ہین۔

طیبیہ کا افتراق

زمانے کی رفتار ہمیشہ ایک ہی عنوان پر نہین رہتی اور اطاعت کا قلاوہ بڑی مشکل سے زیب گلو رہ سکتا ہے اغراض نفسانی کی وجوہ سے اِس جماعت کے بعض لوگون نے اپنے دعاۃ کے سلسلۂ اطاعت سے علیحدہ ہوکر اپنی اپنی جماعتین الگ الگ قائم کرلین اور ہر ایک اپنی جماعت کا پیشوا بن بیٹھا۔
چنانچہ طیبیہ کئی فریق ہوگئے ہین۔ داؤدیہ۔ سلیمانیہ۔ علیہ۔ نگوسئیہ۔ ناگپوری نگران ہین ائمہ کی بابت کوئی اختلاف نہین داعیون کی بابت اختلاف ہے جو داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد سے شروع ہوا ہے۔
داؤدیہ وہ بوہرے ہین جو سورت والے حضرت بڑے ملا صاحب کو اپنا داعی اور دینی مقتدا مانتے ہین اور اِنکو داؤدیہ اسلئے کہتے ہین کہ انھون نے داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد داعی داؤد بن قطب شاہ کو اُنکا جانشین تسلیم کیا۔
سلیمانیہ وہ لوگ ہین جو داعی داؤد بن عجب شاہ کے بعد سلیمان بن یوسف کو اُنکا جانشین اور داعی مانتے ہین یمن ہین زیادہ اِنھین کی کثرت ہے داعی

داؤد بن عجب شاہ کی بی بی زہراء کے بھائی یوسف کے بیٹے سلیمان تھے جو داعی داؤد بن عجب شاہ کی طرف سے یمن مین عامل ہوے داعی داؤد بن عجب شاہ نے ہند مین انتقال کیا تو سلیمان نے یمن مین یہ دعوی کیا کہ داعی مرحوم اپنی جانشینی کے لیے میرے حق مین نص کر گئے ہین اور تحریری سند داعی مرحوم کی مہری قوم کو دکھائی جنھون نے اس سند کو تسلیم کیا اور داعی داؤد بن قطب شاہ کو نہ مانا وہ سلیمانیہ کہلاے داؤدیہ کہتے ہین کہ یہ سند جعلی تھی اور اس سند کے تیار ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب داؤد بن قطب شاہ داعی ہوے تو سلیمان اُنکی ماتحتی مین چار برس تک یمن کے عامل رہے داعی داؤد بن عجب شاہ کے بیٹے ابراہیم جو ایک حبشن کے بطن سے تھے اور اُنکی بی بی زہراء اور اُنکے کاتب محمد نے سرکاری کچھ روپیہ کھالیا جب ان تینونکو مواخذے اور مطالبے کا خوف ہوا تو یمن مین سلیمان کو ایک خط لکھا کہ تم داعی داؤد بن عجب شاہ کی طرف سے اس مضمون کی نص کا کاغذ لکھکر یہان بھیجدو کہ ہمارے بعد سلیمان داعی ہین تو اُسپر داؤد بن عجب شاہ کی مہر لگا دیجاے کیونکہ وہ مہر ابھی تک اُنکے کاتب محمد کے پاس موجود ہے چنانچہ سلیمان نے ایک تحریر اس مضمون کی یمن سے بھیجدی جسپر محمد نے مہر لگا کر ایک شخص کے ہاتھ جو کرمی کے نام سے مشہور تھا سلیمان کے پاس روانہ کردی جب داعی داؤد بن قطب شاہ کو اس کارروائی کا حال معلوم ہوا تو اُنھون نے زہرا سے کہا کہ تمھارے بھتیجے کی نسبت ایسی خبر پہونچی ہے ہم اُنکو معزول کرنا چاہتے ہین اور یہ آیت پڑھی وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا یعنی مین گمراہ کرنے والون کو یار و مددگار بنانے والا نہین ہون زہراء نے جواب دیا کہ یہ بات غلط معلوم ہوتی ہے ہم غریب آپ کے سایے مین پرورش پا رہے ہین آپ اُنکو معزول نکیجیے مگر مولانا داؤد بن قطب شاہ نے نہ مانا اور اُنکی معزولی کا حکم بھیجدیا مگر بہت سے طیبیہ نے اس حکم کو لغو سمجھا اور سلیمان کی اتباع اختیار کرلی سلیمان اور ابراہیم نے داعی داؤد بن قطب شاہ کو بہت دق کیا سلیمان یمن سے ہند مین چلے آئے تھے ابراہیم نے اکبر شہنشاہ ہندوستان کے حضور مین یہ دعوی

Marfat.com

گیا کہ داعی داؤد بن عجب شاہ کا بیٹا تو بین ہون پھر داعی داؤد بن قطب شاہ اُنکے وارث کیسے بن گئے ہین اِس وجہ سے بادشاہی افسرون کے ہاتھ سے داعی داؤد بن قطب شاہ کو بہت سی تکلیفین جھیلنا پڑین قید بھی کیے گئے اکبر نے اِس معاملے کی تحقیقات اور تجویز حکیم علی کے ہاتھ مین دیدی اور حکم دیا کہ تم اِسکا واجبی فیصلہ کردو تحقیقات کے بعد علی کو ثابت ہوا کہ داؤد بن قطب شاہ حق پر ہین اِس لئے وہ رہا کیئے گئے اور اب ابراہیم اور سلیمان پر عتاب نازل ہوا انکو ملازمان شاہی کے ہاتھ سے بہت سی تکلیفین اُٹھانا پڑین اور آخرکار رشوت مین روپیہ خرچ کرکے اِس عذاب سے نجات پائی سلیمان کی قبر احمد آباد مین ہے اور سلیمانیہ کے داعی کا مقام یمن مین ہے۔

سلیمانی بوہرے بمبئی۔ بڑودہ۔ حیدرآباد دکن۔ اور یمن مین کثرت سے آباد ہین انکے سربرآوردگان جسٹس مرحوم بدرالدین طیب جی مسٹر حیدری۔ ہزہائنس بیگم صاحبہ جنجیرہ۔ علی اکبر صاحب اور نج حسین بدرالدین وغیرہ ہین۔

علیہ علی بن ابراہیم کی طرف منسوب ہین جو شیخ آدم صفی الدین کے نواسے ہین یہ فرقہ داعی داؤد بن قطب شاہ کے بعد شیخ آدم صفی الدین کو تو داعی مانتا ہے مگر اُن کے بعد عبد الطیب زکی الدین کو داعی نہین مانتا اور فرقہ داؤدیہ شیخ آدم صفی الدین ہے کے بعد عبد الطیب زکی الدین کو بھی داعی مانتا ہے علی نے جہانگیر شہنشاہ ہندوستان کے عہد مین شیخ آدم صفی الدین کے بعد عبد الطیب زکی الدین سے مخالفت کی اور شہنشاہ تک انکی شکایت پہونچائی اور اپنی ایک جماعت علیحدہ قائم کرلی جسکا نام علیہ مقرر ہوا۔

نگوشیہ (نون کے فتح سے) یہ فرقہ علیہ مین سے نکلا ہے اور تیرھوین صدی کے خاتمے پر قائم ہوا ہے اسکا بیان ہے کہ تیرہ سو برس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دور ختم ہوگیا اب گوشت نکھانا چاہیے۔

ناگپوری یہ منسوب ہین ملا عبد الحسین کی طرف جن کا وطن گنج دج ملک

Marfat.com

گجرات تھا ۱۲۱۱؁ھ مین شہر بمبئی کے اندر انھون نے یہ دعویٰ کیا کہ مین امام کی طرف سے حجت ہوں بہت سے داؤدیہ بوہرون نے ان کی اتباع کی اِس قوم کے ۱۵ بڑے بڑے عالم بھی اِن سے مل گئے۔ داؤدیہ بوہرون نے ملاعبد الحسین سے بحث کرکے مار کٹائی بھی کی۔ ملاعبد الحسین کہتے تھے کہ مین داؤدیہ بوہرون کے داعی محمد برہان الدین صاحب سے مناظرہ اِس شرط پر کرنے کو تیار رہون کہ ہر دین و مذہب کے دس دس علما جمع ہون دس اہلِ سنت وجماعت کے عالم دس شیعۂ اثنا عشری کے عالم دس پادری وغیرہ وغیرہ اور داعی صاحب آئین اگر مین جھوٹا نکلون تو مین اپنا یہ دعویٰ چھوڑ کر اُن کی متابعت کرلونگا اگر مین سچا قرار پاؤن تو وہ اور اُن کی جماعت میری مطیع ہوجاے۔ ملاعبد الحسین بمبئی سے ناگپور کو گئے اور اُسکے قریب مہندی باغ نامی مقام پر مسکن بنایا اور ایک نیا فرقہ قائم کیا اور دمِ واپسین تک یہین رہے۔ انکے اتباع بمبئی۔ ناگپور۔ اُجین۔ بھڑونچ مین رہتے ہین ۱۳۲۰؁ھ ہجری مین اُنھون نے انتقال کیا اُن کا قائم مقام اُنکا ایک شاگرد ہوا جسکا نام حافظ غلام حسین ہے۔

بعض بوہرون کا مذہب اہلِ سنت اختیار کرلینا

(۱) سلطان ظفر نے جو سلطان فیروز شاہ والی دہلی کا امیر اعظم تھا گجرات پر تسلط پایا تو بہت سے بوہرے اُسکی وجہ سے سنت وجماعت بھی ہو گئے۔ چنانچہ اس ملک مین سنت وجماعت بوہرے موجود ہین جلد ثالث ابجد العلوم موسوم بہ رحیق مختوم اور سبحۃ المرجان مین لکھا ہے کہ محمد طاہر ساکن پٹن مصنف مجمع البحار نے کہ قوم کا بوہرہ تھا مہدویہ بوہرون کے عقائد کی درستی کا مصمم ارادہ کرلیا یہانتک اصرار کیا کہ جب تک یہ کام پورا نہوگا سر پر عمامہ نہ رکھونگا۔ جب اکبر شہنشاہ ہندوستان نے ۹۸۰؁ھ ہجری مین گجرات فتح کیا تو ملا شہنشاہ کے حضور مین مدد کی التجا لیکر حاضر ہوا۔ شہنشاہ نے اپنے ہاتھون سے ملا کے سر پر عمامہ رکھا اور کہا کہ مین تمھارے

Marfat.com

مدعا کے موافق اِس قوم کی بدعت دفع کرنے مین پوری کوشش کرونگا۔ اور شہنشاہ نے اِس غرض سے حکومت گجرات پر خان اعظم مرزا کوکا کو مقرر فرمایا۔ خان اعظم نے بوہرون کی بدعت دفع کرنے مین کوشش کی یہانتک کہ اِس قوم کے اکثر مشاہیر تقیہ کرنے لگے اور جابجا چھپ گئے ابھی یہ بدعت بخوبی دفع نہونے پائی تھی کہ خان اعظم کی جگہ عبدالرحیم خان خانان مقرر ہو گیا یہ شیعہ مذہب رکھتا تھا۔ بوہرے کھُلم کھُلا پھر اپنے اعمال کو ادا کرنے لگے اور مذہب مہدویہ ظاہر ہو گیا۔ شیخ نے یہ حالت دیکھکر پھر عمامہ اپنے سر سے اُتار ڈالا اور تدارک کے لئے درگاہ اکبری کی طرف رجوع کی۔ شہنشاہ اُن دنون اکبرآباد مین تھا۔ بوہرون نے ملا کا پیچھا کیا۔ یہانتک کہ اُجین مین ملا کو سنہ ۹۸۶ ہجری مین مار ڈالا۔

(۲) گجرات مین ایک قوم بوہرون کی ہے جو گجراتی بوہرے اور جعفریہ کہلاتے ہین اور جعفر کی طرف منسوب ہین جو پٹن کا رہنے والا تھا یہ شخص احمد آباد کے عامل ملا داؤد کی مرضی کے خلاف تحصیل علم کے لیے یمن کو داعی کے پاس چلا گیا یہان سے ملا داؤد نے داعی کو لکھ بھیجا کہ یہ شخص باوجود میرے منع کرنے کے وہان چلا گیا ہی اگرچہ داعی نے جعفر کو طلب علمی سے نہ روکا مگر جبکہ تحصیل علم کے بعد وطن کی طرف واپس ہوا تو کوئی منصب عطا نہ کیا جو اُسپر بہت ہی شاق گذرا۔ ہندوستان مین واپسی کے بعد اُسنے مقام بھڑوچ مین بوہرون کے اصرار سے اُنکو نماز پڑھادی حالانکہ پیش امامی کی بھی اُسکو اجازت نہ تھی ملا داؤد کو جب اِس بات کی خبر ہوئی تو اُنھون نے جعفر کو کہا کہ تم اُن مقتدیون کو لکھ بھیجو کہ چونکہ مجکو نماز پڑھانے کی اجازت نہ تھی اِس لیے وہ نماز تمھاری نہین ہوئی تم اسکو لوٹاؤ چونکہ یہ بڑا عالم و فاضل تھا اسلیے خود ایسا لکھنے سے شرمایا اور کہا کہ آپ ہی اپنی طرف سے اُن لوگون کو لکھ بھیجے ملا داؤد نے جواب دیا کہ میرا لکھنا مناسب نہین جس سے گناہ صادر ہوا اُسی کو لکھنا چاہیے جعفر کو اِس امر سے نہایت غیرت آئی اور اِس عداوت کی وجہ سے پٹن مین پہونچکر طیبیہ بوہرون کو اِس مذہب کے خلاف نصیحت

کرنی شروع کی اور اہل سنت کے عقائد پر آمادہ کیا بارہ لاکھ بوہرون نے جیسا کہ ولی محمد صاحب اسماعیل سریادہ کا قول ہے اُسکی متابعت اختیار کرلی مذہب اسماعیلیہ کو چھوڑکر سُنی ہو گئے اور اسماعیلیہ بوہرون سے نہایت عداوت رکھنے لگے یہ لوگ آج کل شہر پاٹن۔ کڑی۔ احمد آباد۔ سورت۔ راندیر۔ بھڑوچ۔ گودڑہ۔ پنج محال۔ ناسک۔ احمد نگر۔ پونہ۔ بمبئی۔ اور اسکے اطراف واکناف کے بلاد و قریٰ مین پھیلے ہوئے ہین۔ ان بزرگ کا مزار احمد آباد مین ہے۔ مگر شمیمۃ الاخلاص مین لکھا ہے کہ ہمین یہ کہین سے پتہ نہین چلتا کہ جعفر نہروالی وہی بزرگ ہین جو جعفر شیرازی کے نام سے احمد آباد مین مدفون ہین۔

بعض شہرون کے بوہرون کا داعی طاہر سیف الدین صاحب سے انحراف

(۱) بھوپال ملک مالوہ کے فساد کے موقع پر داعی صاحب نے داؤدیہ بوہرون کی مدد نہ کی تو ایک جماعت اُن سے شاکی اور ناراض ہو گئی اور ۳۶ بوہرون کے دستخط سے ایک رسالہ شائع کیا جسکا تاریخی نام مناظر المناک ہے۔

اِس رسالے مین لکھا ہے کہ سوموارہ بازار مین اہل سنت کی ایک مختصر سی مسجد ہے جسکے قریب ملا یوسف علی کا مکان ہے ایک روز جبکہ مسجد کا مؤذن باہر کی زنجیر کھولکر اندر آیا تو اُسنے صحن مسجد مین حوض کی نالی کے قریب غلاظت آلود ایک کپڑا پایا جسکی نسبت اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ کپڑا ملا یوسف علی نے اپنی کھڑکی مین سے پھینکا ہے اسلیے عدالت سٹی مجسٹریٹی مین ملا یوسف علی پر اہل سنت والجماعت کی طرف سے استغاثہ دائر کیا گیا قبل اسکے کہ بعد تحقیقات عدالتی فیصلہ حسب ضابطہ نافذ ہو کئی ہزار مسلمانون نے ماہ صفر ۱۳۳۳ھ ہجری مین بلوہ کرکے بوہرون کی ایک سو بیس دو کانون کو لوٹ لیا اور جو بوہرہ ملا اُسکو مارا اور زخمی کیا اکثر چھوٹے بچے خوف کھاکر غیر قوم کے گھرون مین پناہ لیگئے جو دو دو تین تین روز مین اپنے والدین سے ملے۔ یہان بوہرون کی آبادی سات آٹھ سو نفوس

د مرد کی ہے تیسرے روز والیہ بھوپال شاہ جہان بیگم صاحبہ بمبئی سے بھوپال مین آئین اکثر بوہرے مع زن و فرزند کے ۔ اجین ۔ سرونج اور جبل پور وغیرہ کو چلے گئے اور مہینون باہر رہے ۔ فرزندان سیٹھ آدم جی پیر بھائی بمبئی والے نے باوجودیکہ بوہرے بھوپال سے اُنکا کوئی خاص تعلق نہ تھا مگر اپنی امداد دینے والی اور خالصتہً للہ خدمت کرنے والی سرشست کے موافق اس کام کو اپنے ہاتھ مین لیکر ایک بیرسٹر بوہرون کی امداد کے لیے بھوپال روانہ کیا جسکی کوشش سے بیگم صاحبہ نے وعدہ فرمایا کہ دادرسی کی جاے گی اور نقصان کا معاوضہ دیا جاے گا اور آئندہ جان و مال کا پورا بند و بست رکھا جائیگا اِسی اثنا مین بوہرون کے پیر صاحب عبداللہ بدرالدین صاحب کا وصال ہوگیا اور پیر طاہر سیف الدین صاحب داعی مطلق قرار پائے اُنھون بے سوچے سمجھے ناعاقبت اندیش صلاح کارون ورٹی کی آرٹ شکار کھیلنے والے بوہرون کے مشورے پر جنکو سر آدم جی پیر بھائی کی سخاوت نیک نامی کے باعث حسد پیدا ہوگیا تھا اور اپنے خیال کے مطابق اُن کی نیک نامی مین دھبہ لگانا چاہتے تھے عمل کرکے بلا حصول اختیارات بنے بنائے معاملے کو اس طرح خراب کردیا کہ ضامن حسین کو اپنی طرف سے برسم رسالت والیہ بھوپال کے پاس اس پیام کے ساتھ بھیجا کہ بوہرو کو سرکار عالیہ نے جو مالی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے اُس کے ایفا کی فکر نہ فرمائی جاے ہمنے دس لاکھ روپیہ اُن مین تقسیم کرنیکا بند و بست کیا ہے برآمدگی مال اور سزا دہی مجرمان کی کوئی ضرورت نہین جو ہونا تھا وہ ہوگیا اور آئندہ جان و مال کی حفاظت کی بابت لکھا پڑھی بھی بے سود ہے کیونکہ ایسی وارداتین شاذ ہوا کرتی ہین اور ذمہ دار حکام کو اِسکا خیال رہتا ہے ریاست نے اِس پیام کو منظور کرلیا ۔ بھوپال سے پانچ بوہرے اور بمبئی سے شرف علی ماموں جی سورت جاکر ملا صاحب سے شاکی ہوے تو اُنھون نے پیام مذکورۂ بالا بھیجنے سے انکار کیا اور ضامن حسین سے جو سورت پہونچ گیا تھا خدا و رسول اور بزرگان دین کی قسمین کھلوا کر کہلوا دیا کہ مجھکو ملا صاحب نے بھوپال نہین

بھیجا تھا لیکن بعد ہین ضامن حسین یہ بھی کہنے لگا کہ سیدنا نے فرمایا کہ موقع نازک آگیا ہے تم قسمین کھا کر انکار کر دینا اور پھر کفارہ دیدینا۔ اور خود بھی بھوپال والون سے یہی وعدہ کرتے رہے کہ تمھارا فیصلہ بمبئی والون کی موجودگی مین ہوگا اور مین ہرگز دخل نہین دونگا اور سیٹھ محمد بھائی سر آدم جی پیر بھائی کے نام اپنے ہاتھ سے خط لکھا اُس مین بھی یہی زور دیا کہ جب تک حسب منشا کارروائی نہو تب تک بھوپال مین دوکانات کا کھلنا مناسب نہین اور دوسرے مواقع پر ارشاد کیا کہ سماعت مقدمہ بموجودگی فریقین اُجین مین ہوگی اور جیتک خاطر خواہ فیصلہ نہو بھوپال مین بوہرے نہ جائین بھائی صاحبان کے لقب کا جس جس پر اطلاق ہوتا ہے فرداً فرداً سب کے یہان جا کر اہل بھوپال نے انتہا کی منت اور عاجزی کے ساتھ عرض کی کہ آپ ہمارے معاملے سے سروکار نہ رکھین بظاہر سب نے اقرار کیا کہ ہم مداخلت نکرینگے مگر باطن مین بیچ کنی کرتے رہے جب وہ پانچون بوہرے سورت سے اُجین چلے گئے تو بھوپال کے تین افسر سورت گئے اور پیر صاحب نے بھوپال والے بوہرون کو اُنکی آمد سے بے خبر رکھکر اُنکے حسب منشا فیصلہ کر دیا جس سے تمام بوہرون کی امیدونپر پانی پھر گیا۔ حالانکہ بھوپال والون سے کہدیا تھا کہ بھوپال سے جو کوئی آدمی آئیگا مین تمکو تار دیکر بلالونگا اور تمھارے بغیر اس معاملے کے متعلق کسی سے کوئی بات چیت نہ کرونگا۔ بھوپال کے بوہرون نے پھر سورت پہونچکر ملا صاحب سے شکوہ کیا تو اُنھون نے فیصلہ کرنے سے لاعلمی ظاہر کی۔

بعد اسکے پیر صاحب نے سورت سے دو بوہرے اُجین بھیجکر بھوپال کے بناہ گزینوں کو کہلوایا کہ بڑے ملا صاحب کا حکم ہے کہ تم سب بھوپال جاؤ اور دوکانین کھولو۔ مسلمان بھائیون کو دعوت دو کھانا کھلاؤ اور اُن سے معافی چاہو ملا صاحب نے اطمینان کر لیا ہے لیکن بھوپال والے یہی کہتے رہے کہ جبکہ یہ حادثہ ہم پر وہان گذرا اور اب تک نہ کوئی ملزم گرفتار ہوا نہ مال مغروقہ برآمد کیا گیا نہ

Marfat.com

معاوضہ ملانہ دربار نے آئندہ ہماری حفاظت جان و مال کے بابت کچھ انتظام فرمایا تو ایسی صورت مین ہمارا جانا کیونکر ہوسکتا ہے اور اب اُجین کے بوہرے بھوپال والے بوہرون سے اِس وجہ سے ناراض ہونے لگے کہ یہ سیدنا کا حکم نہین مانتے تھے تو مجبور ہوکر اِنھون نے اُجین سے سکونت اُٹھالی اور برہان پور چلے گئے - بڑے ملا صاحب نے عجیب بات یہ کی ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس اندور کو تار دیدیا کہ ہمنے فیصلہ کردیا ہے بوہرے لوگ بھوپال جاکر دوکانین کھول رہے ہین جسکے جواب مین شاباشی ملی جب یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی یعنی ایک دوکان بھی نہین کھلی تو پھر انھون نے شیخ یوسف علی کو اسیلیے بھوپال بھیجا کہ وہ بہر طور اپنے ذاتی رسوخ کو کام مین لاکر دوکانات کھلوادین تاکہ بے بنیاد تار کے باعث حکام کے نزدیک جو ندامت ہوئی ہے اُس مین کچھ تو تخفیف ہو -

دم رحلت آپکے والد پیر عبداللہ بدرالدین صاحب نے فرمایا تھا کہ مین دو داغ اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون ایک تو جوانا مرگی سیدی طیب بھائی صاحب زین الدین کی جسکے باعث ایک اعلی مقصد فوت ہوگیا دوسرے عدم کامیابی مومنین بھوپال - لیکن آپ کے قائم مقام پیر صاحب نے ایک داغ بھی مٹانے کی کوشش نہین کی جیسا کہ سب کو معلوم ہے آپ نے اپنے عالم و فاضل عابد و زاہد جوان بڑے بھائی صاحب کا پورے چھ ماہ بھی سوگ نہین منایا - اور اُسکے پہلے ہی اپنے آن جانی بھائی کی بیوہ کو حبالۂ نکاح مین لے لیا - اختتام سال پر جو مجلس فاتحہ خوانی کیلیے منعقد ہوئی تھی اُس مین اُن بھوپال کے بوہرون کی جنھون نے عدول حکمی کی تھی ہجو کہلا کر پڑھوائی اور اِس طور پر در پردہ خوشی منائی اور بواہر بھوپال کی کامیابی کا تو خاتمہ ہی کرڈالا - اور اُنکی جان بچانے اور پرورش کرنے کے لیے ایک حبہ نہین دیا برخلاف ازین اپنی جانشینی کی خوشی مین مصروف تھے نہایت تکلف اور اہتمام سے دعوتین دیجاتی تھین ہزارون روپیہ صرف کیا جاتا تھا شال دوشالے عنایت ہوتے تھے - بھوپال والے غریب الوطن بوہرون کی جو مومنین امداد

Marfat.com

کرتے تھے اُن کی عزت پر ہاتھ ڈالا والیہ بھوپال کو دستگیری سے باز رکھا اور جب
بذریعہ پولٹیکل ایجنٹ خود والیہ بھوپال کی تحریک سے کمشنر نربداڈویژن
نے جسکی حدود ارضی کے اندر بھوپال کے بوہرون کا قیام تھا اطمینان حفاظت دلاکر
بھوپال کو روانہ کردیا تو ان کے بھوپال مین چلے آنے کے بعد جین سے بیٹھنے نہین دیا
کسی کی اقامت بند کی کسی کو شادی کی رضا دینے سے انکار کیا۔ اکثر بوہرون
سے یہ کہا جاتا ہے کہ بھوپال والون نے بڑے ملا صاحب کا حکم نہین مانا
اِس لیے اُن پر عتاب ہوا۔
ضمیمہ۔ اِسی رسالے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ برہان پور کے تعلیم یافتہ بوہرون سے
اور داعی صاحب سے اَن بَن ہو گئی ہے بنیاد فساد یہ ہے کہ وہان کے روشن خیال
بوہرون نے جو قومی مدرسہ بنایا ہے اُسکے نصاب تعلیم کے متعلق ملا صاحب مین
اور اُن مین خلاف واقع ہو گیا ہے اور اب اسکے باہت اخبارون مین مضامین
نکلنے لگے ہین جن مین منتظمین مدرسہ کی جانب سے یہ شکایت ہوتی ہے کہ ملا صاحب
در پردہ چندہ دینے والے داؤدیہ بوہرون کو روکتے ہین اگرچہ بظاہر اجازت
دیتے ہین مگر مخفی طور پر عاملون کے ذریعہ سے روک تھام کرتے ہین۔
(۲) بمبئی والے سیٹھ چاندا بھائی کے مزار کے وقف کے متعلق بمبئی کے نامی
بوہرے آدم جی پیر بھائی کے بیٹون اور دوسرے چند معزز بوہرونکا داعی صاحب
سے بے حد خلاف ہو گیا ہے اور اُنکی طرفداری پر اور بھی کئی مقامات کے بوہرے
کھڑے ہو گئے ہین۔ انکے ایما سے ایڈوکیٹ جنرل نے جنکو گورنمنٹ بمبئی نے اوقاف
کے لئے مختار عام بنایا ہے بحیثیت امین اوقاف عامہ جناب داعی صاحب پر ایک
مقدمہ دائر کیا کہ چاندا بھائی سیٹھ پیر ہین ولی ہین اور اُنکی قبر کے نزدیک جو تجوری
یعنی گولک رکھی ہے اور اُسمین سے ہزار ہا روپیہ سالانہ نذر و نیاز کا نکلتا ہے
اور اُسکے سوائے ہزار ہا روپیہ سالانہ کے جو اوقاف وغیرہ ہین اور جنپر ملا صاحب
کا تصرف ہے وہ پبلک فنڈ قرار دئے جاکر حسب قانون مروجہ اُنپر ٹرسٹ قائم کیا جاے

Marfat.com

اور اُنکے ضوابط ہائی کورٹ وضع فرمائے اور اُسکی نگرانی ایک کمیٹی کے سپرد ہو جسکے ممبر منجانب ہائی کورٹ نامزد ہون اور باقاعدہ اُس کے حسابات پبلک مین پیش کیے جائین۔

اِسکے جواب مین ملا طاہر سیف الدین صاحب نے ہائی کورٹ مین جواب دعویٰ یہ دیا کہ جا نذا بھائی سیٹھ نہ پیر ہین نہ ولی ہین اور اُن کی قبر کے نزدیک جو گولک رکھی ہے وہ نہ ٹرسٹی سخاوتی فنڈ ہے بلکہ وہ گولک اُنکی ملکیت ہے وہ جسطرح چاہین اس گولک کا روپیہ خرچ کرین کوئی اُن اوقات کے لئے جو اُنکے تسلط مین ہین نہین مقرر کرایا جا سکتا وہی خود دنیوی اور دینی حیثیت سے اُنکے محافظ ہین اُنسے کسی شخص کو حساب فہمی کا کوئی حق نہین ہے وہ سوائے امام وقت کے اور کسی شخص کو حساب نہین دے سکتے کیونکہ وہ داعی المطلق ہین اور اُنسے اور خدا سے براہ راست بلا کسی واسطے کے تعلق ہے خدائے تعالیٰ نے جو اختیارات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دئے تھے وہی اختیارات اُنکو دئے ہین فرق صرف اتنا ہے کہ وہ رسول تھے اور طاہر سیف الدین صاحب داعی ہین ورنہ اُنکے اور اُنکے اختیارات مین کوئی فرق نہین ہے اور داعی صاحب کو خدا سے سیدھا تعلق ہے ملا صاحب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ مین بوہرہ قوم کے ہر ایک فرد کے خیال جان و مال اور ملکیت وغیرہ کا مالک ہون اور بوہرہ قوم کا ہر اِک فرد جو کچھ کہ مین حکم کرون اُسکے بجالانے کے لیے قول ہارا ہے اور کوئی شخص میرے حکم اور کام کے خلاف چون وچرا نہین کر سکتا اور مین قوم بواہر کے ہر ایک فرد کی ذاتی ملکیت لینا چاہون تو لے سکتا ہون اور اگر کسی شخص نے وقف یا ٹرسٹ کیا ہو تو مین اُسکو اپنی مرضی کے مطابق بدل سکتا ہون بلکہ رد کر سکتا ہون اور کل ملکیت اپنے قبضے مین لے سکتا ہون علاوہ اسکے قوم بواہر کا کوئی شخص ہمیشہ کے لیے کوئی سخاوتی کام اپنی مرضی کے موافق اور میری مرضی کے خلاف نہین کر سکتا اور اگر بذریعہ کورٹ بھی اُسنے کوئی سخاوتی کام کیا ہو یا کوئی ملکیت وقف کی ہو یا ٹرسٹ کیا ہوا اور وہ میری مرضی کے خلاف ہو تو اُسکو مین رد کر سکتا ہون

علاوہ اسکے دعوت کی جتنی ملکیتین ہین اور بوہرہ قوم کی ذاتی ملکیتونکا اور بخاد تی
ملکیتون کا اور ٹرسٹ کی ملکیتونکا سب کا مین اکیلا مالک ہون اِس لیے مجھسے
کوئی شخص حساب نہین لے سکتا۔ اور نہ مین ٹرسٹی مقرر کیا جا سکتا ہون۔
۳۱۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ع کو دوران مقدمہ ہین ملا صاحب کے حکم سے اُنکے وکیل نے
یہ بھی کہا کہ ملا صاحب بغیر کسی واسطے کے خدا کے نائب ہین بلکہ سچ پوچھ تو خدا ہین
کیونکہ بوہرہ قوم انکو خدا مانتی ہے کھنڈ دے کے مقدمے مین ایک شخص احمد علی نے ملا علی
بھائی سے سوال کیا کہ تم ملا صاحب کو کیا جانتے ہو اُسنے جواب دیا کہ زمین کا خدا
مانتا ہون ملا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ بوہرہ قوم کی ہر ایک مسجد بند کرنے کا مجھکو
حق حاصل ہے جب چاہون بوہرہ قوم کی ہر ایک مسجد بند کر سکتا ہون۔
لیکن ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ع کو ملا صاحب کے فرمان کے مطابق اُن کے وکیل نے ظاہر کیا
کہ ملا صاحب کو قوم بوہرہ کی کوئی بھی مسجد بند کرنے کا حق نہین ہے ہان صرف اتنا
کر سکتے ہین کہ اپنے مریدون کو کسی مسجد مین جانے سے منع کر سکتے ہین۔ ملا صاحب نے
یہ بھی کہا تھا کہ انکو ہمیشہ الہام ہوتا ہے اور وہ ہر ایک امر الہام سے کرتے ہین
جب جسٹس مارٹن نے یہ سوال کیا کہ بمبئی مین جو دو ملکیتین ہین (۱) ایک
موقوفہ مریم بائی صاحبہ (۲) موقوفہ وزیر بائی صاحبہ اُنکے خط و قبالہ ہین
آپ کے پیشرو ملا عبداللہ بدرالدین صاحب ٹرسٹی گردانے گئے تھے اور اُن
قبالون پر اُن کے دستخط موجود ہین اِسی طرح اُ نپر سنہ ۱۹۱۶ع مین آپ نے بھی
دستخط کئے ہین اور آپ بھی ٹرسٹی مقرر ہوے ہین اِس سے پایا جاتا ہے کہ
بوہرہ قوم کے اوقاف ملکیت مسجد۔ قبر۔ دعوت فنڈ۔ گولک وغیرہ کے آپ ٹرسٹی
ہین مالک کیسے ہوسکتے ہین اسپر ملا صاحب نے جواب دیا کہ مین نے وہ خط و قبالہ
نہین پڑھا تھا کیونکہ وہ انگریزی مین لکھا ہوا تھا اور نہ وکیل نے پڑھکر سنایا تھا
اسپر جسٹس صاحب نے کہا کہ آپ داعی مطلق ہین اور بقول آپ کے آپ کو
خدا سے براہ راست تعلق ہے اور آپ ہر ایک کام الہام سے کرتے ہین تو کیا دستخط

Marfat.com

کرتے وقت آپ کو الہام نہین ہوا کہ ان قبالون مین آپ ٹرسٹی مقرر ہوے ہین لہذا انپر دستخط نہ کیجیے اسکے جواب مین ملا صاحب نے کہا کہ الہام نہ مجھکو ہوتا ہے اور نہ امام کو اور نہ وصی کو اور نہ نبی کو۔ ملا صاحب نے یہ بھی کہا تھا کہ مین کبھی غلطی نہین کرسکتا اور نہ کبھی جھوٹ بولتا ہون پیغمبرون اور اماموں کی طرح گناہون سے معصوم ہون مگر جج نے فیصلہ کیا کہ مین ملا صاحب کی نسبت یہ تو نہین کہہ سکتا کہ وہ گناہگار ہین البتہ مجھکو اس سے انکار ہے کہ ملا صاحب سے گناہ کا صادر ہونا ممکن نہین۔

دوران مقدمہ مین میثاق کی بابت جسٹس مارٹن نے فرمایا کہ میثاق امام الزمان کے ساتھ وفادار رہنے کی قسم ہے اور یہ باتین اگلے زمانے کی ہین اس مین جتنے اختیارات ملا صاحب کے لیے ہین اُسکی نسبت مین نے ملا صاحب سے دریافت کیا کہ آپ اُنکو عمل مین لاسکتے ہین اسکے جواب مین ملا صاحب موصوف نے انکار کیا کیونکہ اُن اختیارون مین غلام بنانے کا بھی ایک اختیار ہے جسکو کہ مدت ہوئی گورنمنٹ نے فوجداری گناہ سمجھا ہے جسٹس مارٹن کا قول ہے کہ ملا صاحب کے وکیلون نے اُنکا مذہبی درجہ اتنا بڑا ظاہر کیا ہے کہ شاید وہ نقصان کرے ایسا کہنا غلط ہے کہ ملا صاحب خدا ہین بلکہ ایسا دعویٰ کرنا گناہ ہے اور مین سمجھتا ہون کہ اسلامی قاعدے سے الٹا ہے تمام دنیا کے علما اور عقلا جانتے ہین کہ اسلامی مذہب یہی ہے کہ خدا ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہین قرآن مقدس مین ایسا لکھا ہے کہ عیسائیون نے غلطی کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا مانا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ عدالت نے مارچ ۱۹۱۲ء کے وسط مین یہ فیصلہ کر دیا کہ ملا صاحب از روے قانون سیٹھ چاند بھائی کی قبر کے گولک فنڈ اور مسجد وغیرہ کے ایک امین اور ٹرسٹی ہین انسے ہر معمولی ٹرسٹی کی طرح حساب لیا جاسکتا ہے اور گولک فنڈ ایک خیراتی ٹرسٹ ہے۔ اس فیصلے کے بعد سے جو قوم بوا ہر مین ہر ایک جگہ کی ملا کر جتنہ گولکین اور تین سو اڑتالیس مسجدین اور دعوت فنڈ مین سب ایک ہی

قاعدے پر مبنی ہوگئین کہ ملا صاحب انکے ٹرسٹی ہونے کی حیثیت رکھتے ہین۔
منصف عدالت نے اگرچہ ملا صاحب کی آمدنی کو خیراتی فنڈ قرار دیکر ملا صاحب کو ٹرسٹی گردانا مگر اُنکی مذہبی حیثیت پر بنظر دور اندیشی غور کرکے یہ تجویز کیا کہ ملا صاحب اپنے ذاتی اختیارات سے اِس کثیر آمدنی کو جس طور پر خرچ کرتے ہین اُسکی نسبت کبھی یہ شکایت نہین ہوئی کہ اُس مین افراط و تفریط کی جاتی ہے مزید بران اُن کے پیرو کاران مین سے جتنے لوگ بھی گواہ پیش ہوے اُن سب نے یہی کہا کہ ملا صاحب کو ہماری جان و مال کا اختیار ہے اُن سے حساب فہمی کا مطالبہ مذہبًا سوء ادبی ہے۔
ایسی حالت مین عدالت اُس وقت تک مداخلت کرنا غیر ضروری سمجھتی ہے جب تک کہ آمدنی کے بیجا صرف ہونے کی شکایت خاص طور پر پیش نہو اور سرِ دست ملا صاحب سے بہتر کوئی ٹرسٹی نظر نہین آتا۔
اور چونکہ ایڈوکیٹ جنرل نے اپنے دعویکا ¾ حصہ ثابت کردیا اِس واسطے کل خرچے کا پون حصہ اُنکو دلایا جاے اور پاؤ حصہ ملا صاحب کے ذمے رہے اگر دوسرے ٹرسٹی مقرر ہوتے تو پورا حصہ خرچے کا ملّا صاحب کے ذمّے ہوتا۔
جسٹس مارٹن اپنے فیصلے مین یہ بھی لکھتے کہ بوہرہ قوم کے مذہب کی کتابین قرآن شریف حدیث اور نہج البلاغۃ ہین اِن کتابون مین ملا صاحب کہین بھی یہ نہ بتاسکے کہ ٹرسٹ اور اوقاف کا مین مالک ہون اور بوہرہ قوم کی جان و مال کی ملکیت کے مالک ہونے کے ثبوت مین ملا صاحب نے بہت سے دانطے بتائے لیکن اُن مین سے کسی دانطے سے فاضل جج کو یہ اطمینان نہوا کہ ملا صاحب اپنے مریدون کی جان و مال کی ملکیت کے مالک ہوسکتے ہین۔
ملا صاحب کے والد محمد برہان الدین صاحب پر ۱۸۹۳ء مین ۲۸۲ نمبر کا مقدمہ سورت کی عدالت مین دائر ہوا تھا مدعی نے عرضی مین یہ بتلا دیا تھا کہ ۱۸۹۲ء مین ملا صاحب کے قرض ادا کرنے کے لیے اور دوسرے سخاوتی کامون کے لئے ایک داؤدی بوہرہ فنڈ قائم ہوا ہے لہذا اُسی فنڈ پر مجھکو ڈگری کا حکم دیا جاے اُسوقت

Marfat.com

ملا برہان الدین صاحب نے تحریری یہ جواب دیا کہ یہ فنڈ میرے فائدے کے لئے نہین ہے اور اس فنڈ سے مجھکو کوئی تعلق بھی نہین ہے اسی طرح اس فنڈ کے ٹرسٹیون نے بھی یہی بچاؤ کیا کہ یہ داؤدی بوہرہ فنڈ ملا برہان الدین صاحب کے قرض ادا کرنیکے لیے نہین کیا گیا ہو اور اس فنڈ مین اُنکا کوئی حق نہین ہے -
مقدمۂ مذکورۂ بالا مین جب مدعی ناکامیاب ہوا تو اُسنے ملا صاحب کے نئے مکان پر قرقی کا حکم چاہا اسکے جواب مین ملا برہان الدین صاحب نے یہ تحریری بچاؤ کیا کہ یہ مکان میرا نہین ہے یہ تو میرے دو صغیر لڑکون کا ہے -
مدعی کو مجبورًا نیا مقدمہ سنہ ۱۹۱۰ء مین اس مضمون کا دائر کرنا پڑا کہ ان دونون صغیر لڑکون کی ملکیت کے مالک ملا صاحب ہین - ملا صاحب نے جواب دیا کہ مین اپنے دونون صغیر لڑکون (طیب بھائی اور طاہر بھائی یعنی موجودہ ملا صاحب) کی ملکیت کا مالک نہین ہون اور میرا اور دعوت کی گادی کا اسپر کوئی حق نہین ہے اور یہ ملکیت اُنھون نے اپنے ذاتی روپون سے خریدی ہے وہ اس طرح کہ مین داعی ہون اور یہ میرے فرزند ہین جس وقت مین کہین اپنے مرید کے یہان کھانے جاتا ہون تو ان کو بھی ساتھ لیجاتا ہون وہان انکو جو کچھ نذرانہ ملتا ہے اُن روپون سے اُنھون نے یہ ملکیت خریدی ہے جس وقت یہ کاغذ جسٹس مارٹن نے پڑھے تو نہایت ہی تعجب کے ساتھ کہا کہ ملا طاہر سیف الدین تو خوب ہوشیار ہین وہان جب مکان جانے کی نوبت آئی تو یہ کہدیا کہ داعی کا اور دعوت کی گادی کا ہم پر کوئی حق نہین اور جب خود داعی ہوے تو بوہرون کی جان مال کی ملکیت کے مالک بنتے ہین اخبارات بمبئی مین یہ بیان بڑی تفصیل سے لکھے گئے ہین -
بلکہ ۲۱ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء کے اخبار دبدبۂ سکندری جلد ۵۸ مین تو یہان تک مرقوم ہے کہ سنہ ۱۹۰۸ء مین ملا برہان الدین صاحب پر مبلغ ۵۴۰۰ ہزار کی ڈگری ہوئی تھی اُسکی وصولی کے لئے مدعا علیہ نے ملا برہان الدین صاحب کو جیلخانہ بھیجنے کے لئے تجویز کی تھی اور وارنٹ نکالا تھا مگر کورٹ نے اُس وارنٹ کو

Marfat.com

منسوخ کر دیا جب کہ مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان یہ معاہدہ ہو چکا تھا کہ جلیجا نے نہین بھیجونگا قسط سے روپیہ وصول کرلونگا۔ مذکور مدعی عبد الطیب مشائخ اور دوسرے افراد تھے جو فرقۂ بواہر سے تھے اور ملا برہان الدین صاحب سوقت داعی تھے اور وہ شخص مرید تھے۔

ایک سنسنی پیدا کرنے والا انکشاف

تحفۂ عید کے نام سے ایک مثنوی چھپی ہے اُس مین یہ چند شعر مندرج ہین۔

جا کر سیف سے پوچھے کوئی	نجم الدین پہ کس نے نص کی
داعی چار جو گذرے پہلے	وہ ہرگز منصوص نہ تھے
داعی اُن کے بعد سبنے تم	دعوت کا اسباب ہوا گم
نص ہی ثابت نہین ہے تم پر	داعی تم کو مانین کیون کر

کتاب ضوء نور الحق المبین مصنفۂ ملا طاہر سیف الدین صاحب شیخ البواہر

اس کتاب کے بعض مضامین مولوی ولی محمد اسماعیل سریادہ ساکن ریاست جونا گرھ علاقہ کاٹھیاواڑ نے اہل سنت وجماعت اور امامیہ کو اشتعال دلانے کے لیے شائع کرائے جس سے داعی صاحب کی نسبت اُردو کے بہت سے اخبارون مین وہ مضامین نکلے جو اُن کی شان کے خلاف تھے۔ اور فتوی نگاران اہل سنت وجماعت واثنا عشریہ نے اپنی تحریرون مین اُنکو ایسے سخت ودرشت الفاظ سے یاد کیا ہے کہ ہمین توبحیثیت نقل بھی اُنکا اعادہ یہان مناسب نہین معلوم ہوتا اس مین شبہ نہین کہ ملا صاحب نے جعفریہ بوہرون کے سرغنہ ملا جعفر نہروانی اور سلیمانیہ بوہرون کے پیشوا ملا سلیمان اور فرقۂ علویہ کے مقتدا علی بن ابراہیم اور ملا عبد الحسین ناگپوری وغیرہ کو ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے جو اکابر کے لیے

Marfat.com

نازیبا ہیں خدا جانے کب کے گڑے مُردے اکھیڑ کر آتش نفاق کو خوب بھڑکایا ہے
ان لوگون کو ابلیس کا مصاحب گمراہ - گمراہ کرنے والا - شیطان - رحمتِ خدا سے
ناامید - دشمن آلِ محمد - فتنہ پرداز - مدعی - عدواللہ - کافر - راندۂ بارگاہ خدا -
بیمار دل - وادی ہلاکت وضلالت مین سرگردان - پریشان - مفتری - ظالم -
کاذب - اندھی اور بہری جماعت کا سردار - کذاب - مدعی وحی - نکٹا شیطان -
کہ جو عالمون کے بھیس مین لوگون کو نظر آیا اور بڑے علماے راشدین کو فتنے مین
ڈالا - شیطانِ وقت - مرتد - مارق - فاسق - وغیرہ وغیرہ بتا کر کہا ہے کہ یہ اور
انکے متبعین سب کے سب جہنم کے ایندھن ہین - باقی مطالب اِس مین وہ ہین
جو اُن کی خاص قوم سے تعلق رکھتے ہین اسی لیے اُنھون نے کتاب کے آخر مین
یہ عبارت لکھدی ہے ھذہ مخصوصۃ للفرقۃ الداؤدیۃ پس یہ کتاب فروخت
نہین ہوئی صرف ملا صاحب کے مریدون مین تقسیم ہوئی - علم ادب کے لحاظ سے
یہ ایک بہترین کتاب کہی جاسکتی ہے - نمونے کے طور پر تھوڑا سا بیان اصل کتاب
سے نقل کرکے مین یہ دکھانا چاہتا ہون کہ ملا صاحب بوہرون کو کس بات کی
نصیحت کس نہج پر کرتے ہین -

تذکر ھہنا فصلاً جاء عن بعض العلماء الموحدین فی الرسالۃ النجم الثاقب
للمھتدین والعذاب الواثب للمعتدین اعلی اللہ قدسہ فی عرفات المخلدین
(معشر المومنین) واخوانی المحسنین الموفین بعھد اللہ وایمانھم والموثقین
کتابھم بایمانھم - اعلموا احسن اللہ توفیقکم وسدد علے الھدی طریقکم
ان اول المعارف فی الدین توحید رب العالمین وانہ منتھے طاعۃ العابدین
وغایۃ خشیۃ المتقدمین وعبادہ وملائکتہ المقربین وانہ ھوالذی دعا
الیہ کل قائم من الانام وادعاہ کل فرقۃ من فرق الاسلام ولا نعلم احدا
یقول بغیر التوحید مقالا لنحلتہ او معتقدا لسرۃ وعلانیتہ وھم بشر ائطہ
غیر موفین ولحقوقہ غیر مؤدین فلا یغنی توحیدھم عنھم فتیلا ولا ھدی

لذلك غير طائفة اهل الحق سبيلا۔ وذلك ان توحيد العبد للمعبود
لا يكون الا بمعرفة ما بينه وبينه من الحدود فالمسلمون الذين يشهدون
بكلمة الاخلاص وهم كافة اهل الجماعة والسنة۔ وكلمة الاخلاص هي
التي قال فيها رسول الله صلى الله عليه وآله انه من قالها مخلصا دخل
الجنة وهي لا تقبل منهم وترد عليهم لانهم لم يقروا الا بالرسول وحده
وانكروا امر تبة الوصي الذي هو اول الحدود بعده ولو كان اقرار الرسول
دون اقرار الوصى صادق القول كانت الشهادة لله كافية دون الشهادة
للرسول وابى الله ان يقبل ممن اخل بحد من الحدود شهادة او يرفع
له عملا او يشكر له عبادة بل لا يقبل شهادة الاعلى منهم دون شهادة
الادنى ولا ينفعها اقراره للاول اذا جحد للاخرى مقامه الاسنى۔ لانه
حبل الله الذى طرف منه بيد الله وطرف منه بيد العباد۔ وانه لا نجاة
لاحد دون معرفة عاليهم ودانيهم فى المعاد قال الله تعالىٰ واعتصموا
بحبل الله جميعا واذا عرفتم هذا بالوجيز من المقالة۔ لان الرسالة لا
تحمل الاطالة فنقول ان الحبل الذى ندبكم الله الى الاعتصام به احد
طرفيه بايديكم هو اخوكم واقل عبيد امامكم الذى يدعوكم اليه ويهديكم
والطرف الاخر الذى بيد الله هو منتهى حدود عالم النفس وهو رسول
ربكم المؤيد بروح القدس الحال من عالم الدين محل الشمس وان امام
زمانكم محله من الدين محل الرسول۔ فهو فى وقته منتهى حدود عالم
الطبيعة ومطرح اشعة عالم العقول فمن زعم ان معرفته لنبيه او وصى
نبيه او امام زمانه تكفيه دون معرفة داعى او انه ضل عن قصد
السبيل وباء من عذاب الوبيل وكانت شهادة لله غير مقبولة لان
اسبابه بجميع الحدود غير موصولة۔

ترجمہ عبارت مذکورۂ بالا کا تھوڑی سی توضیح کے ساتھ یوں ہے ۔

Marfat.com

اور ذکر کرتے ہین ہم ایک فصل کو کہ آئی ہے بعض علماے موحدین سے رسالۂ النجم الثاقب للمہتدین والعذاب لواثب علی للمعتدین مین بلند کرے خداے تعالی اُس عالم کی بزرگی مخلدین کی غرفات ہین - اے گروہ مومنین و برادران نیکوکار ادا کرنے والے خدا کے عہد وقسم کو کہ دیجائیگی اُنکی کتاب (نامۂ اعمال) اُنکے سیدھے جانب سے - جانو تم بہتر کرے خدا تمھاری توفیق اور کھولدے ہدایت پر تمھارا راستہ کہ تحقیق معارف دینی کا شروع رب العالمین کی توحید ہے اور وہ عابدون کی طاعت کی انتہا ہے اور متقین کے خوف کی غایت ہے اور ملائکہ مقربین کی عبادت ہے اور تحقیق بات یہ ہے اور وہی ہے وہ شے کہ دعوت کی اُسکی طرف ہر قائم نے اور دعوی کیا اُسی کا ہر فرقۂ اسلام نے اور نہین جانتے ہم کسی ایک کو کہ کہے بغیر توحید کے کوئی قول اپنی نجات کے لئے یا اعتقاد رکھے اپنے ظاہر و باطن کے لئے اور وہ اُسکی شرائط کے وفا کرنیوالے نہین ہین اور نہ اُسکے حقوق کے ادا کرنے والے ہین پس نہ فائدہ پہونچائیگی اُن کو اُن کی توحید اور نہ ہدایت اسکی طرف سواے اہلِ حق کے گروہ کے (یعنی توحید کا راستہ صرف ایک ہی جماعت اہل الحق کو ملا ہے اور وہ داؤدیہ بوہرے ہین - آگے ملا صاحب اِس بات کا بیان کرتے ہین کہ دوسرے فرقہاے اسلام کو اُنکی توحید ذرہ بھر کام نہ آنے کی (وجہ یہ ہے کہ) نہین ہوتی بندے کی توحید اپنے معبود کے لیے بغیر معرفت اُن حدود کے جو اُسکے اور اُسکے درمیان ہین پس مسلمان کہ شہادت دیتے ہین کلمۂ اخلاص کی اور وہ اہل سنت وجماعت ہین اور کلمۂ اخلاص وہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی بابت کہ جو اُسے اخلاص کے ساتھ کہیگا وہ جنت مین داخل ہوگا اور وہ کلمۂ اخلاص اُنسے نہین قبول کیا جائیگا بلکہ اُنپر واپس کیا جاے گا کیونکہ اُنھون نے صرف رسول کو مانا ہے اور وصیِ رسول (یعنی امیر المومنین علیؑ) کے مرتبے کا انکار کرتے ہین جو پہلی حد ہے رسول کے بعد اور اگر ہوتا اقرار رسول بدون اقرار وصی کے لائق قبول تو ضرور کافی ہوتی شہادت خدا بدون شہادت رسول کے حالانکہ انکار کیا ہے خدا نے اس سے کہ قبول کرے شہادت کو اُس شخص سے جس نے

Marfat.com

خالی چھوڑا ہو کسی حد کو جملہ حدود سے یا بلند کرے اُسکے لئے کوئی عمل یا اُسکی کوئی عبادت قبول و پسند فرمائے۔ بلکہ نہین مقبول ہوتی بندون سے شہادت اعلیٰ بدون شہادت ادنیٰ کے اور نہین نفع پہونچاتا اُسکا اقرار کرنا حد اول کا جبکہ انکار کرتا ہے حد آخر کے مقام جلی کا کیونکہ یہ خدا کی رسی ہے کہ ایک سرا اُسکا خدا کے ہاتھ مین ہے اور ایک بندون کے ہاتھ مین ہے۔ اور حقیقت مین نہین ہے نجات کسی ایک کے لئے بدون معرفت اعلیٰ و ادنیٰ کے۔ فرمایا خداے تعالیٰ نے کہ پکڑے رہو خدا کی رسی مضبوطی سے اور جبکہ جان لیا اِس امر کو اختصار کے ساتھ کیونکہ یہ رسالہ طوالت کا متحمل نہین پس کہتے ہین ہم کہ تحقیق خدا کی وہ رسی کہ خدا نے اُسکے پکڑے رہنے کا حکم دیا ہے اُسکا ایک سرا تمھارے ہاتھ مین ہے اور وہ سرا مین تمھارا بھائی اور تمھارے امام کا (جسکی طرف مین تمکو دعوت کرتا ہون) کمترین بندہ ہون اور دوسرا سرا جو خدا کے ہاتھ مین ہے وہ منتہاے حدود عالم نفس ہے اور وہ تمھارے رب کا رسول ہے (جو روح القدس کے ساتھ مدد دیا گیا ہے جسکا محل عالم دین مین آفتاب کا محل ہے) اور نیز امام وقت ہے جس کا محل دین مین محل رسول ہے (یعنی رسول کا قائم مقام ہے) پس وہ امام اپنے وقت مین منتہاے حدود عالم الطبیعۃ ہے اور عالم عقول کی شعاعون کے جذب ہونے کا مقام ہے اب جو کوئی یہ خیال کرے کہ نبی اکرم کی معرفت یا وصی (حضرت علی) یا امام وقت کی معرفت داعی وقت کی معرفت کے بغیر اُسکو کافی ہے تو وہ شخص سیدھے رستے سے بہک گیا ہے اور اُسنے عذاب سخت کو اُٹھایا۔ اور اُسکا خدا کے لئے گواہی دینا نامقبول ہوا کیونکہ اُسکے اسباب تمام حدود سے غیر موصول ہین۔

مذکورۂ بالا عبارت کا ایک مقام سنیون سے متعلق ہے اور دوسرا شیعۂ غیر داؤدیہ سے پہلے مقام مین اجمالاً تمام مسلمانون کی توحید کو باستثناے اپنی جماعت کے شرائط وحقوق توحید کے ادا اور وفا نکرنے سے بالکل غیر نافع قرار دیا ہے اور بسبب اُسکا عبد و معبود کے درمیانی حدود کی عدم معرفت بتاکر تفریعاً اور تخصیصاً سنیون کے کلمے کو غیر مقبول و مردود قرار دیا گیا ہے اور دوسرے مقام مین بالتخصیص غیر عارف

Marfat.com

شیعون سے تعرض کیا گیا ہے اور اُن کے لیے فقط نبی ووصی نبی وامام زمان کی معرفت بغیر معرفت داعی وقت غیر کافی جان کر اُنھین گمراہ اور مستوجب عذاب سخت اور غیر مقبول الشہادت بنایا گیا ہے۔

عبارت کتاب سے یہ نہ معلوم ہوا کہ جناب مصنف رسالۂ مذکور کے نزدیک کن شرائط کے ادا اور وفا نکرنے سے توحید سی عامۃ النفع شے بالکل بیکار ہو جاتی ہے اور وہ کونسی شرائط ہین جنکو مصنف موصوف کے متبع (جنکو اُنھون نے طائفہ اہل حق سے تعبیر کیا ہے) ادا اور وفا کر رہے ہین اور وہ عبد ومعبود کی درمیانی حدود کیا ہین جنکی معرفت کے بغیر توحید کامل نہین ہوتی ممکن ہے کہ انکا ایک سچا ارادت مند سیاق عبارت کو دیکھ کر کہہ سکے کہ حضور کا یہ سکوت حضور کے انکسار پر محمول ہے اور مراد ان شرائط وحدود سے خود حضور ہی کی ذات فیض آیات ہے کیونکہ جب سنیون کا کلمہ فقط اس وجہ سے غیر مقبول ومردود ہے کہ وہ توحید کے بعد اکیلی رسالت ہی کے مقر ہین اور شیعہ اس لیے ان ناسزا کلمات کے مستحق ہین کہ وہ معرفت نبی ووصی اور امام زمانہ کے بعد داعی وقت کی معرفت نہین رکھتے تو یہ امر صاف صاف واضح ہوا جاتا ہے کہ مراد اُن شرائط وحدود سے خود حضرت ہی کی ذات ہے حالانکہ یہ ایک ایسا تحکم ہے جسکو بجز اُنکے متبعون کے دوسری قوم اور دوسرا فرقہ گوارا نہین کرسکتا۔ کہتے تو یہ ہین اقل عبید اما مکرر یہ ایک سیدھی سادی بات ہی لوگ یہ سمجھین گے کہ امام زمانہ جو اہل بیت سے ہین اُنکے ساتھ کسقدر خوش اعتقادی ونیازمندی اس شخص کو ہے لیکن اس نیازمندی ہین بھی اپنا جوہر دکھا گئے ایک تنی ہوئی رسی کے ایک طرف خدا ہے اور دوسری طرف داعی صاحب ہین نبی ووصی وامام زمان سب بیچ ہین ہین گویا احاطہ کرنے والون ہین صرف دو ہین ایک خدا اور دوسرے داعی صاحب۔ لیکن اس خودغرضی کا کیا جائے کہ دین اسلام کا ہر فرقہ آپس ہین کٹا مرتا ہے اور ایک دوسرے کی تکفیر کو اپنا نصب العین بنائے ہوے ہی اور ہر ایک دوسرے کے مقتدا اُن پر لعنت بھیج کر آتش نفاق کو خوب بھڑکا رہا ہی اپنے گروہ کو

Marfat.com

ناجی اور مخالفین کو ناری بتاتا ہے اور اتحاد اسلامی کے فوائد کو جو پیغمبر اسلام کی تبلیغ کا نچوڑ ہے ذہن مین نہین آنے دیتا اسی اصول کی بنا پر داؤد یہ بوہرون کے ملا صاحب نے بھی اپنے پیرو ون سے خطاب کیا ہے۔ اور یہی مسلمانون کے باہمی نزاعات ناخنون سے گوشت جدا کرنے اور احیا و اموات دونون کو مستحق سب و شتم قرار دینے مین کامیاب ہو رہے ہین اور اسلام کا بول بالا کرنے کے عوض اسقدر پست کیا جا رہا ہے کہ اس بول کے بولنے والے اور اس کلمے کے کہنے والے بالکل اسلام ہی سے خارج کئے جا رہے ہین اور انھین مشرک و کافر تک بنانے مین تامل نہین کیا جاتا حالانکہ کلمہ گویون کی تکفیر تا وقتیکہ وہ کھُلّم کھُلّا دین کے منکر نہون بالاتفاق جائز نہین۔

خوجے

یہ در اصل ہندو ہین اور ابتک انکی ایک تعداد سوامی نراین پنتھ کی پیرو ہے جو مسلمان ہوگئے ہین اُن مین تین فرقے ہین (۱) اسماعیلی (۲) سُنّی (۳) اثنا عشری۔ جو فرقہ تعداد مین سب سے بڑا ہے اسماعیلی ہے۔ سوامی نراین خوجون کی تعداد بہت قلیل ہے اور ریاست بھاونگر کے قصبۂ گڈھڑا مین ایک دو مکان انکے پائے جاتے ہین۔ ایک دفعہ ان مین سے ایک شخص مرگیا چونکہ وہ آسودہ حال تھا اور اُسنے مندر مین کچھ روپیہ بھی دیا تھا اسلیے سوامی نراین پنتھ والون نے اُسکی اُٹھا نے سے انکار کیا میت کے متعلقین اثنا عشری خوجون سے مستدعی ہوئے کہ وہ جنازہ اُٹھائین اثنا عشری خوجون نے اس شرط پر جنازہ اُٹھایا اور اپنے قبرستان مین میت کو دفن کیا کہ آیندہ سوامی نراین خوجے اثنا عشری مذہب رکھین گے اس واقعے سے پہلے بھی سوامی نراین خوجے ختنہ کرواتے تھے اور اب بھی کرواتے ہین۔ مسلمانون کے ساتھ بیٹھکر ایک ہی دسترخوان بلکہ ایک ہی برتن مین کھانا کھانے مین بھی انھین کوئی عذر نہین۔ البتہ وہ گوشت سے پرہیز کرتے ہین مگر گوشت خوارون سے کوئی نفرت نہین رکھتے۔

Marfat.com

اسماعیلی خوجے

یہ فرقہ امامی اسماعیلی بھی کہلاتا ہے اور بمبئی و مدراس وغیرہ مین پھیلا ہوا ہے خاصکر کاٹھیاواڑ کے جزیرہ نما مین زیادہ رہتا ہے اور انھون نے اپنی تجارتی نوآبادیان افریقہ کے مشرقی کنارے پر قائم کی ہین۔ نو دس سال قبل بمبئی کے خوجون مین ہزار پانسو سنت جماعت لوگون کے سوا باقی تمام خوجے آغاخانی تھے اور ہز ہائنس آغاخان کو حاضر امام اور اپنا پیشواے مذہب تسلیم کرتے تھے مگر فروری ۱۹۰۱ء سے آغاخانی جماعت کے دو حصے ہوگئے ہین ایک وہ جو آغاخانی یعنی امامی اسماعیلی ہین اور دوسرے وہ ہین جو اثنا عشری مذہب کھتے ہین آخرالذکر جماعت نے اپنی ایک بڑی مسجد۔ امام باڑہ اور مدرسہ تعمیر کرلیا ہے اور اِن کی جماعت مین پانچہزار سے زیادہ نفوس ہین اور ان لوگون مین متمول اور تعلیم یافتہ لوگ بکثرت دکھائی دیتے ہین۔

پریچنگ آف اسلام مولفہ آرنلڈ کے صفحہ ۲۲۵ مین مذکور ہے کہ پیر صدرالدین آج سے چارسو برس پہلے ہندوستان مین آئے تھے اور اسماعیلی مذہب رکھتے تھے اُنھون نے اپنا ایک ہندو نام رکھا تھا اور ہندوون کے مذہب کی مناسبت سے اُنھون نے ایک کتاب بنائی تھی جسکا نام اُنھون نے دسا اوتار (دس اوتار) رکھا تھا اور اُس کتاب مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دسوان اوتار مانا تھا خوجون نے اُس کتاب کو ابتدا ہی سے بطور آسمانی کتاب کے مانا اور مرنے کے وقت وہ کتاب ہمیشہ برکت کے لئے پڑھی جاتی ہے اور اسی طرح بہت سے دستورات مین اُسکو پڑھتے ہین اُس کتاب مین اُنھون نے برہما تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وشنو حضرت علی کو اور حضرت آدم کو شیو بنایا سب سے پہلے پیر صدرالدین کے مرید اعلاے سندھ کے گانوون اور قصبون مین ہوے اور اُنھون نے کچھ مین بھی جاکے اسلام پھیلایا اور وہان سے اُنکے اصول جنوب کی طرف گجرات اور بمبئی تک

پھیل گئے پیر صدرالدین پہلے اسلامی مشنری نہین ہین جو ہندوستان مین آئے بلکہ اُن سے چند صدی پہلے اسماعیلیون مین سے ایک شخص الموت سے بھیجا گیا تھا اور یہ گجرات مین پہونچا وہان سدہ راج کی حکومت تھی اس اسماعیلی نے اپنا ہندو نام رکھا اور مسلمانون سے کہا میرا اصلی نام سعادت ہے اس شخص نے کُنُ بی ۔ کہار اور کوری ادنیٰ قسم کے ہندوون کو مسلمان کیا ۔ مگر ہم جو آگے چلکر ایک مقدمے کے کاغذات سے پیر کے حالات پر مزید روشنی ڈالین گے اُن سے یہ ثابت ہوگا کہ ہندوستان مین سب سے پہلے خوجون کے اسماعیلی بنانے کے لیے پیر صدرالدین ہی آئے تھے اور یہ مضمون خود سلطان محمد شاہ آغاخان کے بیان سے ماخوذ ہوگا ۔

سائکلوپیڈیا آف انڈیا کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۳۵ مین حالات حیدرآباد کے ضمن مین لکھا ہے کہ خوجون کو ایران مین ہلاکوخان نے مارا تو وہ اُس وقت بھاگ کر ہندوستان مین آئے اور امپیریل گزیٹیر آف انڈیا تالیف ہنٹر جلد سوم صفحہ ۵۲ مطبوعہ ۱۸۸۵ء مین لکھا ہے کہ خوجے ہندوون سے ایمان لائے ہین اور اُن لوگون نے آغاخان کو اسماعیلی خاندان کا امام اور اپنا روحانی پیشوا تسلیم کیا ہی اور آغاخان گویا اساسن کے جسکی اصل حشیشین ہے اور یہ حسن صباح حمیری کا گروہ ہے قائم مقام سمجھے جاتے ہین اس فقرے سے کہ آغاخان گویا حشاشین کے قائم مقام سمجھے جاتے ہین یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آغاخان خاندان نزاریہ مین سے ہین نہ مستعلویہ مین سے یہی وجہ ہے کہ بوہرے جو مستعلویہ کی روش پر ہین آغاخان کی امامت کے منکر ہین اور بوہرون کے بڑے ملاجی جن کا مقام سورت مین ہے اور آغاخان مین یہ فرق ہے کہ آغاخان خود اسماعیلی نسل مین ہونے کی وجہ سے اپنے متبعون کے نزدیک امام ہین اور بوہرون کے ملاجی داعی ہین امام نہین پرہنگ آف اسلام اور سائکلوپیڈیا کا حاصل مطلب بھی یہ ہے کہ خوجے نزاریہ کے سلسلے مین داخل ہین کیونکہ الموت مین یہی خاندان حکومت کرتا تھا اور چنگیز خانیون کے ہاتھ سے اسی خاندان کی سلطنت برباد ہوئی خاندان نزاریہ کا آخری فرمان روا امام رکن الدین ۶۵۴ھ ہجری مین مسند نشین ہوا

Marfat.com

اور وہ ایک سال بھی حکومت و امامت نکرنے پایا تھا کہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان نے اُسے گرفتار کر کے ہزارون ملاحدہ کو تہ تیغ کیا اور پھر اُسکے بعد بغداد کی طرف توجہ کی خلفاے بغداد اور والیان الموت کی بربادی کا ایک زمانہ ہے اور ۵۶۷ھ ہجری مین سلاطین اسماعیلیہ مصر کا خاتمہ سلطان نورالدین والی موصل و دمشق کے ہاتھ سے ہوچکا تھا قیاس یہ چاہتا ہے کہ ریاست الموت کی بربادی کے بعد آغا خان کے اجداد نے مشرقی حصۂ ایران مین سکونت اختیار کی مگر صحیفۂ زرین کے بیان سے جو غالبًا سلطان محمد شاہ آغا خان کی واقفیت کے ساتھ لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جب سلاطین اسماعیلیہ کی حکومت کا مصر مین زوال آیا تو آغا خان کے اجداد مشرقی حصۂ ایران مین آباد ہوگئے اِس پچھلی روایت سے یہ نتیجہ مترتب ہوتا ہے کہ آغا خان ائمہ الموت کے جانشین و یادگار نہین لیکن مشہور یہی ہے کہ آغا خان کا خاندان اسماعیلیہ الموت سے ہے اور فرقۂ نزاریہ سے جو مستنصر کے بعد نزار کی امامت کا معتقد ہے جدا نہین ہے کیونکہ کتب اور دلائل سے جنکی تفصیل اوپر ہوئی یہ بات ثابت ہے کہ خوجون کے عقائد کی لڑی اسماعیلیہ الموت کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور آغا خان ائمہ الموت کے قائم مقام ہین بہرصورت ایران مین سکونت اختیار کرنے کے بعد عرصۂ دراز تک آغا خان کے اسلاف کے خاندان کے تاریخی حالات کا پتا نہین لگتا انمین جو پچھلا شخص نامور ہوا وہ مرزا ابوالحسن جان قمی کے نام سے مشہور ہے یہ شخص سلاطین زندیہ کے عہد سے آغا محمد شاہ کے سلطنت ایران حاصل کر لینے تک کرمان کا حاکم رہا مرزا ابوالحسن کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند شاہ خلیل اللہ نامی محلات قم مین رہنے لگے اسلیے محلاتی مشہور ہوے شاہ خلیل اللہ اسماعیل بن امام جعفر صادقؑ کی اولاد مین ہونے کی وجہ سے فرقۂ اسماعیلیہ مین نہایت واجب التعظیم اور امام سمجھے جاتے تھے شاہ خلیل اللہ اسماعیلی کے پاس اسماعیلیہ فرقے کے ہزارون آدمی ایران توران بلکہ ہندوستان تک کے آتے اور زکوۃ بے شمار پہونچاتے تھے یہ اعلیٰ درجے کے امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتے تھے پھر شاہ خلیل اللہ یزد کو چلے گئے وہان دو برس رہنے پائے تھے کہ اتفاق سے ایکدن انکے کارندون

Marfat.com

اور خادمون سے ایک دوکاندار کا جھگڑا ہوگیا اُسنے نواب مرزا جعفر صدر الممالک سے شکایت کی نواب نے شاہ خلیل اللہ کے آدمیون کو سزا کے لئے طلب کیا وہ شاہ خلیل اللہ کی حویلی مین چھپ گئے مرزا جعفر نے اُن کی گرفتاری مین اصرار کیا شاہ صاحب نے اُن کو نواب کے نوکرون کے حوالے کرنے سے انکار کیا ملا حسین یزدی نواب کا ایک مصاحب بہت سی سپاہ اور عوام کا ہجوم لیکر شاہ خلیل اللہ کی حویلی پر چڑھ گیا اسماعیلیون نے حویلی کے کواڑ بند کرکے اُس مین سے مقابلہ کرنا شروع کیا ملا حسین کے آدمی دیوار توڑ کر اندر گھس گئے شاہ خلیل اللہ اور بہت سے اسماعیلیہ مارے گئے حاجی محمد زمان خان حاکم یزد نے مفسدون کو گرفتار کرکے فتح علی شاہ قاچار والی ایران کے حضور مین رپورٹ کی وہان سے حکم آیا کہ ملا حسین یزدی اور نواب مرزا جعفر کو مع تمام مفسدون کے حضور مین بھیجدو بڑی سفارش کے بعد مرزا جعفر تو جرمانے مین بہت سا روپیہ ادا کرکے رہا ہوا ملا حسین کو جسمانی سزا اور بہت ذلت پہونچائی گئی اور شاہ خلیل اللہ کا قصاص کسی پر اسلیے عائد نہوا کہ ہنگامہ بلوائی تھا یا کسی خاص شخص پر اُن کے خون کا جرم ثابت نہوا اور بادشاہ نے اُنکے بیٹے حسین الحسینی (حسن علی شاہ) کی بہت خاطر دلشفی کی اور اُن کی تربیت اور تقویت کی غرض سے اُن کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیا فتح علی شاہ کی وفات کے بعد محمد شاہ کے جانشین ہونے مین جھگڑا پیدا ہوا اُسوقت حسن علی شاہ کرمان کا غدر فرو کرنے کے لیے بھیجے گئے اور اس بلوے کی بیخ کنی مین کامیاب ہوے اِس صلے مین اُنکو صوبہ مذکورہ کا عہدۂ گورنری مفوض ہوا اور دو برس کے قریب اِس عہدے پر رہے پھر محمد شاہ نے اُن کو وہان سے علیحدہ کرکے اپنے پاس بُلا یا یہ بادشاہ کے حضور مین نہ گئے قلعہ بم مین متحصن ہوگئے نواب فریدون مرزا گورنر فارس کی سفارش سے اُنکا قصور معاف ہوا اور محلات کے حاکم مقرر کیے گئے حسن علی شاہ کے پاس چونکہ دولت و ثروت اور معتقدون کی کثرت تھی اِس لیے سلطنت کی طرف سے ان کے خیالات اچھے نہین رہتے تھے ۱۲۵۵؁ھ ہجری مین محمد شاہ نے اثنائے سفر عراق مین بخشی علی خان کو شاہزادہ فرخ سیر مرزا والی ہمدان کی

Marfat.com

گرفتاری کے لئے بھیجا حسن علی شاہ کو یہ توہم ہوا کہ یہ میری گرفتاری کے لئے مامور کیا گیا ہے اسلئے کوہستان نراق مین چلے گئے حسن علی شاہ کے باپ کے وقت کے اور خود انکے زمانے کے بھی بہت سے آدمی اِن کے مرید کرمان مین تھے اور اُس ملک مین اُنکی شجاعت وسخاوت کی بڑی دھوم تھی کرمان مین تمام اسماعیلیہ ان کی جان نثاری کو موجود تھے حیدرآباد سندھ اور بندر عباس مین بھی انکے بہت سے ماننے والے تھے حسن علی شاہ نے اپنی سواریان محلات سے اُٹھا کر عتبات عالیات کی طرف روانہ کردین اور اپنے لئے بھی مکۂ معظمہ کی روانگی کا حکم حاصل کیا پھر جعلی احکام سلطنت کی جانب سے اس مضمون کے تیار کرکے کہ کرمان کی حکومت حسن علی شاہ کو دی گئی اپنے دوستون کے پاس بھیجدئے اور اپنی طرف سے انکو لکھا کہ رعایا کو میری اطاعت اور دوستی کی طرف مائل کیا جائے اور خود بندر عباس کی راہ سے طائف اور نجد کے بندرگاہون کو عبور کرکے کرمان پہونچنے کا تہیہ کیا جب یہ خبر شاہی حکام کو ہوئی تو بہمن مرزا بہاء الدولہ حاکم یزد اور فضل علی خان حاکم کرمان کے نام حسن علی شاہ کی گرفتاری کے لیے احکام صادر ہوئے حسن علی شاہ یزد پہونچے تو حاکم یزد دو توپین اور فوج لیکر بڑھا اور مقام مہریز مین حسن علی شاہ کو روک لیا اچھی طرح جنگ نہونے پائی تھی کہ رات ہو جانے کی وجہ سے حسن علی شاہ وہان سے آگے کو نکل گئے اور شہر بابک مین پہونچکر تمام افسران کرمان کو اپنی تشریف آوری کے احکام لکھے کرمان مین ایک بڑا آدمی مرجع خلائق رہتا تھا اُس کو لکھا کہ مین بیت اللہ کی زیارت کے ارادے سے مکۂ معظمہ کو جا رہا تھا کہ راستے مین پادشاہ کی طرف سے کرمان کی حکومت کی سند مجھکو پہونچی اس لیے مین کرمان کو آتا ہون آپ میرے استقبال کی تیاری کرین حسن علی شاہ کے دادا مدتون کرمان مین حاکم رہ چکے تھے اور خاندان عطاء الٰہی اور خراسانی آدمی اِن سے بہت عقیدت رکھتے تھے اسلئے تین چار ہزار آدمیون نے اِن کے استقبال کی تیاری کی کہ اسی عرصے مین فضل علی خان حاکم کرمان کے پاس سلطنت کی طرف سے یہ حکم جا پہونچا کہ حسن علی شاہ وہان آئین تو اُنھین گرفتار کرلینا چاہیے حسن علی شاہ نے اول شہر بابک کو فتح کیا اور یہان سے بہت کچھ زر و جواہر

Marfat.com

حاصل کرکے کرمان کی طرف بڑھے اور اپنے بھائی محمد باقر خان کو سیرجان پر قبضہ
کرنے کے لیے روانہ کیا باقر خان زید آباد تک پہونچنے پایا تھا کہ فضل علی خان حاکم
کرمان نے یورش کرکے اسکو گھیر لیا حسن علی شاہ مدد کو پہونچے اور بہت سے کشت وخون
کے بعد حسن علی شاہ کو شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ گئے پھر حسن علی شاہ نے
فوج جمع کرکے اسفندقہ کا قصد کیا اور اُسپر قبضہ کرکے بہت سی رسد جمع کر لی اور اب انکے
پاس رود بار اور بلوچستان کے آدمی کثرت سے جمع تھے فضل علی خان نے دو توپین
اور فوج لیکر یہان بھی حسن علی شاہ کو گھیر لیا اور ایسی شکست دی کہ وہ فرار ہوگئے اور
سردی کے سارے موسم مین مقام میناب مین رہکر فوج کے جمع کرنے مین مصروف رہے
موسم بہار آتے ہی کئی توپین اور بہت سی جمعیت لیکر بڑے تزک اور احتشام کے ساتھ
فتح کرمان کے قصد سے متحرک ہوے فضل علی خان نے اپنے بھائی اسفندیار خان اور
عبداللہ خان وغیرہ افسرون کی ماتحتی مین فوجین [illegible] علی شاہ کے مقابلے کو روانہ
کی حسن علی شاہ نے ہر ایک کو شکست دی اسفندیار خان مارا گیا اور حسن علی شاہ
اس جوش مین بڑھے چلے گئے کہ بردسیر [illegible] جا کر
ٹھہرے اور اب ان کی شجاعت اور فتحمندی کی تمام ملک مین دھوم ہوگئی اور قلعہ مشیز
مین بڑے استحکام کے ساتھ رہے اور جا بجا فتحین [illegible] فضل علی خان کرمان مین
حسن علی شاہ سے جنگ کرنا مناسب سمجھکر [illegible] آدمیون کو ہمراہ لیکر
حسن علی شاہ سے لڑنے کے لئے مشیز کو [illegible] شاہ [illegible] فضل علی خان
کا کچھ ایسا رعب چھایا کہ اُسکی آمد آمد [illegible] کی طرف
بھاگ گئے فضل علی خان نے بھی تعاقب [illegible]
حسن علی شاہ نے رخ کیا اور وہ پیچھے [illegible] جہان [illegible]
ختم ہوکر بلوچستان کی حد شروع ہوتی ہے فضل علی خان نے حسن علی شاہ کو گھیر لیا
اور اتنا کشت وخون کیا کہ دو تہائی آدمی [illegible] مارے گئے اور خود حسن علی شاہ
شب کے وقت تمام مال واسباب اور توپین اور ہمراہی چھوڑ کر وہان سے بھاگ نکلے

Marfat.com

فضل علی خان نے تمام سامان پر قبضہ کر لیا حسن علی شاہ کا لڑائی جھگڑا چار ماہ تک رہا تھا پھر حسن علی شاہ قندھار ہوتے ہوے سندھ مین داخل ہو گئے[ف۱]۔

حسن علی شاہ کی کچھ جائداد ہندوستان مین تھی اُن کے آنے سے ہندوستان کے طرفدار بہت خوش ہوے یہ نہایت نمودی لیاقت و فراست کے آدمی تھے انھین یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ایرانیون اور انگلستانیون کے اصول و برتاؤ مین کسقدر فرق ہے اُنکو برٹش انتظام سے موانست ہوئی اور اُنھون نے جلد تر اسکا ثبوت دیا کہ اول افغانی[ف۲] جنگ اور سندھ[ف۳] کی لڑائی مین قیمتی خدمات انجام دین اور جنرل سر چارلس نیپیر صاحب سے ملاقات کر کے اُنکے ساتھ سندھ کی جنگ و جدل مین شریک رہے اور جو سرحدی جرگے اُنکی سرغنائی کو تسلیم کرتے تھے اُنپر اپنا اثر ڈالا اس کے بعد اُنھون نے بمبئی اور پونہ مین سکونت اختیار کی اور گورنمنٹ سے اُنکو پنشن ملی اور ہز ہائنس خطاب عطا ہوا اور اِن کو دربار فارس سے **آغا خان** خطاب ملا تھا جو ان کے اور اِن کی اولاد کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے اماموں سے اسکا کچھ تعلق نہین ہے جب ۱۸۸۱ء مین آغا حسن علی شاہ نے چوراسی برس کی عمر مین انتقال کیا تو اُنکے بڑے بیٹے **آغا علی شاہ** اُن کے جانشین ہوے۔

آغا علی شاہ سر جیمس فرگسن صاحب کے عہد گورنری مین اُن کی مجلس واضع آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوے اُنھون نے ۱۸۸۵ء مین قضا کی وہ صرف چار برس اسماعیلیہ فرقے کے مقتدا رہے اُنھون نے انتقال سے ایک سال قبل اپنے خلف الرشید سلطان محمد شاہ کے سامنے گلو کو جو اُن کا فارسی کا ترجمان تھا گنان[ف۴] پڑھنے کا حکم دیا اسکا مطلب یہ تھا کہ خوجے شیعۂ امامیۂ اسماعیلیہ کے مذہب مین آگئے ہین اور اسلام شاہ اس زمانے کے امام بتلائے گئے تھے اور اُن کی گادی کے جانشین کو ہمیشہ امام سمجھنا چاہیے اور اُسکو بخوشی دسوندھ[ف۵] نذر کرنا چاہیے اور آغا علی شاہ اپنی زندگی مین

سلطان

[ف۱] یہ سارا بیان کتاب روضۃ الصفا ناصری کی جلد دوم سے نقل کیا گیا ہے ۱۲

[ف۲] ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک رہی تھی ۱۲

[ف۳] ۱۸۴۳ء عیسوی مین ہوئی تھی ۱۲

[ف۴] کاف فارسی اور حرف اول بعد نون مفتوح اور الف ساکن اور آخر نون کے اعلان کے ساتھ ۱۲

[ف۵] دال کے فتح اور سین کے ضمے اور واؤ معروف اور نون کے اعلان سے اسکے معنی دسوان حصہ ہے ۱۲

Marfat.com

سلطان محمد شاہ کو کمو دین احمد آباد کے قریب اپنے مرنے سے ایک ماہ پہلے اپنا جانشین
مقرر کر دیا تھا اور یہ رسم اس طرح ادا ہوئی کہ جماعت خانے مین ان کو لے گئے اور
ان کو تخت پر بٹھا کر جماعت کو حکم دیا کہ ان کے ہاتھ چومین دس برس کی عمر مین
سلطان محمد شاہ آغاخان کو موروثی ذمہ داری ملی انکی والدہ ایرانی فلاسفر
نظام الدولہ کی دختر تھین جو نہایت عقیل و فہیم تھین اُنھون نے تسلیم کیا کہ اگر مناسب
طور پر اعلیٰ درجہ معمور کرنا منظور رہے تو اعلیٰ درجے کی تعلیم دیجائے عربی فارسی کی کتابین تو
یہ دیکھ چکے تھے لیکن ان کے انگلش اتالیقون نے ان مین مغربی خیالات کو بڑی ترقی
دی انگلش کے عمدہ عمدہ مصنفون کی تصانیف کے پڑھنے کا ان کو ذوق و شوق ہو گیا
اس وجہ سے انکا انگلش زبان کا لب و لہجہ نہایت درست ہے وہ انگریزی انتظام کو
بہت پسند کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قدیم قواعد کی بہ نسبت جدید قواعد انتظامات عمدہ ہین
سنہ ۱۸۹۷ء مین آغاخان نے اپنے چچا آغا جنگی شاہ کی بیٹی سے شادی کی آغا جنگی شاہ
کو اثنائے سفر حج مین اُنکے مخالفون نے مار ڈالا تھا سنہ ۱۸۹۸ء مین آغاخان کو سی۔ آئی۔ ای کا
تمغہ ملا اور وہ یورپ کی سیر کو گئے اور ایوان ونڈزر مین ملکہ وکٹوریہ کی بجا آوری آداب
کا شرف حاصل ہوا اُسوقت آغاخان ایڈورڈ ہفتم کے کہ ولی عہد تھے دربار و پیش
کیے گئے اور اون کے ہندوستان آنے کے قبل یہ ملاقات رفتہ رفتہ دوستی کے درجے کو پہونچ گئی
آغاخان جب سے یورپ کی سیر کو گئے تھے تب سے اُنکے ساتھیون کے دو گروہ ہو گئے
اور جو لوگ انکے پیرون سے جدا ہو گئے وہ اثنا عشری خوجون کے نام سے موسوم ہوئے
اس علٰحدگی کا خاص سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون نے اس مذہب کو عمل کے
قابل اور آغاخان کو مذہبی سرغنائی کے لائق نہین سمجھا جب بارہ مقدس اشخاص کا ایک معبد
پالا گلی متصل سیمویل اسٹریٹ مین افتتاح کی وہ خوجے جو آغاخان کی سرغنائی کو
قبول نہین کرتے تھے اُنھون نے لوکل اخبارات مین اس بات کو شائع کرا دیا
آخر مین ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ کی صبح کو یہ بات پھر مشتہر ہوئی۔ جبکہ آغاخان کے بمبئی
مین داخلے کی خبر گرم ہوئی اس تفریق سے جو بد مزگی پیدا ہوئی تھی اُس سے آغاخان کے

Marfat.com

ساتھیون کو برہمی ہوئی اور بدلہ لینے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ جب اُنکا پیشوا ۹ مارچ کو بمبئی مین داخل ہوا تو اُن کو اپنی آرزو پوری کرنے کا موقع ملا مسجد کا ایک متولی جب مسجد سے نکل کر اپنے گھر کو جا رہا تھا تو اسپر حملہ کیا گیا اور اُسکے سر و سینہ اور چہرے پر چھریان ماری گئین جس سے وہ بیجان ہوکر گرا اسکے بعد اُنھون نے لال جی سجن اور قاسم تانجی میانی دوسرے متولیون پر حملہ کیا اور اُن کو شدید مجروح کیا۔

۱۸۔ مارچ کو آغا خان نے اسماعیلیہ خوجون کے سامنے زبان فارسی مین اس واقعہ کے متعلق اسپیچ دی اُنھون نے کہا مین نے تمکو تحریری اور نیز زبانی وعظ کے طریقے سے عوام مین اور پرایوٹ طور سے سمجھایا اور تمکو مشورہ دیا کہ صلح کل کا برتاؤ برتو اور باتون کو برداشت کرو اور اپنے کامون مین مصروف رہو اور زبانی یا دوسرے طریقون سے اپنے اُن بھائیون سے مداخلت نکرو جو تمھارے ہم خیال نہین مگر مجھے بڑا افسوس ہوا کہ ہمارے گروہ کے بعض متعصب ممبرون کو میرے وعظ کا مطلق اثر نہین ہوا مین نے تمکو آج یہان اس غرض سے جمع کیا ہے کہ مین تمکو متنبہ کرون کہ اگر آئندہ کوئی متعصب ممبر خون کرے گا یا کسی طرح کا فساد برپا کرے گا تو مین عوام مین اپنے ہند کے مقلدین اور مشرقی افریقہ شام۔ وسط ایشیا اور دیگر ملکون کے سفیرون کو مطلع کردونگا کہ میرا کوئی مذہبی تعلق خواجگان بمبئی سے نہین ہے اور آئندہ تمکو اپنے مذہبی مقلدین مین نہ سمجھونگا۔ اور نہ مین تم کو لکھونگا نہ تمھاری کوئی چٹھی قبول کرونگا۔ اصل یہ ہے کہ مین تمکو بالکل برادری سے خارج کردونگا۔ تمھارا فرض ہے کہ تم اپنے عزیزون اور دوستون کو اطلاع دو جو مین تم سے کہتا ہون اور تم اُن سے کہدو کہ ایسے تعصب آمیز جرائم جیسے ۹۔ مارچ کو بدذاتی اور بزدلی سے ہوئے تھے بے شک ایک وحشت انگیز حملہ ہے جو اپنے فوائد اپنے مذہب اور اپنے بھائیون پر کیا جاے۔ بھائیو جب مین تم سے کہتا ہون تو مین اس بات کا یقین کرتا ہون کہ اپنے مذہب کے متعصب ممبرون کو مطلع کردوگے کہ کیسا سخت روحانی نتیجہ تم سب کے لیے پیدا ہوگا تم کو معلوم کرلینا چاہیے کہ دوسرے لوگون کے مذہب کا ادب کرو اور اپنے مذہب کی سچائی پر کامل طور سے اتفاق رکھو اور یقین مانو کہ خون اور قتل

کے ایسے سفاکانہ اور وحشیانہ جرائم کے مرتکب ہونے والے کو کبھی سلطنت آسمانی نہ حاصل ہو گی کیونکہ منصف اور پیارے خدا کو جس پر ہم ایمان لائے ہین جرائم کی کثرت سے سخت نفرت ہو گی علی الخصوص جبکہ وہ عبادت کے نام سے کیے جاتے ہین۔

اگست ۱۹۰۲ء مین بادشاہ ایڈورڈ ہفتم نے جو تاج پوشی کا جشن لندن مین کیا تو اس موقع پر آغاخان بھی ہندوستان سے بلائے گئے اور اس تاج پوشی کے اعزاز مین ۲۶۔ جون سنہ مذکور کو جی سی ایس آئی خطاب عطا ہوا جرمن مغربی افریقہ مین آغاخان نے عمدہ خدمات کین اور لوگون کو اُس کام پر راضی کیا جس کو وہ لوگ ابتداءً ناپسند کرتے تھے شہنشاہ جرمن نے اِن خدمات کے جلدو مین آغاخان کو تمغۂ اسٹار آف پروشیا عطا کیا۔

ناظرین کی دلچسپی بڑھانے کی غرض سے آغاخان کی تسخیر کی داستان بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی جاتی ہے اس سے ہر شخص اندازہ کر لیگا کہ اُنکی خداداد عزت اور جاہ وجلال مسلمانون کے تنزل اور افلاس کے زمانے مین درحقیقت الف لیلہ کی کہانیون سے کم نہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کلکتہ مین آغاخان کی تشریف آوری کی خبر آئی خوجہ لوگون کے کلکتے مین بڑے بڑے کاروبار ہین پس کلکتے کے مقتدر خوجہ تجار نے ایک جلسہ کیا آناً فاناً مین تیس چالیس ہزار روپیہ آغاخان کے استقبال کے لیے جمع کر لیا آغاخان کا استقبال بالکل اس طرح عمل مین آیا جیسا کسی شاہنشاہ وقت کا ممکن ہوتا ہے ریلوے سٹیشن نہایت مکلف طریقے مین آراستہ تھا اور پلیٹ فارم سے باہر تک مخمل اور قالینون کا فرش بچھا ہوا تھا خوجے لوگ اور دیگر معتقدین نہایت ادب اور انتظار سے صف بستہ پلیٹ فارم پر کھڑے تھے کہ آغاخان گاڑی سے اُترے اگرچہ استقبال کرنے والون مین بڑے بڑے درجون کے رؤسا اور تاجر موجود تھے اور اُن لوگون کی آمدنی و دولت اُن کے لیے قارون زمان کا خطاب حاصل کر سکتی تھی مگر کسی کی مجال نہ تھی کہ آگے بڑھکر ہاتھ ملا سکے سب نے نہایت ادب سے جھک جھک کر دونون ہاتھون سے سلام کیا اور آغاخان نے نہایت خندہ پیشانی سے

Marfat.com

دونون ہاتھوں سے سلام لیا پلیٹ فارم سے باہر جم غفیر اُن کی زیارت کے لیے موجود تھا اور ایک چار گھوڑون کی گاڑی اُنکو قیام گاہ پر لیجانے کے لیے تیار تھی آغاخان نے چارون طرف سب کے سلام لینے کے لئے نگاہ دوڑائی اور پھر گاڑی مین سوار ہوگئے جسوقت گاڑی کو چلانے کے لئے حکم دیا گیا اُن کے چہرے پر کچھ پسینے کے آثار دکھائی دیتے تھے آغاخان نے ایک ریشمی رومال جیب سے نکالا اور پسینہ پونچھکر یہ رومال اپنے معتقدین کی طرف پھینکدیا معتقدین جنکے گھرون مین دنیا کی دولت بڑی افراط سے موجود تھی بے تحاشا اِس رومال پر جھپٹے اور آناً فاناً مین اُس رومال کی سیکڑون دھجیان اُڑ گئین جس کسی کے ہاتھ مین رومال کا ذرا سا حصہ بھی پڑا اُسنے اُسے آنکھون سے لگایا اور بڑی احتیاط سے جیب مین رکھ لیا دوسرے دن آغاخان نے اپنے معتقدین کے لیے دربار بازدید منعقد کیا اِس مکان کی زیبائش اور آراستگی قابل دید تھی آغاخان کے لیے ایک سونے کی کرسی بچھائی گئی تھی اور سنہری میز پر ایک سُنہری پیالہ بڑے سائز کا رکھا ہوا تھا معتقدین چارون طرف نہایت ادب کے ساتھ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اور اِن مین سے ایک ایک نمبروار اُٹھ اُٹھ کر آغاخان کے سامنے آتا تھا اور سر تسلیم خم کرتا تھا اُسوقت آغاخان پانون مین موزے نہین پہنے ہوئے تھے پس ہر مرید اپنی جیب سے عطر کی شیشی نکالکر آغاخان کے پانون پر عطر چھڑکتا اور رکرتا تھا اور اس عطر سے اپنے چند رومالونکو معطر کرتا تھا سونے کے پیالے کو عطر سے خالی کر کے اُسمین اپنی حیثیت کے موافق اشرفیان ڈال جاتا تھا۔

سر آغاخان نے دہلی کانفرنس مین اپنی اسپیچ مین ذکر کیا تھا کہ اسلامی تاریخ مین دو دن نہایت سیاہ گذرے ہین اول وہ دن جس روز حضرت عمر الخطاب شہید کیے گئے اور دوسرا وہ دن جس روز سلطنت عباسیہ کا خاتمہ ہوا تھا۔

خوجون کے عقائد وغیرہ کی تفصیل

حاجی بی بی بیوہ آغا مسعود شاہ نے آغا سلطان محمد شاہ پر بمبئی کی عدالت عالیہ

Marfat.com

مین بحیثیت دختر آغا جنگی شاہ سنہ ١٩٠٨ء مطابق سنہ ١٣٢٦ ہجری مین دعوی دائر کیا کہ وہ مشترکہ خاندانی جائداد کی جو ہندوستان اور ایشیاے کوچک مین ہے اور جس کی مالیت دو کروڑ روپے کی ہے حصہ دار ہے اور مدعیہ نے حسب قانون شرع محمدی فقہ اثنا عشری اپنا حق طلب کیا لیکن مدعا علیہ کی طرف سے کہا گیا کہ وہ اسماعیلیہ شیعۂ امامیہ ہے جن کے ہان عورتون کو ترکہ ملنے کا رواج نہین تو اس مقدمے کے ضمن مین اس فرقے کی بہت سی مذہبی و تاریخی باتین مختلف بیشیون مین خود آغا اور اُن کے متبعون نے بیان کین جن مین سے کچھ مناسب موقع باتین یہان لکھی جاتی ہین۔

خوجون کا عقیدہ یہ ہے کہ آغا خان فرقۂ اسماعیلیہ کے امام ہین اور انہین سے ہر ایک امام اپنے پیشرو امامون کے سلسلے کے ذریعہ سے علی کی روشنی حاصل کرتا ہے اور ان سب ائمہ کا سلسلہ علی تک پہونچتا ہے امامون مین آغا سلطان محمد شاہ کا نمبر اڑتالیسوان ہے آغا خان کے اور بھی بہت سے معتقد سواے خوجون کے ہین اُن مین سے گپتیون کا ایک بڑا گروہ ہند اور افریقہ مین ہے امامی اسماعیلیون کی تعداد ایران افغانستان روسی ایشیاے متوسط چینی ترکستان شام مصر اور شمالی افریقہ مین بحر روم کے کنارے پر ہے لوگ گپتیون کو ہندو خیال کر سکتے ہین مگر آغا خان کہتے ہین کہ مین انھین شیعۂ اسماعیلیہ سمجھتا ہون۔ خوجے مشرقی افریقہ مین بھی پائے جاتے ہین امامی اسماعیلی ایران مین اللہ عطای کہلاتے ہین ایشیاے متوسط اور چینی ترکستان مین وہ مولای کہلاتے ہین اور شام مصر اور شمالی افریقہ مین اسماعیلیہ کہلاتے ہین شام مین اُنکو دُرُوس بھی کہتے ہین افغانستان مین وہ مولای کہلاتے ہین جبکہ وہ ہند مین آتے ہین تو وہ بول چال مین بدخشانی کہلاتے ہین یہ تمام معتقد آغا خان کو نذرین دیتے ہین اور ہند مین وہ انکے پاس اپنے قائم مقام بھیجتے ہین جہان کہین وہ ہون دور اپنے ملک سے روپیہ اور سامان لاتے ہین وہ آداب بجا لاتے ہین اور روپیہ اُنکے

Marfat.com

سامنے رکھدیتے ہین شام سے بھی قائم مقام آتے ہین اور اسی طرح نذر کرتے ہین ایران
اور افغانستان والے بھی ایسا ہی کرتے ہین شمالی افریقہ کے معتقدین کم تعداد
مین ہین اور جب آغا خان یورپ کو جاتے ہین تو وہ آتے ہین اور وہ اُنھین مارسلیز مین
دیکھتے ہین اسکے قبل وہ ہندوستان مین آتے تھے مشرقی افریقہ والے آغا خان کو جبکہ
وہان جاتے ہین روپیہ دیتے ہین یا اُنکے حکم سے اُن کے ساہوکارون کو روپیہ
بھیجدیتے ہین یہ خیال کرنا غلط ہے کہ آغا خان کو نذرین قرآن کی ہدایات کے موافق
دیجاتی ہین جو کہ سیدون اور غربا اور مسافرون وغیرہ کو دینے کا حکم دیتا ہے - خوجے اپنی
آمدنی مین سے دسوان حصہ آغا خان کو دیتے ہین اور اس نذر کو **دسون** بولتے ہین
گنان مین اسکی ہدایت ہے یہ خوجون کا فرض ہے کہ اپنے امام کو نذر دین گنان مین
بہت سے بیانات ہین جو کہ اس بات کی صلاح معتقدون کو دیتے ہین کہ دسون
امام کو دین یہ لوگ جو اپنی آمدنی کا ایک بڑا حصہ آغا خان کو دیتے ہین تو وہ لوگ
خیال کرتے ہین کہ اگر وہ اپنے امام کو نذر دین تو وہ اس جہان مین سرسبز ہونے اور
صلہ حاصل کرنے کے علاوہ دوسرے جہان مین بھی نجات حاصل کرینگے بعض نذرین
آغا خان کو ڈاکٹر اور وکیل کی دیجاتی ہین اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ یہ آغا خان کو
اسلیے دیجاتی ہین کہ وہ ڈاکٹرون اور وکیلون کی اُجرت ادا کرین بلکہ یہ خیال کیا
جاتا ہے کہ دینے والے کو ڈاکٹرون اور وکیلون کے متعلق نقصان سے بری رکھین گے
اور اُن کو بیمار نہ ہونے دینگے اور نہ اُنکو وکیل کی ضرورت پڑنے دینگے اسکا سبب یہ ہی
کہ آغا خان کو گو خدا نہین سمجھتے یا خدا کی طرح پرستش نہین کرتے لیکن **اُنکو دنیا مین**
خدا کا قائم مقام تصور کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ **اُن مین علی کا نور ہی**
جو امام زندہ اور موجود ہو اُسکو **حاضر امام** کہتے ہین -
یہان بعض خوجونکے جوابات لکھے جاتے ہین جج یا وکیل مدعیہ کے سوالات بھی بعض بعض مقامات پر درج کیے جاتے ہین

جوابات

حاضر امام ۱۹-۲۱-۲۳ - رمضان کو نماز پڑھاتے ہین -

Marfat.com

ہم بارہؔ اماموں کی زیارت نہین پڑھتے۔
علی خدا ہے علی کے پہلے دسؔ اوتار ہوے ہین۔
ہم نمازون مین کبھی نہین پڑھتے۔
کوئی خوجہ حج کرنے اور کاظمین اور سامرہ کو نہین گیا۔
قرآن کو مین نہین مانتا جب قرآن نازل ہوا مین موجود نہ تھا۔
(سوال) قرآن کو بحیثیت مسلمان ہونے کے مذہبی کتاب جانتے ہو۔
(جواب) جس کی ہوگی وہ جانے۔
(سوال) تم مسلمان ہو۔
(جواب) ہان مگر دوسرے فرقے کے۔
(سوال) قرآن پر عمل کرتے ہو۔
(جواب) نہین۔
(سوال) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مانتے ہو۔
(جواب) ہان ہمارے مذہب مین بھی ایسا ہے۔
(جواب) نماز سال بھر مین دو دفعہ پڑھ سکتے ہین۔
تھانہ مین یون نہین ہوتی کہ وہان حاضر امام نہین ہوتا۔
علیؑ دسوین اوتار ہین محمدؐ اُنکے پیغمبر تھے۔
علاوہ ان جوابات کے بعض اور سوالات کے جوابات مین حضرت علیؑ خدا ظاہر کئے گئے ہین اور آغا سلطان محمد شاہ کو اُنکا مظہر قرار دیا گیا ہے۔
۳۔ اگست سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۵۔ رجب سنہ ۱۳۲۶ ہجری یوم دوشنبہ کے روزانہ پیسہ اخبار مین بھی یہ بیان درج ہے اور ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۸ کے ٹائمز آف انڈیا مین ذرا تفصیل سے چھپا ہے۔
دسؔ اوتار سے مراد یہ ہے کہ خدا نے دسؔ جسم اختیار کئے تھے اور گواہ نے یہ بھی کہا کہ مین علی اللہ سے یہ سمجھتا ہون کہ علیؑ مین خدا کا نور ہے گواہ نے پھر کہا کہ اسکا سبب

Marfat.com

کہ کیون ہم دس اوتار کی عزت کرتے ہین یہ ہے کہ ان مین دسوان اوتار بھی شامل ہے
جس کو ہم مانتے ہین ہم اُن کو مقدس مانتے ہین کیونکہ اُنکو پیر صدرالدین نے لکھا ہے
آغا حسن علی کی نسبت کہا کہ وہ امام تھے لیکن دنیا کے دوسرے حصص ہین وہ پیر بھی
کہلاتے تھے اور گنان مین یہ لکھا ہوا ہے کہ حاضر امام کے پیشکش مین کیکو حصہ دارنہ بنایا جائے۔
ان کے ہان دعا مین تمام امامون کے نام پڑھے جاتے ہین اور تمام پیرون کے نام
نہین لئے جاتے لیکن چند کے نام دہرائے جاتے ہین مسٹر جما بھائی جان محمد سوداگر
وشریف بمبئی نے بیان کیا جو ۸ جولائی ۱۹۰۸ء کے ٹائمز آف انڈیا مین چھپا ہے کہ
حاضر امام کا نام دعا مین ۷ دفعہ لیا جاتا ہے اور ہر دفعہ جب اُنکا نام لیتے ہین سجدہ
کیا جاتا ہے عدالت کے سوال کرنے پر گواہ نے کہا کہ تمام معتقدین جبکہ حاضر
امام کا نام آتا ہے سجدہ کرتے ہین جبکہ اُن کا حاضر امام آتا ہے جھکتے ہین۔
گواہ نے پھر **تل سفرہ** کی رسم بیان کی جو کھانے کی چند چیزون کا نیلام ہے
جس کے لیے جماعت خانے کے ممبر بولی دیتے ہین اور جو کہ بڑی بڑی قیمتون کو
خریدی جاتی ہین جو کہ اُن کی اصلی قیمت سے بہت زیادہ ہوتی ہین کیونکہ یہ چیزین
آغا خان کے لیے خریدی جاتی ہین۔
آب شفا (کربلا کی خاک کے ساتھ ملا ہوا پانی) معتقدین کو دیا جاتا ہے جو کہ
اُسکے لیے اپنے حاضر امام کو ثواب حاصل کرنے کے لئے روپیہ دیتے ہین۔
خاص پیر و معمولی دعا کے بعد یا ہفتے کے خاص دنون مین جلسہ کرتے ہین اور وہ
چند اختیاری نذرین حاضر امام کو دیتے ہین اور یہ لوگ خاندان کے کسی دوسرے شخص کو
سوائے آغا خان کے متبرک نہین سمجھتے خوجے اپنے جماعت خانے مین ایک چھپا ہوا
کارڈ جسپر پنجتن یعنی محمد علی فاطمہ حسن حسین علیہم السّلام کے نام ہوتے ہین
اپنے سر پر رکھتے ہین۔ ۲۳ رمضان کو ایک رسم ہوتی ہے جس سے خوجون کے
گناہ دُھل جاتے ہین یہ وہ دن ہے جس مین خوجے اپنے گناہون کا افسوس کرتے
ہین۔ آغا خان کے چلے جانے پر دسا اوتار پڑھتے ہین اس رات کو حاضر امام کا

ہاتھ نہین چوما جاتا کیونکہ یہ ماتم کی رات ہے۔

پیر

خوجون مین پیر بھی ہوتا ہے پیر کا کام یہ ہے کہ امام کی عدم موجودگی مین اُسکی نیابت کرے اور لوگون کو امامی اسماعیلی بنائے آغا سلطان محمد شاہ کا بیان ہے کہ میرے وقت مین کوئی پیر نہین پیر صدرالدین اِن مین بہت نامی گذرے ہین ہندوستان مین پہلے پیر صدرالدین آئے تھے جنکو خوجون کے اسماعیلی بنانے کے لیے اسلام شاہ نے بھیجا تھا انھین نے گنان اور دسا وتار یہ دو کتابین بنائی ہین جو خوجون کی مقدس کتابین ہین۔ خوجے صدرالدین کے ہاتھ سے اسماعیلی بنے ہین حاضر امام پیر کو مقرر کرتا ہے۔

علی جی کا مندر

۹- اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء مطابق یکم رمضان سنہ ۱۳۲۵ ہجری یوم چہارشنبہ کے روزانہ پیسہ اخبار مین مندرج ہے کہ پیر صدرالدین نے ہندوستان مین آکر ہندو قومون کے عقائد معلوم کرکے دعویٰ کیا کہ کرشن جی کے جس اوتار کا انتظار ہے وہ عرب مین ظاہر ہوگیا حضرت علی کرشن جی کے اوتار تھے اور مین اُنکا نائب ہون یہ دعویٰ ہندو قومون کے رسم ورواج اور مذہبی جذبات کی رعایت رکھکر پیش کیا گیا تھا دیسی زبانون مین صوفیانہ اور موحدانہ بھجن جن مین خدا ورسول اور علی کی تعریف اور صوفیانہ نصائح تھین تصنیف کئے گئے اور ہر علاقے مین داعیون اور مکھیون کے ذریعہ سے پھیلائے گئے اور پوشیدہ طور پر ہر علاقے مین علی جی کے مندر قائم کئے گئے جن مین علی جی کے پُجاری اور بھگت جمع ہوتے اور داعیون سے توحید الٰہی نعت رسول اور علی کے بھجن سنتے تھے بعض مندرون مین علی جی کی فرضی تصویرین بھی رکھی گئین تاکہ ہندوون کو اپنے قدیمی بتون سے کوئی واسطہ وتعلق ومیلان باقی نہ رہے اور رہمہ تن علی جی کے سچّے بھگت بن جائین جب اِس مین کامیابی ہوئی اور لاکھون آدمی اُس خفیہ مذہب مین شریک ہوگئے تو رفتہ رفتہ اُن کے خیالات کو

Marfat.com

اسلامی عقائد کی طرف مائل کیا گیا یہان تک کہ وہ اسلام مین جذب ہونے لگے مگر یہ سب پوشیدہ اور خفیہ عمل در آمد ہوا اور ہوتا ہے کیا مجال کہ کسی غیر مسلم کو ذرا بھی خبر ہوجائے جو اس طریقے مین داخل ہوتا ہے ایسا پختہ ہوجاتا ہے کہ کسی کے سامنے اپنے عقائد کے بھید ظاہر نہین کرتا آج کل اس جماعت کے پیشوا آغا سلطان محمد شاہ ہین لاکھون ہندو ان کو کرشن کا اوتار یعنی مظہر سمجھتے ہین۔

گپتی کی تحقیق

اُسی اخبار مین یہ بھی ہے کہ آغا خان اول کے پوتون مین سید امام الدین نامی ایک شخص گدی نشین خاندان سے جدا ہوکر احمد آباد مین چلے آئے اور یہان اُنھون نے اپنا علیحدہ مشن قائم کیا یہ امام الدین جنکو پیر امام شاہ کہا جاتا ہے اول تو علم سنسکرت حاصل کرتے رہے اور مدت تک جوگیون اور ہندو فقیرون کی صحبت مین رہکر ویدانت کے طریقے معلوم کئے اس کے بعد کام شروع کیا کہتے ہین کہ ایک دفعہ ہندوون کی ایک جماعت کاشی کے تیرتھ کو جارہی تھی امام شاہ نے اُنکو روکا اور کہا کہ تیرتھ تو خود تمھارے دل مین ہے اسکے بعد ویدانت کے طریقے سے ایک تقریر کی جس مین وجود ذات باری اور انسانی ہستی کے تعلقات کا بیان تھا ہندو امام شاہ کی دل آویز صوفیانہ باتون مین ایسے محو ہوے کہ وہ دن وہین بسر کیا اور سفر چھوڑ دیا رات کو ان سب نے خواب مین کاشی کا جاترا کیا اور ایسی مسرت اس جاترا سے ہوئی کہ وہ صبح بیدار ہوکر شاہ صاحب کے قدمون مین گر پڑے اور چیلا بنانے کی خواہش کی شاہ صاحب نے اُن کی بیعت لی اور حسب ذیل تعلیم دی خدا کو ایک مانو اُسکے رسول محمد پر ایمان لاؤ علی کو کرشن کا اوتار سمجھو امام شاہ کو نائب علی تقین کرو اپنے عقائد کو چھپاؤ اور گپتی رہو لباس ہندوانہ رکھو رسم ورواج قدیم پر قائم رہو گوشت مت کھاؤ نام مت بدلو پانچ وقت کی نماز تم کو ضرور نہین صرف یہ چاہیے کہ ان وقتون مین لا الہ الا اللہ الحمد للہ اللہ اکبر قل ھو اللہ کا وظیفہ چپکے چپکے

پڑھ لیا کرو وضو نکرو ورنہ تم پر شبہہ کیا جائے گا اسکے بدلے غسل کیا کرو روزے
رمضان مین نہ رکھو لوگ شک کرینگے رجب کے مہینے مین یہ فرض ادا کیا کرو زکوۃ تم پر
یہ ہے کہ آمدنی کا دسوان حصہ اپنے گرو امام شاہ کو دیا کرو چنانچہ ان سب احکام کی تعمیل
کی گئی اور گپتی لوگون کی تعداد بڑھنے لگی اِس وقت امام شاہ نے ایک کتاب لکھی
جس کا نام ست دینی ہے یعنی سچا کلام یا کلام الحق یہ گجراتی زبان مین مثنوی
مولانا روم کی طرز پر ہے جس کے شروع مین یہ ہے۔

پہلا سُر جن ہار دکھانو	اِس کو جپتا کچھ شک نہ آنو

یعنی اول خالق کائنات کی حمد کرو اور اسکی عبادت و یاد مین شک و شبہہ نہ لاؤ
امام شاہ کے نائب ہندوانہ لباس مین ست دینی بھجن گاتے پھرتے ہین اور لوگون کو
علی کے پنتھ مین داخل کرتے ہین اُنھون نے جگہ جگہ علی کے مندر بنائے جہان
گپتی لوگ جمع ہو کر دعائین کرتے اور بھجن سنتے ہین گپتی لوگون مین جب کوئی مرجاتا ہے
تو وہ جلایا جاتا ہے مگر اسکی ایک اُنگلی یا عضو کاٹ کر پیر کے زیر سایہ دفن کرتے ہین
آخر رفتہ رفتہ ان گپتیون کو بھی اسلام کی طرف کھلم کھلا کھینچا گیا اور ان مین سے
بہت علانیہ مسلمان ہونے لگے جو گپتی ظاہرا مسلمان ہوتا تو اُسکا جنیو پیر کو دیا جاتا
اور پیر اُس کو پرگھٹی (ظاہر) اور مومن یا شیخ کا خطاب دیتا تھا آج کل پیر کی درگاہ
مین ظاہری مسلمان ہونے والون کے جنیوون کا ایک بہت بڑا انبار لگا ہوا ہے
جو یادگار کے طور پر بحفاظت رکھا جاتا ہے گپتیون مین اس وقت پانچ چھ لاکھ
ہندو شریک ہین جن مین برہمن چھتری مرہٹہ بلیہ شرادت کنبی چار ڈھیڑ بھنگی
سب ہی قومین ہین اور ڈیڑھ لاکھ کے قریب پرگھٹی ہین یعنی جو علانیہ مسلمان
ہو گئے ہین یہ لوگ اسلام اور علی کے نام پر فدا ہین گپتی لوگون کو شناخت کرنا
ناممکن ہے وہ ظاہر و باطن مین ہندو نظر آتے ہین مگر ایک گپتی دوسرے گپتی کو
دیکھتے ہی فوراً پہچان لیتا ہے ایسا ہی ایک پرگھٹی گپتی کو اور گپتی پرگھٹی کو نظر
ڈالتے ہی سمجھ جاتا ہے کہ یہ ہمارے طریقے کا ہے امام شاہ کی اولاد مین گدی موجود ہے

Marfat.com

اور فقرا و مساکین کو حسب معمول سدا برت یعنی لنگر دیا جاتا ہے اور تمام علاقے کے مریدین کے نذرانے برابر جاری ہین جو ہندو نائبون کے ذریعہ سے وصول ہوتے ہین اور ہندو نائب کے واسطے سے خرچ ہوتے ہین اس گپتی ہندو نائب کو کاکا کہا جاتا ہے۔

فرقۂ دروز

تمدن عرب کے صفحہ ۲۸ مین مذکور ہے کہ دروز لبنان مین ایک فرقہ ہے جیسے فاطمی خلیفۂ مصر حاکم بامر اللہ کا پیرو ہے انکی تعداد اسوقت اڑھائی لاکھ نفوس کی ہے یہ نیم مسلمان اور نیم نصرانی ہین یہ لفظ دروس بھی آیا ہے۔

انسائکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۸۵۹ء کی جلد ساتوین کے صفحہ ۴۸۳ و ۴۸۴ مین لکھا ہے کہ حاکم بامر اللہ کا زعم یہ تھا کہ وہ خدائے تعالیٰ سے براہ راست گفتگو کرتے ہین بلکہ عقل الٰہی کے اوتار ہین اُنھون نے اپنے دعوے کا ۴۰۷ھ ہجری مین قاہرہ کی مسجد مین اظہار کیا اور اسماعیل درازی کی شہادت پیش کی۔ نئے طریقۂ مذہب کی لوگون نے اتنی مخالفت کی کہ درازی کو جان بچانے کی غرض سے بھاگنا پڑا۔ لیکن وہ اپنے معبود حاکم بامر اللہ کی علیحدگی کے زمانے مین اُنکا وفادار رہا اور لبنان کے نادان دروس لوگون کو اس مذہب مین لانے مین کامیاب ہوا۔

دروس کے اقوال کے بموجب ۴۱۰ھ ہجری مین یہ مذہب قبول کیا گیا ہے۔ اِس عرصے مین حاکم بامر اللہ اپنی خدائیت کے دعوے کے منوانے کی کوشش کرتے رہے حسن بن حیدر فرغانی کی حمایت ناکامیاب ثابت ہوئی لیکن ۴۰۸ھ ہجری مین ایک اچھا داعی اس مذہب کا ظاہر ہوگیا یعنی حمزہ بن علی بن احمد۔ وہ ایک ایرانی تھا اور وہ حاکم کا وزیر ہوگیا اُسنے صورت اور مادہ اس نئے مذہب کو عطا کیا اور اپنی ہوشیارانہ کوشش سے اِس مذہب کے مختلف اصولون کو موجودہ فرقونکے توہمات سے ملانے مین کامیابی حاصل کی اور اِس طرح بہت سے آدمی اِس نئے مذہب مین شامل ہوگئے ۴۱۱ھ ہجری مین حاکم مارے گئے تو حمزہ نے یہ کہا

Marfat.com

کہ وہ صرف کچھ عرصہ بسر کرنے کے واسطے چلے گئے ہین اور اُنکے حمائتیونکو تسلی دی گئی کہ وہ اُن کی کامیابی کے ساتھ لوٹنے کی امید رکھین۔ درازی جو حمزہ سے علیحدہ بطور خود اِس مذہب کی دعوت کرتا تھا اُسکو حمزہ نے کافر ظاہر کیا اور دروس بھی اُس سے نفرت کرنے لگے۔ مذہب کی اشاعت پر حمزہ کے حکم سے اِسمٰعیل بن محمد تمیمی اور محمد بن وہاب اور ابو خیر سلمہ بن عبدالوہاب بن سموری اور مکتانہ بہاء الدین مامور ہوے انہین سے آخر الذکر اپنی تصانیف کی وجہ سے قسطنطنیہ سے ہندوستان کی حد تک مشہور تھا وہ خطوط ہین جو اُسنے شہنشاہ قسطنطین ہشتم اور میجائیل لیفلے گومن کو لکھے ہین اُن ہین وہ اِس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ مسیح حمزہ کی شکل ہین دوبارہ ظاہر ہوے ہین۔ دروس اپنے آپ کو موحد کہتے ہین۔ اِن کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اُسکی تعریف نہین ہوسکتی اُسکا مقام نہین وہ غلطی نہین کرسکتا اُس ہین جذبات نہین اُس نے اپنے آپ کو دنیا ہین مختلف اَوتارون کی صورت ہین سلسلہ وار ظاہر کیا جنکی تعداد قریب ستر کے پہونچ گئی ہے۔ اُن ہین حضرت عیسیٰؑ شامل ہین اور حضرت محمدؐ شامل نہین اور آخری اُن ہین حاکم بامر اللہ ہین اُن ہین یہ نام بھی داخل ہین (۱) حضرت علی بن ابی طالب (۲) البرد (۳) علیہ (۴) موسل (۵) قائم (۶) معز (۷) عزیز (۸) ابوزکریا (۹) منصور۔ اب کوئی اوتار ظاہر نہین ہوسکتا۔ حاکم کی صورت ہین خدا نے آخری دفعہ ظہور کیا۔ اور رحم کا دروازہ ۲۶ف سال کھلا رہنے کے بعد ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا جبکہ اہلِ زمین کی تکلیفین اور ذلتین انتہا کو پہونچ جائینگی تو حاکم پھر دنیا کو فتح کرنے اور اپنے مذہب کو فوق دینے کے واسطے ظاہر ہونگے۔ خدا کی مخلوقات ہین سے پہلی مخلوق عقل الٰہی ہے جسنے حمزہ کی صورت ہین آخری دفعہ ظہور کیا باقی دوسرے درجے کی ادنیٰ مخلوقات کو اُسی نے بنایا ہے خداے تعالیٰ سے براہ راست تعلق صرف عقل الٰہی ہی کو ہے۔ عقل الٰہی کے بعد درجے ہین یہ چار مخلوقات اور ہین۔ روح۔ لفظ۔ سیدھا بازو۔ اور اُلٹا بازو۔ یہ چارون عقل الٰہی کے ساتھ ملکر خدا کا تخت

Marfat.com

سنبھالے ہوئے ہین اور یہ چارون مخلوقات بالترتیب اسماعیل درازی - محمد بن باب سلمہ بن عبدالوہاب اور بہاءالدین کی شکل مین ظاہر ہوئین اور اُن سے بھی نیچے درجے مین دوسرے روحانی کارپرداز مختلف مرتبے کے ہین - انکا عقیدہ یہ بھی ہے کہ انسانون کی تعداد نہ گھٹ سکتی ہے نہ بڑھ سکتی ہے اور ایک باقاعدہ تناسخ کا سلسلہ جاری ہے - نیکون کی روحین مرنے کے بعد چینی دروسون کی شکل مین حلول کرتی ہین اور بدونکی اونٹ یا کتون کی شکل مین ظاہر ہوتی ہین - اگلے تمام مذہب سچے مذہب کا نمونہ ہین اور اُن کی متبرک کتابون اور تصانیف کا ترجمہ باطنی طور پر کرنا چاہیے اور نئے لوگ مذہب مین داخل نہین کئے جا سکتے - اسلئے ایماندارون کو اپنے اصولون کو چھپائے رکھنا چاہیے اور غرض اس چھپانے سے یہ ہے کہ دروس کے مذہبی عقائد اُن کے لئے کسی خطرے کا باعث نہون اور اسی احتیاط کی وجہ سے اُنکو یہ اجازت ہے کہ ظاہری طور پر اُسی مذہب مین ہونے کا اظہار کر سکتے ہین جو کہ اُن کے قرب وجوار مین عام طور پر رائج ہو خاص اسی آخری اصول کی وجہ سے وہ مسلمانون کی نمازون مین بھی شریک ہوتے ہین اور عیسائیون کے گرجون مین بھی عیسوی رسم ورواج مین حصہ لیتے ہین - حمزہ کے سات حکمون کی پابندی لازم ہے (۱) پہلا اور بڑا حکم یہ ہے کہ بول چال مین سچائی اختیار کرنا چاہیے - لیکن صرف دروس کو دروس کے ساتھ (۲) اپنے بھائیون کی حفاظت کے لیے ہوشیار رہنا چاہیے (۳) ہر ایک کو دوسرے مذہب سے علٰحدہ رہنا چاہیے (۴) جو لوگ غلطی مین مبتلا ہین اُنسے قطعی علٰحدگی اختیار کرنی چاہیے (۵) ہر وقت خداے تعالٰی کے ہونے کا عقیدہ رکھنا چاہیے (۶) خدا کی مرضی پر کامل بھروسا رکھنا چاہیے (۷) خدا کے احکام کی پوری فرمان برداری کرنی چاہیے -

دروس کا عقیدہ یہ ہے کہ عبادت خداے تعالٰی کے ساتھ ایک قسم کی گستاخانہ مداخلت ہے اور انسان قضا وقدر کی طرف سے مجبور نہین ہے بلکہ اُسکو بالکل قدرت اور آزادی حاصل ہے - اپنے عقائد کو غیر لوگون سے پوشیدہ رکھنے کے اصول پر

Marfat.com

سختی سے مستحکم رہنا چاہیے. بلکہ مذہب. کے خاص خاص راز اپنے ہم مذہبون مین سے
سوا خاص خاص آدمیون کے عام آدمیون کو بھی نہ بتانا چاہیے اور یہ خاص خاص
لوگ جنکے واسطے اسرار مذہب بتانے کی اجازت دی گئی ہے **عاقل** کہلاتے ہین
جو کہ عربی لفظ عقل سے نکلا ہے اور ان عاقلون کے علاوہ باقی تمام دروس خواہ
کسی درجے پر ہون **جاہل** کہلاتے ہین ۔ بالغ آبادی مین سے پندرہ فی صدی
عاقل ہوتے ہین ۔ ہر کوئی دروس خواہ مرد ہو یا عورت عاقلون کے حلقے مین شامل
ہوسکتا ہے جو کہ اس بات کی مرضی ظاہر کرے کہ اس جماعت کے قوانین کی پابندی رکھے گا
اور ایک سال تک آزمائش مین پختہ رہکر دکھادے کہ اُسکے ارادے پختہ اور عقیدے
مضبوط ہین عاقلون کے درمیان مین کوئی قاعدہ درجون کے امتیاز کا نہین ہے اور
اگرچہ امیر بشیر شہاب عاقلون کا ایک شیخ مقرر کرتے تھے لیکن اس شیخ کو باقی عاقلون پر
کوئی خاص فوقیت حاصل نہین ہوتی تھی بلکہ خاص اثر زہد و تقویٰ اور قابلیت کی
خاص شہرت پر منحصر ہے ۔ اور ہر ایک عاقل کو تمبا کو اور شراب سے بچنا پڑتا ہے ۔
دروس کے عبادت خانے **خلوت خانے** کہلاتے ہین اور انکا مین ایک عبادت خانہ
ایسا ہے کہ جس مین ایک چراغ رات دن جلا کرتا ہے ۔ دروس اپنی مذہبی خاص رسم
کے وقت دوسرے مذہب والون کو آنے دیتے ہین اور جب کوئی ایسا آدمی آجاتا ہے
تو اُس وقت قرآن خوانی کرنے لگتے ہین ۔ اِن کے عقائد کا ماخذ باطنیہ خصوصاً
قرامطہ کے عقائد ہین اور اُن کو یہ یقین ہے کہ یہ چین سے آئے ہوے ہین اور اب بھی
چین مین اُن کے ہم مذہب موجود ہین حالانکہ چین مین کوئی دروس نہین اور نہ
چینیون سے انکی شکل و شباہت ملتی ہوئی ہے ۔

شمسی

آغا خان اسماعیلی کے معتقدون کی ایک جماعت کثیر ہندوون کا پردہ اپنے او پر
رکھتی ہے یہ آغا خانی ہندو شمسی کہلاتے ہین یہ گردہ پیر شمس الدین کی طرف
منسوب ہے ۔ گوجرانوالہ ۔ راول پنڈی ۔ ملتان ۔ دیرۂ اسماعیل خان ۔ دیرۂ

Marfat.com

غازی خان اور بعض دوسرے اضلاع مین شمسیون کی تعداد بہت ہے یہ نار اور جھیور قوم کے لوگ ہین اِن کی مذہبی کتابون کے مجموعے کا نام اَتھروَ وِید ہے یہ لوگ آغاخان کو اپنا مقتدا مانتے ہین اور مثل اوتار کے اُنکا ادب و احترام کرتے ہین۔

شمسی ہندوون کا فرقہ اپنے اور ہندو بھائیون سے بالکل علٰحدہ ہے ان لوگون کے نام ہندوون کے سے ہین اور ان کے گوترون اور ذات کے نام بھی ویسے ہی ہین مگر طرزِ معاشرت مین کسی قدر تبدیلی ہوگئی ہے یہ اپنے مردون کو دفن کرتے ہین شادی کا نام نکاح ہے جس کو انکا خاص پُرہت انجام دیتا ہے یہ لوگ ذبیحہ کے علاوہ اور کسی قسم کا گوشت نہین کھاتے اور نشی اشیا سے بالکل محترز ہین۔

مرید ہونے کے وقت چھینٹے کی رسم ادا کی جاتی ہے جس مین اُنکا پیر اُن کے مُنھ پر پانی چھڑکتا ہے اور اس مین مرید کو کچھ نذرانہ دینا پڑتا ہے جسکی تعداد شاید پانچ روپے تک ہے اسکے علاوہ اور کئی مراسم ہین جس مین کچھ نہ کچھ مرید کو چڑھانا پڑتا ہے سب سے بڑی رسم وَڈِی رِیت ہے جس مین پچھتر روپے دئے جاتے ہین۔ عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اور شام اور رات کو سندھیا کرتے ہین یہ لوگ جب اپنے مرشد سے ملاقات کرتے ہین تو ضرور کچھ نہ کچھ نذرانہ دیتے ہین جن مقامات مین شمسی ہندو آباد ہین وہان ایک جماعت خانہ ہوتا ہے جہان تمام مرید اپنی آمدنی کا آٹھوان حصہ جمع کردیتے ہین اور مکھیا اور کامری جو اسکے محافظ ہوتے ہین وہ اس رقم کو براہ راست اپنے مرشد کے پاس روانہ کردیتے ہین اسمین میت کی خیراتی اشیا بھی مجمع رہتی ہین اور نیلام کے بعد اُن کی قیمت روانہ کی جاتی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب مین شمسیون کی تعداد بیس پچیس ہزار ہے۔

شمسیون کے عقائد

روزِ اول سے ذات پاک کہ وحدہٗ لاشریک اُسے کہتے ہین بآرام تمام مقام امکان مین شراب استغنا پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس

ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا اُس سے جوش ہوا اُسنے چاہا کہ اپنی ذات وصفات کو ظاہر کرے تو اپنی ذات سے نور محمدی یعنی نور امامت یعنی نورست گورو برحما کو علیحدہ کیا اور اِسکے دید سے آپ عاشق اپنا ہوا جس سے کل عالم ظہور مین آیا اور اِسی شجرے سے سری کرشن مہاراج بھاگوت مین فرماتے ہین کہ کل سرشٹی کا ظہور مجھ سے ہوا ہے اور کل سرشٹی کا منبع مین ہون اور اِسی شجرے سے گورو برحما یعنی محمد مصطفےٰ نے فرمایا ہے کہ انا من نور اللہ وخلق من نوری یعنی مین خدا کے نور سے ہون اور میرے نور سے خلق اللہ ہے آج اُسی نورست گورو برحما سے کوئی زمانہ یعنی پل گھڑی پہر دن ہفتہ مہینہ برس صدی خالی نہین کیونکہ سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین کہ اے ارجن اگر میرا چرن پرتھمی پر نہو تو پرتھمی پرلے ہوجاے اور حضرت محمدؐ نے بھی فرمایا ہے کہ زمین امام سے کبھی خالی نہین رہتی۔

سنہ ۱۹۱۱ء سے شمسیون نے ہندوون کا پردہ اپنے اوپر سے اُٹھانا شروع کردیا ہے وجہ اِسکی یہ ہے کہ آریہ سماجی اخبارات نے سر آغا بہادر سلطان محمد شاہ کو اپنے اخبارات مین بُرا لکھنا شروع کیا یہ امر انکو ناگوار گذرا۔

زیدیہ

یہ گروہ زید بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب کی طرف منسوب ہے یہ لوگ حضرت علی کے بعد حضرت حسنؓ کو اُن کے بعد حضرت حسینؓ کو اُنکے بعد علی زین العابدینؓ کو اُن کے بعد اُنکے بیٹے زیدؒ کو امام مانتے ہین۔

سنہ ۱۲۱ ہجری اور بقولے سنہ ۱۲۲ ہجری مین زید بن علی نے ہشام بن عبد الملک مروانی پر خروج کیا تھا لوگون نے اُنکے خروج کے سبب بیان کرنے مین اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ عہد گورنری خالد بن عبد اللہ قسری مین عراق گئے خالد نے معقول طور سے جانی اور مالی انکی خدمت کی تھی پس جب یوسف بن عمر ثقفی گورنر عراق ہوا تو اُسنے ہشام بن عبد الملک کو یہ تمام حال لکھ بھیجا ہشام نے مدینے سے انکو بلوا کے خالد کے سامنے تصدیق کرانے کی غرض سے یوسف کے پاس عراق کو

Marfat.com

روانہ کردیا مدینے کو واپسی کے وقت قادسیہ مین پہونچ کے قیام کیا اہل کوفہ نے یہ خبر پاکے خط وکتابت کی پس زید اُن کی طرف چلے گئے داؤد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے جو ہمراہ تھے کوفے کی طرف واپس جانے پر زید کو بہت کچھ سمجھایا امام حسین کا ماجرا سنایا شیعہ بولے یہ خود امیر بننا چاہتے ہین اس وجہ سے آپ کو کوفے مین جانے سے روکتے ہین زید دم پٹی مین آکر کوفہ واپس گئے۔

اور بعض اسکا سبب یہ بیان کرتے ہین کہ زید بن علی اور عبد اللہ بن حسن مثنیٰ مین ایک مال موقوفہ جناب امیر کی بابت نزاع تھی رفع نزاع کی غرض سے یہ دونون اکثر عامل مدینہ خالد بن عبد الملک بن حرث کے پاس جایا کرتے تھے ایک روز اتفاق سے خالد کی مجلس مین دونون بھائی گتھ گئے باتون باتون مین طعن وتشنیع کی نوبت آگئی خالد اِن دونون کو حکمت عملی سے مشتعل کرتا جاتا تھا زید کو اُس کا یہ فعل ناگوار گذرا سخت ونا ملائم کلمات کہہ کے اُٹھ آئے دوسرے دن مدینے سے دمشق کی جانب روانہ ہوگئے ایک مدت تک ہشام نے حاضری کی اجازت ندی حیلہ وحوالہ کرکے ٹالتا رہا بالآخر زمانۂ دراز کے بعد اجازت دی دیر تک باتین کرتے رہے اثناے کلام مین ہشام نے کہا مین نے سنا ہے کہ تم میری مخالفت کرتے ہو اور خلافت کے متمنی ہو حالانکہ تم اسکے اہل نہین ہو پھر کچھ سوچ کے کہا اور اگر تمھارا یہ خیال قائم ہوگیا ہے تو بسم اللہ ہمپر خروج کرو آپ نے جواب دیا ہان مین ایسا خروج نہ کرونگا جو تم کو جبرنہ گذرے ہشام یہ سن کے خاموش ہوگیا اور آپ دمشق سے کوفے کی جانب چل کھڑے ہوئے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکے کہا کہ تم کوفے کو نہ جاؤ اُنکے قول وقسم کا کچھ اعتبار نہین ہے اُنھون نے ہمارے اور تمھارے جد امجد کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تم سے پوشیدہ نہین ہے زید بن علی نے اسپر کچھ توجہ نکی جون تون طے مسافت کرکے کوفے پہونچے پوشیدہ طور سے قیام کیا اور بعض کہتے ہین کھلم کھلا قیام فرمایا تھا عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے زید بن علی کو ایک خط نصیحتانہ لکھا اور اِس ارادے سے روکا لیکن اُنھون نے کچھ ساعت کی

آپ کے پاس کوفے مین عورت و مرد بکثرت آتے اور بیعت کرتے تھے تھوڑے ہی دنون مین ایک معقول جماعت ہوگئی جنکی تعداد بارہ ہزار تک پہونچ گئی تھی اور بعض کہتے ہین کہ تیس ہزار آدمی شیعہ تبرائیہ تھے ہین سے کہ اکثر اُن مین کیسانیہ اور مختاریہ تھے اور تھوڑے سے وہ لوگ تھے جو حضرت زین العابدین کی امامت کے قائل تھے جمع ہوگئے آپ نے تیاری کا حکم دیدیا اُن دنون کوفہ اور عراقین کا گورنر ہشام کی طرف سے یوسف بن عمر ثقفی تھا یوسف کو یہ خبر لگی تو اُسنے آپ کو تلاش کرایا لیکن آپ نہ ملے آپ نے یوسف کے خوف سے خروج مین تعجیل کی یوسف ان دنون حیرہ مین تھا کوفہ مین حکم بن الصلت امارت کر رہا تھا شیعان علی یہ سن کے کہ یوسف آپ کو تلاش کر رہا ہے گھبرائے کیونکہ جان جانے اور محبت کے امتحان کا وقت قریب آگیا تھا ایک جماعت نے زید شہید سے دریافت کیا کہ آپ شیخین کے حق مین کیا کہتے ہین زید نے کہا کہ مین اُن کو اچھا جانتا ہون اور میرے خاندان مین سے جس نے اُن کا ذکر کیا اُن کو نیکی کے ساتھ یاد کیا ہم مین سے کسی نے اس سے زیادہ نہین کہا کہ نبی علیہ السلام کی خلافت کے لیے سب سے زیادہ ہم مستحق تھے شیخین نے ہمارا حق ہمکو نہین پہونچنے دیا مگر اس بات سے اُن کا کفر لازم نہین آتا انھون نے مخلوق مین عدل و انصاف کیا قرآن اور سنت رسولؐ پر عمل کیا کسی پر ظلم نہین کیا شیعہ بولے کہ بنی امیہ بھی تو کہتے ہین کہ ہم کتاب خدا اور سنت رسول پر عمل و رآمد رکھتے ہین تو انکے ساتھ جنگ کے لئے تم کیون ہم کو بلاتے ہو اس صورت مین یہ بھی ظالم نہونگے زید شہید نے فرمایا کہ بنی امیہ کو حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے کیا مناسبت یہ تمام مسلمانون پر ظلم کرتے ہین شیعہ کہنے لگے تم ہمارے امام نہین ہمارے امام گذر گئے مراد اس سے امام محمد باقر تھے اور اب اُن کے بعد جعفر اُن کے بیٹے امام ہین اور بیعت توڑ کر اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے مگر خالص مخلص ہمراہ رہ گئے ان واقعات کے بعد حکم بن صلت نے یوسف کے حکم سے اہل کوفہ کو جامع مسجد مین جمع کیا اور زید بن علی کو تلاش کرایا آپ اسی کے وقت نکل کھڑے ہوے چند شیعہ نے آپ کے پاس مجتمع ہوکے آگ روشن کی اور یا منصور کی ندا دیدی

حلم نے مسجد کے دروازے بند کرا کے یوسف کو اس واقعہ سے مطلع کیا یوسف یہ خبر پاتے ہی کوفہ کے قریب آپہونچا اور دو ہزار سوارون اور تین سو پیادون کو کوفہ کی طرف بڑھنے کو کہا شیعہ یہ سُن کے داہنی بائین آنکھین چُرا گئے زید بن علی نے دریافت کیا یہ سب لوگ کہان گئے جواب دیا گیا جامع مسجد مین محصور ہین حاضرین شمار کئے گئے تو دو سو بیس نکلے جو سپاہ زید بن علی پر حملے کو آئی تھی اسکو نصر بن خزیمہ عبسی اور زید بن علی نے اپنے مردانہ حملے سے ہزیمت دی اور زید بن علی لڑتے بھڑتے انس بن عمار ازدی کے مکان تک پہونچے چونکہ اسنے بھی بیعت کی تھی آپ نے آواز دی باہر آنا تو در کنار صدائے برنخاست کا مضمون ہوا رفتہ رفتہ کناسہ پہونچے جہان پر اہل شام کا جمگھٹ تھا زید نے اُنپر بھی حملہ کیا اہل شام ہزیمت کھا کے منتشر ہو گئے شامیون نے پھر زید کا تعاقب کیا کوفہ کی گلیون مین ہلڑ سا مچا ہوا تھا آگے آگے زید بن علی تھے اور پیچھے پیچھے اہل شام تھے زید بن علی اہل کوفہ کی ایفاء بیعت سے ناامید ہو کے نصر بن خزیمہ سے بولے افسوس ہے کہ تم لوگون نے میرے ساتھ بھی حسین کا جیسا برتاؤ کیا نصر نے عرض کیا لیکن مین- واللہ مین تمھارے ساتھ جان دونگا زید نے مع نصر کے دار الرزق مین رات بسر کی صبح ہوتے ہی یوسف نے عباس بن سعد مزنی کو بسر گروہی لشکر شام زید بن علی کے مقابلے پر بھیجا آپ کمال مردانگی سے میدان جنگ مین آئے نصر بن خزیمہ اور معاویہ بن اسحاق بن زید بن ثابت دونون بازوون پر تھے اور آپ قلب مین ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد نصر مارے گئے مگر لشکر شام بھی میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا مغرب کا وقت آگیا تھا لڑائی موقوف ہو گئی عشا کے وقت یوسف نے اپنے ہمراہیون کو دوبارہ مرتب کر کے زید پر شبخون مارنے کو بھیجا لیکن اُنکے جان نثارون نے نہایت دلاوری سے پسپا کر دیا یوسف نے یہ رنگ دیکھ کے تیراندازونکو تیر باری کا حکم دیا جنگ کا عنوان بدل گیا لڑائی نہایت سختی سے جاری ہو گئی معاویہ بن اسحاق مارے گئے اتفاقاً ایک تیر زید کی پیشانی پر لگا جس کے صدمے سے طائر روح قفس بدن سے اُڑ گیا تاریخ الخمیس مین لکھا ہے کہ یوسف نے زید کے جسد کو برہنہ

Marfat.com

کرکے سولی دی اور چار سال تک اُنکا جسد یون ہی سولی پر رہا اور اُن کے بنر ریہ
مکڑی نے جالا پورا دیا تھا جو لوگ زید شہید کے ساتھ تھے وہ اپنے آپکو شیعہ خالص
کہنے لگے اور کہا کہ امام برحق یہی تھے کہ اپنے اسلاف کی طرح ظالم دشمنون سے لڑکر
مارے گئے اور اپنی جان امامت کی راہ مین دیدی اور امام کو یہی چاہیے کہ راہ خدا
مین کسی سے نہ ڈرے اور تلوار کے ساتھ نکلے اور کسی کی پشتی و رفاقت یا ترک
مدد کی پروا نہ کرے اور جو لوگ اُنسے جدا ہو گئے تھے اُنھین روافض کہنے لگے
بلکہ جب اُن جھوٹے شیعون نے ترک رفاقت کی تو خود زید شہید نے کہا تھا کہ یہ لوگ
روافض ہین[له]۔ غنیۃ الطالبین مین لکھا ہے کہ شیعہ وہ ہے کہ تفضیل ندے حضرت علی پر
اور رافضی وہ ہے کہ تفضیل دے حضرت علی کو حضرت عثمان پر۔
مولوی شبلی صاحب نے سیرۃ النعمان مین کہا ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ
مین لکھا ہے کہ زید بن علی نے بنی امیہ کے عہد مین جو بغاوت کی تھی امام ابو حنیفہ
اُس مین شریک تھے نامۂ دانشوران کے مولفون نے بھی ایسا ہی گمان کیا ہے
لیکن ہم اسپر یقین نہین کرسکتے جسقدر تاریخین اور رجال کی کتابین ہمارے سامنے ہین
ان مین کہین اسکا ذکر نہین حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک قابل ذکر واقعہ تھا غالبًا
اس غلط فہمی کا منشا یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا خاندان اہل بیت کے ساتھ ایک
خاص ارادت رکھتا تھا امام صاحب نے ایک مدت تک امام باقر کے دامن فیض مین تربیت
پائی تھی کوفے کی ہوا مین ایک مدت تک شیعہ پن کا اثر تھا ان اتفاقی واقعات نے
امام ابو حنیفہ کی نسبت یہ گمان پیدا کردیا۔ اور تاریخی شہادتین بالکل اس کے
خلاف ہین۔ انتہیٰ کلامہ حاصل حال یہ ہے کہ زمخشری نے کشاف مین اس آیت کی
تفسیر مین لا ینال عهدی الظّٰلمین لکھا ہے کان ابو حنیفة یفتی سرا بوجوب نصرة
زید بن علی رضوان الله علیه وحمل المال الیه والخروج معه علی اللص المتغلب المسمی
بالامام والخلیفة کالدوانقی واشباهه یعنی امام اعظم کوفی مخفی طور پر لوگونکو فتویٰ
دیتے تھے کہ زید بن زین العابدین کی مدد کرنا چاہیے اور لڑائی مین متغلب چورون

له دیکھو تاریخ طبری اور تاریخ کامل ابن اثیر اور غنیۃ الطالبین و تاریخ ابن خلدون و نامۂ دانشوران و روضۃ الصفا وغیرہ ۱۲

Marfat.com

مثل منصور دوانقی اور اُسکی طرح کے لوگون کے مقابل اُنکا ساتھ دینا چاہیے زمخشری کے اس قول کو نامۂ دانشوران اور فواتح سبعہ مین بھی نقل کیا ہے اور اسکی نقل کے بعد کوئی تکذیب نہین کی ہے اور جلد اول تفسیر کبیر مین لکھا ہے کہ یہ قصہ بھی مشہور ہے کہ زید بن علی نے ہشام بن عبد الملک مروانی پر خروج کیا تو امام ابو حنیفہ لوگونکو مخفی طور پر فتویٰ دیتے کہ زید بن علی کی مدد کرنا اور اُن کی رفاقت مین جنگ کرنا واجب ہے اور امام صاحب نے مدد کے لیے مال و اسباب زید بن علی کے پاس بھیجا اور صواعق محرقہ مین زید بن علی کے حق مین بیان کیا ہے ومن القائلین بصحۃ امامتہ وجواز خروجہ علی الظلمۃ ووجوب اتباعہ ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی یعنی زید بن علی کی امامت کی صحت کے امام ابو حنیفہ قائل تھے اور ان کے خروج کو اُس وقت کے حکام ظالم پر جائز قرار دیتے تھے اور اُن کی مدد اور شرکت کو واجب بتاتے تھے شاہ صاحب نے تحفہ مین اسی صواعق محرقہ کی اتباع کی ہے اگرچہ مولوی شبلی صاحب کی تحریر پر جو ہمارے وقت مین فن تاریخ مین کوس لمن الملکی بجا رہے ہین اور اُن لوگون کی نظرون مین جو علوم عربیہ سے نابلد ہین اور اُن کے مبلغ تحقیقات کا مدار اخبارات کی تحریرات پر ہے اور جو کسی قدر ترقی یافتہ ہین وہ تعلیم انگریزی کے کسی درجے مین پاس پا چکے ہین اعلےٰ درجے کے مورخ اور محقق ہین کسی امر مین شبہہ ظاہر کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہے مگر مولوی صاحب نے اِس واقعہ کا بے اصل ہونا جن وجوہ اور قرائن سے قرار دیا ہے اُن سے اِس واقعہ کی غلطی ثابت نہین ہوتی - ہم مولوی شبلی صاحب سے دریافت کرتے ہین (۱) شاہ صاحب کی تحریر اتنی شہادتون کے سامنے قابل وثوق ہے یا نہین اور یہ شہادتین معتبر ہین یا نہین اگرچہ زمخشری کو علم تاریخ سے مس نہ تھا جیسا کہ شبلی صاحب نے الفاروق کی جلد ۲ صفحہ ۲۷ مین اِسکی تصریح کردی ہے لیکن امام فخرالدین رازی نے جنکی تفسیر نہایت صحیح اور مستند خیال کی جاتی ہے اِس واقعہ کی تغلیط کیون نہین کردی - اور نامۂ دانشوران کے مؤلفون نے اِس روایت پر جو زمخشری نے تحریر کی کیون نہ اعتراض کیا بلکہ اعتراض تو درکنار اُسکو صحیح سمجھ کر خود بھی روایت کردی -

(۴)

(۲) مولوی صاحب کا یہ قول کہ تاریخی شہادتین بالکل اسکے خلاف ہین پکار کر یہ کہہ رہا ہے کہ مورخین نے اِس قصے کی تغلیط اور تردید کی ہے یا یہ لکھدیا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب نے زید بن علی کی مدد نہین کی تھی حالانکہ اکثر تواریخ کے ورق ورق لوٹ کر دیکھ لئے گئے کسی مورخ نے کوئی اس قسم کا لفظ نہین لکھا جس سے اِس بات پر دلالت ہو سکے کہ امام صاحب نے زید بن علی کی مدد نہین کی یا اُن کے خروج کو بُرا جانتے تھے یا یہ واقعہ غلط ہے نہایت کار یہ ہے کہ طبری ابن الاثیر ابن خلکان ابن خلدون ابوالفدا وغیرہ نے اِس قصے کو نہین لکھا ہے مگر جاے انصاف ہو کہ اِن مورخون نے اِس قصے کو غلط بھی نہین قرار دیا پس اُن کی خاموشی سے یہ غلط نہین ہو سکتا۔

(۳) اگر واقعی یہ قصہ غلط تھا تو مولوی شبلی صاحب کو لازم تھا کہ اِس بات کو نہایت مدلل کر کے وضاحت سے تحریر کرتے کہ امام صاحب کے زید بن علی کی مدد کرنے مین کیا قباحت تھی حالانکہ اُنھون نے ابراہیم کی علانیہ تائید کی تھی جو فرقۂ زیدیہ کے امام مشہور تھے اور اُنھون نے منصور دوانقی پر خروج کیا تھا اور یہ کسنے لکھا ہو کہ امام صاحب نے زید کی مدد نہین کی صرف اپنے قیاس وتخمین سے تغلیط کرنا قابل وثوق نہین۔

(۴) خاندان اہلِ بیت کے ساتھ اُس وقت کے اور نیز بعض مقدس آدمی عقیدت رکھتے تھے پھر اُن کی نسبت ایسی غلط روایت کیون نہ مشہور ہو گئی۔

(۵) مولوی شبلی نے کسی روایت ضعیف یا قوی کا کسی تاریخ کے حوالے سے تذکرہ تحریر نہین کیا کہ فلان تاریخ یا روایت مین یہ قصہ خلاف روایت مشہورہ کے موجود ہے۔

(۶) اکثر کتب اہل سنت مین اِس واقعہ کو تحریر کیا ہے اور آج تک کسی عالم اہلِ سنت یا شیعہ نے اِس قصے کی تردید نہین کی۔

(۷) کیا طبری یا کامل وغیرہ تواریخ مین کوئی کلی یا جزئی واقعہ فروگذاشت نہین ہو گیا کیا بالاستیعاب سب واقعات لکھ لیے گئے ہین۔

(۸) کیا امام ابوحنیفہ کے تمام مخفی وعلانیہ واقعات قلم بند ہو گئے ہین۔

(۹) کیا زمخشری یا امام فخرالدین رازی یا مؤلف صواعق محرقہ وغیرہ کوئی تاریخ کی

Marfat.com

کتاب لکھتے تو ان کا پایہ طبری یا کامل یا تاریخ ابن خلدون یا وفیات الاعیان یا ابوالفدا وغیرہ کے سامنے قابل اعتبار نہوتا۔

(۱۰) کیا جن لوگون نے اِس واقعہ کو لکھا ہے اُن سے مولوی شبلی زیادہ نقاد یا علوم عربیہ و تواریخ کے زیادہ ماہر ہین۔

(۱۱) کیا مولوی شبلی کی نظر تمام تواریخ اور اسماے رجال کی کتابون پر حاوی ہوگئی ہے بوجوہ مذکورہ جس طرح یہ قصہ مشہور ہے اسی طرح اُس کی صحت ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس قدر مخلص زید کے ساتھ رہے تھے اُنھون نے اپنی جانون کو زید کی طرف منسوب کردیا اور مذہب جداگانہ نکال لیا ان مین سے عمدہ داعی یہ لوگ ہین۔ یحییٰ بن زید بن علی بن حسین شہید کربلا بعض زیدیہ اِن یحییٰ کو امام مانتے ہین۔ اور یحییٰ بن حسین بن ہاشم کہ حسن بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کی نسل سے تھے انھون نے اپنا لقب ہادی رکھا اور ۲۸۰؁ہجری مین خروج کیا اور یمن اور حجاز کے شہرون پر قبضہ کرلیا اور احکام نام ایک کتاب فقہ زیدیہ مین تصنیف کی اور انکے بیٹے مرتضیٰ بھی زیدیہ کے مذہب کے داعی تھے اور حسن بن احمد بن یحییٰ بن حسین اور یحییٰ بن احمد بن یحییٰ بن حسین یہ دونون بھی زیدیہ کے دعاۃ مین سے تھے اور یہانتک زیدیہ کا مذہب خالص رہا کہ اصحاب کبار پر تبرا نہین کرتے اور زید سے بہت سے نصوص اِس مدعا پر نقل کرتے ہین اور سب کو نیکی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگرچہ امامت جناب امیر کا حق تھا مگر اُنھون نے خود خلفاے ثلثہ کو دیدی اور کہتے ہین کہ بیعت خلفا کی خطا نہ تھی اِس لیے کہ جناب امیر اُس سے راضی تھے اور معصوم خطا و باطل سے راضی نہین ہوتا ہے زیدیہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ مقرر کرنے مین مصلحت تھی اِس لیے کہ حضرت علیؓ کی تلوار ابھی دشمنانِ دین کے خون سے خشک نہوئی تھی اور رعداوتین دلون مین موجود تھین اگر اُنھین خلیفہ کردیتے تو شاید دین مین خلل پڑجاتا اور انتظام بگڑ جاتا اور حضرت ابوبکرؓ کے مقرر کرنے مین جھگڑون کے دفعیہ کا خیال تھا اِن کا سارا مذہب امامت کے باب مین اہل سنت وجماعت کے مذہب کے موافق تھا

Marfat.com

مگر فرق اِسقدر ہے کہ اِن کے نزدیک امام کا فاطمی ہونا شرط ہے اور جب وہ فاطمی کسی غیر فاطمی کو امامت سپرد کردے تو اُس کی امامت منعقد ہوجاتی ہے لیکن یہ حال اُن لوگون کا تھا جو خاص زید شہید کے متبع تھے پھر بعض زیدیہ نے بعض باتین اسماعیلیہ و امامیہ کے مذہب مین سے لیکر مذہب زیدیہ مین داخل کرکے آپ داعی اِس مذہب کے بنے اور ہر ایک کے متبعین سے ایک ایک فرقہ مقرر ہوگیا جیسے ابو الجارود کہ کنیت اُس کی ابو النجم ہے اور سلیمان بن جریر اور ابتر ثومی اور حسین بن صالح اور نعیم بن یمان اور یعقوب وغیرہ مگر سب زیدیہ مین شمار ہوتے ہین اور زیدیہ کی راے یہ ہے کہ امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے بعض زیدیہ کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے اور اکثر زیدیہ کے نزدیک دلیل سمعی سے اور اُن کے نزدیک امام کا معصوم ہونا واجب نہین - زید بن علی بن امام حسین بن امیر المؤمنین علی واصل بن عطا رئیس معتزلہ کے شاگرد تھے اُصول عقائد کو اُسی سے لیا تھا یہ واصل اپنے وقت کا امام معتزلہ تھا اور جنگ صفین وجمل مین حضرت علیؑ کے برسرِصواب ہونے مین اِس کو تردد تھا ایک دن زید نے اِس عقیدے کو بسبیل تذکرہ بیان کیا محمد باقرؑ انکے بھائی نصیحت کرنے لگے بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ایسے شخص سے علم حاصل کرتے ہو جو تمھارے دادا سے بدظن ہے - نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے کہ سارے زیدیہ اصول مین معتزلی ہین مگر مسئلۂ امامت مین معتزلہ سے مخالف ہین زید بن علی کا مذہب واصل بن عطا سے لیا گیا ہے انتہی سید شریف نے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ ہمارے زمانے مین زیدیہ مقلد ہین اصول عقائد مین اعتزال کے طریق پر ہین اور فروع مین مذہب حنفیہ کے طریق پر مگر چند مسائل مین خلاف رکھتے ہین اسعاف الراغبین مین لکھا ہے کہ زید کے شاگرد واصل ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ اُسکے مذہب پر ہوںؔ - کتاب الازہار مین کہ فقہ زیدیہ عہ مین ایک معتبر کتاب ہے

عہ مسئلہ امامت ۲ ان زیدا معتزلیا شیخ من لی ن عطا ولم یلزم واصل بن اخذ عن وکان ممن مین لکھا ہے کے حالات بن زید شہید اسعاف الراغبین

عہ احمد بن یحییٰ بن المرتضیٰ المہدی لدین اللہ متوفی ۸۴۰ھ کی تالیف ہے ۱۲

Marfat.com

کتاب السیر کے اندر لکھا ہے کہ زیدیہ کے نزدیک وجوب امامت کا طریق شرع ہے اور زیدیہ کہتے ہین کہ جس شخص مین یہ خصلتین ہون علم زہد شجاعت اور اولاد فاطمہ زہرا سے ہو حسنی ہو یا حسینی اور بعض نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ صبیح الوجہ بھی ہو اور کسی طرح کی آفت اُس مین نہو اور وہ تلوار کے ساتھ خروج کرے اور لوگون کو اپنی امامت کی طرف بُلائے تو امامت اُسکی منعقد ہوجاتی ہے کتاب الازہار مین مذکور ہے کہ کوئی آدمی نہ دعوت سے امام بن سکتا ہے نہ امام مقرر کئے جانے سے جب تک اُس مین امامت کی شرطین موجود نہ ہون جن مین سے کچھ خلقی (پیدائشی) ہین اور کچھ اکتسابی۔ شرائط خلقی یہ ہین (۱) مکلف (یعنی بالغ ہو) (۲) مرد ہو (۳) آزاد ہو (۴) علوی فاطمی ہو اگرچہ آزاد کیا ہوا ہو اس طرح کہ کوئی مرد فاطمی کسی کی کنیز سے عقد کرے اور اُس کنیز سے بیٹا پیدا ہو تو یہ بیٹا فاطمی علوی ہے مگر مملوک ہے جب اِس بیٹے کو کنیز کا مالک آزاد کردیگا تو اِس مین امامت کی صلاحیت پیدا ہوجاے گی مگر ایسا مرد جس کی نسبت علوی دعویٰ کرے کہ میرے نطفے سے ہے اور غیر علوی کہے کہ میرے نطفے سے ہے اُس وقت تک امامت کے قابل نہین جب تک یہ مقرر نہوجاے کہ یہ علوی کا نطفہ ہے غیر کا نطفہ نہین (۵) حواس اور اعضا درست ہون۔

اور شرائط اکتسابی یہ ہین (۱) علوم دینی کا مجتہد ہو (۲) صاحب عدالت ہو (۳) سخی ہو اس بات مین کہ جہان مال خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرے بیکار نہ خرچ کرے (۴) مدبر ہو یعنی اُس کی راے زیادہ تر صائب ہو (۵) جری اور بہادر ہو ایسے محل پر جہان اپنے سلامت رہنے کی امید ہو (۶) ایسے وقت مین دعوت کرے کہ اُس کی دعوت سے پہلے کسی شخص جامع الشرائط کی جانب سے دعوت امامت نہو چکی ہو اور کوئی اور ایسا آدمی امام نہ مان لیا گیا ہو کیونکہ جب امامت کی دعوت اِسکی دعوت سے قبل شروع ہو کر تسلیم کرلی گئی ہے تو وہ پہلا شخص امام ہے پھر دوسرے جامع الشرائط کو اپنی ذات کی طرف دعوت نکرنا چاہیے بلکہ پہلے شخص کی طرف دعوت کرنا چاہیے نہین تو یہ دوسرا شخص باغی

Marfat.com

قرار پائے گا اور ایک زمانے مین دو امامون کا ہونا صحیح نہین۔
امام کو اِن نو کامون کے سوا اور کچھ نکرنا چاہیے (۱) حدود یعنی اُن سزاؤن کا قائم کرنا جو شرع مین معین ہین (۲) جمعہ اور جماعت کا قائم کرنا (۳) مسلمانون مین حکام مقرر کرنا (۴) احکام جاری کرنا (۵) جس پر کسی کا حق ہو تو اسکو ادا کرنے کے لیے مجبور کرنا (۶) واجبات دینی جیسے نماز و روزہ وغیرہ کی لوگون سے تعمیل کرانا اور اُن چیزون پر ان کو پابند کرنا (۷) مصالح عامہ کے لئے والی مقرر کرنا مثلاً جن لوگون کے لیے ولی مقرر کرنے کی ضرورت ہو اُنکے ولی مقرر کرنا (۸) کفار سے جہاد کرنا باغیون کو زیر کرنا (۹) زکوۃ وغیرہ حقوق مالیہ لوگون سے وصول کرنا۔
جب امامت کی دعوت متواتر طور پر کسی مسلمان کو پہونچے تو اُسکو چاہیے کہ اُسمین شروط امامت کو تلاش کرے جب کامل الشروط ثابت ہو تو اسکی دعوت قبول کرلے کیونکہ اگر دعوت ایسی حالت مین قبول نکریگا تو اُسکی عدالت ساقط ہو جائیگی یعنی اُس کا تقوی اور پرہیزگاری اور مروت باقی نرہیگی گواہی اُسکی قبول نہوگی غنیمت مین سے مال نپائیگا اور جو امام کے ساتھ دل سے عداوت کرے وہ مخطی ہے اور جو زبان سے عداوت ظاہر کرے وہ فاسق ہے اور جو ہاتھ سے بھی مخالفت کرے وہ محارب ہے اور اُس باغی کے لیے غنیمت سے حصہ ہے جو امام کی بعض معاملات مین مدد کرے اور ہر مجتہد مصیب ہے اصح یہی ہے اور زندہ امام کی تقلید مرے ہوے امام کی تقلید سے اولی ہے اور جو امام زیادہ علم رکھتا ہو خواہ مردہ ہو یا زندہ اُسکی تقلید اولی ہے اور اہل بیت مین سے ائمہ مشہور اپنے غیر سے تقلید کے لیے اولی ہین۔ اور کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ امامت کا طریق دعوت ہے۔ شارح کہتا ہے کہ اکثر زیدیہ جیسے جارودیہ اور قبریہ اور صالحیہ کے نزدیک ثبوت امامت کا طریق دعوت ہے اور دعوت کے معنے یہ ہین کہ لوگون کو بلائے کہ کفار سے جہاد کرین حدود اور جمعہ اور جماعت قائم کرین باغیون کو مغلوب کرین غزوات مین ساتھ دین ظالمون اور کافرون کی صحبت سے حتی الامکان بچین ابن جبیر نے اپنے سفرنامے مین واقعات ماہ جمادی الاولی ۵۷۹ھ ہجری

Marfat.com

ین لکھا ہے کہ حرم شریف مین اہلِ سنت کے چار امام ہین اور فرقۂ زیدیہ کا ایک
امام ہے اِس شہر مین اکثر شرفا کا مذہب زیدیہ ہے اور یہ لوگ اذان مین
حي علی الفلاح کے بعد حي علی خیر العمل اور اضافہ کرتے ہین نماز جماعت
کے ساتھ نہین پڑھتے ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہین اور مغرب کی نماز اہلِ سنت کے
امامون کے بعد ادا کرتے ہین ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ زید کی
شہادت کے بعد زیدیہ مین امام کی نسبت اختلاف ہوگیا کچھ زیدیہ اُن کے بیٹے
یحییٰ کو امام ماننے لگے جو خراسان مین گئے اور امامت کے لیے ریشہ دوانی کرنے لگے
اور بلخ مین پہونچ کے حریش بن عمرو کے مکان پر مقیم ہوے پس جب ولید تخت نشین
ہوا تو یوسف نے نصر بن سیار گورنر خراسان کو لکھ بھیجا کہ حریش کے مکان سے یحییٰ بن
زید کو گرفتار کرکے بھیجدو نصر نے یحییٰ کو گرفتار کرکے قید کردیا اور ایک اطلاعی عرضداشت
ولید کے پاس بھیجدی مگر ولید نے یحییٰ اور اُن کے ہمراہیون کو رہا کرادیا یحییٰ مع اپنے
ہمراہیون کے بلخ سے روانہ ہوکر سرخس مین پہونچے نصر نے وہان سے اُن کو نکلوا دیا
مجبور ہوکے نیشاپور مین چلے آئے یحییٰ کے ساتھ ستر آدمی تھے چونکہ روزانہ سفر کی تکان سے
سب کے سب تھک گئے تھے اِس وجہ سے ان لوگون نے چند سواریان خرید کی تھین عمرو
بن زرارہ حاکم نیشاپور نے یہ حال نصر کو لکھ بھیجا اُسنے جنگ کرنے کا حکم دیدیا عمرو دس ہزار
کی جمعیت سے مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی عمرو اور اُسکے بہت سے ساتھی مارے گئے میدان
جنگ یحییٰ کے ہاتھ رہا خاتمۂ جنگ کے بعد یحییٰ نے ہرات کی طرف کوچ کیا نصر نے یہ خبر پاکر
مسلم بن احور مازنی کو یحییٰ کے تعاقب مین روانہ کیا جوزجان مین مڈبھیڑ ہوگئی ایک نہایت
خونریز جنگ کے بعد یحییٰ مارے گئے اور آپ کے کل ہمراہی بھی کام آئے مسلم نے یحییٰ کا سر
ولید کے پاس دمشق بھیجدیا اور نعش جوزجان مین صلیب پر چڑھادی وہ برابر صلیب پر
چڑھی رہی یہانتک کہ ابومسلم خراسانی خراسان پر مسلط ہوا اور اُسنے نعش کو صلیب پر سے
اُتروا کے دفن کردیا اور یحییٰ کے جو جو قاتل ملے اُن کو قتل کر ڈالا۔ یحییٰ بن زید نے
محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ کی امامت کے لیے وصیت کی تھی ان محمد کو

Marfat.com

نفس زکیہ کہتے ہیں نفس زکیہ نے حجاز میں خروج کیا اور مہدی کے لقب کے ساتھ مشہور ہوئے نفس زکیہ منصور عباسی کے لشکر سے شکست کھا کر مارے گئے اُنھوں نے اپنے بھائی ابراہیم کے لیے وصیت کر دی تھی ابراہیم نے بصرے میں خروج کیا ابراہیم کے ساتھ عیسیٰ بن زید بن علی سجاد بھی تھے فوج منصور کے ہاتھ عیسیٰ اور ابراہیم دونوں مارے گئے پس یہ ابراہیم زیدیہ کے آٹھوین امام ہیں اور بعض کتابوں میں محمد نفس زکیہ کو زیدیہ کا چھٹا امام اور ابراہیم کو ساتوان امام بھی لکھا ہے اور یہ اُن لوگوں کی رائے کے مطابق صحیح ہو سکتا ہے جو یحییٰ بن زید شہید کو مذہب زیدیہ کا داعی قرار دیتے ہیں دوسرے زیدیہ کہتے کہ محمد نفس زکیہ کے بعد محمد بن قاسم بن علی بن عمر امام ہوئے یہ عمر زید بن علی سجاد کے بھائی تھے محمد بن قاسم نے طالقان میں خروج کیا مگر معتصم کے لشکر نے اُن کو مغلوب کر کے گرفتار کر لیا اور ایک گروہ زیدیہ کا کہتا ہے کہ یحییٰ بن زید کے بعد اُن کے بھائی عیسیٰ امام ہیں اور یہ وہی عیسیٰ ہیں جو ابراہیم کے شریک ہو کر منصور سے لڑے اور مارے گئے اور یحییٰ کے بعد امامت اُن کی اولاد میں قرار دیتے ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ کے بعد اُن کے بھائی ادریس بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ امام ہیں جب حسین بن علی بن حسن مثنیٰ نے خلیفہ ہادی عباسی کے عہد میں خروج کیا تو یہ ادریس اُن کے ہمراہ تھے اور ۱۶۹ھ میں مقام فخ میں جو مکے کے قریب طائف کی طرف واقع ہے لشکر ہادی کے ہاتھ سے حسین مارے گئے تو ادریس مصر کی طرف بھاگ گئے اور وہاں سے اندلس کی جانب چلے گئے اور اقصائے مغرب کے شہر طنجہ میں دعوت شروع کی زنگیوں نے اُنکی دعوت قبول کی اور بہت سا ملک اُنکے قبضے میں آ گیا جب ادریس کی شوکت و قوت بڑھ گئی تو رشید عباسی نے سلیمان بن جریر کو کہ زیدیہ کا متکلم تھا ادریس کے پاس بھیجا جسنے ان کو زہر دیکر مار ڈالا ادریس کی ایک کنیز کو حمل تھا جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام بھی ادریس رکھا اور وہ بڑھکر باپ کا قائم مقام ہوا جنات الفردوس میں لکھا ہے کہ جب سلطنت اندلس بنی مروان کے ہاتھ سے نکل گئی تو یہ ولایت بھی بنی ادریس کے ہاتھ میں آ گئی لیکن بڑے بڑے شہر

Marfat.com

اور اچھے اچھے مقام آل تاشفین کے ہاتھ مین رہے اور اُنکے بعد بنی عبدالمومن نے اُن پر قبضہ کر لیا اُن کے بعد بنی مزین کے قبض و تصرف مین آگئے یہانتک کہ سنہ ۵۹۰ھ مین تمام ملک افریقہ بنی ادریس کے زیر نگین ہوگیا جب بنی ادریس کی حکومت مٹ گئی تو زیدیہ کا کام ابتر ہوگیا۔ ابو نصر بخاری کہتا ہے کہ ابراہیم اکبر بن امام موسی کاظم نے یمن مین مامون عباسی خلیفۂ بغداد کے عہد مین خروج کیا تھا اور وہ فرقہ زیدیہ کے ایک امام تھے۔ زیدیہ کے ایک داعی نے جسکا نام حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن حسن بن زید شہید ہے سنہ ۲۵۰ ہجری مین طبرستان مین خروج کیا انکو داعی کبیر اور داعی اول کہتے تھے سنہ ۲۵۲ مین اُنھون نے سلیمان بن طاہر پر حملہ کیا اور اسکو طبرستان سے نکالکر تمام ملک پر قبضہ کر لیا یہ نہایت خونریز تھے ان کی حکومت مین بہت سے آدمی مارے گئے اور اکثر اشراف سادات قتل ہوے بیس سال حکومت کرکے سنہ ۲۷۰ مین وفات پائی داعی کبیر کے بعد اُن کے بھائی محمد داعی کے لقب سے ملقب ہوئے اور احمد ابو الحسن کو جو داعی کبیر کا بہنوئی تھا شکست دیکر تمام حکومت طبرستان پر سنہ ۲۷۱ مین قبضہ کر لیا اور سترہ سال ۷ ماہ حکومت کرکے محمد بن ہارون سرخسی صاحب اسماعیل بن احمد سامانی کے مقابلہ مین مارے گئے یہ محمد اتنے نیک سیرت تھے کہ ایک شخص کو جس نے اقرار کر لیا تھا کہ مین یزید بن معاویہ کی اولاد سے ہون اُس قدر حصہ دیا جس قدر بنی عبد مناف مین سے ایک ایک شخص کو دیا تھا اور فرمایا کہ اللہ ایک شخص کو دوسرے کے گناہ کی وجہ سے عذاب نہ دیگا۔ لہذا خون حسین کا تجھ سے مواخذہ نہین۔ زیدیہ مین سے ناصر اطروش نے دیلم مین اِس مذہب کی طرف دعوت شروع کی ہزارون آدمی اُن کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اُنکا نام حسن بن علی بن حسن بن علی بن عمر ہے اور یہ عمر زید بن علی سجاد کے بھائی ہین۔

یعقوب بن داؤد بن طہمان شیعی جب مہدی خلیفۂ عباسی کا وزیر ہوا تو اُسنے زیدیہ کو کل ممالک محروسہ کے معزز و ممتاز عہدون پر مقرر کر دیا۔

Marfat.com

زیدیہ کے بعض عقائد

سارے زیدیہ کا مثل امامیہ کے یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کا ارادہ حادث ہے اور اُسکا ارادہ
سارے موجودات پر عام و محیط نہین بلکہ بہت سے موجودات اُسکے بلا ارادہ پیدا ہوگئے ہین
جیسے شر اور آفت اور کفر اور معصیت اور یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ کی بعض مرادین واقع نہین
ہوسکتین اور شیطان اور کافرون کی واقع ہوجاتی ہین اور زیدیہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ بعض
کافرون کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان اور مغویان نبی آدم اُسے گمراہ کردیتے ہین
اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ انکے سامنے نہین چل سکتا یہی عقیدہ امامیہ کا ہے اور کہتے ہین
کہ تکلیف اللہ تعالیٰ پر واجب ہے یہی مذہب امامیہ کا ہے برخلاف اہل سنت کے
کہ اُنکے نزدیک اللہ پر تکلیف واجب نہین بلکہ وہ ابرار پر فضل ہے اور فجار کے حق مین عدل ہے
شرح مواقف مین لکھا ہے کہ زیدیہ آٹھ فرقے ہین جن مین قدر مشترک زید بن علی کی
امامت ہے ان مین سے اکثر کے نزدیک ائمہ کا ایک وقت بلکہ ایک مقام مین متعدد
ہونا جائز ہے مروج الذہب مین کہا ہے الزیدیۃ کانت فی عصرہم ثمانیۃ فرق
یعنی زیدیہ اپنے زمانے مین آٹھ فرقے تھے اور اُن مین مرتبہ اور ابرقیہ اور عقبیہ اور
یمانیہ اصحاب محمد بن یمان کوفی یہ چار نام لکھے ہین بغیر تفصیل کے اور چار نام یہ لکھے ہین
یعقوبیہ اور ابتریہ اور جریریہ اور جارودیہ اور نفائس الفنون مین کہا ہے کہ زیدیہ
پانچ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ صالحیہ چوتھا فرقہ ناصریہ کہ یہ شریف ناصر الکبیر کے
متبع ہین جنکی قبر آمل مین ہے پانچوان فرقہ ابو الحسینیہ جو متبع ہین شریف ابو الحسین کے
جو دیلم مین مدفون ہین ہم جس ترتیب سے یہان فرقے لکھینگے وہ شرح مواقف کے مطابق ہے
اول فرقہ جارودیہ صاحب کشاف اصطلاحات فنون نے اِس فرقے کے
بیان مین حروف کی عجیب تصحیف کردی ہے صفحہ ۱۹۵ مین کہا ہے جارددیہ زیدیہ کا
ایک فرقہ ہے ذکران کا باب زائے معجمہ کی فصل دال مہملہ مین کیا جائیگا اور صفحہ مذکور مین
جارودیہ کا لفظ رائے مہملہ و واو و دال مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر اعراب نہین لکھے

Marfat.com

اور زیدیہ کے بیان مین صفحہ ۶۱۴ مین جارودیہ کے عقائد بھی ذکر کیے ہین جو شرح مواقف وغیرہ مین موجود ہین اور صفحہ ۲۲۳ مین جارودیہ راے مہملہ اور واو وزاے معجمہ کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابی الجاروز کے اصحاب ہین۔ کشکول بہائی مین مذکور ہے کہ جارودیہ ابوالجارود بن زیاد بن معبد عبدی کے اصحاب ہین اور مجمع البحرین مین بیان کیا ہے کہ اِس فرقے کا رئیس خراسان کا باشندہ تھا اور اُسے ابوالجارود زیاد بن منذر عبدی کہتے تھے۔

شرح مواقف مین مسطور ہے کہ امام محمد باقر نے اسکا نام سرحوب رکھا تھا سرحوب ایک شیطان ہے نابینا کہ دریا مین مقیم ہے اور مجمع البحرین[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ سرحوب طویل کے معنے مین ہے اِسی لیے اِس فرقہ کو سرحوبیہ بھی کہتے ہین اِس فرقے کا عقیدہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کی امامت کے لیے نص کردی تھی مگر نص وصف کے ساتھ تھی نام کے ساتھ نہ تھی جناب سرورکائنات نے حضرت علیؑ کا نام نہین لیا تھا بلکہ جو خصلتین اور علامتین اور نشانیان اپنے بعد امام مین بتائی تھین ارباب فراست نے اُن سے جان لیا کہ مراد آپ کی جناب امیر کی ذات فائض البرکات ہے کوئی اور نہین اِس لیے کہ وہ سب خصائل انھی مین موجود ہین دوسرون مین موجود نہین پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی امامت پر ایسی نص کی جو نام لینے کی برابر ہے اور صحابہ نے سرور کائنات کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر کو اختیار کرکے انکو خلیفہ بنایا تو یہ کام نص رسول کے خلاف کیا اور لوگ حضرت علیؑ اور حسن وحسینؑ اور اُن کی اولاد کی بیعت کے ترک کرنے سے کافر ہوگئے مواقف مین لکھا ہے کہ جارودیہ کا مذہب یہ ہے کہ امامت حسنؑ اور حسینؑ کے بعد اُنکی اولاد مین شورے سے ہے جو کوئی ان مین سے تلوار کے ساتھ خروج کرتا اور حق کی طرف بلاتا ہوگا اور امور دین کا عالم اور شجاع ہوگا وہی امام ہے اُس کی اطاعت واجب ہے اِسی لیے یہ کہتے ہین کہ اگر دو امام ایک زمانے مین دو مقامو نپر حکومت کرتے ہون اور اُن مین امامت کی شرطین جمع ہون اور اطاعت اُنکی

لوگون

[1] جلد اول مجمع البحرین مین لغت سرحب مین لکھا ہے فی الحدیث سرحوب قلت وما السرحوب قال الطویل ۱۲ منه

Marfat.com

لوگون نے تسلیم کر لی ہو اور مفترض الطاعت مان لیا ہو تو یہ بات جائز ہے اور یہ قول اجماع سلف کے خلاف ہے[1]۔ شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ جارودیہ معتزلہ اور خوارج اور اہل سنت کے ساتھ اس بات مین متفق ہین کہ امامت اہل حل وعقد کے اختیار کر لینے سے بھی ثابت ہو جاتی ہے اور ان کو ائمہ کی ترتیب اور توقف اور امام منتظر مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ حضرت علی سے امامت حضرت حسنؑ کو پہونچی اور حضرت حسنؑ سے حضرت حسینؑ شہید کربلا کو اور امام حسینؑ سے امام علی زین العابدین کو اور اُن سے زید شہید کو اور زید سے اولاد امام حسنؑ کو اور اِس سلسلے مین محمد بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط مین امامت کے تمام خصائل جمع تھے وہی امام منتظر ہین یہ محمد منصور کے عہد مین دعوت امامت کی وجہ سے مدینہ مین مقتول ہوئے اور یہ لوگ اُن کے مقتول ہونے کے منکر ہین ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ محمد بن عبداللہ جلدی خروج کرینگے اور زمین کو عدل سے بھر دینگے اور بعض جارودیہ کی رائے یہ ہے کہ محمد واقعی مقتول ہو چکے ہین اور اُن کے بعد امامت محمد بن قاسم بن علی بن عمر بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب کو پہونچی جنھین صاحب طالقان کہتے ہین یہی امام منتظر ہین انھون نے معتصم کے زمانے مین خروج کیا اور گرفتار ہوئے معتصم نے انھین قیدخانے مین رکھا وہین انتقال کیا پس یہ لوگ اُن کی موت کے منکر ہین اور بعض کہتے ہین کہ امامت اُنکے بعد یحییٰ بن عمرو بن یحییٰ کو پہونچی جو حسین ذی الدمعہ بن زید شہید بن علی زین العابدین کی نسل سے تھے اِن یحییٰ نے مستعین باللہ کے عہد مین محمد بن عبداللہ بن طاہر حاکم عراق پر خروج کیا تھا کتب تواریخ اور انساب کی کتابون مین ان کا نام صاحب شاہی ذکر کرتے ہین یحییٰ مستعین کے عہد مین مارے گئے مگر یہ لوگ اُن کی موت کے منکر ہین اور ملل ونحل شہرستانی مین جو یحییٰ کو عمر بن یحییٰ بن زید شہید کا فرزند لکھا ہے یہ غلطی ہے اسلیے کہ نسابین کا اسپر اتفاق ہے کہ یحییٰ

Marfat.com

بن زید شہید نے کوئی اولاد نہین چھوڑی نامۂ دانشوران مین ابن عقدہ جارودی کے حالات مین اِس کی صراحت کی ہے یحییٰ نے چونکہ کوفہ مین خروج کیا تھا اِس لیے صاحب کوفہ مشہور ہین۔

دوسرا فرقہ کینیہ یہ فضل بن وکین کے پیرو ہین اور تمام باتون مین جارودیہ کے موافق ہین مگر طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کو کافر بتاتے ہین باقی صحابہ کو بُرا کہتے ہین تیسرا فرقہ سلیمانیہ ہے جسے جریریہ بھی کہتے ہین یہ لوگ سلیمان بن جریر کے متبع ہین اور غنیۃ الطالبین مین سلیمان کے باپ کا نام کثیر لکھا ہے اِس فرقے کا اعتقاد یہ ہے کہ امامت نام شورے کا ہے درمیان خلق کے اور دو مسلمانون کے مقرر کرنے سے بھی منعقد ہو جاتی ہے کشکول بہائی مین لکھا ہے کہ ان کے نزدیک امامت کا طریق بیعت ہے اور بیعت و اجتہاد کے ذریعہ سے حضرت ابوبکر و عمر کی امامت کے منعقد ہو جانے کا اعتراف کرتے ہین پھر کبھی یہ لوگ اس اجتہاد کو صواب قرار دیتے ہین اور کبھی خطا جانتے ہین اور انکے نزدیک امامت مفضول کی فاضل کے موجود ہوتے صحیح ہے اور سلیمان یہ کہتا تھا کہ لوگ ترک بیعت حضرت علیؑ سے کافر نہین ہوئے بلکہ خطا وار ہوے کہ افضل کو چھوڑ دیا یہ جارودیہ کی تکفیر کرتے ہین اسلیے کہ وہ صحابہ کی تکفیر کرتے ہین مگر سلیمانیہ طلحہ اور معاویہ اور بی بی عائشہؓ کو کافر جانتے ہین اِس وجہ سے کہ اُنھون نے حضرت علیؑ سے جنگ کی تھی اور حضرت عثمان بن عفان کو بھی کافر بتاتے ہین بسبب اُن خلاف امورات جاری کرنے کے جو اُنھون نے اپنی خلافت مین نکالے تھے اور اہل سنت کہتے ہین کہ وہ سارے فتور اُن کے اقارب بنی امیہ کے تھے نہ حضرت عثمانؓ کے اُن لوگون نے مخلوق پر دست درازی کرنا شروع کی تھی چھیڑ کرنے لگے تھے وہ جبراً پیر آن پڑا اختلاف کثیرہ پیدا ہو گئے عثمان رضی اللہ عنہ پر مواخذات کیے گئے اور سلیمانیہ کے نزدیک حضرت علیؓ نے کسی کی امامت پر نص نہین کی بلکہ بعد اُنکے امر شورے ہو گیا۔

چوتھا فرقہ بتریہ کہ ثومیہ بھی کہلاتے ہین تحفۂ اثنا عشری مین لکھا ہے کہ مغیرہ

Marfat.com

بن سعد کے اصحاب ہین جو ابتر کے لقب سے مشہور تھا لب اللباب فی تحریر الانساب اور اتحاف ذوی الالباب مین لکھا ہے بتریہ بفتح بائے موحدہ و سکون تائے فوقانی اور شرح مواقف مین ہے کہ بتیریہ بتیر ثومی کے اصحاب ہین اور تعریفات سید شریف اور تعریفات ابونصر مکی مین بھی لکھا ہے کہ بتیریہ بتیر ثومی کی طرف منسوب ہین اور بتیریہ مین بائے موحدہ کے بعد تائے فوقانی اور اُسکے بعد یائے تحتانی ہے اور مروج الذہب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقے کا نام ابتریہ ہے چنانچہ حالات ہشام مین ہے ثم الفرقة السادسة المعروفة بالابترية وهم اصحاب كثير الابتر والحسن ابن صالح جنی اور ملل ونحل شہرستانی مین ہے البترية اصحاب كثير النوى الابتر اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین ہے بتریہ اتباع ہین حسن بن صالح بن کثیر ابتر کے اور ترجمۂ ملل ونحل مین تبریہ کو اصحاب کثیر بن تبری لکھا ہے اور بہبہانی نے تعلیقہ مین لکھا ہے البترية بضم الباء وقيل بكسرها منسوبون الى كثير النومی لانه كان ابتر اليد وقيل الى المغيرة ابن سعيد يعنی تبریہ مین بائے موحدہ مضموم ہے اور بعض کے نزدیک مکسور ہے اور یہ فرقہ کثیر نومی کی طرف منسوب ہے چونکہ اسکا ہاتھ کٹا ہوا تھا اسلیے ابتر کہلاتا تھا پس اسکے فرقے کو بھی کو تبریہ کہنے لگے کیونکہ عربی مین ابتر مقطوع اور ناتمام کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ فرقہ مغیرہ بن سعید کی طرف منسوب ہے اور صواعق محرقہ کی یہ عبارت ہے البترية و يقال لهم التومية اصحاب بتير التومی وهو المغيرة بن سعد الملقب بالابتر یعنی بتیریہ کو تومیہ بھی کہتے ہین اور یہ بتیر تومی کے متبع ہین جسکا نام مغیرہ بن سعد اور لقب ابتر تھا بہرصورت اس نام مین بڑا اختلاف ہے کوئی تبریہ لکھتا ہے کوئی تبیریہ بیان کرتا ہے کوئی ابتریہ بتاتا ہے اسی طرح کوئی ثومیہ تحریر کرتا ہے کوئی تومیہ اور کوئی نومیہ یہ لوگ امامت مین سلیمانیہ کے موافق ہین مگر کہتے ہین کہ حضرت علی امامت کے لئے اولیٰ وافضل ہین گو حضرت ابو بکرؓ بھی امام تھے اور اُنکی امامت خطا نہ تھی نہ کفر بلکہ خود حضرت علی نے اُن کو امامت دیدی اور حضرت عثمان کی تکفیر نہین

Marfat.com

کرتے ہین اُن ہین متوقف ہین اسواسطے کہ اُن کے حق ہین جناب امیر کا سکوت اور رضامندی اِن کے خاطر خواہ ثابت نہوئی اور کہتے ہین کہ جناب امیر اپنی بیعت کے بعد سے امام ہوئے توضیح المقال ہین بعض فضلا سے نقل کیا ہے کہ تبریہ کے نزدیک تقدیم مفضول کی فاضل پر جائز ہے۔

پانچوان فرقہ نعیمیہ ہے یہ نعیم بن یمان کے مقلد ہین اور غنیۃ الطالبین ہین ابو نعیم بن یمان لکھا ہے یہ سارے عقائد ہین تبریہ کے موافق ہین مگر حضرت عثمان کو کافر جانتے ہین باقی صحابہ کو نیکی سے یاد کرتے ہین۔

چھٹا فرقہ یعقوبیہ ہے یعقوب بن علی کوفی کے اصحاب ہین یہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی امامت کے قائل ہین اور رجعت کے منکر ہین مگر بعضے یعقوبیہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے تبرا کرتے ہین اور اموات کے دنیا ہین قیامت سے پہلے رجوع کرنے کے قائل ہین۔

ساتوان فرقہ خشبیہ صواعق محرقہ ہین لکھا ہے کہ یہ لوگ خلف بن عبدالصمد کے اصحاب ہین خشبیہ انکا اس وجہ سے نام ہے کہ جب سلطان وقت پر اُنھون نے خروج کیا تھا تو ان کے پاس اسباب جنگ اور ہتھیار نہ تھے صرف لکڑیان اور لاٹھیان لیکر مقابل ہوئے تھے اور خشب زبان عربی ہین لکڑی کو کہتے ہین جیسا کہ نفائس اللغات ہین لکھا ہے انکا عقیدہ یہ ہے کہ امامت نام ہے شورے کا اولاد بی بی فاطمہ ہین اگر کوئی شخص امام بن جاے تو اُسپر خروج کرنا واجب ہے معارف ہین ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم بن اشتر نے عبیداللہ بن زیاد سے بغاوت کی تو اُسکے اکثر ساتھیون کے پاس لکڑیان تھین اِسلیے خشبیہ کہلاے پس اس سے معلوم ہوا کہ خشبیہ ابراہیم بن اشتر کے اصحاب ہین میرے نزدیک زیدیہ ہین جو فرقہ خشبیہ لکھا جاتا ہی

Marfat.com

وہ ابراہیم کی طرف منسوب نہین ہوسکتا اسلیے کہ ابراہیم پہلے کیسانی تھا اور مختار کا معاون تھا جس کو محمد بن حنفیہ نے خون حسین کا معاوضہ لینے پر مامور کیا تھا اور وہ کھلم کھلا محمد بن حنفیہ کی دعوت دیتا تھا ابراہیم نے عبداللہ بن مطیع کی جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا تمام قوت پامال کر کے مختار کی حکومت جمائی تھی اور اسی نے موصل مین ابن زیاد اور اہل شام کو زیر وزبر کیا تھا اور اُس وقت ابراہیم کے ساتھ زبردست لشکر اور بہت ساسامان جنگ اور نامی نامی شہسوار جنگ آور تھے اور مختار کے مارے جانے کے بعد ابراہیم زبیری ہو گیا تھا اور مصعب برادر عبداللہ بن زبیر کے ساتھ عبدالملک بن مروان کے مقابلے مین مارا گیا تھا

آٹھوان فرقہ صالحیہ یہ حسن[ع۱] بن صالح بن حی کی طرف منسوب ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی فاطمی صفت شجاعت وسخاوت وعلم کے ساتھ متصف ہو اور تلوار لیکر خروج کرے وہ امام ہے اور یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کی امامت کو ثابت رکھتے ہین کیونکہ ان کے نزدیک فاطمی اور علوی ہونا امامت کے شرائط مین سے نہین یہ کہتے ہین کہ امام قریش مین سے کسی ایک خاندان کا آدمی ہونا چاہیئے[ع۲] ۔ اور حضرت علی کو تمام صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اور حضرت عثمان کے حال مین متوقف ہین نہ اُنھین مؤمن جانتے ہین نہ کافر اس لیے کہ حضرت علیؓ کی زبان سے اُن کے حق مین فضائل بھی منقول ہین اور رذائل بھی۔

امامیہ

اب غور سے سنو کہ امام کا مقرر کرنا زمانۂ نبوت کے ختم ہونے کے بعد واجب ہے یا نہین اور واجب ہے تو کیا خدائے تعالیٰ پر واجب ہے یا خلق پر واجب ہے اور ثبوت اِس وجوب کا دلیل شرعی کے ساتھ ہے یا عقلی کے۔

خوارج[ع۳] یہ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا مطلقاً واجب نہین جائزات مین سے ہی

ع۱ یہ لفظ شرح مواقف اور تجرید کا ہے اور ... مین کتاب ...

ع۲ دیکھو کتاب الانظار ... الصالحیۃ اصحاب الحسن بن صالح بن حی وکان ... فیھما ۱۲ منہ

ع۳ یہ قول ہمارا ...

اور شیعہ اسماعیلیہ[له] اور امامیہ اور غلاۃ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اِس وجوب کے ثبوت پر عقل دلالت کرتی ہے اور ملاحدہ[له] کا بھی یہی مذہب ہے مگر شیعہ کے یہ فرقے اِس بات مین باہم مختلف ہین کہ امام کا تقرر کس ضرورت کے لئے ہے اسماعیلیہ کہتے ہین کہ امام اِس غرض سے مقرر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی شناخت کرائے اور جو باتین اللہ کے حق مین جائز اور واجب ہین اور جو اُسکے حق مین محال ہین سب کی پہچان بتائے اور معرفت الٰہی کی تعلیم فرمائے کیونکہ ان کے نزدیک بغیر کسی معلم کے اللہ کی معرفت ناممکن ہے اور امامیہ کہتے ہین کہ معصوم یعنی امام کی طرف حاجت معرفت الٰہی کی تعلیم کے لیے نہین بلکہ اِس لئے ہے کہ وہ واجبات عقلی و شرعی کے ادا کرنے اور قبائح عقلی و شرعی سے بچنے مین لطف ہو غرضکہ اسماعیلیہ کے نزدیک امام کا تقرر اللہ کی معرفت کے لئے واجب ہے اور امامیہ کے نزدیک قوانین شرع کی محافظت کے لئے واجب ہے اور اسماعیلیہ امام کو اللہ کی معرفت کا معلم قرار دیتے ہین اور امامیہ اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندون کے حق مین لطف مانتے ہین اور امامیہ کے نزدیک امام اداے واجبات مین لطف ہے اسماعیلیہ کے نزدیک معارف مین لطف ہے اور غلاۃ کہتے ہین کہ امام کا تقرر لغات کی تعلیم کرنے اغذیہ اور ادویہ اور سموم اور حروف اور صناعات کے احوال بتانے اور آفات و مصائب سے بچانے کے لیے ہے اور اہلِ سنت اور معتزلہ اور زیدیہ کی یہ رائے ہی کہ امام کا مقرر کرنا مخلوق پر واجب ہے مگر بعض معتزلہ اور بعض زیدیہ کے نزدیک یہ وجوب دلیل عقلی سے ثابت ہے۔

شرح مقاصد مین لکھا ہے کہ ہشام بن عمرو غوطی معتزلی اور اُسکے اصحاب کے نزدیک امن وامان کی حالت مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے تاکہ شعائر اسلام کو ظاہر کرے اور فتنہ وفساد کی حالت مین واجب نہین اِس لئے کہ سرکش لوگ اُسکی اطاعت نکرینگے تو خونریزی ہوگی اور ابوبکر اصم معتزلی اور اُسکے اصحاب کی یہ راے ہے کہ فتنہ وفساد کے وقت مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور امن واطمینان کی حالت مین

[له] دیکھو مختصر تحفہ کا پہلا مقصد فارسی ۱۲ منہ

[له] دیکھو اربعین امام رازی ۱۲ منہ

۱۲ منہ

واجب نہین کیونکہ اس وقت مین امام کی کیا حاجت ہے انتہیٰ شرح مواقف اور نہایۃ العقول مین لکھا ہے کہ جاحظ اور کعبی اور ابوالحسن بصری یہ کہتے ہین کہ امام کا مقرر کرنا مخلوق پر عقلاً و شرعاً دونون طرح واجب ہے انتہیٰ اور اہل سنت وجماعت کے نزدیک تقرر امام کا وجوب مخلوق پر دلیل سمعی (شرعی) سے ثابت ہے اور عامۂ معتزلہ اور اکثر زیدیہ کا بھی یہی مشرب ہے[۱] اور تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی آدمی صرف امامت کی صلاحیت رکھنے سے امام نہین بن سکتا بلکہ امام مقرر ہونے کے لیے کچھ اور بھی چیزون کی ضرورت ہے اور وہ چیزین یہ ہین -

۱؎ شرح تجرید مین لکھا ہے فذهب اهل السنة انه واجب علینا سمعا وقالت المعتزلة والزیدیة بل عقلا اور شرح مواقف مین مذکور ہے نصب الامام عندنا واجب علینا سمعا وقالت المعتزلة والزیدیة بل عقلا اور شرح طوالع الانوار مین ہے اوجبت المعتزلة والزیدیة بالدلیل العقلی ان نصب الامام علینا [illegible]

[illegible] انتہیٰ قول الاربعین مین [illegible] قالوا نصبه واجب الطریق السمع دون العقل وهذا قول اصحابنا واکثر المعتزلة والزیدیة [illegible] معرفة هذا الوجوب العقل [illegible] متاخرین معتزلہ [illegible] امام [illegible] ابو الحسین بصری [illegible] ابو القاسم کعبی کا قول یہ ہے [illegible] واجب علینا سمعا عند اهل السنة وعامة المعتزلة وعقلا عند الجاحظ والکعبی وابی الحسین البصری [illegible] اس مقام کی [illegible] اس مذہب پر [illegible] کرنا خلق پر شرعاً واجب ہے [illegible]

[illegible]

(۱) اللہ ورسول کی طرف سے نص وارد ہونا یا امام سابق کا ولی عہد بنانا اور وصیت کرنا (۲) امامت کے لیے دعوت کرنا (۳) اعیان وارکان کا بیعت کرنا۔ پہلی چیز یعنی نص منصوص علیہ کے امام ہونے کا سبب مستقل ہے پچھلے دونون طریق ایسے ہین کہ ان کے سبب مستقل ہونے مین اختلاف ہے امامیہ ان دونون طریق کو نہین مانتے مگر معتزلہ اور اہل سنت اور خوارج اور زیدیہ مین سے صالحیہ کہتے ہین کہ اختیار کر لینا بھی امامت کے ثبوت کا طریق ہے اور صرف زیدیہ کا مذہب یہ ہے کہ دعوت بھی ثبوت امامت کا طریق ہو شرح[۱] مقاصد مین لکھا ہے کہ صالحیہ اسکے قائل نہین مگر کتاب الازہار کا شارح صالحیہ کا بھی یہی مذہب بتاتا ہے اور دعوت کے یہ معنے ہین کہ جس مین شرائط امامت کے جمع ہون وہ مظلومون کی مدد کرے امر معروف اور نہی منکر بجالاے اور اپنی متابعت کے لیے لوگون کو بلائے اسی لیے ان کی راے یہ ہے کہ جو فاطمی تلوار لیکر خروج کرے اور اللہ کی راہ کی طرف دعوت کرے وہ امام ہے پس ان کے نزدیک دعوت حصول امامت کا سبب مستقل ٹھہرا اہل مذاہب مین سے سواے جبائی کے کسی نے ان کی اس تجویز کے ساتھ موافقت نہین کی ہے[۲]۔

امامیہ کہتے ہین کہ اگر کوئی آدمی امامت کی دعوت کرے اُسکی شوکت بڑھ جائے امت اُسکی دعوت قبول کر لے مگر امامت اُسکی صحیح نہین معتزلہ اور اہل سنت کہتے ہین کہ بیعت کا منعقد ہو جانا حصول امامت کا سبب ہی اور امامیہ کے نزدیک صرف بیعت سے امامت نہین حاصل ہو سکتی اور امامیہ بلکہ تمام شیعہ کہتے ہین کہ فاضل کے موجود ہوتے مفضول کی امامت درست نہین اور اہل سنت مین سے شیخ ابوالحسن کا میلان بھی اسی جانب ہے اور شیخ ابوالمنصور کا مذہب یہ ہے کہ امامت مفضول کی فاضل کے موجود ہوتے ہوئے منعقد ہو جاتی ہے[۳]۔

سلطنت

اور امامیہ کہتے ہین کہ خلافت جامع وشامل ہے امامت اور سلطنت کو خواہ حقیقت کے ساتھ ہو جیسے حضرت علیؑ کی خلافت کہ وہ امامت

---

[۱] من شرح مقاصد ۱۲ قال جم غفیر الصالحیہ من الزیدیہ ۱۲ [۲] دیکھو شرح مقاصد نہایۃ العقول ۱۲ [۳] دیکھو اعتماد ۱۲

Marfat.com

و سلطنت وحقیت تینون باتون کو جامع تھی یا صرف غلبے اور تسلط کے ساتھ ہو جیسے
خلافت خلفاے ثلثہ کی کہ وہ حقیت کے ساتھ نہ تھی اور نہ وہ امامت کو جامع تھی۔
اور امامت خاص ہے یعنی صرف نبی کی نیابت بدون سلطنت و امامت و حکومت کے
اسی لئے شیعہ خلفاے ثلثہ کو امام نہین جانتے اور ائمہ اثنا عشر کو امام مانتے ہین اور
محققین اہل سنت خلافت عامہ[عه] اور امامت دونون کو مترادف جانتے ہین اور دونون
کے معنے پادشاہی کے لیتے ہین جو واسطے انتظام دین اسلام کے پیغمبر علیہ السلام
کی نیابت مین ہو اور کہتے ہین کہ جب خلیفہ مین دین اسلام کا انتظام کرنے کے
صفات ہون اور حکم اُسکا جاری ہو تو یہ پادشاہی اُسکے لیے موجب گناہ نہین
افضل امت ہو یا نہو اور امامیہ کہتے ہین کہ افضل امت ہو کہ حکم الٰہی مین اُسکی
اطاعت تمام امت پر واجب ہے بادشاہ اور فرمان روا ہو یا نہو۔
تمہید مین سالمی نے لکھا ہی کہ امامیہ کے نزدیک امام کا معصوم ہونا واجب ہے اور معتزلہ نے بھی امام کا معصوم ہونا واجب
قرار دیا ہی بلکہ معتزلہ کے نزدیک امام نماز کا بھی معصوم ہونا واجب ہے اگر معصوم
نہوگا تو اُسکے پیچھے نماز ناجائز ہوگی مگر سالمی کا یہ قول غلط ہی نہایۃ العقول مین
امام رازی نے لکھا ہے کہ تمام امت مین سے سوائے ملاحدہ اور امامیہ کے کوئی بھی
امام کے لیے عصمت شرط نہین قرار دیتا بلکہ اربعین مین تو امام صاحب نے صاف
ان الفاظ مین کہدیا ہے کہ اہل سنت اور معتزلہ اور زیدیہ اور خوارج کے نزدیک
امام کا معصوم ہونا واجب نہین اسماعیلیہ اور اثنا عشریہ کے نزدیک معصوم ہونا
واجب ہے معارف شرح صحائف مین بھی کہا ہے کہ اہل سنت اور معتزلہ اور زیدیہ
عصمت امام کے منکر ہین اِن کے نزدیک عدالت ظاہری کافی ہے۔
امامیہ کہتے ہین کہ عصمت ایک ایسی صفت ہے کہ جس مین وہ ہوتی ہے اُس شخص سے
گناہ نہ عمداً سرزد ہوتے ہین نہ سہواً نہ خطاءً اور نہ اُسسے حکم شرعی مین خطاے
اجتہادی واقع ہو سکتی ہے اور اس وجہ سے ائمہ کا قول مثل قول انبیا کے

عه حکم عام ہر بادشاہ پر ہے فرق للخلافۃ انصافت الامامۃ اطلقت ومتی بین نزلوہ حجۃ التوحید لکشف الخافہ الراشدہ ۱۲

اما مزالدین و الدین نا پیغمبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

Marfat.com

واجب الاتباع ہے اور اُن کا ارشاد عین اللہ کا فرمان ہے اور اُن کی نسبت آنحضرت کے ساتھ ایسی ہے جیسے اور انبیا کی حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی جو توراۃ پر عمل کرنے کے لیے منجانب اللہ مامور تھے اور اہلِ سنت کے نزدیک ایسی عصمت انبیا سے خصوصیت رکھتی ہے خاص اُن امور مین جنکی خبر وحی کے ذریعے سے اُنکو حاصل ہوتی ہے اور اُنپر وہ مستقر ہوتے ہین ائمہ اہلِ بیت کا حال دوسرے مجتہدین کا سا ہے اُن کے اجتہاد مین خطا جائز ہے جبکہ انبیا سے اجتہادات مین خطائین سرزد ہوئین تو ان سے کیونکر سرزد نہین ہو سکتین لہ

اور اہلِ سنت کے نزدیک مسئلہ افضلیت ظنی ہے اِسکی قطعیت پر کوئی دلیل قائم نہین اور مسئلہ ترتیب خلافت پر متفرع نہین اور نہ ترتیب خلافت پر موقوف ہے اگر فرض کیا جائے کہ خلافت اِس ترتیب پر نہ ہوتی تب بھی ترتیب افضلیت اُسی نہج پر ہوتی کہ سب اصحاب رسول مین سے افضل ابوبکر صدّیق ہین پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علی رضی اللہ عنہم تمام اہل سنت وجماعت اور قدمائے معتزلہ اسی مذہب پر ہین اور خوارج اور نواصب کے نزدیک بھی صرف حق شیخین مین یہی ترتیب ہے اور خطابیہ کے نزدیک سب سے افضل حضرت عمرؓ ہین اور فرقۂ عباسیہ جو امامت حضرت عباس اور اُنکی اولاد کا قائل ہے افضل اصحاب عباس بن عبدالمطلب کو جانتا ہے اور شیعہ تمام علی الاتفاق حضرت علیؓ کو سب سے افضل کہتے ہین اور معتزلۂ متاخرین کا بھی یہی مذہب ہے۔

لوگون نے امام مین بعد سرورِ کائنات کے اختلاف کیا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہین عباسیہ کا مذہب یہ ہے کہ عباس بن عبدالمطلب ہین اِس لئے کہ وہ حضرت کے چچا اور وارث تھے تو وہ ابن عم سے زیادہ حقدار ہین اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ربوبدیہ کا ہے جو ابوہریرہ ربوبدی یا عباس ربوبدی کے اصحاب ہین اور شرح مقاصد مین ربوبدیہ کی جگہ روندیہ پیروان قاسم بن روند لکھا ہے۔ اور عثمانیہ اور بنوامیہ نے کہا حضرت عثمان

له مختصر شرح مسلم الثبوت بحر العلوم ۱۲

Marfat.com

بن عفان ہین اور حشویہ نے کہا کہ سوا ے بنوامیہ کے اور کوئی امام نہین پھر
اورون نے کچھ اور کہا شیعہ کا قول یہ ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالب امام ہین
پھر شیعون کے یہان امامت مین ایک بڑا اختلاف پڑا یہانتک کہ اس باب مین
تین سو فرقے ہوگئے۔ شیعہ زیدیہ مین سے بعض فرقے امامت حضرت ابوبکرؓ کے معترہین
جمہور اہل سنت اور معتزلہ اور خوارج اور مرجیہ کا یہ مذہب ہے کہ نبی علیہ السلام نے
اپنے بعد کسی کے امام ہونے کی نسبت نص نہین کی تھی ان کے سوا اسلام کے اور
فرقے قائل ہین اس بات کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کی ہے پھر اس مین
اختلاف ہے کہ نص کس شخص کے لیے کی ہے بکریہ[1] یا ابوبکریہ کہتے ہین کہ
حضرت ابوبکرؓ کے لیے نص کی ہے پھر اس فرقے مین بھی باہم اس بات کا اختلاف ہے
کہ بعضے حضرت سے نص خفی ثابت کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیماری کے ایام مین حضرت ابوبکرؓ کو امام نماز بنایا تھا اور یہ حسن بصری کی
راے ہے بعض اہل حدیث نص جلی کے قائل ہین اور وہ یہ ہے ایتونی بقرطاس
اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف فیہ اثنان کذا فی نہایۃ العقول یعنی لاؤ کاغذ
تاکہ مین تمکو ابی بکرؓ کے لیے ایک تحریر کردون کہ پھر اُس مین دو شخصون کو بھی خلاف
کرنے کا موقع نہ ملے اور دوسری روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرض الموت مین بی بی عائشہؓ سے فرمایا ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی
اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا ولا۔ یابی اللہ
والمسلمون لا بابی بکر کذا فی صحیح المسلم یعنی تم اپنے والد ابوبکرؓ اور اپنے بھائی
کو میرے پاس بلاؤ تاکہ ایک کاغذ لکھدون کیونکہ مین اس سے ڈرتا ہون کہ کوئی
آرزو کرنے والا یہ آرزو کرے اور کوئی کہنے والا یہ کہے کہ مین مستحق ہون حالانکہ وہ
مستحق نہوگا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہین مگر ابوبکرؓ سے کسی کو انکار نہین شیعہ
کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق مین نص کی تھی اور تمام
شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جناب امیر کی امامت کے باب مین نص خفی ثابت ہے

[1] یہ لفظ شرح عقائد جلالی مین لکھا ہے ۱۲ منہ
[2] یہ لفظ شرح الشرح عقائد جلالی مین ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور نص خفی اسے کہتے ہین کہ جس سے مراد بالبداہت نہ معلوم ہوتی ہو اور نص جلی جناب امیر کے حق ہین وارد ہونے کے زیدیہ تو منکر ہین اور امامیہ اسکے قائل ہین وہ نص یہ ہے کہ آنحضرت نے صحابہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا تھا سلموا علے علی بامرۃ المومنین واسمعوا واطیعوا له و تعلموه و لا تعلموه یعنی سلام کرو علی کو بطور امیرالمومنین کے اور سنو اُس سے اور اطاعت کرو اُسکی اور سیکھو اُس سے اور نہ سکھلاؤ اُسے اور جناب رسالت مآب نے حضرت علی سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا یا علی انت اخی وانت وارث علمی وانت الخلیفۃ من بعدی وانت قاضی دینی یعنی اے علی تم میرے بھائی ہو اور تم میرے علم کے وارث ہو اور تم میرے بعد خلیفہ ہو اور تم میرے قرض کے ادا کرنے والے ہو۔

اور جو لوگ عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کے قائل ہین انھون نے نص کا ذکر تو نہین کیا مگر اُن کے امام ہونے کے باب ہین آنحضرت کے ایسے اقوال ذکر کرتے ہین جن سے سمجھا جاتا ہے کہ اورون کی بہ نسبت خلافت کے لیے وہی احق ہین کتاب میسر ہین لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ حضرت سرورعالم نے اپنے چچا عباس کی امامت کے لیے کہدیا تھا اور عمدہ نسفی ہین مذکور ہے کہ بعض راوندیہ یہ کہتے ہین کہ امامت کا ثبوت وراثت کے ساتھ ہے صناجۃ الطرب ہین بیان کیا ہی کہ خراسانی بنی عباس کے شیعہ کا گروہ راوندیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا اِن لوگونکا اعتقاد یہ تھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امامت کا استحقاق سب سے زیادہ اُن کے چچا عباس کو تھا کیونکہ وارث بھی وہی تھے اور اُنکی وفات کے وقت زندہ بھی تھے اور اپنی سند ہین یہ آیت پیش کرتے ہین واولوالارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ جس کے معنے یہ ہین کہ بعض قرابتدار بعض قرابتدارون سے زیادہ استحقاق رکھتے ہین مگر لوگون نے اُن کو امام نہ ہونے دیا اور اُنکا حق غصب کیا یہانتک کہ خدائے تعالیٰ نے وہی حق اُن کی اولاد تک پہونچا دیا یہ لوگ ابوبکر اور عمرؓ اور عثمانؓ کو خلیفہ نہین مانتے اور بالکل اُن سے بری ہوتے ہین مگر

حضرت علی کی بیعت کو جائز سمجھتے تھے اس سبب سے کہ عباس نے اُنسے کہا تھا کہ اے
میرے بھتیجے آؤ مین تم سے بیعت کرون تاکہ کوئی شخص تمھاری امامت مین اختلاف نکرے
ہدایہ فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ اکثر مشائخ نے کہا ہی کہ طریق اثبات امامت کا ارث ہی
اور اہل سنت کہتے ہین کہ خلافت اور امامت کا وجود ان دو طور سے ہوا ہے
ایک اہل حل وعقد کی بیعت سے دوسرے استخلاف سے۔ ان کے نزدیک امامت کا
سارا مبحث مسائل فقہیہ سے ہے اس لئے کہ امام کا مقرر کرنا امت پر بدلیل سمعی واجب ہی
پس یہ حکم مکلف سے متعلق ہے جو فقہ کا موضوع ہی مگر اہل سنت اور غیر اہل سنت کا اختلاف کھولنے کی
غرض سے علم کلام مین لے آتے ہین اور امامیہ مسئلہ امامت کو اصول عقائد سے جانتے
ہین اس لیے اپنی جانون کو امامیہ کہتے ہین اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ زمان تکلیف
امام فاطمی سے خالی نہین ہوتا اور امامت اولاد بی بی فاطمہ مین ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی نص کی وجہ سے اور قدر مشترک ان کے سارے فرقون مین یہی عقیدہ ہی
اور اُن کے نزدیک سارے صحابہ مرتد ہو گئے مگر حضرت علی اور اُن کے دونون صاحبزادے
امام حسن و امام حسین اور ابوذر غفاری اور سلمان فارسی اور کچھ اور تھوڑے سے لوگ ارتداد سے
بچ گئے اِن کے نزدیک امام وہ شخص ہے کہ معصوم ہو گناہان صغیرہ و کبیرہ سے اور خطا
و غلطی سے مثل نبی کے اور محدَّث ہو یعنی ملک نے اس سے کلام کیا ہو بغیر
اِسکے کہ ملک اُسکے سامنے ظاہر ہوا ہو ہان پیام الٰہی اُسکو پہونچا یا ہو امامیہ کے نزدیک مثل
پیغمبر کے امام کی اطاعت خلائق پر واجب ہے اور تحریم و تحلیل وغیرہ تمام امور دینی
اُسی پر مفوض ہوتے ہین جو چاہے کرے اور جو تصرف چاہے عمل مین لائے اور
کسی کو اُسکے قول وفعل پر مجال دم زدن نہین ہوتی نہ یارائے عدم فرمان بری چہ جائے
اعتراض و محل سخن اور امام کے لیے دعوئ امامت اور اظہار معجزہ مشروط گردانتے ہین
اور اُن کے نزدیک امام کا مقرر کرنا لطف ہے اور لطف اللہ پر واجب ہی پس امام کا
مقرر کرنا اللہ پر واجب ہے اور اِن کے نزدیک امامت کا ثبوت نص سے ہوتا ہے بدون
نص رسول کے یا نص امام سابق کے لاحق کے لیے امامت مسلم نہین سب سے پہلے

Marfat.com

جسنے مذہب امامیہ مین کلام کیا علی بن اسماعیل ہیثم تمار اور ہشام بن الحکم اور ہشام بن سالم جوالیقی و محمد بن علی بن نعمان کوفی وزرارہ بن اعین کوفی ہین کہ بعد قتل زید شہید کے ان لوگون نے شیعہ کیسانیہ و مختاریہ کو امام محمد باقر و امام جعفر صادق کی امامت کی طرف دعوت کرنا شروع کی اور انکے گروہ بڑھ گئے اور اپنے واسطے خاص امامیہ کا لقب اختیار کر لیا اور زید شہید کے اتباع کو زیدیہ کہنے لگے اور ان دعاۃ امامیہ نے اپنے نفسون کو امام زین العابدین اور اُن کی اولاد کی طرف منسوب کیا اور محمد بن حنفیہ اور اُن کی اولاد کی امامت سے انکار کرنے لگے جسقدر مختاریہ رہگئے تھے وہ اور جماعت تفضیلیہ ان مین ملگئی اور مذہب امامیہ کی صورت پیدا ہو گئی یہی لوگ مذہب امامیہ کے پیشوا اور اسلاف ہین اور ان کے مذہب کے راوی بھی یہی ہین انھین سے امامیہ نے اپنے دین و مذہب کو لیا ہے اور اِن کے قول و فعل پر اعتماد رکھتے ہین اور زرارہ بن اعین اور بکر بن اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم وغیرہ کو عیون الطائفہ و وجوہ الطائفہ کہتے ہین حالانکہ یہ مجسمہ ہین کہ اپنے واسطے معبود موہوم ذہنی تراش کے اُسکے واسطے جسم اور صورت اور جہت ثابت کرتے ہین چنانچہ علی بن اسماعیل ہیثم اور ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم اور محمد بن علی بن نعمان کوفی متفقًا یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ جب اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول کرتا ہی تو ملائکہ آسمانہاے بالا اور حاملان عرش و کرسی اور ساکنان جنت اُس کے اوپر ہو جاتے ہین پس انکے مقابلے مین اللہ تعالی جہت تحت مین ہوتا ہے اور جن ائمہ کے یہ داعی بنتے کے مدعی تھے وہ اِن باتون سے متنفر تھے شرح مسلم الثبوت مین لکھا ہی کہ امامیہ کے نزدیک حسن و قبح ہی اللہ کی طرف سے حکم کا موجب ہوتا ہے پس اگر شرع نہوتی اور اللہ افعال ایجاد کرتا تو احکام اسی طرح واجب ہوتے جیسا کہ اب شرع مین واجب کیے گئے ہین اور ان کے نزدیک اللہ تعالی کا ارادہ حادث ہی اور اسکا ارادہ سارے موجودات پر عام و محیط نہین بلکہ بہت سے موجودات اُسکے بلا ارادہ پیدا ہو گئے ہین جیسے شر اور آفت اور کفر اور معصیت اور یہ بھی کہتے ہین

Marfat.com

کہ اللہ بعض بندون کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے مگر شیطان و مغویان بنی آدم اُسے گمراہ کردیتے ہین اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ اُنکے سامنے نہین چل سکتا اور کہتے ہین تکلیف اللہ تعالیٰ پر واجب ہے اور امامیہ اکثر صحابہ کی تکفیر کرتے ہین کہ اُنھون نے حق حضرت علی کو چھین لیا اور چھپایا۔ اور اِن فرقہاے امامیہ کی دو قسمین ہین ایک قسم مین وہ فرقے ہین جو جناب امیر کے بعد حضرت امام حسن اور اُنکی اولاد مین امامت کو منحصر سمجھتے ہین دوسری قسم مین وہ فرقے ہین جو حضرت امام حسنؓ کے بعد حضرت امام حسینؑ کو امام جانتے ہین اور اِن کے بعد اُنکی اولاد کو۔

وہ فرقے جو حضرت علیؑ کے بعد حضرت حسنؑ اور اُنکی اولاد مین امامت کو منحصر سمجھتے ہین

ایک حسنیہ انکا ظہور ۹۵ھ ہجری مین ہوا انکا اعتقاد یہ ہے کہ جناب امیر کے بعد حضرت حسن مجتبیٰ کو امامت پہونچی پھر اُن کے بیٹے حسن مثنیٰ کو امام حسن کی وصیت سے امامت پہونچی ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ یہ حسن مثنیٰ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ (یعنی مین جسکا مولا ہون اُسکا علی مولا ہے) کو حضرت علی کی خلافت پر نص نہین مانتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس قول سے خلافت کا ارادہ رکھتے تو مسلمانون کے سمجھنے کے لئے واضح کرکے بیان کرتے اسلیے کہ حضرت تمام آدمیون سے زیادہ فصیح اور تمام آدمیون سے زیادہ صاف بولنے والے تھے تو ضرور تھا کہ فرماتے یا ایھا الناس ھذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا یعنی اے لوگو یہ والی میرے امر کا اور قائم مقام تمپر میرے بعد ہے سو تم اُس کے حکم کو سنو اور اُسکی اطاعت کرو پھر اُنھون نے کہا کہ خدا کی قسم اگر اللہ اور اُسکا رسول حضرت علی کو اِس کام کے لیے اختیار کرتا اور حضرت علی اُس کی تعمیل نکرتے اور اِس کام مین پیش قدمی نفرماتے تو ضرور فرمان الٰہی اور فرمان حضرت رسالت پناہی کے ترک کرنے کی وجہ سے بڑے خطاوار لوگون مین ہوتے ایک آدمی نے حسن مثنیٰ کا یہ کلام سنکر کہا کہ کیا جناب سرور کائنات نے یہ نہین فرمایا ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ

Marfat.com

حسن مثنیٰ نے جواب دیا آگاہ ہو کہ خدا کی قسم رسول خدا اگر اس قول سے خلافت کا ارادہ کرتے تو وہ اپنی مراد کو خوب کھولدیتے اور تصریح کردیتے جس طرح نماز اور زکوٰۃ کو صاف صاف بیان کیا ہے حسن مثنیٰ کے بعد اُن کے بیٹے عبداللہ محض امام ہوئے اور ان عبداللہ کے ساتھ امام جعفر صادق کا مناقشہ طول طویل اور انمین بہت کچھ رد و بدل واقع ہوا تھا جو کتب اثنا عشریہ مین مذکور ہے اور ایک تقریب سے ملا رفیع واعظ نے بھی ابواب الجنان مین کلینی سے نقل کیا ہے منصور خلیفۂ بغداد نے عبداللہ محض کو قید کردیا وجہ اسکی یہ ہوئی کہ ان کے دو بیٹے محمد اور ابراہیم منصور سے چھپ گئے تھے منصور کو یہ خیال ہوا کہ کہین یہ امامت کا دعویٰ کرکے خروج نہ کردین منصور نے عبداللہ محض کو محمد کے حاضر کرنے مین مجبور کرنا شروع کیا عبداللہ نے سلیمان بن علی سے اِس بابت مشورہ کیا سلیمان نے کہا اگر منصور درگزر کرنے کا عادی ہوتا تو اپنے چچا عبداللہ بن علی سے درگذر کرتا عبداللہ یہ سن کے متنبہ ہوگئے اور اُسوقت سے برابر اپنے بیٹون کے چھپانے مین سعی بلیغ کرنے لگے منصور نے جاسوسون کو حجاز کے تمام جنگلون مین محمد کی جستجو کے لیے پھیلا دیا کوئی چشمہ کوئی مقام ایسا نہین تھا جہان پر منصور کے جاسوس نرہتے ہون جب اِس مین بھی منصور کو کامیابی نہوئی ایکبار منصور نے عقبہ بن سالم ازدی کو بلا کے ایک خط محمد کے ہواخواہان خراسان کی جانب سے لکھ کے دیا اور بہت سا مال واسباب دیکے عبداللہ محض کے پاس روانہ کیا جونہی عقبہ نے عبداللہ کے پاس پہونچ کے ہواخواہان خراسان کا جعلی خط اور مال و اسباب دیا عبداللہ نے خط پھینک دیا جھڑک کے بولے مین اِن لوگون کو نہین جانتا تم میرے پاس سے چلے جاؤ اُسوقت تو عقبہ چلا آیا لیکن وقتاً فوقتاً آتا جاتا رہا یہانتک کہ عبداللہ اِس سے مانوس ہوگئے اور اپنے دلی حالات کہنے لگے عقبہ نے عرض کیا اس خط کا جواب لکھ دیجیے عبداللہ نے جواب دیا خط کا جواب تو نہ لکھونگا مگر اُن لوگون سے میرا سلام کہدینا اور یہ کہدینا کہ میرے دونون بیٹے فلان وقت خروج کرین گے عقبہ لوٹ کے منصور کے پاس آیا کل حالات عرض کیے منصور نے بقصد حج کوچ کردیا مکہ

پہونچا بنوحسن ملنے کو آئے عبداللہ بھی اُن کے ساتھ تھے منصور نے عبداللہ سے خطاب کر کے کہا کیون صاحب آپ نے تو اقرار کیا تھا کہ ہم کبھی مخالفت نکرینگے اور نہ تمھاری حکومت مین خلل اندازی کرینگے عبداللہ بولے مین اس وقت تک اُسی اقرار پر ہون منصور نے عقبہ سے مقابلہ کرایا عقبہ نے عبداللہ کے سامنے ایک ایک بات بیان کی منصور نے یہ باتین سن کے عبداللہ کے قید کا حکم دیدیا پھر ۱۴۰ھ مین منصور حج کرنے کو آیا اور عبداللہ کو ان کے دونون بیٹون محمد و ابراہیم کے حاضر کرنے پر مجبور کیا زعاد عامل مدینہ نے ضمانت کی تو غریب کی جان بچی ۱۴۴ھ مین ریاح بن عثمان بن حیان مزنی کو مدینۂ منورہ پر مقرر کر کے روانہ کیا اس نے مدینہ مین پہونچ کے عبداللہ کو لڑکون کے نہ حاضر کرنے پر دھمکی دی عتاب شاہی سے ڈرایا عبداللہ نے کہا واللہ تو آج ایسا قسی القلب ہو رہا ہے جیسا کہ قصاب بکری کے ذبح کرنے کے وقت ہو جاتا ہے بعد اسکے ریاح نے بنوحسن کو گرفتار کرا کے قید کر دیا جنکے یہ اسما تھے۔ عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط بن امیر المومنین علی حسن و ابراہیم و جعفر پسران حسن مثنیٰ۔ سلیمان و عبداللہ پسران داؤد ان لوگون مین علی بن حسن بن حسن بن علی العابد نہ تھے اگلے دن ریاح کے پاس گئے فرمایا مین تیرے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ تو مجھکو بھی میری قوم کے ساتھ قید کر دے ریاح نے ان کو بھی اُنھین لوگون کے ساتھ قید کر دیا منصور کو اسکی اطلاع دی گئی تو اُسنے لکھا کہ انھین لوگون کے ساتھ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان معروف بہ دیباج کو بھی قید کر دو یہ عبداللہ محض کے اخیافی بھائی تھے کیونکہ ان دونون کی مان فاطمہ بنت الحسین ہین ریاح نے اس فرمان کے مطابق محمد بن عبداللہ کو پکڑوا کے قید کر دیا انھین ایام مین گورنر مصر نے علی بن محمد بن عبداللہ محض کو گرفتار کر کے منصور کے پاس بھیجدیا تھا اُنکو اُن کے باپ نے دعوت دینے کی غرض سے مصر بھیجا تھا بعض کا بیان ہے کہ پہلے عبداللہ محض قید کیے گئے تھے اور ایک مدت تک قید مین رہے بعد چند نے منصور کے

Marfat.com

مشیرون نے بقیہ اولاد حسن مثنیٰ بن حسن سبط کے قید کردینے کی راے دی چنانچہ سب کے سب گرفتار ہوکے قید خانہ بھیجدئے گئے اس واقعہ کے بعد ۱۴۴ھ مین منصور حج کرنے کو گیا مکۂ معظمہ پہونچا عبداللہ محض نے حاضری کی اجازت طلب کی منصور نے کہا واللہ میری آنکھین اُسکو اُس وقت تک نہ دیکھین گی جب تک وہ اپنے دونون بیٹون کو میرے پاس حاضر نکرے گا عبداللہ محض نہایت محسن مقبول خلائق اور بیحد خلیق تھے جس سے جو کچھ کہتے تھے وہ قبول کرلیتا تھا اداے حج کے بعد منصور ربذہ کی طرف روانہ ہوا ریاح بھی بنظر مشایعت ساتھ ساتھ آیا منصور نے اولاد حسن کو مع اُن لوگون کے جو اُن کے ساتھ تھے عراق بھیجدینے کا حکم دیا چنانچہ ریاح نے اِن لوگون کو قید خانے سے نکال کے ہتکڑیان۔ طوق اور بیڑیان پہنا کے بغیر کجاوے کے اونٹون پر سوار کراکے عراق کے جانب روانہ کردیا جعفر الصادق پردے کی آڑ سے یہ سب معاملات دیکھتے جاتے تھے اور آنکھون سے آنسو جاری تھے دوران سفر مین محمد و ابراہیم بدوون کے لباس مین اپنے باپ عبداللہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور خروج کی اجازت چاہتے تھے عبداللہ محض کہا کرتے تھے میرے نور نظر و عجلت نکرو جب تک مناسب موقع ہاتھ نہ آئے اگر ابوجعفر منصور تمھاری کریمانہ زندگی کا مخالف ہو تو تم لوگ اِس سے باز نہ آنا کہ کریمانہ موت مرو ربذہ پہونچا تو منصور کی خدمت مین محمد بن عبداللہ عثمانی پیش کیے گئے منصور سخت کلامی سے پیش آیا گالیان دین اُسپر بھی صبر نہ آیا تو ایک سو بچاس دُرّے لگوائے بعضون کا بیان ہے کہ ریاح نے منصور کو اس جبر و تعدی پر آمادہ کیا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ اہل شام ان کے ایسے ہوا خواہ ہین کہ اُن مین سے ایک بھی انکی مخالفت نکریگا اس واقعہ کے بعد ابوعون گورنر خراسان نے منصور کے پاس ایک عرضداشت بایں مضمون روانہ کی کہ اہل خراسان مین اندرونی سازشین بہت ہورہی ہین اور یہ لوگ محمد بن عبداللہ کے خروج کا انتظار کررہے ہین منصور نے اس سے مطلع ہوتے ہی محمد بن عبداللہ عثمانی کو قتل کی غرض سے جلاد کے حوالے کردیا اور سر

Marfat.com

اُتروا کے خراسان بھیجدیا اِس سر کے ساتھ چند آدمی ایسے بھیجے گئے تھے جنھوں نے
خراسان پہونچ کے قسم کھائی تھی کہ یہ سر محمد بن عبداللہ محض کا ہے اور انکی والدہ
کا نام فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ پھر منصور ربذہ سے روانہ ہوکے
کوفہ پہونچا اور بنو حسن کو قصر ابن ہبیرہ مین قید کردیا بیان کیا جاتا ہے کہ پہلے انمین سے
محمد بن ابراہیم بن حسن مثنیٰ شہید کیے گئے اِس طرح پر کہ زندہ ستون مین چُن دئے گئے
بعدازان عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بعدہ علی بن حسن مثنیٰ نے وفات پائی کہا جاتا ہے
کہ منصور کے حکم سے یہ لوگ شہید کیے گئے اِن مین پھر سلیمان و عبداللہ پسران داؤد
اور اسحاق و اسماعیل پسران ابراہیم بن حسن اور جعفر بن حسن کے اور کوئی جانبر نہوا
سب کے سب کمال بےکسی سے منصور کے پنجۂ ظلم کے نذر ہوگئے۔
عبداللہ محض کے بعد اُنکے بیٹے **محمد** الملقب بہ **مہدی** جنکا عرف **نفس زکیہ** ہے
امام ہوے ریاح حاکم مدینہ اُنکی تلاش مین سرگرمی سے کام لینے لگا اور یہ ایک مکان
سے دوسرے مکان مین چھپتے پھرتے تھے اِس روپوشی اور اختفا کی نوبت اِس
حد تک پہونچ گئی تھی کہ ایک دفعہ کنوین مین ڈول کی طرح لٹک کے جان بچائی
اِسی تنگ ودو مین ایک پہاڑ پر سے اِن کی بیوی گر پڑین جس کے صدمے سے حمل
ساقط ہوگیا غرض ریاح ہر وقت محمد کی جستجو و تلاش مین رہتا تھا اور یہ چھپتے پھرتے
تھے جب بھاگنے اور چھپنے سے تنگ آگئے تو بصلاح و شورے اپنے ہمراہیون کے
خروج کا قصد کردیا اور مذار مقام سے ایک سو پچاس آدمیون کی جمعیت سے ۱۴۵ھ
مین خروج کردیا اِن کے ساتھی تکبیرین کہتے جاتے تھے قیدخانے کی طرف آئے
قیدیون کو رہا کیا دارالامارت پر پہونچے اپنے ہمراہیون کو ندا کرتے جاتے تھے کہ
کسی کو قتل نکرنا کسی کو قتل نکرنا وہان داخل ہوکے ریاح اور اُسکے بھائی عباس
اور ابن مسلم بن عقبہ کو قید کردیا بعدازان مسجد کی طرف آئے ممبر پر چڑھ کے خطبہ دیا
جس مین منصور کی اُن عادات خسیسہ و خصائل رذیلہ کا ذکر کیا جسکا وہ خوگر ہوگیا تھا
اور لوگون کے ساتھ عدل و انصاف کے برتاؤ کرنیکا وعدہ کیا اور اُنسے امداد کے

Marfat.com

خواستگار ہوئے مدینہ منورہ کے انتظام سے فارغ ہو کے مکّے کی جانب روانہ ہوئے
بوقت خروج اہل مدینہ نے امام مالک سے محمد کے ساتھ خروج کرنے کی بابت
باظہار اِس امر کے استفسار کیا تھا کہ ہماری گردنون مین منصور کی بیعت کا بار پڑا
ہوا ہے امام مالک نے جواب دیا کہ منصور نے تم سے جبرًا بیعت خلافت لی ہے
اور مجبور پر یمین نہین ہے اِس سے لوگون کے خیالات بدل گئے اور بہ طیب خاطر
محمد کے اعوان و انصار مین شامل ہو گئے منصور اِس وجہ سے امام مالک سے
ناراض ہو گیا مگر امام مالک نے اپنا مکان نہ چھوڑا اور امام ابوحنیفہ نے بھی
مسلمانون کو فتویٰ دیا کہ اُن کے ساتھ خروج کرین[سلہ] ۔ محمد مہدی نے اسمٰعیل بن
عبد اللہ بن جعفر کو بھی بیعت کرنے کے لیے طلب کیا تھا یہ ایک معمر شخص تھے انھون نے
کہلا بھیجا اے بھتیجے واللہ تم مارے جاؤ گے مین تمھاری بیعت کیسے کرون تھوڑے سے
آدمی اِس جواب کو سُن کے پھر گئے اور بنو معاویہ بن جعفر نے محمد مہدی کا ساتھ
دینے مین عجلت کی حمادہ بنت معاویہ نے اپنے چچا اسماعیل بن عبد اللہ کے پاس
حاضر ہو کے اپنے بھائیون کی شکایت کی کہ اے چچا جان آپ کے اس کلام سے
کچھ لوگ محمد سے جدا ہو گئے ہین اور ہنوز میرے بھائی اُنھین کے ہمراہ ہین مجھے خوف ہے
کہ مبادا یہ لوگ بھی مارے نہ جائین اسماعیل نے حمادہ کو ناکام لوٹا دیا بیان کیا
جاتا ہے کہ اِس سے حمادہ کو عداوت پیدا ہو گئی چنانچہ موقع پا کے اُسنے اسمٰعیل کو
قتل کر ڈالا ۔ محمد مہدی کے ظہور کے نوین دن ایک شخص آل اویس بن ابی سرح
سے جسکا نام حسین بن صخر تھا طے مسافت کر کے منصور کی خدمت مین حاضر ہوا اور
ان واقعات سے اُسکو آگاہ کیا منصور بولا تو نے اسکو دیکھا ہے عرض کیا ہان مین نے
بچشم خود دیکھا ہے ممبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین نے اُن سے باتین کی ہین
منصور کو اُسکے کہنے کا یقین نہ ہوا اگلے دن سے مہدی کے خروج کی متواتر خبرین
آنے لگین تب تو منصور کو خوف و ہراس پیدا ہوا اور کوفہ پہونچ کے قطع حجت کے
خیال سے محمد مہدی کے پاس ایک خط مشعر امان لکھ کے روانہ کیا محمد نے اُسکے اقوال کو

[سلہ] اسعاف الراغبین میں ابراہیم کے حالات میں لکھا ہے روی ان الامام ابا حنیفۃ بایعہ وافتی الناس بالخروج معہ و مع اخیہ محمد ۱۲

رد کیا اور اپنے شریف النسب ہونے پر فخر کیا اور لکھا کہ ہمارا باپ علی وصی اور امام تھا
پس تم کیسے ان کی ولایت کے وارث ہو گئے حالانکہ اُن کے بیٹے بقید حیات ہین
مین اُسکا بیٹا ہون جسکا جنت مین سب سے بڑا درجہ ہوگا (یعنی رسول صلی اللہ
علیہ وسلم) اور بیٹا ہون اُسکا جسپر دوزخ مین کمتر عذاب ہوگا (مراد اس سے ابوطالب ہے)
منصور نے اُن کے خط کا جواب ویسا ہی ترکی بترکی دیا جیسا کہ اُنھون نے لکھا تھا
جس کے بعض بعض فقرات کا ترجمہ یہ ہے تمھارے فخر کا دار و مدار عورتون کی
قرابت پر ہے جس سے جُہّال اور بازاری دھوکا کھا سکتے ہین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
عورتون کو چچاؤن۔ باپون۔ عصبہ اور ولیون کی طرح نہین بنایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
چچا کو باپ کا قائم مقام بنایا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ عورتون کی قرابت کا لحاظ
و پاس کرتا تو آمنہ (مادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان مین سے نہایت قریب
عزیز اور بڑی حق والی ہوتین اور جنت مین داخل ہونے والون سے اولیٰ ہوتین
اور تم نے جو فاطمہ ام ابوطالب اور اُس سے پیدا ہونے کا ذکر کیا ہے تو اُسکی حالت
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے کسی لڑکے اور کسی لڑکی کو اسلام نصیب نہین کیا اور اگر
اللہ تعالیٰ مردون مین سے کسی کو بوجہ قرابت دائرۂ اسلام مین داخل کرتا تو عبداللہ
کو کرتا اور وہ بے شک ہر طرح سے دنیا و آخرت مین بہتر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور اُس وقت آپ کے چار چچا تھے پس اللہ عز و جل نے آیۂ
کریمہ وانذر عشیرتك الاقربین (یعنی ڈراتو اپنے قریب ترین عزیزون کو)
نازل فرمائی چنانچہ آپ نے اُن لوگون کو عذاب آلہی سے ڈرایا دین حق کی طرف
بلایا اِن مین سے دو نے اِس دین کو قبول کر لیا ازان جملہ ایک میرا باپ تھا یعنی
عباس اور دوسرے حمزہ اور دو نے دین حق قبول کرنے سے انکار کیا ان مین سے ایک
تمھارا باپ تھا یعنی ابوطالب اور دوسرا ابولہب اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا
سلسلہ ولایت آپ سے منقطع کر دیا اور آپ مین اور ان دونون مین کوئی ذمہ میراث
نہ قائم کی اور یہ کہنا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے ہو سو اللہ تعالیٰ تو اپنی

Marfat.com

کتاب مین یون ارشاد فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
(محمد تم لوگون مین سے کسی کے باپ نہین) لیکن تم لوگ اُنکی بیٹی کے بیٹے ہو اور
بیشک قرابت قریبہ ہے مگر اُسکو میراث نہین پہونچ سکتی اور نہ یہ ولایت کی
وارث ہوسکتی ہے اور نہ اِسکو امامت جائز ہے پس کیونکر اِس قرابت کے ذریعہ سے
تم وارث ہوسکتے ہو اور تمھارے باپ نے ہر طرح اسکی خواہش کی تھی فاطمہ (رضی اللہ عنہا)
کو دن مین نکالا اور در پردہ اُن کو بیمار کیا اور رات کے وقت دفن کیا باوجود اسکے
لوگون نے سوائے شیخین (ابوبکر و عمرؓ) کے کسی کو منظور نکیا اور جو تمنے علی (رضی اللہ عنہ)
اور اُن کے سابق الاسلام ہونے کی وجہ سے فخر کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وفات دوسرے کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا بعدازان
لوگ ایک کے بعد دوسرے کو امام بناتے گئے اور اُنکو منتخب نکیا حالانکہ یہ بھی اُن چھ
بزرگون مین تھے لیکن سبھون نے اُنکو اس امر کے قابل نہ سمجھ کے چھوڑ دیا اور اُن
لوگون نے اس مین اُنکو حقدار نہ خیال کیا اور عبدالرحمن نے تو انپر عثمان کو مقدم کردیا
اور وہ اِس معاملے مین متہم بھی ہین اور طلحہ و زبیر ان سے لڑے اور سعد نے ان کی
بیعت سے انکار کیا دروازہ بند کرلیا بعدازان معاویہ کی بیعت کی بعد اسکے تمھارے
باپ نے خلافت کی پھر تمنا کی اور لڑے اور اِن سے اِن کے مصاحبین علیحدہ ہوگئے
اور قبل حکم مقرر کرنے کے اُن کے ہواخواہ اُن کے مستحق ہونے کی بابت مشکوک
ہوئے پھر اُنھون نے دو شخصون کو برضامندی حکم مقرر کیا اور اُنکو اللہ کا عہد و میثاق
دیا اُن دونون شخصون نے اُنکی معزولی پر اتفاق کرلیا پھر حسن خلیفہ ہوئے اُنھون نے
حکومت و خلافت کو معاویہ کے ہاتھ کپڑون اور دراہم کے بدلے فروخت کرڈالا اور حجاز
چلے آئے اور اپنے ہواخواہون کو معاویہ کے سپرد کردیا اور حکومت کو نااہل کے حوالے
کردیا پس اگر تمھارا کچھ حق بھی تھا تو اُسکو تمنے فروخت کرڈالا اور قیمت وصول کرلی
شاید تمنے یہ گمان کیا ہے کہ تمھارے باپ کو حمزہ و عباس اور جعفر پر مقدم ہونے کی وجہ سے
ہم ذکر کیا کرتے ہین حالانکہ یہ ایسا نہین ہے جیساکہ تمھارا گمان ہے البتہ یہ لوگ

Marfat.com

دنیا سے ایسے صاف گئے ہین کہ سب لوگ ان کے مطیع اوران کے افضل ہونے کے قائل تھے اور تمھارا باپ جدال وقتال مین مبتلا گیا بنوامیہ اُنپر لعنت ویساہی کرتے تھے جیسا کہ کفار پر نماز فرائض مین کی جاتی ہے پس ہمنے جھگڑا کیا اُن کے فضائل بیان کئے بنوامیہ پر سختی کی اور بوجہ حرکات ناشائستہ کے اُنکی ہمنے گوشمالی کی۔
محمد بن عبداللہ کو دعویٰ تھا کہ وہ مہدی موعود ہین اور اپنے دعوے پر وہ اس حدیث کو سند سمجھتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے ان المھدی من ولدی اسمہ اسمی واسم ابیہ ابی یعنی مہدی میری اولاد مین سے ہوگا جس کا اپنا نام میرے نام کے مطابق ہوگا اور اُسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق اور نفس زکیہ اُنکو اس لیے کہتے ہین کہ جب وہ فتح سے مایوس ہوئے تو وہ رجسٹر جسمین لوگ نے بیعت کرنے والون کے نام تھے جلوا دیا تاکہ کوئی اُنھین جان نہ لے پس وہ اس حدیث رسول خدا کا مصداق ہوگئے یُقتَلُ باحجار الزیت من ولدی نفسٌ زکیۃٌ یعنی میرے فرزندون مین سے نفس زکیہ احجار زیت مین مقتول ہوگا اور وہ قتل بھی اسی مقام پر ہوے تھے کہتے ہین کہ نفس زکیہ امام جعفر صادق سے موافق نہ تھے منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بن عباس کو محمد سے جنگ کرنے کے لئے مدینے کو روانہ کیا روانگی کے وقت منصور نے یہ ہدایت کی تھی کہ اگر تم کو اُنپر کامیابی حاصل ہوجائے تو اپنی تلوار کو میان مین کرلینا امان دیدینا اگر محمد روپوش ہوجائین تو اہل مدینہ کو گرفتار کرلینا یہ اُن کے حالات کو جانتے ہین اور آل ابوطالب مین سے جو شخص تم سے ملاقات کرنے اُس کا نام میرے پاس لکھ بھیجنا اور جو شخص نہ ملے اُسکا مال واسباب ضبط کرلینا چنانچہ جعفر صادق منجملہ اُن لوگون کے تھے جو روپوش ہوگئے تھے پس عیسیٰ بن موسیٰ نے اُن کے مال واسباب کو ضبط کرلیا الغرض عیسیٰ نے مدینے کے قریب پہونچ کے چند لوگون کی طلبی کے خطوط روانہ کئے پس عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب مع اپنے بھائی ابوعمر اور ابوعقیل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مدینے سے نکل آئے مہدی کو عیسیٰ بن

Marfat.com

موسیٰ کے آنے کی خبر لگی تو مدینے ہین قیام کرکے خندق کھودنے کا حکم دیا اور اسی خندق کو کھدوایا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب ہین کھدوایا تھا پھر عیسیٰ نے مدینے سے چار میل کے فاصلے پر پہونچکر پڑاؤ کیا اور فوج کا ایک دستہ مکے کے راستے کی طرف بھیجدیا تاکہ بوقت ہزیمت محمد کو مکہ جانے سے مانع ہو اور مہدی کے پاس کہلا بھیجا کہ خلیفہ منصور تمکو امان دیتے ہین اور کتاب وسنت کی طرف تم کو بلاتے ہین اور انجام کار بغاوت سے ڈراتے ہین مہدی نے جواب دیا مین ایک ایسا شخص ہون جس نے قتل کے خوف سے فرار کیا ہے عیسیٰ یہ سن کے خاموش ہو رہا سولھوین رمضان ۱۴۵ھ کو عیسیٰ نے بقصد جنگ اطراف مدینہ ہین اپنے سپہ سالارون کو پھیلا دیا محمد مہدی بھی مع اپنے ہمراہیون کے میدان جنگ ہین آئے پھریرہ عثمان بن محمد بن خالد بن زبیر کے ساتھ تھا اور انکا شعار احد احد تھا محمد مہدی نے اس معرکہ ہین بہت بڑی مردانگی سے کام لیا بڑے بڑے نرغون ہین مبتلا ہوے ستر آدمی انکے ہاتھ سے مارے گئے عیسیٰ کے حکم سے حمید بن قحطبہ ایک سو پیادون کے ساتھ لڑا پھر کر خندق کو طے کرکے محمد کے ہمراہیون سے لڑنے لگا عصر کے وقت تک برابر لڑتا رہا ہنوز جنگ کا بازار گرم ہی تھا کہ عیسیٰ کی رکاب کی فوج بڑھی خندق اسباب سے پاٹ کر راستے بنادیے سواران لشکر عبور کرکے محمد مہدی کے لشکر ہین جا بھڑے گھمسان کی لڑائی ہونے لگی محمد نے میدان جنگ سے واپس آکر غسل کیا خوشبو لگائی پھر میدان جنگ کی طرف لوٹے عبداللہ بن جعفر بولے آپ نے بڑی غلطی کی اس عظیم الشان لشکر کا مقابلہ کرنا آپ کی طاقت سے باہر ہے کاش مکے چلے گئے ہوتے جواب دیا مین اہل مدینہ کو اس حالت ہین نہین چھوڑ سکتا واللہ ہین یہ فعل نکرونگا اس سے زیادہ نہین کہ مارا جاؤنگا اور تمکو بہ نسبت میرے آسانی ہے جہان چاہو چلے جاؤ عبداللہ بن جعفر تھوڑی دور تک ساتھ رہے پھر لوٹ آئے اسی طرح تقریباً کل ہمراہی منتشر و متفرق ہوگئے صرف تین سو آدمی باقی رہ گئے ہمراہیون ہین سے کسی نے کہا آج ہم لوگون کی وہی تعداد ہے جو اہل بدر کی

تعداد تھی عیسیٰ بن حضیر مہدی کے ہمراہیون مین سے بصرہ یا اور کسی شہر کی طرف چلے جانے کو بار بار کہتا تھا اور مہدی یہی جواب دیتے تھے واللہ تم لوگ میرے ساتھ مبتلاے بلا نہو جس طرف تمھارا جی چاہے چلے جاؤ بعد اسکے مہدی نے ظہر مین ادا کی عیسیٰ بن حضیر دیوان کی طرف چلا گیا اور اُس رجسٹر کو جلا دیا جس مین بیعت کرنے والون کے اسما تھے - محمد بطن سلع کی طرف بڑھے انکی رکاب مین بنو شجاع کی جماعت تھی ان لوگون نے اپنی سواریون کے پاؤن کاٹ ڈالے اور تلوارون کے میان توڑ کے مرجانے پر عہد و پیمان کر کے بھڑ گئے عیسیٰ کی فوج کو دو یا تین بار ہزیمت دی کچھ لوگ اسکے ہمراہیون مین سے پہاڑ پر چڑھ گئے اور دوسری جانب سے اُتر کے مدینے مین آئے اور ایک عباسی عورت کی سیاہ اوڑھنی لیکے منارۂ مسجد پر پھریرے کی طرح سے اُڑا دیا محمد کے ہمراہیون کے جو اسوقت تک کمال مردانگی سے لڑ رہے تھے اِس واقعہ کے دیکھنے سے چھکے چھوٹ گئے اور یہ سمجھ کے کہ عیسیٰ کے لشکر نے مدینے پر قبضہ کر لیا بھاگ کھڑے ہوے طرہ اسپر یہ ہوا کہ بنو غفار نے بھی عیسیٰ کے ہمراہیون کو اپنی جانب سے راستہ دیدیا عیسیٰ کے لشکری مدینہ ہو کے محمد کے لشکریون کے سامنے سے آ پہونچے محمد نے حمید بن قحطبہ کو للکارا حمید نے مقابلے پر آنے سے انکار کیا اور عیسیٰ بن حضیر کو پکار کے بولا تم جنگ نہ کرو مین تم کو امان دیتا ہون ابن حضیر اسپر ملتفت نہوا برابر لڑتا رہا یہانتک کہ لڑتے لڑتے زخمون سے چور ہو کے گر پڑا محمد اسی کے لاشے پر لڑ رہے تھے عیسیٰ کے لشکری چارون طرف سے اُنپر حملہ کر رہے تھے اور محمد کمال استقلال سے للکار للکار کے ان حملون کا جواب دیتے جاتے تھے ایک شخص نے انکے پشت پر نیزہ مارا صدمۂ زخم سے جون ہی جھکے حمید بن قحطبہ نے بڑھکر سینے پر ایک برچھا رسید کیا تیورا کے گر پڑے ابن قحطبہ نے گھوڑے سے اُتر کے سر اُتار لیا اس وقت محمد کی عمر ۴۵ سال کی تھی عیسیٰ نے محمد کے سر کو منصور کے پاس بھیجدیا اور نامۂ بشارت فتح قاسم بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب لیکے گئے اِس واقعہ مین محمد مہدی کے قبضے مین ذوالفقار علی تھی

Marfat.com

جس کو اُنھون نے بعوض ایک مطالبے کے جو اُنپر واجب الادا تھا ایک تاجر کو
دیدیا تھا پس جب جعفر بن سلیمان والیِ مدینۂ منورہ ہو کے آیا تو اُسنے اُس مطالبے
کو ادا کر کے ذوالفقار علی تاجر سے لیلی خلیفہ مہدی کو اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے
جعفر بن سلیمان سے لے لی چونکہ اُسکی پشت پر مہرون کی قطار بنی ہوئی تھی
اِسلیے ذوالفقار کہتے تھے یہ مہرے اُبھرے ہوے نہ تھے اور تعداد مین اٹھارہ تھے
اور اِس زمانے مین جو ذوالفقار کی نقل دو زبان والی شمشیر کی اُتارتے ہین یہ
تحقیق کے خلاف ہے بعض متاخرین نے اپنے تخیلات سے یہ بات پیدا کر لی ہے
محمد مہدی کے ساتھ اِس جنگ مین مشاہیر بنی ہاشم سے محمد کا بھائی موسیٰ بن عبداللہ
حمزہ بن عبداللہ بن محمد بن علی بن حسین۔ اور حسین و علی پسران زید بن علی بن
حسین تھے منصور حسین و علی کے نام پر کہا کرتا تھا کہ مین نے تو انھین دونون کے
باپ کا بدلہ لیا ہے پھر انھون نے کیون محمد کی اعانت کی علی و زید پسران حسن بن زید
بن حسن تو محمد کے ساتھ تھے اور اِن دونون کے باپ حسن بن زید منصور کے ہمراہ تھے
اور حسن و یزید و صلح پسران معاویہ بن عبداللہ بن جعفر۔ قاسم بن اسحاق بن عبداللہ
بن جعفر اور علی بن جعفر بن اسحاق بن علی بن عبداللہ بن جعفر محمد کے معین و مددگار
تھے اور اِن کا باپ منصور کے لشکر مین تھا۔ محمد نفس زکیہ کے ظہور کے بعد اُنکے بھائی
ابراہیم نے جنکا عرف امیر المؤمنین تھا علم امامت بلند کیا انکی جستجو پانچ برس
سے برابر ہو رہی تھی اور ابراہیم ہمیشہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتے
رہتے تھے گاہے فارس گاہے کرمان گاہے جبل گاہے حجاز گاہے یمن اور کبھی شام مین
بھی جا پہونچتے تھے ایک بار موصل مین منصور کے دسترخوان پر حاضر ہوئے تھے اور دوبارہ
بغداد مین منصور کو اِس کی خبر لگ گئی فوراً آدمیون کو اِن کی گرفتاری پر مامور
کر دیا ابراہیم لوگون مین ایسے چھپ رہے کہ وہ لوگ بے نیل مرام واپس گئے یحییٰ بن
زیاد بن حیان نبطی نے انکو بصرے مین بلایا اور اپنے مکان مین ٹھہرایا اور لوگون کو
اِن کے بھائی کی بیعت کی طرف بلانے لگا لوگون مین انکی دعوت پھیل گئی ایک

Marfat.com

جماعت کثیر قضاۃ واہل علم کی مجتمع ہوگئی چار ہزار آدمیوں نے بیعت کرلی بصرے کے ہر گلی کوچے مین ابراہیم کے کام کی شہرت ہوگئی اِن دنون منصور کوفے کے باہر پڑا ہوا تھا اور چند سپہ سالارون کو سفیان کے پاس بھیجدیا تھا اور یہ ہدایت کردی تھی کہ بروقت ظہور ابراہیم سفیان کی مدد کرنا پہلی رمضان ۱۴۵ھ کو ابراہیم نے بقصد خروج ظہور کیا جامع مسجد مین آئے نماز صبح ادا کی پھر مسجد سے نکل کے دارالامارت مین داخل ہوے سفیان کو مع اُن سپہ سالارون کے جنکو منصور نے اسکی کمک پر بھیجا تھا قید کردیا جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی یہ خبر پا کے چھ سو آدمیونکی جمعیت سے دوڑ پڑے ابراہیم نے معین بن قاسم جزری کو پچاس آدمیون کے ساتھ مامور کیا اِسنے اُن دونون کو بھگا دیا جعفر و محمد کی ہزیمت اور دارالامارت پر قبضہ کرنے کے بعد ابراہیم نے امان کی منادی کرادی اور بیت المال سے بیس لاکھ درم برآمد کرکے پچاس پچاس اپنے ہمراہیون مین تقسیم کردیے بعد اسکے اہواز اور فارس اور واسط کی طرف فوجین بھیجین اہواز اور فارس پر قبضہ حاصل ہوگیا اور واسط پر پوری پوری کامیابی کا پھریرا نہین اُڑ سکا اس کے بعد ہی محمد مہدی کے مارے جانے کی خبر ابراہیم کے پاس قبل عیدالفطر پہونچی لوگون کے ساتھ نماز عید ادا کی اور ان لوگون کو اِس حادثۂ جانکاہ سے مطلع کیا لشکریون اور عوام الناس کو منصور سے اور زیادہ نفرت بڑھگئی ابراہیم چونکہ شجاعت اور دلیری کے ساتھ بہت بڑے عالم اور مقتدائے عام تھے اُن کی دعوت خلافت پر ہر طرف سے لبیک کی صدائین بلند ہوئین خاص کوفے مین کم و بیش لاکھ آدمی اُن کے ساتھ جان دینے کو تیار ہوگئے اور پیشوایان مذہب کے ساتھ امام ابوحنیفہ نے بھی اُن کی تائید کی اور امام صاحب علانیہ ابراہیم کے طرفدار تھے اور بجز اسکے کہ خود شریک جنگ نہو سکے اور ہر طرح پر اُن کی مدد کی اور اُن کی بیعت[لہ] کی اور مسلمانون کو اُن کی شرکت کے لئے فتویٰ دیا امام ابوحنیفہ نے ابراہیم کو خط باین الفاظ لکھا تھا اما بعد فانی قد ارسلت الیک اربعۃ آلاف درھم لم یکن عندی غیرھا ولو لا امانات للناس عندی للحقت بک فاذا لقیت

لہ بحوالہ اسلاف الرعیین

القوم وظفرت فافعل کما فعل ابوك فی اهل صفین اُقتل مُدبرهم فاَجهز علی جریحهم ولا تفعل کما فعل ابوك فی اهل الجمل فان القول لهم فیه
یعنی چار ہزار درم حاضر تھے وہ تمھارے واسطے بھیجا ہون اِس وقت اِس سے زیادہ پاس نہ تھا اگر میرے پاس لوگون کی امانتین نہوتین تو خود بھی تمھارے لشکر مین پہونچتا اور جبکہ تم سپاہ دشمن کو دیکھو اور اُسپر فتح پالو تو اُن کے ساتھ وہ کام کرنا جو تمھارے باپ حضرت علی نے اہل صفین کے ساتھ کیا تھا مدبر کو مار ڈالیو اور زخمی کو بھی زندہ نہ چھوڑیو اور ایسا مت کیجیو جیسا کہ تمھارے باپ نے جنگ جمل مین کیا تھا کہ اُنھون نے اپنے لشکر کو حکم دیدیا تھا کہ زخمیون کو تکلیف ندین اور مقتولین کی عیال کو قید نکرین اور اُن کا مال نہ لوٹین اِس لیے کہ یہ قوم لائق ایسے ہی معاملے کے ہے کہتے ہین کہ یہ مکتوب منصور کے ہاتھ لگ گیا اور اُسکو امام ابوحنیفہ کی طرف سے بیحد عداوت پیدا ہوگئی۔

نامۂ دانشوران مین ابراہیم کے حالات مین لکھا ہے کہ وہ اصول عقائد مین معتزلہ کے آئین پر تھے اور جلد پنجم ناسخ التواریخ حالات حضرت امام حسن مین بھی یہی لکھا ہے۔
کوفیون کے اصرار سے ابراہیم نے کوفے پر چڑھائی کی منصور نے انکے مقابلے کے واسطے عیسیٰ بن موسیٰ کو عجلت کے ساتھ بلالیا اور کئی سپہ سالارون کو ابراہیم کی طرف بڑھنے کو تحریر کیا منصور نے نہایت حزم و احتیاط سے ہر سمت کی محافظت پر فوجین روانہ کین اور ہر فساد کے دروازے کو نہایت ہوشیاری سے بند کیا پچاس روز تک مصلے پر بیٹھا رہا اور اِس اضطراب مین دو مہینے تک کپڑے نہین بدلے سرہانے سے تکیہ اُٹھا لیتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نہین جانتا یہ تکیہ میرا ہے یا ابراہیم کا جب کسی ضرورت سے باہر آتا تھا تو شاہی سیاہ کپڑے پہن لیتا تھا اور جس وقت اندر پہونچتا تھا اُتار ڈالتا تھا اِنھین دنون مدینۂ منورہ سے دو عورتین فاطمہ بنت محمد بن عیسی بن طلحہ بن عبید اللہ اور امۃ الکریم بنت عبداللہ (خالد بن اسید کی نسل سے) تحفۃً بھیجی گئی تھین مگر منصور نے انکے ساتھ خلوت نکی اور یہ کہا کہ یہ

Marfat.com

ایام عورتوں کے ساتھ لہو ولعب کرنے کے نہیں ہیں جب تک ہیں ابراہیم کا سر اپنے روبرو نہ دیکھ لوں یا ابراہیم کے سامنے میرا سر نہ دیکھا جاے جوں ہی عیسیٰ بن موسیٰ دارالخلافت میں حاضر ہوا پندرہ ہزار فوج کے ساتھ ابراہیم کی جنگ پر بھیجدیا اسکے مقدمۃ الجیش پر حمید بن قحطبہ تین ہزار کی جمعیت سے تھا ابراہیم بصرے سے ایک لاکھ فوج لے کے آئے ہوئے تھے اور عیسیٰ بن موسیٰ کے مقابلے پر کوفے سے سولہ فرسنگ کے فاصلے پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے مسلم بن قتیبہ نے کہلا بھیجا کہ اپنے اردگرد خندق کھودلو ابراہیم کے ہمراہیوں نے نہ مانا اور کہا بفضلہ ہم غالب ہیں اور ابوجعفر گویا ہمارے قبضے میں ہے اگلے دن بہ قصد جنگ صف آرائی شروع کی لڑائی تیزی کے ساتھ شروع ہوگئی حمید بن قحطبہ مع اپنی رکاب کی فوج کے بھاگ کھڑا ہوا اُسکے ساتھ اکثر لشکری بھاگ گئے عیسیٰ کے پاس ایک جماعت قلیل باقی رہ گئی مگر یہ سب نہایت استقلال کے ساتھ مرنے پر تیار ہو کے لڑ رہے تھے کہ اس اثنا میں جعفر و محمد پسران سلیمان بن علی ایک لشکر لئے ہوے ابراہیم کے لشکر کے پیچھے سے آپہونچے ابراہیم کے ہمراہی اس اچانک حملے سے گھبرا کے اِن کی جنگ و مقاومت کی طرف متوجہ ہوے تو عیسیٰ کے لشکریوں نے انکا تعاقب کیا منہزمین یہ رنگ دیکھ کے سب کے سب لوٹ پڑے درمیان میں ابراہیم کا لشکر تھا نہ تو آگے بڑھ سکتا تھا اور نہ چاروں طرف سے گھر جانے کی وجہ سے جی کھول کے مقابلہ کرسکتا تھا مجبور ہو کے بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے صرف چھ سو یا چار سو فوج باقی رہ گئی حمید برابر حملے پر حملہ کر رہا تھا اتفاق سے ایک تیر ابراہیم کے گلے میں آ کے ترازو ہوگیا ہمراہیوں نے گھوڑے سے اُتار لیا اور چاروں طرف سے حلقہ کر کے اپنے حریف کے حملوں کا جواب دینے لگے حمید نے اپنی رکاب کی فوج کو مجموعی قوت سے حملہ کرنے کا حکم دیا ان لوگوں کا حملہ کرنا تھا کہ ابراہیم کے ہمراہی بدحواس ہو کے منتشر ہوگئے حمید کے لشکریوں نے ابراہیم کا سر اُتار کے عیسیٰ کے روبرو لا کے رکھدیا عیسیٰ نے سجدۂ شکر ادا کر کے منصور کے پاس بھیجدیا یہ واقعہ

Marfat.com

پچیسوین ذیقعدہ ۱۴۵ھ کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ ذیحجہ مین مارے گئے ۴۸ برس کی عمر تھی اور یہ فرقہ حسنیہ کے چھٹے امام تھے امام اول حضرت علی امام دوم حضرت حسن امام سوم حسن مثنیٰ امام چہارم عبداللہ محض امام پنجم محمد نفس زکیہ امام ششم ابراہیم۔

منصور نے بعد اسکے یہ ارادہ کر لیا کہ جہانتک ہوسکے علویون کو ذلیل کرو اور جو کوئی جاندار اور جیالا نظر آئے اُسکو مار ہی ڈالو ایسا نہو کہ میری سلطنت مین مزاحمت کرے منصور کے بعد جتنے خلفا ہوے اُن سب نے یہی رسم جاری رکھی کہ جہانتک ہوسکے سیدون کو قتل کرو جب منتصر کی خلافت کا زمانہ آیا تو اُسنے اپنے گورنر مصر کو لکھ بھیجا کہ خبردار کوئی سید علوی کسی کا ہدیہ نہ قبول کرنے پائے نہ کبھی گھوڑے پر سوار ہو نہ اپنے خیمے سے کسی طرف سفر کرنے نکلے ایک غلام سے زیادہ غلام نہ خریدے اگر کسی قسم کا جھگڑا سید اور غیر سید مین پڑے تو غیر سید کو ترجیح دیجائے اور جو کوئی رسول کے نواسون کا نام لیکر فریاد کرے اُسے سخت سزا دو اور بہت بُری طرح اُسکو مارو

دوسرے نفسیہ یہ فرقہ بھی حسنیہ مین سے ہے مگر اس بات مین اُس سے جُدا ہے کہ اسکا اعتقاد یہ ہے کہ نفس زکیہ مارے نہین گئے بلکہ غائب اور مخفی ہین اور عرصے کے بعد ظہور کرینگے اِسی لیے اُن لوگونکا نام نفسیہ مشہور ہے۔

تیسرے محمدیہ اس فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ امام قائم محمد معروف بہ نفس زکیہ بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابی طالب ہین اور اُنھون نے ابومنصور کی طرف امامت کی وصیت کی تھی نہ بنی ہاشم کی طرف جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون کے لیے وصیت کی تھی اور اپنے بیٹے اور بھتیجے کے لیے وصیت نہ کی[1]

چوتھے حسینیہ یہ فرقہ کہتا ہے کہ نفس زکیہ کی وصیت سے ابومنصور کو امامت پہونچی اور ابومنصور نے اپنے بیٹے حسین کے لیے امامت کی وصیت کی تھی اسلئے ابومنصور کے بعد وہ امام ہوے[2]

[1] غنیۃ الطالبین ۱۳
[2] غنیۃ الطالبین ۱۳

Marfat.com

فائدہ جلیلہ محمد نفس زکیہ اور اُن کے بھائی ابراہیم فرقۂ زیدیہ کے ائمہ مین بھی شمار پاتے ہین اِس لیے کہ زیدیہ کے ایک گروہ کا اعتقاد یہ ہے کہ یحییٰ بن زید شہید نے جو زیدیہ کے چھٹے امام ہین اپنے بعد نفس زکیہ کی امامت کے لیے وصیت کی تھی اور نفس زکیہ نے ابراہیم کی امامت کے لئے وصیت کردی تھی۔

وہ فرقے جو حضرت حسن مجتبیٰ کے بعد حضرت حسین شہید کربلا اور اُنکی اولاد مین امامت مانتے ہین

وہ امامیہ جو حضرت علی کے بعد حضرت حسنؓ کو اور اُن کے بعد حضرت حسینؓ کو اور اُنکے بعد اُنکی اولاد کو امام مانتے ہین اِن سب کا طریقۂ امامت مین امام محمد باقر تک اتفاق ہے پھر بعد اُن کے اختلاف کرتے ہین اِن مین سے بعض فرقے امام جعفر صادق تک امامت کو نہین پہونچاتے ہین باقی سب فرقے جعفر صادق تک امامت کے معاملے مین مشترک ہین۔

وہ فرقے جو محمد باقر کے بعد جعفر صادق کو امام نہین مانتے

اول باقریہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ امام حسنؓ کے بعد امام حسینؓ کو امامت پہونچی اُن کے بعد علی زین العابدینؒ کو اُن کے بعد محمد باقرؒ کو اور محمد باقر مرے نہین زندہ ہین اور مہدی منتظر ہین۔

دوم حاصریہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ محمد باقرؒ کے بعد اُنکے بیٹے ذکریا امام ہین اور وہ کوہ حاصر مین چھپے ہوے ہین جب اُنکو اللہ حکم دیگا تو نکلین گے۔

وہ فرقے جو جعفر صادقؒ تک امامت کے معاملے مین مشترک ہین اور جو اُن کے بعد امام مین اختلاف کرتے ہین

(۱) میثمیہ یہ فرقہ علی بن اسماعیل میثم تمار کی طرف منسوب ہے جو حضرت علی کے

سلہ اس لفظ مین [illegible] منتہی الاقوال

Marfat.com

اصحاب سے تھا جیسا کہ مجمع البحرین کی جلد دوم مین لکھا ہے کتاب خرائج الجرائح مین ہی
کہ میثم تمار ایک عورت کا اہل کوفہ مین سے غلام تھا جناب امیر نے اُسے خرید کر کے
آزاد کر دیا اور حلی نے اُسے کتاب خلاصہ مین متقدمین مین ذکر کیا ہے اور مختار کشی
مین مذکور ہے کہ اُسکا خاندان بیت التمارین کے نام سے مشہور تھا اس فرقے کا
قول یہ ہے کہ حضرت علیؑ کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کو امامت پہونچی پھر امام حسینؓ کو
پھر علی بن حسینؓ کو پھر محمد باقرؓ کو پھر جعفر صادقؓ بن محمد کو پھر اُنکے بیٹے موسی کاظم کو اور
میثم تمار کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالی جسم ہے اور اُسکے لیے اعضا ہین

(۲) حکمیہ ہشام بن حکم کندی شیبانی کوفی کے اصحاب ہین انکو ہشامیہ بھی کہتے ہین
ہشام کا قول ہے کہ صانع اور مصنوعات کے درمیان کوئی مشابہت ضروری ہے
ورنہ مصنوعات صانع پر دلالت نہین کر سکتے اور اسکا قول یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی
محدود ہے اور چاندی کے ٹکڑے کی طرح سفید اور صاف اور ستھرا ہے اور ہر طرف سے
چمکتا اور روشن ہے اور انسان کی صورت پر طویل و عریض و عمیق ہے طول اُسکا مثل
عرض کے اور عرض اُسکا مثل عمق کے ہے اور اپنے بالشت سے سات بالشت ہے
رنگ اور مزہ اور بو رکھتا ہے اور یہ تمام صفات اُسکی ذات کے مغائر نہین ہین اور
وہ کھڑا ہوتا اور بیٹھتا اور ہلتا اور ٹھہرتا اور چلتا پھرتا بھی ہے اور ما تحت الثری کو
بذریعۂ شعاع نوری کے جانتا ہے جو اُسکے جسم سے نکل کر اُس طرف پڑتی ہے
اور عرش پر رہتا ہے جب اُس سے لوگون نے پوچھا تیرا اللہ بڑا ہے یا کوہ احد تو کہا
کوہ احد حکمیہ مقاتل بن سلیمان پر طعن کرتے ہین کہ وہ اِس بات کا قائل ہے کہ اللہ گوشت
و خون رکھتا ہے اور ہشام کہتا ہے ارادۂ الٰہی ایک حرکت ہے جو نہ اُسکی عین ہے اور
نہ غیر ہے اور اللہ تعالی کو اشیا کا علم اُن کے پیدا ہو جانے کے بعد حاصل ہوتا ہے
قبل اُن کے وجود کے وہ اُنھین نہین جان سکتا اور اُسکا علم نہ قدیم ہے اور نہ
حادث ہے اور کلام اُسکی صفت ہے جو نہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق اور اللہ تعالی پر
اعراض دلالت نہین کر سکتے بلکہ اجسام اسپر دلالت کرتے ہین کیونکہ اجسام کے ساتھ

Marfat.com

اُسکو مشابہت ہے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ پر بدء بھی تجویز کرتا تھا اور اُسکے زعم مین امام پر معصیت جائز نہین ہے اور انبیا پر جائز ہے اور کہتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ لینے مین اسیران بدر سے عصیان خدا کا کیا تھا مختار کشی مین ہشام کے چچا عمر بن یزید سے منقول ہے کہ وہ اوائل مین جہم بن صفوان کے مذہب پر تھا پھر امام جعفر صادق کی ہدایت سے شیعۂ جعفریہ مین داخل ہوگیا[۱]۔

ہشام کی تالیفات سے بہت سی کتابین ہین مختلف بیانون مین جیسے توحید اور حدوث اجسام اور جبر و قدر اور امامت اور ابطال امامت مفضول اور رد معتزلہ اور رد زنادقہ اور رد طلحہ و زبیر اور استطاعت وغیرہ مین اور اسنے ایک کتاب اللہ تعالیٰ کی جسمیت کے بیان مین لکھی ہے[۲]۔

ہشام کا قول یہ بھی ہے کہ اہل جنت و دوزخ کی یہ نوبت پہونچے گی کہ وہ اپنی حالت مین مدہوش اور بیہوش ہو جائین گے اپنی جانون پر اُن کو قابو نہ رہیگا جیسے کسی کو نشہ ہوتا ہے ایسے متوالے ہوجائین گے[۳]

فرقۂ حکمیہ کا ظہور ۱۹۰ھ مین ہوا تھا ابن حزم وغیرہ کہتے ہین کہ جس شخص نے اول دین اسلام مین یہ بات کہی کہ اللہ جسم ہے وہ یہی ہشام بن حکم ہے[۴]۔

(۳) جوالقیہ ہشام بن سالم جوالقی جوزجانی کوفی کی طرف منسوب ہین جو بشر بن مروان بن حکم کا غلام تھا اسکا قول یہ تھا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے نصف اعلیٰ اُسکا مجوف ہے یعنی خالی اور نصف اسفل مصمت ہے یعنی ٹھوس اللہ کے سر کے بال کالے ہین وہ گوشت اور خون نہین رکھتا ہے بلکہ ایک چمکتا نور ہے اُسکے حواس خمسہ مثل حواس انسان کے ہین اور حواس اُسکے باہم متغائر ہین اس طرح کہ جس حس سے مثلاً سُنتا ہے وہ وہ نہین ہے جس سے دیکھتا ہے[۵]

---

[۱] دیکھو مجالس المؤمنین

[۲] دیکھو غنیۃ الطالبین

[۳] دیکھو [illegible] ۱۲

[۴] جلد اول مختصر منہاج السنہ مین لکھی ہے یہ بات کتاب مذکور کی عربی عبارت یہ ہے وقال ابو محمد بن حزم وغیرہ اول من قال فی الاسلام ان اللہ جسم ہشام بن الحکم ۱۲ منہ

[۵] جلد اول مختصر منہاج السنہ کی عبارت یون ہے الہشامیۃ اصحاب ہشام ابن سالم الجوالیقی یزعمون ان ربہم علی صورۃ الانسان وینکرون ان یکون لحما و دما

ہاتھ پاؤن منھ آنکھ کان سب کچھ رکھتا ہے مگر شرمگاہ اور داڑھی نہین ہے۔ اس فرقے کا ظہور ۱۱۳ھ مین ہوا خلاصہ مین مذکور ہے کہ وہ امام جعفر صادقؑ اور موسی کاظمؑ کے اصحاب سے تھا لو اور اس فرقے کو سالمیہ بھی کہتے ہین اور کبھی ہشامیہ بھی انکو بولتے ہین۔

(۴) زراریہ زرارہ بن اعین شیبانی کوفی کے متبع ہین یہ کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حادث ہین اور قبل حدوث صفات کے اللہ نہ عالم تھا اور نہ سمیع اور نہ بصیر اور نہ قادر اور نہ حی یہانتک کہ اُسنے اپنے لئے یہ سب کچھ اکتساب کیا اس فرقے کا ظہور ۱۴۵ھ مین ہوا زرارہ مسئلہ امامت مین عائیہ کے قدم بہ قدم ہے جنھین فطحیہ بھی کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اُسنے یہ رائے ترک کردی تھی اُسنے عبداللہ بن جعفر صادق سے مسائل دریافت کئے جب نہ بتائے تو موسیٰ بن جعفر کے پاس چلا گیا یہ مشبہ بھی تھا کتاب ابن داؤد مین مرقوم ہے کہ زرارہ امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام موسی کاظم کے راویون مین سے ہے ۱۵۰ھ ہجری مین انتقال کیا اُسنے ایک کتاب استطاعت اور جبر کی تحقیق مین لکھی ہے ع۵ میزان ذہبی مین مذکور ہے کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ زرارہ نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ اُسنے باقر کو نہین دیکھا تھا۔

(۵) یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کے پیرو ہین اسکا اعتقاد تھا کہ اللہ عرش پر ہے جسکو ملائکہ اُٹھائے ہوئے ہین اور اُس کی قوت ملائکہ کی قوت سے زیادہ ہی منتہی المقال مین لکھا ہے کہ یونس امام جعفر سے کوہ صفا و مروہ مین ملا تھا مگر اُن سے روایت نہین کی ہے ابوالحسن موسی کاظم اور اُن کے بیٹے علی رضا سے روایت کی ہے اور امام رضا کا وکیل اور مخلص دوست تھا اور کتاب خلاصہ مین مذکور ہے کہ امام رضا اسے اہل علم و فتویٰ سے شمار کرتے تھے فرقہ واقفیہ نے اسکو بہت کچھ مال و اسباب دینا چاہا کہ اُن سے اس بات مین اتفاق کرے کہ امام موسی کاظم پر امامت منتہی ہوگئی مگر اُسنے قبول نہ کیا اور مختار مین مذکور ہے کہ فضل بن شاذان کہتا ہے کہ یہ جو مشہور ہے کہ یونس آل یقطین کا غلام ہے یہ غلط ہے اسلیے کہ یونس ہشام بن عبدالملک کے آخر عہد مین پیدا ہوا تھا اور آل یقطین اس عہد مین نہ تھے بلکہ بنی عباس کے زمانے مین گزرے ہین

ع۵ دیکھو [illegible] ۱۲

ع۶ دیکھو [illegible] ۱۲

شسلہ ہجری مین یونس فوت ہوا۔حلت متعہ کے بیان مین یونس نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اور یہ بڑا بھاری مشبہ تھا اور بدر کا قائل تھا بدر کے بیان مین اسکی ایک کتاب ہے اور ایک کتاب غلاۃ کے رد مین ہے۔

(۶) مفوضہ یا تفویضیہ اس فرقہ کا ظہور ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا تھا ان کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے خلق عالم و تدبیر عالم کو اُن کے سپرد کر دیا ہے اور جو کچھ دنیا مین ہے اُن کے لیے مباح کر دیا ہے پس تمام عالم اُنہی کا پیدا کیا ہوا ہے اور ان مین سے بعض نے یہ کہا ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے سپرد فرمایا ہے اور ایک فرقہ انہین سے یہ کہتا ہے کہ دونون کے سپرد کیا ہے اور بعض کہتے ہین کہ سب ائمہ کے سپرد کیا ہے مفوضہ جب بادلون کو دیکھتے ہین تو اُسے سلام کرتے ہین اس گمان سے کہ اس مین علی کرم اللہ وجہہ ہین ورمع المتون ترجمۂ اُردو جلاء العیون مین لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ خدا غالیون پر لعنت کرے کہ ہم اہل بیت کے حق مین غلو کرتے ہین اور حد سے گذر جاتے ہین اور خدا مفوضہ پر لعنت کرے جو کہتے ہین کہ خدا نے تمام عالم کو ائمہ کے مفوض کیا ہے واضح ہو کہ مفوضہ نے معصیت خدا کو صغیر جانا اور اپنے خدا سے کافر ہو گئے اور شریک خدا کے لیے قرار دیا ہے اور گمراہ ہو گئے ہین اور لوگون کو بھی گمراہ کیا ہے کہ فرائض خدا پر اقامت نکرین اور حقوق خدا اور خلق خدا ادا نکرین اور ابو ہاشم جعفری کہتا ہے کہ امام رضا نے غالیون کو کافر اور مفوضہ کو مشرک کہا ہے ارشاد یہ مین بیان کیا ہے کہ مفوضہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن سبا کے متبع ہین جو سب سے پہلے تفویض کا قائل ہوا تھا یعنی کہتا تھا کہ خدا ے تعالیٰ نے اپنے سب کام پیغمبر خدا اور حضرت علیؓ کے سپرد کر دیے ہین اور آپ معطل ہو گیا ہے یہی حضرات پیدا کرتے ہین اور یہی مارتے ہین اور یہی رزق بانٹتے ہین غرض جو کام کہ خدا کے ہین وہ سب عبید اللہ اور اُسکے تابعون کے نزدیک پیغمبر خدا اور حضرت علی مرتضیٰ کرتے ہین اور خدا ے تعالیٰ کچھ نہین کرتا در حقیقت یہ فرقہ غلات مین داخل ہے اسی سبب سے صاحب ملل و نحل نے

Marfat.com

مفوضہ کو غلات مین شمار کیا ہے مگر چونکہ غالیون اور مفوضہ مین اتنا فرق ہے کہ غالی جناب امیر کی الوہیت کے قائل ہین اور اُنکو خدا جانتے ہین اور مفوضہ اُنکی اُلوہیت کے قائل نہین مگر تفویض کے قائل ہین اور اسی سبب سے بعض روایات مین ذکر مفوضہ کا مقابل غلات کے آیا ہے پس اس وجہ سے قسیم یعنی مقابل غلات کے ہونگے بہرحال یہ دونون فرقے حد شرع سے تجاوز کرنے والے ہین اور معنی غلو کے کسی کام کے کرنے مین حد سے گذر جانے کے ہین مفوضہ اور غلات کہتے ہین کہ علماے قم نے جناب امیر کی محبت مین بہت کمی کی ہے

(۷) نعمانیہ یہ محمد بن علی بن نعمان کوفی صیرفی کی طرف منسوب ہین جسکو اہل سنت شیطان الطاق اور شیعہ مومن الطاق کہتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ کوفے مین ایک مقام طاق کے نام سے مشہور ہے وہان اسکی دوکان تھی جس مین بیٹھا ہوا درم و دینار پرکھا کرتا تھا اور اہل سنت کی کتب مین یہ فرقہ شیطانیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہے مگر شہرستانی وغیرہ نے نعمانیہ کے نام سے لکھا ہے کُنیت اُسکی ابو جعفر اور لقب احول ہے اسی لیے ابو جعفر احول کہلاتا ہے اسکی تالیف سے کئی کتابین ہین ایک حضرت علیؑ کی امامت کے بیان مین احتجاج نام کتاب ہے اور دوسری خوارج کے رد مین[1] یہ شخص معتزلہ و شیعہ دونون کے مذاہب مین ملا جلا رہا کرتا تھا اِسکا مذہب یہ تھا کہ اللہ کو اشیا پیدا کرنے سے قبل اسکا علم نہین ہوتا اگر اللہ بندون کے افعال کا عالم ہوتا تو یہ بات مستحیل ہوتی کہ بندونکا امتحان اختیار کرتا اور اُسکا زعم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک نور ہے غیر جسمانی اور باوجود اسکے اس بات کا قائل تھا کہ اللہ تعالیٰ انسان کی سی صورت رکھتا ہے اور یہ شخص رجعت کا قائل تھا اِس فرقے کا ظہور ۱۱۳؁ھ مین ہوا ہے۔

(۸) بدائیہ یہ لوگ اسکے قائل ہین کہ اللہ پر جائز ہے یعنی جائز ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کا ارادہ کرے اور پھر اُس سے پشیمان ہوجائے اسلئے کہ اُسپر وہ چیز ظاہر ہوجے پہلے سے اُسپر ظاہر نہ تھی جس طرح کہ آدمی مین تبدیل رائے ہوتی ہے یہ لوگ کہتے ہین کہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بھی اسی طرح پر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اُنھین خلیفہ

[1] دیکھو رسالہ ملل و نحل ۱۲

Marfat.com

بنا کر پشیمان ہوا اور اُن کی تعریف مین جس قدر آیات نازل کین وہ سب آخر کار اُسکے واسطے موجب ندامت کا ہوئین صواعق محرقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور ۱۴۵ھ ہجری مین ہوا اور یہ قول مسامحت سے خالی نہین اسلیے کہ اِس سے قبل شیعہ کے بعض فرقے بدا کے قائل ہو چکے تھے چنانچہ کیسانیہ کا یہ عقیدہ ہے حالانکہ اِس فرقے کا ظہور ۶۶ھ ہجری مین ہوا تھا اور فرقہ جوالیقیہ مین بھی جسکا دوسرا نام سالمیہ ہے اِس امر کا اعتقاد تھا اِس فرقے کا ظہور ۱۱۳ھ مین ہوا صواعق محرقہ مین ان فرقونکے سنہاے ظہور کی نسبت بہت کچھ تسامح ہوا ہے چنانچہ لکھا ہے ثم ظہرت الزرارية واليونسية والمفوضة والكيسانية والبدائية والغمامية منهم وبدو ظهورهم في حدود سنة خمس واربعين ومأة حالانکہ انکے ابتداے ظہور کے سنین مین بڑا تفاوت ہی حکمیہ اور زراریہ اور دوسرے امامیہ جیسے مالک جہنی و دارم بن حکم وریان بن صلت بھی اللہ تعالی پر بدا کے قائل ہین۔ امامیہ اپنے اوپر سے اعتراض اُٹھانے کے لیے بدا کے معنے مین تاویلین کرنے لگے ہین اور کہتے ہین جو کچھ اہل سنت نے سمجھا ہے بدا کے امامیہ کے نزدیک وہ معنے نہین بلکہ اِسکے اور معنے ہین جو لائق انکار نہین ابوالفتوح نے کنز الفوائد مین اِسکی تحقیق و تفصیل کی ہے۔ امامیہ کہتے ہین کہ خداے تعالی کی راے اور تجویز مین کبھی خطا اور غلطی واقع نہین ہوتی کیونکہ وہ عواقب امور اور مصالح امور سے بخوبی آگاہ ہے اور کوئی شے اُسپر مجہول نہین سب حال اُسپر ظاہر اور ہویدا ہے جو وہ کرتا ہے سمجھ کر کرتا ہے نہ خطا سے کہ پشیمان ہو کر راے اول سے راے دوسری کی طرف عدول کرے بدا باین معنی شیعون کے نزدیک خداے تعالی پر محال ہے بلکہ شیعہ کی اصطلاح مین بدا عبارت ہے تغیر و تبدل سے احکامات مین بسبب اختلاف مصالح اور اوقات کے یعنی ایک وقت مین باعتبار ایک مصلحت کے ایک حکم دیا دوسرے وقت مین باعتبار دوسری مصلحت کے اُس حکم کو بدل ڈالا اسکو نسخ تشریعی کہتے ہین اور تغیر عالم کون مین یعنی وہ تغیرات جو دنیا مین ہوتے ہین جیسے موجود کرنا اور معدوم کرنا اور زندہ کرنا اور مردہ کرنا اسکو نسخ تکوینی کہتے ہین پس بدا باین معنی فرقۂ شیعہ کے نزدیک

Marfat.com

خداے تعالیٰ پر جائز ہے اسلئے کہ خداے تعالےٰ ہر وقت ایک شان مین ہے
جو مصلحت دیکھتا ہے وہ کرتا ہے اور جس مین مصلحت نہین دیکھتا
اُسکو نہین کرتا کبھی مارتا ہے کبھی جلاتا ہے کبھی بیمار ڈالتا ہے کبھی صحت دیتا ہی غرض
ہر وقت موافق مصلحت کے کام کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندون کی مصلحتون سے آگاہ ہے
پس یہ معنی صحیح ہین کہ اِن مین کسی طرح کا فساد نہین اور بدا اِس معنے مین آیات
اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور یہ آیات اور اخبار اِس پر دلالت کرتے ہین کہ
خدانے دو لوحین پیدا کی ہین اور اُن مین جمیع کائنات اور حوادثات کو لکھا ہے
ایک کا نام **لوح محفوظ** ہے پس اُس لوح مین جو کچھ خدا کے حکم سے لکھا جاتا ہے اُس
مین کسی طرح کا تغیر واقع نہین ہوتا اور مطابق علم آلہی کے ہوتا ہی اور دوسری لوح کا نام
لوح محو و اثبات ہی کہ اُس مین موافق مصلحت کے خدا کے حکم سے بعض چیزین
لکھی جاتی ہین اور بعض محو کی جاتی ہین جیسا کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے یمحوا اللہ مایشاء
ویثبت وعندہ ام الکتاب توضیح اسکی یہ ہے کہ پہلے مثلاً اِس لوح مین لکھا کہ زید
کی عمر پچاس برس کی ہے یعنی مقتضاے حکمت یہ ہے کہ عمر اُسکی اِس قدر ہو جب تک
کہ کوئی سبب زیادتی اور نقصان کا اُس سے عمل مین نہ آئے پس جس وقت کہ اُس سے
کوئی عمل نیک مثل صلہ رحم یا صلہ عترت طاہرہ اور ذریت اخیار رسول مختار یا
تصدق مساکین مومنین ابرار پر عمل مین آیا اور اِن چیزون مین سے کسی کو بجالایا
تو پچاس سال کی عمر اُسکی محو ہو جاتی ہے اور اُسکی عمر ساٹھ برس کی لکھی جاتی ہی
اور اگر اُس سے خلاف اِن امور کے کوئی عمل بد مثل قطع رحم یا ترک صلہ سادات
مومنین کے ظہور مین آیا تو اُس کی عمر پچاس برس کی جگہ چالیس برس کی لکھی جاتی ہی
اور دس برس کم ہو جاتے ہین اور لوح محفوظ مین اول امر سے لکھا جاتا ہے
کہ زید صلہ رحم بجالاے گا اور عمر اُسکی اِس وجہ سے ساٹھ برس کی اللہ کی طرف
سے متعین ہوئی ہے یا اُسکی عمر اِس وجہ سے کہ وہ قطع رحم یا اسی طرح کا کوئی اور برا
کام کرنے گا چالیس برس کی مقرر ہوئی ہے جیسا کہ طبیب حاذق کو کسی شخص کے

Marfat.com

مزاج کا حال معلوم ہوجاے تو وہ حکم کر سکتا ہے کہ عمر اسکی ساٹھ کی ہوگی پس اگر اُسنے زہر کھالیا یا کسی نے اُسکو قتل کر دیا اور عمر اسکی ساٹھ برس سے کم ہوگی یا مثلاً اُسنے کوئی دواے مقوی کھائی اور اُسکی عمر ساٹھ برس سے بڑھ گئی تو یہ نہین کہینگے کہ طبیب نے غلطی کی پس بدء عبارت ہے تغیر تقدیر سے لوح محو و اثبات ہین اور غرض لوح محو و اثبات سے یہ ہے کہ بندے لسبب خبر دینے انبیا اور اوصیا کے اِس لوح سے یہ جان لین کہ اعمال حسنہ اُن کے کامون کی اصلاح مین تاثیر رکھتے ہین تاکہ اعمال نیک کی طرف راغب ہون اور اعمال بد سے باز رہین۔

کتاب توحید اور عیون اخبار الرضا مین روایت کی ہے کہ امام رضا نے فرمایا کہ لے سلیمان تو کیون بدء کا انکار کرتا ہے حالانکہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے اولم یرالانسان انا خلقناہ من قبل ولم یک شیئاً آیا نہین دیکھتا انسان کہ ہمنے پیدا کیا اُسکو پہلے سے اور وہ کوئی چیز نہ تھا غرضکہ بدء شیعہ کے نزدیک محو و اثبات ہے نہ بدلنا راے کا دوسری راے کی طرف پشیمان ہوکر امامیہ کہتے ہین کہ یہ امر محال ہے کہ خدا اول کسی امر کو نہ جانے اور پھر اُسپر ظاہر ہوجائے یا اپنے ارادے سے پشیمان ہو۔

امام جعفر صادق فرماتے ہین کہ جو کوئی ایسا اعتقاد کرے کہ خداے تعالیٰ نے کل ایک کام کیا اور کل اُسکی بُرائی کو نہ جانا اور آج اُس کی بُرائی کو جانا کہ یہ کام جو مین نے کیا تھا بُرا تھا اور اُس کام کے کرنے سے آج پشیمان ہوا تو ہم ایسے شخص سے بیزار ہین اور اِس قسم کے اعتقاد کرنے والے کو آپ نے کافر فرمایا ہے۔

رسالۂ اعتقادیہ مین بیان کیا ہے کہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو کبھی ایسا بدء نہین ہوا جیسا کہ میرے بیٹے اسماعیل کے باب مین اُسکو بدء ہوا آپ فرماتے ہین کہ اللہ پاک کو کوئی امر کسی شے مین ایسا ظاہر نہین ہوا جیسا کہ میرے بیٹے اسماعیل کے باب مین ظاہر ہوا کہ اُن کو مجھ سے پہلے مارا تاکہ معلوم ہوجاے کہ وہ میرے بعد امام نہین ہین اور بعض نے کہا ہے کہ بدء امور تکوینی مین مثل نسخ کے ہے احکام شرعی مین اور نسخ یہ ہے کہ شارع کا ایک حکم پہونچا اور ہمنے گمان کیا کہ وہ ہمیشہ رہیگا

Marfat.com

اور بعد اُسکے وہ حکم منسوخ ہوگیا اور دوسرا حکم مقرر ہوا اور یہی حال امور تکوینی مین ہے مثلاً ایک کام علل اور اسباب اور قرائن حال کی وجہ سے ایسا معلوم ہوا کہ ہمیشہ رہیگا اور بعد اُسکے وہ امر جاتا رہا اور دوسری طرح پر ہوا اُسکو بدا کہتے ہین جیسے اسماعیل کہ امام جعفر صادقؑ کے بڑے بیٹے تھے اور آدمیون کو بظاہر حال یہ گمان تھا کہ امام موصوف کے بعد وہی امام ہونگے پھر جبکہ اُنھون نے وفات پائی تو آدمیون نے جانا کہ امامت اُن کی جو گمان کی گئی تھی برطرف ہوئی اور امامت موسیٰ کاظم کے لیے ثابت ہوئی اور کہتے ہین کہ اسکو بدا اِس لیے کہتے ہین کہ اُنپر وہ امر ظاہر ہوا کہ پہلے اِس سے ظاہر نہ تھا۔

نور اللہ شوستری نے جو اِس باب مین مجالس المومنین مین لکھا ہے اُن کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ ظاہر مین لفظ بدا سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم دینے کے بعد اُسکے وقت مقررہ پر واقع ہونے سے قبل ممانعت کردے اور اِس سے جہل و پشیمانی اللہ پر لازم نہین آتی اور نہ اُسکی خطا ثابت ہوتی ہے اِسلیے کہ مطلب اِس قول سے یہ ہے کہ کبھی آقا کو اپنے نوکر کی اطاعت و تابعداری دوسرون پر ظاہر کرنی ہوتی ہے تو ایک مشکل کام کا حکم فرماتا ہے اور جب یہ شخص وہ کام شروع کرتا ہے تو منع کردیتا ہے مصداق اسکا حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ اُن کو اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے ذبح کرنے کا حکم دیا اور جب وہ تعمیل کو آمادہ ہوے اور دونون نے حکم الٰہی پر صبر و رضامندی رکھی تو منع کردیا اور اجر ان کا المضاعف کردیا۔

(۹) **ناؤسیہ** یہ عبداللہ بن ناؤس بصری کے متبع ہین یہ چھ شخصون کی امامت کا قائل ہے حضرت علیؑ سے جعفر صادقؑ تک اسکا عقیدہ یہ تھا کہ امام جعفر صادقؑ زندہ ہین اور غائب ہوگئے ہین اور وہی مہدی موعود ہین اور بعض ناؤسیہ کہتے ہین کہ بعض شیعۂ صادق کبھی کبھی خلوت مین انکو دیکھ بھی لیتے ہین انکا ظہور سنہ ۱۴۵ ہجری مین ہوا۔ یہ لوگ بغداد مین تھے خاصکر سنہ ۵ ہجری مین۔ پھر تاتاریون کی یورش کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ ناؤسیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جو اپنے نفس کو غیر پر فضیلت دے وہ کافر ہے

(۱۰) عماریہ کہ عمار کے متبع ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے وفات پائی تو اُن کے بیٹے محمد نامی امام ہوئے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ عماریہ ہین سے ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ امامت بعد محمد بن جعفر کے اُن کی اولاد مین رہی اِس گروہ کو شمیطیہ کہتے ہین۔

(۱۱) عمائیہ یہ لوگ عبداللہ بن عمار کے یار ہین اور سات شخصون کی امامت کے مقر ہین حضرت علیؑ ابن ابی طالب سے جعفر صادقؑ تک اور بعد اُن کے عبداللہ بن جعفر صادق کو امام جانتے ہین اِن عبداللہ کا لقب افطح تھا الف کے فتحہ اور فا کے سکون اور طاے مہلہ کے فتحہ اور حاے حطی کے سکون سے ان کو افطح اسلیے کہتے تھے کہ اِن کے دونون پانون چوڑے تھے اور بعض کہتے ہین کہ سر چوڑا تھا اور یہ افطح اسمٰعیل بن جعفر کے حقیقی بھائی تھے عمائیہ کہتے ہین کہ افطح چونکہ لاولد مرے ہین اور امامت کا سلسلہ اُنکی نسل مین جاری نہین رہا ہے اِسلیے پھر دنیا مین آئینگے اور صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ افطحیہ جنھین عمائیہ بھی کہتے ہین عبدالرحمٰن بن عمر کے اصحاب ہین۔

حبیب السیر مین بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جعفر سب بھائیون مین بڑے تھے باپ کی وفات کے بعد امامت کے مدعی ہوے بہت سے شیعہ نے انکی متابعت کی لیکن بالآخر اِن مین سے بہت سے منحرف ہوکر امام موسیٰ کاظمؑ کی امامت کے قائل ہو گئے اور جو لوگ عبداللہ کی امامت کے معتقد رہے وہ افطحیہ مشہور ہو گئے اِسلیے کہ انکا داعی عبداللہ بن افطح تھا اور بعض کہتے ہین کہ خود عبداللہ بن جعفر کا عرف افطح تھا اور منتہی المقال سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ افطح کی امامت کے جو لوگ قائل ہین وہ فطحیہ کہلاتے ہین اور یہ فطحیہ ائمۂ اثنا عشر کی امامت کے مقر ہین اور ساتھ اُنکے عبداللہ افطح کو بھی امام مانتے ہین کہ اُنکو صادق اور کاظم کے درمیان مین داخل کرتے ہین اور شہید سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ افطح کی امامت کے امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا کے درمیان مین قائل ہین۔

توضیح المقال مین لکھا ہے کہ بعض کی راے یہ ہے کہ یہ فرقۂ فطحیہ اس لیے کہلاتا ہے

Marfat.com

کہ سر گروہ اُسکا عبد اللہ فطیح کوفی تھا اُسی کی طرف یہ منسوب ہین نامۂ دانشوران ہین ابن قبہ کے حالات ہین ہے کہ زید علوی کا قول ہے کہ اب فرقہ فطحیہ کو اسماعیلیہ کہتے ہین اسلیے کہ اُن لوگون ہین سے جو عبد اللہ افطح کی امامت کے معتقد تھے کوئی باقی نہین رہا یہ عبد اللہ بن جعفر کم علم تھے کتاب جمہرۃ النسب ہین مذکور ہے کہ زرارہ بن اعین کوفی بھی اول اول عبد اللہ افطح کی امامت کا معتقد تھا جب مدینے کو گیا تو عبد اللہ افطح کی خدمت ہین حاضر ہوا اور اُن سے مسائل فقہیہ کا سوال کیا عبد اللہ نے جو جواب دیے اُنسے نہایت جہل ثابت ہوا۔

بعض کتب ہین لکھا ہوا ہے کہ سائل نے عبد اللہ سے دریافت کیا کہ دوسو درم پر کس قدر زکوۃ واجب ہے بولے پانچ درم پھر سائل نے کہا سو درم پر کس قدر ہے قیاس لگاکر کہا اڑھائی درم اور یہ امامیہ کے مذہب کے خلاف ہے اِسلیے کہ سو درم پر زکوٰۃ نہین چاندی کا نصاب دوسو درم ہے اُس سے کم پر زکوٰۃ نہین الغرض زرارہ افطح کی امامت سے پھر گیا اور جب کوفے کو واپس آیا تو اُسکے دوست ملنے کو آئے اور امام کا حال دریافت کیا اُس وقت زرارہ کے پاس قرآن رکھا ہوا تھا اُس نے قرآن کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میرا تو یہ امام ہے اسکے سوا میرا کوئی امام نہین پس شیعۂ افطحیہ اپنے امام سے پھر گئے۔

(۱۲) **اسحاقیہ** یہ کہتے ہین کہ اسحاق بن جعفر اپنے باپ کے بعد امام ہین اور یہ اسحاق نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عالم تھے ثقات محدثین نے اُنسے روایات نقل کی ہین جیسے سفیان بن عیینہ وغیرہ۔

(۱۳) **یعفوریہ** صواعق محرقہ ہین اسحاقیہ اور مفضلیہ کے درمیان ہین اِس فرقے کو لکھا ہے یہ ابن ابی یعفور کے اصحاب ہین اِن کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیا سے گناہونکا صدور جائز ہے۔

(۱۴) **مفضلیہ** یہ اصحاب ابو المفضل بن عمرو کے ہین کہتے ہین کہ جعفر صادقؑ کے بعد موسیٰ کاظم امام ہوے کیونکہ جعفر نے اُن کے واسطے نام لیکر نص کردی تھی

Marfat.com

اس طرح کہ ساتوان تمھارا کہ قائم وامام تمھارا ہے اور بعض کہتے ہین یون کہا تھا کہ صاحب تمھارا کہ قائم تمھارا ہے آگاہ ہو کہ وہ ہم نام صاحب توریت ہے اور یہ لوگ اُن کی وفات کے قائل ہین انکو قطعیہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ اُنکی موت کو قطعی جانتے ہین بعض کہتے ہین کہ مفضلیہ وہ فرقہ ہے جسکا عقیدہ یہ ہے کہ امام موسی کاظم مرگئے اور امامت اُن کے بیٹے محمد کی طرف منتقل ہوگئی اور قطعیہ ایک جداگانہ فرقہ ہے جسکا اعتقاد یہ ہے کہ موسی کاظم کے بعد امامت علی رضا کو پہونچی پھر اُنپر امامت کو قطع کردیا اور انکے بیٹے کی امامت کو بیان نکیا اسلیے انکا نام قطعیہ قرار پایا۔ اور قطعیہ کے رئیس کا نام یونس بن عبدالرحمن ہے۔

(۱۵) موسویہ ان کو امام موسی کاظم کی موت وحیات مین شک ہے اِسی واسطے امامت کو اُنھین پر منحصر سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنکے بعد سلسلۂ امامت بند ہوگیا اور کہتے ہین کہ اگر امامت غیر موسی کاظم کے لیے صحیح ہو تو وہ نافذ ہے۔

(۱۶) ممطوریہ یہ لوگ موسی کاظم کی حیات کے قائل ہین کہتے ہین کہ وہ نہین مرے اُنھین کو مہدی موعود امام منتظر جانتے ہین بعض کتابون مین لکھا ہے کہ ممطوریہ کو امام موسی کاظم کی موت مین توقف ہے انکو ممطوریہ اسلیے کہتے ہین کہ ایک بار قطعیہ کے ساتھ انھون نے مناظرہ کیا تھا قطعیہ کے رئیس نے جس کا نام یوسف بن عبدالرحمن ہے ان کو کہا انتم اھون عندنا من الکلاب الممطورۃ یعنی تم ہمارے نزدیک بارش کے بھیگے ہوے کتون سے بھی زیادہ حقیر ہو اُسوقت سے یہ لوگ ممطوریہ مشہور ہوگئے۔

(۱۷) راجعیہ انکو کاظمیہ بھی کہتے ہین انکا قول یہ ہے کہ موسی کاظم کا انتقال ہوگیا لیکن وہ پھر دنیا مین لوٹ کر آئین گے اور چونکہ یہ تینون فرقے امامت کو موسی کاظم پر موقوف رکھتے ہین اور انکو حی لایموت سمجھتے ہین اسلیے واقفیہ بھی کہلاتے ہین۔

نامۂ دانشوران مین ابن قبہ کے حالات مین بیان کیا ہے کہ واقفیہ بھی مختلف طور پر ہین بعضے جناب ابوعبداللہ جعفر صادق پر توقف کرتے ہین اور تھوڑے سے ابوجعفر محمد باقر پر توقف کرتے ہین اور ایک گروہ موسیٰ بن جعفر پر توقف کرتا ہے

Marfat.com

علماے رجال ومحدثین امامیہ کی اصطلاح مین غالبًا واقفیہ کو پچھلی قسم پر اطلاق کرتے ہین توضیح المقال مین اختیار سے سلسلہ دار ابو القاسم حسین محمد بن عمر بن یزید کے چچا تک روایت کی ہے کہ واقفیہ کی ابتدا کی یہ صورت ہے کہ اشاعشہ کے پاس تیس ہزار دینار بابت زکوۃ وغیرہ کے جو کچھ انپر واجب تھا جمع ہو گئے اُنھون نے وہ دینار امام موسی کاظم کے وکلا کے پاس بھیجدیئے جو کوفے مین موجود تھے اور یہ دو شخص تھے جن مین سے ایک کا نام حیان سراج ہے اور موسی کاظم اُس زمانہ مین ہارون الرشید کے حکم سے بغداد مین محبوس تھے اِن وکیلون نے اُن دینارون سے مکانات اور غلہ وغیرہ اشیا خریدلین جب موسی کاظم کا ۱۸۳ھ ہجری مین انتقال ہو گیا تو یہ وکلا اُنکی موت کے منکر ہو گئے اور واسطے دبالینے اُس اموال کے شیعون مین یہ بات مشہور کردی کہ وہ نہین مرینگے فرماتے تھے کہ مین حی لایموت ہون کیونکہ وہی مہدی ہین پس بہت سے شیعہ کا اسی پر عقیدہ جم گیا کہ امام موسی کاظم زندہ ہین اور وہ مال اُن دونون وکیلون کے پاس دم آخر تک رہا پھر انتقال کے وقت اُنھون نے وصیت کردی کہ امام موسی کاظم کے ورثا کو دیدیا جاے تب شیعہ واقف ہوئے کہ اُنھون نے مال کی حرص سے یہ فقرہ گانٹھا تھا اور کتاب فوائد مین یہ ہے کہ واقفیہ کا اطلاق اُن لوگون پر کرتے ہین جنھون نے موسی کاظم کے غیر کی امامت پر توقف کیا اور اُن کے بعد پھر کسی کو امام نہ مانا اور جب مطلق واقفیہ استعمال کرتے ہین تو یہی فرقہ مراد ہوتا ہے جو موسی کاظم پر امامت کو موقوف رکھتا ہے اور جب کہین واقفیہ اور معنے مین آتا ہے تو وہ کسی قرینے کے ساتھ ہوتا ہے جن مین سے ایک قرینہ یہ ہے کہ جسنے موسی کاظم کو نہ پایا اور اُنسے قبل یا اُنکے زمانے مین مرگیا تو یہ واقفی اِس وجہ سے ہے کہ امام موسی کاظم کی امامت کا مقر نہین ہوا جیسے سماعہ بن مہران اور علی بن حناف اور یحیی بن القسم اور تحقیق یہ ہے کہ واقفیہ دو قسم کے ہین ایک وہ جو امامت کو موسی کاظم پر موقوف رکھتے ہین دوسرے وہ ہین جنھون نے خود موسی کاظم کی امامت مین اُنھین کے وقت مین کسی شبہہ کی وجہ سے توقف کیا اُنھین امام تسلیم نکیا۔

(۱۸/۱/ جعم)

Marfat.com

(۱۸) **احمدیہ** یہ لوگ کہتے ہین کہ موسی کاظم کے بعد اُنکے بیٹے احمد امام ہوے۔

(۱۹) **جعفریہ**۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ جعفر صادق کے بعد موسی کاظم بن جعفر امام ہین پھر علی رضا بن موسی پھر محمد تقی بن علی رضا پھر علی نقی بن محمد تقی پھر حسن عسکری بن علی نقی اور حسن عسکری لاولد فوت ہوئے کوئی اولاد نہین چھوڑی اور نہ اُنکے کوئی بیٹا محمد نامی پیدا ہوا پس یہ محمد مہدی کی ولادت کے منکر ہین۔ بعض کتابون مین لکھا ہے کہ جعفریہ انکا نام اس لئے ہی کہ اِنکے نزدیک حسن عسکری کے بعد اُن کے بھائی جعفر امام ہین بعضون نے توقف کیا ہے اور محمد تقی کے حال مین شک کرتے ہین۔

(۲۰) **اثناعشریہ**۔ جب لفظ امامیہ مطلقًا بلا قید بولتے ہین تو یہی فرقہ مراد ہوتا ہے ابن اثیر نے شرح کتاب جامع الاصول کی بحث نبوت مین کہا ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام مین جن پر تمام عالم کے مسلمانون کا مدار ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رضی اللہ عنہم کا اور مذہب امامیہ ہے اور اِس بات کی تعین کی ہے کہ **مذہب امامیہ کے مجدد** دوسری صدی ہجری کے اوائل مین امام علی رضا بن موسی کاظم تھے اِسلئے کہ گمان اسکا یہ ہے کہ حدیث مین جو آیا ہے کہ اللہ تعالی ہر صدی کے آغاز مین ایک ایسا شخص بھیجتا ہے جو امت مذکورہ کے لئے دین کی تجدید کرتا ہے یعنی دین کو روشن اور زندہ کرتا ہے۔ پس ایسا مجدد کسی ایک مذہب سے خصوصیت نہین رکھتا ہے بلکہ ہر ایک مذہب کا ہر صدی کے اول مین ایک مجدد ہوتا ہے کہتے ہین کہ اثناعشریہ کا ظہور سنہ ۲۶۰[۱] ہجری مین ہوا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ جب امام حسن عسکری بن علی نقی نے وفات پائی تو پانچ[۲] برس کا ایک لڑکا محمد نامی سوسن یا نرجس[۳] کنیز کے شکم سے چھوڑا جو جمعہ ۱۵ شعبان سنہ ۲۵۵[۴] ہجری مین شب کے وقت جیساکہ عبدالوہاب شعرانی نے کتاب یواقیت وجواہر مین بیان کیا ہے پیدا ہوا تھا مہدی موعود اور خاتم الائمہ یہی ہین خلیفہ معتمد علی اللہ عباسی کے

---

۸ کتاب اصول کافی کلینی ۔ مولد صاحب الزمان مین بھی یون ہی ۔۔۔

۹ دیکھو عمدۃ المطالب ۔۔۔ انساب آل ابی طالب ۔۔۔

۱۰ دیکھو نقصاراجود الاحرار ۔۔۔ منتہی المقال فی اسماء الرجال ۔۔۔

۱۱ دیکھو مقدمہ اول کتاب ۔۔۔ وخمسین ومأتین ۱۲ منہ

۱۲ کان فی حدود سنۃ ست ۔۔۔ ارقم ہے کہ ولد وظہور دھم ۔۔۔ عواقی ۔۔۔ مین

عہد مین بقول ابن وردی نو برس کی عمر مین تہ خانۂ سامرہ مین جو ایک بڑا شہر ہے تکریت اور بغداد کے درمیان مین شرقیٔ دجلہ پر آباد کیا ہوا معتصم کا چھپ گئے اور وقت مخفی ہونے کا ۱۵ شعبان ۲۶۶ھ ہے اور یافعی کے نزدیک ۲۶۵ھ ہجری ہی شیخ عبد الحق نے اپنے رسالے مین لکھا ہے کہ اول اصح ہے ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامے[ف] مین ذکر کیا ہے کہ مین نے اُس تہ خانے کے دروازے پر سوارون اور سواری کو کھڑے دیکھا ہے۔

اور تحفۂ احمدیہ مین لکھا ہے کہ اول امامت مین کہ سن شریف محمد بن حسن کا پانچ یا چار برس کا تھا خوف سے حکام وقت کے غائب ہوئے وہ **غیبت صغریٰ** تھی سفیر اور نائب حضرت کا ظاہر رہتا تھا پہلے عثمان بن سعید تھے بعد اُنکے بیٹے اُنکے محمد ہوئے پھر حسین بن روح ہوئے پھر علی بن محمد سمیری اُن کے بعد **غیبت کبریٰ** ہوئی کہ نائب ظاہر کوئی نرہا مدت غیبت صغریٰ کی چوہتر برس تقریباً رہی۔ محمد بن حسن عسکری کے ماننے والے کہتے ہین کہ امام بارہ ہین اِسی لئے انکا لقب اثنا عشری ہوگیا ہے۔

اِن کے نزدیک ایمان لانا **رجعت** پر واجب ہے یعنی جناب محمد مہدی صاحب الامر ظہور اور خروج فرمائینگے اُسوقت مومن خاص اور کافر و منافق مخصوص سب زندہ ہونگے عالم کو پُر از عدل و داد کرینگے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو پہونچیگا اور ظالم سزا پائینگے۔ یاد رکھو کہ **چہاردہ معصوم** کی ترتیب اِس طرح مشہور ہے محمدؐ۔ علیؑ۔ فاطمہؑ۔ حسنؑ حسینؑ علیؑ زین العابدین۔ محمد باقرؑ۔ جعفر صادقؑ۔ موسیٰ کاظمؑ۔ علی رضاؑ۔ محمد تقیؑ۔ علی نقیؑ حسن عسکریؑ۔ محمد مہدی علیہم السلام۔ ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی جلد پنجم مین جہان چہاردہ معصوم کے کفن و دفن مین ملائکہ کے مدد دینے کا ذکر کیا ہے اُس بیان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ چہاردہ معصوم انھین سے مراد ہے اور تحفۃ العوام مین لکھا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب سے حضرت امام محمد مہدی تک یہ بارہ امام معصوم ہین اور جناب رسالتمآب اور جناب فاطمہ زہراء دو معصوم ہین انھین کو چہاردہ معصوم کہتے ہین لیکن مولوی قدرت اللہ نے جام جہان نما مین لکھا ہے کہ عوام کے نزدیک

[ف] ابن بطوطہ کا سفر ۲ رجب ۷۲۵ھ سے شروع ہو کر ۳ ذیقعدہ ۷۵۴ھ ہجری کو ختم ہوا ۱۲ منہ

Marfat.com

چہاردہ معصوم بارہ اماموں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بی بی فاطمہ زہرا
سے عبارت ہے اور یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ چہاردہ معصوم یہ ہین۔

(۱) محسن بن علی کرم اللہ وجہہ جو بی بی فاطمہ علیہا السلام سے ہین انکی قبر جنت بقیع
مین ہے مرآت آفتاب نما مین لکھا ہے کہ محسن ایام حمل مین شکم سے ساقط ہو گئے تھے
حضرت رسالت پناہ نے ساقط ہونے سے قبل انکا نام محسن رکھا تھا۔

(۲) عبداللہ بن امام حسن یہ سات برس کی عمر مین طلحہ بن عامر کے ہاتھ سے شہید
ہوئے اِن کی قبر جنت بقیع مین ہے۔

(۳) جعفر بن امام حسین یہ تین برس کی عمر مین تشنگی سے جان بحق تسلیم ہوئے
اِن کی قبر کربلا مین ہے۔

(۴) قاسم بن امام حسن اِن کی قبر کربلا مین ہے۔

(۵) حسین بن امام زین العابدین یہ تین برس کی عمر مین حجاج کے ہاتھ سے
شہید ہوئے اِن کی قبر رے مین ہے۔

(۶) صالح بن امام محمد باقر اور بعض کے نزدیک قاسم بن امام زین العابدین
یہ تین برس کی عمر مین حجاج کے ہاتھ سے شہید ہوئے اُن کی قبر بھی رے مین ہے۔

(۷) علی اقطر بن امام محمد باقر آٹھ برس کی عمر مین احمد بن منصور کے ہاتھ سے
شہید ہوئے قبر انکی شام مین ہے۔

(۸) عبداللہ بن امام جعفر صادق یہ دو برس کی عمر مین خلیفۂ بغداد کے سامنے
عبداللہ بن محمود کوفی کے ہاتھ سے شہید ہوئے انکی قبر بغداد مین ہے۔

(۹) یحیٰی بن امام جعفر صادق تین برس کی عمر مین باسطان کے درمیان شہید
ہوئے قبر اِن کی باسطان مین ہے۔

(۱۰) صالح بن امام موسیٰ کاظم تین برس کی عمر مین یوسف بن ابراہیم بن
احمد دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر انکی رے مین ہے۔

(۱۱) طیب بن امام موسیٰ کاظم سات برس کی عمر مین یمن دمشقی کے ہاتھ سے

Marfat.com

شہید ہوئے قبر اُن کی شیراز مین ہے۔
(۱۲) جعفر بن امام محمد تقی چار برس کی عمر مین یوسف بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر کوفے مین ہے۔
(۱۳) جعفر بن امام حسن عسکری یہ بھی یوسف بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر رے مین ہے۔
(۱۴) قاسم بن محمد مہدی تین برس کی عمر مین منصور بن ناصر بن ابراہیم کے ہاتھ سے شہید ہوئے اِن کی قبر شیراز مین ہے۔
مرآت آفتاب نما مین بھی چاردہ معصوم کی تفصیل اسی طرح لکھی ہے لیکن بعض باتون مین اختلاف کیا ہے جس کی صورت یہ ہے۔
(۳) عبداللہ بن امام حسین یہ دو برس کی عمر مین عبید بن زیاد وازرق دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر کربلا مین ہے۔
(۴) قاسم بن امام حسن تین سال کی عمر مین تشنگی سے مرے قبر کربلا مین ہے مگر یہ صحیح نہین وہ عمرو بن سعد بن نفیل کے ہاتھ سے میدان کربلا مین شہید ہوئے اور عمر اُن کی اُس وقت نو سال کی تھی ناسخ التواریخ کی چھٹی جلد مین تذکرۃ الائمہ سے اسیطرح نقل کیا ہے۔
(۵) حسن بن امام زین العابدین یہ چھ برس کی عمر مین منصور بن احمد کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر کوفے مین ہے۔
(۶) قاسم بن امام زین العابدین یہ دو سال کی عمر مین عدفان بن یزید کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر بصرے مین ہے۔
(۷) علی بن امام محمد بن باقر چھ سال کی عمر مین منصور دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر ساوہ مین ہے۔
(۸) عبداللہ بن امام جعفر صادق یہ پانچ سال کی عمر مین دامغان و بسطام کے درمیان شہید ہوئے قبر بسطام مین ہے۔
(۹) یحییٰ بن ہادی بن جعفر صادق دو سال کی عمر مین عبداللہ بن محمود کے

Marfat.com

ہاتھ سے شہید ہوئے قبر بغداد میں ہے۔

(۱۱) طیب بن موسی کاظم عثمان بن محمود کے ہاتھ سے شیراز میں شہید ہوئے تھے

(۱۲) جعفر بن تقی کی قبر قم میں ہے۔

(۱۳) جعفر بن امام حسن عسکری ایک سال کی عمر میں منصور بن ناصر بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر رے میں ہے۔

(۱۴) قاسم بن محمد بن حسن عسکری یہ بھی منصور بن ابراہیم دمشقی کے ہاتھ سے شہید ہوئے قبر خراسان میں اور بعض کے نزدیک ہرات میں ہے۔

ائمہ کی ترتیب

شیعہ اثنا عشری کہتے ہیں کہ انبیا کی طرح سے امام بھی منصوص من اللہ ہیں یعنی خدا کی جانب سے مقرر ہوتے ہیں اور ان کے ہاں ائمہ کی ترتیب اس طرح ہے۔

امام اول حضرت علی بن ابی طالب ہیں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے جمعہ کے روز ۱۳۔رجب کو اور بنا بر روایت جعفر صادق کے ساتویں شعبان کو ہجرت سے ۲۳ سال قبل بیت الحرام میں فاطمہ بنت اسد سے متولد ہوئے۔

اسعاف الراغبین اور ابوالفدا وغیرہ میں ہے کہ ۱۷۔رمضان سنہ چالیس ہجری میں جمعہ کی صبح کو عبدالرحمن بن ملجم کے ہاتھ سے زخمی ہوئے شب یک شنبہ کو ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا روضۃ الصفائے ناصری میں لکھا ہے کہ ارباب اخبار کی ایک جماعت کہتی ہے کہ ۲۰۔رمضان کو انتقال فرمایا اور ایک گروہ کہتا ہے کہ ۱۷۔رمضان کو فوت ہوئے اور ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ ۲۱ ماہ مذکور کو رہگرائے عالم بقا ہوئے مشہور یہی ہے۔تین کپڑوں کے اندر مقام غری یعنی نجف میں یا مسجد کوفہ میں تملہ رویا قصر الامارۃ کوفہ میں دفن ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت امام حسنؓ نے اُن کو مدینے میں لیجا کر بقیع میں حضرت فاطمہ زہراؓ کی قبر کے پاس دفن کیا۔قبر انکی خوارج کے کھودنے کے خوف سے مخفی رکھی گئی[1] ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی جلد سوم کے صفحہ ۴۸۷ میں مذکور ہے کہ جب حضرت امام حسن نے اُن کے دفن کرنے

[1] دیکھو اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۰

Marfat.com

کے لئے زمین کھودی تو وہان قبر اور لحد اور چند اینٹین ملین اور ایک تختی بھی تھی جس مین بخط سریانی دو سطرین لکھی ہوئی تھین جن کا ترجمہ یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ قبر ہے جس کو نوحؑ نے علیؓ وصی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طوفان سے سات سو برس قبل کھودا ہے بہرصورت ہارون کے زمانے تک اُن کی قبر کا حال سوائے ائمہ اہل بیت کے دوسرا شخص نہین جانتا تھا۔ آپ کی مہر پر یہ کندہ تھا الملك لله الواحد القہار۔

امام دوم حضرت حسن بن علی علیہما السلام ہین سہ شنبہ ۱۵۔ ماہ رمضان ۲ سنہ یا ۳ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے تھے اُن کی کنیت ابو محمد ہے اور لقب تقی اور زکی اور سبط اور ولی ہے اور اُن مین اشہر تقی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سید لقب عطا کیا تھا اور اُنکی عمر حضرت علیؓ کی وفات کے وقت ۳۷ سال کی تھی صاحب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ نے لکھا ہے کہ ۶ ماہ اور تین دن تک کار خلافت مین دخل دیا اور ۴۱ سنہ مین نصف جمادی الاولی کو معاویہ کو کار خلافت سپرد کر کے صلح کر لی اور ایک لاکھ درم سالانہ معاویہ نے اُنکے مقرر کر دئے۔ شیعہ کو اِس سے برہمی پیدا ہوئی خفیہ طور سے استحقاق اہل بیت اور اُنکی امداد کے مشورے کرنے لگے اور امام حسنؑ سے بھی اِسی وجہ سے ناراض ہوگئے امام حسینؑ کو طلبی کا خط لکھا آپ نے سردست آنے سے انکار کر دیا مگر یہ وعدہ کر لیا کہ معاویہ کے مرنے کے بعد مین اِس اقرار کو پورا کرونگا[۵]۔ اعلام الوریٰ مین طبری نے لکھا ہے کہ وہ صلح کے بعد مدینے مین دس سال تک زندہ رہے پھر اُن کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی نے معاویہ کے کہنے سے اور بقولے مروان کی ترغیب سے زہر دیدیا جس سے پانچوین یا ساتوین ربیع الاول ۵۰ سنہ یا ربیع الاول ۴۹ سنہ یا ۲۸ صفر ۵۰ سنہ یا صفر ۴۹ سنہ مین ۴۶ برس اور چند ماہ کی عمر مین انتقال فرمایا معاویہ نے یہ خبر سنی تو سجدے مین گر گئے[۶] اور بعض کہتے ہین کہ یزید کے بہکانے سے کہ مین تجھ سے بعد امام حسنؑ کے نکاح کر لونگا زہر دیا مگر یزید نے بھی اُس سے نکاح نہ کیا امام حسنؑ بقیع مین مدفون ہوئے زمان امامت

۵ دیکھو تاریخ ابن خلدون ۱۲

۶ دیکھو تاریخ ابوالفدا ۱۲

Marfat.com

حقیقت مین ۹ سال ہین خضاب سیاہ کرتے تھے سلسلۂ حسنیہ انھین سے مخصوص ہے اور بعض اور سلسلے بھی حسن مثنیٰ کے ذریعہ سے اِن سے ملتے ہین اور آپ کی مہر پر یہ کندہ تھا العزۃ للہ۔

امام سوم حضرت حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالب ہین جو پنجشنبہ اور بقولے شنبہ تیسری یا چوتھی یا پانچوین شعبان اور بقولے آخر ماہ ربیع الاول اور بقولے تیرھوین ماہ رمضان ۴؁ اور بقولے ۳؁ ہجری مین پیدا ہوئے اِن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور القاب رشید وطیب وزکی وو فی وسید ومبارک وتابع لمرضاۃ اللہ وسبط اصغر ہین اور اِن مین بہت مشہور زکی ہے اِن کی عمر حضرت علی کی وفات کے وقت ۳۶ سال کی تھی اور حضرت امام حسنؑ کے انتقال کے وقت ۴۶ سال کی عمر تھی کربلا مین دوشنبہ یا جمعہ یا شنبہ دہم محرم ۶۱؁ کو ۵۸ سال کی عمر مین شہید ہوے سنان بن انس نخعی خاص اُنکا قاتل ہے اُنکی مہر پر یہ کندہ تھا لکل اجل کتاب وبرواتیے ان اللہ بالغ امرہ نقش نگین تھا بھائی کے بعد کچھ کم دس سال تک امامت کی ناسخ التواریخ کی جلد حالات حسین علیہ السلام صفحہ ۱۵ سطر ۲ مطبوعہ ایران مین ذکر فضائل حسینؑ ومحبت رسول خداؐ با آنحضرت مین لکھا ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ان النبی کشف عن ادبۃ الحسین فقبّل زُبَیْبَہ وقام فصلی من غیر ان یتوضأ یعنی رسول خدا از فرو ناف تا زانوے حسین علیہ السلام را از جامہ باز کردو زبہ (سرذکر) او را ببوسید و برخاست ونماز گذاشت بے آنکہ وضو سازد۔ اُنکے سر کے باب مین تین قول ہین۔

(۱) بعض کہتے ہین کہ یزید نے حکم دیا کہ اِس کو تمام ملکون مین پھرانا چاہیے اُس کے حکم کی تعمیل ہوئی اور جب عسقلان مین پہونچا تو وہین دفن کرا دیا گیا پھر خلفاے فاطمیین کے ایک وزیر نے جس کا نام صالح ہے اُسے عسقلان سے مصر مین منگا کر دفن کرایا قاہرہ مین خان خلیلی کے پاس وہ مقام ہے جہان یہ سر مدفون ہے۔

(۲) بقیع مین امام حسنؑ کی قبر کے پاس مدفون ہے۔

(۳) امامیہ کہتے ہین کہ شہادت سے چالیس دن کے بعد کربلا مین اُسے جثۂ

Marfat.com

مبارک کے ساتھ دفن کیا تھا - بحارالانوار کی دسوئین جلد مین علل الشرائع سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے فرمایا کہ ایک جماعت کا بیان ہے کہ وہ ہمارے محب کہلاتے ہین اور وہ ہماری امامت پر اعتقاد رکھتے ہین کہ امام حسین علیہ السلام شہید نہین ہوئے بلکہ نظر مردم مین ایسا معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوئے جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نظر مردم مین قتل ہوتے دکھائی دئے اور فی الواقع قتل نہین ہوئے پس اس قول کے بموجب چاہیئے کہ کچھ عتاب و ملامت و عذاب بنی امیہ پر نہو لے پسر عم جو کوئی دعوی کرے کہ امام حسینؑ شہید نہین ہوئے پس اسنے رسول خدا اور ان ائمہ کی تکذیب کی ہے جنھون نے حضرت امام حسینؑ کے شہید ہونے کی خبرین دی ہین اور جو کوئی رسول خدا اور ائمہ کی تکذیب کرے وہ کافر ہے جو کوئی جس شخص سے ایسا سنے اسکو اسکا خون مباح ہے پھر عبداللہ بن فضل نے کہا یا بن رسول اللہ آپ شیعون کی اس جماعت کے باب مین کیا فرماتے ہین جنکو یہ اعتقاد ہے حضرت نے فرمایا وہ ہمارے شیعہ نہین ہین مین ان سے بیزار ہون دمع الہتون مین لکھا ہے کہ ابن بابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ابو الصلت ہروی نے امام رضا کی خدمت مین عرض کیا کہ ایک جماعت کوفے مین ہے وہ دعوی کرتے ہین کہ امام حسینؑ شہید نہین ہوئے اور خدا نے مشابہ ان کے حنظلہ بن اسعد شامی کو دکھایا اور امام حسینؑ کو آسمان پر لے گیا جس طرح عیسیٰؑ کو آسمان پر لے گیا -

امام چہارم علی بن حسینؑ شہید ہین جن کا لقب زکی و امین و سجاد و زین العابدین اور کنیت ابو الحسن و ابو محمد ہے اور علی اصغر نام ہے ناسخ التواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا نام علی اوسط ہے اور علی اصغر معرکہ کربلا مین زخم تیر سے شہید ہوئے تھے اور صحیح یہ ہے کہ امام حسین کے تین بیٹون کے نام علی ہین اول علی اکبر شہید جو بیٹا دختر عروہ بن مسعود ثقفی سے پیدا ہوئے تھے دوسرے علی امام اور علی اوسط تیسرے علی اصغر ان دونون کی مان کا نام شہربانو[۵۱]

---

۵۱ ان کے نام مین اختلاف کسی نے شہربانو کہا کسی نے شہربان کسی نے شاہ زنان اور کسی نے سلافہ اور کسی نے سلامہ اور کسی نے غزالہ اور کسی نے خولہ لکھا ہے بہر صورت شاہ زنان انکا نام امیر المؤمنین نے رکھا تھا ۱۲ مترجم

Marfat.com

اور لقب شاہ زنان ہے یزدجرد شاہ ایران کی بیٹی تھین اسیر ہو کر آئی تھین اسلئے
بعض نے اُنھین ام ولد کہا ہے اور کنیزون مین شمار کیا ہے اور یہ شایان نہ تھا
لواقح الانوار فی طبقات الاخیار مین امام حسینؑ کے حالات مین لکھا ہے کہ اُن کے
تین فرزند تھے علی اکبر علی اصغر جنکی نسل سے یہ سارے سادات کے خاندان ہین
تیسرے جعفر اور دو دختر فاطمہ اور سکینہ اور اسعاف الراغبین مین لکھا ہے کہ اُن کے
چھ بیٹے اور تین بیٹیان تھین (۱) علی اکبر (۲) علی اوسط (۳) علی اصغر (۴)
عبداللہ (۵) محمد (۶) جعفر (۱) زینب (۲) فاطمہ (۳) سکینہ کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ
مین بھی بیٹون کے یہی چھ نام گنائے ہین انمین سے علی اصغر و عبداللہ معرکہ کربلا مین باپ
کی گود مین زخم تیر سے شہید ہوئے اور علی اکبر بھی اسی معرکے مین شہادت کو پہونچے
علی اوسط زین العابدین کے لقب سے ملقب ہوئے اور پھر یہی علی اکبر کے نام سے
مشہور ہو گئے ناسخ التواریخ کی کتاب دوم کی چھٹی جلد مین لکھا ہے کہ نہایت تحقیق
کے بعد ثابت ہوا کہ اُن کے چار بیٹے تھے علی اکبر علی اوسط جو زین العابدین کے
لقب سے مشہور ہوئے اور علی اصغر اور عبداللہ اور دو بیٹیان تھین فاطمہ و سکینہ چونکہ
علی اکبر و علی اصغر و عبداللہ کربلا مین شہید ہو گئے اِس لئے امام حسین کی نسل امام
زین العابدین سے باقی ہے یہ شنبہ اور بقولے جمعہ اور بروایتے پنجشنبہ پانچوین شعبان
اور بقولے پندرھوین جمادی الاخریٰ اور بقولے پندرھوین جمادی الاولی ۳۸ھ مین
شب کے وقت پیدا ہوئے تھے اور بعض نے سال ولادت ۳۷ھ اور بعض نے ۳۶ھ
اور بعض نے ۳۳ھ لکھا ہے اور واقعۂ کربلا مین ۲۲ سال کی عمر رکھتے تھے جیسا کہ مجمع البحرین
مین مذکور ہے اور حبیب السیر مین ۲۳ سال کی عمر لکھی ہے مریض ہونے کی وجہ سے
قتل ہونے سے بچ گئے اِس حادثے کے بعد ۳۴ سال اور زندہ رہے۔ ایک بار محمد بن
حنفیہ نے اُن سے کہا کہ مین حضرت علیؑ کا صلبی بیٹا ہون اِسلئے بہ نسبت تمہارے امامت
کا مین زیادہ مستحق ہون پس حضرت رسول کریم کے ہتیار میرے پاس رہنا چاہئین زین العابدین
نے فرمایا اے چچا خدا سے ڈرو اور جو چیز آپ کا حق نہین اُسے طلب نہ کرو محمد بن حنفیہ نے

مجمع البحرین میں ہے کہ عمرہ علیہ السلام بعد قتل ابیہ کان اثنتین وعشرین سنة ۱۲ منہ

Marfat.com

اصرار کیا زین العابدین نے فرمایا کہ آؤ حجر اسود کے پاس چلین اور اُس سے دریافت کرین کہ امام زمان کون ہے محمد اسپر راضی ہوئے اور دونون حجر اسود کے پاس گئے زین العابدین کے کہنے سے محمد بن حنفیہ نے اُس سے پہلے سوال کیا اور اللہ سے استدعا کی تاکہ حجر اسود اُن کی امامت پر شہادت دے لیکن اُس سے جواب نہ ملا پھر زین العابدین نے کہا اے حجر خدا کے واسطے تو ہمکو عربی مین خبر دے کہ وصی و امام بعد حسین کے کون ہے حجر ہلا اور نہایت فصیح عربی مین جواب دیا کہ امام حسینؑ کے بعد امامت اور وصیت علی بن حسین کا حق ہے اور امام زمان وہی ہین محمد نے یہ دیکھ کر اُن کی امامت تسلیم کر لی بقول ابن صباغ مالکی صاحب فصول مہمہ ولید بن عبد الملک کے زہر دلوانے سے یوم شنبہ بائیسوین محرم اور بقولے بارھوین یا اٹھارھوین یا پچیسوین ماہ مذکور ۹۴ھ سنہ یا ۹۵ سنہ ہجری کو ۵۷ یا ۵۸ سال کی عمر مین فوت ہو کر اپنے چچا حسن سبط کی قبر کے پاس مدفون ہوئے ۳۴ سال امامت کی مروان اور عبد الملک اور اُسکا بیٹا ولید اِن کے ہم عصر تھے اِن کی مہر پر یہ کندہ تھا و ما توفیقی الا باللہ اور بعض نے نقش نگین یہ لکھا ہے حسبی اللہ لکل ھم۔

امام پنجم محمد بن علی ہین یہ ایسے ہاشمی ہین کہ دو ہاشمی سے متولد ہوئے اور ایسے علوی ہین کہ دو علوی سے متولد ہوئے کیونکہ باپ امام زین العابدین بن حسین ہین اور مان فاطمہ بنت امام حسن ہین مدینے مین سہ شنبہ یا جمعہ یا دو شنبہ پہلی ماہ رجب یا ۳ صفر ۵۷ھ مین پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ غرہ رجب سنہ مذکور مین پیدا ہوئے لقب اُنکے باقر و شاکر و ہادی ہین اور کنیت ابو جعفر ہے باپ کی وفات کے وقت ۳۸ سال کی عمر تھی روز دوشنبہ تاریخ ساتوین ذیحجہ اور بقولے ربیع الاول ۱۱۴ھ مین انتقال فرمایا۔ اِس روایت کے بموجب کہ نہایت صحیح ہے ۵۷ سال کی عمر پائی اور ۱۹ برس امامت کی اور بقول مؤلف نور الابصار تریسٹھ سال یا ۵۸ سال کی عمر مین ۱۱۷ھ مین فوت ہوئے درر الاصداف مین ہے کہ انکو بھی زہر دیا گیا تھا تاریخ گزیدہ مین مسطور ہے کہ ہشام بن عبد الملک بن مروان نے

زہر دلوایا تھا اور رسالۂ اعتقادیہ مین ہے کہ ابراہیم بن ولید نے زہر دلوایا تھا مگر یہ قول تحقیق کے خلاف معلوم ہوتا ہے اِس لئے کہ بیسوین ذی حجہ ۱۲۶ھ ہجری کو یزید بن ولید نے انتقال کیا تو اُسکا بھائی ابراہیم بن ولید خلیفہ مقرر ہوا تھا جس نے چار مہینے اور بعض کے نزدیک ستر دن تک خلافت غیر مستقل کی اور ۱۲۷ھ مین مروان بن محمد کے ہاتھ سے معزول ہوا البتہ ہشام بن عبدالملک اُن کی وفات کے وقت سریر خلافت پر متمکن تھا جو ۱۰۵ھ مین یزید بن عبدالملک کے بعد مسند نشین ہوکر ۶ ربیع الاول ۱۲۵ھ مین فوت ہوا ہے۔ بقیع مین قبۃ العباس کے اندر دفن ہوئے اِن کی مہر پر رب لاتذرنی فرداً کندہ تھا۔

امام ششم جعفر بن محمد ہین جن کے لقب صادق وفاضل وطاہر ہین اور کنیت ابوعبداللہ ہے اکثر علما نے کہا ہے کہ مدینے مین دوشنبہ ۸۰ھ ہجری مین پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن پہلی رجب کو پیدا ہوے تھے اور بخاری نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہے کہ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ مین ام فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق سے پیدا ہوئے اور قاسم کی مان عبدالرحمن بن ابوبکر کی بیٹی ہین یہ کہا کرتے تھے ولدنی صدیق مرتین اور بعض نے کہا ہے کہ یون فرمایا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین علم حدیث اپنے باپ اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور عروہ اور عطا اور نافع اور زہری سے حاصل کیا اور اُن سے سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری اور مالک اور یحیٰی بن سعید انصاری اور شعبی اور یحیٰی بن سعید القطان اور قتیبہ نے سیکھا روایت اول کے بموجب اپنے والد کی وفات کے وقت ان کی عمر ۳۴ سال کی تھی اور دوسری روایت کے بموجب ۳۱ سال کی انکی مہر پر کندہ تھا ما شاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ اور بعض نے بیان کیا ہے اُن کی مہر پر اللہ خالق کل شئ اور بعض نے کہا ہے انت ثقتی فقنی شر خلقک کندہ تھا ابوجعفر منصور اُنکا معاصر تھا بقول نورالابصار شوال مین اور بقول بعض ۱۵ رجب روز دوشنبہ کو ۱۴۸ھ مین منصور کے عہد مین وفات پائی اور اپنے باپ دادا کے مقبرے مین مدفون ہوئے

Marfat.com

۳۴ سال امامت کی پہلی روایت کے بموجب ارسٹھ سال کی عمر پائی اور دوسری روایت
کے بموجب ۶۵ سال کی تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ علماے شیعہ کا عقیدہ یہ ہے
کہ انکو منصور دوانیقی نے زہر دلوایا تھا۔

امام ہفتم موسیٰ بن جعفر ہین جن کا لقب صابر وصالح وامین ہے اور زیادہ مشہور
کاظم ہے اور کنیت ابوالحسن اور ابوابراہیم ہے اُن کے معاصر منصور دوانیقی اور مہدی اور
ہادی اور ہارون الرشید تھے اہل عراق اُنھین باب قضاء الحوائج کہتے تھے اِس لئے
کہ اُن سے کام بہت نکلتے تھے مسماۃ حمیدہ بربریہ سے مقام ابوا ہین کہ مکے اور
مدینے کے درمیان مین ہے یک شنبہ ساتوین اور بقولے سترھوین صفر سنہ ۱۲۸ھ مین
پیدا ہوئے اور بعض نے سال ولادت سنہ ۱۲۹ھ لکھا ہے جعفر صادق کی وفات کے وقت
بیس سال کی عمر رکھتے تھے ہارون جس سال حج کو گیا تو مدینے کو بھی گیا اور اُنکو قید
کر کے بصرے کو بھیجدیا عیسیٰ بن جعفر بن منصور وہان کا حاکم تھا اُسکے پاس ایک سال تک
محبوس رہے پھر ہارون اُنکو بغداد کو لے گیا اور سندی بن شاہک یا یحییٰ بن خالد نے
ہارون کے حکم سے اُن کو خرمون مین زہر دیدیا اور تاریخ گزیدہ مین مذکور ہے کہ گرم
سیسہ اُن کے حلق مین پلایا ۲۵-رجب یا ۵ یا ۶ یا ۳ ۲ یا ۴ ۲ ماہ مذکور سنہ ۱۸۳ھ یا سنہ ۱۸۱ھ
یا سنہ ۱۸۶ھ مین ۵۵ سال اور چند ماہ کی عمر پا کر وفات پائی بغداد مین باب التین کے اندر
دفن ہوئے ۳۵ سال امامت کی اُنکی مہر پر یہ کندہ تھا الملک للہ وحدہ۔

امام ہشتم علی بن موسیٰ ہین اکثر علما کے نزدیک ۱۱ ذی حجہ سنہ ۱۵۳ھ کو مدینے مین
پیدا ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ ۱۱ یا ۱۲ ذی قعدہ اور بقولے ۱۱ ربیع الاول روز پنجشنبہ
یا جمعہ سنہ ۱۵۳ھ یا سنہ ۱۴۸ھ مین پیدا ہوئے اُن کی مان کے نام مین اختلاف ہے شواہد النبوۃ
مین ہے کہ اُن کے بہت سے نام ہین اَرْوی اور نجمہ اور سمانہ اور ام البنین اور کشف الغمہ
فی معرفۃ الائمہ مین ہے کہ سکینۂ نوبیہ نام تھا اور بعض کے نزدیک خیزران مرسیہ اور
بعض نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ تکتم نام تھا اور شقری لقب ہے اور مشہور یہ ہے کہ اَروی
نام تھا اور ام البنین کہا کرتے تھے یہ اروی ام ولد تھین اولی روایت کے بموجب

Marfat.com

موسیٰ کاظمؑ کی وفات کے وقت تیس برس سال کی عمر رکھتے تھے رضا و صابر و ولی و مرتضیٰ
و وفی اُن کے لقب ہین مگر رضا زیادہ مشہور ہے اور کنیت ابوالحسن ہے اُن کا رنگ
سیاہ تھا مگر اعتدال کے ساتھ اس لئے کہ اُن کی مان سیہ فام تھین۔ اُن کی مُہر پر
حسبی اللہ اور بروایتے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کندہ تھا امین اور مامون انکے
معاصر تھے سنہ ۲۰۱ھ مین جب اُن کی عمر ۴۸ سال کی تھی اُن کو مامون نے اپنا ولیعہد بنایا
اور اپنی بیٹی اُم الفضل کا نکاح اُن کے بیٹے محمد تقی کے ساتھ کردیا مگر غلات
شیعہ عباسیہ کو جن کا بغداد مین نہایت غلبہ تھا یہ بات ناگوار گذری اور اُنھون نے
اِس ولیعہدی کی خبر سُنکر مامون کو بُرا کہنا شروع کیا کہنے لگے کہ اگر وہ رشید کا
فرزند نہ ہوتا تو اُس کی اولاد کو خلافت سے کیون محروم کرتا۔ کئی سال کے بعد مامون
نے علی رضا کو مروا ڈالا وجہ اُسکی یہ ہوئی کہ یہ ہمیشہ مامون کو نصیحت کرتے رہتے تھے
جو اُسکو ناگوار ہوتی تھی آخرکار اُس کا دل اِن سے مکدر ہوگیا اور یہ کدورت
یہانتک بڑھی کہ سہ شنبہ یا جمعہ ۲۳ ذیقعدہ یا ۱۷ یا ۲۱ رمضان یا آخر صفر سنہ ۲۰۲ھ
مین اور بقولے ۲۰۳ھ مین اور بروایتے ۲۰۶ھ مین موضع سناباد علاقہ طوس ملک خراسان
مین مامون نے اُنکو زہر دلوا دیا وہین انتقال فرمایا صحیح یہ ہے کہ پچاس سال کی عمر پائی
بیس سال امامت کی موضع سناباد مین قبر ہارون الرشید کے پاس دفن ہوئے۔
امام نہم۔ محمد بن علی رضا ہین جن کا لقب تقی (تائے فوقانی سے) و جواد و قانع
و مرتضیٰ ہے اور کنیت ابوجعفر ہے اور اُن کو ابوجعفر ثانی بھی کہتے ہین اکثر فضلا کی
روایت کے موافق مدینے مین جمعہ کے دن ۱۷ رمضان کو ۱۹۵ھ مین سکینہ مریسیہ سے
جو ام ولد تھین پیدا ہوئے اور بعض نے تاریخ ولادت ۱۵۔ رمضان اور بعض نے
۱۹۔ رمضان اور بعض نے ۱۰۔ رجب سنہ مذکور لکھی ہے بعض نے اُن کی مان کا نام خیزران
اور بعض نے ریحانہ اور بعض نے سبیکہ بھی لکھا ہے اپنے والد کی وفات کے وقت سات برس
اور چند ماہ کی عمر رکھتے تھے نعم القادر اللہ اور بروایتے اَلْمُہَیْمِنُ عَضُدِی اُن کی
مُہر پر کندہ تھا مامون و معتصم اُن کے معاصر تھے بغداد مین دسویں رجب اور بقولے

Marfat.com

۱۱۔ ذیقعدہ اور بروایتے ۶ یا ۸ ذی حجہ ۲۲۰ھ مین انتقال فرمایا بنی ہاشم کے مقبرے مین موسی کاظم کی قبر کے پاس دفن ہوئے اُس مقام کو اب کاظمین کہتے ہین ۲۵ سال کی عمر پائی ۱۷ سال امامت کی بعض علماے شیعہ اور اہل سُنت کہتے ہین کہ معتصم خلیفہ بغداد نے زہر دلوایا تھا اور بعض کہتے ہین کہ اپنی اجل طبعی سے مرے اور جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ اُن کی زوجہ ام الفضل بنت مامون نے اپنے باپ کے اشارے سے زہر دیا تھا یہ اُن کی غلطی ہے اِس لئے کہ مامون ۲۱۸ھ مین اٹھارھوین رجب کو فوت ہوا۔

امام دہم۔ علی بن محمد ہین جنکے لقب ہادی و طیب ہین اور ابو الحسن کنیت ہے اور عرف نقی (نون سے) ہے اور عسکری[1] بھی کہلاتے ہین جمعہ یا سہ شنبہ ۲ یا ۱۳ رجب یا ۵ یا ۲۷ ذی حجہ ۲۱۴ھ مین مدینے کے اندر سمانہ مغربیہ یا ام الفضل بنت مامون سے پیدا ہوئے سمانہ مغربیہ ام ولد تھین اور بعض کے نزدیک ۲۱۲ھ مین پیدا ہوئے تھے باپ کی وفات کے وقت چھ سال کے تھے متوکل نے اپنی حکومت کے زمانے مین یحیی بن ہرثمہ بن اعین کو بھیجکر اُنھین مدینے سے بُلا لیا اور سر من راے مین کہ اب سامرہ کے نام سے مشہور ہے رکھا اُن کی مُہر پر الله ربي وهو عصمني من خلقه اور بقولے من اخلاق المعبود حفظ العهود منقوش تھا سامرہ مین دس برس رہکر روز شنبہ یا دو شنبہ ۳۔ رجب اور بروایتے ۲۶ یا ۲۷ جمادی الاخری ۲۵۴ھ مین وفات پائی ۴۰ سال کی عمر پائی ۳۳ سال اور چند ماہ امامت کی اور اپنے مکان ہی مین دفن ہوئے اہل سنت کہتے ہین کہ وہ اپنی اجل طبعی سے مرے ہین اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن کو زہر دلوایا گیا تھا جسنے زہر دلوایا اُسکے نام مین اختلاف کرتے ہین اعتقادیہ مین لکھا ہے کہ متوکل عباسی نے زہر دلوایا تھا اور اعمال الصالحین مین بیان کیا ہے کہ زہر دلوانے والا معتز تھا اُن مین سے مؤلف اعتقاد کے قول کے غلط ہونے مین تو کوئی شبہہ نہین اِس لئے کہ جب حضرت علی نقی نے انتقال فرمایا تو متوکل زندہ نہ تھا کیونکہ وہ ۲۶ رمضان اور بقولے ۴ شوال ۲۴۷ھ ہجری کو مارڈالا گیا تھا

[1] عسکری کنایہ امام علی نقی عسکری اور امام حسن عسکری سے ہے سر من راے کو عسکر بھی کہتے ہین کیونکہ وہان لشکر رہتا تھا ۱۲ منہ — کتاب اور غیاث اللغات مین لکھا ہے دیکھو کتاب مواہب اہل البیت مولفہ

البتہ معتز باللہ اُس وقت بر سرِ حکومت تھا جو ۴ محرم ۲۵۲ھ کو مسند نشین ہوکر ۲۷ رجب ۲۵۵ھ کو معزول کیا گیا تھا جیسا کہ تاریخ ابو الفدا۔ حبیب السیر۔ جنات الفردوس اور مفتاح التواریخ وغیرہ میں مذکور ہے پس اگر زہر دلوایا ہے تو اُسی نے دلوایا ہے۔

امام یازدہم حسن بن علی ہیں جنکا لقب خالص و زکی و سراج و کنیت ابو محمد اور عرف عسکری ہے مدینے میں جمعہ یا دوشنبہ یا سہ شنبہ ۴ یا ۸ یا ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ھ یا ۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے تھے ماں اُن کی ام ولد تھیں حدیث یا سوسن یا عفان یا حرسنہ نام تھا باپ کی وفات کے وقت ۲۳ یا ۲۲ سال کے تھے اور معتمد خلیفۂ بغداد کے عہد میں مقام سامرہ میں جمعہ اور بقولے دوشنبہ اور بروایتے شنبہ ۸ ربیع الاول ۲۶۰ھ کو انتقال فرمایا اور بعض علما کے نزدیک ماہ ربیع الثانی سنہ مذکور میں اور بعض کے نزدیک ۲۳ رمضان سنہ مذکور میں انتقال فرمایا باپ کی قبر کے پاس مدفون ہوئے ۲۹ یا ۲۸ برس کی عمر پائی ۶ یا ۷ سال امامت کی سبحان من له مقاليد السموات والارض اور بروایتے انا الله شهيد انکی خاتم پر کندہ تھا معتز اور مہتدی اور معتمد اُن کے معاصر تھے طبری نے کہا ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب کہتے ہیں کہ اُن کو زہر دیا گیا تھا رسالۂ اعتقادیہ میں ہی کہ اُن کو معتمد نے زہر دلوایا تھا۔

امام دوازدہم۔ محمد بن حسن خالص ہیں جنکی کنیت ابو القاسم ہے اور القاب مہدی و منتظر و خلف الصدق و صاحب الزمان و حجت و قائم ہیں اور مشہور زیادہ مہدی ہے اور یہی امام منتظر ہیں اُنکو پچھلی اور اگلی باتونکا علم بخوبی حاصل ہے اُنکو زندہ غیر مردہ بتاتے ہیں کہتے ہیں کہ خوف اعدا سے غائب ہوگئے ہیں ظاہر ہوکر زمین کو عدل سے بھر دینگے جس طرح کہ جور سے بھر گئی ہے مگر اُن کی غیبت کے وقت اور سنہ و سال میں بہت اختلاف کرکے چند فرقے بن گئے ہیں بلکہ بعض کہتے ہیں کہ وہ مرگئے ہیں پھر لوٹ کر دنیا میں آئینگے کہتے ہیں اُن کی مُہر پر یہ کندہ تھا انا حجة الله وخاصته۔

باب

حضرت محمد مہدی کی غیبت صغریٰ کے بعد دعاۃ کا سلسلہ بند ہوگیا ہاں بعض یہ دعوی

Marfat.com

کرتے ہین کہ ہم امام غائب اور امامیہ کے درمیان مین سفارت کرتے ہین اور پھر یہ سفیر اپنی وفات کے وقت جانشین کر دیتے اور یہ سلسلہ ۲۶۶ھ ہجری سے شروع ہوا وکیل اول عثمان بن سعید عمری اسدی تھے اُن کے بعد اُن کے بیٹے ابو جعفر محمد وکیل ہوے یہ قریب پچاس سال کے وکیل رہے اُن کے بعد ابوالقاسم حسین بن روح وکیل ہوئے اُنھون نے اپنے بعد علی بن محمد سمیری کے لئے وصیت کی یہ علی بن محمد ۳۲۶ھ مین سفیر ہوئے اور ۳۲۸ھ مین فوت ہوئے اُن کے بعد سے سفارت کا سلسلہ بند ہوگیا اور وہ خاتم السفرا سمجھے جاتے ہین اور اُن کے بعد امام کی جانب سے کوئی سفیر نہین آیا اور امام نے غیبت کبریٰ اختیار کرلی۔ شریف مرتضیٰ کہتے ہین کہ ابتداے زمانۂ غیبت مین صاحب الزمان اپنے دوستون پر ظاہر ہوتے اور دشمنون سے مخفی رہتے تھے جب اُنھون نے دیکھا کہ میری تلاش مین مخالفین ومعاندین نہایت مصروف ہین تو دوستون کی نظرون سے بھی غائب ہوگئے اس لئے کہ نادان دوست اُن کی خبر کو مشہور کر دیتے اور دشمن اس شہرت سے ورغلا کر زیادہ درپے ہوجاتے تھے۔ صاحب الزمان حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک زندہ رہین گے اور تمام عالم کے مالک بنین گے اور نماز مین حضرت عیسیٰؑ کی امامت کرینگے اور آدمیون کو خدا کی عبادت پر طوعاً وکرہاً لائین گے اور انتقام واجبی اپنے اور اپنے اسلاف کے دشمنون سے لینگے بعد اُسکے خود بخود مر جائینگے۔ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ ائمہ کا لوگون سے مخفی ہونا اپنی جانون کے خوف سے تھا کہ لوگون نے اُنکو اتنا ڈرایا دھمکایا کہ وہ چھپ رہے اور اظہار امامت سے جان چُرا لی رفتہ رفتہ امام وقت محمد ابوالقاسم مہدی منتظر نے ۳۲۸ھ ہجری سے بالکل غیبت اختیار کرلی پس غیبت کبریٰ کی ابتدا ۳۲۸ھ سے ہے جب تک اُن کے پاس سے سفیر آتے رہے وہ غیبت صغریٰ کہلاتی ہے جس کی مدت ۷۰ سال ہے جیسا کہ صاحب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ نے تصریح کی ہے حبیب السیر مین لکھا ہے کہ غیبت قصریٰ یعنی صغریٰ محمد بن حسن کی ولادت کے زمانے سے اُنکی سفارت کے انقطاع تک ہی اور غیبت طولی یعنی کبریٰ سفارت کے انقطاع کے زمانے سے اُسوقت تک ہی جبتک اللہ نے اُنکے ظاہر ہونے کو مقدر کیا ہی امامیہ سفیر کو امام مخفی کا

باب کہتے ہین۔ بہت سے لوگون نے کذب وافترا کے طور پر بھی بابیت اور سفارت کا دعویٰ کیا تھا جنکی تکذیب کے باب مین امام مخفی کی طرف سے فرمان کتب امامیہ مین مندرج ہین استرآبادی نے رجال کبیر مین آتیسے سفیرون کی ایک مفصل فہرست لکھی ہے اُن مین سے یہ ہین ابو محمد حسن شریعی اور محمد بن نصیر نمیری اور ابن ابی العزاقر اور احمد بن ہلال اور ابو طاہر محمد بن ہلال وغیرہ۔ مجالس المؤمنین مین لکھا ہے کہ اگلے زمانے مین ایک دیندار شیعہ جزیرۂ اخضر مین کہ دریاے اندلس مین واقع ہے اور صاحب الزمان مع اولاد واصحاب کے وہان رہتے ہین پہونچکر اُن سے ملا تھا۔

فرقۂ اثنا عشریہ کے ترقی کرنیکی کیفیت

ابتدا مین شیعۂ اثنا عشری متفرق طور پر ملک عراق مین رہتے تھے اور اپنے آپ کو اہل سنت مین ملائے ہوئے تھے اور تقیہ کی حالت مین دور دور جاتے تھے جب خلفاے عباسیہ کے زوال اقبال کے آغاز سے قریب قریب تمام سنہ ایک ہزار ہجری مین عراقین اور خراسان مین سلاطین اثنا عشریہ کا زور ہوگیا تھا تو اثنا عشریہ نے تقیہ چھوڑ دیا اور ظاہر ہوگئے۔

چنانچہ ایک شخص بویہ نامی جس کی کنیت ابو شجاع ہے اور نسب اُسکا یزدجرد آخری بادشاہ ملک فارس تک اور وہان سے بپشت بہ پشت بہرام گور تک پہونچتا ہے دیلمان گیلان مین بحالت افلاس رہا کرتا تھا کہ ملک فارس کے انقلاب کے بعد اُسکا خاندان گیلان مین چلا آیا تھا بویہ کے تین بیٹے تھے علی احمد حسن کہ پہلے کا خطاب عماد الدولہ دوسرے کا رکن الدولہ تیسرے کا معز الدولہ ہوا یہ بڑے پکے شیعۂ اثنا عشری تھے انھون نے آل زیار کے پاس رہکر جو مازندران مین خلفاے عباسی کی طرف سے حکمران تھے امارت حاصل کی اور قاہر باللہ بن معتضد عباسی کے عہد سے جو ۳۲۰ھ مین بعد قتل مقتدر کے خلیفہ ہوا اُنکی دولت کا ظہور شروع ہوا اور اُنھون نے مذہب اثنا عشری کا اظہار کیا

Marfat.com

تو شیعۂ اثنا عشری کو بڑی قوت ہاتھ آئی اور عماد الدولہ نے ماہ ذی حجہ سنہ مذکور مین ارجان اور اصفہان پر فتح پائی پھر برابر سلسلہ فتوحات کا اُن کے ہاتھ مین جاری رہا یہانتک کہ راضی باللہ کے عہد مین ۳۲۲ھ ہجری تک سارا فارس عماد الدولہ بن بویہ کے ہاتھ مین آگیا اور رَے وغیرہ مین رکن الدولہ نے اپنا قدم جمایا اور یہ تینون یکے بعد دیگرے صاحب سلطنت ہوئے اور یہانتک زور باندھا کہ خلفاے بغداد پر غالب آ گئے اور خلفا کا عزل ونصب اُن کے اختیار مین ہوگیا اور تمام آذربائجان وخراسان و جرجان ومازندران وجیلان ودیلم واصفہان ورے وشیراز وغیرہ پر اُنھین کا قبضہ رہا اور ۱۲۷ برس تک اُن کی سلطنت قائم رہی اِس لئے کہ آخری بادشاہ انکا ملک الرحیم خسرو فیروز پسر رکن الدولہ بن بویہ کی اولاد مین سے جسکو سلطان طغرل بیگ نے ۴۴۷ھ ہجری مین گرفتار کیا تھا یہ لوگ غلاۃ اثنا عشری سے تھے غلو کا اُن کے یہ حال تھا کہ ۳۵۱ھ ہجری مین جب رکن الدولہ بن بویہ نے طبرستان وجرجان فتح کیا تو حکم دیا کہ تمام شیعۂ اثنا عشری مساجد پر یہ لکھدین لعن اللہ معاویۃ بن ابی سفیان ولعن من غصب فاطمۃ فدکا ومن منع ان یدفن الحسن عند قبر جدہ ومن نفی اباذر الغفاری ومن اخرج العباس عن الشوری یعنی اللہ لعنت کرے معاویہ پر اور اُس شخص پر لعنت کرے جسنے حضرت فاطمہؓ سے ظلم کے ساتھ فدک کو چھین لیا اور اُسپر جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس امام حسنؑ کو مدفون ہونے سے روکا اور اُسپر جسنے ابوذر غفاری کو شہر بدر کرا یا اور اُسپر جسنے حضرت عباس کو شورے مین شریک کرنے سے چھوڑ دیا اور جلد اول نزہت اثنا عشریہ مین من غصب فاطمۃ فدکا کی جگہ من اغضب فاطمۃ رضی اللہ عنہا واقع ہے اِس تقدیر پر معنے یہ ہونگے اللہ اُس شخص پر لعنت کرے جس نے بی بی فاطمہ کو غصہ دلایا سو اِس کلام مین لعن حضرت ابوبکرؓ وحضرت عثمانؓ اور ام المؤمنین عائشہؓ اور حضرت عمرؓ پر بھی آگیا اسواسطے کہ آنحضرت کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فاطمہ علیہا السلام کو باغ فدک میراث مین ندیا اور یہ کہا کہ آنحضرت کا مال میراث نہین ہوسکتا اِس لئے کہ وہ فرما چکے تھے لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ متفق علیہ یعنی نہین چھوڑتے ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچھ

Marfat.com

ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے اور جبکہ بی بی صاحبہ نے یہ دعوی کیا کہ یہ باغ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھیر ہبہ کرچکے ہین تو اُن سے گواہ طلب کیئے اُن کی طرف سے حضرت علیؓ اور ام ایمن یہ دو شاہد پیش ہوئے تو اُن کی شہادت کو اِس لئے قبول نہ کیا کہ ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت کافی نہین بلکہ ایک اور عورت کی ضرورت تھی اِس کارروائی کے بعد فاطمہ علیہا السلام حضرت ابو بکرؓ سے ناخوش ہوگئین اور اُنسے بولنا چالنا ترک کردیا حالانکہ مسور بن مخرمہ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِي یعنی فاطمہ میرا جز ہے جس نے اُنکو غصہ دلایا اُسنے مجھکو غصہ دلایا اور امام حسنؓ نے وفات کے قریب وصیت کی تھی کہ مجھکو میرے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنا جب انتقال ہوا تو بنی ہاشم نے چاہا کہ نبی علیہ السلام کی قبر کے پاس دفن کرین معاویہ کی طرف سے مروان بن حکم مدینے کا فرمان روا تھا اُسنے منع کیا قریب تھا کہ بنی اُمیہ و بنی ہاشم مین تلوار چلے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ مکان میرا ہے مین اجازت نہین دیتی اسلئے بقیع مین مدفون ہوئے اور شیعہ کا قول یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابو ذرؓ کو مدینے سے ربذہ کو نکلوادیا تھا اور جبکہ حضرت عمرؓ کی موت کا وقت قریب ہوا تو اُنھون نے ان چھ شخصونکو مشورۂ خلافت اور کار خلافت کے لیئے منتخب کیا تھا حضرت عثمانؓ ۔ علیؓ ۔ زبیرؓ ۔ طلحہؓ ۔ سعدؓ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم اور حضرت عباسؓ کو چھوڑ دیا تھا من اخرج العباس عن الشوری سے اسی بات کی طرف اشارہ ہے رات کو بعض لوگون نے اس تحریر کو مٹا دیا تب وزیر مہلبی کے اشارے اور معز الدولہ کے اذن سے یون لکھا گیا لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم دیا کہ لعن مین سوائے معاویہ کے دوسرے کا ذکر نکیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اِس معز الدولہ کو تشیع سے اتنی دلچسپی تھی کہ ۳۴۵ھ مین مہلبی نے ایک قوم تناسخیہ کی گرفتار کی جس مین ایک نوجوان تھا کہ اُسکو اس بات کا زعم تھا کہ حضرت علیؓ کی روح نے مجھ مین حلول کیا ہے اور اِس قوم مین ایک عورت تھی کہ وہ کہتی تھی کہ مجھ مین بی بی فاطمہؓ کی روح نے انتقال کیا ہے

Marfat.com

اور ایک شخص یہ کہتا تھا کہ مجھ مین جبریلؑ نے انتقال کیا ہے جب ان لوگون کے یہ کلمات شنکر پٹوایا تو کہنے لگے کہ ہم محبان اہل بیت ہین معزالدولہ نے بوجہ اس کے کہ خود بھی شیعہ تھا اُن کو رہا کرادیا[۵] اثنا عشریہ کو آل بویہ کے عہد مین جنھین دیالمہ بھی کہا کرتے ہین بڑی قوت ہاتھ آئی بڑے بڑے علما جمع ہوئے تصانیف سے مذہب کی تائید کی اور بغداد مین ۴۴۱ھ مین شیعہ سنی کے فتنے برپا ہوئے شیعہ نے اذان مین الصلوة خیر من النوم کی جگہ کھلم کھلا حي علی خیر العمل شروع کیا کرخ مین اس کا رواج ہوگیا۔

غازان خان

پھر چنگیز خان تاتاری کی اولاد مین سے سلطان غازان بن ارغون بن القابن ہلاکو بن تولی بن چنگیز خان شیخ صدرالدین ابراہیم خلف شیخ سعدالدین حموی کے ہاتھ پر مسلمان ہوکر سلطان محمود کے نام سے مشہور ہوا اور اُس بادشاہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج بھی مسلمان ہوگئی اور اُسنے ایک اثنا عشری عالم مسمّی تاج الدین کے سمجھانے سے یہ مذہب قبول کیا پھر تمام ملک مین یہ مذہب پھیل گیا بڑے بڑے علما جمع ہوئے چنانچہ ابن مطہر حلی بھی اُن مین تھے اور اِس سلطان کی حیات تک اِس فرقے کا غلو بہت ہی بڑھا رہا ابن مطہر نے بڑی بڑی کتابین تصنیف کین یہ بادشاہ ۶۷۰ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا اور ۶۹۴ھ مین مسند نشین سلطنت ہوا اور اُسی سال مین مسلمان ہوا تھا[۶]

ترکمان بادشاہ

پھر سلطنت ترکمانون کی جنکی اصل فرقہ اثنا عشری سے تھی دیار بکر اور اُسکے گرد نواح مین جو ولایت ایران مین داخل ہے اور فی الحال سلطان روم کے ماتحت ہے ۸۰۶ھ مین قائم ہوئی اور اِس فرقے کو از سرِ نو رونق ہوگئی اور پچاس برس تک اِس ریاست مین برابر غلو کا غلبہ رہا اور علماے اثنا عشری آکر جمع ہوگئے۔ ترکمانون کی سلطنت کے زوال کے بعد

سلاطین صفویہ

سلاطین حیدریہ نے جنھون نے اپنا لقب صفویہ[۷] رکھا سلطنت ایران پر قبضہ کرلیا۔ اُن کی سلطنت کا بانی شاہ اسماعیل صفوی ہے جس کی شہرت اور ظہور ۹۰۵ھ مین ہوا

۵ دیکھو نجوم الزاہرہ جلد دوم صفحہ ۳۲۳ ۱۲

۶ دیکھو کتاب وصاف جلد سوم ۱۲ فتوحات اسلامیہ مین

۷ کہا ہے کہ ان کو شیخ صفی الدین اردبیلی کی اولاد مین ہونے کی وجہ سے صفویہ کہتے ہین جو سنی المذہب اور مشائخ اہل سلوک مین سے تھے سلسلے کا طریق احمد غزالی برادر امام محمد حجة الاسلام غزالی تک پہونچی ۱۲ منہ

اور ۹۱۶ھ تک سب عراق عجم اور کرمان اور مازندران اور آذربیجان و خراسان و تبریز
مفتوح ہوگیا یہ شخص محض پیری اور مریدی کی برکت سے اِس شوکت و دولت کو پہونچا
تھا سلاطین صفویہ کو یہانتک غلو تھا کہ شاہ اسمٰعیل صفوی مروج طریقۂ اثنا عشری
نے ایک ٹوپی سرخ رنگ ایجاد کی جس کے بارہ گوشے ہوتے تھے اور ہر ایک گوشے مین
ایک امام کا ائمہ اثنا عشریہ مین سے نام لکھا جاتا تھا اور یہ ٹوپی خاص شیعۂ اثنا عشری کے
اوڑھنے کے واسطے بنوائی گئی تھی تاکہ شیعہ اور غیر شیعہ مین فرق و تمیز رہے اور چونکہ سُرخ رنگ
کو ترکی زبان مین قزل کہا کرتے تھے اِس لئے اُسکے اوڑھنے والے قزلباش مشہور ہوگئے
پھر فرقہ اثنا عشریہ کا زور و شور ایران مین یہانتک بڑھ گیا کہ اُن مین سے ایک بادشاہ
کو علماے اثنا عشری نے صاحب الزمان کا نائب قرار دیکر اُسکے لئے رسم سجدہ جاری کرائی
اور اُس بادشاہ نے زبردستی مخلوق کو اُس مذہب مین ڈالا جس نے انکار کیا قتل کرایا
اہلِ سُنت کے جمعہ و جماعات روک دئے اور خطبون مین ممبرون پر بی بی عائشہ اور بی بی
حفصہ اور بڑے بڑے صحابہ کی علانیہ مذمت بیان کرانا شروع کی بلکہ کوچہ و بازار مین
اُنپر لعنت کرائی ہزارہا علماے اہلِ سُنت کو قتل کرایا اُن کی مساجد خراب کرادین اور اُنمین سے
بڑے بڑے علما کی قبرین اُکھڑوا کر ہڈیان جلوادین جیسے عین القضاۃ ہمدانی اور قاضی
ناصر الدین بیضاوی وغیرہ اور ہزارون اہل سنت خانہ بدوش و تباہ و برباد ہو کر توران
مین بادشاہان ماوراء النہر کے پاس پناہ گزین ہوئے زوال دولت صفویہ کے بعد سلاطین زندیہ
بھی اسی مذہب پر ہوئے اور زندیہ سے سلاطین قاجاریہ نے یہ سلطنت چھین لی کہ فتح علیخان
قاجار طہماسپ ثانی کا سپہ سالار تھا نادر شاہ نے اُسے قتل کرادیا اُسکے دو بیٹے تھے محمد حسین خان
محمد حسن خان محمد حسن خان کے بیٹے آقا محمد خان نے لطف علی خان زند پر کہ سلاطین زندیہ کا آخری بادشاہ
ہے غلبہ پاکر سلطنت ایران حاصل کی اور ۱۲۱۰ھ مین مستقل طور پر سلطنت مذکور کا تخت نشین
ہو کر آقا محمد شاہ کے نام سے مشہور ہوا اور ۲۱ ذیحجہ ۱۲۱۱ھ مین اُسکے مقتول ہونے کے بعد
اُسکا بھائی فتح علی شاہ حکمران ہوا اور ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۵۰ھ کو اُس نے انتقال کیا
تو محمد شاہ والی سلطنت ہوا اور اُسنے جب ۶ شوال ۱۲۶۴ھ کو وفات پائی تو اُس کا بیٹا

سلاطین زندیہ

سلاطین قاجاریہ

Marfat.com

ناصر الدین شاہ فرمان روا ہوا اب اُسکی اولاد مین سے احمد شاہ مالک سلطنت ایران ہے اور اُن تمام سلاطین قاجاریہ کا مذہب اثنا عشری ہے اُن کے غلو کا یہ حال ہو کہ ناسخ التواریخ مین جہان جہان خلفاے ثلثہ اور بی بی عائشہ صاحبہؓ کے تاریخی حالات تمام کئے ہین وہان اُن پر مطاعن بھی ضرور لکھدیے ہین اور جوابون کو چھوڑ دیا ہے بلکہ کسی جلیل القدر صحابی کو جو اُن کے چند واجب التعظیم صحابہ سے باہر ہے طعن و تشنیع سے معاف نہین رکھا ہی کہین رمز و کنایے کے طور پر اور کہین صاف لفظون مین ہر ایک کو بُرا کہا ہے اور عیب نکالا ہی۔ سرجان مالکم کی تاریخ مین لکھا ہے کہ مذہب شیعہ کا رواج ایران مین وہان کے رہنے والون مین اتفاق پیدا ہوجانے کا سبب واقع ہوا ہے اور بقدر حب وطن کے دلون مین راسخ ہوگیا ہی اُس زمانے مین ایرانیون کو وہ تعصب مذہبی باقی نہین رہا جو پہلے تھا اور اُسکا سبب یہ نہین ہے کہ اُن مین ترقی و تربیت آگئی ہے بلکہ جوش دھیما ہوگیا ہے اہل سنت و جماعت کو کافر نہین قرار دیتے کہتے ہین یہ لوگ مسلمان ہین مگر مؤمن نہین اسلئے کہ اُنھون نے اُن لوگون کی خلافت کو قبول کرلیا ہے جنھون نے آل رسول کا حق مار لیا اور جور کے ساتھ خلافت چلائی پس یہ لوگ اسوجہ سے خطا مین ڈوبے ہوئے ہین۔

سنہ ایک ہزار ہجری مین دکن ملک ہندوستان مین سلاطین بہمنیہ اور عادل شاہیہ سلطنت کرتے تھے اور ان سب لوگونکا مذہب اثنا عشری تھا اور تشیع مین بہت غلو رکھتے تھے۔

خاندان بہمنیہ کا بانی اول شاہ علاء الدین حسن گنگو بہمنی ہے کہ چوتھی ربیع الاول ۷۴۸ھ مین ملک دکن کا فرمان روا ہوا اور اُس خاندان کا آخری شاہ کلیم اللہ بہمنی بن محمد شاہ بہمنی ہے جو اپنے ملک سے بیدخل ہو کر ۹۳۴ھ مین برہان نظام شاہ کے پاس جاکر وہین راہی ملک بقا ہوا اُس خاندان نے ملک دکن مین ایک سو بیاسی برس تک سلطنت کی انکا دار السلطنت احمد آباد بیدر تھا۔ سلاطین بہمنیہ

یوسف عادل شاہ جو ۸۹۵ھ یا ۸۹۶ھ مین بیجاپور واقع ملک دکن کا بادشاہ ہوا تھا اُس کی طبیعت مین بھی ایران کے رہنے سہنے اور شیخ صفی کے سلاطین عادل شاہیہ

خاص خاص معتقدون کے ملنے جُلنے سے تشیع کی گرمجوشی بیٹھ گئی تھی اُسنے اِس مذہب کو اپنی سلطنت کا طریقہ ٹھہرایا یعنی اُسی مذہب کی تائید و حمایت کرتا تھا ان عادل شاہیون سے چوتھا بادشاہ ابراہیم عادل شاہ ۹۴۲ھ مین تخت نشین ہوا تو اُسنے اپنے اسلاف کے مذہب کو ترک کردیا اور خطبے مین سے ائمہ اثنا عشر کے نام نکلوا دئے اور مذہب حنفیہ کو رواج دیا اور اُس سُرخ ٹوپی کا اوڑھنا موقوف کرادیا جو کلاہ دوازدہ ترک کہلاتی تھی اور سیاہ شیعہ کی علامت سمجھی جاتی تھی ۹۶۵ھ مین ابراہیم عادل شاہ کے انتقال کے بعد اُسکا بیٹا علی عادل شاہ مذہب اثنا عشری پر ہوا اُسکا مذہب باپ کے سامنے ہی سے یہ تھا اُسنے اپنے اجداد کا مذہب اُجالا کیا اور غالی شیعون کا طریقہ اختیار کیا اور خطبے مین ائمہ اثنا عشر کا نام داخل کرادیا اور لفظ علي ولي الله کلمات اذان مین داخل کرادیا اور ابراہیم عادل شاہ کے عہد مین جو شیعہ تقیہ کرنے لگے تھے اُن کو حکم دیدیا کہ علی الاعلان کوچہ و بازار مین اپنے کام مین مشغول ہین یہی حال ان فرمانرواؤن کی حکومت مین رہا یہانتک کہ سکندر شاہ کے ہاتھ سے ۱۰۹۷ھ مین قلعہ بیجاپور نکل گیا اور اُسکو قلعہ دولت آباد مین عالمگیر شہنشاہ ہندوستان نے قید کردیا پس عادل شاہیون کا سلسلہ منقطع ہوگیا اُس خاندان مین دس آدمی دو سو برس تک فرمانروا رہے۔

نظام شاہیہ خاندان مین جسکی بنیاد احمد شاہ نومسلم نے ڈالی تھی اُسکا بیٹا برہان نظام شاہ تخت احمد نگر پر بیٹھا تو اُسنے ۹۴۴ھ مین شاہ طاہر کی ہدایت سے مذہب اثنا عشری کو رواج دیا ائمہ اثنا عشر کے نام سکے اور خطبے مین ڈلوائے اور باقی صحابہ کے نام خارج کردئے ۹۹۷ھ مین میران حسین پانچوین بادشاہ کے مارے جانے سے مذہب کا تبدل واقع ہوا اور سُنّی غالب آئے۔

ملک تلنگ واقع دکن مین قطب شاہی بھی اثنا عشری تھے پہلا شخص جسنے یہ خود مختار حکومت قائم کی سلطان قلی ہے جو سلطان محمود بہمنی کے عہد مین مرتبۂ امارت کو پہونچا اور قطب الملک خطاب پایا اور ۹۱۸ھ مین امارت و سپہ سالاری سے نکلکر بادشاہت قائم کی اور اپنا نام قطب شاہ رکھا اِسنے اپنی سپہ سالاری اور امارت کے زمانے ہی سے

ائمہ اثناعشر کے نام خطبون مین ڈلوادئے تھے اور جب بادشاہ بنا اور اُسکو یہ خبر پہونچی کہ شاہ اسماعیل صفوی ایران کے تخت پر بیٹھا تو اُسکی تقلید سے کیونکہ اُسکو اپنا مرشدزادہ جانتا تھا اصحاب ثلثہ کے نام خطبون مین سے نکلوا ڈالے جبکہ برہان نظام شاہ نے شاہ طاہر کی ہدایت سے احمد نگر مین بطور شیعون کے خطبہ پڑھا تو قطب شاہ نے بھی اُس کی حمایت کے بھروسے پر مذہب تشیع کے مراسم و احکام برملا جاری کرائے اور اب شیعہ اصحاب ثلثہ کو علانیہ بےادبی کے ساتھ یاد کرنے لگے اور قطب شاہ کی اولاد کے عہد مین یہ بات جاری رہی۔

ریاست حیدرآباد مین جو **نعل صاحب کی درگاہ** مشہور ہے اور عشرۂ محرم مین وہان مجمع کثیر رہا کرتا ہے اور ہر قسم کی نذر و نیاز اور چڑھاوے لوگ کیا کرتے ہین وہ ایک گھوڑے کا نعل ہے جسکی نسبت مشہور ہے کہ حضرت امام حسینؑ کے گھوڑے کا نعل ہے یہ نعل قطب شاہیون کے زمانے مین اُسوقت کے بادشاہ نے ایک سوداگر سے تبرک سمجھکر خریدا تھا اُس نعل کو ایک لکڑی پر علم کی صورت نصب کرکے ایک خاص مکان مین رکھا گیا ہے جسے نعل صاحب کی درگاہ کہتے ہین نعل صاحب پر اسقدر اعتقاد ہے کہ شاید اتنا کسی دوسرے پر ہوگا۔ نعل صاحب کے گروہ معتقدان مین سب سے بڑا نمبر تمام شہر کے سائیسون کا ہے حیدرآباد کے سُنّی شیعہ شریف رذیل امیر غریب غرض ہر جماعت اور ہر طبقے کے لوگ اور خاندان کے ممبر اُسپر اعتقاد رکھتے ہین اُسکے نام سے فقیر بنتے ہین اور اس قسم کے معتقدون اور عموماً نذر و نیاز چڑھانے والون مین مسلمانون سے ہنود اور مردون سے زیادہ عورتون کی تعداد ہوتی ہے عشرۂ محرم مین نوین تاریخ کی رات کو نعل صاحب کی سواری نکلتی ہے جب سب تعزیے نکل جاتے ہین تو نعل صاحب کی سواری کا شور و غل ہوتا ہے اور بڑی دھوم سے نکلتی ہے شہر کے تمام سائیس سواری کی جلو مین ہوتے ہین اور ہر سائیس ایک بڑی سی مشعل ہاتھ مین لئے ہوتا ہے اور گھُماتا جاتا ہے اور اُن سب کے ہاتھ مین لکڑیان اور ڈنڈے اور لاٹھیان رہتی ہین یہ جماعت کی جماعت مختلف فقرے چلاتی جاتی ہے جن کا نمونہ یہ ہے (۱) دولہ دولہ

(۲) دولہ یا علی (۳) نعل صاحب پتھر گھٹی (اِس لحاظ سے کہ نعل صاحب کی درگاہ محلہ پتھر گھٹی مین واقع ہے) (۴) کیا خوب چلی دستی (۵) جم جم کے لگا تیغہ۔ اِس طور پر اور بھی مہمل فقرے ہین جنکا نہ سر معلوم ہوتا ہے نہ پیر۔ نعل صاحب کی سواری کے ساتھ سائیسون کی مشعلون کے علاوہ خاص ریاست کے صرف سے ہزار کے قریب مشعلین روشن رہتی ہین سرکاری مشعلین معمولی نہین ہوتین بلکہ بڑے صرفے سے تیار ہوتی ہین اُنکا ہینڈل بہت بڑا ہوتا ہے اور اُسپر ابرک کے پھول پتے لگے رہتے ہین نعل صاحب کے مختلف جگہون پر ڈھٹی بندھتی ہے دوسرے الفاظ مین ایک نہایت بیش قیمت کپڑا اُنکی نذر ہوتا ہے وہ جگہین یہ ہین (۱) نظام حیدر آباد (۲) وزیر اعظم (۳) ڈیوڑھی سر سالار جنگ۔ نعل صاحب کا چکر صبح آٹھ بجے کے قریب ختم ہوتا ہے۔ نعل صاحب کا حال بطور جملہ معترضہ کے آگیا تھا اب مین پھر مطلب اصلی کی طرف رجوع کرتا ہون۔

ہمایون بن بابر شہنشاہ ہندوستان شیعہ ترکمانون کی بہت خاطر اور دلجوئی کرتا تھا اور ہمایون کے بیٹے اکبر کے عہد مین عبدالرحیم خان خانخانان وغیرہ امرا کا مذہب تشیع تھا بلکہ اکبر خود بھی برملا تشیع کا اظہار کرنے لگا تھا اور اُسکے بیٹے جہانگیر کے عہد مین اُسکی بیگم نورجہان اور بیگم کے رشتہ دار جنکا یہی مذہب تھا سلطنت پر حاوی ہوگئے تھے اور اُنکے پاس عراق اور ایران کے تمام شیعہ اثنا عشری بھرے پڑے تھے۔

تمام ملک اودھ مین شیعون کی حکومت رہی ابتدا والیان اودھ کی برہان الملک عرف میر محمد امین نیشاپوری سے ہوئی جو امام موسیٰ کاظم کی اولاد سے تھا اور محمد شاہ شہنشاہ ہندوستان نے اُسے صوبہ دار اودھ کا کیا تھا اور جب اُس کے جانشین مرزا مقیم المخاطب بہ نواب ابوالمنصور خان صفدر جنگ نے احمد شاہ بن محمد شاہ سے ۱۱۶۶ھ ہجری مین بمقام دہلی بغاوت کی تو فریقین کے قضیے اختلاف مذہب کے غیظ وغضب سے جوگنے ہوگئے چنانچہ سُنّی شیعون کے لڑنے والونکا لقب اور مابہ الامتیاز اُن کی ایک آواز تھی یعنی سُنّی دم چار یار اور شیعہ دم پنجتن کہتے تھے اور صفدر جنگ کے جانشین نواب شجاع الدولہ نے ۱۱۸۰ھ مین قصبۂ جلالی ضلع علی گڑھ مین جوکہ

Marfat.com

شیعون کی بستی ہے نواب مظفر جنگ ابن نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو شیعہ
کیا اور شجاع الدولہ کے جانشین آصف الدولہ کی ہدایت سے سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین نواب
سید محمد علی خان ابن نواب سید فیض اللہ خان والی رام پور نے ملت اثنا عشری اختیار
کر لی تھی۔ فقیر بیگ نام ایک شخص نواب آصف الدولہ کے عہد مین لکھنؤ مین تھا اُسنے
ایک علم دریاے گومتی کے کنارے پوشیدہ دفن کر دیا اور شہر کے لوگون سے یہ بات کہی
کہ مجکو خواب مین یہ الہام ہوا ہے کہ حضرت عباس کے ہاتھ مین جو علم معرکۂ کربلا مین تھا
وہ فلان مقام پر دفن ہے تو اُسکو نکال لے اور اپنے طریق کے چند رفیق جمع کرکے اُس
مقام پر گیا اور جگہ کو کھود کر وہ علم نکال لا اور اپنے گھر مین کہ محلہ رستم نگر مین واقع تھا نہایت
تعظیم کے ساتھ رکھا اِس حکایت نے شہرت پائی نواب آصف الدولہ کہ ہزار جان و دل
سے شہداے کربلا کے جان نثار تھے اُس علم کی زیارت کے لئے فقیر بیگ کے گھر پر گئے
اور علم کی زیارت کی اب اہلِ شہر بھی جو اِس طریق کے تھے جوق جوق آنے لگے
شیرینیان اور نیازین حاجتمندون نے حاضر کرنی شروع کین جب فقیر بیگ نے قضا کی
تو اُسکے بیٹے نے بھی جمعرات کے دِن وہ طریقہ بدستور جاری رکھا اور اُسکی آمدنی سے
اوقات بسر کرتا تھا عشرۂ محرم مین زیادہ رونق ہوتی تھی پہلے وہ مکان خام تھا چھت
کی عوض کھپریل تھی عمارت عالی نواب سعادت علی خان کے عہد مین تعمیر ہوئی جیساکہ
مفتاح التواریخ مین لکھا ہے اِس مکان کا نام درگاہ **حضرت عباس** ہے اُس کی آمدنی
کچھ خادمون کے حصے مین آتی تھی اور کچھ سرکار مین داخل ہوتی تھی۔ رفتہ رفتہ وہان کی
آمدنی لاکھون روپیہ سالانہ کو پہونچی ہر جمعرات کو خصوصًا نوچندی جمعرات کے دِن اُس
درگاہ مین بڑا جلسہ منعقد ہوتا تھا زیارت کرنے والون کے سوا ہزارون تماشائی اور
شہر کی پری پیکر طوائفین بن ٹھن کر جمع ہوتی تھین سلطنت کے قیام تک یہ جلسہ بڑی
دھوم دھام سے رہا ارباب شہر ابتک لکیر پیٹتے ہین اب نہ وہ آمدنی ہے نہ وہ آرائش
وزینت ریاست اودھ جب تک قائم رہی علانیہ تشیع مین بڑا غلو رہا اُسکا ادنیٰ نمونہ
یہ ہے کہ میر حیدر بخش نائب آفرین علی خان نے صحابہ کے نام لکھ فرش کے تلے بچھوائے تھے

Marfat.com

تاکہ پائمال ہون لکھنؤ کی کربلائے تال کٹورہ مین ابتک یہ بات موجود ہی معتمد الدولہ وزیر اعظم غازی الدین حیدر کے ہاتھ سے میر حیدر بخش بہت خراب ہوا۔ وقائع دلپذیر مین مذکور ہے کہ بادشاہ بیگم زوجہ غازی الدین حیدر والی اودھ نے اپنی طبیعت سے ایک چھٹی صاحب الزمان کے واسطے ایجاد کی چھٹی یہ ہے کہ عورت زچہ جننے سے چھ دن کے بعد مع بچہ غسل کرتی ہے اور عمدہ لباس پہنکر جلسہ کرتی ہے بادشاہ بیگم اس رسم کو اُس امام عالی مقام کی طرف منسوب کرکے ہر سال ماہ شعبان مین ادا کرتین اور بہت سا روپیہ خرچ کرتی تھین اور اشرافون کی دوشیزہ اور خوبصورت لڑکیان روپیہ خرچ کرکے یا کسی دوسری تدبیر سے بہم پہونچا کر ائمہ اثنا عشر کی اُنکو ازواج بناتین اور اُن ائمہ کی ازواج کا نام شنکر وہی نام اُن لڑکیون کے رکھتین اور ان لڑکیون کا لقب اچھوتی مقرر کیا تھا اچھوتی اُس چیز کو کہتے ہین جو چھونے کے قابل نہو تاکہ آلودہ ونجس نہو جائے مگر حضرت فاطمہ زہرا کی پاسداری کی وجہ سے حضرت علیؑ کے لئے کوئی عورت تجویز نہین کرتی تھین اگر اُن مین سے کوئی جوان ہوجاتی اور دل اُسکا مناکحت کو چاہتا تو مانع آتین اور کہتین کہ بعد زوجیت ائمہ اطہار کے دوسرے کے ساتھ تزویج اور عقد کرنا اور اُس سے ہم بستر ہونا ملت پاس وادب اور رعایت قانون اسلام مین حرام ہے غازی الدین حیدر کے بعد جب نصیر الدین حیدر مسند نشین ہوئے تو اُنھون نے بھی گیارہ ازواج ائمہ احدی عشر کے لئے جمع کین اور دوسرے ائمہ کے واسطے بھی اچھوتیان جمع کین جیسے حضرت قاسم اور حضرت عباس وغیرہ کے لئے اور جب کسی امام کی ولادت کا دن آتا تو بادشاہ اپنے آپ کو حاملہ عورتون کی طرح بہ تصنع دردزہ اور نفاس وغیرہ مین مبتلا کرتے اور بچے کی جگہ ایک مرصع گڑیا بادشاہ کے سامنے رکھدی جاتی اور بادشاہ خود ہی زچہ خانے مین رہتے اور ویسے ہی کھانے کھاتے جیسے زچہ کھاتی ہے اور چھٹا روز ہوتا تو بادشاہ زچہ کی طرح غسل کرتے اور اُس مصنوعی بچے کو گود مین لیکر لنگڑاتے ہوئے صحن مکان مین نکلتے تاکہ آسمان کے تارون کو دیکھین اس طرح چھٹی ہوتی ائمہ احدی عشر مین سے ہر ایک امام کی زوجہ کو طلائی مورت بچے کی دی گئی تھی اور دوسرے ائمہ کی زوجات کو نقرئی مورت دی گئی تھی

Marfat.com

اور جبکہ سوائے ائمہ احدی عشر کے دوسرے کسی امام کی ولادت کا دن آتا تو اُسکی زوجہ خود بطرز معمولی زچہ خانے مین جاتی اور وہی مراسم ادا کئے جاتے جو بادشاہ کے ساتھ کئے جاتے تھے اور اصطلاح مین اِس رسم کو **اچھوتہ** کہتے تھے۔ امجد علی شاہ ثریا جاہ کو مذہب اثناعشریہ مین نہایت غلو تھا اُن کے عہد مین مذہب شیعہ نے خوب رونق پائی تھی سنت وجماعت کا حساب دشمار ہنود مین تھا[1] اودھ کے پچھلے بادشاہ واجد علی شاہ سے فروری ۱۸۵۶ء مطابق جمادی الاخری ۱۲۷۲ھ ہجری مین انگریزون نے ملک نکال لیا شاہ معزول نے اپنی ایک تالیف کے صفحہ ۲۰۴ مین جسکا نام مجموعہ واجدیہ ہے لکھا ہے اسامی ملعونان و ملعونات کہ تا قیامت برآنہا لعنت باید کرد اور اُسکے بعد مین صفحے اصحاب کبار وغیرہ کے نامون سے بھر دئیے ہین جن مین حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ بی بی عائشہؓ وغیرہ داخل ہین۔

رام پور کے جو بعض بعض رئیس اثنا عشری ہوئے یہ بھی اہلِ لکھنؤ ہی کی ہدایت وتربیت کا اثر تھا چنانچہ نواب سید فیض اللہ خان کے پوتے نواب سید محمد سعید خان ابن نواب سید غلام محمد خان اور اُن کے جانشین نواب سید یوسف علی خان یہی مذہب رکھتے تھے مگر اُن کے وقت مین بالکل غلو کو دخل نہ تھا اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اہلِ سنت کے سامنے صحابہ کو بُرا کہہ سکے۔ نواب سید حامد علی خان صاحب بہادر رئیس حال بھی یہی مذہب رکھتے ہین۔

عقائد اثنا عشریہ کی تفصیل

اصول دین پانچ ہین (۱) توحید۔ اسی مین صفات ثبوتیہ وسلبیہ داخل ہین (۲) عدل (۳) نبوت (۴) امامت (۵) معاد **بیان توحید** معرفت اللہ تعالیٰ کی واجب ہے ہر مکلف پر کیونکہ وہ منعم ہے تاکہ ہم اُسکا شکر کرین۔ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور واجب الوجود لذاتہ ہے یعنی اپنے وجود مین غیر کا محتاج نہین اور اُسپر عدم جائز نہین۔

بیان صفات ثبوتیہ اللہ تعالیٰ قدیم ازلی ہے یعنے اُسکے وجود پر عدم سابق نہین باقی ہے ہمیشہ رہیگا یعنی اُسکے وجود کو عدم لاحق نہین ہوتا مختار ہے یعنی اگر چاہے کرے اور اگر چاہے نہ کرے اور عالم ہے یعنی تمام چیزین اُسکے نزدیک ظاہر اور حاضر ہین زندہ ہے

Marfat.com

یعنی صحیح ہے اُس سے کہ قادر ہووے اور جانے اور ہر مقدور پر قادر ہے اور ہر معلوم کا عالم ہے اور متکلم ہے بغیر زبان کے اور اللہ کے متکلم ہونے سے یہ مطلب ہے کہ کسی جرم سماوی یا جسم ارضی مین کلام ایجاد کیا تاکہ اپنی غرض کو مخلوق کی طرف پہونچائے پس اس قسم کے کلام کو اُسکا اپنی ذات کی طرف نسبت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ سمیع اور بصیر ہے بغیر کان اور آنکھ کے مطلب یہ ہے کہ مبصرات اور مسموعات کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ بغیر اعضا کے مدرک ہے یعنی اُس چیز کو جانتا ہے جسکا ادراک حواس سے ہوتا ہے اور صاحب ارادہ ہے یعنی ترجیح دیتا ہے فعل کی جسوقت جانتا ہے اُسکی مصلحت کو اور اللہ تعالیٰ صادق ہے حق بات کہتا ہے کذب سے منزہ ہی اور کارہ ہی یعنی ترجیح دیتا ہے ترک فعل کی جس وقت مفسدہ فعل کے ہونے مین جانتا ہے اور واحد ہے اُسکا کوئی شریک اُلوہیت مین نہین۔

بیان صفات سلبیہ اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے اور نہ کسی جہت مین ہے اور نہ کسی مکان مین ہے اور وہ نظر کے ساتھ نہین دکھ سکتا دنیا مین نہ آخرت مین کیونکہ وہ مجرد ہے اور رویت کے لئے جسم وجہت شرط ہے اور وہ خود بھی کہتا ہے لن ترانی یعنی ہرگز نہین دیکھے گا تو مجھے اور لا تدرکہ الابصار نہین پا سکتین اُسکو آنکھین اور اللہ کے لئے نہ والد ہے نہ زوجہ اور متحد اپنے غیر سے نہین ہو سکتا اور مرکب کسی شے سے نہین ہے اور نہ حلول کے ساتھ متصف ہے اور نہ کسی ایسی صفت کے ساتھ جو اُسکی ذات مقدس پر زائد ہو متصف ہے کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو ذات الٰہی کا حدوث لازم آیگا اسلئے کہ محل حوادث ہوگی اور اگر وہ صفت قدیم ہو تو قدما کا تعدد لازم آیگا اور یہ باطل ہے پس صفات ثبوتیہ اُسکے عین ذات ہوئے اور اللہ تعالیٰ عالم بالعلم اور قادر بالقدرۃ نہین ہے بلکہ علم اور قدرت عین ذات اُسکی ہین اور تعدد صفات سے تعدد معنی کا نہین ہوتا اگر عالم بالعلم اور قادر بالقدرت ہو تو محتاجی اُسکی صفات کی جانب لازم آئے اور یہ محال ہے پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قادر و عالم بالذات واحدی المعنی ہے اُس مین مجال تعدد نہین ہے۔

بیان عدل اللہ تعالیٰ عادل اور حکیم ہے نہ بُرائی کرتا ہے نہ واجب مین خلل ڈالتا ہے

Marfat.com

کیونکہ قبیح کا فعل قبیح ہے اور واجب مین خلل ڈالنا اللہ تعالیٰ کا نقصان ہے
اور اللہ تعالیٰ اُس سے منزہ ہے اور غیر سے غنی ہے رضا بہ قضا و قدر واجب ہے اور
ہر چیز کہ ہے اور ہو وہ قضا و قدر سے ہے اور ان دونون سے جبر وظلم لازم نہین آتا اس لئے
کہ قضا و قدر علم اور بیان کے معنے مین ہے یعنی ہر شے کو جانتا ہے جس حالت پر کہ وہ ہے
اور اُسکو ملائکہ سے بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مکلفین کو جن چیزون کے ساتھ
تکلیف دی ہے اُنکا بدلہ ثواب ابدی کے ساتھ تکلیف کے مقابلے مین دیتا ہے اور اُن
آلام کا بھی عوض دیتا ہے جو مکلفین کی ذاتون پر زائد ہین اگر ایسا نہ کرے تو ظلم لازم آئے
اور اللہ تعالیٰ عادل ہے پس عوض پہونچانا واجب ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ
اصلح ہے ورنہ عبث لازم آئے گا اور اللہ تعالیٰ عبث سے بَری ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے
لُطف ضروری ہے کیونکہ خلق کو پیدا کیا اور اُس مین خواہش رکھی پھر اگر لطف نہ فرماتا
تو قبیح کام پر آمادہ کرنا لازم آتا جو قبیح ہے اور لطف سے مراد یہ ہے - ادلہ کا نصب کرنا
اور عقل کامل کا دینا- اور رسولونکا بھیجنا اُن کے زمانے مین- اور انقطاع رسل کے بعد
امام کا باقی رکھنا تاکہ غرض فوت نہو جائے-

بیان نبوت نبی ہمارے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہین
وہ رسول ازروے حق وصدق کے ہین اُنکا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے کہ حق و باطل مین
فارق ہے اور باقی ہے قیامت تک اور حجت ہے خلق پر اور وہ اعجاز بوجہ زیادتی فصاحت
و بلاغت کے ہے اِس طرح پر کہ جب سے آپنے تحدی فرمائی اِس امر پر کہ اگر مین پیغمبر
نہین ہون اور یہ کلام الٰہی نہین تو اُسکی ادنی سی سورت کے مثل لاؤ کسی سے اُس کا
جواب آج تک ممکن نہ ہوا اور آپ بعثت کے قبل اپنے نفس پر نبی تھے اور بعد اُسکے
آپ کافۂ خلق کی طرف رسول ہوئے اور تمام انبیا اپنے افعال و اقوال مین معصوم ہین -
تمام عیوب اور گناہ اور سہو و نسیان سے اول عمر سے آخر عمر تک پس جہان کلام مجید مین
معصیت اور سہو کا ذکر ہے وہ واجب التاویل ہے اور انبیا کا اپنے اہل زمانہ سے افضل
ہونا واجب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہو گا اور وہ تمام

Marfat.com

انبیاو مرسلین سے افضل و اشرف ہین اُنکی معراج جسم عنصری کے ساتھ علانیہ بیداری ہین حق ہے اخبار صحیح متواتر سے ثابت ہے منکر اُسکا دائرۂ اسلام سے خارج ہے آپ دروازہا ے آسمان سے تشریف لے گئے اسمین حاجت خرق والتیام افلاک کی باقی نرہی اُنکا دین ادیان سابقہ کا ناسخ ہے۔

بیان امامت امام کا ہونا لطف الٰہی ہے جس طرح نبی کا ہونا لطف ہے پس نبی کے بعد امام کا وجود اللہ کی جانب سے اُسکے حکم سے واجب ہے ورنہ قبح لازم آئے گا جو محال ہے اور امام بعد جناب رسالت مآب کے بلا فصل علی بن ابی طالب ہین اور اُن کے بعد گیارہ امام اُن کی اولاد مین سے ہین یعنی حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن العابدینؑ بن حسینؑ پھر محمد باقر بن علی پھر جعفر صادق بن محمد باقر پھر موسیٰ کاظم بن جعفر پھر علی رضا بن موسیٰ کاظم پھر محمد تقی بن علی رضا پھر علی نقی بن محمد تقی پھر حسن عسکری بن علی نقی پھر محمد صاحب الزمان بن حسن عسکری یہ سب ازروے حق کے ائمہ آدمیون کے ہین ایک بعد دوسرے کے۔ ہر امام اُنمین سے ایک بعد ایک کے ازروے نصوص متواترہ خلافت کے منصوص ہے اور انکا اپنے افعال واقوال مین معصوم و مطہر ہونا واجب ہے تمام گناہ اور سہو سے خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ عمدًا اور سہوًا اور ائمہ کا اعلم اور افضل ہونا بھی واجب ہے اور مہدی منتظر امام محمد بن حسن عسکری ہین کہ اپنے والد کے زمانے مین پیدا ہوئے اور غائب ہین اور زندہ ہین اور باقی ہین جب تک دنیا باقی ہے اور غیبت اُنکی اپنی خواہش طبعی سے نہین کیونکہ وہ معصوم ہین پھر کیسے واجب مین کمی اور خلل کرتے اور نہ پروردگار کی جانب سے ہے کیونکہ وہ عادل اور حکیم ہے پھر قبیح کام کیسے کرتا اور نظرون اور افادات سے اخفا قبیح ہے بلکہ اُنکی غیبت کافرون کی کثرت اور دوستون کی قلت کی وجہ سے ہے اور اُنکا ظاہر ہونا ضرور ہے اور امام کی غیبت مین خلق کو اس طرح فائدہ پہونچتا ہے جسطرح آفتاب سے فائدہ پہونچتا ہے جبکہ وہ بادل کی آڑ مین ہوتا ہے۔

بیان معاد اللہ تعالیٰ اجسام فانی کا اعادہ کریگا جیسے کہ دنیا مین تھے تاکہ مستحقین کو

Marfat.com

حق پہونچے انبیا نے اسکی خبر دی ہے پس اعتقاد معاد جسمانی پر واجب ہے اور ائمہ معصومین زمانۂ مہدی علیہ السلام مین جماعت امم سابقہ اور لاحقہ کے ساتھ رجوع کرینگے تاکہ اپنی دولت اور حق کا اظہار کرین اللہ نے جو قرآن مین فرمایا ہے ویوم نحشر ھم من کل امۃ فوجًا یعنی وہ روز جس مین ہم ہر امت مین سے ایک گروہ اُٹھائین گے اسی امر کی طرف اشارہ ہے - امامت حضرت علی اور اُنکی اولاد مین سے نہین نکلتی ہے اگر نکلی بھی تو غیرونکے ظلم سے اور یا جناب امیر کے یا اُن کی اولاد کے تقیہ کرنے سے - اور جن جن باتونکی نبی علیہ السّلام نے خبر دی ہے اور بتواتر ہم تک پہونچی ہین جیسے انبیاے سابقہ کی نبوت اور ارسال رسل اور کتب منزلہ اور وجود ملائکہ اور اہوال قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر اور سوال منکر ونکیر اور زندہ ہونا قبر مین اور اہوال قیامت اور حساب اور سوال اور میزان اور صراط اور بولنا اعضا کا اور اڑنا نامۂ اعمال کا اور جنت کا ساتھ نعیم اور حور وقصور اور غلمان کے اور دوزخ کا ساتھ عذاب سخت کے فی الحال موجود ہونا اور مظلوم کا ظالم سے انصاف کرنا اور قعرہاے جہنم اور حوض کوثر جس کے ساقی حضرت علیؑ ہین کہ اُس سے پیاسون کو قیامت مین سیراب کرینگے اور نبی اور ائمہ معصومین کی شفاعت اُن لوگون کے حق مین جو گناہان کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہین - اور فرقہ شیعہ مین سے ہین اور اللہ تعالیٰ کا اہل قبور کو اُٹھانا اور قیامت کے موافقت اُن سب کا اعتقاد واجب ہے اُن مین سے کسی بات مین شک نہین کیونکہ معصومین نے انکی خبر دی ہے اور کتاب اللہ مین بھی انکا ذکر آیا ہے - منکر انکا ملحد یا منافق ہے[1]

اثنا عشریہ قرآن مین کمی بیشی کے قائل نہین اور یہ جو مشہور ہے کہ شیعۂ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ صحابہ نے دس پارے قرآن مجید کے کم کر دئے اور بعض شیعہ سورۂ حسنینؑ اور سورۂ فاطمہؑ اور سورۂ علیؑ پڑھا کرتے ہین یہ جُہلا کی گپ ہے آجتک سلف سے لیکر خلف تک کوئی محقق اثنا عشری یہ عقیدہ نہین رکھتا چنانچہ علماے اثنا عشری اس خیال کی براءت اپنی کتابون مین بڑے شد و مد سے کرتے ہین شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ اپنے رسالۂ عقائد مین کہتے ہین کہ جو قرآن اللہ نے حضرت کو دیا تھا

[1] منقول از رسالہ شیخ ابو جعفر طوسی ۱۲

وہی ہے کہ جواب لوگون کے پاس موجود ہے نہ اُس مین کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ تفسیر مجمع البیان مین کہ جو اثنا عشریون کے نزدیک معتبر تفسیر ہے سید مرتضیٰ کہتے ہین کہ جو قرآن عہد پیغمبر علیہ السلام مین تھا وہی اب بھی ہے بلا تفاوت قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مصائب النواصب مین کہتے ہین کہ یہ بات جو شیعہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ وہ قرآن ۔ں تغیر و تبدل کے قائل ہین سو یہ غلطی ہے محققین شیعہ مین سے کوئی بھی اسکا قائل نہین اور جو کوئی کہے تو اُس کا کیا اعتبار ہے ملا صادق شرح کافی کلینی مین لکھتے ہین کہ یہ قرآن اسی طرح امام مہدی تک سالم رہیگا محمد بن الحسن آملی کہتے ہین کہ جو روایات پر ذرا بھی نظر کریگا یقینی طور پر جان جائیگا کہ قرآن مین بچند وجوہات کمی زیادتی ناممکن ہے اور اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت کے آباے کرام آدم سے تا بہ عبد اللہ پدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب ایمان تھے اور یہ مسئلہ مذہب امامیہ مین اتفاقیہ ہے کہ کسی کو اُس مین بحث و کلام نہین پس جس نبی یا وصی کا ماں باپ مومن نہوگا وہ نبی اور وصی نہوگا جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ تھے آزر بُت تراش نہ تھے اور حضرت علیؑ کے باپ ابو طالب بھی مسلمان تھے مگر ہان وہ جناب تقیہ کرتے تھے جیسا کہ کلینی نے کافی مین لکھا ہے کہ جناب صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ابو طالب اصحاب کہف کی طرح تھے کہ اپنے ایمان کو چھپایا اور شرک ظاہر کیا پس اللہ نے اُنکو دو چند اجر عطا کیا اور اُنکے ایمان کے چھپانے کا سبب یہ تھا کہ اس پردے مین امداد اور کفالت آنحضرت کی خوب ترین وجہ پر ممکن ہوجائے جیسا کہ فاضل کاشانی نے صافی مین لکھا ہے۔ اثنا عشریہ کہتے ہین کہ جناب رسول خدا اور علی ایک نور تھے جب حضرت آدمؑ پیدا ہوئے تو اُس نور کو اُن کی پشت مین جگہ دی پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اُس نور کو ایک صلب پاک سے دوسرے صلب پاک کی طرف منتقل کرتا رہا پھر اُس نور کے دو حصے کئے ایک حصّے کو عبد اللہ کی صلب سے باہر لایا اور دوسرے کو صلب ابو طالب سے اسی وجہ سے آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور مین علیؑ سے ہون اُسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اُسکا خون میرا خون ہے[له] اور اُن کے نزدیک ائمہ کی موت اُن کے قبضۂ و اختیار مین ہوتی ہے چنانچہ اس قاعدے کو کہ ائمہ اپنے اختیار سے مرتے ہین کلینی نے

له [illegible]

Marfat.com

اصول کافی مین بہت سی رواتیون سے ثابت کیا ہے اور اُسکے واسطے علیحدہ باب باندھا ہے اور اُنکے نزدیک متعہ کی حلیت کا اعتقاد لازم ہے۔ اور تراویح رمضان اور موزون پر مسح کرنے کے منکر ہین[۱۲۵] اور کہتے ہین نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز نہیں[۱۲۶] فروع مین اثنا عشریہ کی دو قسمین ہین **اصولیہ** اور **اخباریہ**۔

ضمیمہ

بحرالمذاہب۔ تذکرۃ المذاہب۔ موئد الافاضل۔ خطط مقریزی اور ملل ونحل شہرستانی مین شیعہ کے فرقون کے یہ نام اور لکھے ہین۔ **شریکیہ** انکا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت علیؓ شریک ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت مین۔

تناسخیہ یا متناسخیہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ ارواح کو تناسخ ہوا کرتا ہے اور بعض متناسخیہ یہ کہتے ہین کہ جب روح دنیا مین آتی ہے بعد اسکے کہ وہ موت اول کے ساتھ دنیا سے جا چکی تھی تو بکری کے بچے مین داخل ہوتی ہے پھر اُس سے بھی کسی حقیر چیز مین انتقال کرتی ہے اسی طرح نقل کرتے کرتے گندگی اور غلاظت کے کیڑون مین نقل کرتی ہے اور یہ آخری جسم ہوتا ہے کہ اُسکو ملتا ہے بلکہ یہانتک ہوتا ہے کہ روح لوہے مٹی اور کچے برتنون مین نقل کر جاتی ہے اور آگ مین پکنے اور پامال ہونے اور گلائے جانے اور کٹنے پٹنے اور خوار وخراب رکھے جانے سے عذاب پاتی ہے جس قدر گناہ روح کے ہوتے ہین اُسی قدر اُس کو عذاب ہوتا ہے۔

مخطئیہ اِن کا اعتقاد ہے کہ جبریل علیہ السّلام چوک گئے۔

خلفیہ۔ اِن کا قول یہ ہے کہ نماز غیر امام کے پیچھے جائز نہین۔

رجعیہ یا راجعیہ اِن کا قول ہے کہ حضرت علیؑ بن ابی طالب عنقریب رجوع کرنے والے ہین اپنے اعداسے انتقام لینگے (دیکھو خطط) اور بعض کہتے ہین کہ راجعیہ کی یہ رائے ہے کہ حضرت علیؑ ابر مین ہین اور دنیا مین قیامت سے قبل رجوع کرینگے اور در عدا اُنکے گھوڑے کی

---

[۱۲۵] دیکھو مؤید الافاضل ۱۲ سنت ہے ۱۲ منہ [illegible] تراویح رمضان مین [illegible] مسح موزہ پر اور [illegible]

[illegible]

ڈپٹ کی آواز ہے اور برق اُس گھوڑے کی نعل کی آگ ہے (دیکھو بحر)

متربصیہ۔ تربص یعنی انتظار خروج امام کا کرتے ہین۔

ابدیہ۔ کہتے ہین کہ حضرت علیؓ نبوت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہین۔

لاعنیہ۔ یہ طلحہؓ اور زبیرؓ اور معاویہؓ اور بی بی عائشہؓ پر لعنت کرتے ہین۔

متراضیہ۔ اِن کا قول ہے کہ سلطان مسلم پر خروج جائز ہے۔

حزنیہ۔ عبداللہ بن عمرو حزنی کے متبع ہین اور آمریہ اور جبیہ اور جلالیہ اور کشاف اصطلاحات الفنون مین کہا ہے کہ امامیہ مین سے ایک گروہ کا نام سلفیہ ہے اور قاضی عیاض نے شفا کے تیسرے باب مین کہا ہے کہ شیعہ کے ایک فرقہ کا نام عنبریہ ہے یہ لوگ عبیداللہ بن حسن عنبری کی طرف منسوب ہین یہ بصرے کا قاضی تھا اسنے عقائد اور عقلیات مین تقلید کو جائز کیا تھا کہتا تھا کہ انبیا کا جھوٹ بولنا اُن باتون مین جو خدا کی طرف سے لائے ہین کسی مصلحت کی وجہ سے جائز ہے۔ بعض نسخون مین عبیداللہ کی جگہ عبداللہ ہے اور عنبری قبیلۂ بنی عنبرہ کی طرف منسوب ہے۔

کیالیہ۔ ملل ونحل مین شہرستانی نے لکھا ہے کہ یہ فرقہ احمد بن کیال کی طرف منسوب ہے یہ ایک شخص کا اہل بیت مین سے داعی تھا جو بعد جعفر صادقؒ کے مخفی رہتا تھا اُسنے اپنے آپ کو ظاہر نکیا احمد نے مسائل علمیہ پر واقفیت حاصل کر کے اپنی رائے کے ساتھ ملا دیا اور ہر ایک علمی مسئلے مین ایک نئی تحقیق پیدا کر لی جو نہ سمعیات کے مطابق تھی نہ عقلیات کے بلکہ بعض قول اُسکے حس کے بھی مخالف تھے جبکہ اُسکی بدعت پر ائمہ کو اطلاع ہوئی تو اُس سے نفرت کرنے لگے اور اُسکو بُرا کہنے لگے جب کیال کو یہ حال معلوم ہوا تو اُسنے دعویٰ کیا کہ مین امام ہون اور دوبارہ یہ دعویٰ کیا کہ مین قائم ہون اور منتظر ہون اُسکے معتقدون نے اُسکے اِن دعوون کو تسلیم کیا۔ احمد کے مذہب کی بنیاد اِس بات پر تھی کہ جو کوئی آفاق کو نفوس کے ساتھ موافق کر سکے اور اِن عالم علوی اور سفلی کے راستے بتا سکے اور جسکی ذات مین تمام علوم جمع ہون اور اُس بات پر قدرت رکھتا ہو کہ ہر کلی کو اُسکے شخص معین جزئی مین بیان کر سکے وہی قائم ہے اور کہتا تھا کہ دنیا مین کوئی شخص اِس صفت کے ساتھ سوا میرے

Marfat.com

پیدا نہین ہوا اور زبان عربی و عجمی مین بہت سی کتابین اِن مطالب کے بیان مین احمد نے لکھ ڈالین اُسنے عالم آفاق کو عالم علوی اور عالم نفوس کو عالم سفلی قرار دیا تھا۔ کہتا تھا تین عالم ہین۔ عالم اعلیٰ عالم ادنیٰ عالم انسانی عالم اعلیٰ مین پانچ مکان تجویز کئے تھے ایک مکان الاماکن جس مین کوئی چیز موجود نہین اور وہ سب کو محیط ہے اور شرع مین جو عرش وارد ہی اُس سے یہی مکان الاماکن مراد ہے اِسکے تلے مکان نفس اعلیٰ کا ہے اُسکے تلے مکان نفس ناطقہ کا اُسکے تلے مکان نفس حیوانی کا اُسکے تلے مکان نفس انسانی کا نفس انسانی عالم نفس اعلیٰ پر چڑھ گیا تھا اور مکان نفس ناطقہ اور نفس حیوانی کے پھٹ گئے تھے نفس انسانی وہان جاکر گونگا متحیر حیرت زدہ مجبوس ہوکر رہگیا اور سڑ گیا اور اُسکے اجزا مستحیل ہو گئے اسلئے عالم سفلی مین گر گیا اور اسی عفونت کی حالت مین مدتون تک رہا پھر نفس اعلیٰ نے اپنے انوار اُسپر ڈالے پس اُس عالم مین تراکیب پیدا ہوئین اور زمین و آسمان اور مرکبات یعنی معدنیات و نباتات و حیوانات اور انسان بنے اور اِس ترکیب سے انسان بلاؤن مین پھنس گیا کبھی سرور کبھی غم کبھی آرام کبھی اندوہ و محنت اُسکو پہونچنے لگی یہانتک کہ قائم ظاہر ہوکر اُسکو حالت کمال کو پہونچائے اور ترکیب رفع ہو جائے اور متضادات باطل ہو جائین اور روحانی جسمانی پر ظاہر ہو جائے اور وہ قائم احمد ہے پھر احمد نے اپنے قائم ہونے پر اس طرح استدلال کیا تھا کہ کہتا اِس نام مین چار حرف جمع ہین جو چارون عالم کے مقابل ہین الف نفس اعلیٰ کے مقابل ہے اور حا نفس ناطقہ کے اور میم نفس حیوانیہ کے اور دال نفس انسانیہ کے اور عوالم علوی کے مقابلے مین عوالم سفلی جسمانی ثابت کرتا تھا کہتا تھا کہ آسمان خالی ہے اور وہ مقابل مین مکان الاماکن کے ہے اور آسمان کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے ہوا اور ہوا کے تلے زمین اور زمین کے تلے پانی یہ چارون اُن عوالم علوی کے مقابل ہین پھر کہتا تھا کہ انسان آگ کے مقابلے مین ہے اور پرند ہوا کے مقابلے مین اور حیوان زمین کے مقابلے مین اور مچھلی پانی کے مقابلے مین اور پانی کے مرکز کو اسفل المراکز قرار دیا تھا اور مچھلی کو اخس المرکبات بتایا تھا اور انسان کا مقابلہ عالم روحانی و جسمانی سے اِس طرح کیا تھا کہ کہتا تھا انسان مین جو پانچ حواس ہین اُن مین سمع مکان الاماکن اور آسمان کے مقابل ہے اور بصر نفس اعلیٰ اور آگ کے مقابل ہے

Marfat.com

اور قوت شامہ نفس ناطقہ اور ہوا کے مقابل ہے اور قوت ذائقہ نفس حیوانی اور زمین کے مقابل ہے اور قوت لامسہ نفس انسانی اور پانی کے مقابل ہے اور کہتا تھا کہ میرے نام کے حرفون مین سے الف انسان پر دلالت کرتا ہے اور حا حیوان پر اور میم طائر پر اور دال مچھلی پر اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی شکل اسم احمد کے حروف کے مطابق بنائی ہے قد مثل الف کے کیا ہے دونون ہاتھ حا کی طرح اور شکم مانند میم کے اور دونون پاؤن مثل دال کے اور کہتا تھا کہ انبیا اہل تقلید کے رہبر ہین اور اہل تقلید اندھے ہین اور قائم اہل بصیرت کا رہبر ہے اور اہل بصیرت اولوالالباب ہین اور بصیرت عالم علوی و سفلی کے مقابلہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے میزان اہل علم سے مراد بتاتا تھا اور صراط اپنے نفس کو جانتا تھا اور کہتا تھا جنت بصیرت حاصل کر لینے کا نام ہے اور دوزخ اُسکے خلاف پر پہونچ جانے سے مراد ہے۔

صحیفۂ جفر جامعہ مصحف فاطمہ

ناسخ التواریخ کی دوسری کتاب کی چوتھی جلد مین بصائر الدرجات اور کتاب کافی سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے **علم جفر** کا حال دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ھو جلد ثور مملو علما یعنی وہ بیل کی کھال ہے علم سے بھری ہوئی پھر سائل نے عرض کیا **جامعہ** کیا ہے آپ نے جواب دیا تلك صحیفۃ طولها سبعون ذراعا فی عرض الادیم مثل فخذ الفالج فیها کل ما یحتاج الناس الیہ ولیس من قضیۃ الا وفیها حتی ارش الخدش وہ ایک صحیفہ ہے جسکا طول ستر گز ہے اور عرض موافق اندازہ پوست ران شتر جسیم دو کوہانہ کے ہے اُسمین تمام وہ چیزین مندرج ہین جنکی آدمیون کو احتیاج پڑتی ہے کوئی حکم اور کوئی بات اُس سے نہین چھوٹی ہے حتی کہ کسی چیز کے چھلنے کا بھی حال ہے ناسخ التواریخ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جفر جامعہ ایک چیز ہے چنانچہ اُسکے صفحہ ۱۰۳ مین عبارت کافی کا ترجمہ یون کیا ہے فرمود کہ جفر جامعہ صحیفہ ایست کہ ہفتاد ذراع درازی آنست در عرض چرمے مانند ران شتر دو کوہانہ۔ مگر صاحبۃ الطرب مین بیان کیا ہی کہ سید السند نے لکھا ہے کہ جفر اور جامعہ دو کتابین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لکھی ہوئی ہین

Marfat.com

اِن دونون کتابون مین علم الحروف کے قاعدے پر تمام حوادث جو قیامت تک ہوتے رہینگے بیان کیے ہین اور جتنے ائمہ اُن کی اولاد مین ہوئے ہین اُن کو یہ علوم حاصل تھے۔
امام رضا نے قبول ولی عہدی کا خط مامون عباسی کو لکھا اُسکا مضمون یہ ہے۔ اے مامون! تم نے ہمارے حقوق کو بہ نسبت اگلون کے زیادہ پہچانا ہین تمہاری ولی عہدی قبول کرتا ہون مگر جفر اور جامعہ اِس بات کو صاف بتارہی ہین کہ یہ ولی عہدی اتمام کو نہین پہونچے گی اور ابن خلدون وغیرہ نے کہا ہے کہ کتاب جفر کی اصل یون ہے کہ ہارون بن سعید عجلی فرقۂ زیدیہ کے راس رئیس کے پاس ایک کتاب تھی اُسکے مطالب جعفر صادقؑ سے مروی تھے اُس کتاب مین تمام اہلِ بیت کے حالات عموماً اور بعض اشخاص کے حالات بالخصوص مذکور تھے یہ نسخہ جعفر صادقؑ کے پاس بیل کی کھال پر لکھا ہوا تھا اُسی سے ہارون عجلی نے نقل لی تھی اور اُسکا نام جفر رکھا تھا کیونکہ بکری کی کھال کو جفر کہتے ہین آخر یہی نام اُس کتاب کا پڑ گیا اُس کتاب مین قرآن مجید کے حل اور اسرار و رموز اور عجیب عجیب معنے حضرت جعفر صادقؑ سے مروی ہین اور ابن خلکان لکھتا ہے کہ شیعہ لوگ جسقدر قرآن کی تفسیر کرتے ہین اور اُسکے غوامض و مشکلات کو حل کرتے ہین وہ سب اِسی جفر سے ہے جس کو سعید بن ہارون عجلی نے اپنے اشعار ذیل مین ذکر کیا ہے ؎ الم تر ان الرافضین تفرقوا ❊ فکلھم فی جعفر قال منکرا ❊ کیا تم نہین جانتے کہ رافضیون مین کیا اختلاف ہی ہر ایک نے جعفر صادقؑ کے حق مین بُرے بُرے قول کہے ہین ؎ فطائفۃ قالوا امام ومنھم ❊ طوائف سمتہ النبی المطھرا ❊ کسی نے تو اُنکو امام کہا اور کسی نے اُنکو نبی معصوم سمجھ لیا ؎ ومن عجب لم اقضہ جلد جفرھم ❊ برئت الی الرحمٰن ممن تجفرا ❊ اور مجھے تو اُن کے جفر کے چمڑے سے نہایت تعجب ہوتا ہے مین جفر جاننے سے برارت چاہتا ہون اور خدا کی طرف پناہ لیتا ہون۔ ابن قتیبہ لکھتے ہین کہ شیعون کا خیال ہے کہ اُن کے امام نے علم جفر مین تمام ضروریات دین و مذہب کو لکھ دیا ہے اور جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے سب تحریر کر دیا ہے۔ شیعہ جب امام بولتے ہین تو مراد اُس سے جعفر صادقؑ ہوتے ہین۔ اِسی مضمون کو ابو العلا معری نے اپنی اِن شعرون مین باندھا ہے

Marfat.com

ے لقد عجبوا لاھل البیت لما ؛ اتاھم علمھم فی مسک جفر ؛ لوگونکو بڑا تعجب ہوا جب اہل بیت رسول کو پوست جفر کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ے ومرآۃ النجوم وھی صغری ؛ ادتہ کل عامرۃ وقفر + اور مرآۃ النجوم نے اُنکو تمام دنیا کی آبادیان اور ویرانے دکھادئے حالانکہ وہ چھوٹا سا ہی

ناسخ التواریخ کی جلد مذکورہ مین یہ بھی مسطور ہی کہ امام جعفر نے فرمایا کہ **مصحف فاطمہ** کی حقیقت یہ ہی کہ حضرت فاطمہ جناب رسول خدا کی وفات کے بعد پچھتر دن تک زندہ رہین اس عرصہ مین نہایت غمگین رہتی تھین جبرئیل اُنکے پاس آتے اور تسلی اور تعزیت کرکے اُنکے دلکو بہلاتے اور اُنکو رسول خدا کے مراتب و مقامات سے آگاہ کرتے اور اُنکو خبر دیتے کہ اُنکے بعد اُنکی اولاد پر یہ یہ واقعات گذرینگے حضرت علیؑ اُن سب باتونکو لکھ لیتے تھے انھین تحریرات کا نام مصحف فاطمہ ہی بصائر الدرجات مین مروی ہی کہ حماد بن عثمان کہتا ہی کہ جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زنادقہ ۱۲۸ھ ہجری مین ظہور کرینگے کیونکہ مینے مصحف فاطمہ مین یہ بات لکھی ہوئی دیکھی ہی اور حضرت جعفر نے فرمایا کہ یہ مصحف حلال و حرام کا ظاہر کرنیوالا نہین بلکہ اُس چیز کا علم بتانیوالا ہی جو آگے کو ہونیوالی ہی۔

فواتح سبعہ کے حاشیے پر مذکور ہی الجفر والجامعۃ کتابان لعلی رضی اللہ عنہ ان دونون کتابون مین علم حروف کے طریق پر ختم عالم تک جو کچھ حالات دنیا مین پیدا ہونگے مذکور ہین تین فواتح سبعہ مین بیان کیا ہی کہ حضرت علی جفر سے واقف تھے اور وہ اٹھائیس جز ہین اور ہر جز مین اٹھائیس صفحے ہین اور ہر صفحے مین اٹھائیس سطرین اور ہر سطر مین اٹھائیس خانے ہین اور ہر خانہ مین چار حرف مرقوم ہین پہلا حرف تو جزو ثانی کے عدد کے مطابق ہی اور دوسرا حرف صفحہ کے عدد کے موافق ہی اور تیسرا حرف سطر کے عدد کے مطابق ہی اور چوتھا حرف عدد خانہ کے موافق ہی۔ مثلاً جعفر بیسوین خانے مین تیسرے جز کے سولھوین صفحہ کی سترھوین سطر مین ہی۔ چنانچہ جعفر کا جیم حرف ابجد کا تیسرا حرف ہی تیسرے جز کے عدد کے مطابق اور عین سولھوان حرف ہی حروف ابجد کے عدد صفحہ کے موافق کہ سولھوان ہی اور فا سترھوان حرف ہی حروف ابجد کے عدد سطر کے مناسب کہ سترھوان ہی اور را حرف ابجد سے بیسوان ہی عدد خانہ کے مطابق کہ وہ بھی بیسوان ہی

حضرت علیؑ کے وارث جفر سے عالم کا حال استخراج کرتے تھے مامون نے حضرت امام علی موسیٰ رضا سے ۲۰۱ھ ہجری مین بیعت کی اور عہدنامہ لکھا اور امام سے بھی عہدنامہ طلب کیا امام نے مامون کے عہدنامے کی پشت پر یہ لکھا الجامعۃ والجفر یدلان علی ضد ذلک وما ادری مایفعل لی ولا بکم ان الحکم الا للہ یقص الحق وھو خیر الفاصلین ولکنی امتثلت امیرالمؤمنین واثرت رضاءہ واللہ یعصمنی وایاہ جب تھوڑا زمانہ گذرا

Marfat.com

توبعض ارکان دولت نے مامون کو پشیمان کیا اور حضرت امام زہر سے شہید کر دئے گئے صاحب کشف الغمہ کہتا ہے کہ مین نے سنہ ہجری مین ان دونون عہدنامون کو حضرت امام کے اور مامون کے خط سے دیکھا ہے۔

فرقۂ خوارج

سب سے پہلے جو علی کرم اللہ وجہہ پر خروج کر کے اُنسے جُدا ہو گئے اور تبرا کیا یہی فرقہ ہی جب سنہ ۳۷ ہجری مین معاویہ اور حضرت علیؓ کے لشکرون مین بمقام صفین ماہ صفر سے جنگ شروع ہوئی اور معاویہ کی فوج کے دل حضرت علیؓ کی تلوار سے چھوٹ گئے اُسوقت معاویہ نے کلام مجید نیزون پر رکھوا کر باواز بلند کہلایا کہ یہ کلام اللہ ہمارے تمھارے درمیان ہی اُسوقت مسعر بن تمیم فدکی تمیمی اور زید بن حصین طائی بیس ہزار شمشیر زنون کے ساتھ حضرت امیر کی خدمت مین آئے اُنکی پیشانیون پر سجدے کی نمایان نشانیان تھین اور ایک جماعت قاریان قرآن کی بھی کہ جو بعد اُسکے خوارج کہلائے اُنکے ساتھ تھی اور عرض کیا کہ آپکو معلوم ہو کہ ہمنے حضرت عثمانؓ کو اِسلئے قتل کیا تھا کہ وہ کلام اللہ کے مطابق کام نہین کرتے تھے جب اہل شام آپسے یہ استدعا کرتے ہین کہ مطابق کتاب اللہ کے تصفیہ کرلیا جائے تو اُنکی رائے کو ماننا چاہئے ورنہ ہم آپکو مثل اُنھین کے قتل کر ڈالینگے یا ہم آپکو مخالفین کے سپرد کر دینگے حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ تم اپنے حق وصدق پر دشمنون سے لڑے جاؤ یہ کام اُنھون نے تمھارے فریب دینے کے لئے کیا ہے مین اُنسے زیادہ مستحق ہون اس بات کا کہ کتاب اللہ کے موافق احکام جاری کرون معاویہ اور عمرو بن عاص اور ابن ابی معیط اور حبیب بن مسلم اور ابن ابی سرح اور ضحاک بن قیس ایسے دیندار اور فرمانبردار قرآن کے نہین۔ مین اُنکو خوب جانتا ہون یہ شعبدہ اُنھون نے اِسلئے کھڑا کیا ہی کہ ہمارے ہاتھ سے مخلصی حاصل کرلین مگر اُن لوگون نے حضرت امیر کے ارشاد کو نہ مانا اشعث بن قیس نے حضرت امیر سے کہا کہ تمام لشکر آپ کا قرآن پر رغبت رکھتا ہی اور جو امر معاویہ نے تجویز کیا ہی اُس سے بدل راضی ہی مجھے حکم ہو کہ معاویہ کے پاس جاکر اُنکا مافی الضمیر دریافت کرون آپ نے اُسکو کہدیا کہ تیری خوشی وہ معاویہ کے پاس گیا کہ تمنے کس لئے قرآن اُٹھائے ہین کہا مین یہ چاہتا ہون کہ ایک میری طرف سے اور ایک حضرت علیؓ کی طرف سے حکم (ثالث) مقرر ہو اور وہ جو کچھ کتاب اللہ کی رو سے فیصلہ کردین اُسپر فریقین عمل کرین پھر شامیون نے کہا کہ ہم اپنی طرف سے عمرو بن عاص کو ثالث کرتے ہین اور اشعث بن قیس اور قاریان قرآن نے کہا کہ حضرت علیؓ کی طرف سے ابو موسیٰ اشعری ثالث مقرر ہون حضرت علیؓ نے کہا کہ مین ابو موسی سے راضی نہین ہون اُنھین اس کام کے لائق نہین جانتا اسلئے کہ وہ کئی مہینے تک مجھسے منحرف رہے تھے اور لوگونکو میری متابعت سے روکتے تھے یہانتک کہ مین اُنکو

سم منہم سے نمود ہ چند گاہ از من ہراسان بود تا من اورا امن کردہ ام و باز خواندہ ام ۱۲ منہ

امن دیا اور اپنے پاس بلایا اگر ثالث کا ہونا ضروری ہے تو عبداللہ بن عباس کو میری طرف سے ثالث مقرر کرنا چاہئے عراقیون نے کہا کہ وہ آپ کے عزیز و قریب ہین کوئی غیر شخص ہو حضرت علیؓ نے کہا کہ اچھا مالک اشتر کو مقرر کرو اشعث نے کہا کہ یہ سارا فتنہ اُنھین کا تو پیدا کیا ہوا ہے وہ گھوڑا دوڑانا جنگ کرنا جانتے ہین قرآن کے موافق حکم کرنا کیا جانین اور حضرت علیؓ کو اِس بات پر مجبور کیا کہ اُنھون نے ابو موسیٰ اشعری کے لئے ثالث مقرر ہونے کی اجازت دیدی اور عمرو بن عاص معاویہ کی طرف سے پنچ قرار پائے اور اقرار نامہ جانبین سے ۱۳ صفر ۳۷ھ ہجری کو قلمبند ہوا اشعث نے اِس خیال سے کہ تمام لشکر عراق و شام کو اِس صلح کی خبر ہو جائے بعد اُسکے کوئی شرائط صلح کے خلاف کام نہ کرے اول اقرار نامے کو لیجا کر لشکر شام کی صفون مین سُنایا اُنھون نے اُسے تسلیم کیا اور خوش ہو گئے پھر لشکر عراق کی صفون مین سُنانے کو آیا لشکر حضرت علی مین جہان چار ہزار آدمی جماعت بنی غزہ کے کھڑے تھے اُنکے پاس جا کر سُنایا تو سعدان اور جعدان دو بھائی اُس کاغذ کا مضمون سُنکر نہایت غضبناک ہو گئے اور کہنے لگے لا حکم الا للہ یعنی حکم و حکومت خاص اللہ کے لئے ہے یہ کہکر تلوارین میان سے نکالکر لشکر شام مین گھس گئے اور کشت و خون کے بعد مارے گئے یہ کلمہ اول اُنھین دونون بھائیون کے مُنھ سے نکلا پھر اشعث قبیلہ مُراد کے پاس آیا اور وہ کاغذ سُنایا تو اُس قبیلے کے سردار کو بہت ناپسند ہوا اور کہنے لگا لا حکم الا للہ ولو کرہ المشرکون پھر اشعث قبیلہ بنی راسب مین آیا تو اُنھون نے اقرار نامہ سُنکر کہا لا حکم الا للہ لا نرضی ولا نُحَکِّمُ الرجال فی دین اللہ یعنی حکم سوا خدا کے نہین اور ہم کسی کو اجازت نہین دیتے کہ دین الٰہی مین حکومت کرے پھر قبیلہ بنی ربیعہ یا قبیلہ بنی یشکر بن وائل مین سے ایک جوان نے اشعث سے مضمون کاغذ کا سُنکر انکار کیا اور اول لشکر شام مین گھس پڑا وہان لڑ بھڑ کر لشکر عراق مین آیا اور یہان لڑا اور پکار پکار کر کہتا جاتا تھا کہ اے لوگو جس طرح مین معاویہ سے بیزار ہون اُسی طرح حضرت علیؓ سے بیزار ہون اور مارا گیا اور بعض کہتے ہین کہ اول جسنے لا حکم لا للہ کہا اور خارجی ہوا وہ حجاج بن عبداللہ معروف بہ برک ہے جو قبیلہ بنی سعد بن زید بن مناۃ بن مرہ بن صریم سے تھا

لہ تاریخ الخوارج مین حساب لگا کر بتایا ہے کہ محرم ۳۸ھ کا تبون کی غلطی سے صفر مشہور ہو گیا ہے یہ اقرار نامہ محرم ۳۸ھ ہجری مین لکھا گیا تھا ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر اشعث قبیلہ بنی تمیم مین آیا اُنھون نے بھی مضمون کاغذ سنکر کہا لاحکم الا للہ یقضی بالحق وھو خیر الفاصلین یعنی حکم خاص خدا کے لئے ہے جو حق کے ساتھ حکم دیتا ہے اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہے عروہ بن اُدیہ برادر مرداس تمیمی نے کہا اتحکمون الرجال فی امر اللہ لاحکم الا للہ یعنی کیا آدمی خدا کے حکم مین مداخلت کرتے ہین حالانکہ حکم سوا اللہ کے کسی کے لئے نہین بعد اسکے اشعث حضرت علی کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ عہدنامہ سنکر سارے لشکر عراق نے سر تسلیم خم کیا مگر تھوڑے سے بنی راسب کے آدمی اور کچھ اور قبیلون کے آدمی اُسکو ناپسند کر کے کہنے لگے لاحکم الا للہ ہم شام و عراق دونون کے آدمیون سے بیزار ہین اور سب سے جنگ کرینگے حضرت علیؓ نے کہا اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دینا چاہئے یہ باتین ابھی ہو ہی رہی تھین کہ چارون طرف سے لوگ جمع ہوگئے اور یہ وہ ہین کہ **خوارج** کہلائے حضرت علیؓ سے چلا چلا کہتے تھے لاحکم الا للہ الحکم للہ یا علی۔ اے علی حکم اللہ کے لئے ہے نہ تمھارے لئے ہم نہین چاہتے کہ آدمی اپنے اجتہاد سے دین الٰہی مین حکومت کرین ہم اللہ کے حکم کے موافق معاویہ سے جنگ کر رہے تھے تاکہ وہ اُس بات کو تسلیم کرلین جسے ہم نے اختیار کیا ہے اور ہم نے جو پہلے پنچ مقرر کرنے کے لئے رائے دی تھی یہ ہم سے گناہ ہوا اب ہم اُس گناہ سے توبہ کرتے ہین تم بھی اے علی توبہ کرو اور پھر بدستور معاویہ سے جنگ شروع کرو حضرت علیؓ نے اُنکو سمجھایا مگر خوارج نے آپ کا ارشاد نہ مانا اور یہی کہتے رہے کہ آپ اپنی اُس رائے کو بدل دین اور توبہ کرلین اور معاویہ سے جو معاہدہ کیا ہے اُسے توڑ ڈالین اور مہلت جنگ کو موقوف کردین حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جبکہ ہمنے معاہدہ اپنی مرضی سے کیا اور عہدنامہ لکھا گیا تو اب نقض عہد نہین کرسکتے خوارج نے جو دیکھا کہ حضرت علیؓ نے اُن کی بات کی وقعت نہ کی تو اُن سے منحرف ہوگئے اور اُنکے ہمراہ کوفے کو نہ گئے۔ موضع حروراء (بفتح حاے حطی وضم راے مہملہ وسکون واو و راے مہملہ والف ممدودہ) مین کہ کوفے سے دو میل کے فاصلے پر واقع ہے جا کر ٹھہر گئے اِس لئے اُنکو **حروریہ** بھی کہتے ہین یہ چھ ہزار آدمی تھے اُنھون نے اپنا شعار و ندا لاحکم الا للہ مقرر کرکے اپنا امیر القتال شبث بن ربعی کو اور امیر الصلوۃ عبداللہ بن الکوا یشکری کو بنایا

اور حضرت علیؑ کا نام مخطیؔ رکھدیا اور کہتے تھے کہ حضرت علیؓ اگر خلیفہ برحق تھے تو تحکیم پر کیون
راضی ہوئے اور اگر خلیفہ برحق نہ تھے تو خلافت کیون قبول کی اور مسلمانون اور معاویہ
سے کیون جنگ کی اور کس لئے اتنے مسلمانون کا کشت وخون کیا حضرت علی اُن کے پاس
گئے اور کمان کو ٹیک کر نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ایک خطبہ کہا اور اُن کو سمجھایا
کہ تمکو معلوم ہے کہ مین ثالثی کو سب سے زیادہ مکروہ جانتا ہون مین نے کراہتہً اُسے قبول
کیا ہے خوارج نے کہا کہ مقرر ایسا ہی ہوا ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تمنے پھر کیون میرا
ساتھ چھوڑا بولے ہم سے گناہ ہوگیا تھا کافر ہوگئے تھے پھر پشیمان ہوئے توبہ کرلی
آپ بھی پشیمان ہوکر توبہ کرلین تاکہ ہم آپکے ساتھ شریک ہوکر آپ کے دشمنون سے
جنگ کرین حضرت علی نے کہا استغفر اللہ من کل ذنب خوارج نے سمجھ لیا کہ حضرت علی
نے قبول تحکیم سے توبہ کرلی اور وہ سب اُنکے ہمراہ کوفے کو چلے گئے اشعث بن قیس نے کہ
منافق اور فتنہ انگیز تھا ایک روز حضرت علی سے کہا کہ لوگ یہ بات مشہور کررہے ہین کہ آپ
تحکیم کو ضلالت جانتے ہین اور اُس سے پشیمان ہین اور جو اُسے اچھا جانتا ہے اُسے کافر
سمجھتے ہین آپ نے لوگون کے اِس گمان کے دفعیہ کی غرض سے مسجد مین خطبے مین یہ کہا
کہ کوئی یہ نہ جانے کہ مین تحکیم سے پشیمان ہون جس نے یہ خیال کیا اُسنے غلطی کی اور جو
حکومت کو ضلالت جانتا ہے وہ گمراہ ہے جب خوارج نے آپکی زبان سے یہ بات سُنی تو
دوبارہ یہ کہکر لاحکم الا للہ لشکر مین سے نکل کر موضع حرورا مین چلے گئے اور کہنے
لگے ان علیا ومعاویۃ قد اشرکا فی حکم اللہ یعنی تحقیق حضرت علی اور معاویہ نے
دین خدا مین شرک کیا ہے اور اُنھون نے خوارج بصرہ کو بھی لکھا کہ مسلمانون نے برخلاف
کتاب اللہ کے دو آدمیون کو ثالث مقرر کیا ہے اور سب کافر ہوگئے ہین اُنھون نے
جواب بھیجا کہ تمھاری راے صحیح ہے ہم بھی بہت جلد تم سے آکر ملتے ہین جب خوارج حرورا
مین جمع ہوگئے تو عبداللہ بن وہب راسبی کے ہاتھ پر کہ اُن مین بہت متقی تھا اُن سب نے
بیعت کی اور یہ عہد باندھ لیا کہ جن لوگون نے حکم الٰہی کے برخلاف ثالث مقرر کئے ہین
اُنسے جنگ کرینگے حرورا مین اول چار ہزار آدمی جمع ہوئے تھے پھر ایک جماعت اُن مین

Marfat.com

اور مل گئی جس سے ساڑھے بارہ ہزار آدمی ہو گئے عبداللہ بن عباس نے حضرت علیؓ کے حکم سے حرورا جاکر اُن سے مناظرہ کیا مگر وہ راجع طرف حق کے نہوئے اور نہروان کو چلے گئے جو بغداد اور واسط کے درمیان مین دجلے کی شرقی جانب واقع ہے اِنکو رستے مین جو مسلمان ملتا اُسے مار ڈالتے اور مال واسباب لوٹ لیتے نہروان مین حضرت علی کی طرف سے عبداللہ بن خباب صحابی حکمران تھے اتفاقاً خوارج اہل بصرہ اور ابن خباب سے نہروان کے قریب ملاقات ہوگئی خوارج نے اُنسے ابوبکرؓ و عمرؓ کی بابت دریافت کیا کہ کیسے تھے عبداللہ بن خباب نے کہا وہ دونون بہت اچھے تھے پھر اول و آخر زمانۂ خلافت عثمانؓ بن عفان کی بابت دریافت کیا جواب دیا از اول تا آخر حق جو حق پسند تھے پھر علیؑ کی بابت قبل و بعد مقرر کرنے حکم کے دریافت کیا جواب دیا وہ تم لوگون سے زیادہ اللہ کے حکم سمجھنے اور جاننے والے اور دین حق پر چلنے والے ہین خوارج نے یہ جواب سنکر کہا تم لوگون کو اُن کے نامون کی وجہ سے اچھا کہتے ہو اور اُنکو ذبح کر ڈالا اور اُن کی بیوی کا پیٹ پھاڑ کر مار ڈالا حضرت علی معاویہ سے جنگ کے لئے ملک شام پر چڑھائی کی تیاری کر رہے تھے کہ آپکو یہ خبر پہونچی کو خوارج ملک مین فساد کرتے ہین اور مسلمانون کو جہان پاتے ہین مار ڈالتے ہین اور اُنکا ارادہ یہ ہے کہ حضرت علی شام کو چلے جائینگے تو ہم کوفے کو لوٹ لین گے اور رعایائے کوفہ کو مار ڈالین گے آپ نے شام کا ارادہ ملتوی کرکے خوارج کا تعاقب کیا اور نہروان پہونچکر خوارج کو بہت کچھ سمجھایا تو آٹھ ہزار مان گئے اور توبہ کرکے حضرت علی کی اطاعت قبول کرلی مگر چار ہزار نے نہ مانا اُن کے سردار عبداللہ بن وہب راسبی اور حرقوص بن زہیر معروف بہ ذوالثُدیّہ تھے امیرالمؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے اُنسے مقابلہ کیا اور دو ہزار چھ سو کو تہ تیغ کر ڈالا وہ دونون سردار بھی کام آئے باقی بچ کر نکل گئے اور حضرت علی کی طرف سے کل نو آدمی مقتول ہوئے[1] بعد ازان خوارج کے بقیۃ السیف مین سے ایک گروہ انبار کی طرف چلا گیا امیرالمؤمنین علی نے اُنکی پامالی کے لئے ایک لشکر بھیجدیا جسنے اُنکو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اُنکے علاوہ ایک چھوٹا سا گروہ ہلال بن علیہ کے ساتھ میدان

جنگ سے جان بچا کے بھاگ گیا تھا اُنکے استیصال پر آپ نے معقل بن قیس کو مامور فرمایا
چنانچہ اُسنے ہلال کے کل ہمراہیون کو قتل کر ڈالا تیسرے گروہ کے ساتھ بھی یہی برتاؤ برتا
گیا چوتھے کے ساتھ مداین مین جنگ ہوئی پانچوین کے ساتھ شہرزور مین غرض یکے
بعد دیگرے جہان جہان یہ گئے اِنکا وہین سر پکڑ کے رگڑ دیا گیا معدودے چند جن مین ذرا
دم خم باقی تھا اُنکا شریح بن ہانی نے خاتمہ کر دیا باقی رہے ضعفا جن کا شمار اُنگلیون پر
ہو سکتا تھا اور جو پچاس نفر سے زائد نہ تھے اُنھون نے امن حاصل کر لی۔ اور مروج الذہب
مین لکھا ہے کہ حضرت علی کے لشکر مین سے نو آدمی مارے گئے اور خوارج تمام کام آگئے صرف
دس زندہ بچے اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ عبداللہ بن وہب راسبی کے ساتھ ایک ہزار
آٹھ سو خوارج رہگئے تھے جو سب مارے گئے اور تاریخ طبری مین بیان کیا ہے کہ جنگ
نہروان مین حضرت علی کی طرف سات آدمی مقتول ہوئے تھے اور تاریخ اعثم کوفی مین آیا ہے
کہ خوارج کے چار ہزار آدمیون مین سے صرف نو زندہ بچے کل مارے گئے اُن نو مین سے
دو خراسان مین جا کر سجستان مین آباد ہوئے اور دو یمن کو چلے گئے اور دو عمان مین جا بسے
اور دو دریاے فرات کے کنارے پر مقام شن مین آباد ہوئے اور ایک تل فافان مین
آباد ہوا اب سارے خوارج اِنھین نو آدمیون کی نسل سے ہین خوارج گناہ پر تکفیر کرتے
تھے امام پر خروج و قتال روا رکھتے تھے یہ سب کے سب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی
محبت اور حضرت علیؑ بن ابی طالب کے بغض مین غالی ہین یہانتک کہ بعض خوارج نے
ابن ملجم قاتل جناب امیر کی مدح مین قصائد اور ابیات لکھی ہین اور اہل سنت و جماعت نے
اُنکا دندان شکن جواب دیا ہے یہ سب کلام استیعاب مین موجود ہے جلد دوم دین خالص
کے صفحہ ۳۰۶ مین نواب صدیق حسن خان نے لکھا ہے لا حکم الا للہ سے مراد خوارج
کی یہ تھی کہ ہم کوئی چیز قبول نہین کرتے مگر جو قرآن مین ہے اور اس سے غرض اُنکی
یہ تھی کہ ہم حدیث کا بھی اتباع نہین کرتے حالانکہ ایمان کامل نہین ہوتا جب تک
سنت رسولؐ کی اتباع نکی جائے جس طرح قرآن کی اتباع کی جاتی ہے کیونکہ جس
ذات نے ہمکو قرآن پہونچایا ہے اُسیکا کلام حدیث ہے قرآن تو ہمنے رسول ہی سے

دیکھو تاریخ ابن خلدون

Marfat.com

جا نا ہے پس جب رسول کے ایک بیان کو نہ مانا تو قرآن سے بھی انکار ٹھہرا نہج البلاغت
مین مرقوم ہے کہ حضرت امیرالمؤمنین علی جب ابن عباس کو خارجیون کے مناظرے
کے لئے بھیجتے تھے تو فرماتے لا تُخاصِمْهُمْ بالقرآن فان القرآن حَمّالٌ ذو وجوہٍ
تقول ویقولون ولکن حاجّهم بالسنۃ فانهم لم یجدوا عنها مَحِیصًا یعنے
قرآن کے ساتھ اُن سے بحث نکرنا اس لئے کہ قرآن مین بہت سی وجہین ہین تم بھی
اُس سے استدلال کروگے اور وہ بھی اُس کے ساتھ اپنی دلیل لائین گے لیکن
اُن کے ساتھ سنت سے گفتگو کرنا کہ اُنکو اُس سے چھٹکارا نہوسکیگا اور الزام پاجا ئینگے
بہرصورت خوارج اہل تحکیم کے شرک پر اس آیت کے ساتھ استدلال کرتے ہین
لا یشرک فی حکمہ احدا یعنے خداے پاک اپنے حکم مین کسی کو شریک نہین کرتا [۱]
بعض کی راے یہ ہے کہ حروریہ اور خوارج مین قدرے فرق ہے حروریہ کے نزدیک کبیرہ کا
مرتکب مشرک ہوتا ہے ورنہ عامۂ خوارج کا یہ مذہب ہے کہ وہ کافر ہے نہ مشرک اور
بعض خوارج کے نزدیک وہ منافق ہے دوزخ کے تلے کے طبقے مین جسکا نام ہاویہ ہے
رہیگا اور مویدالافاضل مین لکھا ہے کہ خوارج کے نزدیک مرتکب صغیرہ وکبیرہ دونون
کافر ہین اور کہتے ہین کہ ایمان جملہ طاعات کا نام ہے فرض ہون یا نفل حروریہ کے
نزدیک یہ بات ہے کہ ایک کبیرہ کرنے سے نام مرتکب کا بدل جاتا ہے نہ مومن کہلائے
نہ کافر نہ مشرک اور حکم اُسکا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا - ان کو مرتکب کبیرہ کے
واسطے وعید وخوف کے ثابت کرلے ہین اور یہ مانتے ہین کہ وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا
بڑا غلو ہے اسلئے اُنکو وعیدیہ بھی کہتے ہین انکا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایمان
اجتناب کرنا ہے ہر معصیت سے پس یہ قوم ضد ہے مرجیہ کی نفی واثبات وعد و وعید مین
اس سے معلوم ہوا کہ حروریہ ایک قوم ہے خوارج کی جسطرح خوارج کے سات فرقے اور ہین

[۱] اشتراکا باللہ حیث حکمتم غیرہ تعالیٰ مثلا لا یقول تعالیٰ ولا یشرک فی حکمہ احدا ۱۲ منہ

الاشعری و معاویۃ عمرو بن العاص فقالوا لهم
علی رضی اللہ عنہ ابا موسیٰ فی مسئلۃ التحکیم لما حکم
ثم کفروهم واستحلوا دماءهم و
الصحابۃ فکفروهم و
علی بن ابی طالب واکابر
الطائفۃ خرجوا علی سیدنا
ثم اول فرقۃ من هذہ
خوارج کے حال مین لکھا ہے
افندی مولف صلح الاخوان
ابو داود عمر بن سلیمان
۵۱

Marfat.com

بحر المذاہب[1] مین لکھا ہے کہ خوارج کو **مُحکِّمَہ** بھی کہتے ہین اِس وجہ سے کہ انھون نے دونون حَکَم (یعنی ابوموسیٰ اشعری و عمرو بن العاص) سے انکار کیا تھا اور مشہور یہ ہے کہ محکمہ ایک قسم ہے خوارج کی زائد اُن سات فرقون پر اور محکمہ اُنؔ کو اسلئے کہتے ہین کہ اُنھون نے جناب امیر سے یہ بات کہی کہ حَکَمْ (ثالث) اُسکو مقرر کرنا چاہیے جو حکم کتاب اللہ کے موافق کرے اور جب بوجہ فریب عمرو بن عاص کے ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ جناب مرتضیٰ نے تحکیم (ثالثی) کو نامنظور کیا تو اِس وجہ سے وہ لوگ خفا ہو گئے اور جناب امیر کو چھوڑ دیا۔

خوارج کو **نواصب** بھی کہتے ہین مگر فتاوی عزیزی مین مذکور ہے کہ نواصب فرقہ جُدا ہے اور خوارج جدا نواصب مغرب اور شام مین بہت تھے متوکل عباسی اور اُسکا وزیر علی بن جہم دونون ناصبی تھے سنہ ۲۳۶ھ مین متوکل نے امام حسینؑ کی قبر کے گرداگرد کی تمام عمارات توڑوا ڈالین اور حکم دیا کہ کوئی زیارت کے واسطے نہ جائے اور ابویوسف یعقوب بن اسحاق معروف بہ ابن سکیت کو جنکی تالیفات سے اصطلاح المنطق لغت مین مشہور کتاب ہے اپنے بیٹون کے مقابلے مین امام حسنؑ و حسینؑ کی تعریف کرنے پر مروا ڈالا اور اُسکے مصاحبون مین سے ایک ہجڑہ عبادہ نامی تھا وہ مخنث اپنے پہننے کے کپڑون کے نیچے ایک گل تکیہ باندھکر توندیلا کر لیتا تھا اور اپنا سر کھولدیتا تھا کیونکہ اُسکی چندیا پر بال نہ تھے اور ناچتا تھا اور کہتا تھا آیا توندیلا جس کے سر پر بال نہین مسلمانون کا خلیفہ علی اور متوکل بیٹھا ہوا شراب پیتا اور ہنستا تھا اور پندرہ برس حکومت کرکے سنہ ۲۴۷ھ مین مارا گیا تعجب یہ ہے کہ شیخ محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین اُسکو اُن اقطاب مین شمار کیا ہے جنھین ظاہر مین بھی حکومت اور سلطنت حاصل ہوئی۔ سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ محمد امین خان وزیر محمد شاہ شہنشاہ ہندوستان بھی اہل بیت رسالت کے ساتھ نہایت عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ ایک مینا کی زبان صرف اِس وجہ سے کاٹ لی کہ وہ علی ولی اللہ کہا کرتی تھی جب میر جملہ عظیم آباد کی صوبہ داری پر مقرر ہوا تو امرا اُس سے ملاقات اور رخصت کے لئے آنے لگے نعمت اللہ خان خلف روح اللہ خان ایام عاشورہ اور مراسم تعزیہ داری کی وجہ سے ملنے نہ جا سکا جب تعزیے ختم ہو چکے تو ایک دن یہ میر جملہ کے

[1] بحر المذاہب کی اصل عبارت یہ ہے وسموا الخوارج لخروجہم علی علی رضی اللہ عنہ وسموا المحکمۃ لانکارہم الحکمین یا موسی و عمرو بن العاص ص ۱۲ منہ

Marfat.com

پاس گیا اتفاقاً محمد امین خان بھی وہان بیٹھا ہوا تھا نعمت اللہ خان نے دیر سے آنے کا
عذر بیان کیا اور کہا ماتم کی وجہ سے اس عرصے تک حاضر نہو سکا دیر سے آنے کی معافی
چاہتا ہون محمد امین خان نے کنائے کے طور پر کہا کیا آپ کے دولت خانے پر کوئی
صاحب مر گئے ہین نعمت اللہ خان نے جواب دیا کہ موت تو کوئی واقع نہین ہوئی سید الشہدا
کا ماتم تھا محمد امین خان نے کہا کہ اے صاحب اسکے کیا معنے یزید اور حسین دو صاحبزادے تھے
پس ہم کو یہ مناسب کب ہے کہ ایک کا ماتم کرین اور دوسرے کو بُرا جانین اور اُسکا اور اُسکے
رفیقون کا ماتم نہ کرین غرضکہ فرق اِن دونون فرقون ہین یہ ہے کہ خوارج اُن صحابہ کی جنھون نے
باہم لڑائیان کین (جیسے طلحہ۔ زبیر۔ عثمان۔ علی۔ معاویہ۔ اور عمرو بن عاص) تکفیر کرتے ہین
اور نواصب صرف حضرت علی اور اُن کی اولاد سے بغض وعداوت رکھتے ہین۔ متاخرین
ہین سے عبدالحمید مغربی بھی ناصبی ہے جسنے ایک کتاب تالیف کرکے اُس ہین جناب
امیر کی نسبت دو قسم کے مطاعن لکھے ہین ایک وہ کہ فقط نواصبی نے اُنکو بیان کیا ہی
شیعہ اور اہل سُنت اُنکا انکار کرتے ہین اور اِس قسم کا اعتبار نہین اسلئے کہ وہ محض افترا
اور بہتان ہے ایسے مطاعن سے اُن جناب پر ذرا الزام عائد نہین ہوسکتا اور وہ مطاعن
یہ ہین مثلاً شرکت حضرت عثمان کے قتل ہین اور شرکت بی بی عائشہ کی زنا کی تہمت ہین
وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری قسم کے مطاعن وہ ہین جن کی اصلیت کتب شیعہ اور کتب
اہل سُنت دونون ہین موجود ہے اور دونون فرقون کے ہان سے اُنکی صحت ہوسکتی ہے
اِس قسم کے مطاعن کا جواب اہلِ حق نے البتہ دیا ہے اور اہلِ حق کو اُن مطاعن کا کوئی
افسوس نکرنا چاہیئے اِسلئے کہ کوئی آدمی دنیا ہین ایسا نہین ہوا جس کے حق ہین بدگو
اور عیب جویون نے طعن اور قدح نکیا ہو خود بجناب کبریائے الٰہی حرف گیریان کیجاتی ہین

مصرعہ قیل ان الالہ ذو ولد ؎ حضرت آدم سے لیکر تا حضرت خاتم النبیین فرقۂ
حشویہ نے بہ تقریب انکار عصمت انبیا علیہم السلام کے کیسے کیسے صغائر و کبائر کو جناب
انبیا کی طرف منسوب کیا ہے اور آیات واحادیث سے بزعم خود ثابت کیا ہے۔ یہود نے
انکار عصمت ملائکہ ہین یہی چال چلی ہے شیعہ نے خلفائے ثلثہ اور ام المومنین عائشہ پر

Marfat.com

کتنے طعن کئے ہین لیکن دانشمند جانتے ہین کہ یہ باتین اُن کی شان مین کوئی نقصان نہین پیدا کرسکتین ؎ واذا اتتك نقيصتي من ناقص ؛ فهي الشهادة لي باني كامل ٭ یعنی جب پہونچے تیرے پاس کوئی بُرائی میری کسی ناقص بدگو کی طرف سے تو یہی گواہی ہر میرے لئے اس بات کی کہ مین کامل ہون۔

خوارج کا نام شراۃ بھی ہے خوارج کہتے ہین کہ ہمنے اپنی جانون کو دین کے واسطے خرید کرلیاہی اسلئے کہ ہمنے ائمہ ظالم کی رفاقت سے کنارہ کشی کی اِس وجہ سے ہم شراۃ ہین کسی نے کہا یہ نام اُنکا اِسلئے ہوا کہ وہ مسلمانون پر نہایت غضبناک تھے۔ اور خوارج کو مارقہ بھی کہتے ہین اور وجہ تسمیہ احادیث ذیل سے معلوم ہوگی ابوسعید خدری سے بخاری ومسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ رسول علیہ السلام مال غنیمت کہ حنین سے آیا تھا ہر آدمی کو بقدر حاجت بانٹ رہے تھے کہ آپ کے پاس قبیلۂ بنی تمیم مین سے ایک آدمی آیا جسے ذوالخُوَیصرہ کہتے تھے آپ سے کہنے لگا کہ تقسیم مین عدل کرو اور سب کو برابر دو آپ نے فرمایا افسوس تیرے حال پر جب مین نے ناانصافی کی تو اور کون انصاف کریگا حضرت فاروق نے آپ سے عرض کیا کہ حضور حکم دین تو مین اِسکی گردن ماردون حضرت نے فرمایا کہ ایسا مت کرو اِسلئے کہ اُسکے ایسے یار ہونگے جن کے نماز اور روزون کے مقابلے مین تم لوگون کو اپنے نماز اور روزے حقیر معلوم ہونگے اور قرآن پڑھین گے مگر قرآن اُن مین تاثیر نکرے گا دین سے ایسے نکلین گے جیسے تیر شکار مین سے پیکان سے پر تک نکل جاتا ہے اور تیر مین کچھ اثر نہین پایا جاتا حالانکہ تیر نجاست اور خون مین ہوکر نکلا ہے اُسکے بعض اصحاب کی علامت یہ ہے کہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ اُسکے ایک بازو مین افزونی ہوگی پستان عورت یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح کہ وہ ہلتی ہوگی بغاوت کرینگے یہ لوگ اُن سے جو سب آدمیون سے بہتر ہونگے ابوسعید کہتے ہین کہ جب حضرت علیؓ نے خوارج سے جنگ کی تو مین اُن کے ہمراہ تھا جب فتحیاب ہوئے تو حکم دیا کہ اُس شخص کو مقتولین مین سے تلاش کرو جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خبر دی تھی تلاش کیا تو اُسکی لاش ملی اور دیکھا تو وہی علامت موجود تھی جو آنحضرتؐ نے بیان کی تھی اُس

Marfat.com

شخص کو ذو الثُدَیّہ بھی کہتے تھے ثاے مثلثہ کے ضمہ اور دال مہلہ کے فتحہ اور تشدید
یاے تحتانی سے یہی اُن خارجیون کا سردار تھا اور جنھوں نے کہا ہے کہ ذو الخویصرہ
سردار خوارج تھا یہ سہو ہے کیونکہ خوارج کا ظہور حضرت علیؓ کے زمانے مین ہوا ہی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ ذو الخویصرہ کی اصل سے خوارج نکلینگے اور حضرت علیؓ
اور اُن کے یارون سے جو اپنے زمانے کے لوگون سے بہتر ہین جنگ کرین گے اور
شریک بن شہاب سے نسائی نے روایت کی ہے کہ ابو برزہ کہتے تھے کہ آنحضرتؐ نے
ذو الخویصرہ کے اُن گستاخانہ الفاظ کے بعد فرمایا یخرج فی اٰخر الزمان قوم کان ھذا
منھم یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم
من الرمیۃ سیماھم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اٰخرھم مع المسیح الدجال
آخر زمانے مین ایک قوم نکلے گی گویا کہ یہ شخص اُنھین مین سے ہے قرآن پڑھینگے کہ اُن کے
گلے کی ہنسلیون سے نہین بڑھیگا اسلام سے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے
اُن کی علامت یہ ہے کہ اُنکے سر منڈے ہونگے وہ ہمیشہ خروج کرتے رہینگے یہانتک کہ
اُن مین سے پچھلا شخص مسیح دجال کے ساتھ نکلیگا اور حدیث متفق علیہ مین حضرت علیؓ
سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے حق مین بطور پیشین گوئی کے
فرمایا تھا یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون
من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ فاینما لقیتموھم فاقتلوھم فان
فی قتلھم اجرا لمن قتلھم یوم القیامۃ یعنی بہترین قول خلق کہینگے (مطلب یہ ہے
کہ قرآن بیان کرینگے) ایمان اُن کا اُنکے گلون سے تجاوز نکریگا دین سے اس طرح
نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے تم اُنکو جہان پاؤ مار ڈالو قیامت کے دن
اُنکے قاتل کو ثواب ملیگا اور انھین کے حق مین ابو سعید خدریؓ سے مسلم نے روایت
کی ہے یکون امتی فرقتین فیخرج من بینھما مارقۃ یلی قتلھم اولیٰھم بالحق
میری امت دو فرقے ہو جائے گی اُن مین سے ایک اور جماعت نکلنے والی خروج کریگی
ان مارقہ کو وہ شخص قتل کریگا جس کو حق سے بہت قربت حاصل ہو گی امت کے دو

Marfat.com

فریق ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ ایک جماعت امیرالمؤمنین علیؓ کی طرفدار ہوگئی اور دوسری نے معاویہ کی جانبداری کی اور اُن میں سے جس تیسری جماعت نے خروج کیا وہ مارقہ یعنی خوارج ہیں حضرت علی مرتضیٰؓ نے جن کو اُس وقت حق کے ساتھ بہ نسبت تمام امت کے زیادہ قربت حاصل تھی اُن مارقہ کے ساتھ قتال کیا تھا۔

خوارج کے بعض عقائد

ایک بار عاصم حبشی (بنو بسطام کے آزاد غلام) سے جو خارجی تھا اور عمر بن عبدالعزیز سے گفتگو ہوئی تھی وہ یہاں لکھی جاتی ہے کہ سننے کے قابل ہے عاصم کے ہمراہ ایک دوسرا خارجی بھی تھا

عمر بن عبدالعزیز۔ تم لوگوں کو کس امر نے خروج اور انتقام پر مجبور کیا ہے۔

عاصم۔ ہمکو تمھاری سیرت سے کسی قسم کا اشتعال یا خیال انتقام نہیں پیدا ہوا تم بے شک کو عدل واحسان سے کام لیتے ہو لیکن تم یہ بتاؤ کہ کرسی خلافت پر تم کس طرح متمکن ہوئے لوگوں کے مشورے اور رضامندی سے یا بزور و غلبہ۔

عمر بن عبدالعزیز۔ نہ تو میں نے اِسکی خواہش کی اور نہ میں نے بزور و غلبہ اُسکو حاصل کیا مجھ سے پیشتر ایک شخص نے میری ولیعہدی کی لوگوں سے بیعت لی تھی اِس بنا پر میں نے زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لی اور کسی نے اُس سے اختلاف وانکار نکیا اور تمھارا مذہب بھی یہی ہے کہ امیرالمؤمنین وہی ہے جو لوگوں کی رضامندی سے امیر بنایا جائے اور عادل ہو اور اگر میں حق کا مخالف ہوں تو میری اطاعت تم پر فرض نہیں ہے۔

عاصم اور اُسکا ہمراہی۔ لیکن ایک بات باقی رہگئی اور وہ یہ ہے کہ تمنے اپنے خاندانی الوں کے افعال وحرکات سے مخالفت کی ہے اور اُسکو مظالم کے نام سے موسوم کرتے ہو پس اگر تم ہدایت پر اور وہ ضلالت و بیدینی پر رہے ہوں تو اُن سے بیزاری ظاہر کرو اور اُن پر لعنت بھیجو۔

عمر بن عبدالعزیز۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تم لوگوں نے بہ قصد آخرت خروج کیا ہے مگر افسوس ہے کہ اُسکا راستہ بھول گئے ہرگز اللہ جل شانہ نے کسی پر لعن کرنا شروع نہیں کیا ہے

Marfat.com

اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لعان مبعوث کیا ہے - ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کہا ہے ومن عصانی فانک غفور الرحیم (یعنی جو شخص میرا کہنا نہ مانے تو بے شک تو غفور ورحیم ہے) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ (یعنی یہی لوگ ایسے ہین جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے پس انہی کی راہونکی پیروی کر) ہین نے اُنکے اعمال کو جو مظالم سے تعبیر کیا ہے پس اس قدر اُسکی مذمت کافی ہے اور اگر گنہگارون پر لعن کرنا واجب ہی تو بیشک تمپر یہ واجب ہے کہ فرعون پر لعن کیا کرو حالانکہ تم اُسپر لعن نہین کرتے حالانکہ وہ بدترین خلائق تھا پس ہین کیسے اپنے خاندان پر لعن کرون جبکہ وہ نمازین پڑھتے اور روزے رکھتے تھے بے شک ظلم کرنے سے وہ کافر نہین ہوسکتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ایمان وشریعت کی طرف بُلایا ہے جو اُس پر عمل کرے گا اُس سے یہ فعل قبول کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیا امر نکالیگا اُسپر حد جاری کی جائے گی۔

عاصم اور اُسکا ہمراہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگونکو توحید اور اُس چیز کے اقرار کی بھی تو دعوت دی ہے جو اُنپر نازل ہوئی ہے۔

عمر بن عبد العزیز۔ اُن لوگون ہین سے کوئی شخص ایسا نہین ہے کہ جو اُسکا انکار کرتا ہو اور یہ کہتا ہو کہ ہین سُنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نکرونگا اصل یہ ہی کہ اُن لوگون نے جان بوجھکر اپنے کو ورطہ گمراہی ہین ڈالدیا ہے۔

عاصم۔ تو تم اُن سے بیزاری ظاہر کرو اور اُنکے احکام کو رد کردو۔

عمر بن عبد العزیز۔ تم لوگ جانتے ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے اہل ردّت سے جسوقت جنگ کی تھی اُن کی خونریزی بھی کی تھی اور اُن کی عورتون بچون کو لونڈی اور غلام بنالیا تھا اور حضرت عمر فاروق رض نے اُن کو فدیہ کے ساتھ واپس کردیا تھا اور ابوبکر رض سے بیزاری نہین ظاہر کی تھی اور تم لوگ بھی اُن دونون ہین سے کسی ایک سے بھی بیزاری نہین ظاہر کرتے ہو اچھا اہل نہروان کی بابت کیا جواب دوگے تم جانتے ہو کہ اہل کوفہ اُن لوگون کے گروہ سے نکل آئے تھے اور پھر وہ نہ لڑے اور نہ اُن سے

Marfat.com

متعرض ہوئے تھے اور جو اہلِ بصرہ نے خروج کیا تھا تو اُن لوگون نے عبد اللہ بن حباب اور اُن کی بیوی کو جو حاملہ تھین مار ڈالا تھا اُن گروہون مین جو نہین لڑا تھا اُس نے قاتلین اور متعرضین سے بیزاری نہین ظاہر کی اور نہ تم اُن مین سے کسی سے بیزاری ظاہر کرتے ہو تم لوگون کو یہ امر کیونکر نفع بخش ہوگا جبکہ تم جانتے ہو کہ اُن کے اعمال مین اختلاف تھا اور تم مجھے میرے خاندان والون سے بیزاری ظاہر کرنے پر مجبور کرتے ہو حالانکہ مذہب اور دین ایک ہی ہے اللہ تعالیٰ سے ڈر و مردود کو مقبول اور نہ مقبول کو مردود نہ کرو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو امن دی ہے جسنے شہادت اسلام (یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی دی ہے اور اُسکا مال وخون حرام فرمایا ہے اور تم لوگ اُسی شخص کو قتل کرتے ہو اور باقی مذہب والون کو امن دیتے ہو اور اُن کے مال وخون کو ناروا سمجھتے ہو۔

خوارج کا مذہب یہ ہے کہ اِن چار حالتون مین اہل قبلہ کا خون مباح و حلال ہے (۱) جب کبیرہ کا ارتکاب کرے۔(۲) کوئی بدعت اُس سے حادث ہو۔(۳) سلطان سے بغاوت کرے۔(۴) فرائض کو ترک کرے۔اور ترک کو حلال جانے اور یہی مذہب معتزلہ کا بھی ہے مگر اہلِ سُنت کے نزدیک تین حالتون مین اہلِ قبلہ کا خون مباح ہے (۱) اسلام کے بعد کافر ہو جائے (۲) محصن ہونے کے بعد زنا کرے (۳) کسی کو بغیر حق کے مار ڈالے اور باغی کا قتل کرنا اُسوقت تک جائز ہے کہ وہ مقابلہ کرتا رہے اور جب دب جائے لڑائی چھوڑ دے تو اُسکا قتل کرنا درست نہین۔ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ امت محمدیؐ مین جسنے اول تکفیر کرنا شروع کی وہ معتزلہ اور خوارج ہین[1] اور اکثر خوارج کا یہ قول ہے کہ امام کا مقرر کرنا کسی حال مین امن کا زمانہ ہو یا فتنہ وفساد کا نہ اللہ پر واجب ہے نہ بندون پر نہ شرعی طور پر نہ عقلی طور پر پھر اگر اُسے مقرر کر دین تو جائز ہے اور اگر نہ مقرر کرین تو بھی جائز ہے[2]

[1] رسالہ عقائد مؤلفہ سلیمان بن عبد الوہاب بن ... وقد سئل شیخ الاسلام ابن تیمیہ عن التکفیر الواقع فی ہذہ الامۃ من اول من احدثہ وابتدأہ فاجاب اول من احدث فی الاسلام المعتزلۃ وعنہم تلقاہ من تلقاہ وکذلک الخوارج ہم اول من اظہرہ ۱۲

[2] دیکھو اربعین فی اصول الدین مؤلفہ امام فخر الدین رازی اور طوالع الانوار مؤلفہ عبد اللہ بن عمر بیضاوی اور مطالع الانظار مؤلفہ ابو الثنا شمس الدین ۱۲ منہ

Marfat.com

ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین کہتے ہین کہ خوارج نے نصب امام کو واجب نہین بتایا ہے
مگر اُن مین سے ایک گروہ کہتا ہے کہ حالت فتنہ مین امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور
ایک گروہ کہتا ہے کہ امن کی حالت مین واجب ہے انتہیٰ شرح مقاصد اور نہایۃ العقول
مین یہ دونون مذہب ہشام بن عمرو غوطی اور ابو بکر اصم کی طرف منسوب کئے ہین جو معتزلی
ہین بعض کتب مین لکھا ہے کہ خوارج کہتے ہین کہ معاویہؓ نے حضرت علیؑ سے خلاف کیا
تو اِس مین معاویہؓ حق پر تھے ۔ خوارج قیاس کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ عقل کے لئے
ایک نظیر کو دوسری نظیر پر حمل کرسکنے کی سبیل حاصل نہین نہ احکام شرعیہ مین اور نہ غیر
احکام شرعیہ مین از قبیل عقلیات واصول دینیہ کے[۱] اور بعض خوارج فرضیت زکوۃ
کے منکر ہین اور نماز کو سوا اپنے امام کے دوسرے کے پیچھے روا نہین رکھتے اور اُن کے
نزدیک نماز کا وقت سے تاخیر کر کے پڑھنا اور روزہ رمضان کا ماہ رمضان کا چاند دیکھنے
سے قبل رکھنا جائز ہے اور نکاح کرنا ولی کی موجودگی کے بغیر صحیح ہے اور ایک درم کا
دو درم کو دست بدست بیع کرنا جائز قرار دیتے ہین اور موزہ پہنکر نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہین
اور اُنکے نزدیک موزے پر مسح کرنا درست ہے اور سلطان کی فرمانبرداری اِن کے ہان
ضروری نہین انکے اعتقاد مین امام کا قرشی اور معصوم ہونا لازم نہین عادل ہونا کافی ہی
اور عادل ہونے سے یہ مراد ہے کہ متقی اور پرہیزگار اور با مروت ہو گناہ کبیرہ کا مرتکب نہو
کہتے ہین کہ اگر امام ظلم وجور کرے تو اُسکا معزول کرنا واجب ہے یا اُسکو مار ڈالنا چاہئے
اور کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی امامت کے لئے اپنے بعد نص نہین
کی تھی اور اُن کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت نہین ہوتا پس
نہ ایمان باللہ کو عقل واجب کرتی ہے اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور کفر کا قبح دریافت
ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب باتین شرع سے جانی جاتی ہین یہی رائے مشبہہ کی ہے[۲]
خوارج کے مصنفین مین سے عبد اللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون تھے
خوارج کا زیادہ مجمع عراق اور شام مین تھا ۔ خوارج نے اجماع کا انکار کیا ہے[۳]
منتخب تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ خوارج کی دو قسمین ہین ۔ (۱) خوارج کو فہ

[۱] بیفوت
[۲] بیفوت
[۳] بیفوت

(۲) خوارج بصرہ - خوارج بصرہ کی تعداد خوارج کوفہ سے زیادہ ہے خوارج کوفہ بیس ہزار کے قریب تھے خوارج کوفہ کا رئیس نافع بن ازرق تھا اسلئے اُنکو ازارقہ کہا کرتے تھے علی العموم خوارج کا مذہب یہ ہے کہ امام عادل ہو نبی علیہ السلام اور حضرت صدیق اور حضرت عمر کے مذہب پر پھر خوارج بصرہ و کوفہ نے فروع مین اختلاف کیا ہے خوارج بصرہ کہتے ہین کہ امام قریش مین سے چاہیئے اُن مین سے کسی خاندان اور قبیلے کا ہو اور خوارج کوفہ کہتے ہین کہ ہاشمی ہو خصوصاً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور اہلِ بیت مین سے اور وہ حضرت علیؓ کی اولاد ہو نہ عباس اور حمزہ اور زبیر رضی اللہ عنہم کی اولاد (انتہی ترجمۃ کلامہ) مجھے اِس کلام مین نظر ہے اسلئے کہ ابوبکرؓ صدیق اور عمرؓ فاروق کی امامت کو عموماً خوارج مانتے ہین اور انکی سیرت اور اِن کے زمانہ خلافت کو سب سے اچھا جانتے ہین اور جب کہ امامت کے ساتھ ہاشمی اور علوی کی قید لگائی جائے گی تو ان خلفا کی امامت باطل ٹھہرے گی کیونکہ یہ نہ ہاشمی ہین نہ علوی یہ قید تو شیعہ مانتے ہین -

خوارج کے مختلف ممالک مین وقتاً فوقتاً خروج کرنے پر ایک سرسری نظر

سنہ ۴۱ھ مین جماعت مسلمین نے متفق ہو کے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی انھین دنون فروہ بن نوفل اشجعی نے حضرت علی و حسن رضی اللہ عنہما سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور پانچ سو کی جمعیت سے شہرزور مین آٹھہرا تھا جب معاویہ کی حکومت کی بیعت ہو گئی تو فروہ نے انپر خروج کیا معاویہ نے یہ خبر پاکے اہلِ کوفہ کو اُس سے جنگ کرنیکا حکم دیدیا اُس کے بعد خوارج نے طے سے عبداللہ بن ابوالحریشی کو امیر بنایا اہلِ کوفہ سے ایک گھمسام لڑائی ہوئی بعد ازان خوارج نے حوثرہ بن وداع اسدی کے پاس اجتماع کیا اور ڈیڑھ سو کی جمعیت سے نخیلہ کی طرف بڑھے اِس گروہ مین ابن ابوالحریشی کے باقی ماندہ ہمراہی بھی شریک تھے معاویہ کے حکم سے عبداللہ بن عوف نے انسے جنگ کی اور اُسکے کل ہمراہیونکو باستثنائے پچاس کے مار ڈالا جو جان بچاکے کوفہ پہونچے اور متفرق و منتشر ہو گئے یہ واقعہ جمادی الاخری سنہ ۴۱ھ کا ہے معاویہ کوفہ سے شام کو چلے گئے تو فروہ بن نوفل اشجعی نے

Marfat.com

پھر خروج کر دیا شہر زور مین ابن ربعی کے ہاتھ سے مارا گیا بعد اسکے کوفے کے حاکم مغیرہ بن شعبہ نے شبیب بن ابجر کی طرف ایک شخص کو روانہ کیا جسنے اُسکو قتل کر ڈالا یہ شبیب ابن ملجم کے دوستون سے تھا یہی معاویہ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خوشخبری لے کے آیا تھا معاویہ نے اِس خیال سے کہ یہ مبادا مجھپر بھی اپنا ہاتھ صاف نکرے شبیب کے قتل کا حکم دیدیا یہ خبر پا کے کوفے کے اطراف و جوانب مین چھپ رہا اور لوگون کو معاویہ کے برخلاف اُبھارنے لگا بعد ازان مغیرہ کو یہ خبر لگی کہ خوارج مین سے چند لوگ حملے کا قصد کر رہے ہین اور اُنکا سردار معن بن عبداللہ محاربی ہے مغیرہ نے معن کو گرفتار کرا کے مار ڈالا بعدہ مغیرہ پر ابو مریم نے جو بنی حرث بن کعب کا آزاد غلام تھا خروج کیا اُسکے ساتھ عورتین بھی لڑنے کو نکلی تھین مغیرہ کے حکم سے چند آدمیون نے اُنکو قتل کر ڈالا پھر ابو لیلی نے چند خدّام کے ساتھ خروج کر دیا ۴۲ھ مین معقل بن قیس ریاحی کے ہاتھ سے مارا گیا اِن واقعات کے بعد ابن عامر والی بصرہ پر بصرے مین سہم بن غالم جہنی نے ستر آدمیون کی جمعیت کے ساتھ خروج کیا جس مین حطیم یعنی یزید بن مالک الباہلی بھی تھا ابن عامر اور بعض صحابہ نے انمین سے اکثر آدمیون کو قتل کر ڈالا جو باقی رہگئے اُنھون نے امن حاصل کر لی۔ رجب ۴۵ھ مین زیاد وارد بصرہ ہوا تو حطیم ایک گروہ مجتمع کر کے بصرہ پر بڑھا بصرے کے قریب پہونچ کے اُسکے ہمراہی بخوف جان اُس سے علیحدہ ہو گئے زیاد نے حطیم کو گرفتار کرا کے قتل کیا پھر خوارج کا اجتماع کوفہ مین ہوا یہ لوگ جنگ نہروان کے بقیۃ السیف تھے جو کسیقدر زخمی ہو کے مقتولین مین دب دبا کے رہ گئے تھے مستورد بن علقمہ تیمی انکا امیر تھا مقام ساباط مین معقل بن قیس کے ہاتھ سے شکست پائی مستورد اور معقل دونون لڑکے مارے گئے بقیہ خوارج کا معقل کے جانشین عمر بن محرز بن شہاب تمیمی نے کام تمام کر دیا باستثنا پانچ چھ آدمیون کے ایک شخص بھی جانبر نہوا اب زیاد خوارج کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے لگا اور اُن مین سے ایک گروہ کثیر کو مار ڈالا۔ بعد اُسکے ۵۲ھ مین ابن خراش عجلی نے تین سو آدمیون کی جمعیت سے زیاد پر خروج کیا اور مارا گیا۔ پھر مقام بصرہ مین ۵۵ھ مین خوارج کے ستر آدمیون نے عبدالقیس کے قبیلے سے خروج کیا اور طواف کے ہاتھ پر عبید اللہ بن زیاد کے قتل کرنے کی بیعت کی

ابن زیاد کو اُسکی اطلاع ہوئی اُسنے فوج بھیجی سب کے سب لڑکے مارے گئے اِس واقعہ کے
بعد ابن زیاد نے خوارج پر سختی شروع کی اُن مین سے ایک گروہ کو قتل کرڈالا اور خوارج
کی جستجو و گرفتاری و قتل مین بڑی کوشش کی ۔ زمان حکومت عبد الملک بن مروان
مین کوفے سے اُن لوگون نے خروج کیا اُنکا سردار نافع بن ازرق تھا اور اُنکی بغاوت
کا سیلاب بصرے تک پہونچ گیا پھر نجدہ بن عامر نے جو نافع بن ازرق کے ہمراہیون سے
تھا زور باندھا پھر خوارج نے ۷۵ھ مین حجاج بن یوسف ثقفی گورنر بصرہ و کوفہ یعنی عراق
پر چڑھائی کی اور ۷۷ھ تک اُسکو اپنی لڑائیون مین مصروف رکھا ۷۶ھ مین صالح
بن مسرح تمیمی نے بنوامرالقیس بن زید مناۃ سے خروج کیا یہ مارا گیا تو خوارج نے شبیب
کو اپنا سردار بنایا بعدہ شبیب ڈوب گیا اور خوارج مین نفاق پیدا ہوگیا ایک گروہ کثیر مارا گیا
عہد حکومت عمر بن عبد العزیز مین سرحدی پر شوذب خارجی نے دو سو آدمیون کی جمعیت
سے سرزمین خوخی مین خروج کیا تھا یہ قبیلۂ بنی یشکر سے تھا اور اسکا نام بسطام تھا
اور آخرکار لشکر شام کے ہاتھ سے مع اپنے کل ہمراہیون کے قتل ہوا اس واقعہ کے بعد
خوارج نے ایک مدت مدید تک دم نہین مارا یہانتک کہ عہد حکومت ہشام بن عبد الملک
۱۲۰ھ مین بہلول بن بشر بن شیبان الملقب بہ کثارہ نے خروج کیا اُسکے ساتھ سّتر
آدمیون سے زیادہ نہ تھے زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ بہلول اور اُسکے جانشین اور سب
خوارج مارڈالے گئے اس واقعہ کے دو برس بعد بختری صاحب اشہب نے خالد قسری پر
خروج کیا اور آخرکار اُسکے گروہ مین سے ایک بھی جانبر نہوا اہل کوفہ کے ہاتھ سے سب
مارے گئے بعدہ وزیر سختیانی نے چند نفر کی جمعیت سے خالد پر حیرہ مین خروج کیا لشکر
خالد نے سب کو قتل کرڈالا اُسکے بعد صحاری بن شبیب بن یزید نے اطراف جبل مین
خروج کیا بالآخر صحاری اور اُسکے کل آدمی مارے گئے اِن واقعات کے بعد خوارج مین پھر
ایک تازہ جوش اُن دنون پیدا ہوا جبکہ عراق و شام مین فتنہ و فساد برپا ہو رہا تھا اور
مروان حمار اُس بغاوت کے فرو کرنے مین مصروف تھا سرزمین کفر توتا مین سعید بن بہدل
شیبانی نے اہل جزیرہ کے دو سو آدمیون کی جمعیت سے علم بغاوت بلند کیا یہ حروریون

Marfat.com

کے خیالات کا پابند تھا انھین دنون بسطام بیہسی نے ربیعہ کے اسی قدر آدمیون کے ساتھ خروج کر دیا اور یہ سعید کے خیالات کا مخالف تھا اسکو سعید نے تباہ کرا دیا اور خود سعید عراق مین جا کے مرگیا ضحاک بن قیس اُسکا جانشین ہوا یہ مروان کے مقابلے مین کام آیا اُسکے بعد خیبری خوارج کا سردار ہوا اور مارا گیا پھر شیبان بن عبد العزیز یشکری کو جسکی کنیت ابوالدلف تھی خوارج نے اپنا سردار بنایا اُسکو ابو مسلم کے ایک افسر نے مار ڈالا۔ پھر ابو حمزہ خارجی و طالب الحق نے خروج کیا اور مروان بن محمد کے لشکر سے شکست پاکر مارے گئے ان حوادث کے بعد خوارج کی ایسی ہوا بگڑی کہ تا زمانِ ظہور دولتِ عباسیہ کسی نے سر نہ اُٹھایا پھر سنہ ۱۳۷ھ مین ملید شیبانی خارجی نے جزیرہ مین علم بغاوت بلند کیا منصور عباسی کے حکم سے خازم بن خزیمہ اُس سے لڑا اور ملید کو مع اُسکے ساتھیون کے مل ڈالا پھر ۱۴۸ھ عہد حکومت منصور ہی مین حسان ہمدانی نے اطراف موصل مین خروج کیا اور آخر کار میدان جنگ مین اسیر ہو گیا حسان نے خوارج کے عقائد اپنے مامون حفص بن اشیم سے سیکھے تھے حفص بن اشیم فقہاے خوارج سے تھا منصور کو اُسکے خروج کی خبر پہونچی تو اُسنے تعجب سے کہا ہمدان سے خارجی حاضرین نے عرض کیا یہ حفص بن اشیم کا بھانجا ہے منصور بولا تب ہی۔ منصور کو تعجب اس وجہ سے ہوا تھا کہ ہمدانی عام طور سے شیعان علی مین داخل تھے سنہ ۱۶۰ھ مین مہدی عباسی کے عہد مین یوسف بن ابراہیم نے خراسان مین خروج کیا ایک گروہ کثیر اُسکے پاس مجتمع ہو گیا مہدی نے یزید بن مزید شیبانی برادر زادۂ معن بن زائدہ کو اُسکی سرکوبی کے لئے روانہ کیا ایک بہت بڑی خونریز جنگ کے بعد یزید نے یوسف کو مع اُسکے چند ہمراہیون کے قید کر لیا۔ پھر سنہ ۱۶۹ھ مین خلیفہ مہدی ہی کے دور حکومت مین حمزہ بن مالک خزاعی نے جزیرہ مین علم بغاوت بلند کیا مگر اُسکے بعض ہمراہیون نے سازش کر کے اُسکی پرحوصلہ زندگانی کا خاتمہ کر دیا بعد اُسکے آخری زمانۂ مہدی مین بنو تمیم کے ایک خارجی یٰسین نامی نے سرزمین موصل مین خروج کیا جس کے خیالات صالح بن مسرح سے بہت زیادہ ملتے جُلتے تھے خلیفہ مہدی کے سپہ سالار کے مقابلے مین مع اپنے چند ہمراہیون کے مارا گیا اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے خلیفہ رشید کے دور حکومت سنہ ۱۷۸ھ مین بنو تغلب سے ولید بن طریف خارجی نے جزیرہ مین

Marfat.com

سر اُٹھایا خلیفہ نے یزید بن مزید بن زائدہ شیبانی کی ماتحتی مین ایک عظیم الشان لشکر مقابلے پر روانہ کیا رمضان ۱۷۹ھ مین جنگ ہوئی خوارج نے نہایت مردانگی سے مقابلہ کیا آخرکار ولید مارا گیا ان واقعات کے بعد خوارج کا دور دورہ عراق و شام سے جاتا رہا اگر کسی نے کہین پر متفرق طور سے شاذ و نادر سر اُٹھایا تو مقامی حکام نے فوراً سر کچل دیا باستثناے خوارج بربر کے جو افریقہ مین تھے کیونکہ دعوت خارجیہ ان مین اُس زمانے سے شیوع پذیر ہوئی تھی جب سے کہ ظفری ۱۲۳ھ مین افریقہ گیا تھا بعد اسکے اباضیہ، صفریہ کی دعوت بربرین سے ہوازہ اور لمایہ اور نفزہ اور مغیلہ مین اور زناتہ مین سے بنو مغراوہ و بنو یفرن مین پھیل گئی خوارج مین سے بنو رستم کی ایک دولت مغرب اوسط مین تھی بعدہٗ انھی لوگون مین سے عہد حکومت عبیدیین مین ابو یزید بن مخلد مغربی افریقہ چلا گیا تھا اس سے اور خلفاے عبیدیین سے اکثر لڑائیان ہوئین پھر بعد اسکے یوماً فیوماً خوارج گرتے ہی گئے یہانتک کہ انکے قواے حکومت مضمحل ہوگئے انکی جماعت منتشر و متفرق ہوگئی اب انکے آثار اُن بربر کے اعقاب مین باقی ہین جنکا زمانہ دور اول مین گذرا ہے ابن خلدون کہتا ہے کہ اس وقت تک یعنی آٹھوین صدی ہجری تک) صحراے بلاد زناتہ مین اُنکا اثر تھوڑا بہت وادیہ اور شعوب زناتہ سے مغراوہ مین باقی ہے جو راسبیہ کے نام سے موسوم اور عبداللہ بن وہب راسبی کی طرف منسوب کئے جاتے ہین یہ پہلا شخص ہے جسکی عہد خلافت علی بن ابی طالب مین بیعت کی گئی تھی اس زمانے تک بوجہ دوری عقائد اہل سنت وجماعت کے وہ لوگ اپنے اُنھین خیالات فاسد مین گرفتار ہین اور اسی طرح جبال طرابلس و زناتہ مین اس مذہب کا بوجہ مجاورت بربر کے ایک اثر باقی ہے اور لوگ اس مذہب کے پابند ہین ان بلاد سے اسوقت تک ہمارے پاس رسائل اور بڑی بڑی کتابین ان کی فقہ و عقائد و فروع کی آتی ہین جنکا منشا سنت و طریق سنت کے مٹانے کا ہے مگر باوجود اصول فاسد ہونے کے انکا طریقہ تالیف و ترتیب نہایت نفیس ہوتا ہے۔ اطراف بحرین و عمان مین بلاد حضرموت و شرقی یمن اور اطراف موصل مین بھی ان کے

Marfat.com

آثار ہر دولت کے دور یمن پائے جاتے تھے یہان تک کہ علی بن مہدی نے خولان سے یمن مین خروج کیا اور اِس مذہب کی علانیہ دعوت دی اتفاق سے اُسوقت جو لوگ ملوک یمن تھے وہ اُنپر غالب آئے اور بنو صلیحی نے اُن کو پامال کرڈالا جو دعوت عبیدیین کے بانی تھے اور یمن کے اُن ممالک کو جو اُن کے قبضے مین تھے چھین لیا زبید اور اطراف زبید پر بھی بنو نجاح وابن زیاد کے آزاد غلامون سے قبضہ لے لیا بیان کیا جاتا ہے کہ اُسوقت تک بلاد حضرموت (ملک یمن) مین اُس گروہ کے کچھ لوگ باقی ہین۔ زنجبار (ملک افریقہ) کا سلطان فرقۂ اباضیہ مین سے ہے۔

خوارج کے فرقون کی تفصیل یہ ہے

ایک بیہسیہ یہ لوگ بیہس بن ہیصم بن جابر کی طرف منسوب ہین جو قبیلہ نبی سعد بن ضبیعہ سے تھا شرح مواقف مین اِسی طرح ہے اور غنیۃ الطالبین اور ملل ونحل شہرستانی مین ابو بیہس لکھا ہے اور صحیح یہی ہے اِسلئے کہ تعریفات سید شریف مین لکھا ہی البیہسیۃ اصحاب ابی بیہس بن الہیصم بن جابر اور نفائس الفنون مین بھی ابی بیہس ہے اور شیخ ابو نصر مکی کی تعریفات مین ابو بیہس الہیصم بن جابر مرقوم ہے اور ابن خلدون کی تاریخ مین بھی ابی بیہس ہیصم بیان کیا ہے اُسنے زمانۂ ولید بن ہشام مین شہرت حاصل کی تھی حجاج نے اُسکے گرفتار کرنے کی بہت کوشش کی مگر ہاتھ نہ لگا اور مدینے کو بھاگ گیا وہان عثمان بن جبان مزنی نے گرفتار کر لیا ولید کو جب اِسکی گرفتاری کی خبر پہونچی تو عثمان کو لکھا کہ اِس کے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کٹواکر قتل کرادو عثمان نے حکم کی تعمیل کی ابو بیہس نے ابراہیم اور میمون کی تکفیر کی ہے اِسلیے کہ بیعت اماء مین اُنکو اختلاف تھا اِسی طرح واقفیہ کی بھی تکفیر کی ہے اِسکا اعتقاد ہے کہ ایمان عبارت ہی اقرار اور معرفت خدا اور اُس چیز کے علم سے جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی ہو جو کوئی ایسی چیز کا ارتکاب کرے جسکی حلت وحرمت سے واقف نہو وہ کافر ہی اور بعض بیہسیہ کی یہ راے ہے کہ وہ شخص کافر نہین ہوتا جب تک امام مطلع ہو کر اُسپر حد جاری

Marfat.com

نکرے اور جس چیز پر حد جاری نہین ہوتی وہ معاف ہے اور جس وقت امام سے کفر صادر ہوگا تو ساری رعیت بھی کافر ہوجاے گی اور اطفال کا حال کفر وایمان مین اُن کے ماں باپ کا سا ہے اگر وہ کافر ہین تو یہ بھی کافر ہونگے اور جو ماں باپ ایماندار ہین تو یہ بھی ایماندار ہونگے اور بعض یہ کہتے ہین کہ شراب کا نشہ حلال ہے اور نشے کی حالت مین آدمی کے قول پر مواخذہ نہین اور بعضون کی یہ راے ہے کہ جب نشے کی حالت مین ارتکاب گناہ کبیرہ کا ہو تو وہ نشہ حرام ہوجاتا ہے اور افعال عباد کو عباد کی طرف منسوب کرتے ہین اس فرقہ کو ہیصمیہ بھی کہتے ہین ابن خلدون کہتا ہے کہ فرقہ بیہسیہ فرقۂ اباضیہ سے ہے۔

دوسرے مرداسیہ یہ فرقۂ ابو بلال مرداس حنظلی کی طرف منسوب ہے اسکی ماں کا نام ادیہ اور باپ کا نام حدیر تھا اور قبیلۂ بنی تمیم سے تھا اور نہایت عابد اور زاہد اور پرہیزگار تھا جنگ نہروان مین حاضر تھا اُسکی بیوی بنی یربوع کی عورت تھی اور اپنے زمانے کی عابدہ عورتون مین سے تھی ابن زیاد نے اس عورت کو گرفتار کر کے قتل کروا ڈالا اور تمام خوارج کے ساتھ مرداس کو بھی قید کردیا مگر جیلر نے اُسکو عابد وزاہد پاکر اجازت دیدی کہ شب کو اپنے مکان کو چلا جایا کرے ایک دن ابن زیاد نے تجویز کی کہ کل ان تمام محبوس خوارج کو قتل کر ڈالنا چاہیے ابو بلال کے ایک دوست نے جو ابن زیاد کا مقرب تھا اُسکو امیر کے اس ارادے سے اطلاع دیدی مگر یہ اپنے معمول کے موافق مکان سے محبس کو چلا گیا داروغہ نے ابو بلال سے کہا کہ امیر کا یہ ارادہ ہے کیا تمکو بھی اسکی خبر ہوچکی ہے ابن مرداس نے کہا ہان مجھکو یہ حال معلوم ہے داروغہ نے کہا کہ پھر تم موت کے منھ مین کیون چلے آئے ابو بلال نے جواب دیا کہ آپ نے مجھپر احسان کیا تھا پھر مین کیسے روپوش ہوکر آپکو کشاکش مین ڈالتا جب خوارج کو ابن زیاد نے قتل کرنا شروع کیا تو جیلر نے یہ سارا قصہ اُس سے بیان کر کے سفارش کی اور رہائی دلادی ابو بلال مرداس خوف جان سے اہواز کی طرف چلا گیا اور ابن زیاد سے متوحش ہوکر سنہ ھ مین چالیس آدمیون کے ساتھ اہواز مین خروج کیا جس طرف اسکا گذر ہوتا تھا مسلمانون کا مال واسباب چھین کے اپنے ہمراہیون کو

Marfat.com

دیدیتا تھا جو کچھ باقی رہجاتا وہ صاحب مال کو واپس کردیتا ابن زیاد نے اسکی روک تھام کرنے کو اسلم بن زرعہ کلابی کو دو ہزار پیادون کی جمعیت سے روانہ کیا لڑائی ہوئی مرداس نے اتنی دلیری سے اسلم کی فوج کا مقابلہ کیا کہ اسکو شکست فاش ہوئی تب ابن زیاد نے عباد بن علقمہ مازنی کو روانہ کیا جس نے ایک مقام مین ان کل خارجیون کو بحالت نماز کسی کو رکوع مین کسی کو سجدے مین قتل کرڈالا کسی نے اپنی حالت تک نہ تبدیل کی یہ واقعہ ۶۱ھ ہجری کا ہے عباد بن علقمہ مرداس کا سر کاٹ کر بصرے کو لیگیا یہ تمام خوارج جو اسکے ساتھ شریک تھے مرداسیہ ہین خوارج مین اُسکو ورع کی وجہ سے بہت عظمت تھی یہ شخص جنگ صفین مین سیدنا علیؓ کے ہمراہ تھا اور بوجہ تحکیم کے اُن سے علیحدہ ہوگیا تھا نہروان کی لڑائی مین خوارج کے ساتھ شریک ہوکر جناب امیر سے جنگ کی تھی اسکا مذہب یہ تھا کہ عورتون کا جہاد مین شریک ہونا حرام ہے اور کہتا تھا جو ہم سے جنگ کریگا ہم اُس سے جنگ کرینگے اور جو ہماری طرفداری کریگا ہم اُس کے دوست ہین اور کہتا تھا جب تک لڑائی مین دشمن کی طرف سے ابتدا نہو اُس سے نہ لڑنا چاہیئے ایک بار ابن عامر والی بصرہ کو اسنے قبا پہنے دیکھا تو بُرا مانا اور کہنے لگا یہ فساق کا لباس ہے ابو بکر نے اُسکو جواب دیا کہ سلطان کے حق مین ایسے الفاظ نہ کہنا چاہیئے اِس لئے کہ جو سلطان سے بغض رکھتا ہے اللہ اُس سے بغض رکھتا ہے۔

تیسرے ازارقہ یہ ابی راشد نافع بن ازرق بن قیس بن نہار بن انسان بن اسد بن صبرہ بن ذہل بن دول بن حنیفہ کی طرف منسوب ہین جب ابو بلال مرداس مارا گیا اور ابن زیاد نے اُسکے اصحاب کو بہت تنگ کیا تو نافع نے خوارج سے کہا کہ اللہ نے تمپر جہاد فرض کیا ہے حکام ظالم تمپر ظلم کرتے ہین اسلئے مناسب ہے کہ مکے کو چلو اگر عبداللہ بن زبیر تمہارے مذہب کے موافق نکلین تو اُنکے ساتھ شریک ہوکر حکام ظالم پر جہاد کرو اور اگر وہ تمہاری راے سے مخالف ہون تو اُن کو حرم مین سے نکالدینا چاہیئے چنانچہ یہ اُنکے پاس گئے اور اُنکے شریک ہوکر فوج شام سے لڑے فوج شام بوجہ انتقال یزید کے مکے سے شام کو لوٹ گئی تو اُنھون نے عبداللہ بن زبیر کے سامنے حضرت عثمانؓ کے

Marfat.com

بہت سے مطاعن بیان کیے کہا کہ جو لوگ اُن کے قتل میں شریک تھے ہم اُنکو اچھا جانتے
ہین اور جو لوگ اُن کے دوست ہین ہم اُن سے بیزار ہین آپ کی راے اُن کے حق مین
کیا ہے عبداللہ نے کہا کہ جو حضرت عثمانؓ کو بُرا جانتا ہے مین اُس سے بیزار ہون
اور اُن کے دوست کا دوست ہون اُنکی خوبی مین کوئی کلام نہین تو نافع بن ازرق
اور عبداللہ بن صفار سعدی اور عبداللہ بن اباض اور حنظلہ بن بیہس اور بنو ماخوذ
اور بنو سلیط بن یربوع سے عبداللہ و عبیداللہ و زبیر پسران ماخوز ان خوارج کے سب بنی تمیم
سے تھے اُنکو چھوڑ کر بصرے کو چلے آئے اور بکر بن وائل کے قبیلے سے ابو طالوت اور
ابو فدیک عبداللہ بن ثور بن قیس بن ثعلبہ اور عطیہ ابن اسود یشکری یمامہ کو چلے گئے جب
ابن زیاد پر رعایا نے چارون طرف سے بغاوت کر رکھی تھی تو نافع بن ازرق نے
تین سو خوارج کی جمعیت کے ساتھ بصرے مین خروج کیا اور جیلخانے کو توڑ ڈالا مگر
اہل بصرہ آبادگی کے ساتھ ان خوارج کے مقابلے کو کھڑے ہوگئے اسلئے نافع وہان
نہ ٹھہر سکا اور شوال سنہ ۶۴ھ مین اہواز پہونچا نجدہ بن عامر بھی اُسکے ہمراہ تھا بہت سے
خوارج نے اُسکا ساتھ نہ دیا اُن مین سے عبداللہ بن صفار سعدی اور عبداللہ بن اباض
ہین نافع اور اُسکے اصحاب ابو بلال کی راے پر تھےؒ اور مولانا علی کو بوجہ ثالثی کے کافر کہتے
تھے اور حضرت عثمانؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور بی بی عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور اُن
مسلمانون سے جو اُنکے ہمراہ تھے بیزار تھے اُنکو بُرا کہتے اور کہتے تھے کہ یہ سارے ہمیشہ دوزخ مین
رہینگے اور کہتے تھے کہ ہمارے مخالفین کے شہر دار الکفر ہین اور جو اُن مین سکونت اختیار
کرے وہ بھی کافر ہے اور اطفال ہمارے مخالفین کے دوزخ مین جائینگے اور مخالفین کی
اولاد اور عورات کو قتل کرنا حلال جانتے تھے اور کہتے تھے کہ مشرکین کے اطفال اپنے
مان باپ کے ساتھ دوزخ مین جائینگے اور وہان ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور مسلمانون کی
امانتون کو جائز سمجھ کے صرف کر ڈالنا اُنکے نزدیک روا تھا کیونکہ یہ اُنکو کفار مین شمار
کرتے تھے اور تقیہ کو قول و فعل دونون مین حرام بتاتے تھے اور رجم زانی محصن کے
منکر تھے اسلئے کہ قرآن مین مذکور نہین کہتے تھے کہ جو کوئی محصنہ عورت پر زنا کی تہمت لگائے

Marfat.com

اُسکو حد مارنا چاہئے اور جو کوئی محسن مرد پر تہمت کرے اُسپر حد جاری نہین ہوگی اور چور کا ہاتھ قلیل وکثیر مین کاٹنا چاہئے اور اُنکے زعم مین مرتکب کبیرہ کافر ہے اور وہ ہمیشہ کفار کی طرح دوزخ مین رہیگا اور استدلال اسپر اِس سے کرتے تھے کہ شیطان نے جو گناہ کبیرہ کیا تو وہ کافر ہو گیا کیونکہ اُس کو اللہ نے حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کر اُسنے نافرمانی کی اور سجدہ نکرنا کبیرہ گناہ ہے ورنہ ابلیس اللہ کی وحدانیت کا عارف تھا یہی حال مسلمان کا ہے کہ گو وہ اللہ کی وحدانیت کا عارف ہوتا ہے مگر کبیرہ کرنے سے کافر ہو جاتا ہے[لہ] اور کہتے تھے کہ نبی سے صدور گناہ جائز ہے اور ہر گناہ انکے نزدیک کفر ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نبی مبعوث کرے اور اُسکے علم مین یہ بات ہو کہ یہ نبوت کے بعد کافر ہو جائیگا اور ابن ملجم قتل حضرت علیؓ سے خطاوار نہین ہوا بلکہ حق پر تھا۔ کتاب[عہ] الاوائل مین ابو ہلال عسکری نے کہا ہے کہ نافع بن ازرق جس کی طرف ازارقہ منسوب ہین اس آیت مین رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا یعنی اے رب زمین پر کافرون کا ایک گھر بسنے والا نچھوڑنا تحقیق اگر تو انکو چھوڑیگا تو وہ تیرے بندون کو بہکاوینگے اور بدکار کفر کرنے والا جنینگے یون تاویل کرتا تھا کہ جو لوگ ہم سے مخالف ہین اُنکے بچون کو قتل کرنا اور اُنکی عورتون کو ہلاک کرنا حلال ہے جب اُس سے یہ قول ظاہر ہوا تو اُسکے اصحاب مین سے ایک گروہ اُس سے پھر گیا پھر سنقاباذ مین نافع مارا گیا انتہیٰ کلامہ ازارقہ کے نزدیک مومنین کے لئے رویاے صالحہ نہین بلکہ انکی خوابین بھی ایک قسم کی وحی ہین جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سے منقطع ہو گئی[عہ] تاریخ کامل مین مذکور ہے کہ نافع نے ازارقہ سے کہا کہ جو ہمارے ہم مذہب جہاد مین شریک نہوئے اُنکے ساتھ دوستی رکھنا حلال نہین نہ اُنکے ساتھ مناکحت حلال ہے نہ اُنکا ذبیحہ کھانا حلال ہے اور نہ اُنکی شہادت قبول کرنا چاہئے

Marfat.com

نہ اُن سے علم دین سیکھنا چاہئے نہ اُنکو وراثت پہونچ سکتی ہے اُنکے اطفال کا قتل کرنا درست ہے اُن سے نفرت رکھنا چاہئے اور تمام مسلمان کفار ہین مثل کفار عرب کے پس اُنکے واسطے دو باتین ہونا چاہئیں یا قتل کئے جائین یا اسلام قبول کرین نافع کے کچھ اصحاب نے اُسکی اِس رائے سے اتفاق کیا اور کچھ نے مخالفت کی اُن مخالفین مین سے ایک نجدہ بن عامر ہے اور یہ شخص یمامہ کو چلا گیا نافع نے ابن اباض اور ابن صفار کو یہ سب اپنی رائے لکھ بھیجی ابن صفار نے نافع کا خط پڑھکر رکھدیا اور اپنے اصحاب سے اُسکا حال نہ بیان کیا اِس خیال سے کہ مبادا اُن مین تفرقہ اور اختلاف پڑجائے مگر ابن اباض نے وہ خط لیکر پڑھا اور کہا اللہ نافع کو موت دے یہ رائے اُسکی صحیح نہین اگر قوم مشرک ہوتی اُسوقت یہ معاملات اُسکے ساتھ کرنے کے قابل تھے مگر وہ شرک سے بری ہین لیکن وہ کفار نعمت و احکام ہین ہمکو صرف یہ چاہئے اُنکو قتل کرین جب تک ہماری رائے وہ نہ تسلیم کرلین اور سوا قتل کے کوئی اور معاملہ اُنکے ساتھ نہ برتنا چاہئے ابن صفار بولا اللہ تم دونون سے بیزار ہوا اسلئے کہ تو نے نہایت قصر کیا اور ابن ازرق نے غلو کیا اور اسی طرح اور خوارج کہنے لگے اور اِن مین بڑا اختلاف پڑگیا سنہ ۶۵ہجری تک نافع کو بڑی شوکت حاصل ہوگئی اسلئے کہ اُسوقت ملک مین سازش وفساد کے جال پھیلے ہوئے تھے اور عبید اللہ بن زیاد سے نافع کا ابھی تدارک نہ ہو سکا تھا کہ بصرہ سے شام کو بھاگ گیا اور عبد اللہ بن زبیر کی طرف سے عبد اللہ بن حرث بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب بصرے کا حاکم مقرر ہوا تو اُسنے پانچہزار آدمی مسلم بن عبیس بن کریز بن حبیب کی ماتحتی مین مقرر کرکے ازارقہ سے جنگ کے لئے روانہ کئے جو اہواز کے علاقہ مین تھے جمادی الاولی سنہ ۶۵ مین دونون لشکرون مین لڑائی ہوئی اثنائے جنگ مین پہلے تو مسلم مارا گیا بعد ازان نافع بن ازرق اہلِ بصرہ نے حجاج بن باب حمیری کو اپنا امیر بنایا اور ازارقہ نے اپنا سردار عبد اللہ بن ماخور کو مقرر کیا تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد حجاج اور عبد اللہ بھی راہی عالم آخرت ہوئے تب اہلِ بصرہ نے ربیعہ بن اخدم کو اور ازارقہ نے عبید اللہ بن ماخور کو امارت کی کرسی پر بٹھایا لڑائی جاری رکھی یہانتک کہ شام ہوگئی اتفاق وقت سے ازارقہ کی کمک پر کچھ لوگ آگئے جس سے اُنھون نے تازہ دم ہوکے اہلِ بصرہ پر حملہ کردیا اہلِ بصرہ اِس ناگہانی حملے سے

Marfat.com

گئے اگرچہ بھاگ کھڑے ہوئے ربیعہ بن اخدم مارا گیا اہل بصرہ نے بجائے اسکے حارثہ بن بدر کو امیر بنایا حارثہ نہایت تیزی سے منہزمین کو لوٹا کے پھر میدان جنگ مین لایا اور کمال چستی سے لڑکے ازارقہ کو پسپا کردیا اور اس خیال سے کہ مبادا ازارقہ پھر یورش نکرین اہواز مین ڈیرے ڈالدئے بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر نے حکومت بصرہ سے عبد اللہ بن حرث کو معزول کرکے قباع یعنی حرث بن ربیعہ کو مامور کیا ازارقہ نے فورًا بصرہ پر حملہ کردیا احنف بن قیس نے رائے دی کہ ازارقہ کی جنگ پر مہلب بن ابی صفرہ کو متعین کرنا چاہئے وہی کچھ انکے دانت کھٹے کریگا اہل بصرہ نے بھی اسکی بابت عبد اللہ بن زبیر سے خط وکتابت کی عبد اللہ بن زبیر نے اسکو منظور فرمالیا چنانچہ مہلب لشکر اسلام سے بارہ ہزار فوج منتخب کرکے ازارقہ کی طرف براہ پل روانہ ہوا اس اثنا مین حارثہ بن بدر مع ان لوگون کے جو جنگ ازارقہ مین اسکے ہمراہ تھے آپہونچا حرث بن ربیعہ نے انکو بھی مہلب کی طرف واپس کردیا اور حارثہ کشتی پر سوار ہوکر بہ قصد بصرہ چلا اتفاق سے کشتی نہر مین ڈوب گئی مہلب نے مقدمۃ الجیش پر اسکا بیٹا مغیرہ تھا اس سے اور ازارقہ کے مقدمے سے لڑائی ہوئی مغیرہ نے ازارقہ کے مقدمے کو سوق اہواز سے پسپا کرکے مادرتک پیچھے ہٹا دیا اسوقت مہلب سولاف مین ٹھہرا ہوا تھا ازارقہ نے مغیرہ سے شکست کھا کے مہلب کے لشکر پر ایک پرزور حملہ کردیا جس سے مہلب کی رکاب کی فوج تتر بتر ہوگئی لیکن شام ہوجانے کی وجہ سے لڑائی خود بخود رک گئی اور اگلے دن تک بلا کسی تحریک کے لڑائی موقوف رہی اس اثنا مین مہلب فرصت پاکے دجیل کو قطع کرکے عقیل مین آاترا بعدہٗ وہان سے کوچ کرکے ازارقہ کے قریب پہونچ کے مورچہ قائم کردیا اور اپنے لشکر کے ارد گرد خندق کھدوائی پہرول وجاسوس مقرر کردئے ایک روز شب کے وقت ازارقہ کے لشکر سے عبیدہ بن ہلال وزبیر بن ماخور لشکر مہلب پر شب خون مارنے کو آئے ہشیار پاکے واپس چلے گئے۔

مہلب نے بہ قصد جنگ خروج کیا ازد وتمیم اسکے میمنہ مین تھے قبیلہ بکر وعبد القیس میسرہ مین اور اہل عالیہ قلب مین ازارقہ کے میمنہ مین عبیدہ بن ہلال یشکری اور میسرہ مین زبیر بن ماخور تھا فریقین نے نہایت اطمینان واستقلال سے لڑائی شروع کی بعدازان لحظہ بلحظہ

Marfat.com

اسکی سختی بڑھتی گئی آخرالامر مہلب کے لشکر کے قدم استقامت میدان جنگ سے ڈگ گئے کمال ابتری سے گھبرائے بھاگ کھڑے ہوئے منھ مین نے بھاگ کر یوہ مین دم لیا مہلب نے ایک بلند مقام پر کھڑے ہوئے اپنے بھاگے ہوئے لشکر کو آوازدی جس سے تقریبا تین ہزار آدمی ٹھہر گئے جواکثہ قبیلہ ازد کے تھے مہلب اُنکو تسلی اور جوش مردانگی کی داد دیتا ہوا لشکر ازارقہ پر لوٹ پڑا اور شدت سے لڑائی کا آغاز کردیا ازارقہ جواب کی نہ دے سکے عبیداللہ بن ماخور اور بہت سے سردار مارے گئے باقی جو رہے اُنھون نے طرف حوزان وکرمان مین جا کے دم لیا اور زبیر بن ماخور کو اپنا امیر بنا کے اصطخر کی طرف چلے آئے مصعب ابن زبیر نے جو اپنے بھائی عبداللہ بن زبیر کی طرف سے والی عراق ہو کے وارد بصرہ ہوئے تھے مہلب کو بلاد موصل وجزیرہ اور ارمینیہ کی حکومت پر بھیج کر حکومت فارس وجنگ ازارقہ پر عمر بن عبداللہ بن معمر کو مامور کردیا عمر نے حکومت فارس کے زینے پر قدم رکھتے ہی اپنے بیٹے عبیداللہ کو ازارقہ کی جنگ پر بھیجدیا ازارقہ سے اُسکو مارڈالا بعدازان زبیر امیر ازارقہ اور عمر بن عبداللہ والی فارس سے چھڑ گئی عمر بن عبداللہ نے ازارقہ کو ہزیمت دیکے اُن کے ستر آدمیون کو مارڈالا قطری بن فجاۃ وصالح بن مخراق محاصرہ توڑ کے مع ازارقہ نیشاپور کی جانب چلے گئے عمر بن عبداللہ نے نیشاپور مین پہونچ کے لڑائی چھیڑدی ازارقہ نے نیشاپور سے ہزیمت اُٹھا کے اصفہان کا قصد کیا۔ اصفہان مین اچھی طرح دم بھی نہ لینے پائے تھے کہ تب لرزہ نے مزاج پرسی کرلی گھبرا کے عمر بن عبداللہ کے لشکر کی گذرگاہون سے بچتے ہوئے فارس کی طرف بڑھے ساجور اور ارجان ہوتے ہوئے بقصد عراق وارد اہواز ہوئے چونکہ عمر بن عبداللہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے نہایت تیزی سے قطع منازل کررہا تھا اور مصعب کا لشکر پل پر پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑا تھا اسوجہ سے زبیر نے مع ازارقہ کے اہواز سے نکل کے سرزمین صرصر کو طے کیا اور مداین پر متواتر شبخون مارنے لگا اہل مداین کے لڑکون اور مردون کو قتل کرڈالتا اور حاملہ عورتون کے پیٹ پھاڑ پھاڑ کے بچے نکال کے مارڈالتا تھا والی مداین مقاومت سے عاجز ہو کے

Marfat.com

بھاگ کھڑا ہوا انھین ازارقہ کا ایک گروہ قتل وغارت کرتا ہوا کرخ تک پہونچ گیا ابوبکر بن مخنف مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی میدان جنگ ازارقہ کے ہاتھ رہا ابوبکر بن مخنف عین معرکہ مین کام آیا تب والی کوفہ حرث بن ربیعہ قباع نے ازارقہ کی سرکوبی کی غرض سے کوچ کیا ازارقہ خبر پاکے بھاگ کر رَے پہونچے یزید بن حرث بن دوم شیبانی والی رَے میدان جنگ مین ہزیمت پا کے مارا گیا بعد اُسکے ازارقہ نے اصفہان کا رخ کیا اصفہان کا امیر عتاب بن ورقا تھا چند مہینے اصفہان کا محاصرہ کیے ہوئے شہر پناہ کے دروازہ پر روزانہ جنگ کرتے رہے عتاب بن ورقا طول محاصرہ سے گھبرا کے شہر پناہ کا دروازہ کھول کے باہر نکل آیا اور کھلے میدان لڑکر ازارقہ کو ہزیمت دیدی زبیر امیر ازارقہ مارا گیا عتاب نے ازارقہ کو چارون طرف سے گھیر لیا ازارقہ نے قطری بن فجاءۃ مازنی کے ہاتھ پر بیعت کر لی جس کی کنیت ابو نعامہ تھی اور اُسکے ہمراہ کرمان کی طرف چلے گئے اور پھر وہان سے مجتمع ہوکے اصفہان کی جانب لوٹے اصفہان مین تو داخل نہوسکے اہواز جا پہونچے اور وہین قیام کردیا اِسی اثنا مین مصعب نے مہلب کو موصل وجزیرہ وغیرہ کی حکومت سے واپس بلاکے جنگ ازارقہ پر مامور کیا مہلب نے ایک باقاعدہ لشکر مرتب کر کے خوارج کا قصد کیا مقام سولاف مین مقابلے کی نوبت آئی آٹھ ماہ تک مسلسل لڑائی ہوتی رہی مصعب کے مارے جانے کے بعد عبدالملک کے حکم سے حجاج امیر عراقین ہوکے آیا تو مہلب نے اُسکے حکم سے ازارقہ سے لڑائی چھیڑدی اور اُنکو ایک خفیف جنگ کے بعد گازرون کی طرف پسپا کردیا اور مہلب نے بہ قصد جنگ ازارقہ نیشاپور مین قیام کیا اور تقریبًا ایک سال وہین ٹھہرا ہوا لڑتا رہا کرمان ازارقہ کے قبضے مین تھا اور فارس مہلب کے تصرف مین جبکہ ازارقہ کی رسد فارس سے بند ہوگئی تو مجبور ہوکے میدان جنگ سے کرمان کی طرف لوٹے اور مقام جیرفت مین پہونچ کے مورچہ قائم کیا مہلب نے لڑکر اُن کو پسپا کردیا مہلب کا کل فارس پر قبضہ ہوگیا اور وہ برابر اٹھارہ مہینے تک ازارقہ سے جنگ کرتا رہا لیکن کبھی کسی قسم کی کامیابی اُسکو حاصل نہوئی بعد اُسکے اتفاق وقت سے خود ان لوگون مین اختلاف پیدا ہوگیا بعض نے اِس اختلاف کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مقطر نامی ایک شخص قطری کی جانب سے کرمان کے کسی شہر کا عامل تھا اُسنے ازارقہ مین سے ایک

شخص کو قتل کر ڈالا ازارقہ نے قطری سے مقطر کے قصاص لینے کو کہا قطری نے جواب دیا کہ مقطر سے غلطی ہوگئی اس غلطی کی تاویل کر دینا چاہئے اور یہ سابقین مین سے بھی ہے مین اسکو قتل نکرونگا ازارقہ مین اس جواب سے اختلاف پیدا ہوگیا۔ اور بعض نے یہ سبب بیان کیا ہے کہ ازارقہ کے لشکر مین ایک شخص تھا جو زہرآلود تیر بناتا تھا جس سے مہلب کے لشکر کو بیحد نقصان پہونچتا تھا مہلب نے ایک خط لکھ کے ایک شخص کے حوالے کیا اور یہ سمجھا دیا کہ اس خط کو ازارقہ کے لشکر مین اس طرح پر چھوڑ آؤ کہ کوئی شخص تمکو نہ دیکھنے پائے اتفاق سے یہ خط سردار لشکر ازارقہ کے ہاتھ پڑ گیا کھولا تو لکھا ہوا تھا تمھارے زہرآلود تیر بھیجے ہوئے ہمارے پاس پہونچے اسکے صلے مین ہم تمکو ایک ہزار درم بھیجتے ہین سردار لشکر نے تیر ساز کو بلا کے دریافت کیا تیر ساز نے انکاری جواب دیا سردار لشکر نے اسکے قتل کا حکم دیا عبد ربہ الکبیر نے اُس تیر ساز کے قتل سے ناراضگی ظاہر کی اور یہی امر ازارقہ مین اختلاف کا باعث ہوا اور بعض کہتے ہین کہ مہلب نے ایک نصرانی کو قطری کے پاس بھیجا تھا اور یہ ہدایت کر دی تھی کہ قطری کے روبرو جاتے ہی سجدہ کرنا جون ہی اُس نصرانی نے قطری کو سجدہ کیا ازارقہ نے اُسکو قتل کر ڈالا اور اُس الزام کی پاداش مین قطری کو معزول کر کے عبد ربہ الکبیر کو امارت کی کرسی پر بٹھا دیا ازارقہ کے گروہ کا چوتھا یا پانچوان حصّہ قطری کے ہمراہ ہوگیا تینون قطری اور عبد ربہ الکبیر کے ہواخواہون مین لڑائی ہوتی رہی بعد ازان قطری تو طبرستان چلا گیا اور عبد ربہ الکبیر کرمان مین ٹھہرا رہا مہلب نے قطری کے چلے جانے کے بعد لڑائی چھیڑ دی اور جیرفت مین اسپر محاصرہ ڈالدیا بالآخر عبد ربہ الکبیر طول محاصرہ سے گھبرا کے مع اپنے مال وحریم واسباب کے نکل کھڑا ہوا مہلب نے نہایت سختی سے حملہ کیا نامی نامی جنگ آور ازارقہ کے مارے گئے لڑتے لڑتے آلات حرب ٹوٹ گئے ازارقہ کمال بے سروسامانی سے بھاگے مہلب مظفر ومنصور جیرفت مین داخل ہوا اور چند ساعت آرام کر کے تعاقب کی غرض سے سوار ہوگیا جیرفت سے چار فرسنگ کے فاصلے پر عبد ربہ الکبیر کو جا گھیرا صبح سے دوپہر تک کمال شدت سے لڑائی ہوتی رہی یہان تک کہ لڑنیوالے لڑتے لڑتے تھک گئے مہلب نے لڑائی موقوف کر دی محاصرہ ڈالے رہا بعد ازان ازارقہ نے

Marfat.com

مرنے اور مارنے کا باہم عہد و پیمان کرکے دوبارہ لڑائی شروع کردی اور اِس مردانگی سے لڑے کہ مہلب اور اُسکے ہمراہیون کے چھکے چھوٹ گئے مگر آخرکار مہلب کو فتحیابی ہوئی ازارقہ میدان جنگ چھوڑ کے بھاگ کھڑے ہوئے تقریبًا چار ہزار ازارقہ مارے گئے ازان جملہ خود عبد ربہ الکبیر بھی تھا اُس معرکۂ خونریز سے ازارقہ کے گروہ کا کوئی متنفس جانبر نہین ہوا مگر معدودے چند جنکا شمار انگلیون پر ہو سکتا تھا۔

جن دنون ازارقہ مین نزاع پیدا ہوگیا تھا حجاج نے سفیان بن ابر کلبی کو ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ قطری کی سرکوبی کو طبرستان کی جانب روانہ کردیا تھا اتفاق سے اسحاق بن محمد بن اشعث بھی لشکر کوفہ کو لئے ہوئے اُسی دن طبرستان کے قریب پہونچا دونون نے متفق ہو کے قطری سے طبرستان کے ایک گھاٹے مین مقابلہ کیا اثناے جنگ مین قطری کے ہمراہی قطری سے علیحدہ ہوگئے اور قطری خود گھوڑے سے گرکر ایک غار مین جا پڑا اِس عرصے مین ایک عجمی اُس طرف سے ہو کے گذرا قطری نے پانی کی خواہش ظاہر کی عجمی نے خدمت کا معاوضہ طلب کیا قطری نے اپنے آلات حرب دیدینے کا وعدہ کیا عجمی اُس سے رخصت ہوئے اُس غار کے اوپر چڑھ گیا اور اوپر سے ایک بھاری پتھر گرا دیا قطری کا سر زخمی ہوگیا عجمی فرط خوشی سے چلا اُٹھا چند لوگ اہلِ کوفہ کے دوڑ پڑے اور قطری کو مار کر سر کاٹ لیا قطری کے مارے جانے کے بعد سفیان نے بلاجدال وقتال ازارقہ کا محاصرہ کرلیا رسد اور غلّے کی آمد بند کردی شدت گرسنگی اِس درجہ بڑھی کہ گھوڑون کو ذبح کرکے کھا گئے جب گھوڑون اور چوپایون نے بھی کفایت نہ کی تو مارنے اور مرجانے کی قسمین کھاکے محاصرہ توڑ کے لڑتے ہوئے نکلے سفیان نے سبھون کو پامال کرڈالا بعض علماے تاریخ کا یہ بیان ہے کہ قطری اور عبد ربہ الکبیر کے مارے جانے سے جو ازارقہ کے پچھلے رئیس تھے ازارقہ کی حکومت منقرض ہوگئی پہلا رئیس انکا نافع بن ازرق تھا تقریبًا بیس برس تک اُنکا زور رہا۔

چوتھے نجدات یہ لوگ نجدہ بن عامر بن عبد اللہ بن سامر بن مفرج کے متبع ہین

خطط مقریزی وغیرہ مین نجدہ کے باپ کا نام عامر ہی لکھا ہے اور امام رازی نے نہایۃ العقول
مین کہا ہے کہ نجدات نجدہ بن عمیر کے متبع ہین اور شرح مقاصد مین نجدہ بن عویمر کے اصحاب
بتایا ہے ابن خلدون نے نجدہ کے پردادا کا نام سیار بیان کیا ہے اور تاریخ یافعی مین لکھا ہی
کہ نجدہ نون اور جیم اور دال مہملہ کے ساتھ ہے یہ شخص بنی حنیفہ سے تھا کہ ملک یمامہ مین ایک قوم ہے
قبیلۂ تمیم سے نافع بن ازرق کے ہمراہ رہتا تھا جب اُسنے مذہب مین بعض باتین اپنی طرف سے
پیدا کین تو یہ اُس سے علحدہ ہوگیا اور یمامہ کو چلا گیا اور وہان ابو طالوت سے بیعت کرلی
اور بنو حنیفہ کے شہر حصارم کو جس مین چار ہزار کے قریب رقیق (غلام) تھے لوٹ لیا اور اُن
سبھون کو اپنے ہمراہیون مین تقسیم کردیا یہ واقعہ ۶۵ھ کا ہے بعد اسکے ایک قافلے سے
تعرض کیا جو بحرین یا بصرے سے مال وغیرہ لئے ہوئے عبداللہ بن زبیر کے پاس جاتا تھا نجدہ
نے اُسکو لوٹ لیا اور ابو طالوت کے پاس لیگیا اور کہا کہ مال تو تقسیم کرلو اور ان آدمیون سے
زمین مین محنت ومزدوری کھیتی باڑی کراؤ کہ یہ بات بہتر ہے خوارج نے اُسکے قول کے
موافق تعمیل کی اور کہا ابو طالوت سے نجدہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ابو طالوت کو چھوڑکر نجدہ
سے بیعت کرلی ابو طالوت بھی اُس بیعت مین شریک ہوگیا یہ واقعہ ۶۶ھ کا ہے اور نجدہ
کی عمر اُس وقت مین تیس۳۰ سال کی تھی اِسکو لوگ امیر المؤمنین کہتے تھے اسکے اصحاب
کو نجدیہ اِسلئے نہین کہتے کہ درمیان اِن کے اور نجد کے رہنے والون کے فرق رہے بیعت
لینے کے بعد نجدہ نے بنو کعب بن ربیعہ پر چڑھائی کی اور نہایت سختی کے ساتھ اُنکو پسپا کیا
بعدہ وہان سے لوٹ کر یمامہ کی طرف آیا اور تین ہزار آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کے ساتھ
۶۷ھ مین بحرین کی طرف کوچ کیا اور عبدالقیس کے قبیلے کو تباہ کردیا اُنکے جسقدر عورت
ومرد ہاتھ لگے اُنکو لونڈی وغلام بنایا نجدہ آپ عطیف مین ٹھہرا اور اپنے بیٹے مطرح
کو قوم عبدالقیس کے مفرورون سے لڑائی کے لئے تویر کی طرف روانہ کیا مطرح اور
بہت سے آدمی یہان مارے گئے نجدہ کے قدم بحرین مین جم گئے مصعب بن زبیر حاکم بصرہ
نے ۶۹ھ مین عبداللہ بن عمیر لیثی اعور کی ماتحتی مین چار ہزار آدمیون کا لشکر نجدہ کی
سرکوبی کو روانہ کیا نجدہ نے اِس فوج کو شکست دی پھر نجدہ نے عطیہ بن اسود کے ہمراہ

Marfat.com

ایک جماعت عُمّان کو بھیجی عطیہ نے اُس طرف کے شہر فتح کر لئے اور اپنی طرف سے اس مقام کا ابوالقاسم کو افسر کر کے عطیہ چلا گیا اہلِ عمان نے ابوالقاسم کو مار ڈالا اور عمان سے خوارج کو نکال دیا اُسکے بعد عطیہ و نجدہ مین مخالفت پیدا ہوگئی عطیہ نجدہ سے علٰحدہ ہو کے عمان چلا آیا اہلِ عمان نے شہر مین داخل نہونے دیا اور عطیہ اُسے تسخیر نکر سکا مجبور ہو کے براہ دریا کرمان کی طرف چلا گیا اور یہان اپنا مقام کر دیا اور ایک ٹکسال درہمون کی جاری کی اور ان دراہم کا نام عطویہ رکھا اور کرمان مین عطیہ اتنا جما کہ جب مہلب نے اسپر لشکر بھیجا تو یہان سے سیستان کو بھاگ گیا اور پھر یہان سے سندھ کی طرف چلا گیا اور پھر مقام قندابیل مین سواران مہلب کے ہاتھ سے مارا گیا اور بعض کہتے ہین کہ خوارج کے ہاتھ سے قتل ہوا جیسا کہ علاّمہ ابن اثیر نے تاریخ کامل مین تصریح کی ہے۔ اور الخطط والآثار مین مذکور ہے کہ نجدہ نے عطیہ بن اسود کو سیستان کی طرف بھیجا تھا اُسنے اپنا مذہب مرو مین ظاہر کیا پس اُسکے متبع عطویہ مشہور ہو گئے۔

نجدہ نے ابن عمیر کی شکست کے بعد بادیہ نشینون سے صدقہ وصول کرنا شروع کیا اور کاظمہ مین بہت سے بنی تمیم اسکے آدمیون کے ہاتھ سے مارے گئے اور پھر اہلِ صنعا سے بیعت لی پھر نجدہ نے اہلِ حضر موت پر ابو فدیک کو فوج دیکر بھیجا اُسنے ان سے صدقہ وصول کیا اور نجدہ سنہ ۶۸ھ یا سنہ ۶۹ھ مین آٹھ سو یا دو ہزار چھ سو آدمیون کی جمعیت کے ساتھ مکے کو گیا اور عبداللہ بن زبیر سے ایک معاہدہ قرار پا کر حج کیا پھر نجدہ مدینے کی طرف آیا اہلِ مدینہ اس سے آمادہ بہ جنگ ہوئے مجبور ہو کے طائف کی طرف چلا گیا اثناے راہ مین عبداللہ بن عمر بن عثمان کی ایک لڑکی سے ملاقات ہوگئی خوارج نے اُس غریب لڑکی کو پکڑ کے نجدہ کے پاس پہونچا دیا اور پھر بنظر امتحان نجدہ سے اُس لڑکی کے فروخت کرنے کا سوال کیا نجدہ نے کہا مین نے اسکو آزاد کر دیا اسپر خوارج نے جواب دیا کہ اس سے نکاح کر لو نجدہ بولا یہ اپنے نفس کی مختار ہے اور مین تو اس سے نکاح کرنا پسند نہین کرتا نجدہ نے ابن عمر بن خطاب کو ایک خط لکھا اُسمین کئی چیزون کے مسئلے دریافت کئے ابن عمر نے جواب دیا کہ ابن عباس سے دریافت کرنا چاہئے چنانچہ

Marfat.com

اُسنے اُسنے دریافت کیا جب نجدہ طائف کے پاس آیا تو عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی
اُسکے پاس آئے اور اپنی قوم کی طرف سے اُس سے بیعت کی اور اِس طرح اہل طائف
اُسکے شر سے محفوظ رہے یہان سے نجدہ بحرین کو چلا آیا اور یہ حکم دیا کہ کوئی تاجر یہان سے
اور یمامہ سے غلہ حرمین کی طرف نہ لیجائے ابن عباس نے نجدہ کو ایک خط لکھا کہ جب
ثمامہ بن اثال اسلام لایا تو اُسنے غلے کی روانگی اپنے ہان سے اہل مکہ کی طرف بند
کردی حالانکہ اہلِ مکہ اُسوقت مین مشرک تھے حضرت سرورِ عالم نے اُسکو لکھا کہ اہل مکہ اہل اللہ
ہین اِن سے غلے کی رسد نہ بند کرنا چاہیئے اُسنے اِرشاد کی تعمیل کی باوجودیکہ ہم مسلمان ہین
تونے ہم سے غلہ روک دیا نجدہ نے یہ تحریر دیکھ کر اپنے اُس امتناعی حکم کو منسوخ کردیا
بعد اسکے نجدہ کے اصحاب اُسکی طرف سے بدظن ہونے لگے اور اُسکی مخالفت پر آمادہ
ہوئے تو اُسکے نائبون کو جابجا رعایائے اپنے ہان سے نکالنا شروع کیا اور وجہ اختلاف
کی یہ ہوئی کہ ابو سنان حی بن وائل نے نجدہ سے کہا کہ جو شخص تم سے بیعت تقیہ کی راہ سے
کرے اُسے قتل کرڈالنا چاہیئے نجدہ نے ابو سنان کو بہت سخت وسُست کہا اور کہا کسی کو
اللہ نے علم غیب نہین دیا ہے اِسلیئے ہمکو چاہیئے کہ ظاہر پر حکم کرین اور عطیہ بن اسود
بھی نجدہ کی مخالفت پر آمادہ ہو گیا تھا اور سبب اسکا یہ تھا کہ نجدہ نے ایک چھوٹا سا
لشکر بحری مقامات کو بھیجا اور ایک لشکر بری مقامات کو روانہ کیا اور لشکر بحری کو
لشکر بری سے زیادہ دیا تو اِس بات پر عطیہ نے نجدہ سے نزاع کیا اور ناراض ہوا
نجدہ نے عطیہ کو ڈانٹا اور لوگون کو اشارہ کر دیا کہ اُسے قتل کرڈالین عطیہ نے اپنے
غصے کو ضبط کرکے نجدہ کے سردارون مین سے ایک شخص پر شراب نوشی کی حد جاری
کرنے کی درخواست کی کہ وہ شراب پیا کرتا تھا نجدہ اُسکی نسبت کہنے لگا کہ اگرچہ وہ شراب
پیتا ہے مگر دشمنون کے حق مین بلاے بے درمان ہے اور تحقیق سرورِ عالم نے مشرکین سے
مدد چاہی تھی نجدہ کے اصحاب اُسکی اِس بات سے ناخوش ہوئے اور اُنکی ناخوشی کا
ایک اور سبب بھی پیدا ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ عبدالملک نے نجدہ کو تحریر کیا کہ جو کچھ تمنے
آج تک مخلوق کی خونریزی کی ہے اور مال چھینے ہین وہ تمکو معاف کیئے جاتے ہین

Marfat.com

اور تمکو یمامہ کا مالک کیا جاتا ہے بشرطیکہ تم ہماری اطاعت کرلو خوارج کو اِس خط کا کسی ذریعہ سے پتہ لگ گیا عطیہ نے کہا کہ یہ تحریر عبدالملک کی ضرور اِس بات پر دلالت کرتی ہو کہ اُسنے نجدہ کے دین مین کوئی خرابی اور کمزوری پائی ہوگی اور عطیہ اُسے چھوڑکر عمان کو چلا گیا اِسی طرح بہت سی باتین جمع ہوگئین کہ نجدات نے ابو فدیک عبداللہ بن ثور کو اپنا رئیس مقرر کرلیا جو بنی قیس بن ثعلبہ کے قبیلے سے تھا اور اب نجدات فدیکیہ کہلانے لگے نجدہ علاقۂ ہجر کے ایک گانوٗن مین چھپ گیا ابو فدیک نے اُسکی تلاش کے لئے آدمی متعین کئے فدیکیہ نے اُس سے کہدیا تھا کہ اگر تم نجدہ کو تلاش کرکے قتل نہ کروگے تو ہم سب تم کو چھوڑ دینگے۔ فدیکیہ نے ۷۲ھ مین نجدہ کو تلاش کرکے قتل کرڈالا۔ نجدہ نہایت بہادر اور سخی تھا نجدہ کے مارے جانے سے کچھ فدیکیہ قاتلون سے ناراض بھی ہوئے اور ابو فدیک کو چھوڑ دیا بلکہ مسلم ابن جبیر نے ابو فدیک پر چھری سے حملہ کیا اور بارہ زخم پہونچائے مسلم کو فدیکیہ نے قتل کرڈالا اور ابو فدیک کو اُس کے مکان مین اُٹھا کر لے گئے اور علاج کے بعد اُسے آرام ہوگیا ابو فدیک نے بحرین پر قبضہ کرلیا اور خالد بن عبداللہ کو جو عبدالملک کی طرف سے بصرے کا حاکم تھا اور بہ تعمیل حکم عبدالملک کے خوارج کی لڑائی پر مامور تھا ہزیمت دیدی عبدالملک نے عمر بن عبیداللہ بن معمر کے نام ایک فرمان باین مضمون بھیجا کہ اہل کوفہ و بصرہ کو جنگ ابو فدیک پر آمادہ کرکے ایک لشکر مرتب کرلو چنانچہ عمر بن عبیداللہ کی تحریک سے دسؔ ہزار آدمی مجتمع ہوگئے عمر بن عبیداللہ نے اُنکو آلات حرب سے مسلح کرکے ۷۳ھ مین ابو فدیک کی طرف کوچ کردیا اہلِ کوفہ میمنہ مین تھے اور اہلِ بصرہ میسرہ مین رفتہ رفتہ یہ لشکر بحرین پہونچا اور صف آرائی کرکے ابو فدیک اور اُسکے ہمراہیون پر حملہ کردیا پہلے ہی حملے مین ابو فدیک کا میسرہ پیچھے ہٹا اور یہ لوگ جوش کامیابی مین بڑھتے چلے گئے مگر مغیرہ بن مہلب اور مجاعہ اور عبدالرحمن اور لشکر سواران اہلِ کوفہ کی طرف آملے اِس اثنا مین اہلِ میسرہ واپس ہوئے اور اہلِ میمنہ نے خم ٹھونک کے خوارج پر حملہ کردیا خوارج کے قدم استقامت میدان جنگ سے اُکھڑ گئے اہل میمنہ اُنکے لشکرگاہ مین گھس پڑے جو کچھ پایا لوٹ لیا ابو فدیک کو قتل کرڈالا اور

Marfat.com

اُسکے ہمراہیون کو ایک خندق مین گھیر لیا یہانتک کہ مجبور ہوکے نکلے پس اُن لوگون نے اُن مین سے چھ ہزار آدمیون کو قتل کیا اور آٹھ سو کو گرفتار میر سید شریف نے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ نجدات مین سے ایک فرقے کا نام عاذریہ ہے اور اُن کو عاذریہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نجدہ نے ایک بار اپنے بیٹے کو قوم قطیف کی مہم پر بھیجا اُسنے وہان کے لوگون کو قتل کیا اور اُنکی عورتون کو پکڑ لیا اور قبل تقسیم کے اُنسے نکاح کر لیا اور تقسیم سے قبل مال غنیمت مین سے خرچ کر ڈالا جب نجدہ کے پاس آئے اور اُسے اِن معاملات کی خبر ہوئی تو اُسنے کہا تمکو یہ مناسب نہ تھا اُنھون نے جواب دیا کہ ہمکو یہ معلوم نہ تھا کہ ایسا کرنا ہمکو مناسب نہین نجدہ نے بوجہ جہل کے اُن کے عذر کو مان لیا نجدہ کے اصحاب مین بعد اس کے اختلاف پڑ گیا جن لوگون نے اُسکے اِس حکم کو تسلیم کیا اُنکا یہ مذہب ٹھہر گیا کہ دین دو باتون کا نام ہے ایک اللہ اور رسول کی معرفت اور حرام جاننا اُن مسلمانون کے قتل کرنے کو جو اپنے موافق ہین دوسرے اقرار کرنا ساتھ اُس چیز کے جو اللہ کے پاس سے آئی ہے بالاجمال کہ اِن باتونکی عدم واقفیت سے معذور نہین اِسکے سوا جو تحریم و تحلیل اور تمام شرائع و فروع ہین اُن مین بسبب جہل کے لوگ معذور رکھے جاتے ہین اسلیئے کہ اِن کو عاذریہ بھی کہتے ہین باقی تمام باتون مین سارے نجدات سے متفق ہین اور نجدات کا عقیدہ یہ ہے کہ مجتہد خطا کرنے سے گناہگار نہین ہوتا ہے اور جو کوئی برخلاف اسکے مجتہد کو معذب جانتا ہے وہ کافر ہے اور جلب تقیہ مین خون اہل ذمہ کے حلال ہین اور جسنے نظر حرام کی یا جھوٹ بولا یا کسی صغیرہ پر اصرار کیا اور اُس سے توبہ نکی تو وہ کافر ہے اور جسنے زنا کیا چوری کی شراب پی بغیر اصرار کے اِن افعال پر وہ مومن ہے کافر نہین اور اِنکا زعم یہ ہے کہ آدمیون کو امام کی حاجت نہین مگر جبکہ وہ دیکھین کہ انصاف وعدل کی آپس مین رعایت نہو سکے گی تو اُسوقت امام کا مقرر کرنا جائز ہے اور واجب العمل صرف کتاب اللہ ہے اور نجدات سارے احکام مین ازارقہ سے خلاف رکھتے ہین ایک تکفیر صحابہ مین اُسکے موافق ہین لیکن غنیۃ الطالبین مین مذکور ہے کہ تمام خوارج جناب امیر کو بوجہ تحکیم کے اور اُن لوگون کو جو گناہ کبیرہ کرتے ہین کافر قرار دیتے ہین لیکن

Marfat.com

نجدات کا یہ مذہب نہین ہے-

پانچوین اصفریہ زیاد بن اصفر کی طرف منسوب ہین بعضون نے لکھا ہے **صفریہ** بفتح صاد مہملہ نعمان بن صفر کے اصحاب ہین کسی نے کہا کہ یہ منسوب ہین طرف عبداللہ بن صفار کے وہ ایک شخص بنی مقاعس ہین سے تھا نام اُسکا حارث بن عمر بن کعب بن سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم بن اد بن طابخہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہے کسی نے کہا یہ نام اُنکا بسبب صفرت (زردی) مرض کے ہوا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ چونکہ کثرت عبادت کی وجہ سے وہ زرد رنگ ہوگئے تھے اِسوجہ سے اُنکو صفریہ کہنے لگے بعض نے کہا صفر بکسر صاد ہے بہرحال یہ سارے اقوال ہین ازارقہ کے موافق ہین مگر زانی سے رجم ساقط نہین بتاتے اور نہ اطفال مشرکین کو کافر و دوزخی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص ہمارے عقیدے ہین موافق ہے اور وہ قتال ہین شریک نہو تو کافر ہے اور کہتے ہین تقیہ قول ہین جائز ہے نہ عمل ہین اور اِنکا اعتقاد یہ ہے کہ جس گناہ پر حد جاری ہوسکتی ہے مثلاً چوری اور زناکاری اُسکے مرتکب کو کافر کہنا چاہیے اور جس گناہ ہین بوجہ اُسکی عظمت کے حد نہین ہے جیسے ترک نماز اور ترک روزہ اُسکا مرتکب کافر ہے اور کہتے ہین کہ جو عورت ہمارے دین ہین موافق ہے اُس کا نکاح کردینا اُس شخص سے جو اُسکے دین ہین نہین اُسی جگہہ جائز ہے جہان تقیہ کے سوا چارہ نہو اور جہان علانیہ رہتے ہون وہان ناجائز ہے صفریہ کو زیادیہ بھی کہتے ہین ایک نام اُنکا نکاریہ بھی ہے اِسلیے کہ نصف حضرت علی وثلث حضرت عثمانؓ وسدس بی بی عائشہؓ کو ناقص کرتے ہین- خلافت عبدالملک بن مروان کے عہد ہین فرقہ اصفریہ ہین سے صالح بن مسرح تمیمی نے (بنوامرء القیس بن زید مناۃ سے) خروج کیا یہ شخص عقائد کا پابند اور عابد و زاہد تھا سرزمین موصل و جزیرہ ہین اکثر قیام پذیر رہتا تھا اسکے تلامذہ بھی تھے جن کو یہ قرآن و فقہ کی تعلیم دیتا تھا کبھی کوفہ ہین اپنے احباب اور شاگردون سے ملنے کو آجاتا تھا وہ لوگ اسکی ضروریات مہیا کردیتے تھے حجاج کو اسکی خبر لگی گرفتاری پر لوگون کو مامور کیا صالح کوفہ چھوڑکے اپنے شاگردون کے پاس موصل چلا آیا اور اُن لوگون کو خروج پر اُبھارنے لگا اس اثنا ہین شبیب بن یزید بن نعیم شیبانی کا

ایک خط آپہونچا جس مین اسنے جنگ کرنے کی ترغیب دی تھی صالح نے جواب دیا مین تمھارے ہی
انتظار مین ہون جس قدر جلد ممکن ہو آجاؤ مین ہمہ تن خروج پر آمادہ ہون شبیب مع اپنے
چند دوستون کے جس مین اسکا بھائی مضاد اور محلل بن وائل یشکری تھا آپہونچا اور صالح
کے اتفاق راے سے ماہ صفر ۷۶ھ مین خروج کردیا لشکریون کو قبل جنگ دعا کرنے کی
ہدایت کی اور خونریزی اور مال واسباب کے لوٹنے کا اُنکو اختیار دیدیا اتفاق سے جزیرے
مین محمد بن مروان کی سواری کے جانور مل گئے جن کو ان لوگون نے گرفتار کرکے اپنے ہمراہیون
کو سوار کرادیا محمد بن مروان والی جزیرہ کو خوارج کے خروج اور انکی اس بیجا حرکت کی
اطلاع ہوئی تو اُسنے سرکوبی کو ایک ہزار کی جمعیت سے عدی بن عدی کندی کو مامور کیا پس
اسنے حران سے نکل کے خوارج کا رخ کیا چونکہ صلح پسندی مزاج مین زیادہ تھی اسوجہ سے
جنگ خوارج کو پسند نکرتا تھا قبل آغاز جنگ ایک قاصد خوارج کے پاس روانہ کیا اُن
لوگون نے قاصد کو قید کردیا اور خود مسلح و مرتب ہوکے عدی کے سر پر آپہونچے عدی اُسوقت
نماز چاشت پڑھ رہا تھا جیون تیون نماز پوری کرکے بہ قصد جنگ اپنے گھوڑے پر سوار ہوگیا
اور اُسکی رکاب کی فوج بھی بے ترتیبی کے ساتھ میدان مین آگئی خوارج کے میمنہ پر شبیب تھا
اور میسرہ پر سوید بن سلیم خوارج نے حملہ کیا عدی کو شکست ہوئی خوارج نے عدی کے لشکرگاہ
کو لوٹ لیا اور آمد تک تعاقب کرتے چلے آئے محمد بن مروان نے یہ خبر پاکے خالد بن جزء سلمی
اور حرث بن جعونہ عامری کو ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار فوج کے ساتھ دو مختلف راہون سے روانہ کیا
اور یہ ہدایت کردی کہ تم مین سے جو شخص میدان جنگ مین کامیاب ہوگا وہی اپنے دوسرے ہمراہی
کا امیر اور سردار لشکر سمجھا جائے صالح کو اسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے شبیب کو حرث کی طرف
روانہ کیا اور خود خالد پر حملہ آور ہوا بازار کارزار نہایت سختی سے گرم ہوگیا محمد بن مروان کے
لشکر نے پہلے سے خندق کھود لی تھی اور مورچہ قائم کر رکھا تھا خواہ مخواہ خوارج کو پسپا ہونا
پڑا سرزمین جزیرہ و موصل کو دسکرہ تک طے کر گئے حجاج نے اس ہزیمت سے آگاہ ہوکے
حرث بن عمیرہ بن ذی الشعار کو تین ہزار فوج کوفہ کی جمعیت سے روانہ کردیا مابین موصل
وصرصر کے ملاقات ہوگئی خوارج کے ہمراہ اس وقت صرف نوے آدمی تھے سوید بن سلیم کو

Marfat.com

ہزیمت ہوئی صالح بن مسرح مارا گیا شبیب زمین پر گر پڑا پھر سنبھل کر اُٹھا اور صالح کی لاش پر کھڑے ہو کے اپنے ہمراہیون کو پکارنے لگا ستر آدمی کے قریب مجتمع ہو گئے شبیب مع اُن لوگون کے ایک قلعہ مین جو اُس مقام پر تھا جا کے پناہ گزین ہو گیا حرث نے قلعہ کا محاصرہ کر کے دروازے کو جلا دیا اور اِس قصد سے کہ صبح ہوتے ہی جنگ چھیڑی جائے گی اپنے لشکر گاہ مین لوٹ آیا شبیب نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم اپنے دوستون مین سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کر لو اور ہمارے ہمراہ خروج کرو خوارج نے اُسی کی بیعت کی اور آگ کو مشتعل ہونے کے خیال سے بجھا کے رات ہی کے وقت خروج کر دیا حرث اِس اچانک حملے سے گھبرا کے اُٹھا اور اپنے ہمراہیون کو تیاری کا حکم دیا ہنوز وہ تیار نہونے پائے تھے کہ لشکر کا ایک حصہ پسپا ہو کے مداین کی جانب بھاگا اور شبیب اُن کے مال واسباب کو لوٹتا ہوا سرزمین موصل کی جانب چلا گیا اِسکا باقی حال فرقۂ شبیبیہ مین آئیگا۔

صالح کی قبر وہین ہے جو خارجی اُسکے پاس سے گذرتا وہ ضرور سرمنڈاتا لہ

ابو یزید پسر کنداد ساکن شہر نوذر علاقۂ قسطیلیہ نے کہ نہایت بدصورت تھا مذہب نکاریہ اختیار کر کے لوگون کو اِس مذہب کی طرف وعظ و نصیحت کرنا شروع کی جب اُسکی جماعت بھاری ہو گئی تو ۳۳۳ھ مین قسطیلیہ مسخر کیا پھر تبسہ اور سبتہ اور ضلبا درارس کو فتح کر لیا قائم بامر اللہ علوی اسماعیلی والی افریقہ جو ائمۂ مہدویہ مین سے ہین فوج تیار کر کے قیروان اور رقادہ کی حفاظت کو بڑھے ابو یزید نے اُنھین شکست دی اور ٹونس اور قیروان اور رقادہ بھی فتح کر لیا یہانتک کہ قائم بھی شکست پا کر مہدویہ مین محصور ہو گئے روضۃ الصفائے ناصری مین ذکر کیا ہے کہ ابو یزید نے جب قیروان مین قتل و غارت کا حکم دیا تو مشائخ اور سادات اور اعیان و اشراف شفاعت کے لئے نکلے اور اُس سے کہا کہ باشندون کو قتل و غارت سے معاف رکھا جائے ابو یزید نے جواب دیا کہ قیروان بیت المقدس سے زیادہ بزرگ نہین ہے وہ شہر قتل و غارت سے خراب ہوا اگر قیروان کو خرابی پہونچے تو کیا مضائقہ ہے۔ قائم کے انتقال کے بعد اُن کے بیٹے اسماعیل منصور نے ابو یزید پر چڑھائی کی اور ۳۳۵ھ مین ابو یزید کو پوری شکست دی اور اُسکا برابر تک پیچھا کیا اور کئی برس تک یون ہی ابو یزید

مدتون

لہ ۔ تاریخ ابن خلدون ۱۲

Marfat.com

سوڈان کے شہرون کی طرف بھاگا پھر منصور نے بھی پیچھا نہ چھوڑا یہان تک کہ اُسکا قلع وقمع کردیا اور ۳۳۶ھ مین وہ گرفتار ہوا اور اُسکی کھال نکلوا کر بھس بھروا یا گیا۔

چھٹے اباضیہ۔ یہ عبداللہ بن اباض کے اصحاب ہین اسکا نام حارث بن عمر بھی لکھا ہی بعض نے عبداللہ بن یحیی اباضی لکھا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فرقہ منسوب ہے طرف اُباض (بضم الف) کے اُباض ایک گانوٗن ہے یمامہ کے علاقہ مین مراصدالاطلاع علی اسماء الامکنۃ والبقاع مین لکھا ہے اباض الف کے ضمے اور باے موحدہ کی تخفیف اور اُسکے بعد الف اور ضاد معجمہ سے ایک گانوٗن ہے یمامہ کے علاقہ مین اُس مقام پر خالد بن ولید اور مسیلمہ سے جنگ ہوئی تھی اور اتحاف ذوی الالباب بشوارد لب الالباب مین رضی الدین نے اباضی الف کے کسرے سے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اباضی فرقۂ اباضیہ مین کا ایک شخص اور اباضیہ کا پیشوا حارث اباضی ہے یہ منسوب ہے طرف عبداللہ اباض کے اور معارف[له] ابن قتیبہ مین مذکور ہے کہ عبداللہ بن اباض قبیلۂ بنو مرہ سے ہے جو عبید سے ہے اور وہ تمیم سے کہ احنیف بن قیس کا ایک گروہ ہے اُس شخص نے مروان بن محمد کے عہد مین خروج کیا تھا مروان کے حکم سے عبداللہ بن محمد بن عطیہ نے اُس سے جنگ کر کے قتل کیا اور بعض کہتے ہین کہ عبداللہ تمام معاملات مین اُسکا رفیق تھا تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ جب خوارج نے عبداللہ بن زبیر سے مفارقت کی تو یہ بھی اُس گروہ کے ہمراہ تھا اور بصرے مین چلا آیا اور نافع بن ازرق کے ساتھ خروج نہ کیا اور جب نافع نے اِس مضمون کا خط اُسکو لکھا کہ جو شخص اہل قبلہ مین سے ہمارا مخالف ہے وہ کافر ہے اُسکے ساتھ مناکحت ناجائز ہے اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا نادرست ہی اُسکو وراثت نہین پہونچ سکتی اُسکے بچون کو قتل کرنا چاہئے اُس سے نفرت کرنا چاہئے تو عبداللہ بن اباض نے اِس رائے سے نافع کی اختلاف کر کے کہا کہ جو اہل قبلہ مین سے ہمارا مخالف ہے وہ کافر نعمت والا حکام ہے مشرک نہین اور اُسکا حکم منافق کا ہے اور اُسکے ساتھ مناکحت اور اُسکی وراثت جائز ہے۔ اور ہتھیار اور گھوڑا مخالفون کا جنگ مین لے لینا جائز ہے اور اُسکے علاوہ ناجائز ہے اور کہا ہے ہمارے مخالفین کے شہر دارالاسلام ہین مگر جو پایۂ تخت سلطان کا ہے وہ دارالکفر ہے اور مخالفون کی گواہی ہمپر مقبول ہے اور

له معارف ابن قتیبہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ ۱۳۰۰ھ

Marfat.com

اُسکے نزدیک ایمان تمام نہین بغیر عمل صالح کے اور اُسکے زعم مین مرتکب کبیرہ مومن نہین اسلئے کہ اعمال ایمان مین داخل ہین اور یہ مرتکب کبیرہ کو کافر نعمت جانتا ہی نہ کافر ملت اور اِسکے اعتقاد مین استطاعت قبل فعل کے ہے اور بندون کے افعال کا خالق خدا ہے اور تمام عالم اصل تکلیف کے فنا ہونے کے ساتھ فنا ہوجائیگا اور اولاد کفار کی تکفیر و تعذیب مین متوقف ہے اور متوقف ہے اِسمین بھی کہ نفاق شرک ہے یا نہین اور اِس بات مین متردد ہے کہ کوئی ایسا رسول ہونا جائز ہے یا نہین جس کے ساتھ صدق دعوی نبوت پر کوئی معجزہ نہو اور جن احکام کی اُسپر وحی آتی ہو اُنکی تعمیل کا اُسکے امتیون پر حکم نہو اور امیر المؤمنین علی اور اکثر صحابہ کو کافر کہتا ہی۔ اور یہ اباضی چار فرقے ہوگئے ہین۔

(۱) **حفصیہ**۔ یہ ابو حفص بن ابی مقدام کے متبع ہین شرح مواقف اور تعریفات سید شریف مین اسی طرح لکھا ہے اور شہرستانی کی ملل و نحل مین صرف حفص واقع ہے یہ شخص عبد اللہ بن اباض کا ایک پیرو تھا اور متفرد تھا ساتھ اِس قول کے کہ معرفت الٰہی ایمان و شرک مین متوسط ہے پس جسنے اللہ کو پہچانا اور رسول و بہشت و دوزخ وغیرہ کا انکار کیا یا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا وہ کافر ہے مشرک نہین باقی اباضیہ نے اِسکا انکار کیا اور کہا کہ وہ مشرک ہے حفصیہ کہتے ہین کہ اِس آیت مین کالذی استھوتہ الشیطان فی الارض حیران یعنی مانند اُس شخص کے کہ ڈالدیا ہے اُسکو شیطان نے زمین مین حیران لفظ حیران سے مراد حضرت علیؓ ہین۔

(۲) **یزیدیہ**۔ یزید بن انیسہ کے اصحاب ہین یہ اباضی کہتا تھا کہ قریب ہی اللہ ایک رسول عجم سے مبعوث کریگا اور اُسپر ایک دفعہ ہی پوری کتاب اُتریگی جس سے شریعت محمدی منسوخ ہوجائیگی اور اُس پیغمبر کا دین صابیانی ہوگا جسکا قرآن مین ذکر ہے اور اُسکے زعم مین ہر گناہ صغیرہ و کبیرہ شرک ہے اور جن لوگون نے اپنے اوپر حد جاری ہونے کے کام کئے وہ مشرک ہین۔

فائدہ ابو القاسم نے طبقات الامم مین کہا ہے کہ صابئین ہندوستان کے بڑے گروہون

Marfat.com

مین سے ہین مگر یہ قول غلط ہے قرآن شریف مین دو جگہہ انکا ذکر آیا ہے حالانکہ اہل ہند مین سے کسی قوم کا اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مین ذکر نہین کیا لفظ صابئین صبؤ سے مشتق ہے جن مین دوسرا حرف باے موحدہ ہے اور تیسرا حرف ہمزہ صبأ کہتے ہین ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین داخل ہونے کو صابی وہ شخص ہے جو ایک دین سے نکل کر دوسرے دین مین داخل ہو آنحضرت کو بھی کفار عرب صابی کہا کرتے تھے اِس لئے کہ آپنے وہ دین ظاہر کیا تھا جو اُن کے دین کے خلاف تھا اور مفسرین کے صابئین کے مذہب کے بیان مین کئی قول ہین۔

(۱) مجاہد اور حسن کہتے ہین کہ وہ مجوس مین سے ایک گروہ ہے اور یہود نہ اُن کا ذبیحہ کھاتے ہین نہ اُنکے ساتھ نکاح بیاہ کرتے ہین۔

(۲) قتادہ کہتے ہین کہ یہ لوگ فرشتون کی عبادت کرتے ہین اور سورج کی طرف دن مین پانچ بار نماز پڑھتے ہین۔

(۳) صحیح یہ ہے کہ وہ کواکب پرست ہین اور دو قسم کے اعتقاد رکھتے ہین ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عالم کو پیدا کیا اور یہ حکم دیا کہ کواکب کی تعظیم کرنا اور اُن کو اپنی نماز اور دعا کا قبلہ بنانا چاہئے دوسرا یہ کہ اللہ افلاک و کواکب کا خالق ہے پھر عالم کے تمام معاملات بُرائی بھلائی صحت مرض کو کواکب نے پیدا کیا ہے اور سب چیزون کے مدبر یہی ہین اس لئے بشر کو اُن کی تعظیم کرنا چاہئے اور یہ کواکب اللہ کی عبادت کرتے ہین۔ کذا فی مفاتیح الغیب۔

(۳) حارثیہ (براے مہلہ) ابو حارث اباضی کے پیرو ہین شرح مواقف۔ تعریفات سید شریف اور کشاف اصطلاحات الفنون مین اسی طرح لکھا ہے اور ملل و نحل شہرستانی اور اتحاف ذوی الالباب مین ابو الحارث کی جگہہ حارث ذکر کیا ہے۔

یہ کہتا تھا کہ بندون کے افعال مخلوق الٰہی نہین ہین بندے خود اُن کے خالق ہین اور استطاعت قبل فعل کے ہوتی ہے جیساکہ مذہب معتزلہ کا ہے۔

(۴) عبادیہ یہ فرقہ ایک بدعت قبیحہ کے ساتھ متفرد ہوا اُن کا مذہب یہ ہے کہ جو عبادت ریا کے ساتھ کی جائے اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی اُس سے مقصود نہو وہ بھی طاعت ہی۔

Marfat.com

اباضیہ مین سے ایک شخص جس کا نام مختار بن عوف ازدی تھا اور ابو حمزہ کہلاتا تھا ہر سال موسم حج مین آتا اور برخلاف مروان بن محمد کے لوگون کو اُبھارتا تھا ۱۲۸ھ مین عبداللہ بن یحییٰ معروف بہ طالب الحق حضرموت سے آیا ابو حمزہ کے کلام سن کے بُولا تم میرے ساتھ چلو مین اپنی قوم کا سردار ہون چنانچہ ابو حمزہ طالب الحق کے ساتھ حضرموت گیا اور اُسکی بیعت کرلی اگلے سال ۱۲۹ھ مین طالب الحق نے ابو حمزہ کو مع بلخ بن عقبہ ازدی کے سات سو کی جمعیت سے موسم حج مین مکے کی جانب روانہ کیا موقف مین پہونچ کے اُن لوگون نے اپنے قصد کو ظاہر کیا ان دونون مکہ و مدینہ کا عامل عبدالواحد بن سلیمان بن عبدالملک تھا اُس نے ابو حمزہ سے تا انقضاے ایام حج و واپسی حجاج مصالحت رکھنے کی درخواست کی ابو حمزہ و بلخ بن عقبہ اِس امر پر راضی ہو گئے عبدالواحد نے مقام منیٰ مین قیام کیا اور ابو حمزہ قرن الثعالب مین خیمہ زن ہوا عبیداللہ بن حسن مثنی بن حسن بن علی بن ابی طالب - محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق - عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کو مع چند ایسے ہی بزرگون کے ابو حمزہ کے پاس مصالحت کی مضبوطی کی غرض سے بھیجا ابو حمزہ کا علوی و عثمانی کا نام سُنتے ہی چہرہ بگڑ گیا مگر بکری (صدیقی) عمری (فاروقی) کا نام سُنتے ہی بشاش ہو کے بولا ہمنے تمھارے ہی دونون کے باپون کی سیرت کے پھیلانے اور انھی کی اقتدا کے خیال سے خروج کیا ہے عبیداللہ بن حسن نے کہا ہم اِس غرض سے تمھارے پاس نہین آئے کہ تم ہمارے آبا و اجداد کی باہمی تفصیل بیان کرو بلکہ ہم امیر کی طرف سے سفیر ہو کے آئے ہین اور یہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اِس سفارت کو ادا کرینگے غرض ربیعہ اور ابو حمزہ مین مصالحت تا انقضاے میعاد مقررہ قائم رکھنے کا باہم عہد و پیمان ہو گیا مگر عبدالرحمٰن پہلے ہی قافلے کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ چلا گیا اور اہل مدینہ کو ابو حمزہ کے آنے سے خبردار کر کے اُسکی جنگ پر اُبھار دیا اور روزینہ مین بھی دس دس دراہم کا اضافہ کر دیا پس لشکر کو ابو حمزہ کی جنگ کے لئے مرتب کیا اُسپر عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر

بن عثمان کو مقرر کر کے کوچ کا حکم دیدیا مقام قدید مین جس وقت یہ لشکر پہونچا ابو حمزہ کے سفیر امن حاصل کر کے اہلِ مدینہ کے لشکر مین آئے اور یہ درخواست پیش کی کہ تم ہم سے جنگ نکرو ہم کو اور ہمارے دشمن کو چھوڑ دو ہم اُن سے وہ بنٹ لینگے اہلِ مدینہ نے اُس کو منظور نکیا اس اثنا مین ابو حمزہ بھی مع اپنے ہمراہیون کے مدینے مین آ اُترا یہ لوگ بظاہر آلات حرب سے آراستہ نہ تھے اور نہ اُن کی شکل وصورت سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یہ لوگ لڑینگے مگر جس وقت اہلِ مدینہ کے انکار کا حال معلوم ہوا ابو حمزہ کے ہمراہی جھرمٹ باندھ کے نکل پڑے اور نہایت بیرحمی سے قتل کرنا شروع کر دیا تقریبًا سات سو آدمی قبیلۂ قریش کے مارے گئے اِسکی خبر عبد الواحد تک پہونچی تو وہ مدینۂ منورہ چھوڑ کر شام چلا گیا اور ابو حمزہ نصف ماہ صفر سنہ ۱۳۰ھ مین داخل مدینہ ہوا لوگون کو جمع کر کے ممبر پر گیا خطبہ دیا اور علی الاعلان اپنی دعوت کا اظہار کیا وعظ کہا اور اُن لوگون کے اقوال کو رد کیا اور اُنکی راے کی بُرائی بیان کی جو اُسکے معائب بیان کرتے تھے اور ایسے حُسن سلوک اور اخلاق سے پیش آیا کہ کُل اہلِ مدینہ نے بطیب خاطر اُسکی تقریر سُنی کہتا تھا مَنۡ زنی فھو کافر ومن سرق فھو کافر (جس شخص نے زنا کیا وہ کافر ہے اور جس نے چوری کی وہ کافر ہے) تین ماہ تک مدینے مین ٹھہرا رہا بعد ازان اُن لوگون سے رخصت ہو کے شام کی طرف روانہ ہوا اُسکی روانگی سے پیشتر مروان نے خوارج سے جنگ کرنے کو عبد الملک بن محمد بن عطیہ بن ہوازن کو چار ہزار کی جمعیت سے روانہ کر دیا تھا جو رفتہ رفتہ مین پہونچ گیا وادی القری مین خوارج سے مُڈ بھیڑ ہوئی خوارج شکست کھا کے بھاگے ابو حمزہ مارا گیا بقیۃ السیف نے بھاگ کے مدینے مین جان بچائی ابن عطیہ بھی اُن کے تعاقب مین مدینے تک پہونچ گیا ایک ماہ قیام کر کے یمن کی طرف روانہ ہوا عبد اللہ طالب الحق کو اُسکی روانگی کی خبر لگی اُسوقت وہ صنعا مین تھا اُسنے اپنے ہمراہیونکو جمع کر کے بارادۂ جنگ خروج کر دیا طالب الحق اور ابن عطیہ سے لڑائی ہوئی طالب الحق مارا گیا اور ابن عطیہ نے صنعا پر پہونچ کے کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا

Marfat.com

ساتوین عجاردہ یہ عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف منسوب ہین شرح مواقف وکشاف اصطلاحات الفنون وارشاد المسلمین وخطط مقریزی مین اسی طرح لکھا ہے اور ملل ونحل شہرستانی مین عبدالرحمٰن کی جگہ عبدالکریم ہے اور تعریفات سید شریف مین عبداللہ بن عجرد مرقوم ہے اور نفائس الفنون مین عبدالکریم تحریر کیا ہے۔ ان کو عجردیہ[1] بھی کہتے ہین یہ گروہ نجدات کے موافق ہے مگر دو شے مین منفرد ہے ایک یہ کہ اطفال مشرکین دوزخ مین جائینگے دوسرے اطفال سے بری رہنا تا بلوغ وصفائی اسلام واجب ہے اور جب وہ بالغ ہو جائین تو اُن کو اسلام کی دعوت کی جائے اُنکے نزدیک مرد کو اپنی بیٹی نواسی پوتی اور بھائی بہن کی بیٹی نواسی پوتی سے نکاح کرنا جائز ہے[2] اور یہ دس گروہ ہین۔

(۱) **میمونیہ** میمون بن عمران کے اصحاب ہین شرح مواقف کشاف اصطلاحات الفنون ارشاد المسلمین اور تعریفات سید شریف مین اسی طرح ہے اور ملل ونحل مین میمون بن خالد ہے انکا قول یہ ہے کہ خداے تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے گناہ و شر کا ارادہ نہین کرتا جیساکہ معتزلہ کا مذہب ہے اور مشرکون کے اطفال جنت مین داخل ہونگے اور کہتے ہین کہ استطاعت قبل فعل کے ہوتی ہے اور افعال عباد کا اللہ خالق نہین ہے اور یہ اپنے مخالفین کے اموال کو حلال نہین کہتے جب تک کہ مالک مقتول نہو جب مارا جائیگا تو اُسکا مال غنیمت ہو جائیگا۔ اور اُن کے اعتقاد مین سورۂ یوسف قرآن مین سے نہین ہے کیونکہ یہ ایک فحش اور عشقیہ قصہ ہے اُن کے نزدیک ایمان بالغیب باطل ہے اُنکے نزدیک مرد کا اپنی حقیقی پوتیون اور نواسیون اور حقیقی بھتیجیون اور بھانجیون کو نکاح مین لانا جائز ہے۔

(۲) **حمزیہ**۔ حمزہ بن ادرک شامی کے متبع ہین اُسنے خراسان مین عہد خلافت ہارون الرشید مین خروج کیا تھا خراسان مین ہارون کی طرف سے علی بن عیسیٰ بن ماہان گورنر تھا حمزہ بوشنج کی طرف بڑھا عمرویہ بن یزید ازدی حاکم ہرات نے چھ ہزار فوج کے ساتھ اُس سے جنگ کی اور شکست پائی پھر علی نے دس ہزار

[1] لسان العرب مین لکھا ہے عجرد اسم رجل من الحروریۃ والعجاردۃ صنف من الحروریۃ ینسبون الیہ ۱۲ منہ
[2] دیکھو غنیۃ الطالبین ۱۲

فوج اپنے بیٹے حسین کی ماتحتی میں حمزہ سے جنگ کے لئے بھیجی مگر اسپر حمزہ کا ایسا رعب چھایا کہ مقابل نہو سکا علی نے اپنے دوسرے بیٹے عیسیٰ کو اُس فوج کا افسر کر کے جنگ کے لئے متعین کیا مگر اُس فوج کو بھی شکست ہوئی علی نے حمزہ کے مقابلے کے لئے دوبارہ عیسیٰ کو بھیجا باخرز میں حمزہ کے اصحاب سے لڑائی ہوئی حمزہ نیشاپور میں مقیم تھا تمام حمزیہ مارے گئے صرف چالیس آدمی زندہ بچے حمزہ قہستان کی طرف چلا گیا عیسیٰ نے فوجوں کو اوق اور جون کی طرف بھیجا اور یہاں جو حمزیہ دستیاب ہوئے قتل کئے گئے اور اُن دیہات کو تباہ و برباد کیا اور جلا دیا جو حمزہ کو مدد دیتے تھے حاکم زرنج عبداللہ بن عباس نسفی مال لدوا کر علی کے پاس لئے جاتا تھا حمزہ نے اسفرازین میں اُسے گھیر لیا عبداللہ نے ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ حمزہ پسپا ہوا اور حمزہ کے مُنھ پر زخم آیا حمزہ مع اپنے اصحاب کے کروم میں چھپ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد طاہر بن حسین حاکم بوشنج پر یورش کی ایک مکتب میں تیس لڑکے پڑھ رہے تھے اُنکو مع معلم کے مار ڈالا طاہر نے یہ خبر سنکر حمزیہ کی تادیب کے لئے خود چڑھائی کی اور ایک مقام پر اُن کو گھیر کر بڑی سختی سے مروا ڈالا اور تمام مال و اسباب اُنکا ضبط کر لیا۔ الخطط والآثار میں لکھا ہے کہ حمزہ کرمان کے ایک جنگل میں غرق ہوگیا حمزیہ تمام باتوں میں میمونیہ کے ساتھ موافق تھے مگر اطفال مشرکین کو دوزخ میں بتاتے تھے اِس لئے قدریہ نے انکی تکفیر کی اور مسئلہ قدر میں قدریہ کے ساتھ موافق تھے اِس لئے ازارقہ اُنکو کافر کہتے تھے اپنے مخالفین کے غنائم کو حلال نہ جانتے تھے بلکہ حکم کل مال غنیمت کے جلا دینے کا دیتے تھے۔

(۳) شعیبیہ شعیب بن محمد کے پیرو ہیں یہ گروہ میمونیہ کے ساتھ اُنکی ساری باتوں میں موافق ہے مگر یہ کہتے ہیں کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ ہے کیونکہ میمونیہ اس بارے میں قدریہ کی طرف مائل ہیں[لہ] نفائس الفنون میں لکھا ہے کہ شعیب میمون کے ساتھ رہتا تھا جب وہ قدر کا قائل ہوا تو اُس نے اُس سے تبرا کی۔

(۴) حازمیہ۔ اصحاب حازم بن عاصم۔ شہرستانی کی ملل ونحل میں حازم کے باپ کا نام علی لکھا ہے اور شرح مواقف۔ کشاف اصطلاحات الفنون اور ارشاد المسلمین میں

لہ شعیبیہ وھو شعیب بن محمد وھو کالمیمونیۃ الا فی القدر ۱۲ از توضیحات شیخ ابو زہرہ مصری

Marfat.com

حازم بن عاصم ہے حازمیہ شعیبیہ کے ساتھ موافق ہین مگر علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین متوقف ہین اور تصریح اُنکی بریت کی نہین کرتے جس طرح کہ دوسرون کی بریت کی تصریح کرتے ہین اور اُنکا قول مسئلہ قدر ومشیت مین مثل قول اہلِ سُنت کے ہے ولایت وعداوت مین مخالف خوارج کے ہین کہ اللہ ہمیشہ محب اپنے اولیا کا اور دشمن اپنے اعدا کا ہے اُن کے نزدیک ایمان فرض مجہول ہین اُس کے لئے کوئی دلیل قاطع نہین ہے۔

(۵) **خلفیہ** خلف خارجی کی طرف منسوب ہین یہ لوگ کرمان ومکران کی طرف رہتے تھے اُن کا اعتقاد یہ ہے کہ خیر وشر دونون اللہ کی طرف سے ہین اور کہتے ہین کہ اطفال مشرکین دوزخ مین رہین گے بلا اِسکے کہ اُنھون نے کوئی عمل وشرک کیا ہے اُنکے نزدیک تارک غزا کا کافر ہے۔

(۶) **اطرافیہ** غالب بن شادل سجستانی کے متبع ہین یہ گروہ حمزیہ کے موافق ہے مگر اِس بات مین منفرد ہے کہ اطراف ملک کے رہنے والے جن احکام شرعی سے واقف نہ ہونگے وہ اُسمین معذور ہین ایسے احکام کی عدم تعمیل سے اُنپر مواخذہ نہین ہوتا اور اُن لوگون کے بہت سے عقائد اہلِ سُنت وجماعت کے بھی موافق ہین اور مسئلہ قدر مین قدریہ کے مخالف ہین اور اہلِ سنت وجماعت کے موافق اور وہ واجبات عقلی ثابت کرتے ہین۔

(۷) **معلومیہ** یہ اپنے مقالات مین حازمیہ کے موافق ہین مگر دو مسئلون مین باہم متبائن ہین ایک یہ کہ جسنے اللہ کو مع جمیع اسماء وصفات کے نہ پہچانا وہ کافر ہے مومن نہین دوسرے قدر ومشیت مین موافق اہلِ سُنت کے ہین۔

(۸) **مجہولیہ** - یہ بھی تمام عقائد مین حازمیہ کے موافق ہین مگر یہ کہتے ہین کہ اللہ کو بعض اسماء وصفات کے ساتھ جاننا بھی مؤمن ہونے کے لئے کافی ہے اور مسئلۂ قدر ومشیت مین موافق قدریہ کے ہین۔

(۹) **صلتیہ** یہ عثمان بن ابی الصلت کے متبع ہین اور بقولے عثمان بن صلت[۱]

[۱] مجمع نوبات وارشاد السلمین وتفاسیر اتقن البیان وشرح مواقف کی عبارات سے الصلتیہ ہو عثمان بن ابی الصلت و قبل الصلت بن ابی الصلت ابن الصامت ۱۲ منہ

Marfat.com

بن صامت کے اور بقولے صلت بن صامت کے اور بروایتے صلت بن ابی صامت کے اصحاب ہین یہ گروہ عقائد مین عجاردہ کے موافق ہے اور اِس قول مین منفرد ہے کہ جو اسلام لائے گا ہم اُسکے دوستدار ہین لیکن اُسکے اطفال سے ہم بری ہین اِس لئے کہ اطفال کے لئے اسلام نہین ہے جبتک کہ بالغ نہون بلوغ کے بعد اُنکو اسلام کی طرف دعوت کرنا چاہئے اور بعض صلتیہ سے یہ منقول ہے کہ اطفال خواہ مسلمانون کے ہون یا مشرکون کے اُن کے ساتھ عموماً نہ دوستی ہے نہ دشمنی جب تک کہ بالغ نہون بلوغ کے بعد اُن کو دعوت اِسلام کرنا چاہئے۔

(۱۰) **ثعالبہ یا ثعلبیہ** یہ ثعلبہ بن عامر کی طرف منسوب ہین یہ عبدالرحمٰن بن عجرد کے موافق تھے مگر اس بات مین مختلف ہوگئے کہ اطفال کے متولی و دوستدار رہنا چاہئے جب تک کہ وہ بلوغ کو پہونچین پس اگر بعد بلوغ کے وہ انکار حق کرین تو اُن سے عداوت رکھنا چاہئے اور اُن سے یہ بھی منقول ہے کہ اطفال سے نہ دوستی رکھنے کا حکم ہے نہ دشمنی جب تک کہ بالغ نہون اور اُنکا ایک قول یہ ہے کہ غلام سے مال کی زکوٰۃ لینا چاہئے اور جب اُسکے پاس مال نہو تو اُسکو زکوٰۃ دینا بھی چاہیے۔ انکا قول ہے کہ ہر کام اللہ کی مشیت سے ہے نہ اُسکی قضا و قدر سے اور بوجہ اختلاف باہمی کے ثعالبہ کے پانچ فرقے ہوگئے ہین اور اُن مین ہر ایک فرقے نے دوسرے کی تکفیر کی ہے۔

(**الف**) **اخنسیہ** (خاے معجمہ سے) یہ اخنس بن قیس کے متبع ہین اور عقائد مین ثعالبہ کے موافق مگر کئی ایک باتون مین اُسنے خلاف کیا ہے چنانچہ کہتے ہین کہ اگر کوئی ایسے شہر مین رہے جہان بوجہ خوف کفار کے اپنے دین اسلام کو ظاہر نہ کرسکے تو وہ مومن نہین بلکہ کفر و ایمان مین متوقف سمجھا جاے گا اور اُنکا قول یہ ہے کہ ہم متوقف ہین اُن سب لوگون مین جو دار تقیہ مین رہتے ہین مگر جس کو ہم مومن پہچانین گے اُسکو دوست رکھین گے اور جس سے کفر کو دیکھین گے اُس سے بیزار رہنگے ہمکو جائز نہین کہ ہم کسی اپنے مخالف سے ابتدا بہ قتال کرین اور اُسکا مال چرائین اور مومن عورت کا نکاح اُنکے ہم قوم مشرک کے ساتھ اُنکی راے مین جائز ہے۔

له دیکھو کشف اصطلاحات الفنون ۱۲ منہ ؎ دیکھو شرح مواقف و از ایں جملہ کشاف اصطلاحات الفنون ۱۲ ؎ ملل و نحل ۱۲ منہ ... صلتیہ متبع ہین عثمان بن صلت یا صلت بن ابی صامت کے ۱۲ منہ

Marfat.com

(ب) معبدیہ یہ معبد بن عبدالرحمن کے اصحاب ہین اُن کے نزدیک مومن عورت کا نکاح ہم قوم مشرک مرد کے ساتھ ناجائز ہے اور کہتے ہین کہ نہ غلام سے زکوۃ لینا چاہئے اور نہ اُس کو دینا چاہئے۔

(ج) رشیدیہ۔ رشید طوسی کے یار ہین انکو عُشریہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ ثعالبہ نے کہا کہ جس زراعت کو نہر اور کول وغیرہ سے پانی لگے اُسکا حاصل نصف عشر یعنی بیسوان حصہ لینا چاہئے مگر زیاد بن عبدالرحمن نے اُسنے کہا نہین بلکہ اُسمین عشر یعنی دسوان حصہ واجب ہے مگر جو شخص یہ کہے کہ بیسوان حصہ لو تو اُس سے بھی بیزاری ضرور نہین اُسپر رشید نے کہا کہ جب یہ ٹھہرا کہ ایسے شخص سے بیزاری ضرور نہین تو ہم اُسی کے مطابق عمل کرینگے جیساکہ اُنھون نے کہا پس اِس کام مین دو فرقے بن گئے۔

(د) شیبانیہ۔ شرح مواقف مین میر سید شریف نے اور تعریفات مین شیخ ابونصر نے کہا ہے کہ یہ لوگ شیبان بن سلمہ کے متبع ہین۔ خبیۃ الاکوان اور الخطط والآثار مین لکھا ہے کہ اُسنے ایام ابومسلم خراسانی مین خروج کیا تھا ابومسلم لوگون کو حلقۂ اطاعت خلفاے عباسیہ مین لاتا تھا یہ اُسکی اور علی بن کرمانی کی مدد اور معاونت بمقابلہ نصر بن سیار کے کرتا اِسلئے ثعالبہ اِس سے بیزار ہوگئے تھے جب شیبان مارا گیا تو بعض لوگ کہنے لگے کہ اُسنے توبہ کرلی تھی ثعالبہ نے جواب دیا کہ اُسکی توبہ نامقبول ہے کہ اُس نے ہمارے موافقین فی المذہب کو قتل کیا اور اُنکا مال واسباب چھین لیا اور توبہ قتل مسلمان کے بعد مقبول نہین جب تک قصاص جاری نہو اور مال نہ پھیراجائے یا اُسکو بخشدیا جائے سب سے پہلے اُسی نے تشبیہ کا قول ظاہر کیا اور اُس کا اعتقاد یہ ہے کہ بندے کو کچھ اختیار نہین اُسکے سارے افعال اللہ تعالیٰ کے مخلوق ہین۔

یاد رکھو کہ جب ضحاک خارجی کا جانشین ابن خیبری جس کا بیان آگے آتا ہے مارا گیا تو خوارج نے شیبان حروری کے ہاتھ پر بیعت کرلی ابن خلدون نے لکھا ہے کہ اِس کے باپ کا نام عبدالعزیز یشکری تھا ابوالدلف اُسکی کنیت تھی مروان کی فوجون سے اُسکی ایک مدت تک لڑائی جاری رہی اکثر خوارج شیبان کی ہمراہی سے علیحدہ

Marfat.com

ہو کے اپنے اپنے شہروں کو واپس چلے گئے شیبان بقیہ خوارج کو بایمائے سلیمان بن ہشام موصل کو لے گیا وہاں سے شکستین کھا کے خراسان کو چلا گیا یہ وہ وقت تھا کہ ابو مسلم نے علانیہ خراسان مین خلافت عباسیہ کا اظہار کر دیا تھا نصر بن سیار اور علی بن جدیع کرمانی بن علی اور حرث بن شریح مین باہم نزاع ہو رہی تھی شیبان نے بھی ابن کرمانی سے جنگ نصر پر ساز کر لیا نصر نے شیبان کے پاس کہلا بھیجا کہ آؤ ہم اور تم صلح کر کے ابو مسلم سے جنگ کرین اور اگر یہ منظور نہو تو سردست ہم سے جنگ موقوف کر دو یہانتک کہ ہم اُس سے نبٹ لین بعد ازان جو جھگڑا ہمارے اور تمہارے درمیان پڑا ہے اُسکو طے کر لینگے شیبان خارجی ان امور کو منظور کرنے مین پس و پیش کر ہی رہا تھا کہ ابو مسلم کو اس پیام کی اطلاع ہو گئی فوراً ایک خفیہ پیام علی بن کرمانی کے پاس بھیجا کہ دیکھو شیبان خارجی کو نصر سے صلح نکرنے دینا ہم کو معلوم ہے کہ تم اُسکے ساتھ اُسکی ہمدردی کی وجہ سے نہین ہو تم اپنے باپ کا بدلہ لے رہے ہو اگر صلح ہو جائیگی تو یہ مقصود فوت ہو جائیگا ابن کرمانی اُس دم بھی مین آ کے شیبان خارجی کے پاس گیا اور اُسکی ثنا و صفت کر کے نصر سے صلح نکرنے پر آمادہ کر دیا جب ابو مسلم نے ہرات پر قبضہ کر لیا یحییٰ بن نعیم بن ہبیرہ شیبانی یہ سُنکے ابن کرمانی اور شیبان کے پاس گیا اور اُنکو نصر سے مصالحت کرنے کی ہدایت کی اور یہ فقرہ دیا کہ اگر تمنے نصر سے مصالحت کر لی تو یہ یاد رکھو کہ ابو مسلم اُس سے بھڑ جائے گا اور تم سے متعرض نہو گا کیونکہ خراسان مضر کے قبضہ مین ہے اور اگر تم نے نصر سے مصالحت نکی تو ابو مسلم اُس سے مصالحت کر کے تم سے صف آرائی کرے گا میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نصر ہی کو آگے بڑھا دو شیبان خارجی کے ذہن مین یہ باتین مرتسم ہو گئین نصر کے پاس صلح کا پیام بھیجدیا نصر تو اسکا منتظر ہی تھا منظور کر لیا ابو مسلم کو اس سے آگاہی ہو گئی تو اُسنے نصر و شیبان مین نفاق پیدا کرنے کی غرض سے کہلا بھیجا کہ تین ماہ کی میعاد بہت ہوتی ہے تمنے نصر سے اتنی بڑی مدت کیون مقرر کی ابن کرمانی بولا مین نے نصر سے مصالحت نہین کی مصالحت کی ہر تو شیبان نے کی ہے مین تو اپنے باپ کا عوض لینا چاہتا ہون شیبان سے اُسکا کچھ جواب ندیا اور ابن کرمانی نے

Marfat.com

دوبارہ لڑائی کا دروازہ کھولدیا شیبان خارجی نے یہ کہکے کہ ہین بدعہدی نکرونگا اسکا ساتھ ندیا بالآخر نصر کو ہزیمت ہوئی اور وہ بھاگ کر نیشا پور کو چلا گیا اور ابو مسلم کی حکومت کو خراسان ہین ایک گونہ اِستقلال حاصل ہوگیا اُس وقت اُسنے شیبان سے کہلا بھیجا کہ تم خلیفہ سفاح کی خلافت کی بیعت کرلو اگر بیعت کرنا نہین چاہتے تو یہانسے کوچ کر جاؤ شیبان نے یہ سُنکے ابن کرمانی سے امداد طلب کی اُسنے انکار کر دیا تب شیبان سرخس چلا گیا ایک گروہ بکر بن وائل کا مجتمع ہوگیا ابو مسلم کو اُسکی اطلاع ہوئی تو اُسنے شیبان کے پاس کہلا بھیجا کہ تم اِس فعل سے باز آؤ شیبان نے قاصدونکو قید کرلیا ابو مسلم نے بسام بن ابراہیم بنی لیث کے آزاد غلام کو جسکی کنیت ابو وردھی شیبان خارجی پر حملہ کرنے کو لکھ بھیجا غرض بسام اور شیبان ہین لڑائی ہوئی شیبان شہر ہین بھاگ آیا بسام نے اُس کا تعاقب کیا بکر بن وائل نے ان قاصدون کو قتل کر دیا جنکو ابو مسلم نے شیبان کے پاس پیام لے کے بھیجا تھا اور بسام نے شیبان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا اور بعض کہتے ہین کہ ابو مسلم نے اپنے پاس سے ایک لشکر جنگ شیبان پر بھیجا تھا۔

(۵) مکرمیہ - یہ مکرم بن عبداللہ عجلی کی طرف منسوب ہین اُسکا قول یہ تھا کہ تارک نماز کافر ہے اُسکا کفر کچھ ترک نماز کے سبب سے نہین ہے بلکہ اِس لئے کہ وہ اللہ سے جاہل ہے اگر وہ جانتا کہ اللہ میرے پوشیدہ اور علانیہ حالات سے مطلع ہے اور طاعت اُسکی بہتر ہے اور نافرمانی بُری ہے تو وہ کبھی نماز کو ترک نکرتا یہی قول اُسکا تمام کبائر ہین تھا یعنی مرتکب اُنکا اللہ سے جاہل ہونے کی وجہ سے کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کی دشمنی اور دوستی اُسکے بندون کے ساتھ وقت موت کے معتبر ہے پس جو شخص مرتے وقت مومن مرا وہ اللہ کا دوست ہے اور جو کافر مرا وہ دشمن ہے اور اُن اعمال کا اعتبار نہین جو موت سے قبل کئے جائین اسلئے کہ دوامی طور پر اُنکا وثوق نہین کیونکہ کبھی آدمی سے ادا ہوتے ہین اور کبھی فوت بھی ہو جاتے ہین کہتا تھا یہی حال ہماری دوستی اور دشمنی کا ہے پس جو شخص مرتے وقت مومن دُنیا سے گذرا وہ دوست ہے اور جو کافر اُٹھا وہ دشمن ہے۔

آٹھوین ضحاکیہ الخطط والآثار مین مقریزی نے اِس فرقے کو سب فرقون سے علیٰحدہ لکھا ہے مگر اُسکے اُن عقائد کا حال نہین لکھا جن کی وجہ سے اُن کو علیٰحدہ مانا ہے بہرصورت یہ فرقہ ضحاک بن قیس خارجی کا پیرو ہے اُسنے مروان بن محمد کے زمانے مین کوفے مین خروج کیا تھا اور اپنا لقب امیرالمؤمنین رکھا تھا اور کوفے پر قابض ہوگیا تھا۔ مجالس المومنین مین مذکور ہے کہ جب اس ضحاک نے لوگونکو اپنے مذہب کی طرف دعوت دینا شروع کی تو مؤمن الطاق ایک دن اُسکے پاس گئے اور کہا مین ایک شخص ہون اپنے دین سے بخوبی واقفیت رکھتا ہون مین نے تمھارے عدل انصاف کی بہت شہرت سُنی ہے اسلئے مین چاہتا ہون کہ تمھاری صحبت مین رہا کرون ضحاک اِس بات سے خوش ہوا پھر مومن الطاق نے اُس سے کہا کہ تمکو حضرت علیؑ سے کیون بغض ہے اُسنے جواب دیا کہ اُنھون نے دین مین ثالث کا تقرر قبول کیا اور جو شخص دین الٰہی مین ثالثی جائز رکھے اُس سے دشمنی رکھنا اور جنگ کرنا حلال ہے مومن الطاق نے کہا کہ تم مجھے اپنے دین کے اصول سے آگاہ کرو تاکہ مین تمھارے ساتھ مناظرہ کرون اور جب تمھاری حجت مجھپر غالب آجائے تو مین تمھاری اتباع اختیار کرون اور مناسب یہ ہے کہ صواب وخطا کے امتیاز کے لئے دونون طرف سے ایک آدمی ثالث مقرر ہوجاتا ہے جو یہ بات بتائے کہ یہ شخص مصیب ہے یہ مخطی ہے ضحاک نے اپنے یارون مین سے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ شخص علم وفضل مین پایہ رکھتا ہے یہ دونون کے درمیان مین ثالث ہے مومن الطاق نے کہا کہ تم اُس شخص کو اُس دین مین جس مین تم سے مناظرہ کرنا چاہتا ہون ثالث مقرر کرتے ہو ضحاک نے کہا ہان مومن الطاق نے اُس کے متبعون سے کہا کہ تمھارے سردار نے دین الٰہی مین ثالث مقرر کیا تم جانو اصحاب ضحاک نے یہ بات سنتے ہی اتنا مارا کہ وہ مرگیا انتہی یہ بیان قاضی نوراللہ صاحب کا صحیح نہین تحقیق یہ ہے کہ ضحاک خارجی امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور تلوار دکھا کر کہا توبہ کرو اُنھون نے پوچھا کس بات سے ضحاک نے کہا تمھارا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہ کے معاملے مین ثالثی مان لی تھی حالانکہ جب وہ حق پر تھے تو ثالثی ماننے

Marfat.com

کے کیا معنے امام صاحب نے کہا کہ اگر میرا قتل مقصود ہے تو اور بات ہے ورنہ اگر تحقیق حق منظور ہے تو مجھکو تقریر کی اجازت دو ضحاک نے کہا کہ مین بھی مناظرہ ہی چاہتا ہون امام صاحب نے کہا کہ اگر بحث آپس مین نہ طے ہو تو کیا علاج ضحاک نے کہا کہ ہم دونون ایک شخص کو منصف قرار دیدین چنانچہ ضحاک ہی کے ساتھیون مین سے ایک شخص انتخاب کیا گیا کہ دونون فریق کی صحت غلطی کا تصفیہ کرے امام صاحب نے فرمایا کہ یہی تو حضرت علیؓ نے بھی کیا تھا پھر اُنپر کیا الزام ضحاک دم بخود ہو گیا اور چپکا اُٹھکر چلا گیا[۱]

تاریخ کامل و ابن خلدون وغیرہ مین لکھا ہے کہ ۱۲۷ھ ہجری مین ضحاک بن قیس شیبانی نے کہ بنی بکر بن وائل کے خاندان سے تھا مروان حمار پر خروج کیا اور عراق کی طرف بڑھا سبب اسکا یہ تھا کہ جب ولید بن یزید بن عبد الملک مارا گیا تو مقام حروراء مین ایک خارجی نے خروج کیا جسکا نام سعید بن بہدل شیبانی تھا اور اُسنے سُنا کہ عراق کی رعایا مین بڑا اختلاف اور شورش ہے تو عراق کی تسخیر کے ارادے سے اُدھر چلا اور راستے مین مرگیا اور اُسنے ضحاک کو اپنا قائم مقام کردیا یہ بھی حرورا کا باشندہ تھا تمام شراۃ نے اُس سے بیعت کرلی اور ضحاک شہر موصل کو گیا پھر یہان سے شہر زور مین آیا جو فرقہ صفریہ کے فسادات کا مرکز ہو رہا تھا تو اُسنے یہان فتوحات حاصل کرنے کا ارادہ کیا چار ہزار یا اُس سے کچھ زیادہ آدمی صفریہ مین سے اُسکے پاس مجتمع ہو گئے جب ضحاک نے یہ سُنا کہ عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز اور نضر بن سعید حرشی مین لڑائی ہو رہی ہے تو عراق کا رخ کیا عبد اللہ اور نضر نے خط و کتابت کرکے ضحاک سے مقابلہ کرنے کے لئے سازش کرلی اور دونون نے متفق ہو کے کوفے مین لشکر مرتب کیا ضحاک نے قریب کوفہ پہونچ کے نخیلہ مین پڑاؤ کیا عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز اور نضر مقابلے پر آئے لڑائی شروع ہوئی صبح سے عصر کے وقت تک شدت سے لڑائی ہوتی رہی قریب مغرب عبد اللہ اور نضر کو ہزیمت ہوئی خوارج نے انکے مورچے تک انکا تعاقب کیا دوسرے دن صبح ہوتے ہی پھر لڑائی چھڑ گئی اور یہی واقعہ پیش آیا تیسرے دن کی لڑائی مین اکثر سرداران لشکر میدان جنگ سے

منھ چھپا کے بھاگ گئے ازان جملہ نضر بن سعید حریشی منصور بن جمہور اور اسماعیل برادر خالد قسری وغیرہ تھے مجبور ہو کے عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز بھی واسط چلا آیا اور ضحاک نے کوفے پر قبضہ کر لیا جونہی عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز واسط مین وارد ہوا نضر سے لڑائی چھڑ گئی ضحاک یہ خبر پا کر دوڑ پڑا عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز اور نضر نے گھبرا کے موافقت کر لی منصور بن جمہور اپنے گروہ سے علیحدہ ہو کے ضحاک و خوارج سے آملا اور اُسکی بیعت کر لی بعد ازان عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز بھی خوارج مین چلا آیا ضحاک کے پیچھے نماز ادا کی اور اُسکے ہاتھ پر بیعت کر لی اُسکے ساتھ سلیمان بن ہشام بھی تھا یہ مصالحت اس غرض سے کی گئی تھی کہ خوارج اُسکو چھوڑ کے مروان سے مصروف بہ جنگ ہو جائین چنانچہ سلیمان نے ضحاک کو جنگ مروان پر اُبھارا اور شیبان حروری [illegible] سے عقد کر لیا یہ وہ زمانہ تھا کہ ضحاک نضر پر محاصرہ ڈالے تھا مصالحت کر کے [illegible] کوفے مین واپس آیا اور اہل موصل سے سازش کر کے موصل کی طرف [illegible] مین مروان کی جانب سے قطران بن اکمہ شیبانی والی شہر تھا اہل شہر [illegible] کے دروازے کھولدئے ضحاک گھس پڑا قطران مع اپنے ہمراہیون کے مقابلے پر آیا لڑائی ہوئی آدمی قلیل تھے سب کے سب مارے گئے ضحاک نے موصل اور اُسکے مضافات پر قبضہ کر لیا اس واقعہ کی خبر مروان کو اُس وقت پہونچی جبکہ وہ حمص کا محاصرہ کئے ہوئے تھا اپنے بیٹے عبداللہ کو نصیبین کی جانب روانہ ہونے کو لکھ دیا تا کہ ضحاک کو [illegible] مابین حائل ہونے سے روک دے چنانچہ عبداللہ آٹھ ہزار سوارون کی جمعیت [illegible] کی جانب روانہ ہوا اور ضحاک کے پہونچنے سے پہلے نصیبین مین پہونچ گیا ضحاک نے اُسپر محاصرہ ڈالدیا اُسوقت اُسکے ہمراہ ایک لاکھ قوم تھی مروان تک یہ خبر پہونچی تو [illegible] نصیبین کے بچانے کی غرض سے ضحاک کی طرف روانہ ہوا اطراف کفر توثا مین [illegible] صبح سے شام تک جنگ ہوا کی بعد مغرب کے ضحاک نے چھ ہزار کی جمعیت سے پیادہ پا ہو کے میدان جنگ کا راستہ لیا اور اس بے جگری سے لڑے کہ قریب عشا اسکے سب مارے گئے ضحاک کی نعش مقتولین مین چھپ گئی تھی بہت تلاش کے بعد دستیاب ہوئی

Marfat.com

ضحاک کے مارے جانے کے بعد اُسکے اصحاب نے ابن خیبری سے جو ضحاک کے لشکر کا ایک سپہ سالار تھا بیعت کر لی اور مروان کے ساتھ میدان جنگ مین مصروف جدال وقتال ہوگئے قریب دوپہر کے مروان شکست کھاکے بھاگ کھڑا ہوا خوارج نے اُس کے خیمے تک پہونچ کے خیمے کی طنابین کاٹ دین خیبری اُسکے فرش پر بیٹھ گیا اُسکے دونون بازو دونپر لشکر بدستور لڑ رہے تھے لشکر مروان نے خیبری کے ساتھ جمعیت کم دیکھکر مروان کے خیمہ گاہ مین اُنکا محاصرہ کر لیا لشکریون کے غلام اور اہل خدمت خیمون کی چوبین لیکے جُٹ گئے اُن سبھون کو بات کی بات مین فرش کر دیا انھین لوگون مین ابن خیبری بھی تھا باقی جو رہے وہ بھاگ کھڑے ہوئے مروان اُس خوشخبری کو سُن کے تقریبًا چھ میل سے اپنے خرگاہ مین واپس آیا خوارج نے بھی ڈٹ کے شیبان حروری کے ہاتھ پر بیعت کر لی جسکے فرقۂ شیبانیہ کا حال ثعالبہ کے ضمن مین مذکور ہو چکا۔

نوین شبیبیہ۔ یہ فرقہ منسوب ہے طرف شبیب خارجی بن یزید بن نعیم شیبانی کے یہ شخص صالح بن مسرح کے ہمراہ رہتا تھا جو فرقہ صفریہ کا ایک سرغنہ تھا جب مقام موصل وصرصر کے درمیان صالح مارا گیا تو خوارج نے شبیب کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور بعض کہتے ہین کہ خود صالح نے وفات کے وقت شبیب کے لئے وصیت کردی تھی یہ شخص نہایت شجاع تھا عراق مین اُسوقت حجاج بن یوسف ثقفی حکمران تھا اُسنے حرث بن عمیرہ بن ذی الشعار کو اُس سے جنگ کے لئے مقرر کر رکھا تھا جسکے مقابلے مین صالح مارا گیا تھا مگر شبیب حرث کو شکست دیکر اُسکا مال واسباب لوٹتا ہوا موصل کی جانب چلا گیا اور ملک موصل مین پہونچ کے سلامہ بن سنان تمیمی سے ملاقات کی اور اُسکو خروج کرنے پر اُبھارا اُسنے یہ شرط لگائی کہ تیس ۳۰ سوارون کو منتخب کر کے میرے ہمراہ بنوغزہ پر حملہ آور ہو اور اُن سے میرے بھائی کے خون کا بدلہ لو شبیب نے یہ شرط منظور کر لی بنوغزہ پر چڑھ گیا اور نہایت سختی و بیرحمی سے یکے بعد دیگرے اکثر بنوغزہ کو قتل کیا بعدازان ستر آدمیون کے ساتھ داران پہونچا بنوشیبان کا ایک گروہ جو تعداد آ تین ہزار کا تھا بھاگ کھڑا ہوا اور اُنکو مطیع کر کے اُنہی مین سے ایک منتخب گروہ کے ساتھ آذربیجان کا

قصد کیا حجاج کے حکم سے سفیان بن ابی العالیہ شبیب کی جنگ کے لئے آیا مقام خانقین مین مڈبھیڑ ہوگئی اور سفیان شکست پاکر بھاگ گیا شبیب مداین ہوتا ہوا نہروان پہونچا اور اپنے ہمراہیون کے حق مین دعاے خیر کر کے قیام کر دیا سورہ بن الحر نے اِس مقام پر شبیب پر شبخون مارا لیکن شبیب کے ہمراہیون کے ہوشیار رہنے کی وجہ سے اپنے ارادے مین کامیاب نہوا اور خود ہزیمت اُٹھا کے مداین کی جانب بھاگا شبیب نے تعاقب کیا مگر شبیب مدائن کو فتح نکر سکا تکریت کو چلا گیا اِس ناکامی کے بعد حجاج نے عثمان بن سعید بن شرحبیل کندی ملقب بہ جزل کو چار ہزار فوج کے ساتھ جنگ شبیب پر روانہ کیا شبیب کے دل مین جزل کی جوہر دی جنگ آوری اور مردانگی سے خوف پیدا ہوا ایک مقام سے دوسرے مقام پر بلا ترتیب لشکر بھاگتا پھرتا تھا اُسکے ہمراہیون کی تعداد ایک سو ساٹھ سے زیادہ نہ تھی پھر حجاج نے سعید بن مجالد کو لشکر جزل کا امیر مقرر کر کے روانہ کر دیا سعید نے قطیطیا مین شبیب سے لڑائی کی سعید مارا گیا اور اُسکی سپاہ بھاگ نکلی مگر جزل نے اپنے پرزور حملون سے شبیب کو پسپا کر دیا شبیب اِس ہزیمت کے بعد کرخ چلا گیا اور بقصد بازار بغداد دجلہ عبور کیا اور امن حاصل کر کے بازار بغداد مین گیا اور جن جن چیزون کی ضرورت تھی اُن کو خرید کے کوفے کے جانب روانہ ہوگیا حجاج نے یہ سُن کے سوید بن عبدالرحمن سعدی کو دو ہزار کی جمعیت سے شبیب کے مقابلے پر مامور کیا شبیب نے کوفے کو چھوڑ کے حیرہ کا راستہ اختیار کر لیا شبیب دوسرے مقامات کو ہو کے پھر کوفے کو لوٹا حجاج بھی دو منزلیان کرتا ہوا کوفہ پہونچ گیا اور شبیب بھی بازار کوفہ مین داخل ہوگیا اور اُسی وقت خوارج نے مسجد اعظم پر حملہ کر دیا چند صالحین کو بحالت نماز قتل کیا اور پھر شور وغل مچاتے ہوئے مسجد بنی ذہل مین پہونچے اور ذہل بن حرث کو نماز پڑھنے کی حالت مین قتل کر کے کوفے سے نکل کھڑے ہوئے اتفاق سے نضر بن قعقاع ذہلی آگیا جب اُسنے شبیب کو دیکھا تو بے ساختہ بول اُٹھا السلام علیک یا ایہا الامیر شبیب نے کہا تجھپر تف ہو امیر المومنین کیون نہین کہتا نضر نے کہا بہتر یہی کہونگا پھر شبیب اس وجہ سے

Marfat.com

کہ نضر کی مان ناجیہ ہانی بن قبیصہ شیبانی کی بیٹی تھی اپنے مذہب کی تعلیم دینے کے قصد سے مخاطب ہوکے بولا اے نضر لاحکم الا للہ نضر یہ سمجھ کے کہ یہ خارجی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا اُٹھا شبیب کے ہمراہی یہ سنتے ہی اُس پر ٹوٹ پڑے اور بات کی بات مین قتل کرڈالا شبیب نے قادسیہ کی راہ اختیار کی حجاج نے یہ خبر پاکر اپنے سربرآوردہ اور چُنے ہوئے سوار دو ہزار آٹھ سو آدمیون کو منتخب کرکے ذخر بن قیس کی ماتحتی مین شبیب کے تعاقب پر روانہ کیا شبیب نے ایک مقام پر اُن کو شکست دی ذخر زخمی ہوکر کوفہ کو چلا گیا ذخر کی ہزیمت کے بعد شبیب نے کوفے کا قصد کیا حجاج نے یہ سُنکے لشکر کوفہ کو بہ قصد جنگ روانہ کیا شبیب کے ہاتھ سے تمام افسران لشکر کوفہ نے ہزیمت پائی اور موسیٰ بن محمد بن طلحہ مارا گیا شبیب کے ہمراہیون نے کوفہ پر قبضہ کرنے کی رائے دی لیکن شبیب نے کسی مصلحت سے کوفے کا رُخ نکیا اور وہان سے روانہ ہوکر خانیجار مین جا اُترا حجاج نے چھ ہزار سپاہ کوفہ کے ساتھ عثمان بن قطن کو شبیب کی لڑائی پر روانہ کیا عثمان کو ایک طرف سے شبیب نے اور دوسری جانب سے اُسکے سردار سوید بن سلیم نے گھیر کر قتل کرڈالا لشکر بھاگ کھڑا ہوا شبیب نے قتل وغارت سے ہاتھ اُٹھا کے بیعت کی دعوت دی لشکریون نے بیعت کرلی اور آٹھ سو آدمیون کی جمعیت سے مداین کا قصد کیا اہل کوفہ اُسکے مقابلے سے جی چُراتے تھے اِسوجہ سے کہ اُسنے اِن کے لشکر کو پیہم ہزیمت دی تھی اور اُن کے اکثر امرا کو قتل کرڈالا تھا اب حجاج نے عبدالملک سے بھی مدد مانگی جسنے دو ہزار فوج روانہ کی اور حجاج نے عتاب کو لشکر کی سرداری پر مقرر کرکے شبیب سے جنگ کے لئے روانہ کیا اُسوقت عتاب کے ساتھ پچاس ہزار سپاہ تھی شبیب اِسکی آمد کی خبر سُنکے ایک ہزار کی جمعیت سے ساباط مین آگیا نماز ظہر ادا کی بعدازان اپنے لشکر کو مرتب کرکے مغرب کے وقت عتاب کے لشکرگاہ کے قریب آپہونچا چار سو آدمی اُسکے ہمراہیون مین سے اِس سفر مین اُس سے علٰحدہ ہوکے بیٹھ رہے تھے بقیہ چھ سو کے ساتھ نماز مغرب پڑھ کے لشکر مرتب کیا دو سو آدمیون کی جمعیت سے سوید بن سلیم کو میسرہ مین رکھا اور اُسی قدر فوج کو میمنہ مین محلل بن وائل کی

Marfat.com

ماتحتی مین متعین کیا اور خود دو سو کی جمعیت سے قلب مین رہا لڑائی ہوئی عتاب مارا گیا اُسکے مارے جانے کے بعد اُسکے لشکری بھاگنے لگے فتحمند گروہ اپنی تلوارون سے اُنکی جان وتن کا فیصلہ کررہا تھا شبیب نے یہ حالت دیکھ کر قتل وغارت کی ممانعت کردی لوگون سے بیعت کرنے کو کہا سبھون نے بیعت کرلی شب آئی تو موقع پاکے بھاگ گئے خاتمۂ جنگ کے بعد شبیب کا بھائی مصاد مداین سے آگیا دو روز تک میدان معرکہ مین ٹھہرا رہا تیسرے روز کوفہ کی طرف کوچ کردیا اس اثنا مین سفیان بن ابرو کلبی مع لشکر شام کے حجاج سے آملا شبیب نے قریب کوفہ پہونچکے حمام اعین مین پڑاؤ کیا حجاج نے حرث بن معاویہ ثقفی کو ایک ہزار جنگی پولس کے ساتھ مقابلے کی غرض سے بھیجا شبیب نے یہ خبر پاکے نہایت تیزی سے حملہ کرکے حرث کو مارڈالا پھر حجاج کے دو آزاد غلام یکے بعد دیگرے مقابلے کو آئے اور مارے گئے حجاج جھلا کر اہل شام کو ساتھ لیکر خود بقصد جنگ اُٹھ کھڑا ہوا اور اہل شام کے استقلال وثابت قدمی سے شبیب کو ہزیمت ہوئی مصاد برادر شبیب اور اُسکی بیوی غزالہ ماری گئی حجاج نے حبیب بن عبد الرحمٰن حکمی کو تین ہزار سوارون کی جمعیت سے شبیب کے تعاقب پر روانہ کیا حبیب حجاج سے رخصت ہوکے انبار پہونچا تو معلوم ہوا کہ شبیب اسی گرد ونواح مین ہے اسوقت اُسکے اکثر ہمراہی اُس سے جُدا ہوگئے تھے اسوجہ سے کہ حجاج نے عام طور سے امان دینے کا اعلان کردیا تھا اتفاق سے بوقت غروب آفتاب حبیب کے لشکر کے پاس آپہونچا اور پہونچنے کے ساتھ ہی لڑائی کا بازار گرم کردیا یکے بعد دیگرے گروہ سے لڑنے لگا رات کا وقت اور لڑائی کا یہ عالم تھا کہ جو جہان تھا وہین پر کوہ کی طرح استقلال کے ساتھ کھڑا لڑرہا تھا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہوگئے تھے مجبور ہوکے فریقین نے لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا خود بخود لڑنے والون کے ہاتھ لڑنے سے رُک گئے تیس آدمی شبیب کے اور ایک سو آدمی لشکر شام کے معرکۂ کارزار مین کام آئے شبیب مع اپنے بقیہ ہمراہیون کے دجلے کو عبور کرکے سرزمین خوخی کی طرف چلا پھر دوبارہ دجلے کو واسط کے قریب عبور کرکے اہواز وفارس کا راستہ اختیار کیا تاکہ کرمان مین پہونچ کے چندے جنگ وگردش زمانہ سے آرام حاصل

Marfat.com

کرے شبیب نے کرمان مین چندے آرام کرنے کے بعد بقصد جنگ مراجعت کی اہواز مین سفیان بن ابرد کلبی سے جو عبدالملک کے حکم سے لشکر شام کے ساتھ حجاج کی مدد کو آیا تھا مڈ بھیڑ ہوگئی شبیب نے پُل کے ذریعہ سے دجلے کو عبور کیا اور اپنے ہمراہیون کو تین گروہ پر منقسم کر کے پیہم تین حملے کیے لیکن سفیان اور لشکر شام نے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کی نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرتے رہے اور موقع پا کے خود بھی حملہ کر دیتے تھے بالآخر خوارج نے گھبرا کے بہ قصد عبور پُل کا رُخ کیا شبیب ایک سو کی جمعیت سے میدان جنگ مین ٹھہرا ہوا لڑتا رہا جب شام ہوگئی اور رات نے اپنے سیاہ دامان سے آفتاب عالمتاب کو چھپا لیا تو شبیب اور اُسکے حریف خود بہ خود جنگ سے دستکش ہوگئے شبیب نے اِس موقع کو مغتنمات سے شمار کر کے مراجعت کی پل کی طرف آیا اُسکے ہمراہی آگے آگے تھے اور یہ سب کے پیچھے آہستہ آہستہ چلا آرہا تھا گھوڑے پر سوار تھا پل کو عبور کرنے لگا ایک گھوڑی آگے آگے جارہی تھی گھوڑا اُسکا اُس گھوڑی کی وجہ سے بگڑا یہ اُسکی پشت سے علیحدہ ہو کر دریا مین گر پڑا اُسوقت اُسکے مُنھ سے یہ کلام نکلا لیقضی اللہ امرا کان مفعولا اور غوطہ کھایا جب پانی کی سطح پر پھر آیا تو کہا ذلک تقدیر العزیز العلیم اور غرق ہوگیا لاش اُسکی پانی سے نکالکر سفیان کے پاس لے گئے چاک کرا کر دل نکالا تو مثل سنگ کے سخت نکلا جب اُسکی مان سے بیان کیا گیا کہ شبیب مارا گیا تو اُسنے یقین نکیا جب کہا کہ وہ ڈوب گیا ہے تو اِس بات کا یقین کر لیا کہنے لگی کہ جب وہ پیدا ہوا تھا تو مین نے دیکھا تھا کہ میرے شکم سے آگ کا شعلہ نکل رہا ہے سمجھ گئی کہ اسے کوئی چیز نہین بجھا سکتی سوائے پانی کے یہ واقعہ ۷۷ھ کا ہے۔

خُطط مُقریزی اور خبیتہ الاکوان اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین لکھا ہے کہ شبیب کا فرقہ اُنھین فرقہاے خوارج کے ساتھ عقائد مین موافق ہے لیکن اُن سے اس بات مین منفرد ہے کہ عورت کی امامت و خلافت کو جائز بتاتا تھا اس شبیب نے اپنی مان غزالہ نام کو اپنا خلیفہ کیا تھا اُسنے کوفے مین داخل ہو کر خطبہ پڑھا اور نماز صبح مسجد جامع مین جا کر ادا کی پہلی رکعت مین سورۂ بقرہ دوسری رکعت مین سورۂ آل عمران پڑھی مگر مجھے

Marfat.com

اس کلام مین نظر ہے اسلئے کہ یہ قول کتب تواریخ کے خلاف ہے صحیح یہ ہے کہ غزالہ شبیب کی منکوحہ تھی اور اُسنے جامع مسجد کوفہ مین دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر کی تھی جس مین سورۂ بقرہ و آل عمران پڑھی جب شبیب نے کوفہ کے قریب پہونچ کے حمام اعین مین پڑاو کیا اور یہان حرث بن معاویہ ثقفی کو شکست دیکر حمام اعین سے بھی کوچ کر کے کوفہ کے قریب مقام سنجہ مین چلا آیا تو شبیب شب کے وقت کوفے مین داخل ہوا اور اُسکی زوجہ نے ایفاے نذر کی۔ بعدازان شبیب کا اہل کوفہ سے مجادلہ ہوا۔

فائدہ صحاری بن شبیب جن یزید نے بھی اطراف جبل مین خروج کیا تھا اور خروج سے قبل یہ شخص خالد قسری کے پاس آیا تھا فریضہ کا سوال کیا خالد نے جواب دیا تمکو اس سے کیا حاصل ہے صحاری یہ جواب پاکے جبل کی طرف چلا گیا خالد کو اپنے اس جواب دینے سے ندامت ہوئی تلاش کرایا دستیاب نہوا صحاری نے جبل مین پہونچ کے جہان پر چند لوگ تیم اللات بن ثعلبہ کے خاندان کے تھے اُنکو اس واقعہ سے مطلع کیا اور یہ ظاہر کیا کہ مین نے خالد کے پاس جانے کا یہ حیلہ نکالا تھا تاکہ فلان شخص جو قعدہ صفریہ سے تھا اُسکے بدلے مین اُسکو مار ڈالون خالد نے اُس شخص کو ظلماً مار ڈالا تھا تیم اللات کے تیس آدمیون نے اُسکے ساتھ خروج کیا اور مناذر مین مقابلہ ہوا فریقین نے سختی سے ایک دوسرے پر حملہ کیا بالآخر صحاری اور اُسکے کل ہمراہی مار ڈالے گئے۔

دسوین کوزیہ۔ اس فرقہ کا خوارج تھا۔ یہ مبالغہ کرتے ہین کہتے ہین کہ بدن کی مالش غسل کے وقت فرض ہے (مستفاد از بحرالمذاہب و تذکرۃ المذاہب و مؤیدالافاضل وغیرہ)۔

گیارھوین کنزیہ۔ یہ لوگ مال جمع کرتے ہین زکوۃ کی فرضیت کے منکر ہین (منقول از تذکرۃ المذاہب و مؤیدالافاضل و بحرالمذاہب وغیرہ)۔

بارھوین شمراخیہ۔ یہ فرقہ عبداللہ بن شمراخ کی طرف منسوب ہے اُس کے نزدیک مان باپ کا مار ڈالنا حلال ہے جب اُسنے یہ حکم دیا دارالتقیہ مین رہتا تھا اسکے اس حکم سے خوارج بیزار ہوگئے اور اس فرقے کے نزدیک وطی بلا نکاح حلال ہے

Marfat.com

(منقول از غنیۃ الطالبین و بحر المذاہب و تذکرۃ المذاہب و مؤید الافاضل) توضیح المذاہب مین لکھا ہے کہ شمراخیہ صوفیان مبطل ہین سے بھی ایک گروہ کا نام ہے۔

تیرھوین بدعیہ۔ یہ فرقہ تمام مقالات مین ازارقہ کے موافق ہے مگر اس بات مین متفرد ہی کہ نماز مین صرف دو رکعت فجر کو پڑھنا چاہیے اور دو رکعت رات کو اور اس قول پر استدلال اس آیت سے کرتے ہین اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفی من اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات یعنے دن کے دونون طرفا اور رات کی ساعتون مین نماز پڑھا کر کیونکہ نیکیان برائیون کو دور کرتی ہین یہ لوگ کہتے ہین کہ کم سے کم نماز کی دو رکعت ہین اور وقت اوسکا دن کے اِن ہی دونون طرفون مین مذکور ہے جو شب کے نزدیک ہین اور یہ فرقہ ازارقہ کے ساتھ اس بات مین متفق ہے کہ جب کفار پر فتح حاصل ہو تو اُن کی عورتون کو قید کر لینا اور اُنکے اطفال کو مار ڈالنا چاہیے اور اپنے اِس قول پر استدلال اِس آیت سے کرتے ہین رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اے رب زمین پر کافرون کا ایک گھر بسنے والا نچھوڑنا[له]

تتمہ

الخطط والآثار مین خوارج کے فرقون کے یہ نام اور لکھے ہین **اصومیہ** یہ یحیی بن اصوم کے متبع ہین **یعقوبیہ** یہ یعقوب بن علی کوفی کے اصحاب ہین **فضلیہ** یہ فضل بن عبد اللہ کے پیرو ہین۔

فرقہ مرجیہ

مرجیہ لفظ ارجا سے نکلا ہے جو مشتق ہے رجا بمعنی امید سے اِسلئے کہ مرجیہ کو یہ امید ہی کہ اہلِ معاصی کو اللہ ثواب دیگا اِسیوجہ سے یون کہتے ہین کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی ہے جس طرح کہ ہمراہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہین دیتی ہے یا یہ لفظ مشتق ہے ارجا بمعنی تاخیر سے اسلئے کہ اُنھون نے حکم اصحاب کبائر کو آخرت تک مؤخر رکھا ہے پس دنیا مین صاحب کبیرہ پر کوئی حکم نہین ہوسکتا کہ دوزخی ہی

[له] دیکھو ترجمہ فارسی غنیۃ الطالبین از مولوی عبد الحکیم بن شیخ شمس الدین ۱۲

ایضاً ۱۲

یا جنتی ہے اِس صورت مین مرجیہ وعیدیہ کی ضد ٹھہرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ارجاء (بمعنی تاخیر) سے مرجیہ اسلیئے بنا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کی تاخیر درجۂ اول سے درجۂ چہارم پر کرتے ہین اِس صورت مین مرجیہ شیعہ کے مقابل ٹھہرینگے اور اہل سنت وجماعت بھی اِس مین داخل ہوجائینگے پہلی صورت مین مُرجِیَہ یاے تحتانی سے ہو گا اور دوسری صورت مین ہمزہ کے ساتھ مُرجِئَہ اور اُس شخص کو جو اِس مذہب پر ہو مُرجی بغیر ہمزہ اور کبھی مُرجِئی ہمزہ کے ساتھ بروزن مُرجِعی کہتے ہین مستفاد از منتہی الارب فی لغات العرب اور لسان العرب کی فصل را حرف ہمزہ مین لکھا ہے کہ ارجاء تاخیر کے معنے مین ہے اور اِسکے آخر مین ہمزہ ہے اِسی سے مرجئہ فرقے کا نام بنا ہے جو اِس مذہب پر ہو عرب مین وہ شخص رجلٌ مرجیٌٔ بروزن مرجعٌ کہلاتا ہے جب یاے نسبت اسکے آخر مین لگاتے ہین تو کہتے ہین مُرجِئِیٌّ بروزن مُرجِعِیٌّ اور یہ اِس صورت مین ہے کہ اِسکے آخر مین ہمزہ رکھی جائے اور جب ہمزہ نہ قرار دیجائے تو کہتے ہین رجل مرجٍ بروزن مَعطٍ اور اِس صورت مین مُرجِیَّہ یاے تحتانی کی تشدید کے ساتھ ہے چنانچہ بعض عرب کہتے ہین اَرجَیتُ واَخطَیتُ وتَوَضَّیتُ پس ہمزہ نہین دیتے اور ہمزہ نہ دینے کی صورت مین عرب یاے نسبت مرجی کے آخر مین لگاکر مُرجِیٌّ تشدید آخر کے ساتھ کہتے ہین اور مرجیہ ایک فرقہ ہے مسلمانون کا اُنکا قول ہے ایمان قول ہے بلا عمل کے یعنی ایمان صرف کلمۂ شہادت کے اقرار کا نام ہے گویا اُنھون نے کلمۂ شہادت کے اقرار کو عمل پر مقدم کیا ہے کیونکہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ اگر بندے نہ نماز پڑھین نہ روزہ رکھین تب بھی ایمان اُنکو نجات دیدیگا ابن اثیر نے کہا ہے کہ حدیث مین مرجیہ کا ذکر آیا ہے اور وہ ایک فرقہ ہے جسکا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین پہونچا سکتی ہی جیسا کہ کفر کے ساتھ کوئی طاعت نفع نہین دے سکتی ہے اور وہ مرجیہ اِسلیئے کہلاتے ہین کہ اللہ نے اُنسے تعذیب معاصی کو مؤخر کردیا ہے انتہی حقیقت مرجیہ کی یہ ہے کہ انکو اثبات وعدا ور نفی وعید وخوف مین مؤمنین سے غلو ہے اور سارے مرجیہ یہ کہتے ہین کہ اگر اللہ کسی گنہگار کا کوئی گناہ معاف کردے تو پھر اُسپر یہ لازم ہوگا کہ اُس قسم کے گناہ سارے

Marfat.com

گناہگارون کے معاف کرے اور جس قسم کے گناہگار دوزخ سے نکالے تو پھر اُسپر یہ لازم ہوگا کہ اُس قسم کے سارے گناہگارون کو دوزخ سے نکالے۔ اور مجمع البحرین مین لکھا ہے کہ بعض ماہرین مذاہب نے کہا ہے کہ مرجیہ فرقہ جبریہ ہی جن کا یہ قول ہے کہ بندے کو کسی کام کی قدرت نہین کسی کام کو اُسکی طرف منسوب کرنا اور اُسکی قدرت سے سمجھنا بطور مجاز کے ہی حقیقت مین بندے کا کوئی کام نہین سب کا صانع اللہ ہے اور یہ جو اختیار مین مذکور ہے کہ مرجیہ کا قول ہے کہ کوئی شخص نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے نہ غسل کرے اور کعبہ کو توڑ ڈالے اور اپنی مان کے ساتھ نکاح کرلے پھر بھی وہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ کے ایمان پر ہے اور کبھی مرجیہ کی تفسیر اشعریہ کے ساتھ کی جاتی ہے انتہی یہ سراسر تعصب ہے مرجیہ ایمان اور عمل دو مختلف چیزین قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ ایمان اور تصدیق کامل ہو تو عمل کا نہونا کچھ ضرر نہین کرتا ایک شخص دل سے اگر توحید اور نبوت کا معترف ہے اور فرائض نہین ادا کرتا تو وہ مواخذے سے بری ہے اور مرجیہ کی رائے یہ بھی ہے کہ دوزخی جب آگ مین ڈالے جائینگے تو وہ وہان بلا عذاب کے رہا کرینگے جس طرح مچھلیان پانی کے اندر رہتی ہین اسی طرح اہلِ نار بھی نار مین رہا کرینگے اور فرق جنتیون اور دوزخیون مین اسطرح سے ہے کہ مؤمن جنت کے اندر کھانے پینے کے ساتھ نفع اُٹھایا کرینگے اور کافرون کو دوزخ کے اندر کھانا پینا میسر نہ آئے گا۔له

اور مرجیہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نص اِس مضمون کی ثابت نہین کہ فلان میرے بعد امام ہو۔ ابن جوزی کہتے ہین کہ عبد الواحد اسدی معروف بہ ابن برہان کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کو بھی ہمیشہ دوزخ مین نرکھے گا اِس لئے کہ ہمیشہ عذاب دینا مخلوقات کی شان سے ہے اور طلب انتقام اِسکی علت ہے جو غضبناک کو عارض ہوتا ہے اور دل مین غضب پیدا ہونے کی علت خون کا جوش مارنا ہے اور یہ باتین اللہ تعالیٰ کے حق مین محال ہین۔ سب سے پہلے جسنے یہ مذہب نکالا ابو محمد حسن بن محمد معروف

له لکن تمہید مین معین نسفی نے لکھا ہے قال بعض المرجئة لعنهم الله اذا دخل اهل النار النار فانهم يكونون في النار بلا عذاب كالحوت في الماء الا ان الفرق بين الكافر والمؤمن ان للمؤمن استمتاعا في الجنة بالاكل والشرب واهل النار في النار ليس لهم استمتاع اكل وشرب ١٢ منه

Marfat.com

یہ ابن حنفیہ بن حضرت علی بن ابی طالب ہین اُنھون نے اِس مسئلے مین گفتگو کی
لیکن یہ عمل کو ایمان سے خارج نہین کرتے ہین جس طرح کہ اور مرجیہ نے کیا ہے بلکہ
یون کہتے تھے کہ صاحب کبیرہ کافر نہین ہوتا اِس لئے کہ ادا ے طاعات اور ترک
معاصی اصل ایمان سے نہین ہین اِن کے زوال سے ایمان زائل نہین ہوتا ہے
پھر مرجیہ کئی طرح پر ہو گئے۔
قسم اول۔ مرجیۂ خالص یہ قائل صرف ارجا کے ہین اور یہ یونسیہ اور عبیدیہ وغسانیہ وثوبنیہ ومریسیہ ہین۔
قسم دوم۔ مرجیہ قدریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ وقدریہ کے اِن لوگون کے سرگروہ
محمد بن شبیب ورصالحی اور خالدی اور ابو شمر ہین۔
قسم سوم۔ مرجیہ جبریہ یہ قسم جامع ہے درمیان مذہب مرجیہ وجبریہ کے جیسے جہم بن صفوان۔
قسم چہارم۔ مرجیہ خوارج یہ خوارج بھی ہین اور مرجیہ بھی ہین جیسے ثوبانیہ
شہرستانی نے ملل والنحل مین لکھا ہے کہ مرجیہ نے بعض اُن مسائل مین خوارج کے ساتھ اتفاق
کر لیا ہی جو امامت سے تعلق رکھتے ہین۔ اور ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ اول موجد ارجا کا بصرے مین
حسان بن بلال بن حارث مزنی ہی اور بعض نے یون ذکر کیا ہے کہ موجد اول رجا کا
ابو سلت سمان ہے اُسنے ۱۵۲ھ ہجری مین وفات پائی ہے۔

تفصیل مرجیہ خالص کے فرقون کی

پہلا فرقہ یونسیہ ہے یونس بن عمر نمیری کے متبع ہین بعض نسخون مین یونس کے
باپ کا نام عمران لکھا ہے اُسکا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان اللہ کا پہچاننا اور اُسکے سامنے
عاجزی اور ترک گردن کشی اور اُسکی دوستی دل مین رکھنا ہے اور اُن مین سے علیحدہ
ہر خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ پس جس شخص مین یہ تمام خصلتین جمع ہون وہ
مومن ہے اور اُسکو ایمان کے ہوتے ہوئے کوئی معصیت ضرر نہین کرتی نہ کسی گناہ پر
اُسکو عذاب ہوگا اور نہ کسی طاعت کے ترک کرنے سے سزا پائیگا کیونکہ سوائے معرفت
الٰہی کے اور طاعات ایمان کے قبیل سے نہین ابلیس اللہ کی وحدانیت کو پہچانتا تھا

Marfat.com

مگر بوجہ تکبر اور سرکشی کے کافر ہو گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ یعنی شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافرون سے جس کے دل مین اللہ کی محبت اور خوف بیٹھ گیا اور اُسکے ساتھ دل سے دوستی رکھی اور عاجزی کی پھر اُسنے خدا کے حکم کی تعمیل نکی تو وہ اُس سے گناہگار نہین ہوتا اور اگر اُس سے کوئی گناہ سرزد ہو تو اُسکے اخلاص و یقین مین فرق نہین آتا اور محبت و اخلاص کی وجہ سے جنت مین جائیگا نہ طاعت و اعمال کے سبب سے۔

دوسرا فرقہ عبیدیہ۔ یہ عبید المکذب کے اصحاب ہین شرح مواقف و ارشاد المسلمین اور میر سید شریف محمد اکبر کے الہامیہ مین مکذب ہی ہے مگر ملل و نحل مین اُسکی جگہ مکتب لکھا ہے انکا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری صفات اُسکی ذات کی غیر ہین اور وہ ذات مقدس آدمی کی صورت پر ہے اور باقی عقائد مین یونسیہ کے ہم مشرب ہین۔

تیسرا فرقہ غسانیہ ہے یہ غسان بن ابان کوفی کے متبع ہین یہ شخص محمد بن حسن شیبانی کا شاگرد تھا اور نبوت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا منکر تھا اسکا مذہب ایمان مین یہ تھا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے لیکن کم نہین ہوتا اور یہ کہتا تھا کہ ہر خصلت کا خصال ایمان مین سے بعض ایمان (یعنی حصۂ ایمان و جزو ایمان) نام ہے اور اُس کا یہ اعتقاد بھی تھا کہ ایمان نام ہے خدا اور رسول کی معرفت کا اور اجمالاً اُن چیزون کی معرفت کا جو شارع سے پہونچی ہین اور تفصیل کی ضرورت نہین اور معرفت اجمالی سے مراد یہ ہے کہ اعتقاد رکھے کہ اللہ نے حج فرض کیا ہے مگر یہ معلوم نہین کہ کعبہ کہان ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مکے مین نہو اور کسی جگہ ہو اور اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا مگر یہ یقین نہین کہ جو محمد مدینے مین تھے وہی محمد ہین یا اُسکے سوا کوئی اور ہین اور سور کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے مگر یہ تحقیق نہین کہ جس جانور کو عرف مین سور قرار دیکر حرام جانتے ہین یہ وہی ہے یا غیر واضح رہے کہ اِس قول سے مراد غسان کی یہ ہے کہ یہ احکام حقیقت ایمان مین داخل نہین ہین اور کچھ یہ نہین ہے کہ اُسکو ان چیزون کے باب مین شک تھا بلکہ وہ جتا تا ہے کہ اگر مؤمن یہ سمجھ لے

Marfat.com

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی ہین یا کوئی اور ہین اور کعبہ یہی ہے یا کوئی اور ہے تو اُس کے ایمان مین فرق نہین آسکتا کیونکہ ایمان کی حقیقت مین اُن کو دخل نہین ہے اِن مین شک کرنے سے اور اُنپر اعتماد نرکھنے سے ایمان باطل نہین ہوتا شرح مواقف مین لکھا ہے کہ غسان اپنے مذہب کے رواج دینے کے لئے لوگون سے یہ کہا کرتا تھا کہ یہی راے امام ابو حنیفہ کی ہے حالانکہ یہ محض افترا تھا بلکہ معتزلہ نے بھی امام ابو حنیفہ اور اُنکے تابعین کو مرجیہ کہا ہے اور وجہ شاید اسکی یہ ہوگی کہ جو لوگ مسئلہ قدر مین معتزلہ سے مخالفت کرتے تھے وہ اُنکو مرجیہ مشہور کردیتے تھے یا امام صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے اور تصدیق نہ زیادہ ہوتی ہے نہ کم تو معتزلہ کو اِس سے یہ خیال پیدا ہوگیا ہوگا کہ امام صاحب نے جو عمل کو حقیقت ایمان سے خارج کردیا ہے تو اُنکے نزدیک مغفرت کے لیئے ایمان کافی ہے اُسکے ہوتے ہوئے کسی عمل مفروضہ کا ترک اور گناہ ضرر نہین کرتا کیونکہ اعمال ایمان مین داخل نہین بلکہ زمخشری نے بوجہ تعصب مذہب اعتزال وقدر کے سارے اہل سنت کو کشاف مین مرجیہ وجبریہ کہدیا ہے اسلئے کہ وہ عمل کو حقیقت ایمان مین داخل نہین کرتے اور نہ یہ کہتے ہین کہ بندہ افعال کا خالق ہے اور یہ صاحب کشاف کی غلطی ہے اسلئے کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق واقرار سے اور عمل سبب ہے کمال ایمان کا نہ یہ کہ ایمان قول ہے بلا عمل بس انکا مذہب توسط ہے جبر وقدر مین دین خالص مین سید صدیق حسن کہتے ہین کہ یہ قول بھی صحیح نہین کہ سارے اہل سُنت حقیقت ایمان مین عمل کو داخل نہین کرتے اسلئے کہ حنابلہ وشافعیہ کل اِس بات کے قائل ہین کہ ایمان کی حقیقت مین اعمال داخل ہین اور یہی راے بعض حنفیہ کی بھی ہے اور یہی قول مالکیہ کا ہے اور اِسی کو معتبر جاننا ہی جیسا کہ مالابد منہ مین مذکور ہے ہان مشہور یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ عمل ذات ایمان مین داخل نہین مگر یہ ضعیف ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تفہیمات مین اسکی تاویل یون کی ہے کہ امام صاحب مجتہد ہین اور مجتہد خطا بھی کرتا ہے اور

Marfat.com

صواب پر بھی ہوتا ہے اور خطا پر اُسکے لئے ایک اجر ہے جیسا کہ صواب پر دو اجر ملتے ہین فقیر مولف اِس رسالے کا کہتا ہے کہ جمہور معتزلہ و خوارج کا یہ مذہب ہے کہ عمل بھی ایمان کا جزاور رکن ہے اور مشہور یہ ہے کہ تمام محدثین شافعیہ و مالکیہ و حنبلیہ کا بھی یہی مذہب ہے حالانکہ اُن کے اور معتزلہ و خوارج کے مذہب مین بڑا فرق ہے معتزلہ کے نزدیک تارک طاعات مؤمن نہین رہتا اِس لئے کہ اُن کے نزدیک اعمال ماہیت ایمان کا جز ہین گو معتزلہ تارک طاعات کو کافر نہین بتاتے مگر مومن بھی نہین جانتے اور خوارج تارک طاعات کو کافر سمجھتے ہین اور محدثین انکے تارک کو دائرہ ایمان سے خارج نہین جانتے کیونکہ انکے نزدیک عمل ایمان کامل کی شرط ہے مگر بعض آدمیون نے جو دیکھا کہ بظاہر محدثین ایمان تصدیق اور اقرار اور عمل کو بتاتے ہین اور احادیث سے اسکا ثبوت دیتے ہین تو یہ خیال کیا کہ انکا مذہب جمہور اہل سُنت کے خلاف ہے اور فرقۂ معتزلہ و خوارج کے موافق ہے حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے کسی طرح محدثین کے نزدیک عمل اصل ایمان کی حقیقت مین داخل نہین بلکہ ایمان کامل کی شرط ہے اور صاحب تصدیق و اقرار بوجہ ایمان کامل کے اگرچہ مؤمن ہے لیکن ناقص الایمان ہے اور ایسے شخص کو مؤمن فاسق کہتے ہین جمہور اہل سُنت یعنی اشاعرہ و ماتریدیہ کے نزدیک اعمال حقیقت ایمان کا نہ جز ہین نہ رکن ہین اور نہ شرط ہین ایمان دوسری چیز ہے عمل دوسری چیز اور بڑی دلیل اعمال کے ایمان مین داخل نہونے پر یہ ہے کہ اللہ نے ایمان کو عمل صالح کے ساتھ ذکر کیا ہے چنانچہ سورہ کہف مین ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کئے ہین اُنکے لئے جنات فردوس مہانیان ہین اور معاصی کے ساتھ بھی چنانچہ اِس آیت مین وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا اگر دو فرقے مسلمانون کے آپس مین لڑ پڑین اور دوسری جگہ ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان مین کچھ ظلم نہین ملائے اور سورۂ انفال مین ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا یعنی جو لوگ

Marfat.com

ایمان لائے اور ہجرت نکی پہلی آیت مین ایمان کو قتال کے ساتھ اور دوسری مین ظلم کے ساتھ جمع کیا ہے اور تیسری مین عدم ہجرت کے ساتھ حالانکہ شئے اپنی ضد یا اپنے جز کی ضد کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان فعل اعضا کا نام نہین ہے اور نہ اعمال نیک اُس مین داخل ہین اور نہ اعمال بد ایمان کے برباد کرنے والے ہین کیونکہ ایمان ضد اور مقابل کفر کے ہے اور عمل نیک مقابل ہے گناہ کے پس اگر عمل ایمان مین داخل ہو تو چاہیئے گناہ کفر ہوجائے حالانکہ یہ بات سب کے نزدیک ہے کہ عبادت اور طاعت نکرنے سے بندہ گناہگار رہوتا ہے کافر نہین ہوتا پس اِس سے صاف ظاہر ہے کہ عمل ایمان مین داخل نہین ہے۔

طرفہ یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین مین جہان تہتر فرقون کا ذکر کیا ہے وہان مرجیہ کے بارہ فرقے شمار کئے ہین اُن مین حنفیہ کو بھی مرجیہ کہا ہے ان الفاظ کے ساتھ اما المرجیۃ ففرقہا اثنی عشر فرقۃ الجہمیۃ وفلانۃ وفلانۃ والحنفیۃ واما الحنفیۃ فہم اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ وبما جاء من عندہ جملۃ الخ مگر اس مین علمائے محققین کو کلام ہے یہانتک کہ شیخ القطب عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اِس بات کے قائل ہین کہ اِس عبارت کو معاندین نے غنیہ مین اپنی طرف سے داخل کردیا ہے بلکہ محققین کو تو اُسین بھی کلام ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے شیخ عبدالحق دہلوی لکھتے ہین ہرگز ثابت نہ شدہ کہ این از تصنیف آن جناب ست اگرچہ انتساب آن بآن حضرت شہرت دارد نظر برین کہ شاید در ان حرف از ان جناب بود ترجمہ کردم اور غنیہ مین یہ بھی غلط کہا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک ایمان معرفت ہے اسلئے کہ امام صاحب اور تمام حنفیہ نے تصریح کردی ہے کہ ایمان کی حقیقت تصدیق ہے اور معرفت کا قول کسی سے منقول نہین اور معرفت کے ابطال پر دلیل یہ ہو کہ یہ ایمان کے لغوی معنے کے مغائر ہی جب یہ معنے لئے جائین گے تو نقل لازم آئیگی جو اِصطلاح مین اسے کہتے ہین کہ لفظ کے اصل معنے موضوع لہ بالکل متروک الاستعمال ہوکر دوسرے معنون کے لئے لفظ کا استعمال

Marfat.com

کیا جائے ایسے استعمال کو نقل اور لفظ کو منقول کہتے ہین مثلاً کوفتہ کے معنے کوٹے ہوئے کے ہین اب کوفتہ خاص اُن کبابون کو کہتے ہین جو گوشت کو کوٹ پیسکر بنا لیتے ہین اور تصدیق اور معرفت مین بڑا فرق ہے اِس لئے کہ تصدیق کے لئے دل کا قصد اور کسب اور تحصیل شرط ہے اور معرفت کبھی بلا کسب بھی حاصل ہو جاتی ہے مثلاً کسی شخص کی نگاہ بلا ارادہ کسی جسم پر جا پڑے تو اُسے اِس بات کا یقین ہو جائے گا کہ یہ جسم دیوار ہے یا دیوار نہین پتھر ہے یا پتھر بھی نہین درخت ہے وغیرہ وغیرہ پس اگر کوئی مُصَدِّقْ صدق کو اپنے اختیار سے مخبر کی طرف منسوب کر دے تو اُسکا نام تصدیق ہوگا اور اگر یہ بات خود بخود اُسکے دل مین آجائے کہ یہ مخبر صادق ہے اور ارادے اور اختیار کو کام مین نہ لایا ہو تو یہ معرفت ہوگی نہ تصدیق۔

بہرصورت امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کو مرجیہ کا ہم اعتقاد خیال کرنا درست نہین اِسلئے کہ ارجاء تو یہ ہے کہ یہ سمجھین کہ عذاب و عقاب اور مواخذہ کسی طرح نہوگا اور ایمان کے ہوتے کوئی گناہ نقصان نہ پہونچا سکے گا سو یہ عقیدہ حنفیہ کا کب ہے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادے مین ہے جسے چاہے معاف کرے جسے چاہے عذاب دے اور گناہگار کے واسطے عذاب بھی ثابت کرتے ہین اور اُس کے ضرر سے خائف رہتے ہین ہان لُطف پر اُنکی نظر بھی ہے اِسلئے جانب معرفت و اُمیدواری کی رعایت رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اللہ چاہے تو بغیر توبہ کے تمام گناہ بخشدے اور فاسق کو دوزخ مین نڈالے امام ابوحنیفہ کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ یہ مسئلہ فلان شخص یا فلان فرقے کا ہے وہ اصل حقیقت کو دیکھتے تھے اور مغز سخن کو پہونچتے تھے جب یہ بحث اُنکے سامنے پیش کی گئی تو اُنھون نے علانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جدا گانہ چیزین ہین اور دونون کا حکم مختلف ہے اِسپر بہت لوگون نے اُنکو بھی مرجیہ کہا لیکن وہ ایسا مرجیہ ہونا خود پسند کرتے تھے محدثین اور فقہا مین سے جو لوگ امام صاحب کے ہمزبان تھے اُنکو بھی یہی خطاب عنایت ہوا محدث ابن قتیبہ نے اپنی مشہور اور مستند کتاب المعارف مین مرجیہ کے عنوان سے بہت سے فقہا اور محدثین کے نام گنائے ہین جنمین سے چند یہ ہین

ابراہیم تیمی اور عمرو بن مرہ اور طلق الحبیب ور حماد بن سلیمان اور عبد العزیز بن ابو داؤد
اور خارجہ بن مصعب اور عمر بن قیس الماصر اور ابو معاویۃ الضریر اور یحیی بن زکریا اور سعر
بن کدام حالانکہ اِن مین سے اکثر حدیث وروایت کے امام ہین اور صحیح بخاری ومسلم مین
اِن لوگون کی سیکڑون روائتین موجود ہین نواب صدیق حسن خان وغیرہ جو اسپر
غش ہین کہ امام صاحب کو حضرت پیران پیر نے یا بعض محدثین نے مرجیہ کہا ہے
ابن قتیبہ کی فہرست دیکھتے تو شاید اُنکو ندامت ہوتی اس بحث کے متعلق امام ابوحنیفہ کی
ایک تحریر موجود ہے جس کے طرز استدلال واستنباط نتائج سے امام صاحب کی وقت
نظر کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اصل مسئلے کی حقیقت کھلتی ہے اِسلئے اِس موقع پر ہم
اُسکا حوالہ دینا مناسب سمجھتے ہین یہ تحریر عثمان بتی کے ایک خط کا جواب ہے جو اُنھون نے
امام صاحب کو لکھا تھا عثمان اُس زمانے کے ایک مشہور محدث تھے عام لوگون مین
جب امام ابوحنیفہ کے اِن خیالات کے چرچے ہوئے تو اُنھون نے امام صاحب کو ایک
دوستانہ خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ لوگ آپ کو مرجیہ کہتے ہین اور بیان کرتے ہین
کہ آپ مومن کا گمراہ ہونا جائز قرار دیتے ہین مجھکو اِن باتون کے سُننے سے نہایت رنج
ہوتا ہے کیا یہ باتین صحیح ہین اِس خط کے جواب مین امام صاحب نے ایک طولانی خط
لکھا ہے جسکو قلائد العقیان مین چھٹے باب کے اندر ایک علیحدہ فصل مین پورا نقل کیا ہے
اِسکے فقرے کہین کہین سے ہم انتخاب کرتے ہین حمد ونعت کے بعد عثمان بتی کی دوستانہ
نصیحت اور خیر خواہی کا شکریہ ادا کر کے اصل مضمون اس طرح شروع کیا ہے مین آپکو بتاتا ہون
کہ رسول اللہ کے مبعوث ہونے سے پہلے تمام لوگ مشرک تھے رسول اللہ جب مبعوث
ہوئے تو لوگون کو اِس بات کی طرف دعوت کی کہ خدا کو ایک مانین اور رسول اللہ جو کچھ لائے
اُسکو تسلیم کرین پس جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تھا اور شرک چھوڑ دیتا تھا اُس کی
جان ومال حرام ہوجاتا تھا پھر خاص اُن لوگون کے لئے جو ایمان لا چکے تھے فرائض
کے احکام آئے پس اُسکا پابند ہونا عمل ٹھہرا اور خدا نے اِسی طرف اشارہ کیا ہے
الذین آمنوا وعملوا الصالحات ومن یومن باللہ ویعمل صالحا اس قسم کی اور

Marfat.com

آیتین ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل کے نہونے سے ایمان جاتا نہین رہتا البتہ اگر تصدیق و اعتقاد نہو تو مومن کا اطلاق نہین ہوسکتا عمل و تصدیق کا دو جداگانہ چیز ہونا اُس سے بھی ظاہر ہے کہ تصدیق کے لحاظ سے سب مسلمان برابر ہین لیکن اعمال کے لحاظ سے مراتب مین فرق ہوتا ہے کیونکہ دین ومذہب سب کا ایک ہی ہے کیونکہ خدا نے خود کہا ہے شرع لکم من الدین ما وصّٰی بہ نوحًا والذی اوحینا الیك وما وصّٰی بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ یعنے تمھارے لئے اُسی دین کو مشروع کیا جسکی وصیت نوحؑ کر گئے تھے اور جو تجھپر وحی بھیجی اور جسکی وصیت ابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰؑ کو کی وہ یہ ہے کہ دین قائم رکھو اور اُسمین متفرق نہو آپکو جاننا چاہیئے تصدیق مین ہدایت اور اعمال مین ہدایت یہ دونون دو چیزین ہین آپ ایک شخص کو جو فرائض سے ناواقف ہو مومن کہہ سکتے ہین پس ایسا شخص فرائض کے لحاظ سے جاہل اور تصدیق کے لحاظ سے مومن ہے خود خدا نے قرآن مین یہ اطلاقات کئے ہین کیا آپ اُس شخص کو جو خدا کے اور رسول خدا کے پہچاننے مین گمراہ ہو اُس شخص کی برابر قرار دینگے جو مومن ہو لیکن اعمال سے ناواقف ہو خدا نے جہان فرائض بتائے ہین اُس موقع پر ارشاد فرمایا ہے بین اللہ لکم ان تضلوا یعنے خدا نے اسلئے بیان کیا کہ تم گمراہ نہو دوسری آیت مین ہے ان تضل احدھما فتذکر احدھما الاخری یعنی ایک گمراہ ہو تو دوسرا یاد دلادے حضرت موسیٰؑ کی زبان سے فرمایا فعلتھا اذا وانا من الضالین یعنی جب مین نے وہ کام کیا تب مین گمراہ تھا اِن آیتون کے علاوہ اور بھی آیتین ہین جو اِس دعوے کے ثبوت کے لئے دلائل قاطعہ ہین اور حدیثین تو اور بھی واضح اور صاف ہین حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ امیر المؤمنین کے لقب سے پکارے جاتے تھے تو کیا اِس کے یہ معنے تھے کہ وہ صرف اُن لوگون کے امیر تھے جو فرائض اور اعمال کے پابند تھے حضرت علیؓ نے شام والون کو جو اُنسے لڑتے تھے مومن کہا کیا قتل سے بڑھکر کوئی گناہ ہے پھر جو لوگ قتل کے مرتکب ہوئے کیا آپ قاتلین اور مقتولین دونون کو برسرِ حق قرار دیتے ہین اگر آپ صرف ایک کو یعنی حضرت علیؓ اور طرفداران حضرت علیؓ کو برسرِ حق تسلیم کرینگے

Marfat.com

تو دوسرے فریق کو کیا کہین گے اس سے خوب سمجھ لیجیے اور غور کیجئے میرا یہ قول ہے کہ اہلِ قبلہ سب مؤمن ہین اور فرائض کے ترک سے کافر نہین ہو سکتے جو شخص ایمان کے ساتھ تمام فرائض بجالاتا ہے وہ مؤمن اور جنتی ہے جو ایمان اور اعمال دونون کا تارک ہے وہ کافر اور دوزخی ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اور فرائض اُس سے ترک ہو جاتے ہین وہ مسلمان ضرور ہے لیکن گناہگار مسلمان ہے خدا کو اختیار ہے اُس پر عذاب کرے یا معاف کردے امام صاحب نے جس خوبی سے اِس دعوے کو ثابت کیا ہی انصاف یہ ہے کہ اِس سے بڑھکر نہین ہوسکتا۔

چوتھا فرقہ ثومنیہ ہے یہ لوگ ابو معاذ ثومنی فیلسوف کے متبع ہین اِسکا اعتقاد تھا کہ ایمان عبادت ہے تصدیق اور محبت اور اخلاص اور اُس چیز کے اقرار سے جسکی پیغمبر خدا نے تبلیغ کی ہے اور اُن سب کے یا بعض کے ترک کرنے سے کافر ہوتا ہے اور کہتا تھا کہ جس معصیت کے کفر ہونے پر اتفاق نہو تو اُسکے کرنے والے کو کافر کہنا چاہیئے بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ وہ گناہگار ہوگیا اور فسق کیا اور ترک کرنا نماز کا حلال جانکر کفر ہے اور قضا کی نیت سے ترک کرنا کفر نہین فسق ہے اور یہ سارے خصائل جنکو ایمان کہتے ہین اُن مین سے بعض خصلت نہ ایمان ہے نہ ایمان کا حصہ ہے۔ کہتا تھا کہ کوئی نبی کو مار ڈالے یا اُسکے طپانچہ ماردے تو وہ کافر ہوتا ہے لیکن نہ اِس لئے کہ اُس نے پیغمبر کو قتل کیا یا طپانچہ مارا بلکہ اِس لئے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اور ہتک کیا ہی اور اُس کو دشمن رکھا ہے۔

پانچوان فرقہ مریسیہ ہے شذورات الذہب مین ابن اہدل سے نقل کیا ہی کہ مریسیہ مرجیہ کا فرقہ بشر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی کی طرف منسوب ہے اور علامہ کفوی نے طبقات حنفیہ مین بشیر بن غیاث بن عبدالرحمن مریسی معتزلی لکھا ہے بعض مؤلفین نے اُسکے فرقے کو معتزلہ مین شمار کیا ہے اُسکا باپ یہودی تھا اور قوم کا رنگریز تھا کوفہ مین رہتا تھا بشر مریسی نے امام اعظم کی صحبت حاصل کی اور اُن سے تھوڑا سا اخذ بھی کیا ہے پھر ابو یوسف تلمیذ امام اعظم کی صحبت اختیار کرکے اُنسے فقہ

Marfat.com

سیکھا اور حدیث کو سُنا اور نیز حماد بن سلمہ اور سفیان بن عُیَینَہ وغیرہ سے حدیث کو سماعت کیا یہانتک کہ فائق ہو کر امام ابو یوسف کے اخص اصحاب سے ہوا کہتا تھا کہ مشائخ صوفیہ کی باتون مین سے کسی بات نے میرے دل مین قرار نہین پکڑا جب تک کہ مین نے دو گواہ نہایت عادل کتاب وسنت سے اُسپر ناطق نہین پائے مگر چونکہ یہ شخص اخیر مین علم کلام اور فلسفہ مین مصروف ہو گیا تھا اِس لئے لوگ اُس سے پھر گئے اور امام ابو یوسف اکثر اُسکی مذمت کرتے اور جب سامنے آتا تو مُنھ پھیر لیتے تھے اُسنے امام ابو یوسف سے بہت سی روایتین اور مذہب مین اقوال بیان کئے ہین جن مین سے غریب قول یہ ہی کہ گدھے کا گوشت کھانا جائز ہے۔ نفی صفات الٰہی اور خلق قرآن کا قائل تھا جیساکہ عقیدہ معتزلہ کا ہے اِسپر اہلِ سنت نے اُسکی تکفیر کی ہے اور اُسکا اعتقاد یہ تھا کہ بندون کے کام مخلوق خدا ہین استطاعت[عہ] فعل کے ساتھ ہے جیساکہ عقیدہ اہلِ سنت کا ہے اسلئے معتزلہ نے اُسکو کافر ٹھہرا دیا دوسرا عقیدہ اُسکا یہ تھا کہ ایمان نام ہے تصدیق قلبی اور اقرار زبانی دونون کا اور کفر انکار کا نام ہے اور اُسکے نزدیک سجدہ کرنا چاند سورج اور بُت کو کفر نہین لیکن کفر کی علامت ہے بشر کا ایک قول یہ بھی ہے کہ کسی پیغمبر کو قتل کر ڈالنا یا اُسکے تپانچہ مار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور کفر کی وجہ یہ ہے کہ اُسنے پیغمبر کی تکذیب کی اُس سے بغض رکھا نہ اِس وجہ سے کہ اُسکو قتل کیا یا تپانچہ مارا اسی طرح اور بہت سے اقوال شنیع اُس سے صادر ہوئے جن کے سبب سے عہد خلیفہ رشید مین سزا یاب بھی ہوا[عہ] مگر صحیح یہ ہے کہ رشید کو جب یہ خبر پہونچی کہ بشر مریسی کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو کہنے لگا کہ اگر وہ میرے ہاتھ آیا تو اِس سختی سے قتل کراؤنگا کہ آجتک اِس طرح کوئی نہ مارا گیا ہے بشر چھپ گیا اور عرصہ بیس سال تک کہ رشید زندہ رہا وہ مخفی رہا[عہ] نحو کا علم نہین جانتا تھا آواز اُسکی بہت بڑی تھی امام شافعی سے اکثر مناظرہ رکھتا تھا۔ امام شافعی نے جب اُس سے

عہ قبیۃ الاکوان ... بن کہا ہے نعم اعتقادہ افعال العباد مخلوقہ اللہ تعالیٰ ولا استطاعۃ مع الفعل ... عن ازدیاد الا یمین ترجمہ کیا ہے اُسکا اعتقاد تھا کہ افعال عباد مخلوق خدا ہین استطاعت ساتھ فعل کے نہین ہے انتہی یہ سہو غلطی ہے ۱۲ منہ

عہ دیکھو الخطط والآثار جلد دوم ۱۲

عہ دیکھو حدائق الحنفیہ ۱۲

مسئلہ خلق قرآن ونفی صفات الٰہی مین مناظرہ کیا تو اُس سے یہ بات کہی کہ تو آدھا کافر ہے اسلئے کہ قائل خلق قرآن کا ہے اور صفات الٰہی کی نفی کرتا ہے اور آدھا مؤمن ہے اِس لئے کہ قائل قضا و قدر و خلق اکتساب عباد کا ہے بشر مریسی نے کچھ اوپر ستر برس کی عمر پائی اور سنہ ۲۱۸ھ مین اُسکا انتقال ہوا ہے [1] اور بعض کہتے ہین کہ سنہ ۲۱۹ھ مین فوت ہوا مریس جس کی طرف یہ منسوب ہی فتح رائے مہملہ اور یائے تحتانی اور سین مہملہ کے ساتھ ایک قصبہ ہی جو ملک مصر مین واقع ہے [2]

مرجیہ غیر خالص

ایک غیلانیہ۔ یہ لوگ منسوب ہین طرف مروان بن غیلان یا ابو مروان غیلان دمشقی کے اس گروہ مین تین خصلتین جمع تھین ارجا۔ قدر۔ خروج۔ قدریہ ہونے کی وجہ سے کہتے تھے کہ فاعل خیر و شر کا بندہ ہے اور خارجی ہونے کی وجہ سے کہتے تھے کہ امام کا غیر قرشی ہونا بھی جائز ہے جو کوئی کتاب وسنت کے مطابق عمل کرے وہ قابل امامت ہے اور امامت اجماع امت سے ثابت ہوتی ہے انکے نزدیک ایمان نام ہی معرفت ثانی کا اور وہ اللہ تعالیٰ کا پہچاننا اور اُسکے ساتھ محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور مین عاجزی اور لاچاری کرنا اور اِس بات کا اقرار ہے کہ رسولؐ اللہ کی جانب سے ہی اور جو کچھ اللہ کی جانب سے وہ لایا ہے حق ہے غیلانیہ کی اصطلاح مین اس تفصیل کا نام معرفت ثانی ہے اور وہ کہتے ہین کہ معرفت اول فطری ضروری ہے اور وہ جاننا اِس بات کا ہے کہ کوئی عالم کا بنانے والا اور میری ذات کا پیدا کرنیوالا ہی سو معرفت اول کو ایمان مین دخل نہین معرفت ثانی کا نام ایمان ہے اور غیلانیہ کے نزدیک سارے اعمال ایمان سے خارج ہین اور اُنکا قول ہے کہ حدوث اشیا کا علم ضروری ہے یعنی بالبداہت ثابت ہے غور و تامل کا محتاج نہین۔

دوسرے شبیبیہ۔ یہ محمد بن شبیب مرجی قدری کے متبع ہین اسکے نزدیک ایمان نام ہے معرفت و اقرار اللہ اور اُسکے رسولون کا اور اُن چیزونکا جنکا کرنا عند العقل ناجائز ہی

Marfat.com

اور جن چیزون کا کرنا عقل کے نزدیک جائز ہے اُنکا اعتقاد ایمان نہین اور کہتا تھا اعمال ایمان مین داخل نہین اور سارے افعال اختیاریہ کا خالق بندے کو جانتا تھا۔

تیسرے ثوبانیہ۔ یہ ثوبان کے متبع ہین یہ پہلے مرجی تھا پھر خارجی معتزلی ہو گیا اُسکا قول یہ تھا کہ ایمان عبارت ہی اللہ اور اُسکے رسولون کے پہچاننے سے اور اُنکا اقرار کرنے سے اور اُن کامون کے اعتقاد سے جنکا کرنا عقل کے نزدیک ناجائز ہے [له] اور جن کا کرنا عقل کے نزدیک جائز ہے اُنکا اعتقاد کرنا ایمان نہین گویا اُس نے ایمان کو واجب بالعقل قبل ورود شرع کے ٹھہرایا تھا اِس قول مین غسانیہ اور یونسیہ سے علیحدہ تھا اور مومنین کے عذاب دوزخ سے نجات پانے پر اُسکو یقین نہ تھا اور اعمال کو ایمان مین داخل نہین کرتا تھا۔

چوتھے شمریہ۔ یہ فرقہ ابو شمر مرجی قدری کی طرف منسوب ہی وہ کہتا تھا کہ ایمان عبارت ہی خداے تعالیٰ کو پہچاننے اور اُس سے محبت رکھنے اور اُسکے سامنے عاجزی کرنے اور اِس بات کا اقرار کرنے سے کہ وہ یکتا ہے کوئی اُسکے مثل نہین اور اِن چیزونکو ایمان جب کہتے ہین کہ انبیا اُنپر حجت اور دلیل لائین اور جب وہ حجت لائین تو انبیا کا اقرار اور اُن کی تصدیق بھی ایمان اور معرفت سے ہے اور اقرار اُن احکام کا جو انبیا اللہ کے پاس سے لائے ہین ایمان مین داخل نہین اور خصال ایمان مین سے ہر خصلت نہ پورا ایمان ہے نہ ایمان کا حصّہ بلکہ جب ساری خصلتین جمع ہوجاتی ہین تو وہ مجموعہ ایمان ہوتا ہے اور خصلتہاے ایمان کے لئے عدل کی شناخت ضرور ہے اور شناخت عدل سے مراد قدر یعنی اِس بات کا اقرار کرنا کہ تمام خیر و شر کا بندہ آپ خالق ہے نہ خداے تعالیٰ اور یہ شخص اعمال کو ایمان مین داخل نہین کرتا تھا اور اُسکا قول ہے کہ جو شخص گناہ کبیرہ کرے تو اُسکو

[له] نواب صدیق حسن خان نے خبیئۃ الاکوان مین کہا ہے والایمان فعل ما یجب فی العقل فعله اور کشف الغمہ عن افتراق الامہ مین اُسکا یون ترجمہ کیا ہے ایمان بجا لانا اُس کام کا ہے جسکا کرنا نزدیک عقل کے واجب ہو اور ترجمہ موافق ہین یون لکھا ہی الایمان هو المعرفة والاقرار بالله وبرسله وبكل ما يجوز في العقل ان يفعله واما ما جاز في العقل ان يفعله فليس الاعتقاد به من الايمان غرض اس سے ہی کو نواب صاحب نے غلط فہمی کی ہے ۱۲ منه

Marfat.com

علی الاطلاق فاسق نکہنا چاہئے بلکہ یون کہنا چاہئے کہ یہ فلان بات مین فاسق ہے۔

تکملہ

غنیۃ الطالبین مین مرجیہ کے ذیل کے جن فرقون کو بھی لکھا ہے۔

معاذیہ۔ یہ لوگ منسوب ہین طرف معاذ کے اُسکا قول ہے جسنے طاعت آلٰہی کو ترک کیا اُسکے حق مین کہنا چاہئے کہ اُسنے فسق کیا یون نہ کہنا چاہئے کہ وہ فاسق ہے کیونکہ اسم فاعل کا صیغہ دوام پر دلالت کرتا ہے اور فاسق اللہ کا نہ دوست ہے نہ دشمن ہے اِسلئے کہ دوست مؤمن ہی اور دشمن کافر اور وہ اِن دونون سے علٰحدہ ہے۔

یونانیہ۔ یہ فرقہ منسوب ہے یونان کی طرف اِن کا اعتقاد یہ ہے کہ ایمان صرف اِس بات کا نام ہے کہ خدا اور اُسکے رسول کو پہچان لے اور زبان سے اقرار کرے اور جس کام کا کرنا روا نہین اُسے نکرے۔

صالحیہ۔ اُس فرقے کا نام صالحیہ اِسلئے مقرر ہوا کہ اُنھون نے ابو الحسین صالحی کے مذہب کو اختیار کیا ہی صالحی کہتا ہے کہ ایمان نام ہے معرفت خدا کا علی الاطلاق یعنی یہ جان لے کہ عالم کا کوئی صانع ہے اور کفر جہل ہے اِس معرفت سے اور تثلیث کا قائل ہونا کفر نہین مگر یہ کافر ہی سے ظاہر ہوتا ہے سوا ے ایمان کے اور کوئی چیز عبادت نہین اور خُطط مقریزی مین مرجیہ کے ضمن مین لکھا ہے کہ صالحیہ صالح بن عمرو بن صالح کی طرف منسوب ہین اور شہرستانی نے ملل ونحل مین فرقہ مرجیہ کے بیان مین کہا ہے کہ صالحیہ صالح بن عمر و صالحی کے متبع ہین اور جو عقیدہ انکا غنیہ مین ذکر ہوا ہے اُس کے ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ صالح کے نزدیک اللہ کی معرفت عبارت ہی اُسکی دوستی رکھنے اور اُسکے سامنے خضوع کرنے سے اور خدا کی معرفت تو ہوا اور رسول کا منکر ہو تو یہ بات جائز ہے اور عقل کے نزدیک روا ہے کہ خدا پر ایمان لائین اور رسول پر ایمان نہ لائین اِسلئے کہ رسول نے اپنی زبان سے یہ بات کہی ہے کہ جو مجھپر ایمان نہ لایا وہ کافر ہے اور کہتا تھا کہ نماز اللہ کی عبادت نہین اُسکی عبادت یہی ایمان ہے اور ایمان معرفت آلٰہی کا نام ہے اور ایک خصلت ہے نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اِسی طرح کفر بھی

Marfat.com

ایک خصلت ہے نہ بڑھے نہ گھٹے اور یہ شخص اس بات کا معتقد ہے کہ فاعل خیر و شر کا بندہ ہے اور کہتا ہے کہ امام قریش کے سوا اور شخص بھی ہو سکتا ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق عمل کرے وہ امامت کے قابل ہے اور امامت اجماع امت سے ثابت ہوتی ہی شرح مواقف مین لکھا ہے کہ بعض وہ مرجی ہین جنھون نے قدر کو ارجا کے ساتھ جمع کیا ہے جیسے صالحی اور ابو شمر اور محمد بن شبیب اور غیلان مگر فرقہ صالحیہ کہ جو صالحی کے اصحاب ہین معتزلہ کے ضمن مین ذکر کیا ہے اور غنیہ اور ملل و نحل وغیرہ مین کوئی فرقہ صالحیہ معتزلہ مین نہین بیان کیا۔

تذکرۃ المذاہب و مؤید الافاضل وغیرہ مین مرجیہ کے اتنے نام اور فرقے اور لکھے ہین تارکیہ۔ شاملیہ۔ راجیہ۔ شاکیہ۔ تھمیہ۔ عملیہ۔ منقوصیہ۔ مستثنیہ۔ اشربیہ۔ بدعیہ۔ مشبہہ۔ حشویہ۔

تارکیہ کہتے ہین ایمان صرف فرائض ہین اور سوا فرائض کے کوئی عبادت فرض نہین۔

راجیہ کہتے ہین جسنے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہا تو اُسے طاعت نفع پہونچاتی ہے اور معصیت ضرر نہین دیتی۔

شاملیہ کہتے ہین کہ بندہ جب طاعت بجالاتا ہے تو اسکا نام مطیع ہوجاتا ہے اور جب عصیان کرتا ہے تو اُسکا نام عاصی ہوتا ہے اور جائز ہے کہ اسکے خلاف بھی ہو یاد رکھو کہ شاملیہ تذکرۃ المذاہب کے مطابق ہے اور مؤید الافاضل ہین اسکی جگہہ سانیہ ہے۔

شاکیہ انکو ایمان پر یقین نہین ہوتا شک مین ہین۔

تھمیہ کہتے ہین کہ ایمان کا مبنیٰ علم پر ہے پس جو امر و نہی کی تعمیل نہین کرتا وہ کافر ہے۔

عملیہ کہتے ہین کہ ایمان عمل اعضا کا نام ہے۔

منقوصیہ کہتے ہین کہ ایمان بڑھتا ہے اور گھٹتا نہین۔

مستثنیہ اسلئے کہلاتے ہین کہ انکے نزدیک ایمان مین استثنا کرنا یعنی یہ کہنا کہ مین مؤمن ہون انشاء اللہ جائز ہے۔

اشربیہ کہتے ہین کہ قیاس باطل ہے دلیل ہونا اُسکا صحیح نہین۔

Marfat.com

بدعیہ کہتے ہین کہ سلطان کی اطاعت واجب ہے اگرچہ گناہ پر ہو۔
مشبہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔
حشویہ کہتے ہین کہ واجب اور سنت اور نفل کے درمیان کوئی فرق نہین۔
خطط مقریزی ہین مرجیہ کے اتنے فرقون کے صرف نام اور لکھے ہین۔ محمدیہ اصحاب محمد بن تیمی زیادیہ اتباع محمد بن زیاد کوفی اور **ناقصیہ** اور **بہشمیہ**۔

فرقۂ نجاریہ

یہ فرقہ حسین بن محمد بن عبد اللہ نجار کی طرف منسوب ہی عبد اللہ کا باپ جولاہہ تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ ترازو بناتا تھا علم کا رہنے والا تھا اسکے مناظرات نظام کے ساتھ رہتے تھے ایک بار مناظرے مین جب کچھ حجت نہ لاسکا تو نظام نے اُسکو دھتکار کر کہا اُٹھ جا رُسوا کرے تجھکو اللہ تجھکو کون عالم اور ذی فہم جانتا ہے وہانسے تب مین مبتلا ہوکر اُٹھا بیمار پڑکر مرگیا۔ اس کے متبع اس اعتقاد مین کہ خالق افعال اللہ ہے اور بندہ کاسب ہے اور استطاعت فعل کے ہمراہ ہوتی ہے اور مسئلہ قضا و قدر اور وعد و وعید اور امامت حضرت ابوبکرؓ مین موافق اہل سنت کے ہین اور نفی صفات الٰہی یعنی علم و قدرت و ارادہ و سمع و بصر و حیات و خلق قرآن یعنی حدوث کلام الٰہی اور انکار رویت حق تعالیٰ ہین ساتھ نظر کے موافق معتزلہ کے ہین نجار کہتا تھا کہ اللہ آخرت مین بندون کے دلون مین ایک قوت پیدا کردیگا جس سے اُسکو پہچان لینگے پھر وہ قوت دونون آنکھون کی طرف منتقل ہوجائیگی جسکی وجہ سے آنکھون کو بھی شناسائی اللہ کی حاصل ہوجائیگی اِسی شناسائی کا نام رویت ہے اور اللہ ارادہ کرنے والا خاص اپنے نفس کے ساتھ ہے اور جاننے والا بھی خاص اپنے نفس کے ساتھ ہے ارادہ و علم صفت علٰحدہ اُسکی ذات سے نہین اور اللہ نفع و ضرر و خیر و شر کا

ف النجاریۃ اصحاب محمد بن الحسین النجار یہ الفاظ شرح مواقف ۱۲ بحر المذاہب اور تعریفات کے ہین اور ملل ونحل شہرستانی مین یون ہے النجاریۃ اصحاب حسین بن محمد نجار اور غنیۃ الاکوان مین یون ہے النجاریۃ اتباع الحسین بن محمد بن عبد اللہ النجار اور غنیۃ الطالبین مین ہے کہ نجاریہ حسین بن محمد نجار کی طرف منسوب ہین ۱۲ منہ

Marfat.com

ارادہ کرتا ہے اور اُسکے صاحب ارادہ ہونے کے یہ معنی ہین کہ وہ کسی کا مغلوب و مطیع نہین ہے
اُسکو مجبور کرکے اپنی خواہش پوری نہین کراسکتے اور قدرت حادثہ کے لئے بھی تاثیر ثابت
کرتا ہے اور اُسکا نام کسب رکھا ہے جیسا کہ اہل سنت کا مذہب ہے اور اُسکا عقیدہ یہ تھا
کہ اللہ کی ذات ہر مکان مین موجود ہے اور اُس سے یہ مراد نہین کہ اُسکا علم یا قدرت
ہر مکان مین موجود ہے اور کہتا تھا کہ اللہ کا پہچاننا عقلاً واجب ہی کچھ شرع پر موقوف نہین
اور کہتا تھا کہ مرتکب کبیرہ بقدر اپنے گناہ کے دوزخ مین عذاب پاکر اُس سے نکلیگا ہمیشہ
دوزخ مین کفار کی طرح رہنا عدل کے خلاف ہے اور سارے نجاریہ اللہ کے لئے ایک ارادہ
ثابت کرتے ہین جو کچھ پیدا ہوتا ہے اُن کے خیر و شر اور ایمان و کفر اور طاعت و عصیان کا
اسی کے ذریعہ سے ارادہ کرتا ہے اور عامۂ معتزلہ کی راے اِسکے خلاف ہے اور قبر کے عذاب
و ثواب اور سوال منکر و نکیر کا منکر تھا اور کہتا تھا ایمان زائد ہوتا ہی کم نہین ہوتا اور کہتا تھا
اعراض مجتمع ہوکر جسم بنا ہے۔ نجاریہ تین فرقے بن گئے ہین۔

ایک برغوثیہ یاران محمد بن عیسیٰ الملقب بہ برغوث ان کا اعتقاد یہ ہے کہ کلام الٰہی
جسوقت پڑھا جاے تو عرض ہی اور جسوقت کسی شے کے ساتھ لکھا جاے تو وہ جوہر ہے۔

دوسرے زعفرانیہ (عین مہملہ و فا کے ساتھ) انکا اعتقاد یہ ہے کہ کلام الٰہی غیر ہے
ذات الٰہی سے اور جو چیز ذات الٰہی سے غیر ہے وہ مخلوق ہے پس کلام الٰہی بھی مخلوق ہے
اور جو یہ کہے کہ مخلوق نہین وہ کافر ہے۔

تیسرے مستدرکہ اِنکا قول یہ ہی کہ کلام الٰہی مخلوق ہے مطلقاً لیکن ہم متابعت سنت
و اجماع کی وجہ سے کہتے ہین کہ وہ مخلوق نہین ہے یعنی اِسوجہ سے کہ سنت سے ثابت
ہوا ہے اور اجماع اسپر ہو چکا ہے کہ کلام الٰہی مخلوق نہین ہے ہمکو بھی اِسکا قائل ہونا پڑا ہی
کہ وہ مخلوق نہین ہے مگر راے انکی یہ ہے کہ کلام الٰہی کے غیر مخلوق ہونے سے مراد یہ ہے
کہ اُسکی جو ترتیب اور عبارت ہے حروف اور اصوات مخصوص کے ساتھ یہ مخلوق نہین ہی جو
مخلوق ہے اُسکی ترتیب اور عبارت اِسکے خلاف ہے جسپر یہ ترتیب خاص دلالت کرتی ہی
اور اُس محکی عنہ کی یہ حکایت ہے اور اِس تاویل کے ساتھ انھون نے کلام الٰہی کی نسبت

Marfat.com

مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے تعارض اقوال کو دفع کیا ہے اور اُنکا زعم یہ ہے کہ جو کوئی دین مین ہمارا مخالف ہے اُس کی ساری باتین غلط ہین یہانتک کہ اُسکا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا بھی کذب ہے۔

فرقۂ جبریہ

لفظ جبریہ کو بائے موحدہ کے فتح کے ساتھ قدریہ کی مناسبت سے استعمال کر لیتے ہین ورنہ دراصل بائے موحدہ کے سکون سے ہے کیونکہ جبر کی طرف منسوب ہے انکو مجبرہ بھی کہتے ہین رسالۂ جبر و اختیار مین ملا باسو جاسُی نے لکھا ہے کہ بندہ بعض افعال اختیاریہ کا مجاز ہے اور معنے اِس قول کے یہ ہین کہ افعال اختیاریہ کو اُسکی طرف نسبت کرنا ایسا ہے جیسے مرتعش کی طرف حرکت ارتعاشی کا منسوب کرنا کہ جب مرض رعشہ پایا جاتا ہے جو بندہ کے اختیار مین نہین ہے تو بطریق وجوب کے اُس سے حرکت ارتعاشی صادر ہوتی ہے ۔
اِسی طرح جب وہ امور پائے جاتے ہین جو بندے کے اختیار مین نہین ہوتے تو بطریق وجوب کے اُس سے حرکت اختیاری سرزد ہوتی ہے جیسے کاغذ مین حروف لکھے ہوتے ہین تو اُسکو اُن حرفون کے حاصل کر لینے کا اختیار نہین ہوتا. بجز اِسکے کہ وہ کاغذ اُن حرفونکا محل ہوتا ہے غرضکہ معنے اِس قول کے کہ بندے کو بعض فعلون کا اختیار بھی ہے یہ ہین کہ جب تین یا چار باتین پائی جاتی ہین تو فعل ضرور پایا جاتا ہے ۔

(۱) قدرت جسکی وجہ سے فعل کے اقدام پر جرأت ہوتی ہے ۔

(۲) اِس بات کا تصور یا اعتقاد کہ یہ فعل اچھا ہے ہو بھی جائیگا کوئی حارج موجود نہین ہے

(۳) شوق جو اِس تصور یا اعتقاد کے بعد پورے طور پر پیدا ہوتا ہے ۔

(۴) ارادہ بعض کہتے ہین کہ شوق مؤکد کا نام ارادہ ہے اور بعض کے نزدیک دونون مین فرق ہے پس ایسا اختیار ثابت کرنا ضروری ہے اسی کے اشاعرہ معتقد ہین بلکہ ماتریدیہ جو اختیار ثابت کرتے ہین اُسکو بھی اِس معنے پر حمل کیا جائے جیسا کہ بعض مواضع سے سمجھا جاتا ہے تو اِس صورت مین اشاعرہ و ماتریدیہ کے مطلب مین خلاف نہ رہیگا مگر جبریہ ایسے اختیار کے بھی منکر ہین انکے غلاۃ کا قول ہے کہ بندے مین قدرت قبل اور بعد اور

Marfat.com

ہمراہ فعل کے نہین اور نہ اُسے اپنے کامون مین کسی طرح اختیار حاصل ہے اور نہ کامونمین اُسکے کسب کو دخل ہے وہ مجبور محض ہے اُسکے کامون کو اُسکی ذات کی طرف نسبت کرنا ایسا ہے جیسے جمادات کی طرف کسی کام کی نسبت کی جاتی ہے مثلاً کہتے ہین چکی چلتی ہی پرنالہ بہتا ہے نہر جاری ہے اس بیان سے جبریہ اور اہلِ سنت کا فرق ظاہر ہو گیا اہلِ سنت کا مذہب جبر و تفویض مین متوسط ہے کیونکہ انکے نزدیک بندون کے افعال اختیاریہ کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور بندے کاسب ہین مگر اُن کے کسب و عمل کو فعل کے پیدا کرنے مین کوئی اثر نہین مجمع البحرین مین لکھا ہے کہ ائمہ کے کلام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جبریہ سے مراد اشاعرہ ہین اور قدریہ سے مراد معتزلہ ہین اور علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ مجبرہ وہ ہین جنھون نے کہا ہے کہ ہمارے لئے کچھ کرنے کی قدرت نہین ہم مجبور ہین جب ہم کوئی کام کرتے ہین تو اللہ اُسوقت اُس کام کو ہمارے لئے پیدا کر دیتا ہے اور بندون کی طرف کام بطور مجاز کے منسوب کر دئے جاتے ہین نہ حقیقۃً جیسے کہتے ہین نہر جاری ہے چکی چلتی ہے اور اپنی اِس رائے کے اوپر قرآن کے ساتھ استدلال کرتے ہین حالانکہ اُسکے معنے بالکل نہین سمجھتے ہین اِس کتاب مین یہ بھی لکھا ہے کہ مجبرہ کو مرجیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ وہ امر الٰہی کو مؤخر کرتے ہین اور کبائر کا ارتکاب کرتے ہین۔ جبریہ کی دو قسمین ہین

ایک جبریہ خالص کہ بندے کے لئے فعل کی قدرت بالکل ثابت نہین کرتے۔

دوسرے جبریہ متوسط کہ بندے کے لئے قدرت غیر مؤثرہ ثابت کرتے ہین مگر جو لوگ قدرت حادثہ کے لئے فعل پیدا کرنے مین اثر ثابت کرتے ہین اور اُس اثر کو کسب و عمل کہتے ہین وہ جبری نہین معتزلہ و شیعہ کی یہ زیادتی ہے کہ اُنھین بھی جبری قرار دیتے ہین یون تو ان معتزلہ پر بھی جو افعال مؤلدہ کے قائل ہین جبریہ کا اطلاق صادق آتا ہے شرح مواقف مین لکھا ہے کہ نجاریہ و ضراریہ بھی جبریہ متوسط مین سے ہین اور شہرستانی نے اُنکو جبریہ خالص کے ذیل مین لکھا ہے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مجبرۂ خالص کے کئی گروہ ہین۔

اول جہمیہ یہ لوگ جہم بن صفوان ترمذی کے متبع ہین جو راسب کا آزاد غلام تھا

Marfat.com

ابن ابی حاتم کی کتاب مین مذکور ہے کہ جہم کوفے کا رہنے والا اور فصیح تھا مگر کم علم تھا اور ابن خزیمہ بھی کہتے ہین کہ جہم کوفی الاصل تھا اور ترمذ مین گھاٹ پر رہتا تھا مرد فصیح تھا مگر اعلیٰ درجے کا عالم نہ تھا امام احمد حنبل نے جہمیہ کے رد مین ایک رسالہ لکھا ہے اُس مین کہتے ہین ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جہم کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ وہ اکثر اللہ تعالیٰ کی نسبت بات چیت کرتا تھا ایک جماعت کفار کی اُسکو ملی جو **سمنیہ** کہلاتے تھے یہ لوگ سومنا کی طرف منسوب ہین کہ یمن مین ایک بُت تھا سمنیہ نے جہم سے کہا کہ ہم تم سے گفتگو کرتے ہین اگر تمھاری حجت غالب آئے تو ہم تمھارا دین اختیار کر لین گے اور اگر ہماری حجت تمپر غالب آئے تو تم ہمارے دین مین آجانا پھر اُن مین اس طرح گفتگو ہونے لگی۔

سمنیہ۔ تمکو اس بات کا یقین ہی کہ ہمارا اللہ ہی	جہم۔ ہان مجھکو اسکا یقین ہی۔
سمنیہ۔ تمنے اللہ کو کبھی اپنی آنکھ سے دیکھا ہی	جہم۔ مین نے کبھی نہین دیکھا
سمنیہ۔ تمنے کبھی اللہ کی زبان سے کلام سُنا ہی	جہم۔ مین نے کبھی اللہ کی زبان سے کلام نہین سُنا
سمنیہ۔ کبھی تمنے اُسکی بو سونگھی ہی۔	جہم۔ جی نہین۔
سمنیہ۔ کبھی تمنے اُسکو چھوا ہی	جہم۔ کبھی نہین۔
سمنیہ۔ کبھی تمکو اللہ نے چھوا ہی۔	جہم۔ مجھکو بھی نہین چھوا۔
سمنیہ۔ پھر تمنے کیسے جانا کہ وہ ہمارا اللہ ہی۔	

جہم یہ بات سُنکر متحیر ہو کر رہگیا اور چالیس دن تک اس فکر مین مبتلا رہا کہ کس کی عبادت کرون اور چالیس دن بوجہ شک کے نماز نہ پڑھی پھر اُسنے ایک دلیل مثل نصاریٰ کے پیدا کی نصاریٰ کا زعم یہ ہی کہ جو روح حضرت عیسیٰ مین ہی یہی اللہ کی روح ہی اور اللہ مین سے ہی پس جب اللہ یہ ارادہ کرتا ہی کہ کوئی چیز پیدا کرے تو وہ اپنی بعض مخلوق مین داخل ہوتا ہے اور اُسکی زبان سے کلام کرتا ہی اور جس بات کو چاہتا ہے اُسکا حکم دیتا ہے جسکو نہین چاہتا اُسکی ممانعت کرتا ہی اور وہ نظرون سے غائب ہی جہم نے بھی اسی طرح ایک حجت پیدا کی اور سمنی سے یون ہم کلام ہوا۔

Marfat.com

جہم۔ کیا تمکو یہ نہین معلوم کہ اللہ کی روح تم مین ہی	سمنیہ۔ ہان یہ ضرور معلوم ہی کہ اللہ کی روح مجھ مین ہی
جہم۔ تمنے وہ روح کبھی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی۔	سمنی۔ نہین دیکھی۔
جہم۔ تمنے کبھی اُسکا کلام اپنے کانون سے سنا ہے	سمنی۔ نہین۔
جہم۔ تمنے کبھی اُسکو یا اُسنے تمکو کبھی چھُوا ہے	سمنی۔ جی کبھی نہین۔

جہم۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کا ہی کہ نہ وہ اِن آنکھون سے دکھتا ہی نہ اُسکی آواز سُنی جاتی ہے نہ اُسکی بو سونگھی جاتی ہی اور وہ نظرون سے غائب ہی اور نہ وہ کسی خاص مکان مین رہتا ہی اور جہم نے اپنے اِس کلام کی بنا اُن آیات پر قائم کی جو متشابہات ہین جیسے لیس کمثلہ شئی یعنی اللہ کی مثل کوئی چیز نہین اور وھو اللہ فی السموات والارض یعنی اللہ آسمان اور زمین مین ہی اور لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنی اُسکو نہین دیکھ سکتین آنکھین اور وہ دیکھتا ہے آنکھونکو۔ اِس حکایت کو ابن ابی حاتم نے بھی کتاب الرد علی الجہمیہ مین خلف بن سلیمان بلخی سے اور ابن خزیمہ نے بھی توحید مین قدامہ سے روایت کیا ہے جہم نے اپنے مذہب کا اظہار ترمذ مین کیا تھا وہ کہتا تھا اللہ کے سوا کوئی فاعل نہین ہی مجازاً بندے کو فاعل کہدیتے ہین بندے کو نہ قدرت مؤثرہ حاصل ہی نہ کاسبہ یعنی نہ وہ فعل ایجاد کر سکتا ہے نہ فعل کا کسب کر سکتا ہی بلکہ وہ جمادات کی طرح ہے جو کچھ اُس سے صادر ہوتا ہی وہ اِس طرح صادر ہوتا ہے جیسے جمادات سے اور نہ اِس بات کو مانتا تھا کہ ایک شے دو قادرون کی قدرت کا مقدور واقع ہوتی ہے[1]

جہم کو جبر مین اسقدر تشدد ہی کہ ثواب وعقاب کو بھی جبر کہتا ہے اور تکلیف کو بھی جبر خیال کرتا ہے اُسنے اہل اسلام پر بہت سے شکوک ڈالے جسکا اثر ملت اسلامیہ بہت بُرا ظاہر ہوا اور بہت سے آدمیون نے اُسکی متابعت کی فلاسفہ یونان کی طرح اُسکے قول کا انجام بھی تعطیل تھا سارے صفات الٰہی کا منکر تھا معتزلہ بھی اِس نفی صفات مین جہم کے موافق ہین اور یہ سب **معطلہ** کہلاتے ہین اور جہم کہتا تھا اللہ کا اُس چیز کے ساتھ وصف کرنا جس کے ساتھ مخلوق موصوف ہوتی ہے جائز نہین پس اللہ کے لئے کوئی صفت مثلاً عالم یا حی

[1] [illegible] قادرین ۱۲ منہ

یا مرید وغیرہ ہونے کی اُسکے نزدیک ثابت نہ تھی اسمائے حُسنیٰ کی حقیقتون کا منکر تھا کہتا تھا کہ
اللہ کا نام اُنکے ساتھ مجازاً رکھا گیا ہے یا مقصود اُنسے کچھ اور ہے مغائر ان کے یا ان کے
معنے نہین معلوم ہوسکتے اور استویٰ علی العرش کا منکر تھا کہتا تھا اللہ ہر مکان مین ہے۔
ابوشکور سالمی نے تمہید مین لکھا ہے کہ اُسنے ایک بار امام مالک سے سوال کیا کہ یہ جو قرآن
مین ہی الرحمٰن علی العرش استویٰ تو اللہ تعالیٰ عرش پر کیونکر قائم ہے اُنھون نے جواب
دیا کہ الاستواء غیر مجہول والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ
اور اُسکے بعد یہ کہا کہ تو مجھے گمراہ معلوم ہوتا ہے دیدار الٰہی کا بھی قائل نہ تھا اور قبر کے عذاب
و ثواب اور سوال منکر و نکیر اور پل صراط اور حوض کوثر اور ملک الموت کا انکار کرتا تھا
اور یہ بھی مثل شیعہ اور معتزلہ کے کرامات اولیا کو باطل کرتا تھا اور معجزات انبیا کو ثابت و صحیح
مانتا تھا کہتا تھا اگر کرامات کی تصدیق کی جائیگی تو معجزات کا ابطال لازم آئیگا اور انبیا
اور اولیا مین مابہ الامتیاز کچھ نرہیگا اور قرآن کو مخلوق بتاتا تھا اور کہتا تھا جنت و دوزخ
جنتی اور دوزخیون کے اُن مین داخل ہونے اور اُن کے جنت و دوزخ سے متلذذ
و متالم ہوجانے کے بعد فنا ہوجائینگی اور سوائے ذات باری کے کچھ باقی نرہیگا قرآن مین
جہان خلود کا وعدہ کیا گیا ہے وہ حقیقت پر محمول نہین ہے بلکہ مبالغہ و تاکید پر محمول ہے
اِسکا مذہب یہ ہی کہ ایمان قلب کے ساتھ ہے نہ زبان کے ساتھ اور جس نے اللہ کو پہچانا
اور زبان سے ایمان کا اقرار نکیا تو وہ کافر نہین ہوتا ہے اسلئے کہ علم خاموشی سے زوال نہین
پاتا ہے اور کہتا تھا کہ جہان ایمان ہوتا ہے وہان کوئی گناہ نقصان نہین پہونچا سکتا
مرد مؤمن گناہون کی سزا سے امین ہے اور جو شخص دل سے ایمان لایا وہ کافر نہوگا بلکہ مؤمن ہی
اسلئے کہ علم و معرفت انکار سے زائل نہین ہوتے معتزلہ نے استطاعت کی نفی کرنے کی وجہ سے
اِسکی تکفیر کی ہے اور اہلِ سنت نے صفات الٰہی کی نفی کرنے اور قرآن کو مخلوق ماننے اور
دیدار الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے اُسکی تکفیر کی ہے جہم اِس بات مین متفرد تھا کہ سلطان
ظالم پر خروج کرنا جائز ہے اور اُس کے نزدیک سب علوم خواہ تصوری ہون یا تصدیقی
نظری ہین یعنی عقل سے غور اور فکر کے ساتھ حاصل ہوتے ہین اور اُسکا قول ہی کہ ایمان نام ہی

Marfat.com

اللہ کی معرفت کا اور بعض جہمیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے
پاس سے لائے ہین ان دونون باتون کی معرفت کا نام ایمان ہے جہم کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ
کا علم حادث ہے لیکن نہ ایسی صفت سے جس کے ساتھ غیر اللہ موصوف ہوتا ہے اسی طرح
کہتا تھا کہ کلام الٰہی بھی حادث ہے اور اللہ کو اُسکا متکلم نہ سمجھنا چاہیے اور کہتا تھا کہ یہ بات
جائز نہین کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کو قبل اُسکے پیدا ہونے کے جانے اس لئے کہ اگر اُسکو
پہلے سے علم تھا پھر اُسنے پیدا کیا تو اُسکا علم بدستور باقی رہا یا نہ باقی رہا اگر باقی رہا تو وہ
جاہل ٹھہرا اسلئے کہ علم اِس امر کا کہ یہ چیز عنقریب پیدا ہوگی مغائر ہے اِس علم کے کہ یہ
چیز پیدا ہوچکی اور اگر باقی نہ رہا تو یہ متغیر ہوگیا اور متغیر مخلوق ہے قدیم نہین ہے اور جب
حدوث علم کا ثابت ہوا تو پھر اس بات سے خالی نہین کہ اُسکی ذات مین حادث ہوگا
جس سے ذات محل حوادث ہو جائیگی یا ذات باری مین تو نہین بلکہ کسی محل مین حادث
ہوگا اس صورت مین محل اُسکے ساتھ موصوف ہوا نہ باری تعالیٰ اِس سے یہ بات ثابت
ہوئی کہ علم کے لئے محل نہین ہے کتاب الاوائل مین ابو ہلال عسکری نے لکھا ہے کہ جسنے
اول یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کلام نہین کیا وہ جہم ہے اور یہ قول اُسکے خصوصیات
مین سے ہے انتہی مگر تحقیق یہ ہے کہ جس نے دین اسلام مین اول یہ کہا کہ اللہ نے کلام نہین کیا وہ
جعد بن درہم ہے اور اسی نے اول یہ بھی کہا تھا کہ قرآن مخلوق ہے جعد کا قول تھا
کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السّلام سے خود کلام نہین کیا تھا بلکہ کلام اور آواز کو درخت مین پیدا
کر دیا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اُسی درخت سے وہ کلام سنا تھا اسی طرح جعد یہ بھی کہتا
تھا کہ جبریلؑ نے خدائے پاک سے قرآن نہین سُنا تھا بلکہ جبریلؑ نے لوح محفوظ مین سے
پڑھ لیا تھا جب خالد بن عبد اللہ قسری گورنر عراق نے اُسکی یہ بات چیت سُنی تو
پکڑ لیا اور عید اضحیٰ کے دن خاص اِسی بات کی سزا مین ذبح کر ڈالا اول خالد نے ممبر پر
چڑھکر مسلمانون سے خطبے مین بیان کیا کہ تم قربانی کرو اللہ اُسے قبول کریگا اور مین آج
جعد بن درہم کو قربان کرتا ہون اِسلئے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل نہین
بنایا اور نہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کلام کیا خالد یہ کہکر ممبر پر سے اُترے اور جعد کو ذبح کر ڈالا

Marfat.com

یہ واقعہ تابعین کے زمانے کا ہے ابن تیمیہ نے کتاب العقل والنقل مین لکھا ہے کہ جہمیہ اور معتزلہ یہ کہتے ہین کہ قرآن اللہ تعالیٰ سے مبائن ہے یہی حال اُسکے سارے کلامونکا ہی اور اللہ تعالیٰ نے درخت مین کلام پیدا کر دیا تھا اُسی کو حضرت موسیٰ نے سُنا تھا اور ہوا مین کلام پیدا کیا تھا تو اُسے جبریل نے سُنا تھا اور اللہ کا کوئی ایسا کلام نہین جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہو[1]

تفسیر جامع البیان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے آخر مین ایک عربی کا رسالہ لگا ہوا ہے اُس مین بیان کیا ہے کہ جہمیہ اور معتزلہ کے مذاہب مین فرق یہ ہے کہ معتزلہ کہتے ہین اللہ نے حضرت موسیٰ سے حقیقت مین کلام کیا اور بولا تھا مگر یہ کلام اِس طرح کا تھا کہ اللہ نے کسی غیر چیز مین پیدا کر دیا تھا اُس سے حضرت موسیٰ نے سن لیا اور وہ غیر چیز یا تو کوئی درخت تھا یا ہوا یا اور دوسری چیز۔ اللہ کی ذات کے ساتھ کلام قائم نہین ہو سکتا اسیطرح نہ کوئی دوسری صفت جیسے قدرت مشیت رحمت حیات وغیرہ اُسکی ذات کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے اور جہمیہ کبھی تو یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کسی طرح کلام نہین کیا اور کبھی یہ بات صاف طور پر تو مُنھ سے نہین نکالتے کیونکہ اِسمین صریح دین اسلام اور دین نصاریٰ اور یہود سے خلاف لازم آتا ہے بلکہ بظاہر اِس بات کا اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا مگر ساتھ ہی اتنی تاویل کر دیتے ہین کہ اللہ نے اپنے کلام کو غیر چیز مین پیدا کر دیا تھا اور دلیل اپنے مطلب پر یہ بیان کرتے ہین کہ کلام کی حقیقت حروف و آواز ہین اور یہ دونون محدث ہین اور حروف و آواز اُسی چیز کے ساتھ قائم ہوتے ہین جو متحیز ہو اور اللہ تعالیٰ متحیز نہین پس اللہ کے ساتھ کلام قائم نہین ہو سکتا۔

اُسی رسالہ عربی مین ذکر کیا ہے کہ جہمیہ کو اس بات کا جو جواب دیا ہے اُسکی تین قسمین ہین یہ جواب تین گروہون نے دئے ہین۔

(۱) کُلّابیہ اور **اشاعرہ** اور **ماتریدیہ** یہ کہتے ہین کہ اللہ کے کلام کی حقیقت حروف

---

[1] کتاب العقل والنقل کی عبارت یہ ہے ان الجھمیة واتباعھم من المعتزلة قالوا ان القرآن بائن من اللہ وکذلک سائر کلامہ وزعموا ان اللہ خلق کلاما فی الشجرة فسمعہ موسیٰ وخلق کلاما فی الھواء فسمعہ جبرئیل ولا یعرف عندھم ان یجب من اللہ کلام یقوم بہ ذاتہ ۱۲ فقط

Marfat.com

و آواز نہین بلکہ وہ تو ایک معنی اور مفہوم ہے جو متکلم کی ذات کے ساتھ قائم ہوتا ہے
حروف اور آواز تو اس معنے کے بیان کرنے کے لئے ہین اور وہ معنے مامور کے اعتبار سے
امر ہے اور بہ نسبت منہی عنہ کے نہی ہے اور مخبر بہ کے اعتبار سے خبر ہے جبکہ اس معنے کو
عربی الفاظ مین ادا کیا تو قرآن کہلایا اور عبرانی مین ادا کیا تو توریت نام پایا اور سریانی
مین ادا کیا تو انجیل نام ہوا پس کلام ایک ایسی چیز ہے جو انہی دونون قسمون مین حقیقۃً
مشترک ہے یا ایسا ہو کہ کلام خالق پر کلام کا اطلاق مجازی طور پر ہے اور کلام مخلوق پر
اُسکا اطلاق حقیقۃً ہے یہ راے متاخرین اصحاب مالک اور شافعی اور احمد اور
ابو حنیفہ رحمہم اللہ کی ہے۔

(۲) اگرچہ کلام کی حقیقت حروف اور آواز ہی ہین لیکن یہ دونون چیزین محدث
نہین یہ مذہب سالمیہ کا ہی جو ابوالحسن بن سالم کے اصحاب ہین انکی راے یہ ہے کہ
قرآن مع حروف و آواز کے قدیم ہے اور اللہ اسی کے ساتھ متکلم ہے پہلا گروہ جس طرح کلام
نفسی کو قدیم مانتا ہے یہ دوسرا گروہ برخلاف اُسکے کلام لفظی کو قدیم کہتا ہے انکی دلیل
یہ ہے کہ بغیر حروف و آواز کے کلام کا ہونا عقلاً ممنوع ہے کوئی معنی امر و نہی اور خبر نہین ہوسکتا
جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ توریت اور انجیل اور قرآن ایک ہی معنی ہے اختلاف صرف
عبارات مین ہے جو اُس معنے پر دلالت کرتی ہین یہ اُسکی غلطی ہے اِس تقدیر پر آیت
کرسی اور قل ھو اللہ احد اور تبت یدا ابی لھب اور توریت اور انجیل ایک ہی چیز
قرار پا جائینگے اِس گروہ نے ابن کُلّاب کے قول کو تسلیم نہین کیا ہے یہ گروہ قرآن لفظی کو
قدیم بتلاتا ہے اور اِس صورت مین حروف اور آواز کی ذاتون کا قدیم ہونا لازم آتا ہے
کہ یہ دونون اللہ کی ذات کو لازم ہین اور باو شین و میم وغیرہ ہمیشہ سے موجود ہین
اور موجود رہین گے کوئی شے اُن سے سابق نہین یہ سب اللہ کی ذات کے ساتھ ازل سے
قائم ہین یہ دوسرا مذہب بعض اصحاب امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور
امام ابو حنیفہ کا بتایا ہے۔

(۳) تیسرا گروہ کہتا ہے کہ ہمنے مانا کہ کلام کی حقیقت حروف اور آواز ہین اور حروف

Marfat.com

و آواز محدث بھی ہین مگر اُن کے محدث ہونے سے اگر یہ مراد ہے کہ انکا مخلوق ہونا اور اللہ سے منفصل ہونا واجب ہی تو یہ بات ممنوع ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ قدیم نہین ہین تو یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہین مگر ہم ایسے کلام کو جو قدیم نہو محدث بھی نہین قرار دیتے یہ گروہ اِس بات کا قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے جو کلام کیا نہ وہ قدیم تھا نہ محدث اِس فرقے کی یہ راے ہے کہ اللہ کی شان یہ ہے کہ جب چاہتا ہے کلام کرتا ہے اور جب چاہتا ہے نہین کرتا یہ بات بھی اُسی قبیل سے ہے جس طرح اسنے اپنے کلام مین فرمایا ہے خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یعنے اللہ نے آسمان وزمین چھ دن مین بنا ے پھر عرش پر قرار پکڑا اور ثم استوی علی السماء وھی دخان پھر چڑھا آسمان کی طرف اور وہ دھوان تھا اور ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام والملائکة یعنے اُنکے پاس اللہ اور فرشتے ابر کے سائبانون مین آوین ایسی باتین قرآن مین بہت ہین اور حدیث مین اکثر مقامات پر آیا ہے کہ اللہ جب چاہتا ہی اپنے افعال اور کلام کو جو اُسکی ذات کے ساتھ قائم ہین واقع کرتا ہے پس جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہے وہ اُسی کا کلام ہے نہ کسی غیر کا اور مخلوق خالق کے ساتھ قائم ہو نہین سکتا اور نہ رب مخلوق کا محل ہو سکتا ہے اللہ کی ذات پاک کے ساتھ وہی کلمات اور افعال قائم ہوتے ہین جن کو وہ چاہتا ہے اور یہ چیزین مخلوق نہین ہوتین مخلوق وہ ہی جو مبائن ہو اور اللہ کا کلام اُس سے مبائن نہین وہ اُسی سے موجود ہے اُسی کے ساتھ قائم ہے یہ مذہب محدثین اور صوفیہ اور فقہا کا ہے۔

حافظ نے فتح مین کہا ہے کہ جہمیہ کی جو مذمت اہل سنت نے کی ہے تو وہ صرف مذہب جبر ہی کی وجہ سے نہین بلکہ سلف نے اُنکی مذمت پر اسوجہ سے بھی اتفاق کیا ہی کہ صفات الٰہی کے منکر ہین یہانتک کہ کہتے ہین قرآن اللہ کا کلام نہین اور وہ مخلوق ہے۔

اُستاد ابو المنصور ابو القاہر بن طاہر تمیمی نے کتاب الفرق بین الفِرَق مین کہا ہی کہ مبتدعہ کے رئیس چار ہین اُن مین سے ایک جہم ہے جو اللہ کے اوصاف کا منکر تھا اور بندے کو مجبور محض بتاتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کا علم حادث ہے اور اللہ کو متکلم نہ کہنا چاہیے

Marfat.com

اور وہ اپنے بندون سے کلام نہین کرتا امام ابوحنیفہ سے منقول ہے کہ جہم نے نفی تشبیہ
مین یہانتک مبالغہ کیا کہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ کچھ چیز نہین بخاری نے عبدالعزیز بن ابی سلمہ
کے طریق سے روایت کی ہے کہ جہم کا کلام ایک صفت بے معنے ہے اور ایسا مکان ہی
جسکی بنیاد نہین ابن ابی حاتم نے معتمر بن سلمان کے ذریعہ سے حلاد طفاوی سے روایت
کی ہے کہ سلم بن احوز مازنی کو جو خراسان مین تھا خبر پہونچی کہ جہم اس بات کا منکر ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تو اُسے قتل کر ڈالا اور یہ واقعہ ۱۳۰ھ کا ہے
اور ابوالقاسم لالکائی کا قول کتاب السنتہ مین یہ ہے کہ جہم ۱۳۲ھ مین مارا گیا اور ابن
خلدون نے اپنی تاریخ مین کہا ہے کہ جس وقت مروان بن محمد کے قبضے مین زمام حکومت
آگئی اور اُسنے اپنی جانب سے عراق کی گورنری پر یزید بن عمر بن ہبیرہ کو مامور کیا
تو ابن ہبیرہ نے خراسان کی نیابت پر نصر بن سیار کو بحال رکھا نصر نے مروان کی بیعت کی
حرث بن شریح کو اس سے خطرہ پیدا ہوا کہ مجھے یزید بن ولید نے امان دی تھی نہ کہ مروان
نے ذہن مین یہ آنا تھا کہ نکل کھڑا ہوا اور اپنے ہوا خواہون کو مجتمع کرکے ایک لشکر مرتب
کر لیا نصر سے تحریک کی کہ شریک جماعت رہو جو کام کیا جائے شورے سے کیا جائے نصر نے
منظور نکیا تب حرث کے کہنے سے جہم بن صفوان نے کھڑے ہو کر نصر کے عادات و خصائل
بیان کرکے لوگون پر اُس امر کو جسکی اُسکو دعوت دی گئی ظاہر کر دیا (اور وہ یہ ہے کہ
قرآن و حدیث پر عمل کرو) اِس سے عوام الناس پر بہت بڑا اثر پڑا یوماً فیوماً جماعت
بڑھتی گئی نصر نے حرث کو کہلا بھیجا مین تمکو ماوراء النہر کی حکومت دیئے دیتا ہون ساتھ ہی اسکے
تین لاکھ درم بھی دونگا حرث نے اِس سے انکار کیا ان واقعات کے بعد نصر و حرث
نے متفق ہو کے جہم بن صفوان و مقاتل بن حیان کو حکم مقرر کیا ان دونون نے
باتفاق راے یہ فیصلہ کیا کہ نصر معزول کر دیا جائے اور حکومت خراسان کی بابت شورے
ہونا چاہیئے اور اہل خراسان جس سے راضی ہون وہی اُنکا امیر مقرر ہو کہ اُن مین حکم
عدل کے ساتھ کرے مگر نصر نے اِس تجویز کو نامنظور کیا حرث نے اِس انکار سے
مخالفت کی اور اعلان جنگ کرکے لڑائی کی تیاری کر دی مگر شہر مرو پر سالم بن احوز مازنی

Marfat.com

کے ہاتھ سے شکست پاکر بھاگا یہ سالم نصر کا ایک سردار تھا بعد ازان نصر نے جدیع بن علی کرمانی کو بلا بھیجا یہ اُسوقت اَزْدُ و ربیعہ مین موجود اور حرث کا بھی خواہ تھا کرمانی بن علی امن حاصل کر کے نصر کے پاس آیا باتون باتون مین نصر کے مصاحبین نے کرمانی سے سخت کلامی کی جس سے اُسکو نصر کی طرف سے بدظنی پیدا ہوئی اُٹھکر چلدیا لیکن اُسکے ہمراہیون مین سے جہم بن صفوان کو گرفتار کر کے ان لوگون نے مارڈالا اور طبری نے واقعات سنہ ۱۲۷ھ مین ذکر کیا ہے کہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے نصر بن سیار خراسان کا گورنر تھا حرث بن شریح نے اُسپر خروج کیا اور جہم اُس وقت حرث کا میر منشی تھا اور جب نصر نے جہم اور مقاتل کے فیصلے کو نا منظور کیا تو حرث اور نصر مین مدت تک لڑائی رہی یہانتک کہ حرث سنہ ۱۲۸ھ ہجری مین مارا گیا جہم کی نسبت بعض کا قول یہ ہے کہ وہ بھی میدان جنگ مین کام آیا اور بعض کہتے ہین کہ وہ پکڑا گیا اور نصر نے سالم بن اَحْوَز کو حکم دیا کہ اس کی گردن مار دے جہم نے معافی چاہی مگر سالم نے قتل کئے بغیر نہ چھوڑا اور وہ مقام مرو مین قتل کیا گیا اور ابن ابی حاتم نے سعید بن رحمہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ جہم سنہ ۱۳۰ھ مین مارا گیا اور ممکن ہے کہ حرث سے دو برس کے بعد جہم کا قتل واقع ہوا ہو پس کرمانی نے جو یہ کہا ہے کہ ہشام بن عبدالملک کے ایام خلافت مین جہم مارا گیا یہ صحیح نہین شاید اُسکو سہو ہو گیا ہے کہ اُسکا ذہن جعد بن درم سے جہم کی طرف منتقل ہو گیا جو ہشام کے عہد مین خالد قسری امیر عراق کے حکم سے مارا گیا جو یہ کہتا تھا کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل نہین بنایا اور نہ حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا یہ مقالہ خاص جعد ہی نے اول مُنھ سے نکالا ہے جہم نے اُسکی تقلید کی ہے اسلئے اسکا نام **مقالہ جہمیہ** مقرر ہو گیا۔

اور بخاری نے کتاب خلق الافعال مین لکھا ہے کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ جہم جعد بن درہم کا شاگرد تھا اور جہم کا واقعۂ قتل جعد کے واقعہ سے بہت بعد ظہور مین آیا ہے کہ وہ عہد ہشام بن عبدالملک کا نہ تھا شاید کرمانی کو یہ دھوکا اس روایت سے ہوا ہے جو ابن ابی حاتم نے صالح بن احمد بن حنبل کے طریق سے روایت کی ہے اُنھون نے کہا ہے مین نے ہشام بن عبدالملک کے دفتر مین نصر بن سیار حاکم خراسان کے نام اس مضمون کا

Marfat.com

حکم دیکھا ہے کہ ایک آدمی نے جس کا نام جہم ہے تجھپر شورش کر رکھی ہے اگر تو اُس پر فتحیاب ہو تو اُسکو قتل کر ڈالیو کرمانی نے اِس سے یہ خیال کر لیا ہو گا کہ ہشام کے عہد مین جہم مارا گیا ہے حالانکہ اِس حکم سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ ہشام کے وقت مین مارا گیا ہو اسلیئے کہ جہم نصر سے لڑتا رہا ہو اور ہشام کے عہد مین نصر اُسپر کامیاب نہوا ہو بعد انتقال ہشام کے جہم کو شکست دیکر اُسکو قتل کیا ہو۔

تذکرۃ المذاہب وغیرہ مین جہمیہ کے اتنے نام اور فرقے لکھے ہین۔ معطلیہ۔ مرابضیہ۔ مترافیہ۔ واردیہ۔ حرقیہ۔ مخلوقیہ۔ نمیریہ۔ فانیہ۔ زنادقیہ۔ قبریہ۔ واقفیہ۔ لفظیہ۔

معطلیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق ہین۔

مرابضیہ کہتے ہین کہ اللہ کے علم وقدرت اور مشیت مخلوق ہین۔

واردیہ کہتے ہین کہ جو دوزخ مین داخل ہوگا پھر وہ اُس سے باہر نہ نکلے گا اور مومن دوزخ مین داخل نہ ہونگے۔

حرقیہ کہتے ہین کہ دوزخی جلین گے مگر نہ اِس طرح کہ اُنکا اثر باقی نہ رہے۔

مخلوقیہ کہتے ہین کہ قرآن مخلوق ہے۔

نمیریہ کہتے ہین کہ حضرت سرور عالم حکیم ہین نہ رسول۔

فانیہ کہتے ہین کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائینگی۔

زنادقیہ کہتے ہین کہ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ہوا تھا نہ جسم کو اور اللہ نہ قیامت مین دکھ سکتا ہے نہ خواب مین اور یہ قیامت کے منکر ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین۔

قبریہ عذاب قبر کے منکر ہین۔

واقفیہ کہتے ہین کہ یہ معلوم نہین کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔

لفظیہ کہتے ہین کہ قرآن قاری کا کلام ہے نہ اللہ کا نہر الانور مصنفہ مولوی وکیل احمد سکندرپوری سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم جو قرآن کا تلفظ کرتے ہین تو یہ لفظ جو ہمارے مُنھ سے نکلتے ہین مخلوق ہین اُنکو وہ لوگ جو الفاظ قرآن کو بھی قدیم سمجھتے تھے مبتدع کہتے تھے اور اُنکا نام لفظیہ رکھا تھا چونکہ محمد بن اسماعیل بخاری کا بھی

یہی مذہب تھا اسلئے انکو محمد بن یحییٰ بن عبداللہ خالد بن فارس ذہلی لفظیہ کہتے تھے اور ذہلی ایک ایسے جلیل الشان محدث ہین جنھین ابن داؤد امیر المؤمنین فی الحدیث اور ابو حاتم امام اہلِ زبان کہتے تھے اور جنسے بخاری ایسی احادیث کی روایت کرتے ہین جنکو بخاری نے اپنے مشائخ سے نہین پایا اور سوائے انکے کسی سے وہ روایت نہین ملی ذہلی محمد بن اسمٰعیل بخاری کو مبتدع کہتے تھے اور قابل مجالست نہین سمجھتے تھے بلکہ ذہلی نے یہ حکم دیا کہ جو شخص بخاری کے پاس جائے اُسکو متہم سمجھنا چاہئے اسلئے کہ بخاری کی مجلس مین ایسا ہی شخص حاضر ہوگا جو اُنکے مذہب پر ہوگا جب بخاری نیشاپور مین رہنے لگے تو مسلم بن الحجاج بخاری کے پاس زیادہ آتے جاتے تھے جب ذہلی و بخاری مین مسئلہ لفظ مین اختلاف ہوا تو لوگون کو منع کیا کہ وہ بخاری کے پاس نہ جائین چنانچہ لوگون نے بخاری کے پاس کا جانا چھوڑ دیا مگر مسلم نے نہ مانا اور برابر بخاری کے پاس جاتے تھے ذہلی نے ایک دن کہا کہ جو شخص لفظ کا قائل ہو اُسے یہ حلال نہین کہ ہماری مجلس مین حاضر ہو چونکہ مسلم قائل بہ لفظ تھے وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور چادر عمامے پر ڈال لی اور چلے گئے اور احمد بن سلمہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے تب ذہلی نے یہ کہا کہ یہ شخص میرے شہر مین نہ رہے تو بخاری ڈرے اور اُنھون نے سفر اختیار کیا چنانچہ اِس قصے کو ذہبی نے سیر اعلام النبلا مین لکھا ہے ذہبی اُس مین لکھتے ہین قال الحاکم ابنا ابو عبداللہ محمد بن یعقوب الاحزم سمعت ابن علی المخلدی سمعت محمد بن یحییٰ یقول قد اظہر ھذا البخاری قول اللفظیۃ واللفظیۃ عند شر من الجھمیۃ یعنے محمد بن یحییٰ کہتے تھے کہ اِس بخاری نے لفظیہ کا قول ظاہر کیا اور میرے نزدیک لفظیہ جہمیہ سے بُرے ہین۔

ابن تیمیہ نے اپنے رسالے مین جو خاص اللہ کے کلام کرنے کی بحث مین لکھا ہے یہ چار نام بھی ذکر کئے ہین **خلقیہ** اور **حدوثیہ** اور **اتحادیہ** اور **اقترانیہ**۔

بعض رسائل مین لکھا ہے کہ **جہمیہ اتحادیہ** جنکو اپنے مذہب مین نہایت غلو ہے اس بات کے مدعی ہین کہ جو کچھ ہمکو الہام حاصل ہوتا ہے وہ اُس چیز سے افضل ہے جو حضرت موسیٰؑ کو حاصل ہوئی تھی (مراد اِس سے اللہ کا حضرت موسیٰؑ سے کلام کرنا ہے)

Marfat.com

دوم بکریہ یہ بکر بن اخت عبدالواحد کے اصحاب ہین یہ شخص اِس عقیدے بین نظام کے موافق تھا کہ انسان صرف روح ہے اور یہ بھی زعم کرتا تھا کہ اللہ قیامت کے دن ایک ایسی صورت مین دکھائی دیگا جسکو وہ پیدا کریگا لوگ اُسی صورت سے بات چیت کرینگے صاحب کبیرہ منافق ہی دوزخ کے سب سے تلے کے طبقے مین ہوگا اسکا حال کافر کے حال سے بھی بدتر ہے پیاز اور لہسن کے کھانے کو حرام بتاتا تھا وضو کو قراقر شکم سے واجب کہتا تھا اور حضرت ابوبکر کی خلافت پر نص ہونے کا قائل تھا۔

سوم ضراریہ یہ ضرار بن عمرو کے اصحاب ہین یہ منفرد تھا ساتھ کئی مقالات کے کہتا تھا اللہ کی رویت قیامت کے دن ایک اور حاسہ سے ہوگی جو ان حواس خمسہ سے زائد ہوگا اور ابن مسعود اور ابی بن کعب کی قرارت کا منکر تھا اور کہتا تھا انکی قرارت کے مصحف وہ قرآن نہین جسکو اللہ نے نازل کیا ہے اور عامۂ مسلمین کے دین مین شک کرتا تھا اور کہتا تھا شاید یہ لوگ کفار ہین۔ جسم کو اعراض مجتمعہ بتاتا تھا شہرستانی ملل ونحل مین کہتا ہی کہ حفص فرد بھی مسئلہ تعطیل مین ضرار کے موافق ہے کیونکہ دونوں کا قول یہ ہی کہ باری تعالیٰ کو جو عالم اور قادر کہتے ہین اِس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ جاہل اور عاجز نہین اور اُسکے واسطے ایسی ماہیت ثابت کرتے ہین جسکو سوا اُسکے کوئی نہین جانتا اور کہتے ہین کہ یہ قول امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب کی رائے کے مطابق ہے اُسکے تابعین نے اُسکے قول کی یون تاویل کی ہے کہ مراد ضرار کی اِس قول سے کہ اللہ کے لئے ایک ماہیت ہے اُسکی ذات سے علٰحدہ یہ ہے کہ اللہ پر اسکا نفس ظاہر ہے وہ اُسے بخوبی جانتا ہی کسی قسم کی دلیل اور خبر کی اُسکو ضرورت نہین ہے اور ہم اُسکو دلیل اور خبر سے جانتے ہین اور بندے کے کام اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہین بندہ اُن کا کاسب ہی اور جائز ہے کہ ایک فعل دو فاعلون مین مشترک ہو اور اہل سنت کا یہ قول ہے کہ ایک چیز دو قدرت مؤثرہ کا مقدور نہین بن سکتی بلکہ دو قدرت کاسبہ بھی ایک مقدور سے متعلق نہین ہوسکتین پس زید کو خالد کے کام پر قدرت حاصل نہوگی۔ اور ضرار کہتا تھا کہ جائز ہے کہ اللہ اعراض کو اجسام سے بدل دے اور کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

Marfat.com

صرف اجماع صحابہ کا حجت ہی پس احکام دین مین خبر احاد نامقبول ہے کہتا تھا کہ اللہ کا
پہچاننا عقلا واجب نہین جب تک رسول نہ آئین اور حرام وحلال کو نہ بتائین اُسکی
معرفت واجب نہین اِسکے نزدیک امامت غیر قرشی کی بھی جائز ہے بلکہ جب قرشی اور گنوار
مسلمان جمع ہون توگنوار کو اس منصب کے لئے منتخب کرنا چاہئے کیونکہ اُسکے طرفدار
کم ہونگے پس کوئی کام شرع کے خلاف کریگا تو اُسکا معزول کرنا آسان ہوگا اگرچہ معتزلہ
بھی امامت غیر قرشی کی جائز رکھتے ہین مگر قرشی پر اُسکو تفوق نہین دیتے۔

مؤید الا فاضل اور تذکرۃ المذاہب وغیرہ مین جبریہ کے اتنے نام اور فرقے لکھے ہین
مضطریہ۔ افعالیہ۔ معیہ۔ مفروغیہ۔ بحاریہ۔ متمنیہ۔ کسلیہ۔ سابقیہ۔ حبیبیہ
خوفیہ۔ فکریہ۔ حسبیہ۔

مضطریہ اس لئے کہتے ہین کہ انکے نزدیک خیر وشر اللہ کی طرف سے ہے بندے کو
انکے صدور مین اختیار نہین۔

افعالیہ اِس لئے کہتے ہین کہ اِن کے نزدیک بندے سے افعال صادر ہوتے ہین
مگر اُن پر بندے کو قدرت نہین۔

معیہ یہ نام انکا اِسلئے ہوا کہ انکا قول ہے کہ فعل وقدرت دونون بندے کو حاصل ہین۔

مفروغیہ اِسلئے کہلاتے ہین کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے وہ بغیر اختیار کے ہوتا ہے۔

بحاریہ یہ کہتے ہین کہ بندون کو جو اللہ پاک سزا دیتا ہے وہ اپنے افعال کی وجہ
سے دیتا ہے نہ بندون کے افعال پر۔

متمنیہ اسلئے کہتے ہین کہ انکے نزدیک یہ بات مقرر ہے کہ جس چیز پر نفس ٹھہر جائے اور اُسے
اختیار کرلے وہ خیر ہے اور جس کو نفس چھوڑدے اور مکروہ جانے وہ شر ہے۔

کسلیہ یون کہلاتے ہین کہ انکے نزدیک ثواب وعذاب نیک وبد کام کے سبب سے نہین حاصل ہوتے
اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کسبیہ ہے اور بحر المذاہب مین یون ہی ہے۔

سابقیہ یہ نام انکا اسلئے مقرر ہوا کہ انکا زعم یہ ہی کہ سعادت وشقاوت بندونکی تقدیر میں ازل سے
مقرر ہو چکی ہین نہ اُنھین طاعت سے نفع پہونچے گا نہ گناہ سے ضرر ہو۔

Marfat.com

جیبیہ ان کو اس لئے کہتے ہین کہ اُن کا قول ہے کہ حبیب اپنے حبیب کو عذاب نہین دیتا اور اللہ ہمارا حبیب ہی۔

فکریہ اس لئے مشہور ہوئے کہ ان کے نزدیک فکر عبادت سے افضل ہے جس کے جتنے علم زیادہ ہوتے ہین اُسکی اتنی ہی تکالیف ساقط ہوجاتی ہین اور خلق پر اُس کی احتیاج کا پورا کرنا واجب ہے اور وہ مسلمانون کے مال مین شریک ہے سو جو اُسے منع کرے وہ ظالم ہے۔

خوفیہ اس لئے کہتے ہین کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ حبیب سے حبیب کو خوف نکرنا چاہئے اور اللہ ہمارا حبیب ہی۔

حسبیہ یہ توریث اور وراثت کے منکر ہین۔

انہی جبریہ مین سے ایک فرقہ کا نام بطیخیہ ہے یہ اسماعیل بطیخی کے متبع ہین اور دوسرے کا صباحیہ کہ ابوصباح بن معمر کی طرف منسوب ہین۔

فرقۂ قدریہ

قدریہ بفتح دال اور کبھی سکون دال سے بھی استعمال کرتے ہین کذا فی المرقاۃ اور یہ قدریہ منسوب ہین قدر کی طرف کیونکہ وہ کہتے ہین کہ بندون کے تمام افعال مین بندون کی قدرت جو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے مؤثر ہوتی ہے پس بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے قضا و قدر الٰہی کو اُس مین دخل نہین اور اپنے کامون مین بندہ محتاج خدا کا نہین ہی قدریہ اور جبریہ فرقے دونون ایک دوسرے کی ضد ہین کیونکہ یہ عبد کو قادر و مختار کہتے ہین اور جبریہ بالکل عاجز و مجبور بتاتے ہین ابوالمنتہی نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے کہ قدریہ عام ہے اور معتزلہ خاص ہے اسلیے کہ تمام معتزلہ قدریہ ہین اور بعض دوسرے فرقے بھی قدریہ ہین پس کل معتزلہ قدریہ ہوئے اور کل قدریہ معتزلہ نہین ہوئے پہلی جو بدعت زمانۂ صحابہ مین نکلی وہ یہی مذہب قدریہ کا ہے سب سے پہلے جسنے اِس مسئلے کو چھیڑا معبد بن خالد جہنی ہے جب بصرے مین اُسنے اس مسئلے مین

Marfat.com

گفتگو شروع کی تو بہت سے اہلِ بصرہ اُسکی راے پر چلنے لگے معبد نے اِس راے بدعت انگیز کو ایک شخص سے لیا تھا اُسکا نام ابو یونس سنسویہ تھا اُسکو اسواری کہتے تھے جب یہ فتنہ بڑھا تو حجاج نے بہ حکم عبد الملک بن مروان ۸۰ھ ہجری مین اُسکو عذاب دیکر سولی پر چڑھایا یہ خبر جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہونچی اور اُنھون نے بات چیت معبد جہنی کی سنی تو قدریہ سے بیزاری ظاہر کی ایک جماعت اِس بدعت مین معتقد معبد کی ہوگئی تھی اور ابن سیار نظام اور ہشام بن عمرو فوطی اور اصم کو قدر مین بڑا مبالغہ تھا۔ قاضی عطا ابن یسار بھی معتقد قدر کے تھے وہ اور معبد دونون حسن بصری کے پاس آتے جاتے اور کہتے کہ یہ لوگ خونریزی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے اعمال اللہ کی تقدیر پر جاری ہین حسن نے کہا یہ اعداء اللہ جھوٹے ہین **تنبیہ** قدریہ کی منشا اِس قول سے کہ بندہ خالق افعال ہے یہ نہین ہے کہ وہ صفت خالقیت مین اللہ تعالیٰ کی مثل ہے اور جو قوت و استقلال اللہ تعالیٰ کو اِس صفت مین حاصل ہے ویسے ہی بندے کو بھی حاصل ہے بلکہ وہ بندے کی خالقیت کو غیر مستقل جانتے ہین اس لئے کہ یہ اپنے افعال کے پیدا کرنے مین اُن اسباب اور آلات کا محتاج ہے جو باری تعالیٰ نے پیدا کئے ہین پس بندے کی اور خدا کی خالقیت مین زمین و آسمان کا فرق ہے پس جن لوگون نے یہ کہا ہے کہ قدریہ جو بندے کو خالق اُسکے افعال کا جانتے ہین اُن کے مذہب پر بےگنتی خدا لازم آتے ہین اسی طرح جنھون نے یہ کہا کہ مجوسیون اور قدریون مین یہ فرق ہے کہ مجوس خالق شرور و قبائح کو سواے ذات یزدان کے جانتے ہین اور اُسے شریک الوہیت بتاتے ہین مگر ایک ہی شریک مانتے ہین زیادہ کی شراکت کے قائل نہین اور قدریہ ہر مور ضعیف اور سگ و گربہ کو خدا کا شریک خلق و ایجاد مین جانتے ہین یہ سراسر تعصب ہی چونکہ ہمارے علماے ماتریدی کو اُنکی راے کے ابطال مین بہت کچھ اصرار تھا اسواسطے بیانات مین بڑا مبالغہ کیا ہے اور اُنکی گمراہی کے اثبات مین دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے ہین اور یہانتک کہدیا ہے کہ قدریہ مجوس سے بھی بدتر ہین کہ ہر بشر کو خالق اپنے افعال کا جانتے ہین مجوس تو خدا کا ایک ہی شریک بتاتے ہین اور یہ بے تعداد شرکا

Marfat.com

ثابت کرتے ہین لیکن قدریہ کو مشرک کہنا جائز نہین اسلئے کہ شرکت یا الوہیت مین ہوتی ہی یا عبادت مین الوہیت مین خدا کا شریک مجوس ثابت کرتے ہین اور عبادت مین بت پرست قدریہ بیچارے تو بندے کو خالق یا مخترع غیر مستقل بتاتے ہین مگر حدیث مین جو وارد ہے القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ قدری اِس امت کے مجوس ہین اس لئے بعض علما کہتے ہین کہ قدریہ کافر ہین بعد اسکے اختلاف ہی کہ کفر انکا تاویلی ہے یا ارتدادی مگر قول مختار یہ ہے کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بھی قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہین پس جو علما اُنکو کافر کہتے ہین وہ تو اُنکے حق مین رعایت حقوق اسلام سے منع کرتے ہین اور جو فاسق کہتے ہین وہ جائز رکھتے ہین اور اِس حدیث کو زجر و تغلیظ اور اُن کے اعتقاد کی بُرائی بیان کرنے پر حمل کرتے ہین اور حق یہ ہے کہ قدریہ کو مجوس جو کہا ہے سو مراد اِس سے صرف تشبیہ ہی جسمین یہ ضرور نہین کہ مشبہ سب طرح کی مماثلت اور مشابہت مین مشبہ بہ کا مساوی ہو اور تمام احکام مین دونون شریک ہون بلکہ سالمی کہتا ہے کہ اِس حدیث کا مصداق قدریہ مین سے صرف وہ فرقہ ہے جسے شیطانیہ کہتے ہین اور محمد بن نعمان شیطان الطاق کی طرف منسوب ہی۔

فرقہ مشبہ

بیان کرتے ہین کہ جسنے سب سے پہلے تشبیہ کا قول ظاہر کیا وہ شیبان خارجی ہی جسکے متبعون کو شیبانیہ کہتے ہین اُسنے مروان بن محمد کے عہد مین خروج کیا تھا اور سنہ ۱۳۰ھ مین مرگیا اور بعض کہتے ہین کہ خلیفہ سفاح کے سپہ سالار کے ہاتھ سے شکست پاکر سنہ ۱۳۳ھ مین والی عمان کے ہاتھ سے مارا گیا اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابو مسلم خراسانی کے ایک افسر کے مقابلے مین کام آیا۔ مشبہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے ساتھ مشابہ ہی اسی لئے جناب باری کی تمثیل محدثات کے ساتھ دیتے ہین اللہ کی صفات کے ثابت کرنے مین انکو بڑا غلو ہے یہ معتزلہ کی ضد ہین جو اللہ کے لئے صفات ثابت نہین کرتے کیونکہ اثبات صفات مین اللہ تعالیٰ کی تشبیہ لازم آتی ہے اور جسنے اللہ کو اُسکی مخلوق کے

ساتھ تشبیہ دی وہ مشرک ہی اسی طرح یہ لوگ اور جو انکی طرح اللہ کے لئے صفات ثابت نکرین وہ **معطلہ** کہلاتے ہین اور اہلِ سنت یہ کہتے ہین کہ تعطیل اور تشبیہ دونون کی نفی کی جائے **تعطیل** یہ ہے کہ اُس ذات مقدس کے لئے صفات کمال ثابت نکرین اور **تشبیہ** اسے کہتے ہین کہ اُسکے واسطے صفات کمال اِس نہج سے ثابت کرین کہ مخلوق کے ساتھ مشابہت پیدا ہوجائے اور مثال دونون قسمون کی اِس طرح ہے کہ جب کہین کہ خدا عالم نہین ہے یا عالم کا اطلاق خدا پر نکرنا چاہیئے یہ تعطیل ہوگی اِس لئے کہ صفت علم سے کہ جو صفت کمال ہی اُسکو معطل اور معرا کردیا اور اگر یون کہین کہ جس طرح ہم عالم ہین خدا بھی عالم ہے یہ تشبیہ ہی اِس لئے کہ خدا کو صفت علم مین مخلوق سے مشابہ کردیا ہے اور اگر کہین کہ خدا کو علم حاصل ہے اِس طرح کہ ہمارے علم سے اُسکے علم کو کسی طرح مشابہت نہین یہ صورت علم کے اثبات اور تشبیہ کی نفی ہے اسی طرح سمع اور بصر اور تمام صفات کو خیال کرلینا چاہیئے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ ہم اشیا کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہین اور اِس دیکھنے مین ہمکو کمال حاصل ہوتا ہی مگر یہ کمال نقصان سے خالی نہین اسلئے کہ ہمکو یہ کمال قوت باصرہ اور عضو مخصوص کی اعانت کے بدون حاصل نہین ہوتا یہی بہت بڑا نقصان ہی کہ ہمارے عجز کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور خدا پاک ہے اِس سے کہ کوئی عضو یا جز رکھتا ہو یا کسی چیز کے ادراک مین کسی عضو کی طرف احتیاج پڑے اور ہمارا علم عدم کے بعد حاصل ہوا ہے اور خدا اِس سے منزہ ہے کہ اُسکو علم جہل کے بعد حاصل ہوا ہو اور ہمکو کسی شے پر علم جب آتا ہے کہ اُس کا مفہوم خاطر نشین ہوجائے اور یہ بھی ہمارے نقصان کی وجہ سے ہے اور خدا محل حوادث ہونے سے منزہ ہے اور جب چیز غائب ہوجاتی ہے تو ہمارا علم بھی زائل ہوجاتا ہے اور خدا مین علم کا زوال محال ہے اور ہمارا علم علّتون کا معلول ہے اور خدا کے علم کے واسطے علت کی ضرورت نہین حاصل یہ ہے کہ خدا کے لئے اشیا کا علم اِسطرح ثابت کرنا چاہیئے جس مین کمال پیدا ہو اور نقصان کے وجوہات جو ہمارے علم مین لازم ہین اُن کی نفی کرنا چاہیئے۔ شہرستانی ملل ونحل مین کہتا ہے کہ **امام مالک بن انس**

Marfat.com

اور امام احمد بن حنبل اور داؤد بن علی بن محمد اصفہانی المعروف بہ داؤد ظاہری
نے باوجودیکہ متشابہات کو اُنکے معانی ظاہری پر حمل کیا اور تاویل کی طرف متوجہ نہوئے
لیکن کہا کہ ہمکو یقین ہے کہ اللہ کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے اور نہ کوئی چیز مخلوق میں سے
اُسکے مشابہ ہوسکتی ہے اور تشبیہ سے احتراز کیا - اور داؤد جواربی اور نعیم بن حمدان
مصری وغیرہ اصحاب حدیث کہتے ہین کہ اللہ ذی صورت ہے اُس کے لئے اعضا ہین
اور بعض[له] نے کہا ہے کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم اور داؤد ظاہری اور ابن حزم
اور شوکانی یہ پانچون بڑے بھاری مجسمہ ہین اور اِس ملت کے خلفا ہین -
کتاب میسر مین حنابلہ کو بھی مجسمہ مین شمار کیا ہے اور مجسمہ کو اہل بدعت قرار دیا ہے -
یہ یاد رہے کہ بعض آیات واحادیث مین ایسے الفاظ ہین جنکے ظاہری معانی اللہ تعالیٰ
کی جسمیت پر دلالت کرتے ہین مثلاً الرحمن علی العرش استوی یعنے وہ بڑے مرتبے والا
عرش پر قائم ہوا وجاء ربك والملك صفا صفا یعنی جبکہ آویگا تیرا پروردگار اور
آوینگے فرشتے صفون کی صفین ثم دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ
پھر نزدیک ہوا پس اُتر آیا پھر رہگیا فرق دوکمان کی برابر یا اس سے بھی نزدیک
ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھ کے اوپر ہے ویبقی وجہ ربك
یعنی باقی رہیگا منھ تیرے رب کا یوم یکشف عن ساق جس دن کھولی جائیگی
پنڈلی اور ابوہریرہؓ سے صحیح بخاری ومسلم مین مروی ہے وا ما النار فلا تمتلئ حتی
یضع اللہ رجلہ یعنی دوزخ نہین بھرنے کی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اُسمین اپنا پانون
رکھیگا اور ابوہریرہؓ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے
لما قضی اللہ الخلق کتب کتابا فھو عندہ فوق عرشہ جبکہ مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے
پیدا کرنا مخلوق کا تو ایک کتاب لکھی پس وہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس اُسکے عرش پر ہے
اور ابوہریرہؓ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہے ینزل ربنا تبارك وتعالیٰ کل لیلة
الی السماء الدنیا نزول فرماتا ہے رب ہمارا ہر رات مین طرف آسمان دنیا کے اور احمد
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا

[له] دیکھو نظم الفرائد مع حاشیہ شرح العقائد مذیل مولوی بحری علیہ الرحمان ۱۲

وبعدنا

Marfat.com

وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا بلاحساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی وعدہ کیا ہی مجھسے پروردگار میرے نے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت سے ستر ہزار بلاحساب وعذاب کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر اور تین لپین میرے رب کے اپونسے ہونگے اور عبداللہ بن مسعودؓ سے بخاری ومسلم نے روایت کی ہی ان اللہ یمسک السموات یوم القیامۃ علی اصبع والارض علی اصبع الخ یعنے اللہ تھانبے کا قیامت کے دن آسمانون کو ایک اُنگلی پر اور زمین کو دوسری اُنگلی پر اور عبداللہ بن عمر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے ان قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمٰن تمام بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی دو اُنگلیون کے درمیان مین ہین اور مسلم نے روایت کی ہے یمین اللہ ملئی یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے جواب اسکا یہ ہی کہ یہ کلام ظاہری اور ظنی ہین اور اللہ تعالیٰ کا جسمیت سے منزہ ہونا یقینی ہے اور یقینیات کے مقابلے مین ظنیات کا اعتبار نہین اور یہ بھی مسلمات سے ہے کہ جبکہ دو دلیلین آپس مین مخالف ہون تو اُنپر اس طرح عمل کرنا چاہیے کہ ظواہر کی تاویل کر دینا چاہیے اور اس تاویل کی دو صورتین ہین ایک **تاویل اجمالی** وہ یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ اسنے مراد ہے وہ حق ہے اور اُنکی کیفیت کو معلوم کرنے کے درپے نہو اور تفصیل اُنکی اللہ تعالیٰ کے تفویض کر دے پس استوی حق تعالیٰ عرش پر اور اسی طرح ید و وجہ وساق وقدم واصبع وحثیات وغیرہ کہ قرآن وحدیث اسپر ناطق ہین خبر متواتر اور اجماع سلف سے ہمکو پہونچا ہے کہ یہ الفاظ اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین مذہب اسلم یہی ہے اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور صحابہ کا سارا عصر اسی حالت پر گذرا تھا یہانتک کہ اکثر متکلمین متاخرین نے دوسری راہ **تاویل تفصیلی** کی اختیار کی مثلاً مراد استوا سے استیلا اور ید سے قدرت اور وجہ سے ذات ہے اور مراد قدم سے حدیث نار مین قدم بعض مخلوقات الٰہی کا ہے اور رب کے نزول فرمانے سے مراد یہ ہے کہ حکم اُسکا اور رحمت اسکی یا ملائکہ اُس کے

Marfat.com

اُترتے ہین اور حثیات یعنی لپین یا مٹھیان کنایہ ہے کثرت اور مبالغہ سے اور اصبع کنایہ ہے
تصرف اور غلبۂ قدرت اور عظمت الٰہی سے اور اصلی معنی مراد نہین ذہبی نے سیر النبلا مین
تمیتبلہ در علی بن مدینی اور اسحاق بن راہویہ اور مزنی اور ابو حاتم رازی وغیرہ سے نقل
کیا ہے کہ اِس قسم کے الفاظ کی تاویل نہین کرتے تھے ظاہری معنے پر حمل کرتے تھے
اور بھی ذہبی نے کتاب العرش مین اِسی قسم کے اقوال کہ جنسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ
حق جل شانہ عرش پر ہے بلا کیف صدہا صحابہ اور تابعین اور فقہا اور محدثین سے نقل
کئے ہین اور احادیث نبویہ بھی جو اللہ تعالیٰ کے عرش پر ہونے پر دلالت کرتی ہین
ذکر کی ہین اور کتاب فقہ مالکی مین لکھا ہے کہ اللہ کی ذات عرش پر ہے اور اس کا
علم ہر مکان مین ہے ۔ اور ملّا علی قاری کی شرح قصیدۂ بدء الامالی اور ابن ہمام حنفی
مؤلف فتح القدیر کی مسائرہ اور ابن عبد العزیز بخاری حنفی کی کتاب کشف الاسرار
شرح اصول بزدوی اور ابو شکور حنفی کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب صحابہ
وغیر صحابہ و ائمہ وغیر ائمہ حنفیہ وغیر حنفیہ سب کا یہ ہے کہ حق جل شانہ کی فوقیت عرش پر
و ید و وجہ وغیر صفات بلا کیف ہین اور تاویل کرنا ان سب کی صحیح نہین تاویل کا منشا
صرف اسیقدر ہی کہ جب مجسمہ نے اِس قسم کی آیات واحادیث سے تجسم کا خیال کیا
تو علما نے اُنکے الزام واسکات کے واسطے تاویل کرنا شروع کیا نہ اِس غرض سے
کہ یہ معانی ماول مراد ہین بلکہ اِس غرض سے کہ تجسم کا شبہ دفع ہو جائے ورنہ یہ الفاظ
سب معانی ظاہرہ پر محمول ہین اور کیفیات ان سب کی مجہول ہین اور اسمین تجسم بھی لازم
نہین آتا ہے کیونکہ جب کیفیت مجہول کی گئی اور اِس بات کا بھی خیال رہا کہ اللہ
کے مثل کوئی شئے نہین ہے اور تنزیہ پورے طور پر کی گئی تو تجسم کسی طرح لازم نہ آئیگا
پس مراد الٰہی پر ایمان لانا چاہئے اور ان کی تاویلات سے سکوت اولیٰ ہے ۔
اور یہ جو اس قول کے رد مین کہا ہے کہ اگر اسی طرح ہو تو قرآن معلوم المعنی نہ رہے[له]
اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن کے نزول کا فائدہ صرف فہم معانی مین منحصر نہین کہین
مجرد ایمان ہی مطلوب ہوتا ہے چنانچہ متشابہات مین بھی منظور رہے ۔

له دیکھو تفسیر عزیزی پارہ الم

[illegible]

Marfat.com

تاویل الاحادیث مین شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ صفات تشبیہی باری تعالیٰ
مثل ہاتھ پانوٗن وغیرہ مین صراط مستقیم یہی ہے کہ اُنکے ظواہر پر چھوڑا جاے اور
اُن کی کیفیت وجود سے بحث و تفتیش نکی جائے اور مجملاً یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ
نے اِن الفاظ سے ارادہ کیا ہے وہی حق ہے اور باوجود ظاہر پر چھوڑنے کے یہ نہ کہے
کہ یہ ارادہ کیا ہے اور وہ ارادہ نہین کیا کیونکہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل
کی تحقیق کیفیت مین بحث کی اور نہ اُنکے اصحاب نے اور نہ تابعین نے ایسی تدقیقات
مین اول معتزلہ مشغول ہوئے کہ اُنھون نے فلاسفہ سے جو اسلام کے مخالف تھے
ایسی باتین چورائین پھر بعض اہل سنت نے بھی ایسی تدقیقات مین معتزلہ کی موافقت کی
شرح عمدہ نسفی مین لکھا ہے کہ مشبہہ کے نزدیک کسی شے کا وجوب عقل کے ذریعہ سے ثابت
نہین ہوتا پس نہ ایمان باللہ کو عقل واجب کرتی ہے اور نہ عقل سے ایمان کی خوبی اور
کفر کا قبح دریافت ہوسکتا ہے بلکہ یہ سب باتین شرح سے جانی جاتی ہین۔
مشبہہ کے مختلف فرقے ہین بعض تو اتنا ہی کرتے ہین کہ اللہ کو مخلوق کے ساتھ مشابہ کرتے
ہین اور حادثات کے ساتھ اُسکی تمثیل بیان کرتے ہین مثلاً کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ مانند
اجسام کے ہے اور گوشت اور خون کی مثل ہے اور بعض یہانتک غلو کرتے ہین کہ اُسکو
مخلوق اور حادث بنا دیتے ہین اسلئے کہ کہتے ہین وہ جسم ہے اور خون ہی اور گوشت ہی
ایسے فرقے مجسمہ کہلاتے ہین اور ان مین سے سب ایک ہی طریقے پر نہین ہین کوئی
شیعہ غلاۃ مین داخل ہے کوئی امامیہ ہے کوئی کرامی ہے وغیرہ وغیرہ مگر سب
خاص اس بدعت مین شریک ہین چنانچہ تھوڑا سا بیان اُنکا غلاۃ شیعہ وامامیہ کے
فرقہاے ہشامیہ وجوالیقیہ وبنانیہ ومغیریہ ومیثمیہ ویونسیہ مین ہوچکا اور جو صرف
مشبہہ ہین اُنکا ذکر یہان ہوتا ہی۔

ایک مشبہہ مقاتلیہ ہین یہ ابوالحسن مقاتل بن سلیمان بن بشیر ازدی کی
طرف منسوب ہین شہرستانی نے ملل ونحل مین لکھا ہے کہ سرخیل مثبتین صفات الٰہی
مین سے مقاتل بن سلیمان ہین اور شیعہ وکرامیہ نے انہی کی اتباع کی ہے ان

Marfat.com

لوگون نے یہانتک مبالغہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کو خلق کے مشابہ کردیا غنیۃ الطالبین مین
لکھا ہی کہ ان کا مذہب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے اور جثہ ہے انسان کی صورت پر وہ
گوشت اور خون اور اعضا سر زبان گردن رکھتا ہے مگر یہ چیزین اُسکی مخلوق مین سے
کسی کے مشابہ نہین نہ مخلوق مین سے کوئی اُسکے مشابہ ہے یعنی اگرچہ اللہ اسم اعضا کے
اطلاق مین اشیا کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے مگر حقیقت مین دونون باہم مخالف
ہین۔ تاج المکلل مین لکھا ہے کہ مقاتل ۱۵۰ھ مین بصرے مین فوت ہوئے تھے اصل
انکی بلخ سے ہے علامۂ عصر تھے علما ان کے باب مین مختلف خیالات رکھتے ہین بعض اُنکی
روایات کو قابل وثوق سمجھتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ کذب ہین ابو حاتم محمد بن حبان
بستی نے کہا ہے کہ مقاتل علم قرآن کو یہود و نصاریٰ سے سیکھا کرتے تھے جو کچھ اُنکی کتب
توریت وانجیل کے مطابق ہوتا اخذ کرتے اور یہ مشبہ تھے رب العالمین کو مخلوقات کے مشابہ
کرتے تھے میزان الاعتدال کی جلد ثانی مین ذہبی لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے
کہ جہم نے نفی تشبیہ مین یہانتک مبالغہ کیا ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ کوئی چیز نہین اور مقاتل
نے اثبات صفات الٰہی مین اتنی افراط کی کہ اللہ کو مثل مخلوق کے بنا دیا۔ تاریخ ابن خلکان
مین مذکور ہے کہ مقاتل نے بغداد مین علم حدیث حاصل کیا تفسیر قرآن مین یکتائے عصر تھے
ایک تفسیر اُنکی مشہور ہے شافعی سے حکایت کی گئی ہے کہ تمام آدمی تین چیزون مین
تین شخصون کی عیال ہین مقاتل بن سلیمان کے تفسیر مین اور زہیر بن ابی سلمیٰ کے
شعر مین اور امام ابو حنیفہ کے کلام مین۔ ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ مقاتل دعوی
کرتے تھے کہ عرش کے تلے جو کچھ ہے اُسکا حال مجھسے دریافت کرو ایک آدمی نے یہ
بات سُنکر اُنسے سوال کیا کہ جب آدم علیہ السلام نے حج کیا تھا تو کس نے اُنکا سر
مونڈا تھا مقاتل نے کہا کہ یہ بات تمھارے علم سے نہین اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے اُس دعوے مین
نیچا دکھانا چاہا اور سفیان بن عُیَینہ کہتے ہین کہ جب اُنھون نے وہ دعوے کیا تو ایک
شخص نے اُن سے دریافت کیا کہ چیونٹی کو آپ جانتے ہین بھلا فرمایئے تو اُسکی
آنتین حصّہ مقدم مین ہوتی ہین یا مؤخر مین مقاتل اِس سوال سے متحیر ہو کر رہ گئے

Marfat.com

سفیان کہتے ہین کہ ہین نے سمجھ لیا کہ یہ اُنکو اُس تعالیٰ کی اللہ نے سزا دی ہے اور
مقاتل کا میلان ارجا کی طرف بھی تھا اُنکا قول ہے کہ قیامت کے دن اللہ دوزخ کے
اوپر ایک راستہ بچھائے گا اور مؤمن گناہگاروں کو اُسپر سے گذرنے کا حکم ہوگا پس
اُنکو دوزخ کی آنچ اور حرارت بمقدار گناہ کے پہونچے گی اور اس الم ہین اُنکا عذاب
پورا کر لیا جائے گا پھر بہشت ہین داخل کئے جائینگے۔

دوسرے مشبہ حشویہ ہین یہ اس بات کے قائل ہین کہ اللہ جسم ہے کہ طول و عرض
وعمق اور گوشت وخون رکھتا ہے اُسکے اعضا بھی ہین مگر یہ سب چیزین اُسکی مخلوق
سے مغائر ہین اور کعبی نے بعض حشویہ سے حکایت کی ہے کہ اُنکا زعم یہ ہے کہ اللہ کا
دیدار دنیا ہین ہو جانا بھی جائز ہے اور کہتے ہین کہ عرش اللہ کے چارون طرف سے
چار چار اُنگل زیادہ اور بڑھا ہوا ہے[1] انکے نزدیک سوا بنی امیہ کے کوئی اور امام نہین
اولاد رسول خدا ہین سے کسی کو امام نہین مانتے[2] اسماے الٰہی ... کے نزدیک
تین مراتب ہین اسماے ذات اسماے صفات اسماے افعال ...

شہرستانی نے ملل ونحل ہین حشویہ کے ذکر ہین بیان کیا ہے کہ اشعری ... سے حکایت
کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مضر اور کہمش اور محمد ہجیمی کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کے دوستون کو
اُسکے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرنا اور اللہ کو چھونا جائز ہے اور اللہ کے دوستان
صادق دنیا و آخرت ہین اُس سے گلے ملتے ہین اور اُنکو یہ مرتبہ ... حاصل
ہوتا ہے جبکہ انسان بہت سی ریاضات کرکے حد اخلاص و اتحاد ... تک پہونچ جاتا ہے۔
اور داؤد جواربی سے حکایت کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ مجھے اللہ کی داڑھی اور شرمگاہ
کے سوال سے تو معاف رکھو کیونکہ خبر ہین یہ دو چیزین ثابت نہین ہوئین باقی اور سب
چیزون سے سوال کرو اور کہا اللہ تعالیٰ جسم اور گوشت اور خون ہے اُسکے لئے اعضا ہین
ہاتھ پاؤن سر زبان دو آنکھین دو کان رکھتا ہے مگر اُسکی یہ ... جیسی

[1] ... منہ
[2] ...

مخلوقات کی ہوتی ہین اللہ کی اور مخلوق کی یہ چیزین باہم مشابہ نہین اور داؤد کا یہی عقیدہ بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ سر سے سینے تک کھوکھل ہے باقی ٹھوس ہے اُسکے بال سیاہ اور سیدھے ہین اور اُسکے بال گھونگروالے بھی ہین اور جو کچھ قرآن وحدیث سے ثبوت کو پہونچتا ہے مثلاً ہاتھ مُنھ پہلو آنا جانا فوقیت وغیرہ یہ سب الفاظ اپنے معانی ظاہری پر جاری ہین یعنی جب انکو اجسام پر اطلاق کرتے ہین اور جو کچھ انسے مفہوم ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کے حق مین بھی مراد ہے اور اس قسم کی باتین اُسنے اللہ تعالیٰ کے لئے بہت کچھ ثابت کی تھین اور احادیث مین بہت سی باتین اپنی طرف سے لگا کر انکو پیغمبر علیہ السلام کی طرف منسوب کیا تھا اور یہ تمام باتین یہود کے ہان سے لی تھین اسلئے کہ اللہ کے لئے تشبیہ اُنہی مین بہت ہے۔

حشویہ کے نزدیک انبیا معصوم نہین اُنسے عمداً گناہ کبیرہ کا صدور ممکن ہے اور بہت سے دلائل اس بات پر ظاہر کرتے ہین چنانچہ بعض دلائل اُن کے یہ ہین۔

اول حضرت آدمؑ کی نسبت قرآن مین وارد ہے وعصی آدم ربہ یعنے آدمؑ نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ (۲) فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے کئی باتین سیکھ لین پس اللہ نے اُسکی توبہ قبول کی اور ظاہر ہے کہ توبہ گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (۳) آدمؑ کی زبانی قرآن مین آیا ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین یعنی اے پروردگار ہمنے اپنے نفسون پر ظلم کیا اگر تو ہمارے گناہ نہ بخشے گا تو ہم زیانکارون مین سے ہو جائینگے۔ ظلم سے مراد گناہ ہے اور یہ جو آدمؑ نے کہا کہ اگر تو نہ بخشیگا تو ہم زیانکارون مین سے ہونگے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ گناہ کبیرہ تھا۔ (۴) قرآن مین ہے فازلھما الشیطان عنہا فاخرجہما مما کانا فیہ یعنی آدمؑ وحواؑ کو شیطان نے لغزش دی اور اُنکو وہان کے آرام سے نکالدیا لغزش دینے سے جنت سے نکالا جانا صاف دلالت کرتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے گناہ کبیرہ صادر ہوا۔ (۵)۔ آدمؑ وحواؑ کے حق مین اللہ فرماتا ہے فلما اتٰھما صالحا جعل لہ شرکاء فیما اتٰھما یعنی جب اُن کو صحیح وسالم لڑکا دیا تو اللہ کے لئے شریک اُس چیز مین مقرر

Marfat.com

کرنے لگے کہ اُنکو دیا تھا اور شرک اکبر الکبائر ہے۔
دوم۔ حضرت ابراہیمؑ کے حق مین قرآن مین وارد ہے فلما جن علیہ اللیل رأ کوکبا قال ھذا ربی جب ڈھک لیا اُسکو رات نے ایک تارے کو دیکھا کہا یہ میرا پروردگار ہے پس اگر حضرت ابراہیمؑ نے اپنے سچّے اعتقاد سے تارے کو پروردگار کہا تو شرک کیا اور اگر سچّے اعتقاد سے نہین کہا تو جھوٹ بولے۔ (۲) قرآن مین ہے اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ یعنی جس وقت حضرت ابراہیمؑ نے کہا اے رب میرے تو مجھکو دکھا کہ کیونکر تو مردون کو زندہ کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو شک تھا کہ اللہ تعالیٰ کو مُردے کے زندہ کرنے کی قدرت ہے یا نہین اور یہ شک ہی کفر ہے۔
سوم۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بنی اسرائیل کی حمایت مین ایک قبطی کے مُکا مارا جس کے صدمے سے وہ مرگیا اور قبطی کا مارڈالنا محض ناحق تھا اور اُسکو امر اتفاقی نہین کہہ سکتے اِسلئے کہ حضرت موسیٰؑ نے اُسکے مرجانے کے بعد خود کہا ھذا من عمل الشیطان انہ عدو مضل مبین یہ حرکت شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن گمراہ کرنیوالا ہے پس قتل عمد تھا کہ محض خصومت کی راہ سے وقوع مین آیا چنانچہ اسیواسطے حضرت موسیٰؑ نے پروردگار کے آگے استغفار کیا۔ (۲) سورہٴ اعراف مین ہے لما رجع موسیٰ الی قومہ غضبان اسفا قال بئسما خلفتمونی من بعدی اعجلتم امر ربکم والقی الالواح واخذ براس اخیہ یجرہ الیہ یعنی جب موسیٰؑ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر آیا غصّے سے افسوس کرتا ہوا بھائی کو کہا کیا بُری نیابت کی تمنے میری بعد میرے۔ تمنے کیون جلدی کی اپنے رب کے حکم سے اور تختیان ڈالدین اور بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا ظاہر ہے کہ حضرت ہارونؑ برادر موسیٰؑ پیغمبر تھے اب یہان دو صورتین ہین کہ یا موسیٰؑ نے کسی گناہ کی پاداش مین اُنکو یہ نصیحت کی یا ناحق اُنکو ستایا اگر پہلی صورت صحیح ہو تو ہارونؑ کا گناہ لازم آتا ہے اور دوسری صورت کی صحت مین موسیٰؑ گنہگار ٹھہرتے ہین دونون صورت نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انبیا سے صدور معصیت جائز ہے۔
چہارم۔ حضرت داوٗدؑ اپنے کوٹھے پر کھڑے تھے کہ ایک عورت پر نظر جا پڑی جو

Marfat.com

نہار ہی تھی وہ نہایت خوبصورت تھی پسند آگئی حضرت داؤدؑ نے اُسکا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ یا منگیتر ہے اور اوریا اُن دنون حضرت داؤدؑ کے بھانجے ثواب نامی کے ہمراہ بلقا کی طرف قلعہ کے محاصرے مین مشغول تھا حضرت داؤدؑ نے اپنے بھانجے کو کہلا بھیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ دیگر اعداے دین سے لڑنے کو بھیجے اور اُس زمانے مین حال یہ تھا کہ جو کوئی تابوت سکینہ لیکر لڑائی مین جاتا تھا اتنا لڑتا تھا کہ فتحیاب ہوتا تھا یا مارا جاتا تھا چنانچہ اوریا بھی ایک لڑائی مین مارا گیا حضرت داؤدؑ نے اُس عورت سے نکاح کرلیا اور حضرت داؤدؑ کے نکاح مین ۹۹ عورتین پہلے سے تھین اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے اُنکے پاس بھیجے اُن مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کرکے کہا ان ھذا اخی له تسع وتسعون نعجة ولی نعجة واحدة فقال اکفلنیها وعزنی فی الخطاب یعنی یہ شخص میرا بھائی ہے اِسکے پاس ننانوین بھیڑین موجود ہین اور میرے پاس ایک بھیڑ ہے مجھ سے کہتا ہے کہ وہ ایک بھیڑ بھی مجھ کو دیدے تاکہ سو پوری ہوجائین اور مجھ سے سختی کے ساتھ کلام کرتا ہے سو یہ فتویٰ اِس رمز کا تھا کہ جب انبیا سے ایسا فعل وقوع مین آئے کہ کسی عورت شوہردار کے خاوند کو قتل کراکر اُسکی بی بی نکاح مین لائے تو اورون سے کیا بعید ہوگا۔

پنجم حضرت سلیمانؑ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذ عرض علیه بالعشی الصافنات الجیاد جس وقت کہ پیش کئے گئے سلیمانؑ کے سامنے تیسرے پہر کو عمدہ عمدہ گھوڑے۔ حضرت سلیمانؑ کے سامنے یہ گھوڑے پچھلے دن مین پیش ہوئے تھے بعد نماز عصر وہ اُنکے دیکھنے مین مصروف ہوئے اخیر دن مین ورد پڑھا کرتے تھے وہ فوت ہوگیا اور بعض کہتے ہین کہ اُس تماشے کی وجہ سے عصر کی نماز قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا اور وہ نماز اُن پر فرض تھی فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب حضرت سلیمانؑ نے کہا تحقیق مین نے مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے دوست رکھا یہانتک کہ سورج اوٹ مین چھپ گیا خلاصہ کلام یہ ہے کہ گھوڑون کی دل لگی مین نماز کا فوت کردینا اور یاد الٰہی سے غافل ہوجانا گناہ ہے۔

Marfat.com

(۲) اللہ فرماتا ہے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسد اثم اناب قال رب اغفرلی یعنی ہمنے حضرت سلیمانؑ کو جانچا اور ہمنے اُسکے تخت پر ایک بدن ڈالدیا پھر اُسنے رجوع کیا حق کی طرف بولا اے میرے رب معاف کر مجھکو کیفیت اِس واقعہ کی یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک بت پرست کافر کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اُسکا باپ انکے لشکر کے ہاتھ سے مارا گیا تھا وہ لڑکی رات دن اپنے باپ کے غم مین روتی رہتی تھی حضرت سلیمانؑ نے اُسکے کہنے سے ایک سنگی تصویر اُسکے باپ کی تیار کرادی تاکہ اُسکو دیکھکر اپنے دل کو تسلی کرتی رہے لڑکی اپنی موروثی عادت کے موافق اُسکی پرستش کرنے لگی چالیس دن کے بعد حضرت سلیمانؑ کو صورت واقعہ کی اطلاع ہوئی تو اُس بُت کو توڑا اور اُس لڑکی پر خفا ہوئے اور خلوتخانے مین بیٹھکر استغفار مین مشغول ہوئے جب استنجے کو جاتے تو انگشتری ایک خادمہ کو سپرد کرجاتے اُس مین اِسم اعظم لکھا تھا ایک جن اُس خادمہ کو بہکا کر انگشتری لیگیا اپنی صورت حضرتؑ سلیمان کی سی بنالی جب اُنکو یہ حال معلوم ہوا تو اُسکے خوف سے نکل گئے جب اُنکا قصور خدا نے معاف کیا تو چھ مہینے کے بعد شراب کے نشے مین وہ انگشتری اُس جن کے ہاتھ سے دریا مین گر پڑی مچھلی نگل گئی وہ شکار ہوئی اُسکے پیٹ مین سے وہ انگشتری نکلی اور حضرت سلیمانؑ کو ملی وہ لیکر اپنے تخت سلطنت پر پھر آئے پس جسد ملقی عبارت اِس جن سے ہے۔

ششم - حضرت یونسؑ نے بادشاہ ملک نینوا و موصل کو نصیحت کی جب اُس نے نہ مانا تو اُس سے کہا کہ اگر میری بات پر ایمان نہ لائے گا تو تجھپر چالیسؔ دن مین عذاب الٰہی نازل ہوگا اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ میرے اِس وعدے کو پورا کرورنہ مین خفیف ہونگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے عذاب کا وعدہ دینے مین جلدی کیون کی اب صبر کرنا چاہیے ایمان انکا مقدر ہے راہ راست پر آجائینگے حضرت یونسؑ اس بات سے بہت غمگین ہوئے اور ایک مہینے کے بعد مع قبائل اُس شہر سے نکلے راستے مین دریا مین گرائے گئے مچھلی اُنکو نگل گئی وہان استغفار کیا سو باہر آئے اُسی طرف اشارہ ہے اِس آیت مین وذالنون اذ ذھب مغاضباً فظن ان لن نقدر علیہ الخ یعنے یونسؑ

Marfat.com

جب خفا ہو کر چلا گیا اور سمجھا ہم اُسکو نہ پکڑ سکینگے حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت یونسؑ نے ایک تو بے حکم الٰہی اُن لوگون سے عذاب آنے کا دن مقرر کر دیا دوسرے غضب کی حالت مین وہان سے کہین چلدئے اور غضب گناہ ہے تیسرے گمان کیا کہ اللہ قادر نہین ہے اور قدرت الٰہی مین شک کرنا کفر ہے۔

ہفتم یوسف علیہ السلام کو جب زلیخا نے خلوتخانے مین لیجا کر اصرار کیا کہ مجھ سے صحبت کرو تو آپ نے بھی زلیخا پر قصد بد کر لیا تھا کہ اُس سے اُن کی عصمت نہ رہی کما قال اللہ تعالیٰ لقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه یعنی زلیخا نے حضرت یوسفؑ کا قصد کیا اور حضرت یوسفؑ نے زلیخا کا قصد کیا اگر وہ اپنے رب کی قدرت نہ دیکھ لیتا۔

ہشتم۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے مین جب دیکھا کہ میری قوم دین اسلام کی طرف متوجہ نہین ہوتی تو اللہ سے یہ خواہش کی کہ کوئی ایسی چیز نازل کرے جس سے انکا دل میری بات کے سننے کی طرف مائل ہو تو اللہ تعالیٰ نے سورہ والنجم نازل کی بس جب مسجد الحرام مین حضرت اُسکو پڑھنے لگے اور اِس مقام پر آئے افرایتم اللات والعزی ومنات الثالثة الاخری بھلا تم دیکھو تو لات اور عزی کو اور منات تیسرا پچھلا ان الفاظ کے بعد آپنے کہا تلك الغرانيق العلی وان شفاعتهن لترتجی یہ بت بہت معزز ہین اور اُنکی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے جب مشرکون نے یہ الفاظ سُنے تو بہت مسرور ہوئے اور جب حضرت آیت سجدہ پر پہونچے اور سجدہ کیا تو اُنھون نے بھی کیا یہان تک کہ ولید بن مغیرہ وابی احیحہ سعید بن العاصی بسبب کبر سن کے سجدہ نہ کر سکے تو دونون نے مٹھی مین مٹی لیکر اور پیشانی کے پاس لاکر اُسی پر سجدہ کر لیا اور آپس مین بولے کہ محمدؐ نے ہمارے معبودون کا ذکر خوبی کے ساتھ کیا اور اُنکے واسطے شفاعت ثابت کی اور ہم کو بھی اُنکے حق مین اِسی قدر اعتقاد ہے نہ یہ کہ ہم اُنکو پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا اور زندہ کرنے والا یا مارنے والا جانتے ہین اور جبکہ محمدؐ نے بھی ہمارے ساتھ اِس امر مین اتفاق کر لیا تو اب ہم بھی اُنسے صلح کرتے ہین اور آئندہ اُنکو اور اُنکے یارونکو ایذا و تکلیف نہ دینگے

جبرئیلؑ حضرتؐ کے پاس آئے کہ آپ نے کیا کیا جو چیز ہین نے آپ کو نہ بتائی تھی وہ آپ نے لوگون سے بیان کی حضرت غمگین ہوئے اور اللہ کے غصے سے ڈرے تو آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئی ما ارسلنا من قبلک من رسول و لا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایاتہ واللہ علیم حکیم ہمنے تجھ سے پہلے جو رسول یا نبی بھیجا جب اُسنے تلاوت کی شیطان نے اُسکی تلاوت ہین کچھ اپنی طرف سے ملا دیا پھر اللہ شیطان کا ملایا مٹاتا ہے پھر اللہ اپنی باتین پکی کرتا ہے اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمتون والا جب یہ آیت مشرکون نے سُنی تو آپس ہین کہنے لگے کہ محمدؐ نے جو ہمارے معبودون کی وہ منزلت خدا کے نزدیک ہونا بیان کی تھی اب اُس قول سے پشیمان ہو گئے ہم بھی اُس صلح کو قائم نہین رکھتے۔ (۲) قرآن ہین ہے واستغفر لذنبک معافی مانگ اپنے گناہ کی اس سے بالبداہت ظاہر ہے کہ حضرت سے گناہ سرزد ہوئے تھے جنکی معافی چاہنے کے لئے اللہ نے ارشاد کیا اور یہ عصمت کے خلاف ہے (۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرضی آلہی کے خلاف اسیران بدر کو فدیہ لیکر رہا کر دیا اسپر اللہ تعالی نے یہ آیات عتاب نازل کین ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرۃ واللہ عزیز حکیم لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب علیم نبی کے لئے یہ لائق نہ تھا کہ اُسکے ہان قیدی آئین یہانتک کہ خونریزی کرین ملک ہین تم دنیا کا اسباب چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ زور آور حکمت والا ہے اگر اللہ کی طرف سے لکھا ہوا نہوتا کہ پہلے گذرا تو تمپر اُس لینے ہین بڑا عذاب آپڑتا۔ (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار زید کے مکان ہین آئے وہ تو نہ تھے مگر اُنکی منکوحہ زینب سامنے بیٹھی تھی اُسے دیکھا تو پسند آگئی اور کہنے لگے سبحان اللہ مقلب القلوب زینب نے اپنے خاوند سے آپکا کلام بیان کیا زید اپنے دل ہین سمجھ گئے کہ زینب رسول اللہؐ کو اچھی معلوم ہوئی اور اُس سے مواصلت چاہتے ہین زید نے زینب سے کہا کہ شاید رسول اللہؐ کی تجھپر طبیعت آگئی ہے اگر تو بھی راضی ہے تو ہین تجھے طلاق دیدون تاکہ وہ تجھ سے نکاح کرلین زینب بولی

Marfat.com

مجھے اِس بات کا اندیشہ ہے کہ تمنے طلاق دی اور اُنھون نے نکاح نکیا تو پھر بیکھین کی نرہونگی زید آپ کے پاس آئے اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنی زوجہ کو طلاق دیدون حضرت کے دل مین اگرچہ زینب کا عشق تھا مگر کچھ سوچ کر منع کردیا لیکن زید نے طلاق دے ہی دی جب عدت کے دن پورے ہو چکے تو حضرت نے اُسکو زوجہ بنالیا پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کیسی تھی کہ پرائی عورت کو دیکھ کر عاشق ہو گئے عشق عصمت کے خلاف ہے اور زید کو زینب کے طلاق دینے سے منع کرنا حضرت کے دلی منشا کے خلاف تھا اسلئے اللہ تعالیٰ نے بطور عتاب کے فرمایا تخفی فی نفسك واللہ مبدیہ وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ یعنی تو اپنے جی مین وہ بات چھپاتا تھا جسکو اللہ ظاہر کرنے والا ہے اور تو لوگون سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ سے تجھکو زیادہ ڈرنا چاہیے تھا اِس سے معلوم ہوا کہ جو بات چھپاتے تھے یعنی قلق قلب وہ در اصل بُری بات تھی کیونکہ وہی بات چھپائی جاتی ہے جو عقل و عادت دونون کے نزدیک قبیح ہوتی ہے اور جائز بات کے چھپانے مین نبی علیہ السلام نے کبھی کسی سے حیا نہین کی

(۵) خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخاسرین اگر تم شرک کروگے تو تمھارے عمل اکارت جائینگے اور تم خاسر ہو جاؤگے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سے شرک بھی ظہور مین آیا تھا جس سے بچنے کے لئے جناب باری نے اُن کو تنبیہ کی۔

(۶) حق تعالیٰ حضرت سے فرماتا ہے ووجدك ضالا فھدیٰ یعنی تجھکو راہ بھولا ہوا پایا پھر راہ سوجھائی یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ حضرت ابتدائے حال مین گمراہی مین مبتلا تھے جس کو حق تعالیٰ نے اپنی ہدایت سے دور کیا۔

(۷) اللہ فرماتا ہے یاایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین اے نبی پرہیز کر اور ڈر خدا سے اور اطاعت و فرمانبرداری کفار و منافقین کی مت کر اس آیت سے عدم تقویٰ اور اطاعت کفار نافرمانی الٰہی مین آپکی نسبت ظاہر ہے

تنبیہ حشویہ کے ان دلائل کا جواب اہل سنت نے نہایت کافی طور پر دیا ہے اور یہ تمام جواب ہمنے اپنی کتب کلامیہ مین بالتفصیل ذکر کئے ہین چونکہ ہمنے اِس

Marfat.com

رسالے مین صرف ہر فرقے کے عقائد کو ذکر کیا ہے اُن کے جوابات کے بیان کرنے کا التزام نہین کیا ہے اسلئے وہ جواب یہان نہین لکھے ۔ ۱۲

تیسرے مشبہ کرّامیہ - یہ فرقہ ابو عبداللہ محمد بن کرام بن حراق بن خزابہ سجستانی کی طرف منسوب ہی لفظ کرام مین کاف مفتوح اور رائے مہملہ مشدد ہے اور بعض کہتے ہین کہ کاف کے کسرے اور رائے مہملہ کی تخفیف سے ہے - یہ شخص بعد سنہ دو سو ہجری کے گذرا ہے کم علم تھا ہر ایک مذہب سے اُسنے تھوڑے بہت مسائل رطب و یابس لے لئے تھے اور اُنکو اپنی کتاب مین لکھکر رواج اُسکا ممالک اغنام و غرجہ و غور و علاقہ خراسان مین دیا تھا اسی لئے اُسکا نام ہو گیا اور ایک مذہب ٹھہر گیا سلطان محمود بن سبکتگین اُسکے مذہب کے ناصر و مددگار رہے اُنکی طرف سے اہل حدیث و شیعہ پر آفت رہی محمد بن کرام نے اثبات صفات مین یہانتک غلو کیا کہ نوبت تجسیم و تشبیہ کی پہونچی حج سے پھر کر شام مین آیا زغرہ مین بماہ صفر ۲۵۵ھ ہجری مرکر بیت المقدس مین مدفون ہوا وہان اُسکے متبع بیس ہزار سے زیادہ تھے اُن شہرون مین اُنکے سوا اور بہت لوگ تھے جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے اور کرّامیہ کئی گروہ ہین ایک **عابدیہ** دوسرے **اسحاقیہ** تیسرے **ثونیہ** چوتھے **زرینیہ** پانچوین **واحدیہ** چھٹے **ہیصمیہ** وغیرہ لیکن یہ سب ایک ہی فرقہ گنا جاتا ہے اسلئے کہ بعض انکے تکفیر بعض کی نہین کرتے یہ سب کے سب مجسمہ ہین اتنی بات ہے کہ انمین بعض کا قول یہ ہے کہ اللہ قائم بنفسہ ہے اور بعض اُسکو اجزائے مؤتلفہ کہتے ہین اور اُسکے لئے جہات و نہایات بتاتے ہین انکے اعتقاد مین اللہ جسم ہے اور اُسکی حد و نہایت ہے اسفل کی طرف اور اُسکا ملاقات کرنا اجسام ماتحت سے جائز ہے اور وہ عرش پر ہے اور عرش جانب بالا سے اسکا مماس ہے اور جائز ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ حرکت اور نزول کرے اور ان مین باہم اس امر مین اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عرش پر ہے یا عرش کے بعض حصے پر متاخرین کرامیہ یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ عرش پر نہین بلکہ عرش کے محاذی ہے اوپر کی جانب سے پھر ان مین بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ اُسمین اور عرش مین متناہی دوری ہے اور محمد بن ہیصم کہتا ہے کہ نامتناہی دوری ہے اور وہ عالم کے مبائن ہے

Marfat.com

یہ شخص تحیز ومحاذات کی نفی کرتا ہے فوقیت ومباینت کو ثابت کرتا ہے جو کرامیہ باری تعالیٰ کو فوق کی جہت مین کہتے ہین نہایت کی بابت اُن مین اختلاف ہے بعض نہایت کو جہات ستہ مین ثابت کرتے ہین بعض جہت تحت مین اور جو نہایت کے منکر ہین وہ کہتے ہین کہ باری تعالیٰ عظیم ہے ان مین سے بعض عظمت کے یہ معنے کہتے ہین کہ وہ باوجود وحدت کے جمیع اجزاے عرش پر ہے عرش اُسکے نیچے ہے بعض کہتے ہین کہ عظمت کے یہ معنے ہین کہ وہ جمیع اجزاے عرش سے ملا ہوا ہے اور کرامیہ کا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ محل حوادث ہے یعنی قول وارادہ وادراکات ومرئیات ومسموعات کا محل ہے اور یہ سب حادث ہین اور جو حوادث اُسکی ذات مین حلول کئے ہوئے ہوتے ہین اُنھین پر قدرت رکھتا ہے اور جو اُس مین حلول کئے ہوئے نہین بلکہ اُسکی ذات سے الگ ہین اُنپر اُسکو قدرت نہین اور کرامیہ کہتے ہین کہ اللہ کی ذات کے ساتھ حادث اِسوقت قائم ہوتا ہے جبکہ خدا کو مخلوق کے ایجاد کرنے مین اُسکی احتیاج پڑے پھر کرامیہ کے فرقون مین باہم اختلاف ہے بعض کی یہ راے ہے کہ جس حادث کی اللہ تعالیٰ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ارادہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ قول کن ہے (کہ امر ہے بمعنی ہو) پس جب ضرورت ہوتی ہے تو قدرت الٰہی اِس قول کو یا ارادے کو ذات الٰہی مین پیدا کردیتی ہے اور وہ قدرت قدیم ہے پھر باقی مخلوقات اِس ارادے یا قول کن کے ذریعہ سے ظہور مین آتی ہے کرامیہ یہ بھی کہتے ہین کہ جو حادث خدا کی ذات سے قائم ہوتا ہے اُسکا نام حادث ہے اور جو اُسکی ذات سے قائم نہین ہوسکتا اُسے محدث کہا کرتے ہین حادث نہیں کہتے کرامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماے صفات وافعال توقیفی ہین اور اُنکا قول ہے کہ حسن وقبح اللہ کی طرف سے حکم کا موجب ہوتا ہے کیونکہ اللہ ہی حاکم ہے پس اگر فرض کرلیا جائے کہ رسول نہ آتے اور شرع نہ ہوتی اور اللہ تعالیٰ افعال ایجاد کرتا تو افعال اُسی طرح واجب ہوتے جس طرح شریعت حقہ مین اب واجب ہوئے ہین اور اِنکا اعتقاد یہ ہے کہ اگر اللہ کسی کو اپنے بندون مین ایسا جانتا کہ وہ ایمان نہ لائیگا تو اُسکا پیدا کرنا ہی عبث ہوتا اور نبوت اور رسالت دو صفتین ہین جو نبی کی ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہین اور اُسکی

Marfat.com

ذات سے مخصوص ہوتی ہین مگر وحی اور کار تبلیغ او معجزہ اور عصمت اُسکی ذات کے ساتھ
مختص نہین دوسرے لوگ بھی انسے متصف ہوسکتے ہین اور جس کسی مین یہ اوصاف موجود
ہون وہ رسول ہے خواہ اُسکو رسول بناکر بھیجا ہو یا نہ بھیجا ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایسے ہی
آدمی کا رسول بنانا واجب ہی اور جس مین ایسے اوصاف نہون اُسکا رسول بنانا جائز نہین
خلاصہ یہ ہے کہ کرامیہ کے نزدیک بہت سے آدمی رسول ہین اسوجہ سے کہ اُن مین
رسالت کی صفات موجود ہین مگر اُنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی طرف واسطے ہدایت
اور دعوت کے بھیجا نہین ہے اسلئے وہ نبی نہین۔ نبی وہی رسول ہین جنکو خاص اِس
کام کے واسطے مبعوث کیا ہے جس رسول کو اللہ نبی بناکر بھیجتا ہی اُسے اِن کی اصطلاح مین
مرسل کہتے ہین اور جسے نہین بھیجتا وہ **رسول** تو ہی مگر مرسل نہین اور اللہ کو کسی مرسل
یعنی کسی نبی کا انبیا مین سے معزول کرنا جائز ہے مگر رسول معزول نہین ہوسکتا اور
اُنکے نزدیک انبیا سے ہر ایسے گناہ کا سرزد ہونا جائز ہے جو حد واجب کرتا ہو اور اُس سے
عدالت جاتی رہے اور اللہ پر واجب ہے کہ لگاتار رسول بھیجتا رہے اور نبی جبتک معجزہ
نہ دکھائے حجت نہین ہوسکتا اور انبیا سے کفر کا صادر ہونا جائز ہے اور دو امام کا ایک وقت
مین ہونا جائز ہے حضرت علیؓ و معاویہؓ دونون کو وقت واحد مین امام بتاتے ہین مگر اتنی
بات کہتے ہین کہ جناب امیر سنت پر تھے اور معاویہ خلاف سنت پر مگر فرمانبرداری انکی بھی
رعیت پر واجب تھی ہدایہ فی اصول الدین مین لکھا ہے کہ کرامیہ کے نزدیک دو امامونکا
ایک جگہ مین ہونا بھی جائز ہے بعض کرامیہ کا یہ زعم تھا کہ اللہ کے دو علم ہین ایک علم سے
وہ سارے معلومات کو جانتا ہے اور دوسرے علم سے علم اول کو پہچانتا ہی اور کرامیہ کے نزدیک
ایمان وہ اقرار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل مین اپنی مخلوق سے لیا تھا جبکہ فرمایا تھا اَلَستُ
بِرَبِّکُم کیا مین تمھارا رب نہین ہون تو سب نے کہا بَلیٰ یعنی ہان تو ہمارا رب ہے
سو یہ قول یعنی بلیٰ کا کہنا ایمان ہی اور یہ ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار سب
آدمیون مین مساوی یا نہ موجود ہے مگر مرتدین مین نہین۔ اِن کے نزدیک منافق کا ایمان
باوجود اسکے کہ اُسکے ساتھ کفر بھی موجود ہے نبی کے ایمان کے برابر ہے اسوجہ سے کہ اس

Marfat.com

ایمان یعنی اقرار ازلی مین سب برابر ہین اور کلمۂ شہادت بِرِدَّت کے وقت مرتد کے واسطے ایمان ہے اورون کے واسطے ایمان نہین غیر مرتد کے واسطے وہ اقرار ازلی ایمان ہے حاصل کلام یہ ہے کہ ان کے نزدیک ایمان کی حقیقت صرف اقرار زبانی ہے اور اقرار کی دو صورتین ہین غیر مرتدین کا خواہ وہ مؤمن ہون یا کافر وہی اقرار ازلی ایمان ہے اور مرتدین کا ایمان قول مفرد ہے یعنی کلمۂ شہادت کا زبان سے کہنا تعریفات شیخ ابونصر مکی وغیرہ مین لکھا ہے کہ بعض علمائے کرامیہ کی رائے یہ ہو کہ تعذیب وتنعیم بلا زندہ کرنے میت کے واقع ہوگی۔ ابن کرام فقہ مین کئی مسائل کے ساتھ منفرد ہے کہتا تھا مسافر کو عوض نماز خوف کے دو تکبیرین کہنا کفایت کرتا ہے اور ایسے کپڑے مین جو بالکل نجاست مین ڈوبا ہوا ہو نماز کو جائز بتاتا تھا اور یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ نماز روزہ زکوٰۃ حج اور ساری عبادات بغیر نیت کے صحیح ہوتی ہین فقط نیت اسلام کی کفایت کرتی ہے ہان نیت نوافل مین واجب ہوتی ہے اور نماز سے باہر آنا کھانے یا پینے یا جماع کے ساتھ عمدًا جائز ہے پھر اُسی پر باقی نماز کو بنا کر سکتا ہے تاریخ ابوالفدا مین حالات ۵۹۵ھ ہجری مین مذکور ہے کہ امام فخرالدین رازی غیاث الدین سلطان غور کے پاس گئے تو اُسنے بہت تعظیم وتکریم کی اور ایک مدرسہ ہرات مین اُن کے لئے تیار کردیا کرامیہ ہرات مین کثرت سے تھے اُنپر یہ بات شاق گذری اور غوریہ عمومًا اسی مذہب پر تھے امام فخرالدین شافعی تھے اور کرامیہ کے مذہب پر مناقضہ بھی کرتے رہتے تھے علمائے کرامیہ وحنفیہ وشافعیہ نے جمع ہوکر سلطان سے عرض کیا کہ امام سے ہمارا مناظرہ کرا دینا چاہیے سلطان کے حکم سے مجلس مناظرہ منعقد ہوئی سلطان اُس مجلس مین تشریف لایا قاضی عبدالمجید بن عمر المعروف بابن القدرۃ نے جو کرامیہ ہیصمیہ کے طریقے پر تھا امام سے بحث کی جب سلطان اُٹھ گیا تو امام نے قاضی کو بہت کچھ ملامت کی کرامیہ کو قاضی نے اشتعال طبع دلا کے غدر کی صورت پیدا کردی سلطان نے اُنکو سمجھا کر شورش دفع کی اور امام کو وہان سے رخصت کردیا۔

چوتھا فرقہ مشبہ منہالیہ یہ منہال بن میمون کے متبع ہین۔

Marfat.com

اختلاف تاریخ وسال مین معذوری

اگر کسی مقام پر کسی تاریخ یا مہینے یا سال مین اختلاف اِس رسالے کا اور کتب کے ساتھ پایا جائے تو اُسپر گرفت نکرنا چاہئے معذوری کے قابل ہے اِس لئے کہ اِس فن کی کتب مین نہایت اختلاف سالہاے ولادت و وفات ومدت عمر وغیرہ کی بابت پایا جاتا ہے کہ بعضون نے ایک واقعہ مین بعض سنون کی اور بعضون نے اُسی واقعہ مین دوسرے سنون کی تصحیح کی ہے اور اِس وجہ سے دل کو اطمینان کسی پر بخوبی نہین ہوسکتا اور بعضون نے سنون کو عبارت عربی مین لکھا ہے اور بعضون نے عبارت فارسی مین اور بعضون نے ہندسون مین درج کیا ہے اور ایسے مقامات تصحیف کا موجب ہین اسلئے بہت سے مصنفون نے اُن کے بیان کرنے مین مسامحت کی ہے اور جیسا اتفاق واقع ہوا ایک دو روایتون کی نقل پر اختلاف کے ساتھ یا بدون اختلاف کے قناعت کرلی ہے اِسلئے کہ مقصود اہلِ علم ومذاہب اور ائمہ وغیرہ کے ترجمون سے یہ ہے کہ اُنکا حال معلوم ہوجائے اور یہ کُھل جائے کہ فلان شخص کونسی صدی کے قرن مین تھا اور یہ غرض نہین کہ مہینے اور دن اور سال بھی معلوم ہون اِسی لئے اکثر مقامات پر لکھدیتے ہین کہ فلان شخص فلان سال کے حدود مین تھا اگر کِسی کو طبقات وغیرہ کے چند نسخے جمع کرنے سے اور ایک کی تطبیق دوسرے کے ساتھ دینے سے کسی سال کا رجحان معلوم ہوجائے تو یہ نہایت خوبی کی بات ہے ۔

دوسرا حصہ متفرق فرقون کے بیان مین

یہ جتنے فرقے ہمنے بیان کئے سوا انکے اور بہت ایسے فرقے ہین جو دین اِسلام مین پیدا ہوئے اُنکا ذکر متفرق کتابون مین پایا جاتا ہے مین بھی اُنکو یہان ذکر کرتا ہون ۔

فرقۂ اول سالمیہ

یہ ابوالحسن بن سالم کی طرف منسوب ہین یہ کہتے ہین کہ اللہ کے کلام کی حقیقت حروف

Marfat.com

اور آواز ہین لیکن یہ چیزین محدث نہین ہین ان کے نزدیک قرآن مع حروف اور آواز
کے قدیم ہے اور اللہ اسی کے ساتھ متکلم ہے پس یہ کلام لفظی کو قدیم مانتے ہین کیونکہ بغیر
حروف اور آواز کے کلام کا ہونا عقلاً ممنوع ہے کوئی معنی امر و نہی اور خبر نہین ہو سکتا
غنیتہ الطالبین مین لکھا ہے کہ ابن سالم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین امت محمد
علیہ السلام کے ایک آدمی کی صورت مین نظر آئیگا اور وہ قیامت مین انس و جن اور ملائکہ
اور حیوانات سب خلق پر ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے کہ اگر اُسے ظاہر کر دے
تو تدبیر عالم مین خلل آجائے اور انبیا کے لئے ایک راز ہے اگر وہ اُسے ظاہر کر دین تو
اُنکی نبوت باطل ہو جائے اسی طرح علما کے لئے ایک بھید ہے کہ وہ اگر اسے ظاہر کر دین
تو اُنکا علم جاتا رہے اور اللہ کو قیامت مین کفار دیکھین گے اور وہ اُنسے حساب لے گا اور
ابلیس نے حضرت آدمؑ کو دوسری مرتبہ سجدہ کر لیا تھا اور شیطان جنت مین کبھی داخل ہونے
نہین پایا اور جبریلؑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے حالانکہ اپنی جگہ سے
دور نہین ہوتے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا تو اُن کے نفس کو
اس سے تعجب پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰؑ تجھکو تیرے نفس نے تعجب مین
ڈالا نظر اٹھا کر آگے کو دیکھ موسیٰؑ نے دیکھا تو اُنکو سو کوہ طور نظر آئے کہ ہر ایک پر ایک
موسیٰ تھا اور اللہ تعالیٰ بندون سے طاعات چاہتا ہے گناہ نہین چاہتا اور اللہ نے
اُنکے گناہونکو اُنکے ساتھ چاہا ہے اُنسے نہین چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل حصول
نبوت و نزول جبریل علیہ السلام سے قرآن حفظ کیا کرتے تھے اور جب کوئی قاری
قرآن کو پڑھتا ہے تو اللہ قرآن کو اُسکی زبان سے ادا کرتا ہے جو لوگ قرآن کسی کی
زبان سے سنتے ہین تو وہ درحقیقت اللہ سے سنتے ہین اور اللہ ہر مکان مین ہے عرش
اور ماسوا ے عرش مین کوئی امتیاز نہین۔

فرقۂ دوم واحدیہ

انکو محمودیان بھی کہتے ہین اس فرقے کا پیشوا محمود ہے محمود اپنی ذات کو

Marfat.com

شخص واحد کہتا تھا اور مہدی موعود جانتا تھا اور اُسکا یہ دعویٰ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین منسوخ ہو گیا اب یہ محمود کا دین ہے۔

رسید نوبت رندان عاقبت محمود	گذشت آنکہ عرب طعنہ بر عجم مے زد

گیلان کے علاقے مین ایک گانون ہے مسجوان محمود وہان کا رہنے والا تھا سنہ چھ سو ہجری مین اُسنے ظہور کیا تھا کہتا تھا کہ جب جسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کامل ہوا تھا تو مین پیدا ہوا قرآن مین ہے عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا یعنی جلدی بھیجے گا تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین اِس سے یہی مراد ہے۔ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ عناصر مین قوت پیدا ہوتی ہے تو اُسکو صورت معدنی حاصل ہوتی ہے پھر استعداد اِسکی اور ترقی کرتی ہے تو صورت نباتی اُسپر فائز ہوتی ہے پھر قوت مین اور ترقی آتی ہے تو صورت حیوانی اُسکو ملتی ہے پھر اِن عناصر کی قوت اُس سے بھی زیادہ ترقی کرتی ہے تو صورت انسانی پاتی ہے اِن عناصر نے جنکو صورت انسانی حاصل ہو چکی تھی ایسی ترقی کی کہ اُس سے انسان کامل ظہور مین آیا اسی طرح جسد انسانی کے اجزا حضرت آدمؑ کے وقت سے ترقی مین تھے یہانتک کہ رتبۂ محمدیؐ اُسکو عطا ہوا اور جب یہ اجزا بالکل کمال کو پہونچ گئے تو محمود ظہور مین آیا اور یہ کہ حضرت سرور عالم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا انا وعلی من نور واحد یعنی علی اور مین دونون ایک نور سے ہین ولحمك لحمی وجسمك جسمي یعنی علیؑ کا گوشت میرا گوشت ہے اور علی کا جسم میرا جسم ہے یہ اشارہ ہی اِس بات کی طرف کہ تمام انبیا و اولیا کے اجزاے اجساد کی صفوت و قوت مل گئی تو اُس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی کرم اللہ وجہہ کا جسم تیار ہوا پھر اِن دونون بزرگون کے جسد کے اجزا جمع ہوئے تو اُنسے جسد محمود بنا خاک کو نقطہ کہتا تھا اور تمام عناصر اُسکے نزدیک خاک سے پیدا ہوئے ہین اور نقطۂ خاک ہی واجب اور مبدا اول ہی محمود کہتا ہے کہ سورج آگ ہے اور چاند پانی ہے اور آسمان ہوا ہے اور تناسخ کا قائل ہے اِس طور پر کہ جب ذی روح مرتا ہے اور مٹی مین مل جاتا ہے تو اُسکے بدن کے اجزا جمادات یا نباتات کی صورت مین ظہور کرتے ہین اور وہ نباتات

Marfat.com

انسان یا جانور کی غذا ہو کر پھر وہی انسان یا حیوان پیدا ہوتا ہے اور نفس ناطقہ مجرد کے وجود کا قائل نہین اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ اسنے استعین بنفسک الذي لا الہ الا ہو مقرر کیا تھا محمود کی بہت سی تصنیفین ہین اسکا اعتقاد تھا کہ آدم اور عالم کے دورے ۶۴ ہزار سال مین تمام ہونگے اور اپنے معتقدون پر اس بات کی تاکید رکھتا تھا کہ ہمیشہ پارسائی اور درویشی کے ساتھ رہنا چاہئے یہ کہتا تھا کہ جب کوئی شخص بالکل تعلقات کو چھوڑدے اور کسی چیز کی طرف رغبت نرکھے صرف اسقدر غذا کی ضرورت رکھے جو انفاس کے باقی رکھنے کے لئے کافی ہو تو ایسا شخص ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے اور یہ واحد ہوجاتا ہے اور اللہ کے مرتبے کو پہونچ جاتا ہے اگر کسی امین کو عورت کی خواہش ہو تو چاہئے کہ عمر مین ایک بار اُس سے صحبت کرلے اور اگر زیادہ خواہش ہو تو سال مین دو بار ایسا کرلے اور اگر اتنا صبر کرسکے تو چالیس دن کے بعد صحبت کیا کرے اور انتہا یہ ہے کہ ہفتے مین ایک بار ایسا کرلیا کرے اور کہتا تھا کہ جب کوئی جسم انسانی سے حیوانی مین اور جسم حیوانی سے نباتی مین اور نباتی سے جادی مین یا برعکس اسکے تناسخ کرتا ہے تو اُسکے اگلے جنم کی باتین دوسرے جنم مین پہچان لیجاتی ہین اور قاعدہ اِس شناخت کا یہ ہے کہ اِس پچھلے جسم مین جو اسکے عادات ہوتے ہین اُنسے اگلے جسم کے عادات معلوم ہوجاتے ہین اور واحدیہ کی اصطلاح مین ایسی شناخت رکھنے والے آدمی کو محصی کہتے ہین اور اسی بنیاد پر اُنھون نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی مجلس مین آئے اور اُس شخص کے مُنھ سے اول جس چیز کا مَوالید ثلٰثہ مین سے نام نکلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اِس پیدایش سے پہلے وہ وہی چیز تھا جسکا نام اُسکے مُنھ سے نکلا واحدیہ کہتے ہین کہ جو فریب پیشہ حاجی عباے کربلائی کہ ایک قسم کا دھاری دار کپڑا ہے پہنے پھرتے ہین اور مکر و فریب سے کام لیتے ہین جب یہ مرینگے تو آئندہ جنم مین اگر جسم حیوانی مین انتقال کیا تو گلہری بنائے جائینگے اور اگر جسم نباتی مین انتقال کیا تو دھاریون دار تربوز ہونگے اور اگر پتھر کے جسم مین انتقال کیا تو سنگ سلیمانی بنائے جائینگے محصی اِن باتون سے خوب

Marfat.com

واقفیت رکھتا ہی اور کرم شب تاب یعنی جگنو مشعلچی ہے کہ بتدریج نزول کرکے اس جسم مین آیا ہی اور کتا اگلی پیدایش مین ترک قزلباش تھا اور اُسکی ٹیڑھی دم تلوار ہے جس کی یہ صورت ہوگئی ہے اور لوہے کا کمال کو پہونچ جانا یہ ہے کہ اُس سے کوئی نبی یا ولی مارا جائے اور انکا قول یہ ہے کہ پیدائش اول مین امام حسینؑ حضرت موسیٰؑ تھے اور یزید فرعون تھا اُس پیدایش مین حضرت موسیٰ نے فرعون کو دریاے نیل مین ڈبو دیا تھا اِس پیدایش مین حضرت موسیٰؑ امام حسینؑ ہوئے اور فرعون یزید بنا اور یزید نے امام حسینؑ کو فرات کا پانی ندیا اور اُنھین ہلاک کیا اور کہتے ہین جو کوئی حیوانات و نباتات و جمادات مین سے جواب سیاہ ہین وہ پہلے سیاہ رو آدمی تھے اور جواب سفید ہین وہ گورے آدمی تھے اور یہ تمام فرقہ آفتاب کی تعظیم کرتا تھا اور اُسے قبلہ جانتا تھا اور اُنکے یہان ایک دعا رائج تھی کہ آفتاب کی طرف مُنھ کرکے پڑھتے تھے اس فرقے کے خواص اور ممتاز آدمی امین کے لقب سے پکارے جاتے ہین درویش صفا اور درویش بقاے واحد اور درویش اسماعیل اور مرزا نقی اور شیخ لطف اللہ اور شیخ شہاب اور تراب اور کمال اس فرقے کے امین تھے بلکہ جتنے علما اور اولیا محمود کے عہد مین تھے یا جنھون نے اُسکے بعد ظہور کیا ہے سب کو واحدیہ محمود کا متبع قرار دیتے ہین ایک واحدی کا قول ہے کہ خواجہ حافظ شیرازی کا بھی یہی مذہب تھا اور چونکہ محمود زیادہ تر ساحل رُودِ اَرَسؔ پر رہتا تھا اِس لئے خواجہ نے اپنے اِس شعر مین فرمایا ہی ؎

اے صبا گر بگذری بر ساحل رود ارس	بوسہ زن بر خاک آن وادی و مشکین کن نفس

واحدیہ فرقے کے آدمی تمام ایران مین پھیل گئے تھے مگر اپنے مذہب کو کسی پر ظاہر نہین ہونے دیتے تھے اِسلئے کہ شاہ عباس بن شاہ خدابندہ صفوی نے اِن مین سے ہزارہا آدمیونکو مروا ڈالا تھا واحدیہ کہتے ہین کہ شاہ عباس نے بھی تراب اور کمال سے یہ مذہب حاصل کر لیا تھا مگر پھر دنیاداری اور شہرت کی غرض سے اُنکو مروا ڈالا اور بعض واحدیہ یہ کہتے ہین کہ شاہ عباس امین کامل تھا پس جسکو اِس مذہب مین کامل نہ پاتا اُسے

بعض ... ترجمہ نسبے ... دار الامارۃ ... جس کا ... کہتے ہین ... ملک کو بھی ... نام ہے اور ... شہر تبریز کا ... اور آذربائجان ... آذربائجان مین ... مشہور ندی ہے ... بروزن جرس ... ۱۵ ارس

مرواڈالتا اور انکی اصطلاح مین دینہ اُن لوگون کو کہتے ہین جنھون نے اپنی وزارت سے دین محمود مین ترقی نہین کی ہے واحدیہ کہتے ہین کہ یہ بھی دینہ نے عداوت کی وجہ سے مشہور کردیا ہے کہ محمود نے اپنے آپ کو تیزاب مین ڈالدیا تھا یہ بات بالکل غلط ہی محمود نے تمام قرآن کی اپنی راے کے موافق تاویل کرکے اپنے مذہب پر آیات سے استدلال کیا تھا۔ شاہ حمزہ صاحب نے فصل الکلام مین لکھا ہے کہ محمودیونکا کلمہ یہ ہے لا الہ الا المرکب المبین مراد اِن کی مرکب المبین سے آدمی ہے۔

فرقۂ سوم روشنیان

یہ فرقۂ بایزید بن عبداللہ کی طرف منسوب ہی یہ شخص غالبًا ۹۳۱ھ مین ابراہیم خان افغان لودی کے عہد مین شہر جالندھر صوبۂ پنجاب مین پیدا ہوا تھا بایزید سراج الدین انصاری کی ساتوین پشت مین ہے۔ حیات افغانی مین لکھا ہے کہ اومڑ ایک قوم ہے پٹھانونکی بایزید اسیمین سے تھا اِسکی مان کا نام بنین بنت محمد امین تھا بایزید کو طفلی سے تحقیق کا شوق تھا اور ہمدردی اِسکے خمیر مین پڑی ہوئی تھی اگر اپنی زراعت کو رکھانے جاتا تو دوسر کاشتکارون کی زراعت کو بھی رکھاتا اور اکثر دریافت کیا کرتا کہ زمین وآسمان تو موجود ہین مگر خدا کہان ہے بلوغ کے پہونچنے پر اپنا مرز وبوم چھوڑکر اپنی مان کے ساتھ اپنے باپ عبداللہ کے پاس کالی گرم واقع کوہپاے روہ کو چلا گیا حیات افغانی مین اخون درویزہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ جب بایزید کو کچھ زر نقد ہاتھ لگا تو گھوڑون کی تجارت کے لئے سمرقند کو گیا اور وہان سے دو گھوڑے خرید کر کے ہندوستان مین آیا اور کالنجر مین پہونچکر ملا سلیمان کالنجری کی صحبت مین رہا ملاے مذکور سے مسئلۂ تناسخ سنا تو بایزید کا عقیدۂ تناسخی ہوگیا اور جبکہ کالنجر سے پلٹ کر کالی گرم مین آیا تو اپنے عقیدۂ تناسخی سے مذہبی فساد شروع کیا عبداللہ کو بیٹے کی یہ بات ناگوار گذری یہان تک کہ فرزند کو چھری سے مجروح کیا بعد اِسکے بایزید کالی گرم سے ننگرہار کو چلا گیا اور مہمندون کے ملک سلطان احمد کے گھر رہنے لگا ننگرہار کے علمانے سب کو اُسکی بات قبول کرنے سے

Marfat.com

روک دیا اسلئے کسی نے اُسکی متابعت نکی اسوجہ سے بایزید یہان بھی نہ ٹھہرا پشاور پہونچکر غوریاخیلون مین مقیم ہوا ان لوگون مین علم کم تھا اکثر اُسکی پیروی کرنے لگے بایزید نے اپنی شہرت پیری و پیشوائی کے طریق مین کرکے عوام الناس سے کہدیا کہ درگاہ خدا کی طرف بجز پیر کامل کے رسائی نہین ہین تمکو رہنمائی اور ہدایت کرونگا اس طرح اُسنے بہت سے لوگ اپنے گرد جمع کرلئے اور شہوت پرستون کے مطیع و منقاد اور خوش کرنے کے لئے عورت و مرد غیر محرم کو یکجا رہنے و کھانے پینے کی اجازت دیدی بایزید جو کچھ کہتا مرید وہی کرتے قوم خلیل کا بہت ساحصہ اُسکا مُرید ہوگیا پھر محمد زئی ہشت نگر مین گیا اور وہان بھی اسی طرح کہا افغانون مین جو زیادہ جاہل تھے وہ اُسکے زیادہ معتقد تھے ہشت نگر مین اُسکی پیری کو بہت رونق ہوگئی عالمون سے مباحثہ کرنے کا قصد کیا اخوند درویزہ نے اُس سے مباحثہ کیا اور اُس مین بایزید مغلوب ہوگیا مگر اُسکے مرید ایسے طاقتور تھے کہ اخوند درویزہ کی کوئی نصیحت اُسپر نہ چل سکی بایزید نے اپنا لقب **پیر روشن** رکھا اُسنے مریدون پر ظاہر کیا کہ غیب سے مجھکو ندا ہوئی ہے کہ تمکو سب آدمی میان روشن کہا کرین اور تمکو حیات جاودانی عطا کی گئی مگر یہ لقب اُسکے مریدون ہی مین رہا دوسر لوگون نے **پیر تاریک** مشہور کردیا محسن خان صوبہ دار کابل جو اکبر بادشاہ کی طرف سے حکمران تھا وہ اسکا حال سنکر ہشت نگر آیا اور گرفتار کرکے کابل کو لیگیا مدت تک وہان قید رہا پھر رہا ہوکر ہشت نگر واپس آیا اور اپنے تمام اصحاب کو جمع کرکے طوطی کے پہاڑ دن مین گھس گیا پھر وہان سے تیراہ کو آیا آفریدی اور ورکزئی فرقہ بھی اسکا مرید ہوگیا اس طاقتوری کے بعد اُسنے برملا اکبر بادشاہ سے بغاوت کرکے لوگون کو عام بلوے کی اس طرح ترغیب دی کہ وعظ مین بیان کرنا شروع کیا کہ مغل ظلم پیشہ ہین اُنھون نے افغانون پر حد سے زیادہ ظلم ڈھائے ہین اُنکی اطاعت ترک کرنا چاہئے اس شہرت سے اکثر سرحدی قومین بادشاہ سے باغی ہوگئین اور اُسکے وعظ سے بڑا فساد پھیل گیا بادشاہی فوج جو اُسکی سرکوبی کو آئی تھی خود ہی سرکوب ہوکر پیچھے کو ہٹ گئی اس آسان فتح سے اُس کے ہمراہیون کو زیادہ تقویت ہوگئی تیراہ کے لوگون کا یہ حال تھا کہ ظاہر مین بایزید کے

Marfat.com

مطیع تھے مگر باطن مین سلطنت مغلیہ کے خیرخواہ تھے بایزید بھی یہ بات خوب جانے ہوئے تھا اسلئے اُسنے ایسے لوگون سے اِس ملک کو اِس طرح پاک کیا کہ بعضون کو قتل کرایا اور بعضون کو ملک سے خارج کیا اور اُسکے اصحاب و مریدین نے تیراہ پر بخوبی قبضہ کرلیا اور ورکزیون کی مضبوط جماعت کے ساتھ ننگر ہار پر بھی قبضہ کرلیا اور بہت سے گانون بھی لوٹ لاٹ کر برباد کردئے محسن خان صوبہ دار کابل جلال آباد سے تیاری کرکے بایزید پر چڑھ گیا اور شبخون مارا بھاری لڑائی کے بعد بایزید کے ساتھیون نے پوری شکست پائی بعض مارے گئے بعض دشوار گذار پہاڑون پر چڑھ گئے اور بایزید ہشت نگر کو چلا گیا۔

یہ تو بایزید کے دنیوی کارنامے تھے اب اسکے عقائد اور اعمال کی باتین سنو بایزید ابتدا سے ریاضت شاقہ کرنے لگا تھا اہل علم و ادب کی بہت خاطر کرتا تھا ایک عامی آدمی تھا مگر قرآن کا مطلب خوب بیان کرتا تھا اور حقائق و معارف ذکر کرتا مرزا محمد حلیم خلف ہمایون بادشاہ صوبہ دار کابل کے دربار مین خروج سے قبل اِسکا مناظرہ علما کے ساتھ کرایا گیا اِسکی تقریر علما کے بیانات پر غالب آئی۔ پھر اُسنے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہتا تھا کہ مجھکو الہام ہوتا ہے جبریلؑ میرے پاس رب العالمین کی طرف سے پیغام لاتے ہین بلکہ اُسکا یہ دعویٰ تھا کہ مین علانیہ خدا کو دیکھتا ہون اور بغیر توسط جبریلؑ کے بالمشافہ اُس سے بات چیت کرتا ہون اور کہتا تھا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو انبیا کی نماز پڑھا کر یہ نماز چھوڑدے اور انبیا کی نماز معبود کی صفت ہے اور زیادہ تر ذکر خفی کیا کرتا تھا بایزید کہتا تھا کہ مسلمانونکا اشہد ان لا الہ الا اللہ کہنا صحیح نہین اِسلئے کہ یہ خدا سے واقف نہین اور جسنے اللہ کو نہین دیکھا وہ اُسے کیا جانے پس ایسے آدمی کی گواہی کذب ہے مولانا زکریا نے ایکبار اُس سے یہ کہا کہ تمھارا یہ دعویٰ ہے کہ مین دلون کی خبر رکھتا ہون بھلا بتاؤ تو میرے دل مین کیا ہے اگر تم یہ بتادوگے تو مین تمھارا معتقد ہوجاؤنگا میان روشن بایزید نے کہا کہ تم مین دل کب ہی اگر تم مین دل ہوتا تو بے شک مین اُسکی خبر دیتا مولانا زکریا نے کہا کہ اول مجھکو قتل کرنا چاہئیے اگر میرے بدن مین سے دل نکلا تو بایزید کو مار ڈالنا چاہئے اور اگر دل نہ نکلے تو بایزید سے کوئی تعرض نہین بایزید نے کہا کہ یہ دل جسکو تم دل سمجھ رہے ہو یہ تو گُتّے

بکری اور گائے مین بھی ہوتا ہے اس گوشت کے ٹکڑے سے دل مراد نہین دل وہی چیز ہے
اُس مین عرش و کرسی دونون کی سمائی ہے پھر مولانا نازکریا کہنے لگے کہ تم دعویٰ کرتے ہو
کہ مجھے قبرون کے حالات معلوم ہین مُردے مجھسے کلام کرتے ہین ہم تمھارے ساتھ
قبرستان کو چلتے ہین دیکھین تو مردے تم سے کس طرح باتین کرتے ہین بایزید نے کہا کہ اگر
تم مین اُن کی آواز سننے کی قابلیت ہوتی تو مین تمکو گبر کیون کہتا - بایزید سے جو عقیدت
نرکھتا اُسے کافر و گمراہ جانتا اور جو اُسکو نہ پہچانتا اور وحدت وجود کے طریقے پر نہوتا
اُسکے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھاتا بایزید بہت سے قول عربی زبان مین بیان کرتا اور اُنھین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا - بایزید کا قول ہے کہ زبان سے کلمۂ شہادت
کہنا اور اُسکی تصدیق کرنا شریعت کا فعل ہے اور تسبیح و تہلیل اور بدام زبان کے ساتھ ذکر
کرنا اور دل کو وسوسے سے بری رکھنا طریقت کا فعل ہے اور رمضان کے روزے رکھنا اور
کھانا پینا چھوڑنا عورات کے ساتھ مجامعت کو ترک کرنا شریعت کا فعل ہے اور روزۂ نفل
رکھنا رزق کم کھانا اور بدی سے باطن کو پاک رکھنا طریقت کا فعل ہے مال کی زکوٰۃ
او عُشر دینا شریعت کا فعل ہے اور فقیر و محتاج اور روزہ دار کو کھانا دینا عاجز کی دستگیری
کرنا طریقت کا فعل ہے کعبہ کا طواف کرنا لڑائی اور گناہ سے حرم مین بچنا شریعت کا فعل ہی
اور دل کا طواف کرنا اور نفس کے ساتھ لڑائی کرنا اور فرشتون کی سی طاعت کرنا
طریقت کا فعل ہے - ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد مین رہنا اور ماسوی اللہ کا پردہ دل سے
مٹانا اور دوست کے جمال کا نظارہ کرنا حقیقت کا فعل ہے ذات حق کو چشم دل کے
ساتھ دیکھنا اور نور عقل کے ذریعہ سے اُسکو ہر جگہ معلوم کرنا اور کسی مخلوق کو ایذا نہ پہونچانا
معرفت کا فعل ہے اور حق کو پہچاننا اور تسبیح کی آواز کو سننا اور اُسکو سمجھنا قربت کا فعل ہی
اور اپنے وجود کو ترک کرنا اور تمام کام اللہ کے وجود سے سمجھنا اور فضولیات سے بچنا
اور وصال کو سمجھنا وصلت کا فعل ہے اور اپنی ذات کو حق مطلق مین فانی کرنا اور باقی
مطلق ہوجانا اور واحد کے ساتھ موحد ہونا اور شر سے پرہیز کرنا توحید کا فعل ہے اور مسکن اور
ساکن ہونا اور حق مطلق کی صفت اختیار کرنا اور اپنے وصف کو چھوڑ دینا سکونت کا

Marfat.com

فعل ہے اور سکونت سے بالاتر کوئی مقام نہین قربت اور وصلت اور وحدت اور سکونت
یہ اصطلاحین خاص اُسکی تراشی ہوئی ہین وہ اِن مراتب کو شریعت اور طریقت اور معرفت سے
اعلیٰ جانتا تھا اور آدمیون پر ریاضت کرنے کی تاکید کرتا تھا۔ نماز بھی پڑھتا تھا مگر قبلے کے
تعین کا مقید نہ تھا جدھر چاہتا پڑھ لیتا اور اِس بات پر اِس آیت کے ساتھ استدلال
کرتا تھا اَیۡنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ یعنی جدھر کو تم مُنھ کرو وہان ہی اللہ متوجہ ہے کہتا تھا
کہ پانی کے ساتھ غسل کرنے کی ضرورت نہین ہے ہوا لگنے سے بدن پاک ہوجاتا ہے کیونکہ
چارون عنصر پاک کرنے والے ہین اُسکا قول تھا کہ جو کوئی خُدا کو اور اپنی ذات کو نہ پہچانتا ہو
تو وہ آدمی نہین پس اگر ایسا آدمی شریر ہے تو وُہ بھیڑیے اور شیر اور سانپ بچھو کے حکم
مین ہے اُسکا مار ڈالنا واجب ہے اور اگر نیک اور نماز گذار ہے تو وُہ گائے بکری کے حکم مین ہے
اُسکا مار ڈالنا جائز ہے اِسی لئے اُسنے اپنے متبعون کو حکم دیدیا تھا کہ ایسے آدمیون پر جہان
قابو پاؤ مار ڈالو اور دلیل اسپر یہ آیت لاتا تھا اُولٰئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ سَبِيۡلًا یعنی وُہ
چوپایونکی طرح ہین بلکہ انسے زیادہ گمراہ ہین۔ اور کہتا تھا کہ جو کوئی خود شناس نہین زندگی
جاوید سے بے خبر ہے وہ مُردہ ہے ایسے شخص کے مال کے وارث بھی ایسے شخص نہین ہوسکتے
جو خود بھی مُردہ ہین بلکہ اُسکی میراث زندہ کو پہونچتی ہے اِسلئے نادان کے مار ڈالنے کا بھی حکم
دیدیا تھا اگر ہندو کو خود شناس پاتا تو مسلمان خود ناشناس پر اُسکو ترجیح دیتا برسون تک
اُسنے اور اُسکے بیٹون نے راستون مین لوگون کو لوٹا ڈاکہ زنی کی اور مسلمانون وغیرہ سے
مال چھینا ایسے مال مین سے خمس نکالکر بیت المال مین جمع کرتا جب حاجت ہوتی تو اہل
استحقاق کو اُس مین سے دیتا وہ اور اُسکے تمام بیٹے زنا اور فسق وفجور سے محترز رہتے تھے
موحدون اور خود شناسون کے مال سے بچتے اور اُنپر ظلم نکرتے تھے بایزید کہتا تھا کہ
خدا ناشناسون کے قتل کے لئے مین منجانب اللہ مامور ہون مین بار حق تعالیٰ نے مجھسے یہ فرمایا
کہ اِن لوگون کو قتل کر مگر مین نے ہتیار نہ اُٹھائے جب مکرر یہی حکم ہوا تو مجبور ہوکر جہاد کو مستعد ہوا
اِسکی تصنیف سے بہت سی کتابین ہین عربی فارسی ہندی اور پشتو مین۔
مقصود المومنین ایک کتاب اِسکی عربی مین ہے اور اِسکی ایک کتاب کا نام خیر البیان ہے

Marfat.com

جسکو چار زبانون مین لکھا ہے عربی فارسی ہندی اور پشتو۔ اِسکا دعویٰ یہ ہے کہ خیرالبیان کی ساری باتین وہ ہین جو اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کرکے کہی ہین اِسی وجہ سے روشنیان اِسکو صحیفۂ الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور حالنامہ اُسکی ایک کتاب ہے جسمین اُسنے اپنی سوانح عمری لکھی ہے۔ افغانستان کے پہاڑون مین ایک مقام ہے بھتہ پور وہان پہاڑی پر بایزید کی قبر ہے۔ اسکے پانچ بیٹے تھے۔ شیخ عمر۔ کمال الدین خیرالدین جلال الدین۔ اور نور الدین۔ اور ایک بیٹی تھی جسکا نام کمال خاتون تھا بایزید کے بعد شیخ عمر باپ کا جانشین ہوا پیر روشن کے جتنے اصحاب تھے وہ اُسکے پاس جمع ہوگئے کچھ دنون کے بعد شیخ عمر کا اور یوسف زئیون کا بگاڑ ہوگیا یوسف زئیون کے پیشوا اخوند درویزہ تھے یوسف زئیون نے جمع ہوکر دریاے سندھ کے کنارے اپنے مخالفون پر حملہ کیا اِس لڑائی مین شیخ عمر اور اُسکے اکثر ساتھی کام آئے انمین سے دو شخصون کو یوسف زئیون نے آگ مین بھی جلا دیا اور اِس معرکہ مین شیخ عمر کا بھائی خیرالدین مارا گیا نور الدین میدان جنگ سے نکلکر بھاگ گیا مگر ہشت نگر کے گوجرون نے اُسکا بھی کام تمام کردیا اور جلال الدین یوسف زئیون کے ہاتھ آکر قید ہوا اکبر بادشاہ نے اِسکو مع تمام متعلقین کے یوسف زئیون سے لیکر رہا کردیا اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ جلالہ چودہ برس کی عمر مین اکبر کے دربار مین آیا تھا کچھ دنون کے بعد بھاگ گیا تراہ کے پہاڑون مین گھُس کر رہزنی جاری کردی قافلون کو لوٹنے لگا راجہ مان سنگھ اور اُسکی مدد کو دوسرے افسران شاہی پہاڑ ونمین جلال الدین سے لڑنے کو ۹۹۴ھ ہجری مین گئے مگر وہ مغلوب نہوسکا اِسے اکبر بادشاہ جلالہ کہا کرتا تھا کابل و پشاور کا راستہ اُسوقت کبھی محفوظ نرہا کمال الدین اُسکا بھائی پکڑا گیا اور اکبر نے دم واپسین تک اُسکو قید رکھا چند لڑائیون کے بعد جب راجہ مان سنگھ نے زیادہ تعاقب کیا تو جلالہ غزنی کی طرف بھاگ گیا اور وہان قوم ہزارہ کے ہاتھ سے قتل ہوا اُسکا سر اکبر کے حضور مین بھیجا گیا اکبرنامے کی جلد سوم مین حالات ۳۲ھ و ۳۳ھ جلوس اکبری کے ضمن مین اِس معرکے کو ذکر کیا ہے جب جلالہ مارا گیا تو احداد

Marfat.com

بن شیخ عمر بن بایزید کو خلافت ملی یہ بھی اپنے اسلاف کے طریقے کا بڑا پابند تھا جو کچھ مال جہاد مین ہاتھ لگتا اُسے بانٹ دیتا اور خمس بیت المال مین جمع کرتا اور پھر ضرورت کے وقت اُسے غازیون پر تقسیم کرتا جو مسلمان اِسکے طریقے کے پابند ہوتے اُنپر جہاد کرنا جائز جانتا ۱۰۳۵ ہجری مین جہانگیر کے لشکر کے ہاتھ سے مارا گیا اِسکے معتقد کہتے تھے کہ قل ھو اللہ احد اِسی احداد کی شان مین ہے ہزارون افغان اُسکے مُرید تھے اور اُسکو احد کہتے تھے پھر اُسکا بیٹا عبدالقادر اُسکا قائم مقام ہوا اور یہ شاہجہان کے دربار مین حاضر ہو کر امراے شاہجہانی مین داخل ہو گیا اور ۱۰۴۳ میں پشاور مین مرگیا جلالہ کا بیٹا الہداد نامی رشید خانی خطاب و منصب چار ہزاری تک سرفراز ہو کر ۱۰۴۸ دکن مین فوت ہوا اور مؤ مین مدفون ہوا یہ قصبہ اسی کا بسایا ہوا شمس آباد کے قریب ہے[۱]

الہ ورد

چہارم دین الٰہی

موجد اسکا جلال الدین اکبر شہنشاہ ہندوستان ہے اِس بادشاہ نے بچپن کی عمر کہ پڑھنے کا وقت تھا کبوتر دن مین اُڑائی۔ ذرا ہوش آیا تو کتّے دوڑانے لگا اور بڑے ہو کر گھوڑے دوڑانے اور باز اُڑانے لگا۔ توجوانی تاج شاہانی لیکر آئی۔

مآثر الامرا مین مذکور ہے کہ اکبر جو کچھ ایجاد کرتا اُسکو دین الٰہی کہتے اور اُسنے ہر مذہب اور ہر طریقے کا خلاصہ ملا کر اُسکا نام دین الٰہی رکھا تھا اور خوشامدی کہتے تھے کہ یہ جو کچھ اُسنے چھانٹا ہے اللہ کے حکم سے تھا اور یہ لوگ اکبر کو خلیفۃ اللہ کہتے تھے منتخب التواریخ مین مولوی عبدالقادر بدایونی نے لکھا ہے کہ ماہ رجب ۹۸۷ ہجری مین ایک محضر علما سے بادشاہ مذکور نے تیار کرایا جسکا مضمون یہ تھا کہ امام عادل مطلقاً مجتہد پر فضیلت رکھتا ہے اور وہ مجاز ہے اِس بات کا کہ کسی مسئلہ مختلف فیہ مین روایت مرجوح کو ترجیح دیدے معاملات شرعی مین کسی کو اُسکی راے سے انکار کرنے کی مجال نہین کیونکہ امام عادل معاملات کو مجتہدین سے زیادہ سمجھتا ہے

[۱] [illegible]

Marfat.com

پس جو اُس سے مخالفت کرے وہ دنیا وعقبیٰ مین مستوجب عذاب ہے بلکہ امام عادل کو اختیار ہے کہ کوئی حکم ایسا بھی اپنی طرف سے جاری کردے جو نص کے مخالف ہو مگر اُسمین خلائق کی رفاہیت مد نظر ہو اور امام عادل کے ایسے مسائل کی تعمیل سب پر واجب ہی اور مراد اِس امام عادل سے اکبر کی ذات تھی اِس محضر پر مخدوم الملک اور شیخ عبدالنبی صدر الصدور اور قاضی القضاۃ قاضی جمال الدین ملتانی اور صدر جہان مفتی کل ممالک ہندوستان اور شیخ مبارک ناگوری اور غازی خان بدخشی کی مہرین اور دستخط تھے ان مین سے بعض نے بہ طیب خاطر اور بعض نے طوعاً وکرہاً دستخط اور مہر کی تھی اِس فتوے کے حاصل ہونے کے بعد اکبر نے اپنے اجتہادات جاری کئے اور تمام تحریم وتحلیل کی ہوتونی پر نوبت پہونچی اور اپنی عقل سے دین مین باتین پیدا کرنے لگا اسلام کا نام تقلید رکھدیا کہتا تھا کہ قرآن مخلوق ہے وحی محال ہے اور امامات ونبوات مین تشکیک کرنے لگا جنون اور فرشتون اور تمام مغیبات اور معجزات وکرامات سے انکار صریح کردیا اور قرآن کے تواتر اور اُسکے کلام الٰہی ہونے کے ثبوت کو محال قرار دیا کہتا تھا کہ بدن کے فنا ہوجانے کے بعد روح کا باقی رہنا اور ثواب وعذاب کا بغیر تناسخ کے ہونا محال ہے اور پھر علانیہ حکم دیدیا کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ اکبر خلیفۃ اللہ بھی کہا کرین مگر جب دیکھا کہ عوام کے مزاجون مین اس سے ایک قسم کی برہمی آگئی ہے تو اِس حکم کی تعمیل صرف اُن لوگون کے ساتھ مخصوص کردی گئی جو اُسکے درباری تھے اور علماے دنیا طلب نے اُسکے راضی کرنے کے واسطے یہانتک کیا کہ کتابون کے دیباچے لکھتے تو اُن مین حمد کے بعد نعت پیغمبر کی جگہ اکبر کا ذکر کرتے اگرچہ اِن باتون سے اُسکی دور دور بدنامی ہوگئی مگر ہزارون آدمی اُسکی تقلید بھی کرنے لگے اور یہ لوگ اپنی جانون کو بادشاہ کا مُرید کہتے تھے اور بیربر وغیرہ سے آفتاب کے فضائل سُنکر اُسکی تعظیم وتکریم کرنے لگا اور نوروز جلالی مقرر کرکے اُس دن بڑا جشن کیا جاتا اور دعا تسخیر آفتاب کی آدھی رات کو اور طلوع کے وقت پڑھا کرتا یہ دعا ہندوون سے اُسکو پہونچی تھی جہانگیر اپنے تزک مین لکھتا ہے کہ اکبر یکشنبہ کی اِس وجہ سے بہت

Marfat.com

تعظیم وتکریم کرتا تھا کہ یہ دن آفتاب کی طرف منسوب ہے اور حکم دیدیا تھا کہ تمام ملک مین
اُس دن کوئی جانور ذبح نکیا جائے اگرچہ بعض دوسرے دنون مین بھی ذبح کی ممانعت
تھی مگر یکشنبہ کو ممالک محروسہ مین اس حکم کی سختی سے پابندی کرائی جاتی تھی
اور آفتاب کو حضرت نیر اعظم کہتا تھا گاؤکشی اور اُسکا گوشت کھانا حرام کردیا
آتش پرستون سے آتش کے فضائل معلوم کرکے آگ کی تعظیم کرنے لگا اور حکم دیا کہ
بطور آتشکدون کے محل مین آگ کی حفاظت کی جائے اور وہ ہمیشہ روشن ہے کیونکہ آگ
اللہ کی ایک آیت اور اُسکا نور ہے اور جلوس کے پچیسوین سال مین نوروز کے دن
اُسنے آگ اور سورج کو سجدہ کیا اور یہ مقرر کردیا تھا کہ جب شام کو شمعین اور چراغ
روشن ہون تو ہمارے مرید سروقد تعظیم کو کھڑے ہوجایا کرین اور ایک زنار مرصع بجواہر
تیار کرکے تبرکاً برہمنون کے ہاتھ سے پہنی اور راکھی بندھوائی اور قشقہ ماتھے پر کھچوایا
پھر علمانے بادشاہ سے عرض کیا کہ صاحب الزمان جو خلاف واختلاف ہندو مسلمانون
مین سے دور کرنے والے ہین وہ حضور ہین اور اُنھون نے بیان کیا کہ محمود مسجوانی نے
اپنے رسائل مین صاف تصریح کردی ہے کہ ۹۹۰ھ مین باطل کا مٹانے والا شخص ظاہر ہوگا
اور اُسنے ہر جگہ صاحب دین کو شخص کے ساتھ تعبیر کیا ہے جسکے بحساب جمل نوسو نوے
عدد ہوتے ہین اور خواجہ مولانا شیرازی مکہ معظمہ سے بعض شرفا کا رسالہ لایا جس مین
مرقوم تھا کہ بموجب احادیث صحیح کے سات ہزار سال کہ مدت دنیا کی ہے پوری ہوچکی
اور اب وقت مہدی موعود کے ظہور کا آپہونچا ہے اور اس قسم کی باتین شیعہ نے بھی
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے بادشاہ کے سامنے نقل کین اور یہ سب باتین جمع ہوکر
اکبر کو نبوت کا دعویٰ ہوا مگر صاف لفظ نبوت کا نام نہ لے سکا بلکہ دوسرے پہلو مین اُسکو
ظاہر کیا اور سب مریدون نے یہ مقرر کرلیا کہ بادشاہ کی محبت کے سامنے مال وجان
اور ناموس ودین ہیچ ہے جب ہزار سال ہجری پورے ہوگئے تو اکبر نے خیال کیا کہ ہزار سال
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے گذر گئے اسی قدر اس دین کے باقی رہنے کی مدت تھی
اب اس دین کے احکام وارکان کا باقی رکھنا بھی ضرور نہین اسی لئے اپنی طرف سے

Marfat.com

نئے قواعد و ضوابط ایجاد کرنے لگا حکم دیا کہ سکے مین تاریخ الفی رحلت سے لکھی جائے
علما نے بادشاہ کے لئے رسم سجدہ جاری کی اور اُسکا نام زمین بوس رکھا اور یہ حکم دیا
کہ جو کوئی شراب رفاہت اور معالجے کی غرض سے پئے تو یہ مباح ہے اور بادشاہ نے
داڑھی منڈوانے کے لئے لوگون کو حکم دیا اُسکے سارے اہلِ دربار نے داڑھیان منڈوا دین
مصاحبون نے اکبر سے داڑھی منڈوانے کے باب مین دلائل بھی بیان کئے کہ اگلے مرتاضون
نے جو داڑھیان رکھین تو یہ ایک قسم کی ریاضت تھی اور وہ اِس کام مین ملامتی تھے اور اب
ملامت اور ریاضت داڑھی کے صفار کھنے مین ہے اسلئے کہ اب داڑھی کے منڈوانے کو
فقہاے نادان عیب قرار دیتے ہین اور بعض مفتیون نے ایک مجہول روایت بھی نکال دی
اور وہ یہ ہے کما یفعلہ بعض القضاۃ اور لفظ عصاۃ کو تحریف بتاتے تھے اور کہتے تھے
کہ قاضیان عراق کا عمل داڑھی کے منڈانے پر تھا حاجی ابراہیم سرہندی نے ایک پُرانی
کرم خوردہ کتاب مین ایک عبارت لکھکر پیش کی جسکو شیخ اکبر محی الدین بن عربی کی طرف
منسوب کیا تھا مفاد اُس عبارت کا یہ تھا کہ صاحب الزمان بہت سی عورات رکھے گا
اور داڑھی منڈاتا ہوگا اور اُسکی چند صفتین اور ایسی بتائی تھین جو شہنشاہ مین موجود تھین
اور ایک حدیث موضوع علماے اکبری نے اُسکے حضور مین پیش کی کہ ایک صحابی کے فرزند
داڑھی منڈائے ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو دیکھ کر کہا کہ اہل بہشت کی
یہ وضع ہوگی پھر یہانتک نوبت پہونچی کہ مرزا جانی حاکم ٹھٹھہ اور اکثر امرانے اقرارنامے اپنی
طرف سے اِس مضمون کے گذرانے کہ دین اسلام مجازی تقلیدی جسکو باپ دادون سے
سنتے آئے تھے ہمنے چھوڑا اور دین الٰہی اکبر شاہی مین داخل ہوئے اور مراتب چارگانہ خلاص
یعنی ترک مال ترک جان ترک ناموس ترک دین ہمنے قبول کیا اکبر ایسے لوگونپر زیادہ اعتماد
کرکے اُنکی تربیت کرتا فرضیت غسل جنابت کو موقوف کر دیا اور دلیل اِسپر یہ بیان کی کہ
انسان کا خلاصہ نطفہ منی ہے جو نیک و بد کی پیدائش کا تخم ہے پھر اسکے کیا معنے کہ پیشاب
و پیخانہ پر تو غسل واجب نہین اور اِس لطیف چیز کا خروج غسل کا موجب ہو بلکہ مناسب
یہ ہے کہ اول غسل کیا جائے اور بعد اُسکے جماع کیا جائے اور کھا مردے کے لئے کھانا پکا کر

Marfat.com

فاتحہ دینا بیکار ہے کیونکہ مردہ جماد ہے اُسے اِس سے کیا حظ حاصل ہوگا بلکہ جسدن بچہ
پیدا ہو اُس دن ایک جشن ترتیب دیا جائے اور اس جشن کا نام جشن حیات رکھا تھا۔
سور اور شیر کا گوشت مباح کر دیا تھا تاکہ جو اسکو کھائے اُسمین صفت شجاعت آجائے
اور حکم دیا کہ چچا پھوپھی ممانی خالہ وغیرہ کی بیٹیون سے جن سے قریب کا رشتہ ہو نکاح
نکیا جائے کہ اولاد کمزور ہوتی ہے اور بی بی عائشہ صدیقہ کے زفاف کا حضرت سرور کائنات
سے جو بی بی صاحبہ کی ۹ سال کی عمر مین واقع ہوا تھا منکر تھا اور سونا اور ریشم پہننا
مرد کے لئے جائز قرار دیا نماز اور حج اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا اور تاریخ عربی کو تغیر دیکر
ابتدا اُسکی سال جلوس سے مقرر کی اور عربی مہینے اُڑا کر ملوک عجم کے طور پر مہینے مقرر کئے
اور زردشتیون کے آئین کے موافق سال مین چودہ عیدین مقرر کین اسلام کی عیدون کو
بیرونق کر دیا اور اپنے جدید سنہ کا سال وماہ الٰہی نام رکھا اور سکون اور مہر پر تاریخ الفی
قائم کی تاکہ اِس سے ظاہر ہو کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم ہو چکا آگے کو نہ چلیگا اور حکم دیا
کہ چونکہ ہزار سال ہجری ختم ہو چکے لہذا ایک تاریخ ایسی تصنیف ہو جس مین بجائے ہجرت کے
رحلت کا لفظ سنوات مین لکھا جاے اور اُسکا نام تاریخ الفی رکھا اس تاریخ کے کچھ حصے مینے
کتب خانہ ریاست رام مین دیکھے ہین۔ عربی کا پڑھنا لکھنا اور اُسکی اصطلاحونکا استعمال کرنا
عیب مین داخل ہو گیا حکم دیدیا کہ فقہ وحدیث وتفسیر کا پڑھانا موقوف کر کے نجوم حکمت طب
حساب شعر اور تاریخ کے فن پڑھائے جائیں اور حروف مخصوصہ عربی یعنی ثا۔ حا۔ صاد۔ ضاد۔
طا۔ ظا۔ عین۔ قاف کا تلفظ مین گرانا شروع کیا جو کوئی اکبر کے سامنے عبداللہ کو ابداللہ
اور احدی کو اہدی کہتا تو بہت مسرور ہوتا۔ نبوت اور کلام الٰہی اور رویت الٰہی اور تکلیف
اور تکوین اور حشر ونشر مین طرح طرح کے شبہات پیدا کئے اور تشیع کا برملا اظہار کرتا اور خلفاے
ثلثہ کے حق مین جسقدر مطاعن ہوتے اُسکے دربار مین بیان کئے جاتے جنگ صفین اور
قضیہ فدک وغیرہ معاملات مین صحابہ کا ذکر نہایت برائی کے ساتھ کیا جاتا۔ بلکہ تمام انبیا کی
زلات کو اُنکی نبوات سے انکار کا ذریعہ قرار دیا خصوصاً حضرت داؤدؑ اور زوجہ اوریا کے
قصے کو نہایت برائی کے ساتھ بیان کرتا اور حضرت داؤدؑ کو اسوجہ سے اچھا نہ جانتا اکبر کے

Marfat.com

نام کی رعایت کی وجہ سے تحریرون کے عنوان پر اللہ اکبر لکھا جانے لگا بلکہ عوام کی زبانون پر سوا اس کلمے کے کوئی چیز باقی نرہی ملا شیرازی نے اِس طوفان بے تمیزی مین دس شعر کا ایک قطعہ کہا تھا جس کے یہ اشعار ہین۔

تا بزاید ہر زمان کشور بر انداز آفتے ۔ فتنہ در کوے حوادث کد خدا خواہد شدن
با عقاب قرض خواہ تیغ اوار باب عشق ۔ بار سر از ذمہ گردن ادا خواہد شدن
فیلسوف کذب را خواہد گریبان پارہ شد ۔ خرقہ پوش زہد را تقوی ادا خواہد شدن
شورش مغز ست اگر در خاطر آرد جا ہلے ۔ کز خلائق مہر پیغمبر جدا خواہد شدن
خندہ مے آید مرا زین بیت پس کز ظرفگی ۔ نقل بزم منعم و ورد گدا خواہد شدن
پادشہ امسال دعوے نبوت کردہ است ۔ گر خدا خواہد پس از سالے خدا خواہد شدن

نوروز کے جلسون مین اکثر علما اور صلحا کو شراب کے جام پلوا دئے نوروز کے پچھلے دن وہ بڑی تعظیم کرتا محمد اور مصطفیٰ اور احمد الفاظ اُسکو ایسے گران معلوم ہوتے کہ جن مقربین کے نامون مین یہ الفاظ موجود تھے اُنکے نام بدل دئے محمد یار اور محمد خان کی جگہ رحمت لکھتے اور بولتے ایک دن راجہ بیربر اور فتح اللہ شیرازی وغیرہ اہل دربار کے سامنے کہنے لگا کہ عقل یہ بات کسی طرح گوارا نہین کرتی کہ ایک شخص خوابگاہ سے آسمان پر چلا جائے اور خدا سے باتین کرکے اپنے مکان پر لوٹے تو اُسکا بستر بدستور گرم ہو اور اُسکے اِس دعوے کی لوگ تصدیق کرلین اور ایک پانٔون کو اُٹھا کر کہنے لگا کہ ممکن نہین جب تک دوسرا پانٔون زمین پر نرہے ہم کھڑے ہوسکین اور معجزہ شق قمر کا بھی منکر تھا قمر کے شق ہونے کو محال جانتا تھا۔ آفتاب کی عبادت چار وقت کرتا سحر شام دوپہر آدھی رات کو پنڈتون نے ایک ہزار ایک نام آفتاب کے سنسکرت مین اُسکو سکھا دئے تھے اُنھین روزانہ بطور ورد کے پڑھتا ہندوون کے طور پر ریاضت کرتا جوگیون سے خلوت مین صحبت رکھتا اُن سے اعتقادات اور مراقبہ اور خلع بدن وغیرہ کے طریق سیکھتا سر پر چندیا کے بال منڈاتا اور باقی آس پاس رکھتا اِس اعتقاد سے کہ کامل مکمل کی روح اِس راہ سے کہ قوت وہم کا منفذ ہے خروج کرتی ہے اور اُسوقت رعد اور صاعقہ کی سی آواز کرتی ہے اور یہ دلیل ہے

Marfat.com

اِس بات پر کہ میت گناہون سے پاک وصاف ہے صاحب نجات وسعادت ہے اور اِس بات کی بھی علامت ہے کہ روح نے کسی پادشاہ ذی شوکت مین حلول کیا ہو اور اپنے طریق کا توحید الٰہی نام رکھا تھا اور جسکا یہ اعتقاد نہوتا اوسے مردود واجب القتل جانتا اور اپنی جماعت خاص اور مریدون کے نام جوگیون کے چیلون کی مثل رکھے تھے اکبر روز صبح کے وقت سورج کے نام پڑھتا اور اُسکی پرستش کرتا جن لوگون کو اِس موقع پر پہونچنے کی دسترس نہوتی وہ باہر کھڑے رہتے اور جب پادشاہ اپنے اُس وظیفے سے فارغ ہوکر برآمد ہوتا تو یہ لوگ سجدے مین گرجاتے بعض آدمی ایسے تھے کہ جب تک وہ صبح کو پادشاہ کی زیارت نکر لیتے کھانا پینا منھ دھونا اُنپر حرام تھا یہ درشنیہ کہلاتے تھے ہندوون نے اکبر پر ظاہر کیا تھا کہ آپ مین ایک ہندو اوتار کی روح نے حلول کیا ہے اور ہندو اکبر کو رام اور کرشن کی مثل سمجھتے تھے اور پُرانے پُرانے کاغذون پر یہ باتین لکھکر اُس کے سامنے پیش کرتے کہ ایک بادشاہ عالمگیر ہند مین پیدا ہوگا جو برہمنون کی عزت اور گاے کی محافظت کریگا دنیا مین عدل وانصاف جاری کریگا۔ سلطان خواجہ مرا تو اکبر نے اُسکی قبر مین روزن رکھوائے جنکے ذریعہ سے سورج کی شعاعین اُسکے جسد پر پڑتی تھین کہا سورج کی روشنی گناہون کو پاک کرتی ہے حکم دیا کہ کوئی مرد اپنے نکاح مین دو عورتین جمع نکرے مگر جبکہ عورت اُسکی بانجھ ہو اور حیض اُس سے منقطع ہوجائے اولاد کے جننے کی عمر نرہے اور حکم دیا کہ جب مُرید ہمارے آپس مین ملین تو ایک اللہ اکبر کہے اور دوسرا جل جلالہ یہ سلام اور جواب سلام کی جگہ تجویز کیا تھا غرض انھین باتون مین اکبر مبتلا رہا اور اپنے متبعون کو مبتلا رکھا ۱۳۔ جمادی الاخری ۱۰۱۴ھ ہجری مین ۵۱ برس حکومت وسلطنت کرکے اِس دنیا سے انتقال کیا یہ لوگ اسکے نورتن کہلاتے تھے اور مقربان خاص تھے۔

(۱) مرزا عبدالرحیم خان خانان پسر بیرم خان ترکمان (۲) خان اعظم عزیز مرزا کوکلتاش ہفت ہزاری (۳) حکیم ابوالفتح گیلانی (۴) ملک الشعرا علامۂ ابوالفیض فیضی فیاضی (۵) موتمن الدولہ ابوالفضل (۶) حکیم ہمام (۷) راجہ ٹوڈر مل دیوان (۸) راجہ بیربل سہ ہزاری (۹) راجہ مان سنگھ پنجہزاری اکبر کے

Marfat.com

زمانے مین بیربل اور ملا دوپیازہ ظرافت اور بذلہ سنجی کے دو ہیولے قرار دئے گئے تھے۔ بیربل کا وجود تو ثابت ہوتا ہے ملا دوپیازے کی شخصیت کا پتا نہین چلتا اگر ملا عبد القادر صاحب بدایونی کو اس شہرت عام کا مفہوم قرار دیا جائے تو کسی طرح درست نہوگا کیونکہ یہ ملا صاحب اس ہیچ جمہوری ظرافت سے قطعی پاک تھے جو ملا دوپیازہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے بیربل کی ذات مین بھی جو حاضر جوابیان پیوست کی گئی ہین انکی اصلیت بھی واقع کے خلاف ہے وہ بچارا برہمن اس شگفتہ طبعی سے کوسون دور تھا۔

تذکرہ اکبر کے عہد مین کچھ لوگ پکڑے گئے تھے وہ **الٰہی** مشہور تھے کہتے تھے ہم روزی رسان ہین اور خدا کے سے اختیار اپنے لئے ثابت کرتے تھے جب اُنسے کہا گیا کہ اس خرافات سے توبہ کرو تو جواب دیا توبہ ذات ماست اسیطرح شریعت اور دین اسلام اور نماز روزہ وغیرہ کے جُدا جُدا نام اُنھون نے اپنی طرف سے اختراع کئے تھے۔

فرقہ پنجم فربود

عالمگیر شہنشاہ ہندوستان کے آخر عہد مین میر محمد حسین نام ساکن مشہد مقدس رضوی جو علم عربیت و منطق مین دستگاہ رکھتا تھا عمدۃ الملک امیر خان صوبہ دار کابل کے زمانے مین کابل مین آیا اور امیر خان کے میرمنشی کا بیٹا اُسکا شاگرد ہو گیا اس ذریعہ سے امیر خان کے حضور مین محمد حسین کی رسائی ہوئی امیر خان نے اُسے لائق فائق شریف پاکر اپنی لے پالک لڑکی کے ساتھ شادی کردی پھر کچھ عرصے کے بعد شاہی خوشبوخانہ کا داروغہ کرا دیا یہ شخص نہایت جاہ طلب تھا عمدۃ الملک کے بیٹون کو کئی طرح کے شعبدے دکھلاکر اپنا معتقد کرلیا خاصکر ہادی علی خان پسر عمدۃ الملک اُس سے بہت عقیدت رکھنے لگا جب عمدۃ الملک اور عالمگیر کا انتقال ہو گیا تو تمام عطر اور گلاب کو جو بادشاہ کے لئے خریدا تھا ساٹھ ستر ہزار روپے کو لاہور مین فروخت کرکے اور وہ روپے قبضے مین لا کر فقیری لے لی چونکہ طامع اور جاہ طلب تھا پُرانی تقلید پسند نہ آئی اسلئے ایک نئی راہ نکالنے کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے شاگرد قدیم یعنی اُس منشی زادے کو موافق کرکے صلاح کی کہ

Marfat.com

ہم تم ایک نیا مذہب نئے قواعد اور نئی زبان مین ایجاد کر کے الہام اور نزول وحی کا دعویٰ
کرین تاکہ اولیا ابنیا کی شان پائی جائے اول عوام کو پھانس کر کسی قدر ہجوم خلائق کرین
بعدہ مرجع انام ہو جائینگے پس ایک کتاب عمدہ دلچسپ نئی زبان اور قواعد کے ساتھ بناکر
آقوزۂ مقدس اُسکا نام رکھا تیز تو تھا ہی اکثر الفاظ غیر مانوس اور پُرانی فارسی
کے بھی کسی قدر بطور عربی کے ترخیم کرکے جو صاف طور پہ صرف و نحو قواعد عربی کے
مناسب نہ تھے درج کئے اور **بیگوکیت** کا دعویٰ کیا اور کہا یہ رتبہ مابین امامت و نبوت
کے ہے کہا کہ ہر پیغمبر اولو العزم کے نوٗ بیگوک ہوے ہین اِسیطرح حضرت خاتم الانبیا کے
نو بیگوک تھے اول بیگوک حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے دوسرے امام حسن تیسرے امام حسین
چوتھے زین العابدین پانچوین محمد باقر چھٹے جعفر صادق ساتوین موسیٰ کاظم آٹھوین علی رضا
اور امام علی رضا تک امامت اور بیگوکیت دونون رتبے جمع تھے پھر محمد تقی بن علی رضا سے
یہ دونون منصب جدا جدا ہو گئے امام علی رضا کے بعد بیگوکیت مجھے ملی اور امامت محمد تقی کو
اور مین خاتم بیگوکیت ہون اور تعداد بیگوکیت کی اِس خاص ترتیب کے ساتھ امامیہ
مذہب والون کے سامنے بیان کرتا تھا اور جس وقت اہل سنت سے ملتا تو خلفاے اربعہ اور
چار خلفاے بنی امیہ و خاندان بنی عباس کو جنکی نیکی مشہور ہے بیگوک گن کر نوان بیگوک
اپنی ذات کو بتاتا اور کہتا کہ مجھے کسی مذہب سے غرض نہین مین ہر مذہب کا چراغ روشن
کرنے والا ہون اور وحی کے نزول کا بھی مدعی تھا اور کچھ قاعدے مقرر کرکے بعض دنون
کو مثل عید ہاے اسلام کے محترم سمجھتا تھا اور اپنے مریدون کو جن کا لقب **فربود** رکھا تھا
یہ ہدایت کی تھی کہ اِن دنون کی عزت کیا کرین اور کہتا تھا مجھپر وحی دو طور سے
نازل ہوتی ہے ایک اِس طرح کہ ایک قرص نورانی مثل آفتاب کے سامنے آتی ہے
اور اُسپر کلمات منقش ہوتے ہین مین اُنھین سمجھ لیتا ہون اور وہی قرص نورانی پھر
مجھپر محیط ہو کر بیہوش کر دیتی ہے دوسرے اِس طرح کہ ایک آواز آتی ہے اور کلمات
جنھین مریدون سے بیان کرتا ہون اُس آواز سے سنتا ہون اور السّلام علیك
کے آخر مین اپنی راے سے کلمۂ **خفشان نمود بو دال** بڑھا دیا تھا اور جس روز کہ

Marfat.com

اول اول اُسکے اعتقاد کے بموجب وحی اُسپہ نازل ہوئی تھی اسکا نام روزِ جشن رکھا تھا اُس روز بھاری جشن ہوا کرتا تھا اُسکے مرید عبیر وغیرہ خوشبویات آپس مین اُڑاتے اور خوشیان مناتے اور دُو عَلَم ہمراہ لیکر اور ایک اونچی سی ٹوپی اوڑھکر اپنے مریدون کے ساتھ اُن کوہستان کی جانب جہان دیول رانی کی عمارات دعولی بھٹیاری کے محلون کے نام سے مشہور ہین جاتا اور یہ ظاہر کرتا کہ اول بار وحی خاص اُسی مقام مین مجھپر نازل ہوئی تھی اور روزِ جشن سے چھ یوم بیشتر سے روزہ رکھتا ساتوین ذی حجہ کو روزِ جشن مقرر تھا اور یکم ذیحجہ سے روزہ رکھا کرتا تھا اور روزون کے دنون مین کسی سے کلام نکرتا اور ایک دن کا نام روزِ سولان رکھا تھا اُس دن بھی بڑا اجتماع اور اژدہام ہوتا تھا اور ہر روز سواے نماز پنجگانہ کے مریدون پر یہ بھی مقرر کیا تھا کہ تین بار میری زیارت کیا کرین پہلا وقت زیارت کا طلوع آفتاب بعد نماز صبح مقرر کیا تھا اور دوسرا وقت دوپہر کا اور تیسرا غروب آفتاب کا وقت کہ ہنوز شفق کی سرخی مغرب مین ہو اور آداب زیارت کے یہ تھے کہ خود مع خلفا کے درمیان مین کھڑا ہوتا اور مریدون کو حکم تھا کہ اُسکے گرد بطور چار دیوار مربع کے صفین باندھکر کھڑے ہون پھر ہر صف اُسکی طرف مُنھ کرکے چند کلمے جو اُسکے اختراعی تھے پڑھتی اور اُس کے بعد سر جھکا کے اُسکے بائین جانب پھر جاتی تاکہ صف شمال رویہ مغرب رویہ ہو جائے اور مغربی جنوبی اور جنوبی مشرقی اور مشرقی شمالی ہو جائے جب مقابلہ چارون سمت کا چارون صفون کے آدمی تمام کر چکتے تو زمین کی طرف دیکھتے پھر آسمان کو بھر شش جہت کو اُسکے بعد زیارت تمام ہوتی اور سب آدمی چلے جاتے ایک دعوی اُسکا یہ بھی تھا کہ مین وہی محسن ہون جو بچہ حضرت فاطمہ زہرا کے شکم سے ساقط ہوا تھا اور اپنے چار خلفا بنائے تھے ایک وہی شاگرد پسر منشی خلیفہ تھا اور اُسکا نام اپنی مخترع زبان مین دوجی بار رکھا تھا اور دوسرا خلیفہ اسکا سالا میر باقر تھا اور دو خلیفہ اور تھے ان کا نام نمود اللہ اور نمود اور انمود رکھا تھا اور اسی ڈھب کے نام اپنے مریدون کے اپنی طرف سے مقرر کرتا اور اُسے نشان کہتا اُسکے تین بیٹے تھے اول نما نمود دوم فقار سوم دید

Marfat.com

اور دو دختر تھین نمائۂ کلان اور نمائۂ خرد اور اقربا ے زوجہ کے نام نمایار اور
نمودیار اور نماد وغیرہ تجویز کئے تھے اور نغار کے بیٹے کا نام نمودید تھا چونکہ مالدار تھا اسلئے
اپنی بے پروائی ظاہر کرتا اور لوگون کے ہدایا واپس کر دیتا یہ حالت دیکھکر عوام اور زیادہ
گرویدہ ہوتے پھر لاہور سے بہادر شاہ کے عہد مین دلی آیا ہادی علی خان بن امیر خان
جو بادشاہ کا مقرب تھا اُسکا بہت معتقد تھا اسلئے اُسکے کام نے قوت پکڑی اور اسی طرح
اور بھی کئی امیر اُسکے مرید ہوگئے اور اُسکے پیروون کی ترغیب سے آہستہ آہستہ دوسرے
آدمی بھی اُس کے حلقۂ اطاعت مین داخل ہونے لگے اور لوگ کثرت سے اُسکی طرف
رجوع کرنے لگے اور عوام کو اُسکا استغنا نہایت پسند آیا جبکہ بہادر شاہ نے لاہور مین
انتقال کیا اور شاہزادون مین اختلاف پیدا ہوا تو اُسکو یہ اچھا موقع اور فرصت ملی
اور ابتک جو کسی قدر اپنی باتون کو درپردہ بیان کرتا تھا اور اپنے مخترعات کو علانیہ ظاہر
کرنے سے ڈرتا تھا اب بے خوفی کے ساتھ سب باتین بیان کرنے لگا اور اپنی بنائی ہوئی
کتابون کو رواج دیا اور سر عام اپنے دعاوی کا اظہار کیا اگر عوام مین سے کوئی اُس سے
بحث کر بیٹھتا تو بوجہ اسکے کہ کچھ علم معقول و منقول جانتا تھا بیچارے کو مکابرے اور
مجادلے کے ساتھ ہرا دیتا تھا اور یہ حال دیکھکر عوام کا اعتقاد اُسکی جانب اور بڑھتا
جب فرخ سیر بادشاہ ہوا تو یہ مدبر اور تجربہ کار نہ تھا اُسلئے اُسکے حال سے متعرض نہوا اور
امیر الامرا حسین علی خان زیادہ تر لڑائیون اور سفرون مین مصروف رہتا تھا اور
قطب الملک عیش و عشرت کا بندہ تھا یہ تمام اسباب ایسے جمع ہوگئے کہ نمود کے کام نے
خوب ہی ترقی کی اور ہادی علی خان کو بھی بہت بڑی حمایت اُسکی تھی یہ شخص امیر کبیر
اور نہایت نامور تھا ہادی علی خان کی عقیدت نے اُسکے کام کو دوبالا کر دیا تھا
فرخ سیر بھی بعض امراے نادان کی ترغیب سے شب کے وقت چند خواجہ سرا ہمراہ لیکر
اُسکی ملاقات کو گیا اُسنے دانائی یہ کی کہ بادشاہ سے بے اعتنائی کی حجرے کا دروازہ
اندر سے بند کر لیا اور تھوڑی دیر نہین کھولا فرخ سیر نے نہایت الحاح و خوشامد کی اور
نمود کی اولاد اور بادشاہی خواجہ سرا بھی منت و ساجت کرنے لگے اُسوقت دروازہ کھولا

Marfat.com

بادشاہ نے نہایت ادب کے ساتھ سلام عرض کیا اُسنے بادشاہ کے واسطے مرگ چھالا بچھوا کر کہا

پوست تخت گدائی و شاہی ہمہ داریم آنچہ مے خواہی

فرخ سیر پر اُسکے استغنا کا گہرا اثر ہوا کئی ہزار روپے اور اشرفیان پیش کین اُس نے قبول نکیا اور ایک قرآن اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا بادشاہ کو دیکر کتابت کی اُجرت کے ستر روپے اُس مین سے لے لئے بادشاہ قرآن کو سر پر رکھکر رخصت ہوا اور حجرے سے نکلکر اُس کے مریدون پر وہ زر نقد تقسیم کر دیا بادشاہ کی حاضری کی شہرت نے اُسکا اور اعتبار بڑھا دیا اور اب وہ تجمل و شان کے ساتھ رہنے لگا اپنی عیدون کے ایام مین نہایت تجمل و احتشام کے ساتھ نکلتا بازارون مین سے یہ اژدہام لیکر گذرتا اُسکے مُرید زور زور سے اُس کے اختراعی کلمات کہتے جاتے فرخ سیر کے بعد محمد شاہ کے عہد مین محمد امین خان وزیر کو جب اسکا مفصل حال معلوم ہوا تو اُسنے اِسکی گرفتاری کا حکم دیا اور یہ وہ وقت تھا کہ کچھ پیشتر سے وزیر کو مرض قولنج شروع ہو چکا تھا سپاہی دوپہر کے وقت اُسکے مکان پر پہونچے کھانا کھا رہا تھا اگرچہ اِس خبر سے بہت پریشان ہوا مگر حواس درست کر کے یہ تدبیر کی کہ اپنے چھوٹے بیٹے کے ہاتھ جسکا نام دید تھا اور بہت خوبصورت تھا گیہون اور جو کی چند روٹیان اور تھوڑا سا فقیرانہ سالن جو تیار تھا سپاہیون کے پاس بھیجکر کھلایا کہ چونکہ تم اِس فقیر کے ہان آئے ہو اور یہ وقت کھانے کا ہے اِسلئے یہ ماحضر کھالو اور اِس عرصے مین فقیر بھی حاضر ہو جائے گا سپاہیون نے اِس لڑکے کی صورت جمیل پر رحم کھا کر قدرے توقف کیا اُدھر محمد امین خان پر قولنج نے شدت کی جب یہ خبر اِن سپاہیون کو پہونچی تو سب متحیر ہو کر واپس چلے گئے محمد امین خان شدت مرض سے بیہوش تھا جب ذرا افاقہ ہوا تو دریافت کیا کہ اُسکو پکڑ کر لائے لوگون نے بیان کیا کہ آپکی بیماری کی وجہ سے اُسکی گرفتاری مین توقف ہوا محمد امین خان نے کہا کہ کل ضرور اُسکو لانا چاہئے مگر رات مین محمد امین کے مرض نے ایسی شدت کی کہ مرنے کے قریب ہو گیا ہادی علی خان وغیرہ نمود کو محمد امین خان کی خبرین بار بار پہونچاتے تھے یا تو وہ بھاگنے والا تھا یا جب یہ سُنا کہ محمد امین خان اب جان بر نہو سکیگا تو صبح کو بہت سے اپنے متبع اور فقرائے شہر جمع کر کے

Marfat.com

باطمینان تمام مکان سے باہر نکلا اور دروازے کے پاس کی مسجد مین جاکر بیٹھ گیا لوگ محمد امین خان کے واقعہ کو نمود کی بددعا کا اثر سمجھے محمد امین خان کے بیٹے قمرالدین خان کو بھی تشویش پیدا ہوئی اور اپنے باپ کی حالت ردی دیکھکر پانچہزار روپے اپنے دیوان کے ہاتھ اُسکے پاس بھیجکر معذرت کی اور تعویذ طلب کیا نمود نے جانکنی کی خبر سُن لی تھی اسلئے اپنے معتقدین سے کہتا تھا کہ مین نے ایک تیر اُسکے جگر مین مارا ہی ہرگز جانبر نہوگا اور مین بھی شہادت کے انتظار مین بیٹھا ہون میرا دادا بھی مسجد ہی مین شہید ہوا تھا مگر مین اس وجہ سے کہ ایک مرتبہ شہید ہو چکا ہون اب شہید نہین ہونے کا اور مراد اُسکی اپنی اس شہادت سے وہی اسقاط حمل حضرت محسن ہے قمرالدین خان کا بھی آدمی جا پہونچا اور نہایت سماجت کی کہ آپ محمد امین خان کا قصور معاف کرین اور ایک تعویذ لکھدین نمود نے بڑے تکلف کے ساتھ اپنے ایک مرید سے یہ آیت لکھوادی وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمة للعالمین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی ہم اُتارتے ہین قرآن مین سے وہ چیز جس سے مرض دفع ہون اور رحمت ہے ایمان والون کے لئے اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر نقصان اور دیوان کو دیدیا اور یہ کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تیرے پہونچنے تک وہ زندہ نرہیگا اور خود اُن روپیون کے لینے سے انکار کیا اور کہا مین تو اسکو نہین لیتا مگر ان فقرا کو جو حاضر ہین دیدو چنانچہ وہ روپیہ مساکین حاضرین کو دیدیا گیا اور ایسا ہی ہوا کہ دیوان کے پہونچنے سے پیشتر وزیر مرگیا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو نمود کی کرامت کا زیادہ چرچا ہوگیا دو تین سال کے بعد نمود مرگیا اُسکا بڑا بیٹا تما نمود سجادہ نشین ہوا یہ زیادہ لالچی اور کوتہ اندیش تھا چنانچہ جو جائداد نمود نے خلفا کو دی تھی اُسکا دبانا چاہا دوجی بارنے بہت سمجھایا کہ مجھ سے تنازع اچھا نہین تما نمود نے تمانا دوجی بارنے لاچار ہو کر ایک دن سب مریدون کو جمع کرکے اُنسے کہا کہ آپ لوگ نمود کا اور میرا خط پہچانتے ہو جو پہچانتے تھے اُنھون نے اقرار کیا دوجی بارنے وہ مسودات جو نمود نے اور اُسنے باہم صلاح سے مرتب کئے تھے اور دونون نے کمی بیشی اپنے اپنے قلم سے کی تھی نکالکر دکھائے اور کہا کہ اس مذہب کی

بنیاد نمود اور بندے کی اعانت سے ہوئی ہے اگر خدا کی طرف سے ہوتا تو کمی بیشی کی ضرورت نہوتی لوگون نے یہ دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ سب باطل ہے اور منحرف ہو گئے اور تمام کام بگڑ گیا نما نمود کے بعد **فغار** سجادہ نشین ہوا یہ شخص زبان آور اور خوش اختلاط اور متواضع تھا کچھ تھوڑا سا علم بھی رکھتا تھا یہ شخص محمد شاہ کے عہد سے احمد شاہ بن محمد شاہ کے عہد تک زندہ رہا اور نادر شاہ کی معاودت کے بعد محمد شاہ کو فقرا کی صحبت کا شوق پیدا ہوا تو یہ بھی بادشاہ کے پاس جانے لگا محمد شاہ کے بعد احمد شاہ کے عہد مین نواب بہادر جاوید خان خواجہ سرا سے جو بادشاہ کا بڑا مقرب تھا رسوخ پیدا کرکے اُسکی مصاحبت مین رہنے لگا چند آدمی جاوید خان کو خوش کرنیکے لئے ایک کتاب الہامات جاویدیہ کے نام سے بنا رہے تھے اسکی تالیف مین یہ بھی شریک ہو گیا دید فغار سے پہلے مرا نغار بھی وسط حکومت احمد شاہ مین فوت ہوا نغار کے آخری عہد مین اُسکے باپ کے اکثر مرید یا تو مر گئے یا تائب ہو کر فغار سے منحرف ہو گئے تھوڑے سے نادان اور جاہل اس مسلک پر باقی رہے تھے فغار کے انتقال اور دلی کی خرابی کے بعد **نما نمود یار** اپنے چند اقربا کو جو باقی رہ گئے تھے ہمراہ لیکر بنگالے مین میرن ولد جعفر علی خان کے پاس چلا گیا اُس نے اخراجات کے واسطے پانچ روپیہ یومیہ مقرر کر دیا اور قدم رسول کا متولی بنا دیا یہ شخص مع چند عورات کے سنہ ۱۱۹۴ ہجری تک زندہ تھا۔

فرقہ ششم وہابیہ

لفظ **وہابی** کے لفظی معنے وہاب والا یا بندۂ خدا ہین مگر دو معنے اسکے بُرے بھی ہین جن مین وہ اب عموماً استعمال کیا جاتا ہے اُن مین سے ایک معنے کو تو مذہبی محاورے مین بُرا سمجھا جاتا ہے دوسرے معنے کو پولٹیکل اصطلاح مین برا سمجھتے ہین۔ مذہبی محاورے مین اسکے معنے **محمد بن عبدالوہاب نجدی** کے پیرو سمجھے جاتے ہین جسکو اکثر مسلمانان ہند عرب روم مصر دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتے ہین اور اُسکے عقائد و اعمال یہ بیان کرتے ہین کہ وہ معجزات انبیا و کرامات اولیا کا منکر تھا اور تمام مسلمانون کا (جو اُسکے عقائد سے مخالف تھے) قاتل و مکفر تھا۔ پولٹیکل محاورے مین اسکے معنے باغی و بدخواہ سلطنت کے

Marfat.com

لئے جاتے ہین جسکی مناسبت پہلے معنے مذہبی سے یہ بیان کی جاتی ہے کہ محمد بن عبدالوہاب ایسا ہی تھا سلطنت روم کا وہ باغی رہا اور بار ہا اُس سے لڑا اور مکہ مکرمہ پر متغلب ہوگیا جسکو آخرکار محمد علی پاشاے مصر نے مغلوب کیا۔

یہ محمد بن عبدالوہاب قوم بنی تمیم سے ہے ۱۱۱۵ ہجری مین مقام عینیہ مین جو ایک مقام ہے ملک نجد مین پیدا ہوا اس لئے اسکے مقلد نجدیہ بھی کہلائے اس کے باپ نے بڑی کوشش سے شریعت اسلام کی تعلیم دی بعدہٗ اسنے مکہ معظمہ اور بصرہ مین علوم دین تحصیل کیا اور کتب احادیث صحاح ستہ کا عالم ہوا پھر اپنے والد کے ساتھ مکہ معظمہ کا حج کیا اور مدینہ طیبہ مین زیارت کرکے شیخ عبداللہ بن ابراہیم کا مرید ہوا برسون اسنے فقر مین تعلیم حاصل کی بعدہ یہ اپنے وطن کو گیا اسنے ظاہر شریعت اسلام کی پابندی اور اُسکے اصول مین فرق نہ کیا یعنے جو لوگ فال دیکھتے یا شگون مانتے یا مزارات کی تعظیم کرتے یا مزارات کو آراستہ کرتے یا مسکرات کو استعمال کرتے یا ریشمی کپڑے پہنتے اُنکو بُرا کہتا کہ یہ باتین شریعت رسول کے خلاف ہین قرآن شریف اور احادیث کو پڑھکر اسنے خیال کیا کہ اصول شریعت اسلام مین حال کی آمیزشات کی وجہ سے بڑا تفاوت پیدا ہوگیا ہے تب یہ آمادہ ہوا کہ لوگون کو خاص احکام اور شریعت اسلام اُس قاعدے پر سکھاوے اور رواج دیوے جیساکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور عمل کیا ہے اور خیال کیا کہ دنیا کے مسلمان بھٹک گئے ہین جو پیر اور اولیا کے قول کی پیروی کرتے ہین اور یہ رواج اُنھون نے اپنے فائدے کی غرض سے دئے ہین اسنے صرف قرآن مجید اور احادیث نبوی کو اپنا ہادی اور رہنما قرار دیا اور بہت سے رسالے اپنے عقائد مین تالیف کئے۔ اسکے کئی قلمی رسالے بحث توحید اور ترک بدعت و شرک مین کتب خانہ ریاست رامپور مین میری نظر سے گذرے ہین غرضکہ لوگون نے اِسکا کہنا مانا اور اِسکے طریقے کو تسلیم کیا۔ جلد دوم فتوحات اسلامیہ مین شیخ احمد دحلان نے لکھا ہے کہ اسکے معتقدون کو یہانتک خیال تھا کہ جو محمد بن عبدالوہاب کہتا ہے جو شخص اُسے نہ مانے وہ کافر مشرک حلال الدم والمال ہے جو آیات قرآنی

مشرکین کے حق مین اُتری ہین اُنھین مسلمانون کے حق مین حمل کیا جیسے ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیامۃ وھم عن دعاۓھم غافلون اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اُس شخص کو پکارتا ہے کہ جو اُسکو قیامت تک جواب نہ دے گا اور وہ پکارنے اُسکے سے غافل ہین (ایضًا) ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعك ولا یضرك یعنی اللہ کے سوا اُس چیز کو مت پکار جو نہ تجھکو نفع دے اور نہ تجھکو ضرر پہونچا سکے۔ محمد بن عبدالوہاب نے کہا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی یا ولی یا صالح کو پکارے یا اُس سے شفاعت کا سوال کرے سو وہ اُنھین مشرکین کی طرح ہے اور ان آیات کے عموم مین داخل ہے اور آنحضرت اور انبیا و اولیا و صلحا کی زیارات کو جانا شرک قرار دیا اور کہا کہ کسی نبی یا ولی کو وسیلہ سمجھکر پکارنا شرک ہے اور جو کسی کام کو سوا اللہ کے کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے گو بطور مجاز عقلی کے ہو یہ بھی کفر ہے جیسے مجھے اِس دوا نے نفع پہونچایا یا اِس ولی کی وجہ سے میرا یہ کام ہو گیا اور اللہ نے جو مشرکین کی زبانی فرمایا ہے ونعبد ھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی یعنے ہم اُنکی عبادت اسلئے کرتے ہین کہ وہ ہم کو اللہ کے پاس پہونچا دین سو جو کوئی وسیلہ کسی بزرگ سے ڈھونڈھتا ہے وہ مثل اُنھین مشرکین کے ہے جو کہتے تھے کہ ہم بتون کی پرستش صرف تقرب الی اللہ کے لئے کرتے ہین کیونکہ مشرکین بھی خالق اُن بتون کو نہین جانتے تھے جیسا کہ مسلمان اِن اہل قبور کو خالق نہین جانتے ہین بلکہ کہتے تھے خالق وہی اللہ ہے چنانچہ اللہ خود فرماتا ہے ولئن سألتھم من خلق السموات والارض یقولون اللہ یعنے جو تو اُنسے پوچھے کہ کسنے پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو تو کہین اللہ نے پس اللہ نے جو اُنکو کافر و مشرک کہا وہ صرف اِس وجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم اصنام کی عبادت تقرب الی اللہ کے لئے کرتے ہین علی ہذا یہ مسلمان بھی اُنھین مشرکین کی طرح ہین۔ اہل سنت نے بھی اُسکے رد مین بہت سے رسالے لکھے اور اُسکے شکوک کا بخوبی جواب دیا یہانتک کہ اُسکے بھائی شیخ سلیمان نے بھی اُس کے اقوال انکار و کیا اِس شخص کا بھی ایک رسالہ کتب خانۂ ریاست رامپور مین میری نظر سے گذرا ہے

Marfat.com

احادیث اور آیات سے اِسی بات پر زور دیا ہے کہ مسلمان ایسی باتون سے مشرک نہین ہوسکتے اور جن باتون کو محمد بن عبدالوہاب نے ناجائز اور ممنوع قرار دیا ہے اُن کے جواز پر شیخ سلیمان نے دلائل لکھے ہین ۔ سرجان مالکم نے اپنی تاریخ کے باب ۲۲ مین وہابیون کے عقائد بیان کئے ہین کہ وہ لوگ وحدانیت واجب الوجود اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقر ہین لیکن کہتے ہین کہ خالق اور مخلوق کے درمیان کسی طرح نسبت نہین انکا اعتقاد یہ ہے کہ کسی پیغمبر یا امام یا ولی کو کسی قسم کا تصرف بندون کے معاملات مین حاصل نہین اور نہ بعد وفات کے آخرت مین اُنکو کوئی مددہی یا فائدہ رسانی کا منصب حاصل ہوسکتا ہے اور جو مسلمان قرآن کی تاویل کرتے ہین اُنھین یہ کافر جانتے ہین اور ایسے مسلمانون کے ساتھ غزا اور جنگ کرنا لازم جانتے ہین اور جو القاب عزت واحترام پر دلالت کرتے ہین وہ انکے نزدیک سوا اللہ کے اور پر اطلاق کرنا مکروہ ہے وہی اکیلا تقدیس اور تمجید کے لائق ہے اور نص قرآن سے ثابت کرتے ہین کہ اُن فرقہاے اِسلام کے ساتھ جو ہمارے طریق پر نہین محاربہ کرنا لازم ہے اور اُنسے یہانتک جنگ کرنا چاہئے کہ یا اِس طریق کو اختیار کرلین یا مثل کفار کے جزیہ دیا کرین اور جب یہ لوگ ہمارے طریق کو اختیار نہ کرین بلکہ جزیہ اپنی جانون پر لازم کرلین تو لباس موٹا پہنین گھوڑے پر سوار نہوا کرین رہنے کے لئے مکانات عالیشان نہ بنائین اور اُنکا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو خراج اُس طرح نہین لیا جایا کرے جیسے پیغمبر علیہ السلام لیا کرتے تھے مثلاً خمس اور زکوۃ وغیرہ وہ غیر مشروع ہے اور محمد و علیؓ وغیرہ کی قسم کھانا حرام ہے اِسلئے کہ قسم عبارت ہے اِس سے کہ جو کچھ دل مین مخفی ہے اُسپر شہادت طلب کرے اور امورات مخفی کا جاننے والا سواے ذات پاک رب العالمین کے کوئی اور نہین ہے اور قبر و نیز گنبد وغیرہ عمارات بنانا ایک قسم کی بت پرستی جانتے ہین اِسی طرح مزارات اولیا اور انبیا وغیرہ کو عین بت پرستی سمجھتے اِسی لئے کہتے کہ مزارات اولیا کو توڑ ڈالنا چاہئے اور اُن کے اسباب وسامان آرائش کا دنیا کے مشروع کامون مین صرف کرنا اللہ پاک کی خوشنودی کا باعث جانتے اور مردونکی تعزیت کو حرام جانتے

اسلئے کہ مسلمان پاک کی روح جنت مین جاتی ہے اور یہ مسرت کا موجب ہے نہ سوگ کا اخبار کو قابل عمل نہین سمجھتے کتاب اللہ کو کافی جانتے اور انکا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن خدا کی کتاب ہے جو اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نیک آدمی جانتے ہین جنھین اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جن استعمالات اور رسوم کا مثل ختنہ وغیرہ کے قرآن مین ذکر نہین مگر اسلام مین وہ جاری ہین اُنھین قابل عمل در آمد قرار دیتے ہین مگر کہتے ہین کہ انکو رسوم وعادات سمجھکر ان کی متابعت کرنا چاہیئے عبادات مذہب مین انکا شمار نہین ہوسکتا بڑا اصول انکا یہ ہے کہ جو لوگ انکے طریقے پر نہین اُنکو قتل کرنا اُنکے مالونکو لوٹنا درست ہی اور اِس معاملے مین مسلمانون کو یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر خیال کرتے ہین۔

ہم آگے چلکر وہابیون کے ایک رسالے سے مضامین کا اقتباس کرینگے اُن سے اندازہ ہو جائیگا کہ یہ باتین جو اُنکی نسبت بیان کی گئی ہین کہانتک صحیح ہین اور کہانتک غلط ہین کہتے ہین اصل مذہب اُن نجدیونکا حنبلی تھا اس مذہب کے لوگ حجاز و یمن وغیرہ مین بہت ہین اور نیا مذہب نکالنے کی نسبت اُن کی طرف بظاہر غلط ہے۔

اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ جب محمد بن عبدالوہاب کے ہان اور جماعت کا مجمع ہوا تو شہر کے حاکم سے مخالفت ہوئی بمعاینہ اِس کیفیت کے محمد بن سعود زبردست رئیس درعیہ کے پاس پہونچکر جو بنی حنیفہ سے تھا پناہ چاہی اُسنے حمایت کی بوجہ حمایت رئیس درعیہ کے وہابی سلسلہ قائم ہوا اور رئیس درعیہ نے اِس جدید مذہب والے سے خاندانی رشتہ و قرابت قائم کر کے اُسکو تقویت دی محمد بن عبدالوہاب کے کامون کے ظہور کی ابتدا ۱۱۴۳ھ ہجری سے ہوئی تھی اور انتشار کی ابتدا ۱۱۵۰ھ سے ہے اس رئیس درعیہ کا فرزند عبدالعزیز مشہور وہابی ہوا جب ۱۲۰۶ھ ہجری مین ابن عبدالوہاب اور محمد بن سعود رئیس درعیہ کا بھی انتقال ہوا تو عبدالعزیز اُس کا قائم مقام ہوا اس نے فوج وہابی کو آگے بڑھایا اور دور دور گوشہائے ملک کو فتح کیا اُس نے کربلائے معلی پر بھی چڑھائی کی یہ فوج سعود بن عبدالعزیز کی ماتحتی مین تھی ذیقعدہ ۱۲۱۶ھ ہجری

Marfat.com

مطابق سنہ ۱۸۰۲ع کو صبح کے وقت جب فوج وہان پہونچی تو حکم دیا کہ کافرون مشرکون کو
مارو اور قتل کرو چھ گھڑی تک قتل عام کیا سات ہزار آدمی کربلا کے مارے گئے
جن مقتولون مین سے مولانا فخر الدین عبد الصمد ہمدانی مؤلف بحر المعارف بھی
ہین روضۂ اقدس امام ہمام سید الشہدا علیہ السلام کا کچھ ادب نکیا جو کچھ نقد وجنس
خزانۂ درگاہ مین جمع تھا وہ سب وہابیون نے لیا اور درعیہ کو لے گئے۔ عبد العزیز نے
ایک جماعت علما کی مکۂ معظمہ کو بھی بھیجی تھی کہ وہان کے لوگون کو طریقۂ محمد بن عبد الوہاب
پر لائین مگر علمائے حرمین نے اُنکے رد پر کمر باندھی اور اُنکی بات نہ چلنے دی یہ واقعات
شریف مسعود بن سعید بن زید کے وقت مین جس نے سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین انتقال کیا واقع
ہوئے اور شریف نے اُن علمائے وہابیہ کو قید کر دیا بعض درعیہ کو لوٹ گئے پھر عبد العزیز نے
بارہ ہزار فوج اپنے فرزند کلان سعود کو دیکر حرمین پر چڑھائی کرائی سعود نے خوب
معرکہ آرائیان کین اور فتح حاصل ہوئی اِسنے تمام ترکی سلطنت فتح کر لینے کا ارادہ کیا تھا
کہتے ہین یہ نہایت خوش رو عقیل ہونہار اور تدبیر جنگ مین یگانہ تھا چونکہ اِسکی مونچھین
اور داڑھی گھنی تھی اسلئے درعیہ کے لوگ ابو الشارب کہتے تھے تمام مقامات سے عرب
جوق جوق آکر اسکے گرد جمع ہو گئے سعود نے سنہ ۱۲۱۷ مین طائف کو گھیر لیا اور وہان قبضہ
کرکے ہزارہا آدمیون کو تہِ تیغ کیا اہلِ مکہ نے یہ کیفیت دیکھ کر سنہ ۱۲۱۸ مین اطاعت کر لی
۱۴ روز تک لشکر وہابیہ نے وہان مقیم رہکر مسلمانون کو اپنے طریقے کے بموجب ہدایت
کی اور اِس طریقے کا برتاؤ ہوا حقے اور تسبیح اور تعویذ اور ریشمی کپڑے سب سے زبردستی
چھین لئے اور اُن کو سب کے روبرو آگ مین جلا دیا جب نماز کا وقت آتا تو شرعی
لوگ دُرّے لیکر نکلتے اور نمازیون کی کثرت سے مسجدین بھر جاتی تھین اور تمام آدمی

Marfat.com

پنجگانہ نماز مسجد مین ادا کرتے تھے۔
سعود اور اُسکے ساتھی اپنی جانون کو نمازی اور موحد قرار دیتے ہین چنانچہ فتح مکہ معظمہ کے حالات مین انکا ایک رسالہ ہے جس کو حمد و نعت کے بعد ان الفاظ کے ساتھ آغاز کیا ہی و بعد فانا معاشر غز والموحدین اِس رسالے مین لکھتے ہین کہ اللہ تعالے نے ہم پر یہ احسان کیا کہ ہم مکے مین ہفتے کو دوپہر کے وقت ماہ محرم ۱۲۱۸ھ ہجری مین داخل ہوئے اہل مکہ نے اگرچہ ہم سے مخاصمت کی مگر اللہ نے اُن کے دلون مین ہمارا وہ رعب پیدا کردیا کہ آخر کار دب گئے اور اُنھون نے امیر سعود سے امان چاہی ہم نے مکے مین داخل ہوکر اُس شخص کو امن دی جو حرم مین تھا اور ہم حرم مین لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے تھے ہمارے لشکر نے حرم شریف کا بڑا پاس و لحاظ رکھا نہ کوئی درخت کاٹا نہ کوئی جانور شکار کیا نہ کسی ذی روح کو مارا سوائے ہدی کے یا اُن جانورون کے جو اللہ نے ہمارے لئے حلال کئے ہین جب ہم عمرہ تمام کر چکے تو امیر سعود کے حکم سے میدان احد مین باشندگان مکہ جمع کئے گئے اور اُس وقت علمائے مکہ سے وہ باتین بیان کی گئین جن کی وجہ سے ہم اُن سے قتال کرتے ہین اور انکو جتایا کہ تمھارے اور ہمارے درمیان دو باتون کی وجہ سے خلاف ہے۔
(۱) اخلاص توحید اور اقسام عبادات کی شناخت اور یہ کہ کسی سے دعا کرنا اُسے پکارنا یہ بھی اقسام عبادات مین سے ہے اور معنی شرک [illegible] جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر جہاد کیا تھا اور شرک کا ترک کرنا بانی [illegible] ان ارکانِ اسلام پر مقدم رکھا گیا تھا۔
(۲) امر معروف و نہی عن المنکر جسکا اب تم لوگون مین نام کے سوا اثر باقی نہین رہا سب نے ان باتون کو تسلیم کیا اور امیر سعود سے کتاب و سنت پر بیعت کی امیر نے اُن سب تصور معاف کر دئے اور پھر کوئی مشقت اُنپر باقی نرہی اور اُن کے ساتھ [illegible] کا برتاؤ ہونے لگا اور اُن سب کو جتا دیا گیا کہ ہم وہی بات دین مین قبول کرتے ہین جو کتاب و سنت سے ثابت ہے یا سلف صالح کے آثار سے ظاہر ہوتی ہے جیسے خلفا اور ائمہ

Marfat.com

اربعۂ مجتہدین اور یا وہ لوگ جنھون نے ائمہ اربعہ سے حاصل کیا ہے غرضکہ قرن ثالث تک کے آثار سے جو بات ہمپر ظاہر ہوئی ہے ہم اُسی کو قبول کرتے ہین کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے خیرکم قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم یعنی تمام امت سے بہتر میرا قرن ہے پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اُنکے متصل ہین پھر وہ لوگ کہ اُنکے متصل ہین اور ہم ہر وقت حق بات کے شریک ہین اور جو بات روشن ہے اُسی کی متابعت کرتے ہین اور اس باب مین ہمکو اُن لوگون سے مخالفت واقع ہونے سے کوئی پروا نہین جو آگے گذر چکے ہین اور ہمنے سب کو یہ سمجھا دیا کہ اموات سے طلب حاجات کرنا شرک ہے اور ہمارے اِس قول پر جسنے کوئی شبہہ وارد کیا ہمنے اسکو دلائل قاطعہ قرآن وحدیث سے بخوبی رفع کر دیا یہانتک کہ سب کو ہمارے اقوال پر پورا پورا یقین حاصل ہوگیا اور اُنکے خاطرنشین یہ امر ہوگیا کہ جو شخص سوا ے اللہ کے کسی اور سے اُسکی مخلوق مین سے دعا کرتا ہے اور اُسے پکارتا ہے یہ کہکر یا رسول اللہ یا ابن عباس یا عبد القادر اور یہ سمجھتا ہے کہ اُنکے پکارنے سے مجھے نفع پہونچے گا ہم سے شر دفع ہوگا مریض کو آرام ہوجائیگا دشمن پر فتح حاصل ہوگی وغیرہ وغیرہ یہ شرک اکبر ہے ایسا شخص مشرک ہے اُسکا قتل حلال ہے اور ہمنے سب کو یہ جتا دیا کہ قبرون پر جو گنبد بنائے جاتے ہین یہ اِس زمانے مین بمنزلے بُت پرستی کے ہوگیا ہے اِس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ صاحب مقبرہ سے حاجت طلب کرینگے اور اُسکے سامنے گریہ وزاری کرینگے اور وہ ہماری مشکلات کو حل کریگا جیسا کہ زمانۂ جاہلیت مین دستور تھا۔ اِن سب لوگون مین مفتی حنفیہ شیخ عبد الملک قلعی اور حسین مغربی مفتی مالکیہ اور عقیل بن عمر علوی اور محمد السّنی بھی حاضر تھے بعد اس کے ہمنے تمام مقبرے اور گنبد توڑ واڈالے جن مین لوگ جمع ہوکر دعائین کیا کرتے تھے اُن منہدمہ عمارات مین مکان بی بی خدیجہ اور قبہ المولد بھی شامل ہین تاکہ مسلمانون کو معلوم ہوجائے کہ کسی شخص کی شان کی تعظیم ضرور نہین یہانتک کہ اِس بقعۂ پاک مین اِن طاغوت کا نام باقی نرہا اور تمام رسوم جاتے رہے تنباکو پینے کے تمام آلات (حقے) تلف کرادئے اور منادی کرادی گئی کہ یہ حرام ہے اور بھنگڑون کے مساکن اور اُن لوگون کے

Marfat.com

مکانات جو فسق و فجور میں نامزد تھے جلوا دئے اور حکم عام سُنا دیا گیا کہ تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کیا کریں اور ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھا کریں وہ امام ائمہ اربعہ کے مذہبوں میں سے کسی مذہب کا مقلد ہو پس اِس کارروائی سے ایک عمدہ حالت توحید کی پیدا ہو گئی اور سب رعایاے مکہ متفق ہو کر رہنے لگی اور اُنپر شریف عبد المعین کو حاکم کر دیا اور رعایاے مکۂ معظمہ کو رسائل شیخ محمد دید ئے گئے جن میں مطالب کو عمدہ تقریروں کے ساتھ قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہے اور ایک رسالہ اُن سب رسائل سے منتخب کر کے عوام کے لئے تیار کر دیا گیا کہ اُن کی مجلسوں اور محفلوں میں پڑھا جایا کرے اور علما ان لوگوں کو معانی سمجھا دیا کریں مطالب اُس رسالۂ منتخب کے یہ ہیں۔ عبادت کا نام اُس وقت تک عبادت نہیں ہو سکتا جب تک توحید کے ساتھ نہو جیسے کہ نماز جب تک طہارت کے ساتھ نہو نماز نہیں کہلاتی پس جبکہ شرک عبادت میں داخل ہوا تو عبادت فاسد ہو گئی جیسے کہ حدث سے طہارت فاسد ہو جاتی ہے پس جو شخص یا رسول اللہ یا ابن عباس۔ یا عبد القادر کہے وہ مشرک ہے جب تک توبہ نکرے اُسکا قتل حلال ہے اسی طرح جو اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر ذبح کرے یا اللہ کے سوا دوسرے کی نذر مانے ایسے لوگوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ہے پھر چار قاعدے لکھکر رسالے کو ختم کر کے کہا کہ حسین بن محمد بن حسن بن یقی حضرمی ثم الجہانی نے امیر سعود اور اُسکے دوستوں سے بہت سے مسئلے دریافت کئے جس کے جواب میں ہمنے اُس سے بیان کیا کہ ہمارا مذہب اصول دین میں وہی ہے جو اہل سنت و جماعت کا ہے اور ہم طریقۂ سلف پر چلتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہم اِس بات کے مقر ہیں کہ آیات و احادیث میں جو صفات آلہی وارد ہوئی ہیں وہ اپنے ظاہر ہی پر محمول ہیں اور معانی اُنکے اللہ جانتا ہے اور خیر و شر جملہ اللہ کی مشیت سے ہیں جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے بندے کو افعال کے پیدا کرنے پر قدرت نہیں بندہ کاسب ہے جسکی وجہ سے اللہ اُسکو ثواب از راہ فضل دیتا ہے اور عذاب اُسپر بوجہ عدل کے کرتا ہے اللہ تعالیٰ پر کوئی شے واجب نہیں اور اللہ کا دیدار قیامت میں بلا کیف اور بے احاطے کے ہوگا اور ہم فروع میں

Marfat.com

امام احمد بن حنبل کے متبع ہین اور ائمۂ اربعہ کے مقلدون کو ہم بُرا نہین جانتے ہان جو اُنکے سوا اسلام مین مذاہب ہین اُنکے ہم منکر ہین جیسے زیدیہ اور امامیہ وغیرہ کیونکہ اُنکا مذہب منضبط نہین سو ہم ایسے لوگون کو ائمۂ اربعہ کی تقلید پر مجبور کرتے ہین اور نہ ہم اجتہاد مطلق کو بُرا جانتے ہین ہان ہم بعض اُن مسائل اجتہادیہ کے مخالف ہین جن کے خلاف ایسی نص جلی قرآن وحدیث سے معلوم ہوتی ہے جو نہ منسوخ ہے نہ مخصص نہ اُسکے معارض کوئی قوی نص موجود ہے پس ایسی صورت مین ہم مذہب کی تقلید نہین کرتے جیسے ارث جد کا اور اخوت پس ہم ارث جد کو مقدم رکھتے ہین یعنی میراث جد کو دلواتے ہین بھائی کو نہین دلواتے اگرچہ یہ بات مذہب حنابلہ کے خلاف ہے ہم اُن باتون کے کرنے کے لئے حکم دیتے ہین جو ظاہر شرع سے مفہوم ہوتی ہین اُن باریکیون پہ عمل نہین کرتے جو علما نے پیدا کی ہین اور ہم قرآن کے سمجھنے کے لئے تفاسیر متداولہ معتبرہ سے مدد لیتے ہین اور ایسی تفاسیر ہمارے نزدیک یہ ہین تفسیر ابن جریر اور اُسکا مختصر جو ابن کثیر شافعی نے کیا ہے بغوی بیضاوی تفسیر خازن تفسیر حداد جلالین وغیرہ اور احادیث کے سمجھنے کے لئے اُنکی شروح ذیل ہمارے نزدیک معتبر ہین عسقلانی وقسطلانی شروح بخاری اور نووی شرح مسلم اور مناوی شرح جامع صغیر اور ہم کتب احادیث رسول خصوصًا صحاح ستہ اور اُنکی شروح سے زیادہ رغبت رکھتے ہین اور مذاہب مین جسقدر علوم وفنون کی کتب موجود ہین مثلًا اصول وفروع اور قواعد وسیر ونحو وصرف وغیرہ ہم اُنھین اچھا جانتے ہین اُن مین سے کسی کے تلف ہونے پر ہماری مرضی نہین ہان جس سے شرک پیدا ہونے کا اندیشہ ہے وہ کتاب ہمارے نزدیک بری ہے جیسے روض الریاحین یا جس سے عقائد مین خلل آتا ہے جیسے علم منطق اسکو ہم حرام جانتے ہین اور جو بعض بدوون نے رعایاے طائف کی بعض کتابین تلف کردی تھین یہ اُنکی حماقت اور جہل کی وجہ سے واقع ہوا نہ ہمارے حکم سے اور ہمنے اس فعل پہ اُنکو سزا بھی دی اور ہم جنگ مین عورتون اور بچونکا قتل کرنا جائز نہین رکھتے اور ہمپر لوگ یہ بہتان کرتے ہین کہ ہم حق بات کو مٹاتے ہین اور لوگونکو داؤن دیتے ہین اس طرح کہ اپنی راے سے قرآن کی تفسیر کرتے ہین اور جسقدر ہمارے علم کے موافق ہوتا ہے

Marfat.com

اُسیقدر حصہ حدیث کا لیتے ہین اور اُن کی شرحون کی طرف رجوع نہین کرتے اور نہ ہم
آنحضرت کے رتبے کو گھٹاتے ہین اس طرح کہ اُنکو کہتے ہین کہ وہ قبر مین گل گئے ہین
اور اُنکو رتبۂ شفاعت حاصل نہین اور اُنکی قبر کی زیارت کرنا مستحب نہین اور وہ
معنی لا الہ الا اللہ کے نہین جانتے تھے یہانتک کہ اُنپر یہ آیت اُتری فاعلم انہ
لا الہ الا ھو یعنے تو جان لے نہین کوئی معبود سوا اُسکے اور نہ ہم علما کے اقوال پر التفات
نہین کرتے اور مؤلفات اہل مذاہب کو تلف کراتے ہین اور نہ ہم مجسمہ ہین اور نہ ہم اپنے
زمانے کے لوگون کو اور چھٹی صدی کے بعد کے لوگون کو عموماً کافر جانتے ہین سوا اُس
شخص کے جو ہمارے عقائد پر ہو اور جنسے ہم بیعت لیتے ہین تو پہلے اُنکو یہ سنا دیتے ہین
کہ وہ مشرک ہین اور اُنکے مان باپ بھی اگر مر گئے ہین تو مشرک مرے ہین اور نہ ہم نبی
علیہ السلام پر درود بھیجنے کی ممانعت کرتے ہین اور قبور مشروعہ کی زیارات مطلق
حرام جانتے ہین اور نہ یہ خیال کرتے ہین کہ جو ہماری چال ڈھال پر ہے اُس سے سارے
تکالیف حتےٰ کہ فرض بھی ساقط ہوجاتا ہے اور نہ ہم اہل بیت نبوی کا حق نہین سمجھتے
اور نہ ہم اُنپر جبر کرتے ہین اس بات کے لئے کہ اپنے غیر کفو سے بھی نکاح کرلین اور نہ ہم
بعض بوڑھے مردون پر جبر کرتے ہین کہ اپنی جوان عورتون کو طلاق دیدین تاکہ وہ نوجوانون
سے نکاح کرلین یہ سب باتین وغیرہ ہین جو ایسی باتین ہماری طرف منسوب کرتا ہے
وہ مفتری ہے جو ہم سے ملے اور ہماری مجلس مین آئے تو اُسے قطعاً یقین ہوجائے کہ
ایسی باتون کی کوئی اصل نہین دشمنان دین نے ہم پر اِن کو باندھ لیا ہے تاکہ
لوگ ہم سے نفرت کرنے لگین۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مرتکب کبیرہ دائرۂ اسلام سے خارج نہین ہوسکتا اور نہ ہمیشہ دوزخ
مین رہیگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت مین شرک نکرتا ہو اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا
رتبہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل و اعلیٰ ہے اور اپنی قبر مین حیات ہین اور اُنکی حیات شہدا
کی حیات سے ابلغ ہے اسلئے کہ وہ سب سے افضل ہین اور وہ سنتے ہین سلام اُسکا جو اُنپر
سلام بھیجے اور اُنکی زیارت مسنون ہے مگر خاص اُسی قصد سے سفر کرنا نہ چاہئے بلکہ مسجد نبوی

Marfat.com

کی زیارت اور اُس مین نماز پڑھنے کا قصد کرنا چاہئے اور جب مسجد کے قصد کے ساتھ اُنکی زیارت کا بھی قصد کیا جائے تو مضائقہ نہین اور جو کوئی اُنپر درود بھیجنے مین مشغول ہوتا ہے یہ اُسکے لئے عین سعادت ہے اور ہم کرامات اولیا کے منکر نہین ہمارے نزدیک وہ حق ہے اور اولیا پر اللہ کی ہدایت اور مہربانی ہوتی ہے جبکہ وہ طریقہ شرعیہ کی بھی پابندی رکھتے ہین مگر اورون کو اُنکی حیات و ممات مین اُنکی عبادت کرنا جائز نہین اور اُنکی زندگی مین اُنسے دعا لینا چاہیے اور ہم اِس بات کو ثابت رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیا اور ملائکہ اور اولیا اور اطفال قیامت مین شفاعت کرینگے اور مخلوق مین سے کسی کی عظمت مثل اللہ تعالیٰ کے سمجھکر اُسکے نام کے ساتھ قسم کھانا اور اُس قسم کو خدا کی قسم کا قائم مقام سمجھنا شرک اکبر ہے اور جو کوئی قسم کسی کی تعظیم کی راہ سے نکھائے بلکہ یون ہی اُسکی زبان سے سرزد ہوجائے تو یہ شرک اکبر نہین مگر گناہ ہے اِس کام سے اُسکو روکنا چاہئے اور درگاہ الٰہی مین کسی کو اپنا وسیلہ بنانا اِس طرح کہنا اللھم انی اتوسل الیك بجاہ نبیك محمد یا بحق نبیك یا بجاہ عبادك الصالحین یا بحق عبدك فلان یہ بدعت مذموم ہے اور ہمارے نزدیک اہل بیت کے ساتھ محبت رکھنا ضرور ہے کیونکہ یہ حکم قرآن و حدیث مین آیا ہے ہان اسلام نے سب مسلمانون مین مساوات قائم کردی ہے اور اُسنے تو یہ بتایا ہے کہ جو زیادہ متقی ہے وہی زیادہ محترم ہے جب اہل بیت مین یہ وصف موجود ہو تو وہ بدرجۂ اولیٰ تعظیم و تکریم کے مستحق ہین اِسی طرح اور علما بھی اِسکے مستحق ہین اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا اگر اِس لحاظ سے ہے کہ یہ شخص سفر سے آیا ہے یا اُستاد ہے یا مدت کے بعد ملا ہے تو مضائقہ نہین اور تعظیم کی راہ سے جیسا کہ جاہلیت مین دستور تھا ممنوع ہے اور اعتقاد کی راہ سے ایسا کرنا شرک مین داخل ہے اور نکاح فاطمیہ عورت کا غیر فاطمی مرد کے ساتھ اجماعاً جائز ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا تھا اور سکینہ بنت امام حسین کا نکاح چار شخصون سے ہوا تھا کہ ان مین سے بعض ہاشمی بھی نہ تھے بلکہ نکاح غیر کفو کے ساتھ بھی جائز ہے دیکھو زید کے ساتھ کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے زینب ام المومنین کا

Marfat.com

نکاح ہوا تھا جو قرشی عورت تھین حالانکہ اہلِ مذاہب جانتے ہین کہ غلام حرہ کا کفو نہین
اور معاویہ اور اُنکے ہمراہی جناب امیر کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے سے خطاوار ہوئے
اسپر اجماع ہے اور ہمیشہ اسی خطا پر رہے اور اسی پر مرے مگر سلف نے کسی کو کافر نہین
جانا اور نہ اُنکو فاسق کہا بلکہ اجتہاد کا اجر اُنکے لیے ثابت کیا ہے یہی حال ہے اُن
لوگونکا جنکی دیانت صحیح ہے اور اُن کی نیکی و پرہیزگاری مشہور ہے اور عادت اچھی ہے
اور مسلمانون کو نصیحت کرتے ہین اور علوم نافع سکھاتے ہین اور ایسے علوم مین کتابین
بناتے ہین اور پھر کسی مسئلے مین خطا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک جو کچھ قرون ثلثہ کے
بعد نئی بات نکلی ہے وہ مطلقاً مذموم ہے بدعت حسنہ و قبیحہ کی تقسیم درست نہین ہان
اگر یون جمع کرنا ممکن ہو کہ حسن سے مراد وہ ہے جسپر سلف صالح تھے اور وہ شامل ہے
واجب اور مندوب اور مباح کو اور اُسکو بدعت مجازاً کہتے ہین اور قبیح سے مراد وہ ہے
جو اُنکے خلاف ہے اور شامل ہے محرمات اور مکروہات کو تو اس جمع کرنے مین مضائقہ نہین
ہم جن کامون کو بدعت مذموم جانتے ہین اور اُن سے منع کرتے ہین یہ ہین کہ مقامات لے اذان
مین اذان کے بعد زور سے اور کوئی چیز نہ پڑھنا چاہیے خواہ وہ قرآن کی آیات ہون
یا نبی علیہ السلام پر درود وغیرہ وغیرہ اسی طرح جمعہ کی رات کو یا رمضان مین یا
عیدین مین کیونکہ یہ سب بدعات مذموم ہین ہم نے ایسی باتین سارے مکے سے مٹادی
ہین اور علماے مذاہب نے بھی اِنکے بدعت ہونے کا اعتراف کرلیا ہے اور وقت محفل میلاد
کے لیے مقرر کرنا یا یہ اعتقاد کرنا کہ ذکر مولد رسول عبادت ہے یہ بھی بدعت مذموم ہے ہان
اگر سیرت رسول پر اطلاع حاصل ہونے کی نیت سے ذکر مولد رسول کیا جائے تو مضائقہ
نہین اور تسبیح رکھنا بھی بدعت ہے اور مشائخ و اولیا کے عرس کرنا اور زور سے وہان کچھ
پڑھنا یا فاتحہ خوانی آواز بلند کے ساتھ کرنا ایسی باتین شرک اکبر ہین ایسے لوگونکے ساتھ
ہم قتال کرتے ہین اور جسقدر علماے ورد و وظائف مین رسائل قرآن و احادیث سے
استنباط کرکے لکھے ہین اُنکا پڑھنا مضائقہ نہین کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر و شغل اور پیغمبر
علیہ السلام پر درود بھیجنا ہے اور چلا چلا کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین اشعار

Marfat.com

پڑھنا بھی ہم جائز نہین رکھتے اور نماز تراویح سنت ہے اور اُسکو جماعت سے ادا کرنے مین مضائقہ نہین اور ماہ رمضان مین آخری جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد پانچون وقت کی نماز بہ نیت قضاے عمری پڑھنا ممنوع ہے اور جنازے کے ساتھ زور سے ذکر کرنا بھی ممنوع ہے اور طبل جنگ کے سوا سارے باجے لہو ولعب مین داخل ہین اور بیاہ مین دف بجانا مضائقہ نہین اور پنجگانہ نماز کے بعد مشائخ کے لئے فاتحہ پڑھنا بدعت ہے اور ہمارے نزدیک ابن قیم اور اُنکے اُستاد ابن تیمیہ اہل سُنت کے امام ہین مگر ہم ہر مسئلے مین اُن کے مقلد نہین کئی مسائل مین ہم اُن کے مخالف ہین مثلاً ہمارا یہ مذہب ہے کہ تین طلاق ایک لفظ سے ایک ہی مجلس مین واقع ہوجاتی ہین اور وقف صحیح ہی اور نذر ماننا جائز ہے اور جو نذر گناہ نہو اسکا پورا کرنا واجب ہے اور اُن دونونکا یہ مذہب نہین یہانتک اُس رسالے کا بیان تھا۔

اب سننا چاہئے کہ جب سعود مکے مین اپنی کارروائی کامل کرچکا اور پورا پورا تسلط ہوگیا تو اُسنے سلطان روم کو اپنی کامیابی کا خط اِس عبارت سے لکھا از جانب سعود سلطان قسطنطنیہ کو ظاہر ہو کہ مین تاریخ ۴ محرم ۱۲۱۸ہجری کو مکہ معظمہ مین داخل ہوا باشندون مین امن رکھی مین نے تمام وہ چیزین اِس مقام متبرک سے دور کین جنکی پرستش بتونکی مانند یہان کے لوگ کرتے تھے مین نے تمام محصولات جو خلاف شرع تھے دور کئے مین نے اُس قاعدے کو حسب احکام نبوی کل مقرر کیا جس کو تمنے مقرر کیا تھا مین چاہتا ہون کہ تم حکام دمشق وقاہرہ کو حکم دو کہ شہر مین وہان کے لوگ ڈھول وقرنا بجاتے نہ آئین کہ اِن چیزون سے مذہب کو کچھ فائدہ نہین ہے خدا تمپر اپنا فضل وکرم رکھے۔

بعد اِسکے سعود نے جدے کا محاصرہ کیا شریف غالب بن مساعد بن سعید بن سعد بن زید کہ وہان موجود تھا جواب دیتا رہا ۱۲۱۸ہجری مین عبد العزیز حالت نماز مین ایک جیلان کے باشندے کے ہاتھ سے جسکا نام عبد القادر اور مذہب شیعہ تھا مقتول ہوا سعود جدے کا محاصرہ اُٹھا کر درعیہ کو چلا گیا اور باپ کا قائم مقام ہوا شریف غالب نے میدان خالی پاکر مع فوج سلطانی جو شریف پاشا کے ماتحت تھی مکے کو کوچ کیا

Marfat.com

اور وہان پر از سرِ نو قبضہ کرکے جو وہابی موجود تھے اُنکو نکال دیا مگر وہابیون کے قبضے
مین طائف بدستور رہا جہان پر عثمان مضائفی اُنکی طرف سے منتظم تھا سعود درعیہ سے
اپنی فوج لیکر حرمین کی طرف روانہ ہوا اور بتدریج تمام حکومت شریف پر قبضہ کرکے
سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین پھر مکے کا رُخ کیا اور اُسکا ایسا سخت محاصرہ کیا کہ باشندگان مکہ
بھوکون مرنے لگے اور کتے حلال کرکے کھانے لگے آخر کار شریف غالب نے مجبور ہوکر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۲۰ ہجری مین سعود کی اطاعت کرلی پھر وہابیون نے فتوحات مدینۂ منورہ مین حاصل
کین اور ایسی کامل کارروائی کی کہ کسی چیز کو اپنا تسلط کئے بغیر باقی نہ چھوڑا اور اولیا
کی قبور کے گنبد توڑوا ڈالے اور حجرۂ مبارک کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا سعود نے چاہا
کہ مرقد منور رسول مقبول سے چادر اُٹھالے مگر خواب مین بشارت ہوئی اور حضور رحمت
گنجور نے فرمایا کہ خبردار اس حرکت سے باز رہنا تب یہ باز رہا اور اپنی طرف سے مدینۂ منورہ
کے باشندون مین سے ایک شخص کو جسکا نام مبارک بن مضیان ہے مدینے کا حاکم مقرر کردیا۔
غرضکہ سنہ ۱۲۲۳ تک اچھی طرح ان وہابیونکا حجاز پر تسلط ہوگیا ان مقامات مین نو برس کامل
اِس سعود وہابی کی حکومت رہی۔

جلد دوم فتوحات اسلامیہ مولفہ شیخ احمد دحلان واقعات سلطان سلیم ثالث بن مصطفیٰ
ثالث مین لکھا ہے کہ عثمانیہ سلطنت سے وہابیون کا انتظام اسلئے نہو سکا کہ وہ نصاریٰ کی
جنگ مین مصروف تھی اور نہایت کمزور ہو رہی تھی فوج وہابی اسقدر کثیر و زبردست
ہوگئی کہ سلطان ترکی کو اپنی سلطنت جاتی رہنے کا خوف پیدا ہوا تب محمد علی پاشاہ والی
مصر کو حکم دیا کہ وہابیون کے تسلط کو مقامات متبرک سے دور کرنے کے واسطے زبردست
فوج سے چڑھائی کی جائے بموجب حکم سلطانی پاشائے مذکور نے فوج جمع کی اور اُسے
اپنے بیٹے طوسون پاشا کی ماتحتی مین بھیجا مگر صفرا اور جدیدہ کے مقام پر اس لشکر نے
عربون سے جو وہابیون کی مدد کو جمع ہوئے تھے ذیحجہ سنہ ۱۲۲۶ مین ایسی شکست فاش
پائی کہ بہت کم لوگ بچکر گرتے پڑتے مصر کو واپس ہوسکے اور تمام مال و اسباب وہابیون
کے ہاتھ لگا پھر محمد علی پاشا نے دوسرا لشکر تیار کرکے بذات خود سنہ ۱۲۲۷ مین وہابیون پر

Marfat.com

چڑھائی کی اور یہ فوج تمام مقبوضات وہابیہ کو فتح کرتی ہوئی صفرا اور حدیدہ تک
پہونچ گئی اور اُسے بھی ماہ رمضان مین نہایت حسن تدبیر کے ساتھ ۶ع بونکو ملاکر بلا مقابلہ
فتح کرلیا سپہ سالار لشکر وہابیہ کو ایک لاکھ ریال رشوت مین دیئے اور دوسرے افسرون کو
اٹھارہ اٹھارہ ہزار ریال دیے اور اُن کے واسطے وظیفے مقرر کئے یہ سارا کام شریف
غالب کی پیروی اور کوشش سے ہوا شریف مذکور بظاہر وہابیون کے ہمراہ تھا مگر
دربردہ یہ کارروائیان کرکے اُنکی بیخ کنی کرتا تھا پھر عسکر سلطانی ماہ ذیقعدہ مین مدینے
مین داخل ہوا اور اوائل محرم ۱۲۲۸ھ مین دریا کے رستے سے جدے پہونچکر اسپر قبضہ
کرلیا یہ سارے کام خفیہ طور پر شریف غالب کی رائے سے ہوئے پھر وہ چھپ کر فوج وہابیہ
سے نکلکر سلطانی لشکر مین چلا گیا مکہ اور جدہ مین سلطانی فوج کے داخل ہوتے ہی
عثمان مضائفی طائف سے فرار ہوگیا مگر آخر کار گرفتار ہوکر قسطنطنیہ بھیجدیا گیا اور وہان
قتل ہوا پھر محمد علی پاشا نے تمام وہابیون کو حجاز مین سے چن چن کر قتل کرایا۔

۸۔جمادی الاولی ۱۲۲۹ھ ہجری کو ۶۸ برس کی عمر مین سعود بن عبدالعزیز بن
محمد بن سعود مرا تو درعیہ مین اُس کا بیٹا **عبد اللہ** جانشین ہوا یہ اگرچہ
جری تھا مگر جنگی داؤن گھات سے محض بے خبر تھا محمد علی پاشا نے اپنے بیٹے
ابراہیم کو اُس کے تباہ کرنے کے لئے فوج دیکر روانہ کیا اس نے ۱۲۳۲ھ مین
درعیہ پہونچکر متواتر لڑائیون کے بعد ذی قعدہ ۱۲۳۳ھ مین عبداللہ بن مسعود
کو مع امرا کے قید کرلیا جو قسطنطنیہ مین بحکم سلطانی قتل ہوا اُس کے بیٹے ترکی
عبداللہ کو خیال حکومت ہوا مگر دبدبہ سیاست سلطان محمد خان والی قسطنطنیہ سے
زبادکو بھاگا اور مارا گیا بعدہ اُس کے بیٹے **فیصل** نے زباد مین اپنی حکومت
قائم کی ۱۸۶۳ع مین پالگر لوسیاح اور ۱۸۶۵ع مین سرلوئس پیلی اس سے ملاقی
ہوئے ۱۸۶۶ مین فیصل نے انتقال کیا تو اُسکا بیٹا عبد اللہ قائم مقام ہوا
ہرچند کہ وہابیون کی فوجی قوت نابود ہوگئی تھی تاہم محمد بن عبدالوہاب نے جو اصول
قائم کئے تھے بعض مذہبی رہنما اُسکی تقلید کرتے تھے آج کل وہابی اخوان کہلاتے ہین۔

مذاہب اسلام

Marfat.com

ہندوستان مین وہابیت کا شیوع

اگر کوئی شخص ملک ہندوستان سے حج بیت اللہ کو جاتا اُسکو وہابی خیالات کے مولوی ملتے چنانچہ سید احمد صاحب ساکن راے بریلی ۱۸۲۲ء مین بعد الفراغ حج ہندوستان کو آئے تو ارادہ کیا کہ شمالی ہندوستان کا اسلام درست کرین لوگون نے سادات جانکر تعظیم کی اور اپنا مقتدا تسلیم کیا یہ تمام شمالی ہند مین اپنے مقلدین بنانے کے لئے پھرتے تھے پٹنہ مین اپنا نائب مقرر کیا اور دہلی پہونچے مولوی محمد اسماعیل اِن کے بہت بڑے مقلد ہوئے سید احمد صاحب واعظ نہ تھے واعظ مولوی محمد اسماعیل صاحب تھے جنکی نصیحتون سے مسلمانون کے دلون مین ایک ایسا ولولہ اثر خیز پیدا ہوجاتا تھا جیسا کہ کسی بزرگ کی کرامت کا اثر ہوجاتا ہے ایک مرتبہ وہ کلکتہ مین سکھونپر جہاد کا وعظ فرمارہے تھے اثناے وعظ مین کسی شخص نے اُن سے دریافت کیا کہ تم انگریزونپر جہاد کرنے کا وعظ کیون نہین کہتے وہ بھی تو کافر ہین اسکے جواب مین مولوی اسماعیل صاحب نے فرمایا کہ انگریزون کے عہد مین مسلمانون کو کچھ اذیت نہین ہوتی اور چونکہ ہم انگریزون کی رعایا ہین اپنے مذہب کی رو سے یہ بات فرض ہے کہ انگریزونپر جہاد کرنے مین ہم کبھی شریک نہون۔

سید احمد صاحب نے ۱۸۲۳ء اور ۱۸۳۰ء کے درمیان سکھونپر جہاد اِس خیال سے کیا کہ وہ مسلمانون کو حد سے زیادہ حیران اور دق کرتے تھے ۱۸۲۶ء مین وہ پشاور کی سرحد پر یوسف زئی فرقون مین گئے اور اُنھون نے سکھونپر جہاد کا اشتہار دیدیا کوہستانی قومین سب حنفی مذہب رکھتی تھین اور بہ نسبت ہندوستان کے سارے مسلمانون کے اُنکو اپنے مذہب کا عقیدہ زیادہ تر مستحکم اور استوار ہے اور وہ اُن مسلمانون سے کہ اُنکا سا عقیدہ نہین رکھتے ہین دوستانہ نہین پیش آتے اِن قومون کو مذہب اِن وہابیونکا پسند نہ تھا نہ اُن کے مسائل کو اچھا جانتے تھے مگر اِس سبب سے کہ وہ سکھون کے جور و ستم سے نہایت تنگ و حیران تھے وہابیون کے اِس منصوبے مین شریک ہوگئے کہ سکھون پر

Marfat.com

حملہ کیا جائے اور اُنھون نے اِن قومون کی مدد سے پشاور فتح کرلیا اور بعد فتح کے دوست محمد خان والیِ کابل کے بھائی سلطان محمد خان کے حوالے کردیا مگر سلطان محمد خان نے فریب سے تھوڑے عرصے کے بعد پشاور کو گورنمنٹ سکھ کو دیدیا جب اِس طرح ۱۸۲۹ء مین سکھون کے ہاتھ پھر پشاور لگ گیا اور پٹھانون مین آپس مین فساد عظیم برپا ہوا اور اُن وہابیون کے بہت سے ہمراہیون کو اُنھون نے قتل کرڈالا تو وہ مجبور ہوکر ہزارہ کو چلے آئے اُسوقت سید احمد صاحب اور مولوی اسماعیل دونون کے دل چھوٹ گئے اور اُن کے پیرون کی ہمتین ٹوٹ گئین اُنکو معلوم ہوگیا کہ سرحد کے پٹھان ہمارے مذہب کے باعث ہم سے دلی عداوت رکھتے ہین اب ہمکو اُن سے کسی قسم کی امداد کی توقع نہین رکھنی چاہئے اور ہماری یہ قلیل جماعت کسی طرح سکھون پر کامیاب نہین ہوسکتی اور اُن سے مقابلہ نہین کرسکتی اِس وجہ سے اُنھون نے کہا کہ اب ہمارے مذہب کے موافق جہاد جائز نہین رہا پھر ہندوستانیون مین خود اختلاف آرا رہ گیا کہ آیا سید احمد صاحب ہمارے امام ہونے کی قابلیت رکھتے ہین یا نہین چنانچہ ان مین سے اکثر کی تو یہ رائے تھی کہ وہ اِس کام کے لائق نہین ہین اور بعض نے اِسکے خلاف بیان کیا مگر مولوی اسماعیل صاحب نے اِس حالت مین بھی اِن جھگڑون کے دفعیہ کیواسطے حتی الامکان کوشش کی اور ایک کتاب موسوم بہ منصب امامت لکھی جو ۱۲۶۵ھ ہجری مطابق ۱۸۴۹ء مین کلکتہ مین طبع ہوئی تھی لیکن اُنکی یہ تمام کوششین بے فائدہ ہوئین سید احمد صاحب کے پیرو بہت ہی کم ہوگئے اور آخر کار ۱۲۴۶ھ ہجری مطابق ۱۸۳۱ء مین خادی خانکی دغابازی سے سکھون کے مقابلے مین جسکا سپہ سالار شیر سنگھ تھا لڑکر سید احمد صاحب میدان جنگ مین کام آئے

سید احمد صاحب نے شاہ عبدالقادر صاحب سے علم حاصل کیا تھا مگر علم صرف ونحو و قراءت پڑھکر تصوف کی طرف متوجہ ہوگئے علم ظاہر مین سید صاحب کو پوری قدرت حاصل نہ تھی گو بعض کتب اوراد جیسے حصن حصین وغیرہ پڑھی تھین مگر علم باطن مین بہت محنت کی تھی مولوی اسماعیل صاحب بھی اُنکے ہمراہ شہید ہوئے تھے اور مولوی عبدالحی اِس واقعہ سے قبل کابل کے راستے مین عارضہ تپ ولرزہ سے فوت ہوچکے تھے سید صاحب کی

Marfat.com

شہادت کے بعد اور بہت لوگون نے جہاد یونکا ساتھ چھوڑ دیا مگر اور لوگون نے اُنکا دل تھامنے
کے لئے مصلحتہً یہ خبر مشہور کر دی کہ سید احمد ابتک زندہ ہین صرف بطور کرامت غائب
ہو کر کسی پہاڑ کی کھو مین پوشیدہ ہو گئے ہین مگر آخر کار جب اِس دھوکے کا حال کھل گیا
تو سید احمد کے پیرو اپنے گھرون کو ہندوستان واپس چلے آئے اور کچھ تھوڑے سے مسلمان
پہاڑون مین جا کر ستانہ مین آباد ہوئے یہ گاؤن سید اکبر شاہ کا تھا جو سید احمد صاحب کا
مشیر اور خزانچی تھا اور اخوند سوات نے وادی پشاور کا حاکم بھی مقرر کیا تھا ان مین سے
اکثر مسلمان پٹنہ اور دیگر اضلاع بنگالہ کے رہنے والے تھے **مولوی عنایت علی**
اور **مولوی ولایت علی** اُن مین سرگروہ تھے یہ دونون پٹنے کے رہنے والے تھے
۱۸۵۷ء مین باغیون کی وجہ سے انکی تعداد بڑھ گئی انگریزی سرکار نے جنگ امبیلہ مین انکو
شکست دی آخر ۱۳۰۰ھ ہجری تک بمقام بلوسی قریب ۳۰۰ کے آباد تھے اور وہی شیخ عبداللہ
بن فیصل حاکم نجد انکا حاکم تھا اِس حاکم کی بیٹی کی شادی امام محمد صدر بازار پشاور
سے ہوئی تھی تاکہ وہابی لوگ نجد اور ہندوستان مین بڑھین۔

مولوی سید احمد کے پیرو اب بھی یاغستان مین آباد ہین اور وہ مجاہدین کے لقب سے
مشہور ہین زبان اُنکی زیادہ تر اُردو ہے پنجابی بھی بولتے ہین سکھون کے بعد یہ جماعت
وقتاً فوقتاً انگریزون سے لڑتی رہی اور ہندوستان کی خفیہ تحریک کو برابر قائم رکھا
اب انکا صدر مقام چمرقند (بروزن سمرقند) ہے وزیرستان مین بھی انکی ایک شاخ تاحال موجود ہے۔
سعود نجدی اور سید احمد صاحب نے جو کام تلوار سے نہین کیا تھا وہ بوجہ ارزانی چھاپہ کے
لوگون نے قلم سے کیا مولوی محمد اسماعیل صاحب نے جو صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان
مین لکھا ہے اُسکا اثر لوگون پر پڑتا ہے مولوی صاحب ردشرک و بدعت کے جوش مین
بعض باتین ایسے لہجے مین لکھ گئے ہین جنکی وجہ سے وہ لوگ جو اُن کے طریق پر نہین
اُنکو مطعون کرتے ہین مثلاً تقویۃ الایمان مین ان الشرک لظلم عظیم کے فائدے مین
لکھتے ہین کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اور
اِسی کتاب مین حدیث اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم کے فائدے مین لکھتے ہین

Marfat.com

کہ اولیا و انبیا امام و امام زادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہین وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اُن کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمکو اُنکی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم اُنکے چھوٹے ہین اور اکثر مقامات مین اولیا و انبیا جن اور شیطان اور بھوت اور پری کو شامل اس طرح پر ذکر کیا ہی کہ حفظ مراتب پیدا نہین ہے احکام شرعیہ بیان کرنے مین نہایت آزادی سے کام لیا ہے اور لکھتے ہین کہ کسی کو پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُسکو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا کفر ہے گو اُسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے اور گو وہ ولی و نبی ہو یا جن و شیطان یا بھوت و پری اور ایسا شخص شرک مین ابوجہل کی برابر ہے اور کسی پیر و پیغمبر کی قبر کو دور دور سے قصد کر کے جائے یا وہان روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھائے اُنکے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت اُلٹے پاؤن چلے اُنکی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اُسپر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹھ رہے تو اُسپر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ ختم جسمین پڑھتے ہین یا عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبدالقادر دو تم اللہ کے واسطے ناجائز ہے۔

یادگار غالب مین لکھا ہے کہ امتناع نظیر خاتم النبیین کے مسئلے مین مولانا اسماعیل شہید کی یہ رائے تھی کہ خاتم النبیین کا مثل ممکن بالذات اور ممتنع بالغیر ہے یعنی آنحضرت کا مثل اسلئے پیدا نہین ہوسکتا کہ اُسکا پیدا ہونا آپکی خاتمیت کے منافی ہے نہ اِس لئے کہ خدا اُسکے پیدا کرنے پر قادر نہین ہے برخلاف اِسکے مولانا فضل حق خیرآبادی کی جنکو وہابیون سے سخت مخالفت تھی یہ رائے تھی کہ خاتم النبیین کا مثل ممتنع بالذات ہے اور جس طرح خدا اپنا مثل پیدا نہین کرسکتا اسی طرح خاتم النبیین کا مثل بھی پیدا نہین کرسکتا اعلام الناس کے حصۂ چہارم مین جسکا لقب تحذیر المومنین من اکفار المسلمین ہے لکھا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل شہید فی سبیل اللہ کی تکفیر کے فتوے مکۂ مبارک کے مفتیون سے لکھوا کر لائے گئے اور ابتک ناانصاف مولوی اس بزرگ اعلاے کلمۃ اللہ مین تصانیف کرنے والے اور آخر اسی راہ پر اپنی جان فدا کرنیوالے کے کفر پر اصرار کر رہے ہین

سالہا سال سے آمین آمین بالجہر کے باب مین حنفیہ اور وہابیون کے جھگڑے چلے آتے ہین جو مختلف شہرون ہندوستان و پنجاب (لاہور۔ امرتسر۔ لودھیانہ۔ میرٹھ۔ تاجپور ضلع دربھنگہ وغیرہ وغیرہ) مین مختلف صورتون اور عدالتون (دیوانی فوجدانی) مین پیش ہو چکے ہین کسی عدالت سے اِن مقدمات کی نسبت کبھی کوئی ایسا فیصلہ نہین ہوا جو قطعی اور حکم اخیر سمجھا جاتا اور وہ اِن مقدمات کا دروازہ بند کر دیتا دلی مین دونون فریق کے طرفدارون نے مسائل فروعیہ اختلافیہ مثلاً نجاست آب اور نماز مین آمین بالجہر اور رفع یدین اور رفع سبابہ اور قرارت خلف امام اور قیام مین دونون ہاتھون کو سینے پر رکھنے اور بعد پیشاب کے پانی سے استنجا کرنے مین تنازعات برپا کیئے بعض نے اُنکو حرام سمجھا اور بعض نے مثل مؤکدہ غرضکہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے ہر فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلِ سنت وجماعت تقریر و تحریر مین کہنے لگا اور طرح طرح کے اشتہار اور رسائل مشتہر کیئے یہان کے فساد سے اور شہرون اور قصبون کے مسلمانون مین بھی نزاع و تکرار واقع ہوئی اور نوبت بہ فوجداری پہونچی اسلیئے صاحب کمشنر دہلی نے ایک معاہدہ علماے اہلِ حدیث (وہابیہ) اور علماے فقہ (حنفیہ) سے لکھوا کر کمشنری قسمت دہلی مین داخل کرایا جسکی نقلین تمام ہندوستان مین مشتہر ہوئین اسپر دہلی لکھنؤ عظیم آباد وغیرہ کے ۳۸ علما کی مہرین اور دستخط ہین جن مین مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحلیم صاحب لکھنوی بھی ہین یہ معاہدہ ۲۶ ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۵ہجری کا لکھا ہوا ہے خلاصہ مضمون اِسکا یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز مین طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے پس جو شخص کرے اُسکو منع نہ کیا جائے اور اُسکے پیچھے بلاشبہہ نماز پڑھنی چاہیے اور جو نکرے اُسپر اعتراض نہو اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے پیچھے نماز پڑھے کوئی کسی کو بُرا اور بد مذہب نہ جانے مساجد مین کسی فریق کا کوئی فریقین مین سے مانع اور مزاحم نہو عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد مین

Marfat.com

ہر ایک اپنے عمل بجالانے کا مجاز و مختار ہے پس ہم سب کو اس بات کا اشتہار دیتے ہین
کہ ہر واعظ اپنے وعظ مین دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نکرے البتہ وقت
تدریس حدیث شریف کے اُسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اُسکے دلائل
بیان کئے جاوین اور طعن و تشنیع نکیا جاوے علی ہذا القیاس ہر موقع تحریر پر سوائے دلائل
کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب ایسے
مضمون کی شائع کرے جس مین مذاہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی
ہو اسکے تدارک کی حکام سے استدعا کی جاوے الی آخرہ۔

اِس فرقے کے سرگروہ **مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی** ۱۳۰۰ہجری مین
جب بعزم حج حرمین کو گئے تو وہان اُن کو بعض ہندوستانیون نے عقیدہ وہابیہ کی وجہ
سے گرفتار کرا دیا اُنھون نے سید عثمان پاشا گورنر حجاز و کمانڈر انچیف عربستان
کے اجلاس مین عین مکہ مکرمہ مین وہابیت سے جسکو اعتزال سے تعبیر کیا گیا ہے
انکار کیا گورنر حجاز نے ترکی زبان مین ان کے انکار کی تصدیق مین ایک دبکار محافظین
مدینۂ منورہ کے نام جاری کیا جسکا ترجمہ یہ ہے بہ جناب محافظین مدینۂ منورہ سعادت مآب
حضرت صاحبان ہندوستانی مولویون مین سے نذیر حسین اور ایک شخص انکے شاگردون سے
ان دونون پر انکے ہموطنون کی طرف سے جو معتزلہ ہونے کی تہمت لگائی گئی تھی اِس لئے
ان دونون پر مواخذہ کر کے ضروری تحقیقات کی گئی مگر اِس تہمت سے ان دونون کا
بری ذمہ ہونا ثابت ہوا وہان بھی اگر انکے حق مین کوئی الزام لگایا جائے تو اس سے
ان کی برارت ذمہ معلوم ہونے کے لئے یہ تحریر کی جاتی ہے از مکہ تاریخ
۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۰۰ہجری۔

نواب مولوی سید محمد صدیق حسن خان بن سید اولاد حسن بریلوی مولد
قنوجی موطن بھی اِس طریقے کے بہت معاون تھے یہ یکشنبہ ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ہجری
کو پیدا ہوے اور چہارشنبہ ۲۸ جمادی الاخری ۱۳۰۷ہجری کو بعارضۂ استسقا مقام بھوپال
مین انتقال کیا اور ۱۲۸۸ہجری مین نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کے ساتھ

Marfat.com

عقد نکاح ہوجانے سے مرتبۂ نوابی و امارت کو پہونچے ۱۲۸۸ھ ہجری مین بیگم صاحبہ کی
استدعا کے بموجب اُن کا خطاب نواب دولہ مرحوم برٹش گورنمنٹ نے منظور کرکے حکم دیدیا
کہ تمام تحریرات قلمرو بھوپال و دربرٹش گورنمنٹ کے مراسلات مین یہی خطاب لکھا جایا کرے
انکا نسب امام زین العابدین تک منتہی ہوتا ہے مفتی محمد صدرالدین خان دہلوی اور مولانا
شیخ حسین بن محمد انصاری قاضی حدیدہ اور مولانا یعقوب دہلوی برادر مولانا محمد اسحاق اور مولوی
عبدالحق بن فضل اللہ ساکن نیوتنی سے کتب علوم فنون کی تحصیل تکمیل کی اور سند حاصل کی
اور احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسّلام حرانی اور محمد بن ابی بکر بن قیم جوزی اور سیّد
محمد اسماعیل بن امیر یمانی اور محمد بن علی شوکانی کی مصنفات سے بہت استفادہ کیا اور اُنکی
رائے کی اتباع کی اپنے کو محمدی مشرب سُنی مذہب نقش بندی طریقہ پر لکھتے حالانکہ کسی سے
بیعت نکی تھی[۱] اُنھون نے علم حدیث و تفسیر و عربیت وغیرہ مین بزبان عربی و فارسی
و اُردو بہت سی تالیفات کین اور لاکھون روپے کے صرف سے چھپوا کر اُنکو شایع کیا
اور علما نے اُنپر تقریظین لکھین ہندوستان بلکہ عرب و روم و مصر مین کوئی ایسی جگہ نہوگی
یا کم ہوگی جہان کوئی اہل علم یا علم کا ذکر و اثر ہوا اور اُنکی کوئی تالیف وہان نہو
اسی وجہ سے اُنکو بعض علما نے جو اس طریقہ کے پابند ہین اس صدی کا مجدد قرار
دیا ہے اُنکی عربی انشاپردازی کی میرے سامنے جناب مولوی عبدالحق صاحب مرحوم
خیرآبادی کہ میرے اُستاد ہین تعریف فرماتے تھے مگر باوجود اس کمال کے نواب صاحب
کی تالیفات مین بڑی خرابی یہ ہے کہ اُنکو اپنی تالیفات مین تحقیق و تدقیق کا التزام
نہین صرف جمع و تالیف اُنکو پیش نظر رہتی تھی لہذا وہ ہر قسم کے مسائل کو محقق ہون
خواہ غیر محقق مناسب و ضروری ہون خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تالیفات مین اکثر بلفظہ
نقل کردیتے تھے یہی وجہ ہے کہ اُنکے ہم عصرون اور ہم چشمون (مولوی عبدالحی صاحب
وغیرہ علما) نے انکی تالیفات پر نکتہ چینی کی ہے اور اُنکے بعض مسائل [illegible] و
تحقیق سے مخالفت ایسی ثابت کردکھائی ہے کہ اُسکو نواب صاحب [illegible] بھی مان
لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہین ہمکو اس سے [illegible] ان امر مین

[۱] دیکھو تذکرہ شمع انجمن ۱۲

حق و تحقیق کون قول ہے نواب صاحب کی غرض مضامین کو اپنی کتاب مین درج کرنے سے غالبًا اپنی جمعیت اور ہمہ دانی اور ہر مسئلے مین حاضر جوابی کا اظہار تھا۔
بطور نمونے کے عرض کرتا ہون کہ کتاب البلغہ فی اصول اللغہ مین جو قسطنطنیہ مین طبع کرائی ہے کتب علم لغت کے ذکر مین باب میم مین کہا ہی مصدر فیوض الفہ نذیر الدین شائق فی زمان دولۃ الامیر نواب احمد یار خان ببلدۃ بانس بریلی انتہی یہ رسالہ قلیل الحجم زبان اُردو مین قواعد فارسی مین ہے نہ علم لغت مین چنانچہ اُسکا مؤلف دیباچہ مین کہتا ہی بعد حمد اور صلوۃ کے یہ نالائق نذیر الدین حسن شائق قریشی ہاشمی ابن شاہ غلام محی الدین اویسی التماس رکھتا ہے کہ یہ رسالہ کہ نام اِسکا مصدر فیوض ہے اور تاریخ اسکی تصنیف کی اِس نام سے حاصل ہوتی ہے واسطے فارسی سیکھنے والون کے شہر بریلی مین بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام سردار والا احتشام سخن سنج معنی شناس کرم گستر فیض اساس نواب عالی جناب احمد یار خان خلف نواب ذوالفقار الدولہ ذوالفقار خان بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا انتہی اور نواب صاحب کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے کہ احمد یار خان کوئی والی ملک ہونگے حالانکہ ایسا نہین یہ حافظ رحمت خان والی بریلی کے پوتے ہین جنکی ریاست ۱۱۸۸ھ ہجری مین شجاع الدولہ کے ہاتھ سے برباد ہو گئی تھی ملک الشعرا مہدی علی ذکی مراد آبادی کا شعر ہے ؎

دِل مجھ سے رہا جُدا ہمیشہ		گویا وہ ضمیر منفصل ہے	

نواب صاحب نے اِس کو اِس طرح اپنا کر لیا ہے ؎

دِل ماند زمن جُدا ہمیشہ		گوئے کہ ضمیر منفصل ہست	

جس زمانے سے نواب صاحب نے بیگم صاحبہ کے کاروبار مین شراکت یا مددگاری کی تھی گورنمنٹ کے افسر برابر خوش انتظامی کے مداح رہے اور گورنمنٹ نے بیگم صاحبہ کی تحریک سے اُنکے لئے خطاب نواب والاجاہ امیر الممالک اور اتواب سلامی وغیرہ مقرر کئے۔
نواب صاحب نے ایک بات بہت ہی فتوت اور اخلاق کے خلاف کی کہ بیگم صاحبہ کا دل اُنکی ولیعہد نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ کی طرف سے ناخوش کر دیا اور اُنکو رنج پہونچانے مین

Marfat.com

کوئی کسر نہ چھوڑی جسکا انتقام منتقم حقیقی کی طرف سے یہ ہوا کہ ۱۸۸۵ء میں سر لیپل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے لارڈ ڈفرن ویسرائے ہند کے سامنے نواب صاحب کو گورنمنٹ کا مخالف اور مخالفین گورنمنٹ کا خیر خواہ ثابت کر کے نواب صاحب کا خطاب نوابی اور سارے اعزاز جو گورنمنٹ نے انکو دئے تھے سلب کرا دئے مگر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال نے جنکو اپنی طرف سے عطاے خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے انسے یہ خطاب واپس نہیں لیا اور اس سلب اعزاز اور واپسی خطاب کا سبب یہ الزامات ہیں جو نواب صاحب پر لگائے گئے تھے (۱) خرابی انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت میں مذہبی رعایت (۴) مذہب رعایا (ہنود و شیعہ وحنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست میں بیجا تشدد جسکی وجہ سے سات ہزار آدمی جلا وطن ہو گئے (۶) وہابی مذہب کی تائید (۷) مسمی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈانی کو روپیہ بھیجنا (۸) مجموعۂ خطب ہدایۃ السائل ترجمان وہابیہ اقتراب الساعۃ وغیرہ کتابوں میں گورنمنٹ کی مخالفت میں مضمون لکھنا اور اُن میں گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دینا وغیرہ وغیرہ گورنمنٹ کی اس کارروائی سے خوف زدہ ہو کر آگرہ بھوپال اور لاہور کے ہم مشربان نواب صاحب نے نواب صاحب کو خصوصًا اور تمام وہابیوں کو عمومًا گورنمنٹ کے نزدیک اُسکی سلطنت کا خیر خواہ ثابت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت میں رسائل و تحریرات شائع کرنا شروع کیں مگر اُنکے مخالفین نے فورًا تاڑ لیا کہ یہ سب صرف آج کل کسی مصلحت یا حکمت عملی کی نظر سے کیا جاتا ہے اور نواب صاحب کے مخالفین نے یہ بات اخبارات میں شائع کرا دی کہ جب ۱۸۸۶ء میں جنرل ڈیلی وغیرہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ پر کھل گیا کہ نواب صاحب کی ایسی کتابیں جن میں انگریزوں سے جہاد کی ترغیب ہے شائع ہوئی ہیں اور گورنمنٹ کو یہ بات ناگوار گذری تب سے نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت میں کتابیں تصنیف کیں نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شائع کرانا اِس موجودہ سزا کے خوف سے تھا جسکے سامنے ہونے کا دس برس پیشتر انکو یقین ہو گیا تھا مگر نواب کے ہم دوستوں نے نواب صاحب کے ایما سے اِن الزامات کے جوابات اکثر

دیسی اور بعض انگریزی اخبارات مین درج کرائے۔
ہمین مولوی مسعود خان ابن جناب مولوی نظام الدین خان مرحوم رامپوری کی زبانی جو نواب صاحب کے بڑے معتمد تھے یہ خبر پہونچی ہے کہ جب گورنمنٹ نے نواب صاحب پر یہ عتاب کیا تو انھون نے اپنی بہت سی بنائی ہوئی کتابین جو طبع ہوچکی تھین اور گورنمنٹ کے کان تک اُن کے الفاظ مخالفانہ نہ پہونچے تھے جلوا دین۔

ہندوستان کے وہابی اپنی جانون کو ابن عبدالوہاب کی طرف منسوب کرنا نہین چاہتے

وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث اور اہل سنت اور محدث اور عامل بالحدیث اور موحد سمجھتے ہین کیونکہ انکو یہ زعم ہے کہ ہمارا طریقہ سراسر علم قرآن وحدیث ہے راے وقیاس سے بالکل دور ہے اور ادلہ کتاب وسنت سے بہت نزدیک ہے اور اپنے مخالفون ومقابلون کو بدعتی کہتے ہین اور ابن عبدالوہاب نجدی سے بیزاری ظاہر کرتے ہین نواب صدیق حسن خان نے بھی ابن عبدالوہاب کو بُرا کہا ہے چنانچہ اپنے رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ مین جو ۱۸۸۰ء مین طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا حال بیان کرکے لکھا ہے انکی بہت مشہور خصلتین جنکو بُرا سمجھا جاتا ہے دو خصلتین ہین اول لوگون کو بلا دلیل کافر کہنا دوسرے بیگناہ خون بہانا۔
نواب صاحب ترجمان وہابیہ مین جسکو انھون نے ۱۸۸۴ء مین چھپوایا ہے صفحہ ۲۷ پر کہتے ہین یہ لوگ اِس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہین اور انکار کرتے ہین اور انکو وہابی کہنا ایسا بُرا لگتا ہے جیسے گالی دینا جب ہم اپنے تئین کسی اگلے بڑے امامونکی طرف منسوب نہین کرتے اور اپنے تئین حنفی اور شافعی کہتے ہین اور نہ حنبلی اور مالکی کہنے سے راضی ہوتے ہین تو پھر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور اُسکے طریقے مین اپنے تئین داخل کرنے پر کب راضی ہونگے۔
اور سر سید احمد خان تہذیب الاخلاق مین ایک مقام پر لکھتے ہین کہ وہابی اپنے آپ کو محمدی کہتے ہین اور رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین فرماتے ہین کہ یہ لوگ لفظ غیر مقلد کو بھی

ویسا ہی بُرا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو اس گروہ کا قدیمی خطاب اہل حدیث ہی جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے غرض اُنکی اِس سے یہ ہے کہ لفظ وہابی وغیر مقلد کا اطلاق اِس گروہ سے اُڑ جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ جو لوگ آج کل وہابی سمجھے جاتے ہین یہ اُنھین اہل حدیث کی چال ڈھال پر ہین جنکا کتب اہل سنت مین حنفیہ وشافعیہ کے مقابلے مین ذکر کیا جاتا ہے وہ لوگ یہ ائمہ ہین - یزید بن ہارون - یحیٰی بن سعید - احمد بن حنبل - اسحاق بن راہویہ - عبد الرحمٰن بن مہدی - عبد الرزاق - ابوبکر بن ابی شیبہ - مُسدّد - ہناد - فضل بن دکین - علی بن مدینی وغیرہ اور اُن کے بعد کے طبقے کے جیسے امام بخاری - مسلم - ابوداؤد - عبد بن حمید - دارمی - ابن ماجہ - ابویعلی - ترمذی - نسائی - دارقطنی - حاکم - بیہقی - خطیب بغدادی - دیلمی - ابن عبدالبر وغیرہ - ۱۹ - جنوری ۱۸۸۶ء کو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کو مسدود کیا جائے مگر اِس حکم کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اِس فرقے کے بجاے لفظ وہابی کے لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جائے لیکن اِس گروہ کے مختلف صوبہ جات ہندوستان پنجاب ممالک متحدہ اودھ بمبئی مدارس بنگال ممالک متوسط کے تین ہزار ایک سو چھتیس اعیان اشخاص کے یہ ظاہر کرنے پر کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی بُرا جانتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو -

گورنمنٹ ہمکو اِس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز اہل حدیث کے کسی لفظ سے مخاطب نکرے جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ غیر مقلد بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا لفظ وہابی سمجھا گیا اور اِس گروہ کو اِسکے استعمال سے معاف رکھا گیا -

ڈاکٹر ہنٹر صاحب ممبر کونسل واضع قانون نے ایک رسالہ لکھکر اُسمین اِن لوگون کو گورنمنٹ کا بدخواہ قرار دیا تھا اِس رسالے سے بہت سے افسران گورنمنٹ نے دھوکا کھایا اور سمجھ لیا کہ وہابی گورنمنٹ کے باغی کا نام ہے یا گورنمنٹ سے بغاوت وہابیون کا کام ہے جسکو سید احمد خان نے عمدہ تفصیل سے اُٹھایا اور خوب ثابت کر دکھایا ہے

Marfat.com

کہ یہ فرقہ جسکو وہابی کہا جاتا ہے گورنمنٹ کا مخالف نہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ناواقفی کے سبب دھوکا کھایا ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ سید صاحب نے تہذیب الاخلاق مین ایک مقام پر وہابیون کو فرقۂ ضالہ بتاتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ آج تک کوئی پہاڑی پٹھان ایسا نہین گذرا جو سوائے حنفی مذہب کے اور کسی مذہب کا پیرو ہو یا وہابیت کی جانب ذرا بھی میلان خاطر رکھتا ہو۔

حیات افغانی مین یہ فقرہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ چند عرصے سے ملا سید میر کوٹہ کے پیرو وہابی سمجھے جاتے ہین اور راخوند سوات کے پکے پیرو جو حنفی المذہب ہین ملا سید میر کے معتقدین کو گمراہ سمجھتے ہین اور اکثر عثمان زئی اور ناصر اللہ کی اولاد جو گڑھی اسمٰعیل کا باشندہ تھا ملا سید میر کے طرفدار ہین۔

فرقۂ وہابیہ کے بعض عقائد

مولوی فضل احمد مفتی شہر لودھیانہ لکھتے ہین کہ وہابیہ کی دو قسمین ہین اُن مین سے ایک تو وہ ہین جنھون نے علانیہ ہم سے جدائی اختیار کر لی اور اجماع امت سے علٰحدہ ہو کر تقلید شخصی کا انکار کر دیا اِن سے ہم کو کچھ سروکار نہین مگر دوسری قسم کے وہابیہ انکا فتنہ نہایت عظیم و ضرر رسان ہے یہ وہ لوگ ہین جو ظاہر ہین بڑے زور سے دعوی کرتے ہین کہ ہم مقلد اور پکے حنفی ہین اور تقلید امام کو تمام اصول و فروع مین واجب سمجھتے ہین مگر عقائد مین اکثر غیر مقلدون سے بالکل متفق ہین اسلئے امامت انکی ناجائز اور وہ قابل نفرت ہین۔ فہرست اُنکے عقائد کی حسب ذیل ہے

(۱)۔ خدا ئے تعالٰی کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ ملخصاً از رسالہ یکروزی مولفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ہجری۔

(الف) اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست پس لانسلم بلفظہ الخ۔ یکروزی و تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع نولکشور بار دوم ۱۲۹۸ھ ۶۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہین نکالا۔ قدما مین اختلاف ہوا ہی کہ خُلف وعید آیا جائز ہے یا نہین ان اللہ علی کل شیٔ قدیر کے خلاف ہے بلفظہ براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد ساکن انبیٹھی صفحہ ۲ مطبوعہ مطبع ہلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ ۱۹۰۰ء۔ وصیانۃ الایمان از مولوی محمد اسماعیل دہلوی۔

(۲)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔ ملخصاً۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰۔

(۳)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہین۔ ملخصاً ایضاً صفحہ ۱۴-۱۹۔

(۴)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین۔ ملخصاً ایضاً صفحہ ۵۵۔

(۵)۔ اللہ تعالیٰ جسکو چاہے گا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دیگا بلفظہ ملخصاً ایضاً صفحہ ۳۳۔

(۶)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حیات النبی نہین مرکر مٹی ہو گئے بلفظہ ملخصاً ایضاً صفحہ ۶۰۔

(۷)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ قدرت نہین اور نہ وہ سُنتے ہین ملخصاً ایضاً صفحہ ۸۶-۲۳-۲۹۔

(۸)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے ایضاً صفحہ ۱۰-۲۶-۲۷۔

(۹)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب دان جاننا شرک ہے۔ ایضاً صفحہ ۷-۲۔ ۸ ۵۔

(۱۰)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی فقط زیارت کو سفر کرنا شرک ہے۔ ایضاً صفحہ ۱۰-۴۴۔

(۱۱)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کے سامنے تعظیم کے لئے

Marfat.com

کھڑا ہونا شرک ہے۔ایضاً صفحہ ۴۰-۴۱-۴۳۔
(۱۲)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ ملخصاً ایضاً۔ صفحہ۔۲۳۔
(۱۳)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے ایضاً صفحہ ۱۳۔
(۱۴)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہین۔بلفظہٖ۔ براہین قاطعہ صفحہ ۳۔
(۱۵)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے۔ ملخصاً بلفظہٖ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱۔
(۱۶)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو زید وعمرو۔ بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔بلفظہٖ حفظ الایمان مولفہٗ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۹ھ ہجری صفحہ ۷۔
(۱۷) خدا سے ہمکو کام ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین۔بسط البنان مولفہٗ مولوی اشرف علی صفحہ ۷۔

مصرعہ با خدا داریم کار و با خلائق کار نیست بلفظہٖ

(۱۸) حق سبحانہ تعالیٰ کو جہت ومکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے ملخصاً۔ایضاح الحق از مولوی محمد اسماعیل دہلوی۔صفحہ ۲۴۔مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ہجری۔
(۱۹)۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لئے کھڑا ہونا بدعت وشرک ہے۔اور بمثل کنھیا کے جنم کے ہے ملخصاً فتویٰ مولوی رشید احمد صفحہ ۱۳۔براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صفحہ ۲۲۶۔

Marfat.com

(۲۰)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز مین خیال آنا بیل ور گدھے سے بدتر ہی بلفظہ صراط مستقیم از مولوی محمد اسمٰعیل صفحہ ۸۶۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۸ھ ہجری۔

(۲۱)۔ کعبۃ اللہ شریف مین جو چار مصلے بنائے گئے ہین وہ مذموم ہین۔ بلفظہ۔ سبیل الرشاد۔ مولفہ مولوی رشید احمد۔

(۲۲)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ بارھوین شریف کی شیرینی میلاد شریف اور گیارھوین شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا کھانا حرام ہے مثل ہنود۔ فتواے مولوی رشید احمد صفحہ ۱۶-۱۷۔

(۲۳)۔ ختم فاتحہ بزرگان مثل سوم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ کو ہنود کی رسم بیان کرتے ہین براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی۔

تذکرہ

تعریبات الشافیہ مین لکھا ہے وفی ذلک القرن الاخیر ظھر بالیمن شیخ کبیر یقال لہ الشیخ المکرمی فصنع مذھبا الیہ ینتھی وکان ظھورہ مقارنا بظھور مذھب الوھابیۃ ببلاد النجد والدرعیۃ یعنی جس زمانے مین وہابیون کا نجد مین ظہور ہوا تھا تو قریب قریب اُسکے ملک یمن مین ایک بڑے شیخ نے جسے شیخ مکرمی کہتے تھے ایک نیا مذہب اپنی طرف سے بنایا تھا مگر اس مذہب کی تفصیل کچھ نہین لکھی اور نہ کسی اور کتاب مین نظر سے گذری۔

فرقۂ ہفتم بابی

یہ فرقہ **باب** کی طرف منسوب ہے جسکا اصلی نام علی محمد ہے اور مہدویت کا دعوی کیا تھا اسکا باپ جسکا نام محمد رضا ہے شیراز کا تاجر تھا دستور کے موافق باب نے پہلے فارسی پڑھی اور اسکے بعد عربی کی چند ابتدائی کتابین دیکھین تھین کہ پھر فوراً سخت ریاضتین کرکے زہد مین شہرت حاصل کرلی پھر کربلا مین سید کاظم مجتہد کے حلقۂ درس مین جا شریک ہوا اُسکے انتقال کے بعد اُس کے بہت سے شاگرد ساتھ لیکر

Marfat.com

کوفہ کی مسجد مین جا پہونچا اور بہت ریاضتین کر کے لوگون کو اپنی طرف مائل کر لیا پھر ۱۲۶۰ھ
ہجری مین اپنے عقیدت کیشون سے اِس امر کا اظہار کیا کہ جس مہدی صاحب الامر کا انتظار
کیا جا رہا تھا وہ مین ہی ہون اور اِسکے ثبوت مین بعض احادیث جن مین مہدی موعود
کے آثار بتلائے گئے تھے پیش کین اور کہا کہ جو آثار اُس مہدی مین بتلائے گئے ہین
وہ مجھ مین پورے طور سے موجود ہین جب اُسکے ثبوت مین معجزہ طلب کیا گیا تو باب نے
جواب دیا کہ میری تقریر و تحریر ہی معجزہ ہے اِس سے بڑھکر کیا معجزہ ہو سکتا ہی کہ ایک ہی
دن مین ہزار شعر مناجات مین تصنیف کرتا ہون اور پھر اپنے قلم سے لکھتا بھی ہون اور چند
مناجاتین پیش کین جن مین اعراب تک درست نہ تھا جب اسپر اعتراض ہوا تو آپ کیا
جواب دیتے ہین کہ علم نحو ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے ابتک غضب الٰہی مین
گرفتار تھا اب مین نے خدا کے حضور مین اُسکی شفاعت کی جس سے اُسکی خطا معاف ہوئی
اور حکم ہو گیا کہ نحوی غلطیون کا کوئی مضائقہ نہین اور آئندہ سے اگر کوئی غلطی کرے
تو کچھ حرج نہین عوام کو مطیع کرنے کے لئے ایک اچھی تدبیر سوچی اور حکم دیا کہ چونکہ میرے
وجود سے غرض تمام ادیان کا متحد ہو جانا ہے جسکی وجہ سے مین آئندہ سال مکہ معظمہ
سے شمشیر بکف خروج کرونگا اور جملہ روے زمین پر قبضہ کرونگا۔ لہذا جب تک تمام ادیان
متحد نہو جائین اور تمام دنیا میری مطیع نہو جائے تمام تکالیف شرعیہ ملتوی پس اب
اگر میرے مریدون مین سے کوئی شخص منہیات شرعی کا مرتکب ہو یا احکامات شرعی ادا
نکرے تو اُسپر کوئی مواخذہ نہین اِس وجہ سے بہت سے عوام اُسکے مطیع ہو گئے اِسکے
مذہب مین حقیقی بہن سے بھی مبتلا ہونا زنا مین شمار نہین کیا جاتا تھا اور ایک عورت کا
نو آدمیون کو نکاح مین لانا جائز تھا کسی مذہب کا وہ پابند نہ تھا اگرچہ اپنے آپ کو
مسلمان کہتا تھا اسکے متبعین مین علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہو گیا عورتین بے پردہ
مجلسون مین شریک ہوتین اور شرابین پلاتین اور باب نے سمجھدار لوگون کو آئندہ
کی بہبودی و ترقی کی امید دلائی اور وعدہ کیا کہ جب ساری روے زمین پر میرا قبضہ
ہو جائیگا تو تمھارے حقوق سب سے مقدم سمجھے جائینگے غرضکہ ایک اچھی خاصی

Marfat.com

جماعت باب کی مطیع ہوگئی باب نے اپنے مریدون کو چند احکامات بھی دئے تھے جو بطور اشعار ادا کئے جاتے تھے اور وہ یہ تھے۔

(۱)۔چونکہ تمام دنیا کا میرے زیر نگین ہونا اِس غرض سے کہ تمام دنیا ایک مذہب ہوجائے ضروری ہے لہذا مین آئندہ سال مکۂ معظمہ سے شمشیر بکف سارے جہان پر حملہ آور ہونگا تاکہ دنیا میرے تحت وتصرف مین آجائے اور وہ تمام اغراض جو میرے وجود سے مقصود ہین پورے ہوجائین اور اِس سے ضرور ہے کہ اعداے خدا کی جانین جسم سے جُدا ہونگی اور ہزارون خون کی ندیان جاری ہونگی پس جملہ مریدین باصفا کو حکم دیا جاتا ہے کہ بطور ایک علامت وشگون کے اپنے خطوط کو سرخ کیا کرین۔

(۲)۔السّلام علیک کی عوض مرحبا بلک سلام کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

(۳)۔اذان مین میرا نام بھی داخل ہوا اور اُسکا یہ قول بھی تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ نے مجھ سے بیعت کی اور یہ کہ ابتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؑ الگ الگ اور جدا جدا تھے مین اُن دونون کا جامع ہوا اور اسی وجہ سے میرا نام بھی علی محمد ہے۔اسکے اقوال مین سے ایک یہ بھی تھا کہ جس طرح کوئی آدمی بغیر باب یعنی دروازے کے گھر کے اندر نہین جاسکتا ہے اسی طرح بغیر اسکے کہ مجھے دیکھین اور مجھسے اجازت حاصل کرین خدا اور دین خدا تک نہین پہونچ سکتے مریدین نے جب اِس قول کو سُنا تو اُسکا لقب ہی باب کردیا اور باب نے بوشہر مین پہونچکر بعض مرید بطور منادی کے شیراز بھیجے تاکہ وہ لوگونکو باب کے مہدی موعود ہونے کا یقین دلائین اور جو لوگ اسکے مہدی موعود ہونے کی تصدیق کرین انسے بیعت لین اپنا تصنیف کیا ہوا کلام بھی جس مین سے کسی کا نام قرآن کسی کا نام مناجات رکھا گیا تھا اُنکو دیا گیا تاکہ وہ اُسکو لوگون کے روبرو پیش کرین اور وہ بجاے قرآن مجید اور صحیفۂ سجادیہ کے کہ امام سجاد کی تصنیف کردہ مناجاتین ہین پڑھا کرین۔

تاریخ گلزار شاہی اور کشکول محمد علی شیرازی مین لکھا ہے کہ باب کا خلیفہ ملا حسین شیرویہ ہوا اور قرۃ العین نام ایک خوبصورت عورت نائب نبی یہ عورت عربیت مین دستگاہ

Marfat.com

رکھتی تھی کچھ عبارتین لکھکر کہا یہ جواب کلام اللہ ہے اور دعوت طریقۂ باب کی جانب کہ تصوف مین چھپ رہا تھا شروع کی جوق جوق مخلوق شیعہ وغیرہ مین سے اُس عورت کے حسن وجمال ور کلام کی فریفتہ ہوکر گمراہ ہوگئی بلکہ جلا رالعینین مین لکھا ہے کہتے ہین کہ بعض یہود ونصاری نے بھی مذہب باب کی اتباع کی۔

اس وقت فارس کا گورنر نظام الدولہ تھا جب اِسکو یہ خبر معلوم ہوئی تو فورًا باب کی گرفتاری کا حکم دیا کسی قدر پولس بھی خفیہ طور سے بھیجدی پولس نے باب کو گرفتار کرلیا اور پابجولان اُسکے وطن اصلی شیراز مین لاکر اُسکے اصلی مکان مین محبوس کردیا پھر مجمع عام مین لاجواب کروا کے قتل کرنے کی غرض سے باب کے حاضر ہونے کا حکم دیا باب حاضر ہوا تو نظام الدولہ نے اُسکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور یون اُسکے گرفتار کئے جانے پر افسوس کیا پھر یہ ظاہر کیا کہ میری رائے کا دفعۃً یون بدل جانا ایک خواب کے دیکھنے کی وجہ سے ہے اور اخیر مین یہ بھی کہدیا کہ اب میری آرزو یہی ہے کہ میرا جان ومال آپ پر فدا ہو اور یہ تمام فوج وتوپخانہ وغیرہ جو میرے ماتحت ہے آپ کی تائید مین کام آئے یہ تمام تقریر کچھ ایسی بے ساختگی سے کی گئی تھی کہ مکار باب نے بھی اِسکو صحیح خیال کیا اور نظام الدولہ کی بڑی تعریف وتوصیف کی اور اُس سے کہا کہ تم اِس ایمان لانے کے صلے مین جب ساری دنیا میری مطیع وماتحت ہوجائیگی ترکی سلطنت کے حاکم مقرر کئے جاؤگے اِس کا جواب نظام الدولہ نے دیا افسوس آپ نے میری نیت پہچاننے مین غلطی کی مجھے اِس دنیاے دون کی کوئی خواہش وطمع نہین ہے جس سے مین ترکی سلطنت کا حاکم بنائے جانے سے خوش ہوسکون میری تو تمام آرزو یہ ہے کہ آپ کے روبرو آپکی امداد وحمایت کرتے شہید ہوؤن اور جا ودانی سلطنت کا مالک بنون غرض اِس قسم کی بہت سی باتین کین جس سے باب بالکل مطمئن ہوگیا اب اُس وقت نظام الدولہ نے کہا بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے علما پر حجت تمام کردیجائے جس سے عوام کا مطیع ہونا آسان ہوگا باب نے جو نظام الدولہ کی باتون کو صحیح سمجھتا تھا اِس امر پر اپنی رضامندی ظاہر کردی نظام الدولہ نے مجلس مناظرہ قائم کی جسقدر علماے شیعہ شیراز مین موجود تھے جمع ہوئے باب نے بڑے ہی

Marfat.com

مستقل طور سے علما کو مخاطب کر کے یون تقریر شروع کی کہ اے حضرت جب میرا قرآن اِس قرآن سے جو بالفعل آپ کے پاس ہے کئی حصہ بہتر ہے اور وہ دین جس کو مین آپ لوگون کے لئے پیش کرتا ہون اِس دین سے جسپر آپ عمل کرتے ہین کئی درجہ اچھا ہی تو میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیون آپ لوگ میری مخالفت کرتے ہین مین صرف آپ لوگون کی بہتری کے لئے قبل اِسکے کہ بزور شمشیر آپ کو ماننا ضروری ہو اس دین کو قبول کرنے کے لئے کہتا ہون اگر آپ کو اپنی جانون پر رحم نہین آتا تو کیون اپنے ساتھ اپنے کنبے اولاد و مال و متاع سب کی تباہی کے درپے ہو للہ اُنپر رحم کیجئے خدا کے لئے سوچئے اور اپنی جانون کو ہلاکت مین نڈالئے۔

باب یہین تک تقریر کرنے پایا تھا کہ نظام الدولہ نے بات کاٹکر کہا مرحبا سبحان اللہ خوب آپ نے تقریر فرمائی مین اپنے دخل دینے کا معافی خواہ ہون مگر ساتھ ہی یہ بھی عرض کرونگا کہ قبل اِسکے کہ آپ تقریر فرمائین بہتر ہوگا کہ چند سطرین اپنے قرآن کی لکھ دیجئے تاکہ یہ حضرات اُسکو دیکھ بھی لین اور پورے طور سے اتمام حجت ہو جائے باب نے وہین بیٹھکر چند سطرین تحریر کین اور اُنھین پیش کیا لوگون نے جب اُنکو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُن مین اعراب تک درست نہین اُسوقت نظام الدولہ نے کہا کہ جب تو دو سطرین صحیح نہین لکھ سکتا تو پھر یہ کیا ہرزہ سرائی کر رہا ہے کیا اِنھین دو سطرون سے تیرا کلام خدا کے کلام سے بھی بڑھ گیا اب مین ایسی حالت مین بجز اِسکے کہ تیرے قتل کا حکم دون اور کیا کر سکتا ہون مگر قبل اِسکے کہ ایسا حکم دیا جائے مناسب ہے کہ تیری خوب تادیب کیجائے حکم کی دیر تھی کہ باب پر مار پڑنے لگی اور ایسی سخت مار پڑی کہ اوسان خطا ہو گئے باب چالاکی سے پکارنے لگا توبہ کردم توبہ کردم مگر نظام الدولہ نے اُسکا مُنھ کالا کروا کر اور تمام شہر مین گشت کروانے کے بعد شیخ ابو تراب کی مسجد مین لیجا کر توبہ کروائی اور بعد اِسکے احتیاطاً باب کو قید بھی کر دیا۔

اصفہان کا گورنر معتمد الدولہ صوفیون فقیرون وغیرہ کی صحبت کا زیادہ مائل رہا کرتا تھا اُسنے باب کو درویش کامل سمجھکر رہائی دلوا کر اپنے پاس بلا لیا معتمد الدولہ نے بھی ایک

Marfat.com

مجلس مناظرہ قائم کی مگر اِس مقصد کے لئے جو نظام الدولہ نے کی تھی کہ باب کو لاجواب کرے بلکہ اِسکے برعکس اسلئے کہ باب دوسرون کو لاجواب کرے مجلس مناظرہ مرتب ہوئی اور اُس مین اہلِ شیعہ کی طرف سے مرزا سید محمد اور آغا محمد مہدی اور میرزا محمد حسن مباحثہ کے لئے مقرر ہوئے مجلس جمع ہوئی چونکہ پہلے تجربہ ہو چکا تھا لہذا باب نے یہان پہلے تقریر کرنا نامناسب خیال کیا اور اجازت دی کہ فریق مخالف تقریر کرے تو سب سے پہلے آغا محمد مہدی نے باب سے سوال کیا۔

آغا مہدی۔ جتنے لوگ یہان اِسوقت موجود ہین یا تو مجتہد ہین جو خود مسائل کو احادیث سے تخراج واستنباط کرتے ہین یا وہ لوگ ہین جنھین اتنی لیاقت نہین ہے جس سے وہ احکام ومسائل کا استخراج کرسکین یہ لوگ کسی مجتہد کی تقلید کرتے ہین آپ اِن دونون مین سے کس مین شامل ہین۔

باب۔ مین کسی کی تقلید نہین کرتا اور نہ قیاس سے کام لیتا ہون جیسے کہ مجتہد کرتے ہین بلکہ ایسا کرنا میرے نزدیک حرام وناجائز ہے۔

آغا مہدی۔ آپ کہتے ہین کہ مین کسی کی تقلید نہین کرتا جس سے معلوم ہوا کہ آپ مجتہد ہین لیکن آپ کو مجتہد ہونے سے انکار ہے تو اِسکا یہ مطلب ہوا کہ جن مسائل پر آپکا عمل ہے اور جنکا آپ حکم دیتے ہین وہ قیاسی نہین بلکہ یقینی ہین لیکن چونکہ ہمارے نزدیک باب علم مسدود ہے اور خدا کی حجت غائب ہے لہذا جب تک امام آخرالزمان کا ظہور نہو جائے اور اُن سے ملاقات نہ کرلے اور خود اُنکی زبان سے مسائل فقہ کو نہ سن لے کوئی شخص اِس امر کا دعویٰ نہین کرسکتا کہ اُس کے مستخرجہ مسائل یقینی ہین پس آپکو اسکے یقینی ہونے کا ثبوت دینا ضروری ہے۔

باب۔ تو بیچارہ جو ابھی متعلم ہے مجھسے شخص کے ساتھ جسکا مقام قلبی ہے کس طور سے مباحثہ کرسکتا ہے یہ ایسی باتین ہین جنمین تیری عقل کچھ بھی کارگر نہین ہوسکتی پس بجاے اِسکے کہ فضول بکواس کرے جا اپنی جاے پر خاموش بیٹھا رہ۔

مرزا محمد حسن۔ شاید آپ کو بھی اِس امر سے انکار نہو گا کہ جو شخص اِس مقام پر

Marfat.com

پہونچ جاتا ہے تمام چیزین اُسکے روبرو ہوجاتی اور کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین رہتی جو بات پوچھئے اُسکا جواب ملتا ہے۔

باب۔(نہایت ہی جرأت کے ساتھ) بیشک آپکی رائے ٹھیک ہی جو آپ چاہتے ہون پوچھئے مین اُسکا جواب دونگا۔

محمد حسن۔حضرت جواد علیہ السلام کی نسبت یہ منقول ہے کہ ایک ہی قدم مین مدینے سے طوس پہونچ گئے تھے عقلاً یہ محال وناممکن معلوم ہوتا ہے آپ کے نزدیک یہ واقعہ کس طور پر ہوا اور یہ بیان کیجئے کہ حضرت علیؑ کی نسبت جو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک ہی رات ایک ہی وقت مین چالیس آدمیون کے مہمان ہوئے تھے صحیح ہے تو اُسکو دلائل عقلی سے ثابت کیجئے۔ایسے ہی چند امور کی نسبت جو عقلاً محال ہین سوال ہوا اور کہا گیا کہ اُنکو عقلی طور سے ثابت کیجئے۔

باب۔یہ باتین نہایت دقیق ہین آپ اگر مناسب سمجھین تو مین اُنکو مفصلاً لکھے دیتا ہون۔

محمد حسن۔آپ کی مرضی لکھ دیجئے۔

اتنے مین کھانا تیار ہوا اور سب لوگ کھانا کھانے لگے اس عرصے مین باب نے چند سطرین لکھین اور جس وقت کھانا کھا کر لوگ جانے لگے تو اُسوقت مرزا محمد حسن کو باب نے اپنی تحریر دی مرزا محمد حسن نے دیکھکر کہا کہ یہ تو ایک خطبہ ہے جسمین کسی قدر حمد ہے اور نعت اور باقی مناجات ہے لیکن تم سے جن امور کی نسبت سوال کیا تھا اُن مین سے ایک کا جواب بھی جواب نہین بہت سے لوگ تو پہلے جا چکے تھے اور جو رہ گئے تھے وہ بھی چلتے پھرتے نظر آئے اور مباحثہ یون ہی ناتمام رہگیا اس مباحثے سے باب کی وقعت جو معتمد الدولہ کے دل مین تھی ذرا بھی کم نہوئی بلکہ اور زیادہ ہوگئی مشکل یہ آپڑی کہ باب کی علانیہ تائید کرنے مین مجتہدین کو جنھیں ایران مین بہت بڑی قوت حاصل ہے بدگمانی پیدا ہوتی جس سے معتمد الدولہ کو خود اپنی جان بچانی مشکل ہوجاتی آخر کار مناسب سمجھا گیا کہ باب مخفی رکھا جائے اور لوگون سے اس امر کا اظہار کردیا کہ وہ خارج البلد کردیا گیا چند مہینے تک اسی طور سے باب اصفہان مین رہا اور اپنے مریدون کو اطراف وجوانب مین دعوت کے لئے بھیجتا رہا اور یون پوشیدہ ہی

Marfat.com

پوشیدہ ملک مین باب کا اثر پھیل رہا تھا اتفاق سے چند ہی روز کے بعد معتمد الدولہ مرگیا اور اُس سے باب کا ایک بڑا حامی دنیا سے جاتا رہا معتمد الدولہ کے مرنے کے بعد جب لوگون کو معلوم ہوگیا کہ باب خارج البلد نہین کیا گیا ہے بلکہ یہان موجود ہے تو اُسوقت لوگون نے دربار ایران مین عرضی بھیجی کہ باب یہان موجود ہے اب اُسکی نسبت جو حکم ہو اُسکی تعمیل کی جائے اُسپر حاجی مرزا آقاسی نے جو اُسوقت وزیر اعظم تھا یہ حکم بھیجدیا کہ اصفہان سے لیجاکر آذربائجان کے قلعہ چہریق مین محبوس کردیا جائے اُدھر تو باب قلعہ چہریق کی ہوا کھا رہے تھے اُدھر اُسکے مُریدون نے فساد مچایا اور متواتر کامیابیان حاصل کین اور ایک بہت بڑا گروہ اُسکے مریدونکا پیدا ہوگیا جسکی وجہ سے آخر ۱۲۶۳ھ ہجری مین یعنی باب کے ادعاے مہدیت سے تین سال بعد محمد شاہ والی ایران نے اپنے ولیعہد ناصرالدین کو جو اُسوقت آذربائجان کے ویسرائے تھے اس امر کا حکم بھیجدیا کہ باب قلعہ چہریق سے بلوایا جائے اور اُس سے پھر مباحثہ ہو حاجی مرزا آقاسی نے بھی ایک چٹھی ناصرالدین کو لکھی جسمین شاہ ایران کے حکم کی تعمیل کرنے پر برانگیختہ کیا گیا تھا جب انکو فرمان پہونچا اور اُسکے ساتھ وزیر اعظم کی چٹھی بھی تو اُنھون نے فوراً باب کے تبریز مین حاضر ہونیکا حکم دیا جب باب تبریز مین آیا تو اُس سے اتنی رعایت کی گئی کہ بجاے جیلخانے کے کاظم خان داروغہ فرش کے مکان مین اُتارا گیا دوسرے روز ملا محمود جو تبریز کا مجتہد اعظم تھا اور جسکا خطاب نظام العلما تھا اور ملا محمد ممقانی اور نیز بہت سے مجتہد جمع ہوئے اور باب بھی بلایا گیا اور مباحثہ شروع ہوا یہ باب کا اخیر مناظرہ تھا۔

نظام العلما۔ (باب سے مخاطب ہوکر) قرآن شریف اور صحیفۂ سجادیہ کے نام سے جو کتابین آپ کی طرف سے شائع کی گئی ہین کیا وہ فی الواقع آپکی لکھی ہوئی ہین۔

باب۔ یہ کلمات خاص خدا کے ہین۔

نظام العلما۔ اس مجلس مین یون معمے کے طور پر گفتگو کرنی ذرا بھی مفید نہین جو کچھ کہئے صاف صاف کہئے

باب۔ (نظام العلما کی گفتگو سے غصے مین آکر) ہان ہان یہ میری لکھی ہوئی کتابین ہین۔

نظام العلما۔ آپ نے اپنا نام اسمین شجرے کے طور پر لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا ہے وہ خدا کا قول ہوتا ہے۔

باب۔ رحمک اللہ۔ بے شک آپکی رائے درست ہے۔

نظام العلما۔ آپ کے مریدون نے جو آپ کو باب کا لقب دیا ہے کیا آپنے اسپر اپنی رضامندی ظاہر کی ہے۔

باب۔ مجھے میرے مریدون نے یہ لقب نہین دیا بلکہ خاص خدا نے یہ لقب مجھکو عطا فرمایا ہے کیونکہ مین آج کے دن باب علم ہون۔

نظام العلما۔ حضرت امیر جو باب علم تھے اُنھون نے اجازت دیدی تھی کہ جس کسی کو جو کوئی بات کسی علم مین پوچھنی ہو وہ مجھسے پوچھے مین دریغ نکرونگا چونکہ آپ بھی باب علم ہونے کے مدعی ہین لہذا مین اپنے شکوک و شبہات آپ پر پیش کرتا ہون تاکہ آپ اسکو حل کرین سب سے پہلے علم طب کے متعلق سوال کرتا ہون۔

باب۔ مین نے طب نہین پڑھی۔

نظام العلما۔ اچھا خیر علم دین ہی سہی لیکن چونکہ علم دین بغیر قرآن وحدیث سمجھنے کے نہین آتا اور قرآن وحدیث کا سمجھنا صرف۔ نحو۔ منطق وغیرہ پر موقوف ہے لہذا مین سب سے پہلے علم صرف کے متعلق سوال کرتا ہون۔

باب۔ مین نے علم صرف بچپن مین سیکھا تھا جو اس وقت میرے پاس حاضر نہین۔

نظام العلما۔ خیر ذرا اس آیت کی تفسیر کر دیجئے هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا اور نیز اسکی ترکیب نحوی بیان کیجئے دوسرے سورۂ کوثر کا شان نزول بیان ہو اور یہ بھی کہئے کہ اس سورت سے پیغمبر کی کیا تسلی ہوئی جسکا سورت مین ذکر ہے۔

باب۔ (متفکر ہوکر) ذرا مہلت دیجئے۔

نظام العلما۔ یہ تو قرآن کے متعلق ہوا اب حدیث کو لیجئے اس حدیث کے معنے بیان ہون جو مامون اور حضرت امام ثامن رضا علیہ السلام کے درمیان گذری تھی قال مامون ما الدلیل علی خلافۃ جدک علی ابن ابی طالب [illegible] انفسنا

Marfat.com

قال لولا نساؤنا قال لوالدا بنائنا فسکت مامون۔

باب - یہ حدیث نہین ہے۔

نظام العلما- ولو فرضنا اگر حدیث نہین توآخر ایک عرب کا مقولہ تو ہی پس اسکا مطلب فارسی مین بیان کیجئے۔

باب نے اِسکے لئے بھی مہلت مانگی۔

نظام العلما- اب فقہ کو لیجئے علامۂ حلی کے اس قول کا مطلب کیا ہے اذا دخل الرجل علے الخنثی والخنثی علی الانثی وجب الغسل علے الخنثی دون الذکر والانثی۔

نظام العلما- اب بلاغت کے متعلق صرف اسقدر کہدیجئے کہ فصاحت وبلاغت کی کیا تعریفین ہین اور اُن مین نسب اربعہ مین سے باہمی کیا نسبت ہے منطق کے متعلق بھی کہدینا کہ شکل اول کیون بدیہی الانتاج ہے آپ کی فضیلت کے لئے کافی ہے۔

باب نے ایک کابھی جواب ندیا اور سب کے واسطے مہلت مانگی۔

نظام العلما- اب ایک اور بات باقی ہے وہ یہ کہ جو شخص باب علم ہونے کا مدعی ہو اُسکے پاس ضرور ہے کہ کوئی کرامت بھی ہو کیا آپ کے پاس بھی کوئی کرامت ہے۔

باب- (بڑے دلیرانہ انداز سے) کہئے کون کرامت آپ دیکھنا چاہتے ہین۔

نظام العلما- اعلیٰ حضرت محمد شاہ کے پیر مین درد ہے اُسکو دور کردیجئے۔

باب - یہ تو نہین ہو سکتا۔

ناصر الدین ولی عہد- نظام العلما بڈھا ہوگیا ہے جسکی وجہ سے وہ ہر وقت ہمارے پاس حاضر نہین ہوسکتا اُسکے بڑھاپے کو زائل کردیجئے۔

نظام العلما- (ولی عہد سے) یہ شخص جملہ علوم سے عاری ہر کسی چیز سے اسکو مطلق مس نہین۔

باب - (غصے مین آکر) مین وہ ہون جسکا ہزار سال سے انتظار کیا جارہا تھا۔

نظام العلما- آہا آپ صاحب الامر ہین۔

باب - بیشک۔

نظام العلما- صاحب الامر شخصی یا نوعی۔

Marfat.com

باب۔ صاحب الامر شخصی۔
نظام العلما۔ تیرا اور تیرے باپ کا نام کیا ہے اور تیرا مولد کون شہر ہے اور تیری عمر کیا ہے۔
باب۔ میرا نام علی محمد ہے اور میرے باپ کا نام میرزا رضا ہے اور میری جاے پیدایش شیراز ہے اور میری عمر ۲۵ سال کی ہے۔
نظام العلما۔ صاحب الامر کا نام محمد اور اُنکے والد کا حسن اور اُنکی جاے پیدایش سرمن راے اور اُنکی عمر ہزار سال ہے تو صاحب الامر نہین ہوسکتا۔
باب۔ مین اپنی ایک کرامت تم سے کہتا ہون کیا تم لوگ میری بات کا یقین کرو گے۔
سب لوگ۔ کہئے کہئے۔
باب۔ میری کرامت یہ ہے کہ مین ایک ہی دن مین ایک ہزار بیت لکھتا ہون۔
سب لوگ۔ اگر یہ بات سچ بھی ہو تو بھی یہ تیری کرامت نہین ہوسکتی کیونکہ زود نویس کاتب اِس سے بھی زیادہ لکھتا ہے۔
ملا محمد ممقانی۔ تو نے اپنے قرآن مین لکھا ہے اول من امن ربی نبی (محمد) و علی اِس سے کیا تیرا یہ مطلب ہے کہ مین اِن دونون سے بہتر ہون۔
باب۔ سوچنے لگا اور کچھ جواب ندیا۔
ایک مجتہد۔ خدا نے آیہ خمس مین قرآن مین فرمایا ہے فان للہ خمسہ تم نے اپنے قرآن کے بجاے خمس کے ثلث لکھا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ آیت بالا منسوخ ہوگئی اگر یہی بات ہے تو اُسکی منسوخی کا ثبوت آپ کے ذمے ہے۔
باب۔ ثلث اِس وجہ سے کہ وہ خمس کا نصف ہے۔
(سب لوگ ہنسنے لگے)۔
ملا محمد ممقانی۔ فرض کیا کہ ثلث خمس کا نصف ہے لیکن اس سے سوال کا جواب نہین نکلتا وجہ بتلائیے کہ کیون ثلث دینا چاہیے جبکہ خدا نے خمس فرمایا۔
(وہی خاموشی۔ جواب ندارد)۔
باب۔ (تھوڑی دیر کے بعد) میری دوسری کرامت یہ ہے کہ مین فی البدیہ خطبہ پڑھتا ہون

Marfat.com

اور پڑھنے لگا الحمد للہ الذی رفع السموات والارضِ (ت کو فتحہ اورض کو کسرہ) سب لوگ ہنسنے لگے)۔

شاہزادہ ناصرالدین نے فرمایا کہ باین حالت دعویٰ صاحب الامری چونکہ تو ایک دیوانہ سا معلوم ہوتا ہے لہذا مین تیرے قتل کا حکم نہین دے سکتا ہان صرف تنبیہ و تادیب کا حکم دیتا ہون تا کہ لوگون کو ثابت ہو جائے کہ تو صاحب الامر نہین ہے حکم کی دیر تھی کہ مار پڑنے لگی جیسے نظام الدولہ کے پاس یہ شخص مار پڑنے کے وقت توبہ کردم پکارنے لگا تھا ایسا ہی یہان بھی توبہ کردم کے نعرے مارنے لگا غرض اس دفعہ کچھ مفید نہین ہوا جب اچھی طرح مار پڑ چکی تو پھر قلعۂ چہریق مین قید کر دیا۔

قرۃ العین - حاجی محمد علی زنجانی - ملا حسین شیرویہ معروف بہ سید علی اعظم - سید یحیٰی بن سید جعفر دارابی الملقب بہ کشاف - وغیرہ اُسکے بڑے بڑے داعی تھے جنھون نے سلطنت ایران مین ہل چل ڈالدی کیونکہ یہ لوگ علاوہ تعلیم یافتہ ہونے کے امور حرب سے بھی واقفیت رکھتے تھے اس وجہ سے اعیان وارکان سلطنت کی یہ راے قرار پائی کہ باب کو قتل کر دینا چاہیے جب تک یہ زندہ ہے آئے دن فتنہ و فساد پیدا ہوتے رہین گے اور علمانے بھی اُسکے واجب القتل ہونے کا فتوی دیدیا اس لئے باب پھر قید خانے سے تبریز مین لایا گیا۔ ایک شب حشمۃ الدولہ نے اُس سے کہا کہ تمھارا یہ دعوی ہے کہ مجھپر وحی اُترتی ہے اور میرا قرآن اس قرآن سے فصیح ہے اگر اس دعوے مین سچے ہو تو اِس چراغدان بلوری کے حق مین دعا کرو تا کہ کوئی آیت نازل ہو باب نے فوراً آیت نور کا کچھ ٹکڑا کچھ آیت ملک سے ملا کر جمل کیا اور پڑھ دیا۔ حشمۃ الدولہ نے وہ کلمات لکھا لیے پھر باب سے کہا یہ آیت وحی آسمانی ہے اُسنے کہا جی ہان حشمۃ الدولہ نے کہ وحی کبھی دل سے فراموش نہین ہوتی اگر واقع مین یہ وحی ہی تو دوبارہ تو پڑھو جب باب نے دوبارہ پڑھا تو دوسرے طور پر تھا۔ آخرکار اُس کے قتل کا حکم صادر ہوا مگر مجمع عوام سے پوشیدہ اِسواسطے قتل کرانا مناسب نہ سمجھا گیا کہ عوام دھوکے مین پڑجائین گے اور یہ سمجھین گے کہ اُسنے غیبت اختیار کر لی ہے پس تبریز مین

Marfat.com

پیر کے دن ۲۷ شعبان ۱۲۶۵ھ ہجری کو ملا محمد علی زنجانی کے ساتھ حمزہ مرزا کے حکم سے نشان سے باندھا گیا اور اُن فوجی آدمیون کو جو عیسوی مذہب تھے حکم دیا کہ باڑھ مارین یہ لوگ اُسکے مریدون کے قصون اور فسادون سے خوب واقف تھے گولیان بادہوائی چلانے لگے مگر ملا محمد علی کے زخم کاری آیا اور اُسنے مرتے وقت باب سے کہا کہ آپ اب مجھ سے راضی ہوئے اور جان دیدی باب سپاہیون سے پکار کر کہنے لگا کہ تم میری کرامت دیکھتے ہو کہ گولیون کی اتنی بوچھاڑ ہے مگر پھر بھی میرے کوئی گولی نہین لگتی اور خطا جاتی ہین ایک گولی باب کی رسی مین لگی تو کٹ گئی اور وہ کھل کر بھاگا اور ایک سپاہی کی کوٹھری مین جا چھپا اور کہنے لگا کہ اے لوگو یہ میری کتنی بڑی کرامت ہی کہ ایک گولی نہین لگی بلکہ بین رہا ہوگیا پھر تو یہ حال ہوا کہ کوئی اُسکی طرف گولی نہین چلاتا تھا بلکہ صدہا عورت و مرد اُسکے گرد اُس میدان مین جمع ہو کر چلاتے اور غل مچاتے تھے مگر حکام کی تاکید سپاہیون نے پھر اُسے پکڑ لیا اور کئی گھونسے مارے اور گولی ماردی گئی اور لاش اُسکی گلی کوچون مین پھروا کر شہر کے باہر ڈلوا دی [۱]

باب کے قتل کے بعد شیخ علی نامی ایک بابی نے امیر سلیمان کو اپنا ہم مذہب بنا کر اِس بات پر آمادہ کیا کہ ناصرالدین شاہ والی ایران کو قتل کر دینا چاہیے اُس نے وسن بارہ آدمی اپنے ہم مشرب ساتھ لیکر ہنگام سواری مین شاہ پر حملہ کیا اگرچہ زخم سخت لگا مگر جان سے بچ گئے تحقیقات کے بعد سلیمان اور شیخ علی اور وہ ہمراہی مروا دئے گئے اور جسقدر بابی ہاتھ لگے وہ ایران سے نکلوا دئے گئے۔ قرۃ العین بھی ماری گئی مرزا حسن خلیفۂ باب اللہ جسکا لقب باب نے صبح ازل مقرر کیا تھا اور مرزا حسین جسکا خطاب بہاء الحق ہے بھاگ کر بغداد مین چلے گئے اور یہان بابیون کی جماعت دن بدن بڑھنے لگی ۱۸۶۲ء مین فارس کی گورنمنٹ نے ترکی گورنمنٹ سے استدعا کی کہ بابیون کے سرگروہ لیڈرون کو بغداد سے کسی دوسری جگہ مین منتقل کردے کیونکہ بغداد فارس کے نزدیک ہونے کی وجہ سے اہل فارس کے لئے بابیونکی طرف سے تکلیف کا باعث ہے۔ ترکی گورنمنٹ نے صبح ازل اور بہاء الحق کو بغداد سے

[۱] ابجد العلوم صفحہ ۹۲۴

Marfat.com

قسطنطنیہ مین تبدیل کر دیا یہان اُنھون نے بہت سے آدمی اپنے طریقے مین ملا لئے سفیر ایران نے سلطان عبدالعزیزخان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ سلطان نے اُنکو قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل بھجوادیا۔ ایڈریانوپل مین ایک عجیب معرکہ ہوا۔ صبح ازل نے جو باب کے بعد اپنے آپ کو اُسکا جانشین ظاہر کرتا تھا اعلان کر دیا کہ جس باب کے آنے کی مرزا محمد علی نے بیشین گوئی کی تھی وہ مین ہی ہون جب اُسنے یہ اعلان کیا تو دوسری طرف بہارالحق نے اعلان کر دیا کہ جس باب کے آنے کی مرزا محمد علی نے بیشین گوئی کی تھی مین ہی ہون اس طرح بابیونمین دو گروہ ہوگئے۔ بعض نے صبح ازل کو اپنا لیڈر تسلیم کیا اور بعض نے بہارالحق کو۔

بہارالحق کے معتقدین کی تعداد ۹۶ فی صدی تھی اور صبح ازل کے معتقدین کی تعداد مشکل سے ۳ یا ۴ فی صدی تھی اُس وقت سے بہارالحق کے معتقدین اپنے آپ کو **بہائی** اور صبح ازل کے معتقد اپنے آپ کو **ازلی** کہنے لگے۔ دونون فریقون مین سخت نزاع پیدا ہوئی۔ یہانتک کہ ترکی گورنمنٹ دخل دینے کے لئے مجبور ہوگئی اور اُسنے اُن دونون لیڈرونکو علٰحدہ کر دیا صبح ازل کو تو جزیرۂ قبرس مین اور بہارالحق کو شہر عکہ مین بھیجدیا۔ چونکہ بابی لوگون کی ایک کثیر تعداد بہارالحق کی معتقد تھی اِسلئے بابیون کو بہائی یا بہارالحق کا معتقد بھی کہا جاتا ہے۔ اِسی بنا پر سید علامہ خیرالدین نعمان آلوسی زادہ مفتی حنفیہ بغداد نے کتاب جلاالعینین فی محاکمۃ الاحمدین مین بیان کیا ہے وکذا الفرقۃ المعروفۃ بالبابیہ وھم اتباع محمد حسین واخیہ الذین ادعیا انھا الباب یعنی فرقۂ بابیہ محمد حسین اور اُسکے بھائی کا متبع ہے جنھون نے دعوٰی کیا ہے کہ ہم باب ہین بعض تحریرون مین صبح ازل کا نام مرزا یحییٰ اور اُسکے بھائی کا خطاب بہارالحق ہے پایا گیا ہے صبح ازل کے معتقدین کی تعداد بالکل خفیف اور قطعی گمنام ہے۔

فرقۂ بابیہ کے عقائد

بہشت و دوزخ کے بارے مین بابیون کا یہ عقیدہ ہے کہ بہشت اور دوزخ انسان کے

Marfat.com

محض اندرونی حالات کا نام ہے۔ اور وہ کسی خاص جگہ سے تعلق نہین رکھتے ایک انسان جیتے جی بہشت مین رہ سکتا ہے اگرچہ وہ خاک کا باشندہ ہو بشرطیکہ وہ اُن باتون پر یقین کرتا ہے جو کہ باب نے ظاہر کی ہین اور وہ سرور الٰہی کو اپنے اندر محسوس کرتا ہے تو وہ بہشت مین رہتا ہے خواہ وہ ایک گھسیارہ ہی کیون نہو لیکن اگر وہ غلط اعتقادات مین پھنسا ہوا ہے اور دنیا کے پیچھے بھاگ کر دکھی ہوتا ہے تو وہ دوزخ مین رہتا ہے خواہ وہ بادشاہ ہی کیون نہو۔ الغرض بابیون کے نزدیک بہشت اور دوزخ انسانی اندرونی حالات سے تعلق رکھتے ہین جگہ سے تعلق نہین رکھتے۔

حشر ونشر کے باب مین بابیون کا اعتقاد یہ ہے کہ قیامت ہر ایک انسان کی زندگی سے تعلق رکھتی ہے اگر وہ گناہ آلودہ زندگی بسر کرتا ہے تو وہ مردہ ہے لیکن جونہی اِسکو خدا کے برگزیدہ انسانون کے تعلق مین آنے کا موقع ملتا ہے اور وہ نئی زندگی پاتا ہے اِس سے حشر ہوتا ہے گناہ کی زندگی کو چھوڑ کر نیکی کی زندگی حاصل کرکے نئی زندگی پاتا ہی حشر ونشر ہے اِسکے سوا قیامت کچھ بھی نہین ہے اور یوم الحساب کے بارے مین انکا اعتقاد ہے کہ ہر ایک انسان کے اپنے اعمال ہی اِسکے فرشتے ہین جو کہ اسکو نیکی یا بدی کی طرف لیجاتے ہین۔ خدا کہین غائب نہین ہے بلکہ جب ہی ہم خدا کو اپنے اندر دیکھتے ہین تب ہی ہمارے لئے خدا کی ملاقات کا دن ہوتا ہے۔ یہ دن قیامت سے والبستہ نہین ہے بلکہ ہماری زندگی سے تعلق رکھتا ہے اور یہ نہان کی روحانی حالت کا نام ہے۔

دوسرے مذاہب کے مقتداؤن کے باب مین بابیون کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بھی کم وبیش خدا کی قدرت کو ظاہر کرتے ہوئے آئے تھے اور وہ مذہب خدا کی ایک ہستی کا نشان بتاتے ہین۔ بابی لوگ روح کی ہدایت کے قائل نہین وہ مرنے کے بعد روح کی زندگی کے قائل ہین مگر وہ اِس بات کے قائل نہین کہ موت کے بعد روح اسی مردہ جسم کے ساتھ زندہ ہوگی۔

نواب صدیق حسن خان مرحوم حظیرۃ القدس مین لکھتے ہین کہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین

Marfat.com

بہاء الحق کا ایک مرید ہندوستان مین آیا اور علاء الدین احمد خان رئیس لوہارو کو اپنا معتقد کر لیا اور طریقۂ بابیہ کے بیان مین ایک رسالہ لکھکر ذکر الاسرار فی معارج الافکار لمن یریدان یتعارج الی اللہ المقتدر الجبار نام رکھا اور اپنا نام اُس رسالے مین جمال الدین ہروی الاصل قسطنطینی المسکن ظاہر کیا اور رسالۂ بہائیہ کے ساتھ اُس رسالے کو ملقب کیا کیونکہ وہ بہاء الحق کا مرید تھا مضامین اُس رسالے کے وحدۃ الوجود وغیرہ کے قبیل سے ہین اِس شخص کو ہمنے بھی دیکھا ہے رام پور مین آیا تھا اور یہان کئی آزاد منش جنٹل مین اور ایک دو پرانی فیشن کے امیر بھی اسکے معتقد ہو گئے تھے امیرانہ ٹھاٹھ کے ساتھ رہتا تھا بعضون کا خیال یہ تھا کہ یہ شخص انگریزونکا مخبر ہے تاریخ گلزار شاہی اور کشکول محمد علی شیرازی مین فرقۂ بابیہ کا حال مجمل اور ناسخ التواریخ مین مفصل مرقوم ہے۔

یکم مئی ۱۸۹۶ء کو ناصر الدین شاہ قاچار والی ایران محمد رضا بابی کے ہاتھ سے مارے گئے اور اُنکے فرزند صلبی شاہ مظفر الدین تخت نشین ایران ہوئے۔

فرقۂ ہشتم نیچری

نیچر ایک انگریزی لفظ ہے اور وہ ٹھیک ٹھیک مرادف ہے لفظ فطرۃ اللہ اور قانون قدرت کے۔ نیچری وہ مسلمان کہلاتے ہین جو سید احمد خان کی تصانیف کے پیرو اور اُنکی ایجادی پالیسیون پر قدم بہ قدم چلنے والے ہین اور پُرانی وضع کے حاسد نئی تہذیب کے قائل جنٹل مین بننے کے شائق ہین۔ یورپ مین سائنس اور مذہب مین جو رزم آرائیان ہوئین وہ اِسوقت نہایت حیرت انگیز معلوم ہوتی ہین جب وہان علم طبقات الارض نے یہ بات ثابت کی کہ یہ دنیا لاکھون برس سے قائم ہے اور انسان بھی بجاے پانچ چھ ہزار برس کے ہزارون صدی سے دنیا مین آباد ہے تو مذہب والون کو مخالفت کرنے کی بڑی گنجائش ملی علیٰ ہذا القیاس جس وقت ڈارون اور والس نے یہ ثابت کیا کہ جو جاندار چیزین ہم دنیا مین دیکھ رہے ہین

Marfat.com

وہ خود بخود ایک دوسرے کی تبدیلی سے پیدا ہوتی ہین یہانتک کہ انسان بھی ایک حیوانی موجد سے پیدا ہوا ہے تو مذہب والون کے پیر تلے کی مٹی نکل گئی لیکن چونکہ ان مباحثون مین عقل وضمیر نے سائنس کی تائید کی لہذا مذہبی آخرکار سائنس والون سے دوستی پیدا کرنے پر مجبور ہوئے اسوقت فرقۂ سائنس زبردست ہوچکا تھا وہ مذہب کی دستگیری کا خواہان نہ تھا بلکہ مذہب کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اسلئے یورپ مین دو فرقے ہوگئے ایک کا نام مذہبی دوسرے کا نام نیچری ہوا یہی حال ہندوستان کے مسلمانون کا ہوگیا ہے کہ جو مذہبی باتون کو تاویلات کے ذریعہ سے سائنس کا ہم آہنگ بتاتے ہین وہ نیچری کہلاتے ہین فرزندان اسلام مین سے جو لوگ سائنس کے پر فضا میدانون کی ہوا کھاکر نکلے ہین اصول اسلام کے زیر و زبر کرنے مین اُنکا نمبر زنادقہ۔ ملاحدہ۔ فلاسفہ۔ اہل سائنس اور آریہ سماجیون سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ کھلا ہوا دشمن اسقدر مضرت رسان نہین ہوتا جسقدر دوست نما دشمن

سید احمد خان ۷ ا اکتوبر ۱۸۱۷ء مین دہلی مین پیدا ہوئے اِن کے دادا سید ہادی ہرات سے ہندوستان مین آئے تھے اِن کے جد عالمگیر ثانی کے عہد مین پانسو سوار اور ایک ہزار پیدل پر افسر تھے اور سید احمد خان کے پرنانا دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فریدالدین خان مصلح جنگ دہلی مین عہدۂ وزارت پر ممتاز تھے سید احمد خان کے باپ محمد تقی خان بہادر شاہ کے وقت مین دہلی کے وزیر ہوئے مگر اسوقت دہلی کا آفتاب اقبال غروب ہونے کو تھا۔

سید احمد خان ابتدا مین مولوی مخصوص اللہ صاحب نبیرۂ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی خدمت مین حاضر ہوکر کسی قدر صرف ونحو سے آشنا ہوئے اور تعویذ گنڈے بھی سیکھے لیکن جب یہ نسخہ نہ چلا تو گورنمنٹ برٹش کی طرف رجوع کیا بیس سال کی عمر مین انگریزی ملازمت حاصل کی پہلی مرتبہ عدالت صدر امین کے سرشتہ دار ہوئے تین سال کے اندر نائب سرشتہ دار کمشنری مقرر ہوکر آگرے بھیجدیے گئے اور سال بھر سے کچھ زیادہ زمانہ گذرا تھا کہ فتحپور سیکری کے صدر الصدور ہوئے پانچ برس کے بعد

Marfat.com

اسی عہدے پر دہلی بھیجدئے گئے اور اس عرصے مین سید صاحب پکے وہابی متبع مولوی اسماعیل صاحب مرحوم ہوگئے۔

سنہ ۱۸۴۷ء مین ایک کتاب جسکا نام آثار الصنا دید ہے لکھکر شہر دہلی کے اہل علم وفضل مین شہرت اور عزت حاصل کی بلکہ یہ کتاب عام طور پر ایسی مقبول ہوئی کہ فرنچ زبان مین بھی ترجمہ ہوگیا اور اِسی کتاب کے صلے مین رائل ایشیاٹک سوسائٹی انگلستان کے فیلو بنائے گئے۔ سنہ ۱۸۵۰ء مین رہتک بھیجے گئے اور پانچ برس کے بعد بجنور آئے سنہ ۱۸۵۷ء مین غدر ہوگیا اور سید صاحب اپنی خیر خواہی اور حکام رسی کے ذریعہ سے بڑی ترقی کرگئے اور اِس خیر خواہی مین دوسو روپیہ ماہوار کی خاص پنشن انکے اور انکے فرزند کلان کے لئے تاحین حیات منظور ہوئی۔

سنہ ۱۸۵۸ء مین سید صاحب نے حالات غدر کا ایک رسالہ شائع کیا بعد اسکے سنہ ۱۸۵۹ء مین ایک کتاب لکھی جس کا نام ہندوستان کے وفادار مسلمان تھا مقصود سید صاحب کا ان کی تحریر سے مسلمانون کی طرف سے انگریزون کے خیالات کی کدورت کا نکالنا تھا اب سید صاحب کا کام زیادہ ترقی کرنے لگا اور خوش بیانی اور عالی دماغی کی وجہ سے انگریزن مین بڑے فاضل فلاسفر مانے گئے اور اُنھون نے مسلمانون کی طرف سے گورنمنٹ کو اطمینان دلانے اور اپنی ترقی اور خیرخواہی کے لئے ایک کتاب تبئین الکلام بائبل کی تفسیر مین لکھکر عیسائیون اور مسلمانون کو باہم ملانا اور ایک بنانا چاہا لیکن اِس امر محال کے وقوع مین سید صاحب ناکام رہے۔

سنہ ۱۸۶۹ء مین سید صاحب مع سید محمود وسید حامد کے ولایت انگلستان گئے اور جب تک ولایت مین رہے علاوہ فرلو کے ۲۵۵ پونڈ سالانہ ملتا رہا سنہ ۱۸۷۰ء کے آخر مین ہندوستان واپس آئے۔ سنہ ۱۸۷۸ء مین کونسل واضعان قانون کے ممبر مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۸۰ء مین دوبارہ لارڈ رپن نے وہی خدمت انکے سپرد کی سنہ ۱۸۸۲ء مین ایجوکیشنل کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے اور چند سال کے بعد کے سی ایس آئی کا خطاب گورنمنٹ نے اور ایڈنبرا یونیورسٹی نے

ایل ایل ڈی کی ڈگری عطا کی۔ سید صاحب نے جو کلکتہ مین برہمو سماج مذہب کو ہونہار دیکھا اور اُسکے اصول کو یورپ کے فلاسفرون اور ایشیا کے معلمون کے مطابق خیال پاکر اُسکو از حد پسند کیا اور جو دل مین مرادتھی اُسکو بلا محنت و مشقت پایا لیکن یہ بات نہ تنہا اُنکے مقصد بلکہ اُنکی شان کے بھی خلاف تھی کہ وہ کھلم کھلا اسلام کو ترک کر کے ایک بنگالی بابو کے مرید اور امت کہلاتے پس دل مین یہ سوچا کہ برائے نام تو اسلام ہو مگر اسکو برہمو سماج مذہب کے مطابق کیجئے لفظ نبی اور ملائکہ اور جبرئیل و جنت و دوزخ و وحی و الہام و شیطان بلکہ آسمان و جن کو تو بحال خود رہنے دیجئے اور ہر مسلمان سے کہئے کہ مین اِن چیزون پر ایمان رکھتا ہون تاکہ مسلمانون کو مجال تکفیر نہو اور اُن الفاظ کے معانی بالکل پلٹ دیجئے **بیان نبوت** سید صاحب کہتے ہین کہ نبوت ایک فطری ملکہ تہذیب اخلاق کا ہوتا ہے اور جس شخص مین جس فن کا ملکہ بدرجہ کمال ہوتا ہے وہ اُس فن کا امام یا پیغمبر ہے لوہار بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے شاعر بھی اپنے فن کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے ایک طبیب بھی فن

[illegible]

طب کا امام یا پیغمبر ہو سکتا ہے مگر جو شخص روحانی امراض کا طبیب ہوتا ہے اور جس مین اخلاق انسانی کی تعلیم و تربیت کا ملکہ بمقتضائے اُسکی فطرت کے خدا سے عنایت ہوتا ہی وہ پیغمبر کہلاتا ہے خدا اور پیغمبر مین بجز اُس ملکۂ نبوت کے جسکو ناموس اکبر کہتے ہین اور زبان شرع مین جبرئیلؑ کہتے ہین اور کوئی مجسم ایلچی پیغام پہونچانے والا نہین ہوتا خود اُسی کے دل سے فوارے کے مانند وحی اُٹھتی ہے اور خود اُسی پر نازل ہوتی ہے وہ اپنا کلام نفسی ان ظاہری کانون سے اس طرح پر سنتا ہے جیسے کوئی دوسرا شخص اُس سے کہہ رہا ہے وہ اپنے آپ کو ظاہری آنکھون سے اس طرح پر دیکھتا ہے جیسے دوسرا شخص اُسکے سامنے کھڑا ہوا ہے ان واقعات کے تبلانے کو اگرچہ یہ قول یاد آتا ہے۔ ع

قدر این بادہ ندانی بخدا تا نہ چشی

مگر ہم بطور تمثیل کے گو وہ کیسی ہی کم رتبہ ہو اُسکا ثبوت دیتے ہین ہزارون شخص ہین جنھون نے مجنونون کے حالات دیکھے ہونگے وہ بغیر بولنے والے کے اپنے کانون سے آواز سنتے ہین تنہا ہوتے ہین مگر اپنی آنکھون سے اپنے پاس کسی کو کھڑا ہوا باتین کرتا ہوا دیکھتے ہین وہ سب اُنھین کے خیالات ہین جو سب طرف سے بے خبر ہو کر ایک طرف مصروف اور اُس مین مستغرق ہین اور باتین سنتے ہین اور باتین کرتے ہین پس ایسے دل کو جو فطرت کی رو سے تمام چیزون سے بے تعلق اور روحانی تربیت پر مصروف اور اُس مین مستغرق ہوا یسے ادراکات کا پیش آنا کچھ بھی خلاف فطرت انسانی نہین ہے ہان اِن دونون مین فرق ہے کہ پہلا مجنون ہے اور پچھلا پیغمبر گو کافر پہلے کو بھی مجنون بتاتے تھے یہ مثال سید صاحب نے فلاسفہ کے اقوال سے استنباط کی ہے چنانچہ شرح مواقف مین لکھا ہے مال ما ذکروہ فی الخاصۃ الثالثۃ الی تخیل ما لا وجود لہ فی الحقیقۃ کما للمرضی والمجانین یعنی اس تیسری شرط مین مآل قول فلاسفہ کا معاملہ نبوت مین طرف تخیل ایسی چیزون کے ہے جنکا حقیقت مین کچھ وجود نہین جیسے کہ مریضون اور مجنونونکا حال ہوتا ہی۔ یہ تو سید صاحب نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور تہذیب الاخلاق مین ایک جگہ فرماتے ہین کہ خلقت انبیا کی دیگر انسانون سے

ایک نوع جداگانہ ہے بشر صرف اُس کی جنس ہے اور صاحب الوحی ہونا اُسکی فصل ہے
اور یہ ایک ملکہ ہے جو خلقت انبیا مین پیدا کیا ہے پس جس طرح کہ حیوان اور انسان
مین ناطق فصل ہے اِسی طرح انسان اور انبیا مین ذوالوحی ہونا فصل ہے۔
اور تفسیر مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ نبی اور امت کی مثال راعی اور غنم کی سی ہے گو نبی اور
امت انسانیت مین شریک ہین مگر نبی اور امت مین فطرت نبوت کی ایسی فصل ہے
جیسے کہ راعی اور غنم مین ناطقیت کی یہ مضمون سید صاحب نے سعدی کے اِس شعر سے اخذ کیا ہی ؎

دریں راہ جز مرد داعی نرفت	گم آن شد کہ دنبال راعی نرفت

ورنہ علماے اسلام نے انبیا اور عام انسانون مین بجز اسکے کہ اُنکو ایک صفت نبوت کی
ملگئی ہی اور کچھ فرق نہین سمجھا اور اسی لئے اشاعرہ اور ماتریدیہ نے نبی اور امت کی مثال
سلطان اور رعیت کی سمجھی ہے پس ما بہ الامتیاز نبی اور غیر نبی مین وہی صفت نبوت ہی

بیان معجزہ

معجزہ اثبات نبوت یا خدا کی طرف سے ہونے پر دلالت نہین کرتا کیونکہ اثبات نبوت
کے لئے اول خدا کا وجود اور اسکا متکلم ہونا ثابت کرنا چاہئے پھر یہ ثابت کرنا چاہیے
کہ وہ اپنی طرف سے رسول و پیغمبر بھیجا کرتا ہے پھر یہ ثابت ہونا چاہئے کہ جو شخص دعوی
نبوت کرتا ہے وہ درحقیقت اُسکا بھیجا ہوا ہے ہم پہلی دو باتون سے قطع نظر کرتے ہین
کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید مین ایسے مقامات پر اکثر اہل کتاب مخاطب ہین جو اُن
دونون پہلی باتون کو مانتے تھے اور اسلئے معجزات سے صرف تیسری بات کا ثابت کرنا
مقصود ہوتا ہے مگر وہ تیسری بات بھی معجزے سے ثابت نہین ہوسکتی اور سید صاحب
یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی معجزہ کسی نبی کا خلاف نیچر و خلاف فطرت اللہ نہین ہی صرف
ثبوت اُسکے وقوع کا درکار ہے اور جب ثابت ہوا کہ فلان امر واقع ہوا تو بلاشبہہ اُسپر
یقین کیا جائیگا اور یہ بھی یقین کیا جائیگا کہ فطرۃ اللہ یعنی نیچر کے مطابق ہے گو کہ
اُسکی ماہیت ہماری سمجھ مین نہ آئے کیونکہ ہزارون کام نیچر کے ایسے ہین جنکی ماہیت
ہماری سمجھ سے باہر ہے معجزات انبیا قانون فطرت کے پورا کرنے والے ہین اور نہ تن

Marfat.com

کہ حضرت سلیمانؑ غبارے پر سوار ہوتے تھے جو دخان یا ہوا کے زور سے چلتا تھا اور کوئی معجزے کی بات نہ تھی اور حضرت موسیٰؑ جو بنی اسرائیل کو لیکر شہر مصر سے نکلے اور فرعون نے مع اپنے لشکر کے تعاقب کیا تو راتون رات حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل سمیت دریا سے پار اُتر گئے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت بسبب جوار بھاٹے کے جو سمندر مین آتا رہتا ہی اُس مقام پر کہین خشک زمین نکل آتی تھی اور کہین پایاب رہجاتی تھی بنی اسرائیل خشک اور پایاب رستے سے راتون رات مین اُتر گئے اور یہ کوئی معجزے کی بات نہ تھی فرعون نے جب تعاقب کیا تو وہ وقت پانی کے بڑھنے کا تھا دریا مین پانی بڑھ گیا جیسے اپنی عادت کے موافق بڑھتا ہے اور ڈباؤ ہو گیا جس مین فرعون اور اُسکا لشکر ڈوب گیا اور حضرت مسیحؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کے بھی منکر ہین۔

بیان ملائکہ و شیطان و جن

ملائکہ اشخاص متحیزہ بالذات نہین قرآن مین جو لفظ ملک یا ملائکہ یا جبرئیلؑ آتا ہے اُس سے انسان کی قوت ملکیہ مراد ہے جس طرح شیطان سے قوت بہیمیہ حضرت آدمؑ کے قصے مین سجود ملائکہ سے قواے ملکیہ کا انسان کے تابع ہوجانا مراد ہے اور شیطان سے قوت حیوانیہ یعنی قواے بہیمی و سبعی مراد ہے جو مبدء شہوات اور غضب کا ہی جنکا منشا یعنی محل تولد نار یعنی حرارت ہے ابلیس کے نار سے پیدا ہونے کے یہی معنے ہین سید صاحب کے نزدیک انسان ایک مجموعہ قواے ملکوتی اور قواے بہیمی کا ہے اور دونون قوتون کے بےانتہا ذریات ہین جو ہر ایک قسم کی نیکی اور بدی مین ظاہر ہوتے ہین اور وہی انسان کے فرشتے اور انکی ذریات اور انسان کے شیطان اور اُنکی ذریات ہین غرضکہ سید صاحب کے نزدیک شیطان کا وجود خارج مین نہین ہے بلکہ وہ انسان ہی مین موجود ہے خارج عن الانسان نہین ہے۔ سید صاحب نے فرشتون کے آسمان پر سے اُترنے اور پرواز ہونے کو بطور تمسخر کے چیلون کے منڈلانے سے تشبیہ دی ہے اور لکھا ہے کہ اِس بات کے سمجھنے سے کہ خدا تعالیٰ جو اپنے جاہ و جلال اور اپنی قدرت اور اپنے افعال

Marfat.com

فرشتون سے نسبت کرتا ہے توجن فرشتونکا قرآن مین ذکر ہے اُنکا کوئی اصلی وجود نہین ہوسکتا بلکہ خدا کی بے انتہا قدرتون کے ظہور کو اور اُن قوے کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق مین مختلف قسم کے پیدا کیے ہین ملک یا ملائکہ کہا ہے جن مین سے ایک شیطان یا ابلیس بھی ہے پہاڑون کی صلابت پانی کی رقت درختون کی قوت نمو برق کی قوت جذب و دفع غرضکہ تمام قوے جنسے مخلوقات موجود ہوئی ہین اور جو مخلوقات مین ہین وہی ملک اور ملائکہ ہین جن کا ذکر قرآن مجید مین آیا ہے اور توریت کی کتاب پیدایش کے باب ۳۲ مین جو حضرت یعقوبؑ سے شب بھر ایک فرشتے کا کشتی لڑنا پھر فرشتے کا یعقوبؑ کو لنگڑا کرنا اور یعقوبؑ سے فرشتے کا رخصت مانگنا اور یعقوبؑ کا فرشتے سے برکت مانگنا اور یعقوبؑ کا اُس جگہہ کا نام فنی ایل رکھنا اور کہنا کہ مین نے خداوند (یعنی فرشتہ) کو روبرو دیکھا ہے بیان ہے سید صاحب اِسکی نسبت فرماتے ہین کہ یہ نقرس یا وجع الورک کا درد تھا اور اُن کے نزدیک جن سے ایک جنگلی قوم کہ جو لوگون سے پوشیدہ رہتی تھی مراد ہے اور قرآن مین ہے کہ جنات حضرت سلیمانؑ کے حکم کے موجب قلعہ اور تصویرین تیار کرتے تھے سید صاحب کہتے ہین کہ صرف چند لُہار یا کاریگر یہ کام بناتے تھے۔

بیان اعجاز قرآن

تمام علما و مفسرین نے یہ خیال کیا ہے کہ خدا نے قرآن کے من اللہ ثابت کرنے کو یہ معجزہ قرآن مین رکھا ہے کہ ویسا فصیح کلام کوئی بشر نہین کہہ سکتا اور نہین کہہ سکا پس اُنھون نے اِس قسم کی آیتون مین فاتوا بسورۃ من مثلہ (یعنی قرآن کے کسی ٹکڑے کی مانند تم بھی بنا لاؤ) اور فاتو بعشر سور مثلہ قرآن کی مانند سے فصاحت و بلاغت مین مانند ہونا مراد لیا ہے لیکن سید صاحب کہتے ہین کہ میری سمجھ مین اِن آیتونکا یہ مطلب نہین کہ قرآن مجید اعلیٰ سے اعلیٰ فصاحت و بلاغت پر واقع ہے اور جو کہ وہ ایسی وحی ہے جو پیغمبر کے قلب نبوت پر نہ بطور معنے اور مضمون کے بلکہ بلفظہٖ ڈالی گئی تھی اِسلئے ضرور تھا کہ وہ ایسے اعلیٰ درجہ فصاحت پر ہو جو بے مثل

Marfat.com

و بے نظیر ہو مگر یہ بات کہ اُسکی مثل کوئی نہین کہہ سکا یا کہہ سکتا اُسکے من اللہ ہونے کی دلیل نہین ہوسکتی بہت سے کلام انسانون کے دنیا مین ایسے موجو ہین کہ اُنکی مثل فصاحت و بلاغت مین آج تک دوسرا کلام نہین ہوا مگر وہ من اللہ تسلیم نہین ہوتے نہ ان آیتون مین ایسا کوئی اشارہ ہے جس سے فصاحت و بلاغت مین معارضہ چاہا گیا ہو بلکہ صاف پایا جاتا ہی کہ جو ہدایت قرآن سے ہوتی ہو اُسمین معارضہ چاہا گیا ہے۔

بیان رویت الٰہی

اُنکے نزدیک رویت الٰہی محال ہے وہ کہتے ہین کہ انسان کے دل مین کسی چیز کے دیکھنے کی خواہش تین طرح پیدا ہوتی ہے یا اُسکا حال اور اوصاف سننے سے یا دل مین کسی خاص قسم کا ذوق و شوق پیدا ہوجانے سے یا اُسکا حال کہنے والے کی بات پر یقین نکرنے سے موسیٰ کو بھی خدا کے دیکھنے کا شوق ہوا مگر وہ شوق دوسری قسم کا تھا جسکے غلبے مین انسان کی عقل پر پردہ پڑجاتا ہے اور ہونے نہونے کی بات کہہ اُٹھتا ہے بنی اسرائیل نے بھی خدا کا دیکھنا چاہا مگر یہ سوال اُنکا تیسری قسم کا تھا موسیٰ کی اس بات پر کہ خدا ہے پروردگار عالم موجود ہے اور اُسنے موسیٰ کو اپنا پیغمبر کیا ہے یقین نہین لاتے تھے اور اس بنا پر اُنھون نے کہا تھا کہ ہمین خدا کو دکھا دے جب تک ہم علانیہ خدا کو نہ دیکھ لینگے تجھپر ایمان نہ لائینگے حضرت موسیٰ اپنے شوق کے سبب جس مین انسان کو ذہول ہوجاتا ہے بھول گئے کہ خدا ان آنکھون سے دکھائی نہین دے سکتا اور بنی اسرائیل نے اپنی حماقت سے یہ چاہا کہ علانیہ ہم خدا کو دیکھ لین اور یہ نہ سمجھے کہ نہ خدا اپنے تئین دکھا سکتا ہی اور نہ کوئی خدا کو دیکھ سکتا ہے یہ تمام واقعات موسیٰ و بنی اسرائیل پر سینا کے مقام مین گذرے تھے وہان ایک سلسلہ پہاڑ و نکا ہے جسکو طور سینا اور کبھی صرف طور بھی کہتے ہین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا کہ حضرت موسیٰ کے زمانے مین وہ کوہ آتش فشان تھا جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ ہم علانیہ خدا کو دیکھنا چاہتے ہین تو وہ بجز اُسکی قدرت کاملہ کے ایک عظیم الشان کرشمے کے اور کچھ اُنکو نہین دکھا سکتے تھے پس وہ اُنکو اس پہاڑ کے

Marfat.com

قریب لے گئے جسکی آتش فشانی اور گڑگڑاہٹ اور زور و شور کی آواز اور پتھرون کے اوڑنے کے خوف سے وہ بیہوش ہو گئے یا مُردے کے مانند ہو گئے خداے تعالیٰ اُن تمام کامون کو جو اُسکے قانون قدرت سے ہوتے ہین خود اپنی طرف منسوب کرتا ہے جن کے منسوب کرنے کا بلاشبہہ وہ مستحق ہے اِسیطرح اِن واقعات عجیبہ کو بھی اُسنے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔

بیان نعمات ولذات جنت

یہ سمجھنا کہ جنت مثل ایک باغ کے پیدا کی ہوئی ہے اُس ہین سنگ مرمر کے اور موتی کے جڑاؤ محل ہین باغ ہین شاداب اور سرسبز درخت ہین دودھ اور شراب اور شہد کی ندیان بہ رہی ہین ہر قسم کا میوہ کھانے کو موجود ہے ساقی سائنین نہایت خوبصورت چاندی کے کنگن پہنے ہوئے جو ہمارے یہانکی گھوسنین پہنتی ہین شراب پلا رہی ہین ایک جنتی ایک حور کے گلے ہین ہاتھ ڈالے پڑا ہے ایک نے ران پر سر دھرا ہے ایک چھاتی سے لپٹا رہا ہی ایک نے لب جان بخش کا بوسہ لیا ہے کوئی کسی کونے ہین کچھ کر رہا ہے کوئی کسی کونے ہین کچھ ایسا بیہودہ پن ہے جسپر تعجب ہوتا ہے اگر بہشت یہی ہے تو بے مبالغہ ہمارے خرابات اُس سے ہزار درجہ بہتر ہین اِس امر کے ثبوت کے لئے کہ بانی مذہب کا اِن چیزون کے بیان کرنے سے صرف اعلیٰ درجہ کی راحت کا بقدر فہم انسانی خیال پیدا کرنا مقصود تھا نہ واقعی اِن چیزون کا بہشت ہین موجود ہونا ایک حدیث کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون جو ترمذی نے بریدہ سے روایت کی ہے اُس ہین بیان ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ بہشت ہین گھوڑا بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ تو سُرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جہان چاہیگا اُڑتا پھریگا پھر ایک شخص نے پوچھا کہ حضرت وہان اونٹ بھی ہوگا آپ نے فرمایا کہ وہان جو کچھ چاہو گے سب کچھ ہوگا پس اِس جواب سے مقصود یہ نہین ہے کہ درحقیقت بہشت ہین اونٹ اور گھوڑے موجود ہونگے بلکہ صرف اُن لوگون کے خیال ہین اُس اعلیٰ درجے کی راحت کا خیال پیدا کرنا ہے جو اُن کے خیال اور اُنکی عقل و فہم وطبیعت کے مطابق اعلیٰ درجے کی ہو سکتی تھی غرض کہ اُن کے نزدیک جنت و دوزخ صرف خوشی وغمی کا

Marfat.com

نام ہے باقی حورین اور نہرین اور میوجات جو قرآن اور نبی اسلام نے بیان فرمائے ہین
وہ محض رغبت اور خوف دلانے کو اس خوشی وغم کی ان چیزون کے ساتھ تفسیر یا تشریح
کردی ہے ورنہ کچھ نہین دوسری جگہ سید صاحب فرماتے ہین کہ بہشت کی ماہیت خود خدائے تعالیٰ
نے بیان فرمائی ہے وہ تو یہ ہی فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا
یعملون یعنی کوئی جانتا نہین کہ کیا انکے لئے آنکھون کی ٹھنڈک یعنی راحت چھپا رکھی گئی ہے
اُسکے بدلے مین جو وہ کرتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقیقت بہشت کی فرمائی
جیسے کہ بخاری وسلم نے ابوہریرہ کی سند پر بیان کی ہے وہ یہ ہے قال اللہ تعالیٰ اعددت
لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز جو نہ کسی آنکھ نے
دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی انسان کے دل مین اُسکا خیال گذرا ہی
پس اگر حقیقت بہشت کی یہی باغ اور نہرین اور موتی کے اور چاندی سونے کی اینٹون
کے مکان اور دودھ و شراب اور شہد کے سمندر اور لذیذ میوے اور خوبصورت عورتین اور
لونڈے ہون تو یہ تو قرآن کی آیت اور خدا کے فرمودے کے بالکل مخالف ہی کیونکہ ان چیزونکو
تو انسان جان سکتا ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ ویسی عمدہ چیزین نہ آنکھون نے دیکھین
اور نہ کانون نے سنین تو بھی ولا خطر علی قلب بشر سے خارج نہین ہو سکتین عمدہ ہونا ایک
اضافی صفت ہے اور جبکہ اُن سب چیزونکا نمونہ دنیا مین موجود ہے تو اُسکی صفت اضافی
کو جہان تک کہ ترقی دیتے جاؤ انسان کے دل مین اسکا خیال گذر سکتا ہے حالانکہ بہشت
کی ایسی صفت بیان ہوئی ہے کہ لا خطر علی قلب بشر پس بہشت کی جو یہ تمام چیزین
بیان ہوئی ہین درحقیقت جو بہشت مین قرۃ اعین ہوگا اسکے سمجھانے کو بقدر
طاقت بشری تمثیلین ہین نہ بہشت کی حقیقت۔

بیان جنت و دوزخ کے بالفعل موجود ہونے کا

قرآن مین خدائے تعالیٰ نے جنت و دوزخ کا ذکر کیا ہے اور اُنکی نسبت لفظ اُعِدَّتْ

جس کے معنے تیار یا آمادہ کے ہین چار جگہ قرآن مجید مین آیا ہے اول تو سورۂ بقرہ مین دوزخ کی نسبت ہی فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكافرين ڈرو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی ہین اور پتھر اور تیار ہے کافرون کے واسطے پھر سورۂ آل عمران مین ہی واتقوا النار التی اعدت للکافرین اور اِسی سورت مین جنت کی نسبت دوسری جگہ ہے اعدت للمتقین اور پھر سورۂ حدید مین ہے اعدت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اور اِس لفظ پر علماے اسلام نے استدلال کر کے یہ عقیدہ قائم کیا ہے الجنۃ والنار مخلوقتان یعنی بہشت اور دوزخ دونون پیدا ہو چکی ہین یعنی بالفعل موجود ہین مگر غور کرنے سے پایا جاتا ہے کہ ان آیتون سے یا اعدت کے لفظ سے یہ نتیجہ نہین نکلتا تمام قرآن کی طرز بیان اِس طرح پر ہے کہ آیندہ کی باتونکا جو یقینی ہونے والی ہین ماضی کے صیغون سے بیان کیا جاتا ہے جو اُنکے قطعی ہونے پر دلالت کرتی ہین اِسی طرح اِن آیتون مین جو باتین ہونے والی ہین اُنکو بطور ہو چکنے کے یعنی ماضی کے صیغے سے بیان کیا ہے مثلاً پہلی آیت مین فرمایا ہے بچو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین اور جو ہے کافرون کے لئے آدمیون پر ایندھن کا اطلاق اُسوقت ہو سکتا ہے جب آگ بھڑکانے کے لئے آگ مین ڈالے جائینگے اور اُن علماے اِسلام کے نزدیک اگر یہ ہوگا تو قیامت مین حساب وکتاب کے بعد ہوگا پس اِسوقت نہ کوئی آدمی جہنم کی آگ کا ایندھن ہے اور نہ کوئی ایسی آگ موجود ہے جسکا ایندھن آدمی ہون ممکن ہے کہ کہا جائے کہ ایسا ہوگا پھر اگر ایسا ہوگا تو بالفعل ایسا ہونا قائم نرہا۔

بیان آسمان

سید صاحب آسمانون کے وجود کے منکر ہین اور اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ سماوات جمع ہے سمار کی جس کے معنی اونچے کے ہین یونانی مسئلے مسلمانون مین بہت راج ہو گئے تھے اور سب (الا شاذو نادر) بطور سچے مسئلون کے تسلیم کئے جاتے تھے یہانتک کہ قرآن کے بیانات کو بھی اُنکے مطابق کیا جاتا تھا آسمانون کا مسئلہ بھی ایسا ہی تھا جسمین علماے

اِسلام نے کچھ تھوڑی ترمیم کی تھی اور اُسکے جسم کے کروی محیط ارض ہونے اور ستارون کے اُسمین جڑے ہوئے ہونے اور سورج کے گرد زمین چکر کھانے کو ویسا ہی تسلیم کیا تھا جیسا کہ یونانیون نے بیان کیا تھا اسلئے تفسیرون مین اور مذہبی کتابون مین آسمان کے وہی معنے یا اُسکے قریب قریب مروج ہو گئے جو یونانی حکیمون نے بیان کئے تھے اور بہت بڑی غلطی یہ پڑ گئی کہ لفظ تو لیا قرآن کا اور اُسکے معنے لئے یونانی حکیمون کے اور رفتہ رفتہ وہ معنے ذہن مین ایسے راسخ ہو گئے کہ اُسکا انکار کرنا گویا قرآن کا انکار کرنا ٹھہر گیا مگر ایسا سمجھنا بناے فاسد علی الفاسد ہی اِسکے بعد سید صاحب اپنی طرف سے معنی لکھتے ہین کہ قرآن مجید مین سما کا اطلاق اُس وسعت پر بھی ہوا ہے جو ہر شخص اپنے سر کے اوپر دیکھتا ہے اور اُس نیلی نیلی چیز پر بھی ہوا ہے جو گنبدی چھت کے موافق ہر شخص کو اُسکے سر کے اوپر دکھائی دیتی ہے اور اُن چمکتے جسمون پر بھی ہوا ہے جنکو ہم ستارے یا کواکب کہتے ہین بادلون پر بھی ہوا ہے جو مینھہ برساتے ہین مگر قرآن نے آسمان کے وہ معنے جو یونانی حکیمون نے بیان کئے ہین کہین نہین تبلائے سید صاحب کے نزدیک آسمان سے مراد بلندی وجود[1] ہے اور چونکہ یہ بُعد غیر متناہی اور متصل ہے بعد دیگری اسلئے اِسکو سبع سموات کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔

اب ہم سید صاحب کے بعض عقائد تہذیب الاخلاق وغیرہ سے انتخاب کرتے ہین

(۱) خدا علۃ العلۃ جمیع کائنات کا ہے اور وہ علۃ العلۃ اپنے معلومات کے تمام حالات کا علم واقعی رکھتی ہے جسکو وہ تقدیر کہتے ہین یعنی اُنکی تحقیق مین علم باری کا نام تقدیر ہے۔
(۲) صفات باری عین ذات ہین۔ (۳) اگر تمام موجودات کے عوارض نوعیہ یا شخصیہ معدوم ہو جائین تو جو کچھ باقی رہیگا وہ ناقابل عدم ہوگا۔ (۴) قانون فطرت کبھی نہین ٹوٹتا کیونکہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہی قانون فطرت ہے۔ (۵) عقل رہنما ہے اور اسلام وکفر مین جو تمیز کرنے والی ہے وہ بھی عقل ہے۔ (۶) حسن وقبح تمام اشیا کا عقلی ہے (۷) مسئلہ بین الجبر والاختیار کوئی چیز نہین بلکہ انسان اپنی جبلت اور فطرت مین مجبور ہے اور اپنی قدرت مین مختار ہے۔

[1] وجود بمعنی ہستی مراد نہین بلکہ مراد معنی اضافی ۱۲

Marfat.com

سید صاحب نے اس مسئلے کو تفصیل سے دوسری عبارت بین یون بیان کیا ہے کہ وہ
قوے جو خدا تعالی نے انسان بین پیدا کئے ہین اُن بین وہ قوے بھی جو انسان کو کسی
فعل کے ارتکاب کے محرک ہوتے ہین اور وہ قوت بھی جو اُس فعل کے ارتکاب سے روکتی ہے
ان تمام قوے کے استعمال پر انسان مختار ہے مگر ازل سے خدا کے علم بین ہے کہ فلان انسان
کن کن قوے کو اور کس کس طور پر کام بین لائے گا اُسکے علم کے برخلاف ہرگز نہوگا مگر اس سے
انسان اُس قوت کے استعمال یا ترک استعمال پر جب تک کہ وہ قوے قابل استعمال
کے اُس بین ہین مجبور نہین متصور ہو سکتا۔ (۸) اجماع امت یا اجماع جمہور مسلمین یا اجماع
جس کی سند قرآن مجید اور حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نہو قابل حجت نہین۔ بلکہ عموماً سید
صاحب نے یہ کلیہ بغیر کسی قید کے قائم کیا ہو کہ الاجماع لیس بحجۃ (۹) سوائے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کسی کی تقلید واجب نہین ہے اور سوائے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
کوئی شخص ایسا نہین ہے جسکا قول وفعل دینیات بین بلا دلیل حجت ہو۔
(۱۰) جو مسئلہ قرآن مجید اور احادیث بین پاؤ اُسپر عمل کرو خواہ شافعی کے مطابق ہو یا حنفی کے
(۱۱) کوئی مسئلہ شرعی نیچر یعنی فطرت اللہ کے برخلاف نہین ہو۔ (۱۲) اصل ایمان
تصدیق قلبی ہے اور جب تک وہ تصدیق انسان کے دل بین ہے کوئی فعل اُسکو بینہ
و بین اللہ کافر نہین کرتا بات قطعیات سے ثابت ہو کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر دل سے یقین رکھتا ہے اُسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اُسکو کافر نہین کرسکتا پس
اگر اُس قول پر جسپر ابوجہل کی نجات منحصر تھی اُسکو یقین ہے تو وہ کسی قوم کے ساتھ
تشابہ کرے ولو فی خصوصیات الدین وشعائر الکفر کالزنار والصلیب والاعیاد
وہ کافر نہین ہو سکتا (۱۳) معراج روحانی تھی نہ جسمانی۔ (۱۴) واقعہ شق صدر ایک
جزء ہے اُن تمام واقعات کا جو شب معراج کو واقع ہوئے تھے (۱۵) مذہب اسلام کے تمام
احکام نیچر کے مطابق ہین اور بدعات محدثات سے اور خیال اجماع سے اور خطا سے
اجتہادات سے اور ڈھکوسلۂ قیاسات سے اور شکنجۂ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا و پاک ہو
(۱۶) غلام بنانا اسلام بین نہین (۱۷) طوفان نوح عام نہ تھا۔ (۱۸) کتب مقدسہ بین

Marfat.com

تحریف صرف معنوی ہو (۱۹) ہر آدمی اُس مسئلے مین جو قرآن وسنت مین منصوص نہین اپنے نفس کے لئے مجتہد ہے (۲۰) قرآن مین نسخ جاری نہین ہوا (۲۱) کوئی آیت منسوخ التلاوت نہین۔ (۲۲) جسقدر کلام الٰہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا وہ سب دو دفعہ مصحف مین موجود ہے۔ (۲۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت نبوت نہین۔ (۲۴) دینیات مین سنت نبوی کی اطاعت مین ہم مجبور ہین اور دنیاوی امور مین مجاز (۲۵) تمام افعال مامورہ خواہ وہ اعضا کے ہون یا دل وغیرہ کے فی نفسہ حسن ہین اور افعال ممنوعہ فی نفسہ قبیح ہین اور پیغمبر صرف اُن کے خواص حسن یا قبح کے بتانے والے ہین جیسے کہ طبیب جو اودیہ کے ضرر اور نفع سے مطلع کرئے (۲۶) دین اسلام اُن مجموع احکام کا نام ہی جو یقینی من اللہ ہین۔ (۲۷) تمام افعال اور اقوال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سچائی تھے مصلحت وقت کی نسبت رسول کی طرف کرنی سخت بے ادبی ہے جس مین خوف کفر ہے۔

غرض کہ سید صاحب نے ایک جدید اسلام کی بنیاد ڈالی چنانچہ پرچۂ تہذیب الاخلاق مطبوعۂ سنہ ۱۲۹۶ ہجری صفحہ ۱۸۱ سے ۴۳ و ۱۰۰ مین یون فرماتے ہین الاسلام ھو الفطرۃ والفطرۃ ھی الاسلام یعنی اسلام جو ہے وہ فطرت ہی اور فطرت جو ہے وہ اسلام ہے اور فطرت اسلام کا دوسرا نام ہے لا مذہبی بھی درحقیقت اسلام ہے کیونکہ لا مذہب بھی درحقیقت کوئی مذہب رکھتا ہے اور وہی اسلام ہے الخ اور وہی عین فطرت ونیچر ہے جو آدمی نہ کسی مذہب کو مانتا ہو اور نہ کسی اوتار کو اور نہ کسی کتاب الہامی کو اور نہ کسی حکم کو جو مذاہب مین فرض اور واجب سے تعبیر کئے گئے ہین بلکہ صرف خدائے واحد پر یقین رکھتا ہو وہ آدمی کسی مذہب مین نہین ہی اور جو لوگ خدا کے بھی قائل نہین وہ بھی مسلمان ہین کیونکہ الخ اُن کے اہل جنت ہونے مین کیا شک باقی رہا اُسکی تائید مین سید صاحب ابوذر کی حدیث کو پیش کرتے ہین صحیح بخاری وصحیح مسلم مین اُسنے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی بندہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا پھر اُسی پر مرا لیکن داخل ہوگا جنت مین ابوذر کہتے ہین مین نے عرض کیا گو اُسنے زنا کیا ہو چوری کی ہو فرمایا گو اُسنے زنا کیا ہو چوری

کی ہو پھر مین نے یہی کہا اور آپ نے وہی جواب دیا چوتھی بار مین فرمایا وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر یعنی اگرچہ زنا اور چوری کرے او پر خاک آلودہ ہونے ناک ابوذر کے یعنی اس بات کو اگرچہ وہ اچھا نہ جانتے۔

لکچر اسلام مین سید صاحب فرماتے ہین کہ جو شخص خدا کو مانتا ہے اور وحدہٗ لا شریک جانتا ہے اور اُسپر یقین رکھتا ہے اور کسی نبی کی تصدیق نہین کرتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصدیق نہین کرتا اُسکی نسبت یہ کہنا کہ محمدی نہین یا مرادف معنی لیکر یہ کہنا کہ وہ مسلمان نہین ہے بالکل صحیح ہی مگر اُسکو کافر بمعنی مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کی روسے درست نہین۔

سید صاحب نے اکثر مضامین اہل سنت کے عقائد کے خلاف اور فلاسفہ اور معتزلہ کے موافق اپنی تفسیر مین درج کئے ہین بلکہ تفسیر لکھنا اُنکی ایک سینہ زوری تھی اُنکو قرآن و احادیث کے ساتھ کوئی ممارست و مزاولت نہ تھی یہی وجہ ہے کہ قرآن کے الفاظ مین تصحیف و تحریف بھی کہین کہین کر گئے ہین ایک مقام پر اپنی تفسیر مین اُنھون نے بیضاوی کی عبارت نقل کی ہے اُسمین بجاے ذوقوا ما کنتم تعلمون کے ذوقوا ما کنتم تعلمون نقل کیا ہی اور اِسکا ترجمہ بھی یہی کیا کہ چکھو جو تم جانتے تھے حالانکہ صحیح ذوقوا ما کنتم تعملون تھا اور اِسکا ترجمہ یہ تھا کہ چکھو جو تم عمل کرتے تھے بس نہایت افسوس ہے کہ جس شخص کو قرآن سے اتنی بھی مناسبت نہو کہ غلط آیت لکھدے اور غلط اُسکا ترجمہ کردے وہ قرآن کی تفسیر کا ارادہ کرے اور تحریف عمل مین لائے۔

حظیرۃ القدس مین لکھا ہے کہ فرقہ نیچریہ ابھی تک اِسی پر قانع ہے کہ زبانی دعوت کرتا ہے اور بیان کے ذریعہ سے لوگون کو پھانس رہا ہے ابھی انکو یہ قدرت اور موقع نہین ملا اور انکی جمعیت اتنی فراہم نہین ہوئی کہ ہتیار اُٹھا کر اہل صلاح کے ساتھ کشت و خون کرین سید صاحب نے علی گڑھ مین ۲۷ - مارچ ۱۸۹۸ء یک شنبہ کی رات کو ۱۰ بجے انتقال کیا دہلی اور لکھنؤ اور رامپور اور بھوپال کے مولوی صاحبون نے سید صاحب کے کفر کے فتوے دئے اور وہ کلمات کفر جو اُن کی انسبت منسوب کئے گئے ہین یہ ہین -

Marfat.com

(۱) متعدد مسائل میں اُنکو مسلمانوں سے اختلاف ہے۔ (۲) جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے برخلاف ہے وہ صحیح نہیں ہے اور جو نیچر کے مطابق ہے وہ صرف ایک مذہب ہے جسکو وہ ٹھیٹھ اسلام کہتے ہیں۔ (۳) بدعات محدثات ٹھیٹھ اسلام نہیں ہیں۔ (۴) غلط خیال اجماع کا ٹھیٹھ اسلام نہیں ہے۔ (۵) قیاس ٹھیٹھ اسلام نہیں ہی (۶) اصول فقہ قواعد مخترعہ ہیں ٹھیٹھ اسلام نہیں ہیں۔ (۷) خطاے اجتہادات ٹھیٹھ اسلام نہیں (۸) اکثر عالموں نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلطی کی ہے۔ (۹) تفسیرین یہودیون کے قصّون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھولک فرقے سے اخذ کی گئی ہین۔ (۱۰) احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین ہی۔ (۱۱) وجود شیطان نہین ہے۔ (۱۲) وجود ملائکہ نہین ہے۔ (۱۳) وجود آسمان نہین ہے۔ (۱۴) طوفان نوحؑ عام نہ تھا۔ (۱۵) بعثت حضرت نوحؑ عام نہ تھی۔ (۱۶) پرند منخنقہ جسکو نصاریٰ نے گردن مڑوڑ کر مار ڈالا حلال ہے۔ (۱۷) معراج ایک خواب ہی (۱۸) تصویر کھینچنا جائز ہے۔

سید صاحب کی نسبت علماے حرمین شریفین نے بھی تکفیر کا فتویٰ دیا تھا جس کو مولوی علی بخش خان مرحوم صدر الصدور گورکھپور جو اُس زمانے میں حج کے لئے گئے تھے اپنے ہمراہ لائے تھے اسکی نسبت سرسید تہذیب الاخلاق میں لکھتے ہین جو صاحب ہماری تکفیر کے فتوے لینے کو مکۂ معظمہ تشریف لے گئے تھے اور ہمارے کفر کی بدولت اُنکو حج اکبر نصیب ہوا اُن کے لائے ہوئے فتوے کے دیکھنے کے ہم بھی مشتاق ہین۔ ؎

بہ بین کرامتِ میخانۂ مرا اے شیخ	کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد

سبحان اللہ ہمارا کفر بھی کیا کفر ہے کہ کسی کو حاجی اور کسی کو ماحی اور کسی کو کافر اور کسی کو مسلمان بناتا ہی

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست	در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

سرسید کی اُن تصانیف مین جو اُنھون نے اپنی درمیانی عمر مین کین اور اُنکی آخری عمر کے زمانے کی تصانیف مین زمین و آسمان کا فرق ہے آخری زمانے کی تصانیف مین پرانی تعلیم کے اثرات صاف صاف ملتے ہین اور نیز اُنکی آخری عمر مین نشست و برخاست

Marfat.com

اور بسر زندگی کے طریقون مین بہت سی وہ پُرانی رسمین ملتی تھین جنپر تہذیب الاخلاق کے زمانے مین خاک اُڑائے گئے تھے وجہ اسکی صرف یہی ہے کہ کمزور ہو جانے کے بعد انسان اپنی سوسائٹی سے مقابلہ کرنے کی ہمت جب نہین پاتا ہے تو اُنکو راضی کرنے کے واسطے وہی افعال کرنے لگتا ہے جسکا رواج ہوتا ہے۔

فائدہ یہ نیچری عقائد جو سید صاحب کی بدولت مسلمانان ہندوستان مین پھیلے ہین پُرانے زمانے مین بھی بعض لوگون کے ایسے ہی عقائد تھے موجودہ زمانے مین چونکہ سید صاحب نام برآوردہ تھے اور ایسی باتون کی ابتدا اُنھین نے کی اسلئے ایسے خیالات والے انہی کے متبع کہلاتے ہین اور مذہب نیچری کے بانی بھی سمجھے جاتے ہین اور ایسے عقائد کا نیچری نام انہی کی وجہ سے مقرر ہوا ہے اگلے لوگ دوسرے نام سے مشہور تھے جسکی تفصیل یہ ہے۔

کتاب الملل والنحل مولفہٗ محمد بن عبد الکریم شہرستانی مطبوعہٗ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۴ مین بعض اہل اہوا کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ ان کے نزدیک سوائے عالم محسوس کے اور کوئی عالم نہین انکا ہر بات مین اپنے ذہن صافی اور فطرت سلیمہ پر اعتماد کلی ہی اور اس گروہ کا نام **طبعیہ دہریہ** ہے اور ان مین جو لوگ کسی قدر ترقی یافتہ ہین وہ یہ کہتے ہین کہ شریعت اور اُسکے احکام حرام وحلال مصلحت عباد اور رفاہ بلاد کے لئے رفارمر لوگون نے اپنی طبیعت صافیہ سے مقرر کردئے ہین اور وہ جن روحانی چیزونکی خبر دیتے ہین جیسا کہ لوح و قلم عرش وکرسی ملائکہ وغیرہ سو وہ درحقیقت اُن کے خیالات ہین کہ جنکو وہ جسمانی صورتون کے ساتھ تعبیر کرتے ہین اور اسی طرح آخرت کے احوال جنت اور حور وقصور اور نہر ومیوجات جو وہ بیان کرتے ہین محض عوام کی طبیعتون کو رجوع کرنے کی باتین ہین اور اسی طرح دوزخ اور اُسکے عذاب طوق وغیرہ لوگونکے ڈرانے کے لئے بیان کرتے ہین کہ انسے ڈر کر اُن امور مصلحت پر کہ جنکو اُنھون نے واجب وفرض بتایا ہے چلین اور جن نامناسب چیزونسے کہ مصلحت وقت جانکر منع کیا اور حرام ومکروہ کہا بچین ورنہ عالم آخرت مین کہ عالم علوی ہے صور جسمانی اور اشکال جرمانی کہان انتہی

Marfat.com

فرقہ نہم احمدیہ جو قادیانی کے نام سے معروف ہی

یہ فرقہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف منسوب ہی جنکے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا انکی قوم مغل برلاس ہی قادیان ملک پنجاب کے نامی رئیس ہین انکے بزرگ سمرقند سے اِس ملک مین آئے تھے اور بادشاہ وقت کی طرف سے بہت دیہات بطور جاگیر اُنکو ملے سکھون کے ابتدائی زمانے مین مرزا گل محمد کے پاس ۸۵ گانؤن اِس نواح کے تھے اور بہت سے گانؤن سکھون کے متواتر حملون کی وجہ سے اُنکے قبضے سے نکل گئے جب وہ فوت ہوئے تو بجاے اُنکے مرزا عطا محمد جانشین ہوئے اُنکے وقت مین روز بروز سکھ لوگ اُن کی جاگیر دیہات پر قبضہ کرتے گئے اور آخرکار اُنکو قادیان سے بھی نکالدیا۔ تھوڑے عرصے کے بعد اُنکو زہر دیا گیا پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانے مین غلام مرتضیٰ صاحب قادیان واپس آ لئے اور پانچ گانؤن دیہات جاگیر مین سے واپس ملے۔

مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین ہوئی مولوی گل علی شاہ سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو حاصل کیا اور اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتون مین اپنے اجداد کے بعض دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے مقدمات مین مشغول رہے اور زمینداری امور کی نگرانی مین لگے اور چند سال اُنکے انگریزی ملازمت مین بھی بسر ہوئے اُنکے والد کے مرنے سے قبل اُنکو تھوڑی سی غنودگی ہوکر یہ الہام ہوا والسماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضا و قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اُس حادثے کی جو غروب کے بعد نازل ہوگا اور اُنکو سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزاپرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمھارے والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہوجائینگے جب اُنکو اپنے والد کی وفات کی نسبت یہ الہام ہوا تو بشریت کی وجہ سے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدنی والد کی زندگی سے وابستہ ہین پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلا پیش آئے اُسوقت یہ دوسرا الہام ہوا الیس اللہ بکاف

Marfat.com

عبدہ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہین ہے۔ اُنھون نے کبھی ریاضت شاقہ نہین کی
اور نہ مجاہدات شدیدہ مین اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ نشینی کے اہتمام سے کوئی چلہ کشی کی
ہان اُن کے والد کے زمانے مین ہی ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک معمر بزرگ
اُنکو خواب مین دکھائی دیا اور یہ کہا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے
لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے سو اُنھون نے کچھ مدت التزام صوم کیا پھر دو تین
ہفتے کے بعد اُنھین معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر
روٹی کھالی جاتی ہے بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کرین سو اُنھون نے کھانے کو یہانتک
کم کیا کہ چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد اُنکی غذا تھی اور آٹھ یا نو ماہ تک اُنھون نے
ایسا ہی کیا اس قسم کے روزے سے بہت لطیف مکاشفات اُنپر اُس زمانے مین کھلے
چنانچہ بعض گذشتہ نبیون اور اعلیٰ طبقے کے اولیاے امت سے ملاقاتین ہوئین ایک دفعہ
عین بیداری کی حالت مین جناب رسول خدا کو مع حسنین وعلی وفاطمہ رضی اللہ عنہم کے
دیکھا غرضکہ کشف صریح کے ذریعہ سے خداے تعالیٰ سے اصلاح پاکر جسمانی سختی کشی کا
حصہ آٹھ نو ماہ لیکر پھر اُس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا اور کبھی کبھی اسکو اختیار
بھی کیا جب تیرھوین صدی کا اخیر ہوا اور چودھوین صدی کا ظہور ہونے لگا تو خداے تعالیٰ
نے اُنکو الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
یہ الہام ہوا الرحمن علم القران لتنذر قوما ما انذر اباءھم ولتستبین سبیل
المجرمین قل انی امرت وانا اول المؤمنین یعنے خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور اُسکے
صحیح معنے تجھ پر کھولدئے یہ اسلئے ہوا کہ تا تو اُن لوگون کو بد انجام سے ڈرائے جو بباعث
پشت در پشت کی غفلت اور نہ متوجہ کئے جانے کی غلطیون مین پڑ گئے اور تا اُن مجرمون
کی راہ کھل جائے کہ جو ہدایت پہونچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہین چاہتے
اُنکو کہدے کہ مین مامور من اللہ اور اول المؤمنین ہون اسکے بعد مرزا صاحب نے مسیحیت
کا دعویٰ کیا اور اللہ نے الہام مین اُنکا نام عیسیٰ و مسیح موعود رکھا عبارت الہام یہ ہے
جعلناك المسیح ابن مریم یعنے تجھے مسیح بن مریم بنایا اور پھر ایک اور الہام ہوا

Marfat.com

الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم انت شیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ کمثلک در لایضاع یعنی خدا کی سب حمد ہے جسنے تجھکو مسیح بن مریم بنایا تو وہ شیخ مسیح ہے جسکا وقت ضائع نہین کیا جاے گا تیرے جیسا موتی ضائع نہین کیا جاتا۔ مرزا صاحب کے مرید اُنکے نام کے ساتھ علیہ السّلام کا لفظ لکھتے ہین۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ میرے دل مین اس دعوے کی بنیاد حدیث نہین بلکہ قرآن اور وحی ہے جو مجھپر نازل ہوئی ہان تائیدی طور پر ہم وہ حدیثین پیش کرتے ہین جو قرآن شریف کے مطابق ہین اور میری وحی کی معارض نہین اور دوسری حدیثون کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہین اگر حدیثون کا دنیا مین وجود بھی نہوتا تب بھی میرے اس دعوے کو حرج نہ پہونچتا تھا وہ کہتے ہین کہ یہ بات صحیح نہین کہ عیسیٰ بن مریم آسمان پر اُٹھائے گئے ہین اور وہ زندہ ہین وہ اپنے قول کی تائید مین لکھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب عزیز اور قرآن کریم مین اُنکو متوفیون کی جماعت مین داخل کر چکا ہے اور سارے قرآن مین ایک دفعہ بھی اُنکی خارق عادت زندگی اور اُنکے دوبارہ آنے کو ذکر نہین کیا بلکہ اُنکو صرف فوت شدہ کہکر چپ ہوگیا لہذا اُنکا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا مین آنا نہ صرف اپنے ہی الہام کی رو سے خلاف واقع سمجھتا ہون بلکہ اس خیال حیات مسیح کو نصوص بینۂ قطعیۂ قرآن کریم کی رو سے لغو اور باطل جانتا ہون اور نہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل موجود ہے جس نے متوفی کے لفظ کی کوئی مخالفانہ تفسیر کرکے مسیح کی حیات جسمانی پر گواہی دی ہے بلکہ بخاری ہین بجائے ان باتون کے اماکم منکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے اس زمانے مین خدا تعالیٰ نے چودھوین صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرماکر اس پیش گوئی کی معقولیت کو بھی کھولدیا اور ظاہر فرمایا کہ مسیح کا دوبارہ دنیا مین آنا اُس رنگ اور طریق سے مقدر تھا جیسا کہ ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا مین آنا ملاکی نبی کی کتاب مین لکھا گیا تھا پس مین جو نزول مسیح کے معنے کرتا ہون وہ نئے معنے نہین ہین بلکہ وہی معنے ہین جو حضرت مسیح علیہ السّلام کی زبان سے پہلے نکل چکے ہین کیونکہ نزول

مسیح ابن مریم کا مقدمہ نزول ایلیا نبی کے مقدمے سے بالکل ہم شکل ہے پس جس حالت مین آج تک یہودیون کی یہ تمنا پوری نہین ہوئی کہ ایلیا نبی آسمان سے اُترتے اور اسی وجہ سے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے منکر رہے تو مولویان اسلام کی تمنّا کیونکر پوری ہوسکتی ہے کہ کسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السّلام خود آسمان سے نازل ہونگے ہمارے مخالف اپنی جہالت سے عیسیٰ علیہ السّلام کے نزول کو حقیقی طور پر انتظار کرتے ہین اور ہم **بروزی** طور پر اور ہم مانتے ہین کہ نزول مسیح کی پیش گوئی پوری ہوگئی مرزا صاحب کہتے ہین کہ جب تک مجھے خدا نے اِس طرف توجہ ندی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہوگیا ہے تب تک مین اُسی عقیدے پر قائم تھا جو اور مسلمانونکا عقیدہ ہے اِسی وجہ سے کمال سادگی سے مین نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین احمدیہ مین لکھا ہے جب خدا نے مجھپر اصل حقیقت کھولدی تو مین اِس عقیدے سے باز آگیا مین نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہوگیا اور مجھے نور سے بھردیا اُس رسمی عقیدے کو نہ چھوڑا حالانکہ اسی براہین مین میرا نام **عیسیٰ** رکھا گیا تھا اور مجھے **خاتم الخلفا** ٹھرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کریگا اور مجھے بتلایا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث مین موجود ہے اور تو ہی اِس آیت کا مصداق ہے ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ مین کھلے کھلے طور پر درج تھا خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی کتاب مین عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ لکھدیا اور قریبًا بارہ برس تک اِس رسمی عقیدے پر جما رہا جب وقت وہ آگیا کہ مجھ پر اصل حقیقت کھولدی جائے تب تواتر سے اس بارے مین الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے اور مجھے حکم ہوا فاصدع بما تومر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھولکر لوگونکو سنادے اور یہ بھی کہتے ہین کہ **مہدی آخرالزمان** مین ہون۔

مرزا صاحب نے اپنے مقابلے کے لئے **دجّال** کی بھی ایجاد کی اُنکا بیان یہ ہے کہ حدیثون مین دو قسم کی صفات دجّال معہود کی بیان فرمائی گئی ہین ایک یہ کہ

Marfat.com

وہ نبوت کا دعوی کریگا اور دوسرے یہ کہ وہ خدائی کا دعوی کریگا ان دونون باتونکو اگر حقیقت پر حمل کیا جائے توکسی طرح تطبیق ممکن نہین کیونکہ نبوت کا دعوی اس بات کو مستلزم ہے کہ شخص مدعی خدا کا قائل ہو اور خدائی کا دعوی اس بات کو چاہتا ہے کہ شخص مدعی آپ ہی خدا بن بیٹھے اور کسی دوسرے خدا کا قائل نہو پس یہ دونون دعوے ایک شخص سے کیونکر ہو سکتے ہین۔ مرزا صاحب کہتے ہین کہ دجال ایک شخص کا نام نہین ہے بلکہ وہ دجال کے معنے خود لفظ دجل سے اس طرح لیتے ہین کہ لغت عرب کی رو سے دجال اُس گروہ کو کہتے ہین جو اپنے تئیں امین اور متدین ظاہر کرے اور دراصل نہ امین ہو نہ متدین بلکہ اُسکی ہر ایک بات مین دھوکہ دہی اور فریب دہی ہو سو یہ صفت عیسائیون کے اُس گروہ مین ہے جو پادری کہلاتے ہین یہ گروہ چونکہ اصل آسمانی انجیل کو گم کرکے محرف اور مغشوش مضمون بنام نہاد ترجمہ انجیل کے دنیا مین پھیلاتا ہے یہ فعل اُنکا دوسرے لفظون مین گویا نبوت کا دعوی ہے کیونکہ اُنھون نے جعلسازی سے نبوت کے منصب کو اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے جو چاہتے ہین ترجمے کے بہانے سے لکھ دیتے ہین اور پھر اُسکو خدا کی طرف منسوب کرتے ہین پس یہ طریق انکا نبوت کے دعوے سے مشابہ ہے اور اس دام مین گرفتار اکثر عوام عیسائی ہین اور دجال کا دوسرا حزب جنکے افعال خدائی کے دعوے سے مشابہ ہین یورپ کے فلاسفرون اور کلون کے ایجاد کرنے والونکا گروہ ہے جنھون نے اسباب اور علل کے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششون کو انتہا تک پہونچا دیا ہے اور بہت سی کامیابیون کی وجہ سے آخر اس ردی اعتقاد تک پہونچ گئے ہین کہ خدا کی قدرت اور اُسپر ایمان رکھنا کچھ چیز نہین ہے اور وہ رات دن ان تلاشون مین لگے ہوئے ہین کہ خود ہی کسی طرح اس راز کے مالک ہو جائین کہ جب چاہین بارش برسائین اور جب چاہین کسی کے گھر مین لڑکا یا لڑکی پیدا کردین اور جب چاہین کسی کو عقیمہ بنا دین پس کچھ شک نہین کہ یہ طریق دوسرے لفظون مین خدائی کا دعوی ہے اور اس گروہ کے تابع یورپ کے اکثر خواص عیسائی ہین غرض کہ دراصل یہی لوگ

دجال

Marfat.com

دجال ہین جنکو پادری یا یوریپین فلاسفر کہا جاتا ہے یہ پادری اور یوریپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہین جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگون کے ایمانون کو کھا جاتا ہے مین ایسے وقت مین آیا ہون کہ جب اندرونی اختلافات انتہا تک پہونچ گئے اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر بتانے لگا اس تفرقے کے وقت مین امت محمدیہ کو ایک حکم کی ضرورت تھی سو خدا نے مجھے **حکم** کرکے بھیجا ہے اور قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح **چودھوین صدی** مین ظہور کریگا علاوہ ان سب امور کے ایک عظیم الشان علامت مسیح موعود کی احادیث صحیحہ مین لکھی گئی ہے کہ وہ ایسے وقت مین آئیگا کہ جب صلیبی مذہب بڑے جوش سے پھیلا ہوا ہوگا جیسا کہ حدیث یکسر الصلیب جو صحیح بخاری مین ہے اسپر دلالت کرتی ہے سو ایسے وقت مین اور ایسے زمانے مین یہ عاجز آیا ہے اور دوسری علامت اشارات احادیث سے مسیح موعود کے لئے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ممالک مشرقیہ مین مبعوث ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ ہمارا ملک ہند خاصکر پنجاب کا حصہ مکہ معظمہ سے بجانب مشرق واقع ہے اور احادیث مین یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا جسکا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اور ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ **کدعہ** دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے جسمین **مسیحیت** اور **مہدیت** کا مدعی بھی موجود ہے جسکا نام یعنی **غلام احمد قادیانی** اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کر رہا ہے یعنی **تیرہ سو عدد** جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ **تیرھوین صدی** کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جسکا نام تیرہ سو کا عدد پورا کرتا ہے ہماری جدید تحقیق سے جو کسر صلیب کے لئے خدا تعالی کی طرف سے ہمکو عطا ہوئی ہے یہ بات خوب صفائی سے ثابت ہوگئی کہ مسیح کا ہرگز رفع جسمانی نہین ہوا ہان ایک سو بیس برس کے بعد رفع روحانی ہوا بلکہ صلیب کے دنون مین رفع روحانی بھی نہین ہوا کیونکہ وہ صلیب کے زخمون سے شفا پاکر ۸۷ برس زندہ رہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جس پیلاطوس گورنر قیصر کے ہاتھ مین عیسی کے مار ڈالنے کی کارروائی تھی اسکی بیوی کو خواب آئی کہ اگر یہ شخص مرگیا تو پھر اسمین تمھاری تباہی ہے اس لئے

Marfat.com

اُسنے اندرونی طور پر کوشش کرکے مسیح کو صلیبی موت سے بچا لیا مگر یہودی اپنی حماقت سے سمجھتے رہے کہ مسیح صلیب پر مر گئے حالانکہ حضرت مسیح بخیر و عافیت اپنے حواریون کے پاس آئے اور اُنکو مبارکباد دی کہ مین خدا کے فضل سے بدستور اب تک زندہ ہون اور پھر اُن کے ہاتھ سے لیکر روٹی اور مچھلی کھائی صلیب کی کیلون کے زخم اُنکو دکھلائے اور چالیس دن تک اُنکے زخمون کا اُس مرہم کے ساتھ علاج ہوتا رہا جسکو قرابا دینون مین مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حوارین کے نام سے موسوم کرتے ہین اور قانون بوعلی سینا مین بھی مندرج ہے اور جنکی دواؤن کو خدا تعالیٰ نے بطور الہام کے اُنپر ظاہر کیا تھا بعد اسکے مسیح خدا کا حکم پاکر پوشیدہ طور پر اپنے وطن سے سفر کو نکلے اور حواریون کو تاکید سے منع کر دیا کہ میرے اس سفر کا حال کسی سے مت کہنا اور ملکون کی سیر کرتے ہوئے نصیبین مین آئے اور وہان سے افغانستان مین پہونچے اور ایک مدت تک اُس جگہ جو کوہ نعمان کہلاتا ہے اُسکے قریب سکونت پذیر رہے چنانچہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے اور اُسکے بعد پنجاب مین آئے اور ہندوستان کا بھی سفر کیا اور غالبًا بنارس اور نیپال مین بھی پہونچے پھر پنجاب کی طرف لوٹے چونکہ سرد ملک کے رہنے والے تھے اِس لئے اُس ملک کی شدت گرمی کا تحمل نکر سکے اِسلئے کشمیر کا قصد کیا اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک عبادت کرتے رہے اور سکھون کے زمانے تک اُنکی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا اور بقیہ عمر سری نگر مین گذاری اور ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی عمر مین وہین فوت ہوئے اور محلہ خان یار کے قریب دفن کئے گئے اور اب تک وہ قبر یوز آسف نبی کی قبر اور شہزادہ نبی کی قبر اور عیسیٰ نبی کی قبر کہلاتی ہے اور اس مزار کا زمانہ تخمینًا دو ہزار برس بتلاتے ہین اور عوام و خواص مین یہ روایت بکثرت مشہور ہے کہ یہ نبی شام کے ملک سے آیا تھا ہمارے علما کی یہ غلطی ہے کہ معًا صلیب کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ کا رفع جسمانی مانتے ہین یسوع کا آسمان پر مع جسم جانا ایک جھوٹا مسئلہ ہے اور جو مسلمان ایک فرضی دجال اور فرضی مسیح کے منتظر تھے جسکے ماننے سے نئے سر سے اُس شرک کی بنیاد پڑتی ہے جسکی قرآن شریف بیخ کنی کر چکا ہے اور مسئلہ ختم نبوت بھی

Marfat.com

ہاتھ سے جاتا ہے سو خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا تا کہ میں اس خطرناک حالت کی اصلاح
کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں اور وہ حوادث ارضی و سماوی جو مسیح موعود
کے ظہور کی علامات ہیں وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہو گئے ہیں مدت ہوئی
کہ خسوف و کسوف رمضان کے مہینے میں ہو چکا ہے اور ستارہ ذو السنین بھی نکل چکا ہے
اور زلزلے بھی آئے اور مری بھی پڑی اور عیسائی مذہب بڑے زور شور سے دنیا میں
پھیل گیا اور جیسا کہ آثار میں پہلے لکھا گیا تھا بڑے تشدد سے میری تحقیر بھی ہوئی
غرض تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور کسر صلیب میرے ہاتھ سے یہ ہوئی کہ نشان
ظاہر ہوئے اور پیش گوئیاں ظہور میں آئیں اور پادریوں کا منھ بند کیا گیا اور اگر وہ
حیا سے کام لیں تو آئندہ اعتراض کرنے کی انکو جگہ نہ رہے اور قرآن کی تعلیم نے جو
میری طرف سے بیان کی گئی بڑے بڑے جلسوں میں لوگوں کا سر جھکا دیا اور عیسائی
مذہب کے اصول کو ایسے طور سے توڑا گیا کہ کبھی کسی کو پہلے اس سے میسر نہ آیا ایسی ہی
مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی
قوم کے دجل کو دور کرینگے اور انکے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھائیں گے
چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا
خاتمہ کر دیا میں نے ثابت کر دیا کہ وہ لعنتی موت کہ جو نعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف
منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مدار صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی اور کسی طرح لعنت کا مفہوم کسی راستباز پر صادق
نہیں آسکتا بخاری کی یہ حدیث کہ مسیح آئیگا اور صلیب کو توڑے گا وہ معنے نہیں رکھتی
جو ہمارے قابل رحم علما بیان کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی کوتہ اندیشی سے یہ
سمجھا ہوا ہے کہ مسیح دنیا میں آکر ایک بڑے جہاد کا دروازہ کھولیگا اور محمد مہدی خلیفہ
سے ملکر دین پھیلانے کے لئے لڑائیاں کریگا اور تلوار اٹھائیگا اور ایک بڑی خونریزی
ہوگی جو دنیا کی ابتدا سے اسوقت تک کبھی نہیں ہوئی ہوگی اور یہانتک خونریزی کریگا
جو زمین کو خون سے بھر دیگا اور ایسا سخت دل ہوگا کہ جزیہ بھی قبول نہیں کریگا

Marfat.com

اُسکی تقسیم اوقات یہ ہوگی کہ کچھ حصہ دن کا تو لوگون کو قتل کرنے مین بسر کریگا اور کچھ حصہ دن کا جنگلون مین جاکر سورون کو مارنے مین گذاریگا (اسی لئے مرزا صاحب ایسے مسیح ومہدی کو خونریز مسیح اور خونریز مہدی کہتے ہین) سو یاد رہے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے بلکہ کسر صلیب سے اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ مسیح موعود ایسے زمانے مین آئیگا جبکہ ہر طرف سے ایسے اسباب پیدا ہوجائینگے کہ جنکی پُرزور تاثیرون سے صلیبی مذہب عقلمندون کے دلون سے گرتا جائیگا وہ حق محض جو خدا نے ہمین سمجھایا ہے یہ ہی کہ مسیح جسکا دوسرا نام مہدی ہے دنیا کی بادشاہت سے ہرگز حصہ نہین پائے گا بلکہ اسکے لئے آسمانی بادشاہت ہوگی اسلئے مجھے جو مین مسیح موعود ہون زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہین بلکہ ضرور تھا کہ مین غربت اور مسکینی مین آتا اور یہ جو حدیثون مین آیا ہی کہ مسیح حکم ہوکر آئیگا اور وہ اسلام کے تمام فرقون پر حاکم عادل ہوگا سو یہ حکومت اسکی زمین کی نہین ہوگی بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آئیگا سو ایسا ہی وہ ظاہر ہوا تاکہ وہ سب باتین پوری ہون جو صحیح بخاری مین ہین کہ یضع الحرب یعنی وہ مذہبی جنگون کو موقوف کردیگا اور اُسکا زمانہ امن اور صلح کاری کا ہوگا۔ لاٹھی اور تلوار سے ہرگز ہرگز دین دلون مین داخل نہین ہوسکتا خدا کے سچے مسیح اور مہدی کے لئے ضروری ہے کہ آسمانی نشانون کے ساتھ دین کو پھیلائے تاکہ وہ لوگ شرمندہ ہون جنھون نے خدا کے دین اسلام پر ناحق جھوٹے الزام لگائے سو اس وجہ سے مین نشانون کے ساتھ بھیجا گیا ہون اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ مین نے بدیہی ثبوتون کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات کو ثابت کردیا ہے اور اُنکی جائے وفات اور قبر کا پتہ دیدیا ہے مین اسلئے نہین آیا کہ آپ لوگون کو دنیا کے گندے مال مین مبتلا کرون اور آپ پر ہوا وہوس کے پورے دروازے کھول دون بلکہ مین اسلئے آیا ہون کہ موجودہ دنیا کے حظ سے بھی کچھ کم کرکے خدا تعالیٰ کی طرف کھینچون پس حقیقت مین آپ لوگونکا میرے آنے سے بہت ہی حرج ہوا یہ بات جلد عقلمند اور منصف مزاج کی سمجھ مین آسکتی ہے کہ ہر ایک مجدد اُن مفاسد کے

Marfat.com

دور کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ
موجب ہلاک اور نیز سب سے زیادہ کثرت مین ہوتے ہین اور اُنھین خدمات کے
مناسب حال اُس مجدد کا نام آسمان پر ہوتا ہے اور جبکہ یہ بات واقعی اور صحیح ہے
تو صاف ظاہر ہے کہ اس پُر آشوب زمانے مین جبکہ لوگ چارون طرف سے عیسائیت
کی پُر زہر تعلیم سے ہلاک ہوئے جاتے ہین بڑا کام مجدد کا یہ ہونا چاہیے کہ اہلِ اسلام کی
ذریت کو اس زہر سے بچائے اور صلیبی فتنون پر اسلام کو فتح بخشے اور جبکہ اِس صدی
کے مجدد کا یہ کام ہوا تو بلاشبہہ آسمان پر اُسکا نام **کاسر الصلیب** ہوا مین زور سے
اور دعوے سے کہتا ہون کہ جس کسر صلیب کا بخاری مین وعدہ تھا اُسکا پورا سامان
مجھے عطا کیا گیا ہے اور ہر ایک عقل سلیم گواہی دیگی کہ بجز اِس صورت کے اور کوئی مُوثر
اور معقول صورت کسر صلیب کی نہین۔ مسیح موعود کے اِسی امت مین سے آنے پر
بہت سی گفتگو کر کے یہ حدیث لکھی ہے لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل
من فارس اسکے بعد کہتے ہین کہ چونکہ اِس **فارسی شخص** کی طرف وہ صفت منسوب
کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے
خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اُسکو عدل سے پُر کرنا لہذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے
اور وہ مین ہون اکثر لوگون نے قلت تدبر سے اِن تین نامون کی وجہ سے تین علیحدہ
علیحدہ شخص سمجھ لئے ہین اور تین قومین انکے لئے مقرر کی ہین ایک فارسیون کی قوم
دوسرے بنی اسرائیل کی قوم تیسرے بنی فاطمہ کی قوم مگر یہ تمام غلطیان ہین حقیقت
مین یہ تینون ایک ہی شخص ہے جو تھوڑے تھوڑے تعلق کی وجہ سے کسی قوم کی طرف
منسوب کر دیا گیا ہے مثلاً ایک حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس
بنی اسحاق مین سے ہین پس اِس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا اور بنی فاطمہ کے
ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے فاطمی بھی ہوا پس گویا کہ وہ
نصف اسرائیلی اور نصف فاطمی ہوا ہان میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی
کے اور کچھ ثبوت نہین اور وہ یہ ہے خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس

Marfat.com

یعنی توحید کو پکڑو توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو اور بنی فاطمہ ہونے مین یہ الہام ہو
الحمد للہ الذي جعل لکم الصھر والنسب اشکر نعمتي رئیت خدیجتي یعنی تمام
حمد اور تعریف اُس خدا کے لئے جسنے تمھین فخر دامادی سادات اور فخر علو نسب جو دونون
مماثل اور مشابہ ہین عطا فرمایا یعنی تمھین سادات کا داماد ہونے کی فضیلت عطا کی اور
میری نعمت کا شکر ادا کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔

مرزا صاحب اپنی کتابون مین بہت جگہ بیان کر چکے ہین کہ یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ
کے رنگ مین بھیجا گیا ہے بہت سے امور مین حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے مشابہت رکھتا ہی
یہانتک کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش مین ایک ندرت تھی کہ بغیر باپ کے
پیدا ہوئے اِس عاجز کی پیدائش مین بھی ایک ندرت ہی اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک
لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ وہ پیغمبر خدا کو **مثیل موسیٰ** کہتے ہین اور اپنی ذات کو
مثیل عیسیٰ قرار دیتے ہین اُنکا قول ہے کہ جیسا کہ ایک سلسلہ چودہ سو برس کی
مدت تک موسیٰ سے لیکر عیسیٰ بن مریم تک ختم ہوا ایسا ہی دوسرا سلسلہ جو خدا کے
کلام مین اسکے مشابہ کھڑا کیا گیا ہے اِسی چودہ سو برس کی مدت تک مثیل موسیٰ
یعنی حضرت محمدؐ سے لیکر مثیل عیسیٰ بن مریم یعنی مرزا صاحب تک ختم ہوا۔

ایک جگہ فرماتے ہین کہ خدا کے فضل و عنایت سے **امام الزمان** مین ہون
اللہ فرماتا ہی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اولی الامر سے
مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہی اور جسمانی طور پر جو شخص
ہمارے مقاصد کا مخالف نہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمین حاصل ہو سکے وہ ہم مین
سے ہے خواہ عیسائی ہو یا مسلمان مرزا صاحب خدا کی قسم کھا کر کہتے ہین کہ خدا کے
عظیم الشان نشان مجھپر بارش کی طرح اتر رہے ہین اور غیب کی باتین مجھپر کھل رہی ہین
ہزارہا دعائین ابتک قبول ہو چکی ہین اور تین ہزار نشان ظاہر ہو چکے ہین اور
ہر ایک دانشمند سمجھ سکتا ہے کہ میرے الہامات اور پیش گوئیان انسان کی طاقت سے
بالاتر ہین۔ مرزا صاحب نے ایک رات کشفی حالت مین دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ

Marfat.com

معلوم ہوتا تھا مگر خواب مین محسوس ہوا کہ اُسکا نام شیر علی ہے اُسنے مرزا صاحب کو ایک جگہ لٹا کر اُنکی آنکھین نکالی ہین اور صاف کی ہین اور میل و کدورت اُنمین سے پھینک دی ہے اور ہر ایک بیماری اور کوتہ بینی کا مادہ نکالدیا ہے اور مصفا نور جو آنکھون مین سے پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اُسکو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کرکے پھر فرشتہ غائب ہوگیا اور مرزا صاحب اُس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہوگئے اور کہتے ہین کہ ایکبار مجھکو کشفی طور پر دکھایا گیا کہ مین نے بہت سے احکام قضا و قدر کے اہلِ دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستون کے لئے لکھے ہین اور پھر تمثیل کے طور پر مین نے خدا کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھدیا کہ وہ اُسپر دستخط کر دے۔ خدا نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اُسکو جھاڑ دیا اُسکے قطرے میرے کپڑون پر پڑے جنکو مین نے بچشم خود دیکھا۔

ایک بار عالم کشف مین دیکھا کہ مین نے بشمبر داس کھتری کے نوشتۂ قضا و قدر کی نصف قید کو اپنے قلم سے کاٹ دیا مگر بری نہین کیا ایک بار کشف مین دیکھا کہ وہ اور حضرت عیسیٰ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہین۔

ایک بار حالت کشفی مین اللہ کی روح اُنپر غالب ہوگئی اور اُسنے اپنے وجود مین مرزا صاحب کو نہان کر لیا اور اُنھون نے اس حال مین دیکھا کہ وہ نئے نظام اور نئے آسمان اور نئی زمین کے پیدا کرنے پر قادر ہین پھر اُنھون نے آسمان دنیا کو پیدا کیا الی آخرہ۔

لکھتے ہین کہ ایکبار مجھے خدا نے مخاطب کرکے فرمایا یلاش خدا کا نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ ابتک مین نے اُسکو اس صورت پر قرآن اور حدیث مین نہین پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب مین دیکھا اُسکے معنے مجھپر یہ کھولے گئے کہ یا لا شریک۔ الہام مین بار بار میرا نام ابراہیم رکھا گیا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ مین الہام ہے سلام علے ابراھیم صافینا ہ الخ۔ نوٹ

جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیونکو دعائین

سکھلائین تھین مرزا صاحب کو بھی خدا نے الہام کرکے ایک دعا سکھلائی اور وہ
یہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد
وہ کہتے ہین کہ ہم اپنی اجتہادی باتون کو خطا سے معصوم نہین سمجھتے اجتہادی غلطی نبیون
اور رسولون سے بھی ہوجاتی ہے۔
مرزا صاحب پر کئی بار عدالتون مین مقدمات بھی دائر ہوئے مگر نہایت کشاکش کے
بعد وہ ہر ایک مقدمے مین آخرکار بری ہوگئے ان مقدمات کو رہا **ابتلا** کے ساتھ تعبیر
کرتے ہین بعض مقدمات اُنپر اپنے سخت لہجہ کی وجہ سے اور بعض کسی کی موت یا ذلت
کی پیش گوئی کے سبب سے عائد ہوئے۔
ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ اُنپر دائر کیا گیا جو ڈپٹی کمشنر
ضلع گورداس پور کی عدالت سے ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو خارج کیا گیا بری کرنے کے
حکم کے آخر مین مرزا صاحب کے حق مین نوٹس بطور تہدید کے لکھا گیا کہ ہم اِس موقع پر
مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جسکو اُنھون نے خود پڑھ لیا اور اسپر
دستخط کردیے ہین باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہین کہ اُن مطبوعہ دستاویزات سے
جو شہادت مین پیش ہوئی ہین یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُنھون نے اشتعال اور غصہ دلانے والے
رسالے شائع کئے ہین جنسے اُن لوگونکی ایذا متصور ہے جن کے مذہبی خیالات اُن کے
مذہبی خیالات سے مختلف ہین جو اثر اُن کی باتون سے اُن کے بے علم مریدون پر ہوگا
اسکی ذمہ داری اُنہی پر ہوگی اور ہم اُنھین متنبہ کرتے ہین کہ جب تک وہ زیادہ تر
میانہ روی کو اختیار نہ کرینگے وہ قانون کی زد سے بچ نہین سکتے بلکہ وہ اُس کی
زد کے اندر آجاتے ہین۔
مرزا صاحب نے ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت یہ پیش گوئی کی کہ وہ روز ختم مباحثہ سے
۱۵ مہینہ تک ہاویہ مین ڈالا جائیگا جبکہ آتھم ۱۵ مہینہ کے اندر فوت نہین ہوا تو مرزا صاحب نے
تاویل کی کہ الہام حق کی طرف رجوع کی شرط سے وابستہ تھا عیسائیون نے مرزا صاحب کی
تکذیب کی اور اِس تاویل کو نہ مانا تو اُنھون نے چار ہزار روپیہ اس بات کے لئے دینا کیا

Marfat.com

کہ وہ مجلس مین قسم کھا جائے کہ اُسنے دل مین خدا کی طرف رجوع نہین کیا مگر آتھم نے
قسم کھانے سے صاف انکار کردیا مرزا صاحب کہتے ہین کہ الہام مین پیش از وقت
شائع کیا گیا تھا کہ آتھم رجوع سے فائدہ اُٹھائے گا لیکن اگر گواہی کو پوشیدہ
کریگا تو پھر جلد پکڑا جائیگا اور فوت ہو جائیگا اُسنے شرط پر عمل کیا تو بہ قدر اُس
عمل کے تاخیر ہوگئی اور جب گواہی کو چھپایا تو پکڑا گیا اور آخری اشتہار سے
چھ ماہ بعد فوت ہوگیا اگر وہ اُس غیرت اور خاموشی اور خوف پر قائم رہتا جو
اُس نے پیش گوئی کی میعاد مین اختیار کی تھی تو اُسکو لمبی زندگی دیجاتی اور وہ
بیس برس تک اور زندہ رہتا۔

ایک آریہ لیکھرام کی موت کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ چھ برس کے اندر ہلاک کیا جائیگا
وہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایسے وقت مین مارا گیا کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی مین ابھی اڑھائی سال
باقی تھے مرزا صاحب کہتے ہین کہ جس طرح گوسالہ سامری کے کٹنے کے بعد حضرت موسیٰ ع
علیہ السلام نے بڑی عزت پائی تھی اسی کے مطابق اس بندے کی عزت
کو بھی اللہ نے زیادہ کیا اور جس طرح گوسالہ بنانے کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر
طاعون بھیجی تھی اسی طرح لیکھرام کے مرنے کے بعد بھی اس ملک مین طاعون پھیلی
عبداللہ آتھم کی پیش گوئی جمالی تھی اور لیکھرام کی جلالی۔ یہ پیش گوئی مجھ مین
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین مشترک ہی اور لیکھرام کا حال کسرے یعنی
خسرو پرویز سے مشابہ ہے اور جیسا کہ تمام مسلمانون کا یہ عقیدہ ہے کہ کسریٰ کا مارا جانا ایک
بڑا معجزہ تھا ایسا ہی اگر مسلمان چاہین تو گواہی دے سکتے ہین کہ لیکھرام کا مارا جانا
بھی ایک بڑا معجزہ تھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ نے گورنمنٹ تک یہ شکایتین پہونچائین
کہ مرزا صاحب گورنمنٹ انگریزی کے بدخواہ ہین اور بغاوت کے خیالات رکھتے ہین تو
اُنھون نے اعلان کیا کہ جس فرقے کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا مقرر کیا ہے ایک بڑا
امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اِس فرقے مین تلوار کا جہاد بالکل نہین

Marfat.com

اور نہ اسکا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو جائز سمجھتا ہے اور قطعًا اِس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لئے لڑائیان کی جائیں یہ نظم بھی اُنھون نے بنائی ہے ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال	دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے	دین کی تمام جنگون کا اب اختتام ہے

اُنھون نے ۱۰ ستمبر ۱۸۹۹ء کو ایک درخواست شائع کی جس مین گورنمنٹ انگریزی پر ظاہر کیا ہے کہ اِس ملک کے مسلمان مجھے اِس وجہ سے بھی کافر کہتے ہین کہ مین نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے اور یہ لوگ مجھے اِس وجہ سے بھی کافر ٹھہراتے ہین کہ مین نے خدا کے سچے الہام سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اُس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہین آخر درخواست مین تحریر کرتے ہین کہ مین سلطنت انگریزی کے مقابل سلطنت روم کو بھی نہین پاتا جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے متبعون کا نام فرقۂ احمدیہ اور احمدی مذہب کے مسلمان رکھا ہے وہ کہتے ہین کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد دوسرا احمد انمین سے محمد جلالی نام تھا اور اِس مین یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت اُن دشمنون کو تلوار کے ساتھ سزا دینگے جنھون نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانونکو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین آشتی اور صلح پھیلائینگے اور خدا نے اِن دونامون کی اسطرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکے کی زندگی مین اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینے کی زندگی مین اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفونکی بی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیش گوئی کی گئی کہ آخری زمانے مین پھر اسم احمد ظہور کریگا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جسکے ذریعہ سے احمدی صفات ظہور مین آئینگی اور تمام لڑائیونکا خاتمہ ہوجائیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

دو بروزونکی حاجت پڑی ایک بروز محمدی موسوی دوسرا بروز احمدی عیسوی بروز محمدی موسوی کے لحاظ سے مظہر حقیقت محمدیہ کا نام مہدی رکھا گیا اور اہلاک ملل باطلہ کے لئے بجاے سیف کے قلم سے کام لیا گیا اور بروز احمدی عیسوی کے لحاظ سے مظہر حقیقت احمدیہ کا نام مسیح اور عیسیٰ رکھا گیا۔

وہ کہتے ہین کہ ہماری مجلس خدا نما ہے اُنکو خدا کی طرف سے عربی فارسی اُردو انگریزی مین الہام ہوتا ہے کبھی ایک ہی سلسلۂ الہام مین ایک وقت مین کئی زبانون کے الفاظ ہوتے ہین۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) لا تخف انک انت الاعلیٰ یعنی کچھ خوف مت کر کہ تو غالب ہے۔

(۲) بکرٌ و ثیبٌ۔ مرزا صاحب اس الہام کے یہ معنے بیان کرتے ہین کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین میرے نکاح مین لائیگا جنمین سے ایک بکر ہوگی دوسری بیوہ

(۳) ایک زمانے مین مرزا صاحب کا دل بباعث گوشہ گزینی اور ترک دنیا کے اہتمامات تاہل سے سخت کارہ تھا اور عیالداری کے بوجھ سے طبیعت متنفر تھی تو اس حالت کے تصور کے وقت یہ الہام ہوا ؎ ہرچہ باید نو عروسے را ہمہ ساماں کنم (یعنی اس شادی مین تجھے کچھ فکر نہین کرنا چاہئے ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمے رہے گا)۔

(۴) یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ۔

(۵) قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے

(۶) دس دن کے بعد موج دکھاتا ہون الا ان نصر اللہ قریب فی شائل مقیاس ڈین یو ل یو گو ٹو امرتسر یہانتک الہام کی عبارت ہی مطلب اسکا یہ ہی کہ دس دن کے بعد روپیہ آئیگا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اُونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اُسکا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہی دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔

(۷) اپنی چمکار دکھلاؤنگا اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اُٹھاؤنگا دنیا مین ایک

Marfat.com

نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اُس کی سچائی ظاہر کردے گا۔

(۸) ایک عزت کا خطاب ایک عزت کا خطاب لک خطاب العزۃ ایک بڑا نشان اسکے ساتھ ہوگا۔

(۹) اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

مرزا صاحب اپنی دعا کے ضمن مین خدا سے خطاب کرتے ہین تو نے ہی اِس چودھوین صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ اُٹھ کہ مین نے تجھے اِس زمانے مین اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اِسلامی سچائیون کو دنیا مین پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا اور تو نے ہی مجھے کہا کہ تو میری نظر مین منظور ہے مین اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہون تو نے ہی مجھے فرمایا کہ تو وہ مسیح موعود ہے جسکے وقت کو ضائع نہین کیا جائے گا۔ اور تو نے ہی مجھے مخاطب کرکے کہا کہ تو مجھسے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ تو میری درگاہ مین وجیہ ہے مین نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا۔

مرزا صاحب نے البدر مورخہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۰۶ء مین شایع کرایا تھا کہ میرا کام یہی ہے کہ مین عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دون اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دون پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہون اور یہ علت غائی ظہور مین نہ آئے تو مین جھوٹا ہون۔

مرزا صاحب نے مباہلے کے مقابلے مین جس مین لعنت ہوتی ہے اعجازی مقابلہ ایجاد کیا ہے کہ فصیح و بلیغ عبارت اُس حد تک لکھی جائے کہ کوئی مخالف اسکی نظیر بنانے پر قادر نہو۔

مرزا صاحب تحفہ گولڑویہ مین لکھتے ہین کہ ہنود اپنے گذشتہ اوتارون کے نامون پر آئندہ اوتارون کے انتظار کرتے رہے ہین اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو کلکی اوتار کے نام سے موسوم کرتے ہین کرشن کا اوتار مانتے ہین اور کہتے ہین کہ جیسا کہ کرشن کی صفات مین سے رودر گوپال ہے یعنی سورونکو ہلاک کرنے والا اور گوان کو پالنے والا ایسا ہی کلکی اوتار ہو گا یہ ایک کرشن کی صفات کی نسبت اِستعارہ ہے کہ وہ درندون کو ہلاک کرتا تھا یعنی سورون اور بھیڑیون کو

کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہین یہ عذرات بالکل فضول ہین معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہین ورنہ وہ معجزات کبھی کہلائینگے اگر وہ ...

اورگایون کو پالتا تھا یعنی نیک آدمیون کو اور مراد اس سے یہ ہے کہ زمانے کا دور ہی ایسا آجائے گا اور آسمانی ہوا شریرون کو نابود کرتی جائیگی اور نیک بڑھینگے اور پھولینگے اور زمین کو پُر کرینگے تب اِس مسیح پر ردرگوپال کا اسم صادق آئے گا اور مین جو وہی مسیح اور مظہر صفات مذکورہ ہون اسلئے کشفی طور پر مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کرکے بولا کہ ہے رُدر گوپال تیری استت گیتا مین لکھی ہے اِسوقت مین سمجھا کہ تمام دنیا ایک ردر گوپال کا انتظار کررہی ہے خدا نے کشفی حالت مین بارہا مجھے اِس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قدیم مین کرشن نام ایک شخص گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدون اور اپنے وقت کے نبیون مین سے تھا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مین ہون کرشن کی دو صفت ہین ایک رُدر یعنے درندون اور سورون کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانون سے دوسرے گوپال یعنی گایون کا پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکون کا مددگار اور یہ دونون صفتین مسیح موعود کی صفتین ہین مرزا صاحب کی اِس آخری الہامی جست کی داد دینے کو جی چاہتا ہے اِس نئی تثلیث نے مسلم عیسائی اور اہلِ ہنود سب کو اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے عقیدے اور رسم ورواج پر قائم رہنے کے باوجود ایک ہی سلسلے مین منسلک کرنے اور سہ رنگی بھیڑون کا ایک گلہ بنانے اور بالآخر نجات دلانے کا بیڑہ اُٹھایا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اول اول دعوئ مجددیت کیا پھر ظلی طور پر مسیح موعود ہوئے پھر بروزی مسیح موعود بنگئے جب ترقی ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہوگئے اِسی اثنا مین مہدی حَکَم۔ کاسر الصلیب امام الزمان وغیرہ وغیرہ بھی بنتے رہے حتیٰ کہ کرشن ہونے سے بھی نہ چوکے شدہ شدہ انکی لَے یہانتک بڑھی کہ اصلی مسیح موعود ہوگئے جب یہ دعویٰ بھی فیاضی کے ساتھ انکی جماعت نے تسلیم کرلیا تو پھر حضرت مسیح سے بھی افضل ہونیکا دعویٰ کردیا۔ انکا شعر ملاحظہ ہو۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو	اُس سے بہتر غلام احمد ہے

جب خوش اعتقادون نے اسپر بھی اُف نہ کی تو مرزا صاحب تھے آدمی سمجھدار اُنھون نے
خیال کیا کہ جب مصدقین اس بُری طرح اپنی عقلون کو ہم پر اور ہمارے کلام پر نثار
کر رہے ہین تو اب کور کسر اُٹھا رکھنے کی کوئی وجہ نہین چنانچہ اُنکو فوراً الہام ہوا انت
منی بمنزلۃ اولادی اولاد کے بنتے کے بعد اب خداے تعالیٰ کے ساتھ بے تکلف
دوستی ہوتی ہے چنانچہ اپنے رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ مین لکھدیا کہ خداے تعالیٰ
اس عاجز سے بہت قریب ہوجاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے روشن چہرے سے اُتار
دیتا ہے اور مین اپنے تئین ایسا پاتا ہون کہ گویا کوئی مجھ سے ٹھٹھا کر رہا ہے۔ لیجیے
جب ٹھٹھے بازی تک نوبت پہونچ چکی تو اب برابر کی دوستی مین کیا شبہہ رہا۔
اسکے بعد مرزا صاحب عین خدا ہوجاتے ہین چنانچہ الحکم مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۰۵ء
مین مرزا صاحب کا الہام لکھا ہے انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له
کن فیکون مرتبہ کن فیکون حاصل ہونے کے بعد انمین اور خداے تعالیٰ مین کیا فرق رہا
دیکھیے سلسلہ کہان سے شروع ہوا اور اسکا خاتمہ کہان ہوا۔ پھر لطف یہ کہ اسکے بعد بھی
مجددیت کے پردے کی آڑ لیتے رہے اور مثیل مسیح موعود اور مثیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے کو لکھتے رہے۔

غرض کہ مرزا صاحب اپنی تحریرات کے بموجب خدا بھی تھے خدا کی اولاد بھی تھے اور
خدا کے دوست بھی تھے۔ کرشن بھی تھے۔ مہدی بھی تھے۔ مجدد بھی تھے۔
مسیح بھی تھے۔ ظلی نبی بھی تھے اور نہ معلوم کیا کیا تھے انپر ایمان فرض بھی تھا کیونکہ
نبی تھے اور بالکل فرض نہ تھا کیونکہ صرف مجدد تھے۔ غرض مرزا صاحب سب کچھ تھے۔
اقوال مین تناقض بھی تھا زبانی جمع خرچ کے لحاظ سے پکے دیندار تھے عمل کے
لحاظ سے دنیا دار و نکی بھی انکے سامنے ہستی نہ تھی مرزا صاحب کیا تھے سراسر گلدستۂ
عجائب تھے لیکن جو خوش اعتقادی انکی نسبت قائم ہوچکی تھی وہ نہ گئی پر نہ گئی۔
بعض باتون کو بعد مین مرزا صاحب نے خود منسوخ کیا۔

فرماتے ہین کہ جس جس جگہ مین نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا صرف ان معنون سے کیا

Marfat.com

کہ مین مستقل طور پر شریعت لانے والا نہین ہون۔ نہ مین بلا واسطہ نبی ہون مگران معنون سے کہ مین نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کرکے اور اپنے لئے اُسکا نام پاکر اُسکے واسطے سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہون اِن معنون سے رسول اور نبی ہونے سے انکار نہین کرتا (ایک غلطی کا ازالہ نمبر ۶)۔

ملا عبد اللطیف خوست کو امیر حبیب اللہ خان والیِ کابل نے اسلام سے پھر جانے اور مرزا صاحب قادیانی کو پیغمبر قبول کرلینے اور پیغمبران علیہم السلام کی توہین کرنے اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سخت گندی گالیان دینے کی پاداش مین باوجود توبہ کی مہلت کے سنگسار کرادیا کیونکہ شریعت اسلام مین تاکیدی حکم ہی کہ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے پس مفتیانِ شریعت کے فتوے کے مطابق ایسا کیا گیا۔

مرزا صاحب نے بڑے شد و مد سے دعویٰ کیا تھا کہ میرا ایک عورت سے نکاح ہونا ضرور ہے جو آسمان پر اُنسے پڑھا جا چکا تھا مگر وہ بی بی باوجود ہزار کوششون کے اُنکے نکاح مین نہ آئی بلکہ اُس زمانے سے آجتک ایک دوسرے شریف آدمی کی بی بی ہے۔

مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ اب آسمانی منکوحہ کے ملنے کی کوئی امید نہین تب اُنھون نے حقیقۃ الوحی مین لکھدیا کہ خدا جس خبر اور وعدے کو چاہے پورا کردے اور جسکو چاہے باطل کردے اور بہت سی پیش گوئیان اُنکی موت سے باطل ثابت ہوگئین مثلاً

(۱) مولوی ثناء اللہ میری زندگی مین فوت نہوا تو مین دجال اور کذاب (اشتہار مرزا صاحب مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)۔

(۲) جوانی کا واپس آنا (بدر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)۔

(۳) ڈاکٹر عبد الحکیم میری آنکھون کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہوجائے گا (تبصرہ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔

(۴) مرزا صاحب کی عمر ۹۵ سال کی ہوگی (الحکم ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۳ء)۔

(۵) قیامت خیز زلزلہ آنے کو ہے (مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ مارچ ۱۹۰۶ء)۔

Marfat.com

(۶) غلام حلیم اور یحییٰ کی بشارت (تبصرہ)۔

(۷) عالم کباب کی پیدائش جسکے پیدا ہوتے ہی تمام عالم کے لئے تباہ ہو جانا تھا اور پھر مرزائیون کی فتح اور خوشی ہونی تھی (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۶ء)۔

(۸) دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی (البدر ۲۳-۲ اپریل ۱۹۰۶ء)۔

(۹) دو خواتین مبارکہ تیرے نکاح مین آئینگی جنکو تو نصرت جہان بیگم کے بعد پائیگا اور اُن سے تیری نسل بکثرت ہوگی (مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء) ان پیش گوئیون کے وقوع مین آنے سے پیشتر - ۲۶ - مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۵ - ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہجری کو دس بجکر دس منٹ پر بوقت صبح لاہور مین عارضۂ ہیضہ یا درد گردہ سے انتقال کیا تاہم اُنھین اپنے کام مین خاصی کامیابی ہوئی اور لاکھون تک اُنکے مریدون کی تعداد پہونچ گئی جن مین کئی رئیس اور جاگیردار اور اکثر تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے تاجر شامل ہین [له]

تنبیہ۔ مرزا صاحب نے علمائے اہلِ سنت والجماعت کو جن الفاظ سے یاد کیا ہے اُس سے زیادہ گندے الفاظ کسی کو میسر نہین آسکتے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے قصائد احمدیہ وغیرہ۔ خبیث - شیطان - مضل - کذاب - ناری - غوی - اجہل - احمق شقی - ذیب - کلب - ملاعین - اشرار اللئام - فتان - دجال مفتری اوباش بے ایمان - بے حیا - وغیرہ وغیرہ۔ مولوی نذیر حسین دہلوی نے مرزا صاحب کے حق مین تکفیر کا فتویٰ لکھا ہے جس پر بہت سے علما کی تصدیق ہے اُس مین اُنھون نے بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اہلِ سنت سے خارج ہین اُنکا عمل اور طریق ملحدین باطنیہ وغیرہ اہلِ ضلال کا طریق ہے اُنکے دعوے واشاعت اکاذیب اور اِس ملحدانہ طریق سے اُنکو تیس دجالون مین سے جنکی خبر حدیث مین وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہین اب مسلمانونکو چاہئے کہ اُن سے احتراز کرین اور اُنسے وہ دینی معاملات نکرین جو اہلِ اسلام مین باہم ہونے چاہئین اُنکی صحبت اختیار کرین اور نہ اُنکو ابتدائً سلام کرین اور نہ اُنکو دعوت مسنون مین بُلائین اور نہ اُنکی دعوت قبول کرین اور نہ اُنکے پیچھے اقتدا کرین اور نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھین۔

[له] یہ تمام بیان اول سے آخر تک مرزا صاحب کے مصنفہ رسالوں سے انتخاب کیا ہے بلکہ اکثر اصل عبارت کو بقدر ضرورت نقل کیا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

جون ۱۹۰۹ء؁ مین ریاست رام پور مین علماے اسلام اور جماعت احمدیہ قادیانی مین نہایت عمدہ مناظرہ ہوا۔ اِس مناظرے کے دوران مین ایک نیا مسئلہ جماعت احمدیہ قادیانی سے معلوم ہوا کہ سات برس کے بعد ہر انسان کا جسم بدل جاتا ہے۔
مرزا صاحب کی مسند خلافت پر حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح والمہدی کے نام سے ہین اور بیعت توبہ اور بیعت اطاعت لیتے ہین۔

فرقۂ دہم اہلِ قرآن

فرقہ اہلِ قرآن کا مذہب جو کہ چند سال سے مسلمانون مین ایک نیا مذہب جاری ہوگیا اِس مین اکثر لوگ پنجاب و صوبہ سرحدی و ہندوستان وغیرہ کے شامل ہوچکے ہین اِس جدید مذہب کی بنیاد مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے ڈالی ہے اِسلئے عام لوگ اِس مذہب والونکو بھی **چکڑالوی** کہتے ہین یہ گروہ ابھی اسلام کے متعدد فرقون مین شمار کیے جانے کے لائق نہین ہوا کیونکہ اس کے معدودے چند پیرو جن مین سے اکثر ناخواندہ ہین صرف لاہور یا اُسکے مضافات مین پائے جاتے ہین اور اُنکے عقائد یہان سے آگے نہین بڑھ سکے لیکن اسمین شک نہین کہ انکے اکثر عقائد تمام فرقہاے سابقہ اور موجودہ سے مختلف ہونے کے باعث بہت عجیب ہین دسمبر ۱۹۰۶ء؁ کے آخر مین جب مین لاہور کو گیا تھا تو اُن سے ملا تھا اور مغرب کی نماز پڑھتے اُنکو دیکھا تھا خود سب سے پیچھے مسجد کے ستون سے تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے کپڑے اُن کے ایک بہت ہی غریب آدمی کے سے تھے اور چہرے پر کوئی رئیسانہ شان نہ تھی اور ساتھ ہی اسکے قد و قامت اور بشرے پر وجاہت کے آثار نہین پائے جاتے بلکہ خاکساری برستی ہے یہی حال اُنکے معتقدین کا دیکھا گیا مجھے انھون نے اپنے بنائے ہوئے چند رسائل دئے جنکا استنباط ہدیۂ ناظرین کرتا ہون

ل (۱) رسالہ ... ترجمہ ... (۲) الصلوۃ ... القرآن (۳) الصلوۃ القرآن بآیات الفرقان (۴) رسالہ اشاعۃ القرآن (۵) رسالہ زکوۃ و الصدقات کما جاری فی آیات بینات (۶) رسالہ مناظرہ ما بین مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن و مولوی ابراہیم ... اہل حدیث ہے

اُنکے نزدیک مسلمانون کی موجودہ نماز اور اُسکے کلمات و تسبیحات کا پڑھنا کفر ہے اسی لئے اُنھون نے اپنے گروہ کے لئے ایک نئی نماز بنائی ہے جو دیگر اہل اسلام کی نماز سے بالکل مختلف ہے جو بات یا لفظ قرآن شریف مین صاف مذکور نہین اُن کے نزدیک وہ لغو اور ناقابل عمل ہے خواہ معتبر احادیث۔ تواریخ یا تواتر سے اسکا ثبوت کامل موجود ہو اُن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی یا رسول سے افضل نہین بلکہ انبیا سب برابر ہین انبیا کے نام کے ساتھ علیہ السلام کی جگہ سلام علیہ کہتے ہین اور السلام علیک کی جگہ سلامٌ علیک بولتے ہین گروہ اہل قرآن نے ارادہ کیا ہے کہ جس ذبیحہ پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھی جائے اُسے نہ کھائین انھین اعتراض یہ ہے کہ یہ تکبیر قرآن مین کہین نہین پائی جاتی اور علاوہ اسکے بسم اللہ بھی پوری نہین غرض قرآن کی کوئی اور آیت پڑھی جائے اسلئے کئی چکڑالویون نے ذبیحہ کھانا چھوڑ دیا ہے۔

(طریق نماز) عام مسلمان جو نماز پڑھتے ہین یہ قرآن مجید کے مطابق نہین یہ اللہ تعالیٰ نے نہین بتائی بلکہ اُنھون نے اصل نماز کو بدل ڈالا ہے صرف قرآن مجید ہی کی سکھائی ہوئی نماز پڑھنی فرض ہے اور اِسکے سوا اور کسی طرح کی نماز پڑھنا کفر و شرک ہے قرآن مجید ہی نے نماز کی تعلیم دی ہے اور دیگر کسی ذریعہ سے تعلیم نہین دی اِس آیت مین واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین یعنی قائم رکھو نماز اور شرک کرنے والون سے نہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کو مشرک کہا ہے جنھون نے خدا کی سکھائی ہوئی نماز کو چھوڑ کر اپنی نماز بنالی حضرت کی جن لوگون مین پیدایش و پرورش ہوئی اُن مین بھی یہی نماز مروج تھی وہ لوگ نماز پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے حج کرتے تھے کعبے کو اپنا قبلہ جانتے تھے یہ لوگ مسلمان تھے نماز کے ارکان قیام رکوع قومہ سجدہ جلسہ قعدہ ان مین ٹھیک طور پر جاری تھے لیکن اذکار نماز ان کے صحیح نہ تھے اور آسمانی کتاب صحف ابراہیم کی دعائین وہ چھوڑ بیٹھے تھے اور اپنے اماموں محدثون کی بنائی ہوئی دعائین پڑھتے تھے اور اِن مین بھی آج کل کے مسلمانونکی طرح

Marfat.com

احادیث موجود تھین جن کو وہ ابراہیم اسماعیل واسحاق کے اقوال وافعال وتقاریر یقین کرتے تھے چونکہ خاتم النبیین نے انہی لوگون مین پرورش پائی تھی اس لئے یقینی امر ہے کہ جو نماز آپ کے بزرگ ادا کرتے تھے وہ آپ کو بھی بچپن سے سکھائی گئی تھی اِس نماز مین بھی قیام رکوع سجود موجود تھے اور اسی لئے اِن ارکان کی کیفیت آپ خود بھی خوب جانتے تھے آپ کے اصحاب بھی جانتے تھے نہ جبریل نمونے کی ضرورت تھی اور نہ ہی آپ کو نیا نمونہ بننے کی ضرورت تھی نمونہ پہلے ہی سے موجود تھا صرف اذکار مین کچھ ردوبدل واقع ہوگیا تھا جسکو رفع کردیا گیا لیکن دفعتہً نہین بلکہ بتدریج اور رفتہ رفتہ اشد خوف کی حالت مین دو رکعتین ہین اور اشد اطمینان کی حالت مین چار رکعات اور اشد خوف واطمینان کے بین بین کی حالت مین دو اور چار کا مابین یعنی تین رکعات بحالت امن سفر مین قصر نماز جائز نہین بحالت خوف جائز ہے اور انا اعطیناک الکوثر مین وانحر سے اونٹ کی قربانی کا حکم نہین بلکہ مراد نماز مین سینہ کھولکر کھڑا ہونا ہے تکبیر کے ساتھ اپنے کان پکڑنے فرض ہین یہ اقرار جرم وتوبہ کی علامت ہے اماموں اور راویون کے مقلد نماز مین کانون کو نہین پکڑتے وہ کانون یا مونڈھون تک ہاتھ اُٹھاتے ہین ترتیب ارکان نماز کی یہ ہے کہ قیام مین داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کی کہنی تک ملاکر دونون دل پر رکھے جائین رکوع وقومہ مین قیام کی طرح ہاتھ باندھے جائین اور اللہ اکبر کی بجائے تکبیر یہ ہے وان اللہ ھو العلی الکبیر نماز جمعہ اور عیدین سے پہلے کھڑے ہوکر خطبے مین قرآن مجید مع ترجمہ سنایا جائے سب آیات ظہر وعصر کے سوا تمام روزمرہ کی نمازون اور جمعہ اور عیدین مین اِسقدر بلند آواز سے نماز پڑھانے والا پڑھے کہ جسکو اُسکے سوا دوسرے ساتھ کے نمازی بھی سن لین اور ہر ایک رکن قیام رکوع قومہ سجدہ جلسہ قعدہ سلام وغیرہ مین یکسان بلند آواز سے پڑھی جائے تکبیر وسلام ظہر وعصر مین بھی بلند آواز سے پڑھے جائین اور قرآن مجید سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ کوئی شخص نمازیون کے آگے اکیلا کھڑا ہو اور نہ ہی امام کا لفظ نماز کے متعلق

Marfat.com

کتاب اللہ مین کسی جگہ آیا ہے پس نماز پڑھانے والے کو بھی دوسرے نمازیون کے ساتھ
کھڑا ہونا چاہیئے آگے کھڑا ہونا ہرگز جائز نہین اور نہ اذان مروجہ کا قرآن مجید مین
کوئی ذکر ہے اِس لئے اذان کا کہنا ناجائز ہے ہان نداؤ منادی کے الفاظ مذکور
ہوئے ہین لیکن ان سے مراد پانچون اوقات ہین نہ موجودہ اذان یہ بھی دیگر رسوم
کی طرح ایک رسم ہے۔ قیام رکعت اول مین پڑھے انی وجهت وجهي للذي
فطر السموات والارض حنيفًا وما انا من المشركين ان صلوٰتي ونسكي
ومحیا ی ومماتی لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين
ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ربنا لا تجعلنا فتنة للذين
كفروا واغفر لنا ربنا انك انت العزيز الحكيم نفلی آیات قیام اول مین پڑھے
على الله توكلنا ربنا لا تجعل فتنة للقوم الظالمين ونجنا برحمتك من القوم
الكافرين ربنا لا تجعلنا من القوم الظالمين اور قیام ہر رکعت مین بسم الله
اور الحمد اور قل هو الله پڑھے رکوع مین پڑھے سبحان ربنا ان كان وعد ربنا
لمفعولا الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك فى الملك ولم يكن له
ولي من الذل ربنا اصرف عذاب جهنم ان عذابها كان غراما انها
ساءت مستقرا ومقاما ربنا وسعت كل شئ رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا
واتبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم ربنا وادخلهم جنت عدن التي وعدتهم
يومئذ فقد رحمته وذلك هو الفوز العظيم رکوع مین نفلی دعائین پڑھے ربنا
هب لنا من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما قومہ مین پڑھے ربنا
ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار ربنا انك من تدخل النار
فقد اخزيته وما للظالمين من انصار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي للايمان
ان آمنوا بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار
ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد
سجدۂ اول ودوم مین رکوع کی سب آیات پڑھی جائین۔ اور جلسہ مین قومہ کی

Marfat.com

سب آیات پڑھی جائیں قعدہ بین پڑھے ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد وسع ربنا کل شئ علما علی اللہ توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قعدہ بین یہ نفلی دعائین پڑھے ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین۔ درود یعنی سلام تمام رسولون پر سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اخیر قعدہ کے آخر مین نفلی دعا پڑھے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ خاتمے پر دائین بائین اس طرح سلام کرے سلام علیک کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ انہ من عمل منکم سوءا بجھالۃ ثم تاب من بعدہ واصلح فانہ غفور رحیم نفلی آیات سے یہ مراد ہی کہ اُنکے پڑھنے سے ثواب ہی اور اگر نہ پڑھی جائین تو پھر بھی نماز ہو جاتی ہے (**حدیث**) یہ ہو ہی نہین سکتا کہ کسی نبی نے ماسوا کتاب اللہ کے کوئی قولی یا فعلی یا تقریری حدیث اپنی امت مین جاری کی ہو جو لوگ یہ کہتے ہین کہ محمد رسول اللہ نے ماسوائے کتاب اللہ کے بھی احکام بتائے ہین وہ حقیقت مین خاتم النبیین پر سب کرتے ہین کتاب اللہ کے مقابلے مین انبیا اور رسولون کے اقوال وافعال یعنی احادیث قولی وفعلی وتقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے اور جس طرح مختلف فرقے

Marfat.com

آج کل قرآن مجید کے مقابلے مین احادیث پیش کرتے ہین اور اُنکو محمد رسول اللہؐ کی طرف منسوب کرتے ہین یہی حال اُن لوگون کا تھا جو آپ کے مقابل ومخاطب تھے وہ بھی یقیناً اہلِ حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیمؑ اسماعیلؑ سلیمانؑ یعقوبؑ اسحاقؑ کی احادیث کتاب اللہ کے مقابلے مین پیش کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن انبیا کی ایسی احادیث سے بریت ظاہر کی اور اُن احادیث کو کفر وشرک کہا اور لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ یعنی البتہ اگر تو شرک کریگا تو تیرے تمام عمل برباد ہو جائینگے اِس آیت مین بھی مشرکانہ افعال و اقوال مراد ہین جسطرح شرک فی العبادۃ موجب عذاب ہے اسی طرح شرک فی الحکم یعنی مسائل مین سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کا حکم ماننا بھی اعمال کا باطل کرنے والا باعث ابدی ودائمی عذاب ہے اِس وجہ سے احادیث رسول کو نہ ماننا چاہئے نہ صرف زمانۂ محمد رسول اللہ کے لوگ ہی کتاب اللہ کے مقابلے مین احادیث پیش کرتے تھے بلکہ یہ ملون کام اِس سے بھی پُرانا ہی فرعون بھی اہلِ حدیث ہی تھا اور موسیٰؑ کے مقابلے مین یوسفؑ کی احادیث پیش کرتا تھا اور اُنکو ختم المرسلین جانتا تھا اور موسیٰؑ کو دعویٰ رسالت کرنے کی وجہ سے کافر کہتا تھا اور اُنکی رسالت سے انکار کرتا تھا حدیث مین صرف ایک خوبی ہے جسکی وجہ سے لوگ اسپر مائل اور فریفتہ ہوتے ہین اگرچہ وہ خوبی جھوٹی اور بے بنیاد ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کیفیت محمد رسول اللہ کے پیارے نام کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر اسمین یہ خوبی نہوتی تو اسکی بُری صورت کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا رسول اللہ اور آپ کی ازواج مطہرات کی جسقدر ہتک اور اہانت ان محدثین اور راویون نے دوستی کے پیرائے مین کی ہے شاید کوئی دشمنی کے پیرائے مین بھی نکرتا۔

(قرآن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان برداری کا ثبوت)

محمد سے سوا قرآن مجید کو بھی کتاب اللہ مین رسول اللہ کہا گیا ہے اور جس رسول کی فرمان برداری کا حکم ہوا ہے وہ خاص قرآن مجید ہی ہے اور قرآن کریم اور رسول واجب الاتباع دو چیزین نہین ہین بلکہ ایک ہی شے ہے قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صرف بیشک دو چیزین ہین لیکن آپکی فرمانبرداری کا حکم قرآن مجید مین کسی جگہ نہین ہوا بلکہ جس

Marfat.com

رسول کی فرمانبرداری کا حکم ہوا ہو اُس سے مراد صرف قرآن مجید ہی ہے اور بس آیت
ذیل مین قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم رسول سے مراد قرآن مجید ہی ہے محمد رسول اللہ
اس جگہ مراد نہین ہو سکتے کیونکہ وہ صرف اپنے ہی زمانے کے لوگون کے پاس آئے تھے
آج کل کے لوگون کے پاس نہین آتے اور قرآن ہر زمانے مین موجود ہے
اور ہر زمانے کے لوگون کے پاس نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہی اور قرآن مین جس جگہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول آیا ہے اُس جگہ رسول سے مراد قرآن مجید ہے
یہی حال اذا دُعوا الی اللہ ورسولہ کا ہی اور ما حرم اللہ ورسولہ مین بھی رسول سے
مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین کیونکہ اس مین یہ بیان ہوا ہی کہ رسول حرام کرتا ہے
لیکن محمد کسی چیز کو حرام کرنے کے مجاز ہی نہ تھے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی تو کہا اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت
کریگا اس آیت مین کوئی قرینہ اس امر کا موجود نہین کہ اس آیت کے مخاطب خاص
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین کسی مؤمن یا رسول کا ہر ایک فعل واجب الاتباع نہین ہوتا
(مسائل فروعیہ وجزئیات فقہ) پاخانہ پیشاب طبعی امور ہین اور انکے
رفع کرنے کے طریقے ہر انسان کے دل مین اللہ نے ڈال رکھے ہین کتاب اللہ کو ان
فروعات کے بتلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی جوتے پہنکر نماز پڑھنا خلاف تعلیم قرآن ہے
بخاری وغیرہ کتب حدیث مین اس مضمون کی بہت سی احادیث موجود ہین کہ جوتے
کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے حتی کہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر کوئی مسجد مین آئے اور جوتے مین
گندگی لگی ہو تو زمین سے رگڑ کر اُسکے سمیت ہی ضرور نماز پڑھے اب یہ تعلیم کتاب اللہ کے
کیسے مخالف ہے موسٰی کو جب ہمارے خداوند نے کوہ طور پر بلایا تو قبل کسی اور بات کے
یہ کہا کہ اپنی جوتیان اُتار دے کیونکہ تو اپنے رب کے سامنے پاک جگہ مین کھڑا ہی جنب کے
لئے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے کیونکہ خدا نے قرآن مجید پڑھنے سے جنبی کو نہین روکا صرف
نماز سے قرآن مین اسکو روکا گیا ہے جن احادیث مین یہ ممانعت آئی ہے وہ مثل دیگر حدیثون
کے رسول پر افترا ہین یہ ممکن نہین کہ اللہ کا رسول اللہ کی کتاب سے بڑھکر حکم بنا سکے

Marfat.com

ایسے ہی حائضہ اور نفاس والی کو بھی قرآن مجید پڑھنے یا ہاتھ لگانے کی کوئی ممانعت نہین اسی طرح جنبی کو اور حائضہ اور نفاس والی کو مسجد سے گذرنے کی بھی کوئی ممانعت نہین جنبی کے بدن پر اگر کوئی غلاظت و نجاست نہ لگی ہو تو وہ پاک ہے اگر اُسکو پسینا آجائے تو اُسکے کپڑے ناپاک نہین ہونگے بعض احادیث مین اس قسم کے بیان ہین کہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مین حیض کی حالت مین ہوتی تھی اور رسول اللہ میرے بدن سے بدن لگاتے تھے اور آپ میری گود مین تکیہ کرکے قرآن بھی پڑھ لیا کرتے تھے اور میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ میرے ساتھ لیٹتے تھے اور مین حائضہ ہوتی تھی وغیرہ وغیرہ اب جن لوگون کے دلون مین محمد رسول اللہ کی کچھ وقعت اور قرآن کریم کی ذرا بھی عظمت اور غیرت ایمانی ہے وہ انصاف فرمائین کہ یہ احادیث کس سلوک کی مستحق ہین اللہ تعالیٰ تو حکم دیتا ہے حائضہ عورتون سے جدا ہو اور اُن کے قریب نہ جاؤ اور یہان حائضہ بیویون کی گود مین تکیہ کرنا اور اُن کے ساتھ لیٹنا رسول پاک کے ذمے لگایا جاتا ہے کیا یہ کبھی ممکن ہوسکتا ہے کہ اللہ کا پیارا رسول اس طرح اُس کے حکم کے خلاف ورزی کرے ۔ قرآن مجید مین کوئی میعاد حیض و نفاس کی مقرر نہین نہ اسکی ضرورت ہے ہر عورت اپنے حیض و نفاس کی حالت کو جانتی ہے اس کی تعیین فضول گوئی ہے یہ عورتون کی طبیعتون پر منحصر ہے کسی کو تھوڑے دن حیض آتا ہے کسی کو زیادہ دن کتب حدیث و فقہ مین بے فائدہ اسکے متعلق طول طویل کلام کی گئی ہے وضو کے اعضا کو ایک بار یا دو بار یا تین بار دھونے کی کوئی تعیین نہین غرض صفائی سے ہے جتنے بار دھونے سے ہوجایا کرے اور سکر سے وضو فرض ہے اور جب کوئی شخص اضطرار ۔ بے بسی ۔ بے اختیاری ۔ لاچاری کی حالت مین ہو تو غسل جنب و وضو تیمم قبلہ قیام رکوع سجدہ سب معاف ہوجاتے ہین ۔ بے غسل بلا وضو و تیمم دل ہی دل مین نماز پڑھ لے لیکن وقت نہ ٹلنے دے کیونکہ اسکا التوا خداوند تعالیٰ نے جائز نہین رکھا آیت اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس مین ظہر عصر مغرب تینون نمازون کا حکم ہے مترجمین و مفسرین نے جو دلوک الشمس سے زوال یا غروب شمس مراد لی ہے اُنکی غلطی ہے ۔

(سراج)

Marfat.com

(**مساجد**) ایسی تمام مسجدین جن مین احادیث وفقہ کی تعلیم ہوتی ہے ضرار ہین کیونکہ اِن مین کتاب اللہ کو ضرر پہونچ رہا ہے ایسا ہی وہ تمام مسجدین جن مین درود وظائف اور مولود ہوتے ہین اور جن مین مروجہ نمازین جو غیر قرآنی ہین پڑھین سب ضرار ہین کیونکہ یہ کتاب اللہ کو ضرر پہونچاتی ہین اور جس مسجد مین اِس پاک کتاب کے ساتھ اور بھی مذہبی کتابون کو پڑھایا جاتا ہے سب مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہین مسجد ضرار کی آیت کو عرب کی خاص مسجد سے منسوب ومخصوص کرنا قرآن مجید کی شان کو گھٹانا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مسجد حرام مین نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ مین پچاس ہزار کا اور مسجد جمعہ مین پانسو نمازونکا اور قبیلے کی مسجد مین پچیس نمازونکا قرآن مجید مین اِن باتونکا کوئی ذکر نہین یہ ملاؤن کی مَن گھڑت باتین ہین مسجد مین آنے جانے کی دعائین بھی قرآن مجید مین مذکور نہین۔

(**حدیث۔ فقہ۔ تفسیر اور تقلید**) اگر حدیث وفقہ نہوتی تو قرآن کریم کی طرف سے اِسقدر لاپروائی نکی جاتی اِنکے وجود سے قرآن کریم کو بہت کچھ ضرر پہونچا ہے اور پہونچ رہا ہے اور کوئی چیز ایمان کو اِسقدر ضرر نہین پہونچا سکتی جسقدر کہ تقلید۔ کلام الٰہی کے فہم صحیح سے جو لوگ محروم رہے وہ بھی اِس بلا کی وجہ سے اپنے امامون اور بزرگون اور راویون کی تقلید سے۔ امور دین مین جس طریقے در وش مذہب کے پابند تھے مترجمین ومفسرین نے آیات قرآن مجید کے ترجمے وتفسیر کو اُسی سانچے وقالب مین ڈھالا قرآن کو اپنی آنکھون سے پڑھین تو حقیقت نظر آئے بخاری ومسلم یا ابوحنیفہ وشافعی یا فخر الدین وجلال الدین کی آنکھون سے نہ دیکھنا چاہئے۔

(**فرشتے**) جب یہ اعتقاد لوگون نے سیکھا کہ فرشتے آسمان سے رسولونپر آتے جاتے ہین تو بعض احمقون کو یہ فکر ہوئی کہ وہ کیونکر اتنا طول طویل فاصلہ طے کرتے ہونگے اور ہوا مین کس طرح چڑھتے ہونگے اِسلئے اُنھون نے فرشتون کے واسطے پر تجویز کئے اور اِس مضمون کی حدیثین بھی گھڑ لین کیا خدا فرشتون کو بغیر پرون کے آنے جانے کی قدرت نہین دے سکتا وہ بغیر پرون کے بقدرت خداداد سے آسمانون سے آتے جاتے ہین۔

Marfat.com

(نبی پر درود) ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی مین علی النبی سے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہین ہین بلکہ ہرایک نبی مراد ہے اور آدم سے محمدؐ رسول اللہ تک جسقدر نبی ہوئے وہ سب علی النبی مین داخل وشامل ہین اور مراد یہ ہے کہ ہرنبی پر اللہ رحمت کرتا رہا ہے اور محمد پر بھی۔

(شفاعت) قیامت کے دن کوئی کسی کی خیرخواہی یا سفارش نہین کرسکے گا بلکہ ہرشخص اپنے اقربائک کی خیرخواہی وسفارش سے بیزار ہوگا ہرایک رسول ونبی بھی اپنے بھائی برادرمان باپ اہل وعیال سے بیزار ہوگا جبکہ وہ اپنے عزیزون خویشون کی کچھ ذرہ بھر بھی خیرخواہی نکرسکین گے توغیرون کے حق مین وہم وخیال کرنا سراسر فضول ہے اللہ تعالیٰ ہرگز ہرگز اپنے کسی وعدے کا خلاف نہین کریگا اور اپنے جملہ حکم کو کسی کی سفارش سے نہین بدلنے کا بلکہ اگر ملائکہ مقربین اور تمام رسل انبیا بھی ملکر چاہین کہ اپنے کسی پیارے کو جو مجرم ہے سزا سے بچالین تو ایسا بھی ہرگز نہو سکے گا اور قیامت کے دن شفاعت بغرض سفارش ہرگز نہوگی بلکہ محض بغرض شہادت ہی ہوگی اور شہادت صرف اپنے دیدہ شنیدہ واقعات کی دے سکین گے جسکو انھون نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور کانون سے سنا ہوگا۔

(مردے کو ثواب) مردے کو بدنی عبادت یا مالی صدقہ وغیرہ کسی چیز کا ثواب نہین پہونچ سکتا۔

(آدمؑ کی خلافت اور جبریلؑ کی رسالت) اللہ تعالیٰ پاک ہے اس بات سے کہ اسکا کوئی خلیفہ بن سکے ہان اللہ تعالیٰ سب کا خلیفہ ہے اور ہو بھی سکتا ہے پس آدمؑ کو خلیفۃ اللہ کہنا سخت غلطی ہے اور صریح وصاف کفر ہے بلکہ وہ جنون کے خلیفہ ہین کیونکہ آدمؑ سے بیشتر اس زمین پر نہین معلوم کس قدر عرصۂ دراز سے جن آباد چلے آتے تھے اور اول ہی سے ہرزمانے مین رسل انبیا کا معلم اُسی زمانے کا جبریل ہوتا رہا ہے اور کتاب اللہ ہرایک اپنے زمانے کے رسول کو پڑھاتا اور سناتا رہا ہے اور اپنے زمانے کے رسولون کے موذیون ظالمون کو دفع کرتا رہا ہے کیونکہ خاص اُسی جبریلؑ کا حق ہوتا ہے کہ اُسکے ذریعہ ووسیلے سے رسولون کے موذیون اور ظالمون کو دفع کیا جائے واذ قال

ربک للملائکۃ مین بھی قطعی اور یقینی طور پر خاص وہی جبریل مراد ہے جو کہ اُس زمانے
کے جن رسولون کا معلم تھا اور بس صرف اِس جبریل کی معرفت بدلہ و انتقام جن
رسول کا اُسکے موذیون ظالمون جنون سے لیا گیا بعدہ آدم کو اُنھین موذی جنون کا قائم مقام
و جانشین بنا دیا خاص یہی سنت اللہ ازل ہی سے جملہ عباد اللہ مین جاری چلی آتی ہے۔

(عرش) دیگر صفات خداوندی سمع و بصر وغیرہ وغیرہ کی طرح عرش بھی ایک صفت
الٰہی ہے اور جس طرح اور صفات خدا اُسکی ذات کی طرح قدیم ہین اسی طرح یہ صفت عرش بھی قدیم ہی

(وحی خفی) جس کو وحی خفی یا وحی غیر متلو کہا جاتا ہی وہ رسول پر نازل نہین
ہوتی تھی صرف اُنپر قرآن مجید ہی نازل ہوا تھا۔

(صدقہ۔ زکوٰۃ اور مصرف خمس) مال غنیمت مین صدقہ پانچوان حصہ ہی
اور مال کسب طیب وغیرہ مین زکوٰۃ کا دسوان حصہ ہی اور سخت مشقت کے کسبون اور
جنس زمین کی سخت مشقت والی پیداوار مین بیسوان حصہ معین و مقرر من اللہ ہوا ہے
بارہ ماہ کامل تکمیل معافی نفقہ فی سبیل اللہ کے مہینون کی میعاد اللہ تعالیٰ کی جانب سے
مقرر کی گئی ہے یا بارہ ماہ کامل معاف کئے گئے ہین جب بارہ ماہ کامل سونے چاندی پر
گذر جائین اور جو کچھ کہ اُس میعاد مین ضرورتی خرچ کیا جائے وہ سب کا سب خرچ معاف
ہوتا ہے اِسکے بعد جو کچھ باقی ماندہ رہ جائے اُس مین عشر یا نصف العشر ادا کرنا فرض ہوجاتا ہی
اور مال غنیمت مین سے جو ذوی القربیٰ اور ابن سبیل کو حصہ دینے کا قرآن مین حکم ہے
تو وہان ذوی القربیٰ سے پیغمبر کے قرابتدار مراد نہین بلکہ مؤلفۃ القلوب مراد ہین
یعنی وہ لوگ جو مسلمانون کو ناحق ایذا و دُکھ دین اور دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ کے
مطابق کچھ لیکر وہ ایذا سے باز آجائین اِس قسم کا خرچ مال فے مین سے کیا جائے گا
جو کفار سے امیر المومنین کو بے لڑے ملتا ہے اور ابن سبیل سے مراد قرآن مجید کے
پڑھنے والے طالب علم ہین ابن کے معنے لڑکا اور سبیل کے معنے قرآن مجید ہین۔

(قربانی) مکے مین ہر سال لاکھون آدمی حج کو جاتے ہین اور ہر ایک آدمی کم از کم
ایک دنبہ یا بکرہ ضرور ذبح کرتا ہے اور قربانی کے دن کئی لاکھ دنبے بکرے اونٹ وغیرہ

Marfat.com

ذبح ہوجاتے ہین چونکہ اسقدر گوشت وہان کھایا نہین جا سکتا بلکہ سُنا جاتا ہے کہ آج کل حکام مکہ ہرسال ایک بڑا گڑھا کھدواتے ہین جس ہین قربانی کا گوشت پھینکا جاتا ہے اور پھر مٹی سے دبایا جاتا ہے اگر یہ بات درست ہے تو قربانی کا نہایت بُرا حال ہوتا ہی اور یہ تو اسراف وتبذیر ہے جو خلاف تقویٰ ہے اب جانور ذبح کرنے جائز نہین جب تک کہ کوئی ایسا انتظام نہو جائے کہ گوشت بجاے مٹی مین دبائے جانے کے فقراے مساکین کے کام آئے تب تک تقویٰ اِسی مین ہے کہ بجاے جانور ذبح کرنے کے جانور کی قیمت کے برابر صدقہ دیدیا جائے لیکن جہان گوشت کے لینے والے مومن فقراے مساکین موجود ہون وہان قربانی ہی کرنا ضرور ہے۔

فائدہ اِس فرقے کے سرگرم ممبر میان چٹو سوداگر کتب ساکن لاہور تھے جنھون نے اپنی ذات اور مال سے ہرطرح اِس فرقے کی سرسبزی اور اِس مذہب کی اشاعت مین کوشش کی تھی مگر اب وہ اِس مذہب سے بیزار ہو گئے اِنکا بیان ہے کہ یہ فرقہ بھی قرآن کا کافر ہے اور قرآن کی اشاعت کرنا نہین چاہتا اِنھون نے اہلِ قرآن کے نام ۲۵ ہزار کی جائداد وقف کی تھی جس وقف کو اب توڑ ڈالا یہ سب سے پہلے تخمیناً ۴۹ برس حنفی مذہب پر قائم رہے تھے اُسکے بعد اہلِ حدیث بنکر ایک مدت دراز تک اِس فرقے مین سرگرمی سے کام کرتے رہے پھر اہلِ حدیث سے نکلکر تخمیناً آٹھ سال سے اہلِ قرآن کے نئے مذہب کے مقلد ہو گئے تھے اِنھون اہلِ حدیث کے نام بھی اپنی دس ہزار کی جائداد وقف کی تھی جب اُن سے علیحدہ ہوئے تو وہ وقف بھی توڑ ڈالا۔

تیسرا حصہ مہدیون کے بیان مین

اعلیٰ طبقے کے کتب حدیث (صحیح بخاری وصحیح مسلم) مہدی موعود کے ذکر سے ساکت ہین دوسرے طبقے کی کتابون مین جو اِس مضمون کی حدیثین پائی جاتی ہین وہ جرح سے خالی نہین قاضی ابن خلدون حضرمی نے جو اعتقاد آمد مہدی سے منکر گذرے ہین اپنی کتاب العبر ودیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر مین

ان احادیث کو ایک ایک کرکے رد کیا ہے اور بہت سے علمانے اِن کا جواب دیا ہے۔ مہدی کے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین جمہور کے نزدیک وہ مسلم ہین فقط ایک ابن خلدون جنے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہو اُنکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اولیا کے مکشوفات پر بھی اُن کے حق مین جرح کی ہے۔ احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین مگر ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ حاکم۔ طبرانی۔ ابویعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک مسلم ہین بعد بخاری ومسلم کے یہی کتابین معتبر ہین خصوصًا جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین شیخین کے نزدیک نہو تو پھر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین پس یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض تقویت بعض کی کرتی ہین اُن کے لئے شواہد ومتابعات بھی علیحدہ ہین ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف ہین کافہ اہل اسلام کا اِس بات پر اتفاق ہو کہ آخر زمانے مین ضرور ایک شخص اہل بیت نبوت سے ظاہر ہوگا جو دین کی تائید کرے گا عدل ظاہر فرمائے گا مسلمان اُسکے تابع ہوجائین گے اُسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اُسکو مہدی کہین گے حضرت عیسٰی اُسکے سامنے اُترینگے دجال وغیرہ علامات قیامت کا ظہور اُسی کے سامنے ہوگا۔ اب تک بہت سے لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو اِس لفظ سے معنی لغوی مراد رکھے ہین یعنی مقصود اُن کا یہ تھا کہ ہم ہدایت کرنے والے ہین اِسمین تو کچھ گفتگو کی جگہہ نہین اور بعضون نے دعوی کیا کہ ہم وہی مہدی ہین جنکے ظہور کی قیامت کے قریب پیغمبر خدا نے خبر دی ہو اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ مہدی ابتک پیدا نہین ہوئے آگے ہین ظہور کرینگے شیعہ کے بعض فرقون نے بھی اپنے ائمہ کے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اُس کی تفصیل یہ ہے۔

زکریا بن امام محمد باقر

(۱) غلاۃ مین سے مغیرہ بن سعید عجلی کے نزدیک جسکا فرقہ مغیرہ کہلاتا ہے مہدی موعود زکریا بن محمد باقر بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب ہین اور وہ زندہ ہین کوہ حاجر مین مقیم ہین جب حکم ربی ہوگا تو اُس سے برآمد ہونگے۔

Marfat.com

مغیرہ

(۲) بعض مغیریہ کے نزدیک خود مغیرہ بن سعید عجلی امام منتظر ہے۔

عبداللہ بن معاویہ

(۳) جناحیہ کے نزدیک عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین بن ابی طالب امام منتظر ہین اور وہ اصفہان مین کسی پہاڑ کے اندر زندہ موجود ہین عنقریب نکلنے والے ہین۔

محمد بن حنفیہ

(۴) کیسانیہ مین سے کربیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ محمد بن حنفیہ امام منتظر اور مہدی موعود ہین وہ ظہور کرینگے تو سارا عالم عدل سے بھر جاے گا اور مختاریہ کے نزدیک بھی محمد بن حنفیہ مہدی ہین۔

اسماعیل بن جعفر صادق

(۵) اسماعیلیہ اسماعیل بن جعفر صادق کو مہدی منتظر مانتے ہین

محمد بن اسماعیل

(۶) اسماعیلیہ مین سے قرامطہ کہتے ہین کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق مہدی ہین اور وہ زندہ ہین اور مبارکیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

احمد بن محمد بن حنفیہ

(۷) تاریخ ابوالفدا مین ہی کہ شیخ قرامطہ نے ایک نوشتہ اپنے متبعون کو دیا تھا جسمین مندرج تھا کہ احمد بن محمد بن حنفیہ مہدی ہین اور وہی مسیح و عیسیٰ ہین۔

عبداللہ بن احمد فاطمی

(۸) اسماعیلیہ مین سے مہدویہ کا یہ عقیدہ تھا کہ عبداللہ مہدی موعود تھے جنھون نے دولت عبیدیہ قائم کی تھی۔

محمد نفس زکیہ

(۹) زیدیہ مین سے بعض جارودیہ یہ کہتے ہین کہ محمد نفس زکیہ بن عبداللہ محض

Marfat.com

بن حسن مثنیٰ بن حسن سبط امام منتظر ہیں اور امامیہ میں سے فرقہ نفسیہ کا بھی زعم یہی ہے اور ناسخ التواریخ کی پانچویں جلد میں لکھا ہے کہ خود نفس زکیہ کو بھی یہی یقین تھا کہ میں مہدی موعود ہوں۔

محمد بن قاسم

(۱۰) بعض جارودیہ کے نزدیک محمد بن قاسم بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب امام منتظر ہیں۔

امام محمد باقر

(۱۱) امامیہ میں سے باقریہ کے نزدیک مہدی محمد باقر بن علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

امام جعفر صادق

(۱۲) ناؤسیہ کے نزدیک جعفر صادق بن محمد باقر مہدی ہیں۔

امام موسیٰ کاظم

(۱۳) ممطوریہ اور موسویہ اور راجعیہ کے نزدیک موسیٰ کاظم بن جعفر صادق مہدی ہیں

حسن عسکری

(۱۴) فرقہ عسکریہ کے اعتقاد میں مہدی موعود حسن عسکری ہیں جو دوبارہ دنیا میں آئینگے۔

محمد بن حسن عسکری

(۱۵) اثنا عشریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی موعود حسن عسکری کے فرزند محمد ہیں اور وہ مرے نہیں بلکہ لوگوں کی نظروں سے مخفی ہوگئے ہیں اور وہ امام زمانہ ہیں اپنے وقت پر ظاہر ہونگے محمد بن یوسف گنجی نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان میں کہا ہے کہ آخر زمانہ تک وہ زندہ رہیں گے۔

محمد مہدی عباسی

(۱۶) فتوحات اسلامیہ میں صواعق محرقہ وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ مہدی موعود حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوگا

Marfat.com

اور ہارون الرشید کے باپ محمد مہدی بن ابو جعفر عبد اللہ منصور کو مہدی قرار دیتے ہین اور اِس بات پر استدلال اور اُس حدیث سے کرتے ہین جس مین ذکر ہے کہ مہدی اولادِ عباس عم رسول علیہ السلام سے ہوگا اس محمد مہدی کو اِسلئے مہدی وعود خیال کرتے ہین کہ وہ تمام خلفاے عباسی مین بہتر تھا۔ جس طرح بنی امیہ مین سے عمر بن عبد العزیز بہتر تھے۔

عمر بن عبد العزیز

(۱۷) اور اُسی کتاب مین ذکر کیا ہے کہ ایک فرقے نے عمر بن عبد العزیز کو مہدی بتایا ہے یہ نہایت عادل تھے یہانتک کہ رعیت اُنکو عمر ثانی کہتی تھی یہ خلفاے بنی امیہ کے آٹھوین خلیفہ ہین تمام خلفاے بنی امیہ تا ایام دولت سلیمان بن عبد الملک خلیفۂ ہفتم بنی امیہ حضرت علی مرتضیٰ کی مذمت ممبر ونپر کیا کرتے تھے جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تو اُنھون نے یہ رسم بد موقوف کی اور اپنے تمام نائبون کو جا بجا لکھا کہ اِس رسم بد سے باز آئین اور موقوف کردین جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور خطبے کے آخر یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون یعنی اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے واسطے انصاف کے اور احسان کے اور واسطے دینے حق رشتہ دارون کے اور اہل حقوق کے اور منع کرتا ہے بیحیائی اور بُرے کام اور ظلم وستم سے نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔ اُس روز سے علی مرتضیٰ کو بُرا کہنا موقوف ہوگیا اور سب خطیبون نے اِس آیت کا پڑھنا خطبے مین مقرر کیا۔

احمد بن کیّال

(۱۸) فرقۂ کیالیہ کے نزدیک احمد بن کیال مہدی ہے۔

علی محمد باب

(۱۹) ملک ایران مین علی محمد باب نے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا اُس کا بیان فرقۂ بابی مین ہوچکا۔

Marfat.com

محمود مسجوانی

(۲۰) محمود بھی اپنی ذات کو مہدی موعود جانتا تھا جسکا ذکر فرقۂ واحدیہ مین گذر چکا

مرزا غلام احمد قادیانی

(۲۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اور کئی دعوون کے ساتھ مہدی آخرالزمان ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

سید محمد جونپوری

(۲۲) ہندوستان مین سید محمد جونپوری نے علانیہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا یہ حنفی المذہب تھے ہدیۂ مہدویہ مین لکھا ہے کہ محمد جونپوری کی جنکو مہدوی لوگ میران سید محمد مہدی موعود پکارتے ہین ابتدا یون ہے کہ شہر جونپور مین انکے والد جنکا نام سید خان تھا رہتے تھے اُن سے دو فرزند پیدا ہوئے پہلے فرزند کا نام احمد رکھا اور دوسرے فرزند کا نام محمد کہ وہی شیخ موصوف ہین ولادت اُنکی شہر جونپور مین ۸۴۷ھ ہجری مین واقع ہوئی اُنکی والدہ کا نام بی بی اخا ملک ہمشیرہ ملک قوام الملک ہے لیکن متاخرین مہدویہ نے جبکہ زمانہ گذر گیا اور محمد جونپوری کے باپ دادا کے پہچاننے والے مرگئے تو بہ مصلحت دعویٰ مہدیت کے محمد کے باپ کا نام بدل کر میان عبداللہ مقرر کر دیا بلکہ صاحب شواہد الولایت[۱] نے مان کا نام بھی آمنہ ٹھہرا دیا حالانکہ مطلع الولایت[۲] والا کہ اُس سے مقدم ہے اُنکی مان کا نام بی بی اخا ملک لکھتا ہی جیساکہ ہدیۂ مہدویہ مین مذکور ہے مگر مطلع الولایت کی اصل عبارت یہ ہے ہے والدۂ آنحضرت را نام بی بی آمنہ بود و بی بی اخا ملک نام سید عثمان داشتہ بودند مہدویہ کہتے ہین کہ سید محمد اولاد سے موسی کاظم کے ہین اور درمیان مہدی مذکور اور حضرت امام موسی کاظم کے بارہ پشت ہین کہ اُسکی تفصیل یہ ہے سید محمد مہدی بن سید عبداللہ بن سید عثمان بن خعر بن سید موسی بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحیی

[۱] کتاب شواہد الولایت تصنیف برہان الدین بن [illegible] بن سید شہاب الدین بن سید خوندمیر داماد سید محمد جونپوری کی ہے ۱۱۰۵ ہجری مین تالیف ہوئی ہے

[۲] کتاب مطلع الولایت تصنیف [illegible] بن سید قاسم بن سید یعقوب بن سید محمود بن [illegible] جونپوری کی ۱۰۲۳ ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بن سید جلال الدین بن سید اسماعیل بن سید نعمت اللہ بن امام موسی کاظم اور
شمس الولایت مین لکھا ہے کہ سید جلال الدین بن سید اسماعیل بن سید نعمت اللہ
بن امام موسی کاظم اور شمس الولایت مین لکھا ہے کہ سید جلال الدین بن امیر سید
نعمت اللہ بن امیر سید اسماعیل بن امیر امام موسی کاظم اور خاتم سلیمانی مین بھی یہی مندرج ہی
کتاب انصاف نامہ کے باب اول مین لکھا ہی کہ محمد جونپوری سے جب لوگون نے یہ
سوال کیا کہ حدیث مین آیا ہے یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِی وَاسْمُ اَبِیْہِ اِسْمَ اَبِی یعنی
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مہدی کا نام میرے نام کے ساتھ موافق ہوگا اور اُسکے باپ کا نام
میرے باپ کے نام کے اور تمھارے باپ کا نام سید خان ہے تب اُن بزرگ نے
جواب دیا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی کیا اور بعضون کو یون جواب
دیا کہ خدا کے ساتھ جنگ کرو کہ سید خان کے بیٹے کو کیون مہدی بنایا اور بعضو نکو یون بھی
جواب دیا کہ رسول خدا کے باپ مرد کافر تھے اُنکا نام عبد اللہ کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ
محمد رسول اللہ کا نام محمد عبد اللہ تھا اور یہ سہو کاتب ہے کہ محمد بن عبد اللہ لکھدیا ہے
اور مہدی کا نام وہی محمد عبد اللہ ہے القصہ جب عمر اُنکی چار سال و چار ماہ و چار
روز کی ہوئی سید خان نے اشراف واعیان جونپور کی ضیافت بتکلف تمام کر کے
زبان شیخ دانیال جونپوری سے کہ مشائخ وقت سے تھے بسم اللہ پڑھوا کر واسطے
تعلیم کے اُنکو اُنھی کے حوالے کیا چنانچہ ہمراہ اپنے برادر کلان میان احمد کے اُن کے
پاس جایا کرتے تھے اور اکتساب علوم مین مشغول رہتے تھے چونکہ طبیعت اور ذہن
دل پسند رکھتے تھے اول سات برس کی عمر مین حفظ قرآن سے فارغ ہو کر بقیہ کتب علوم
درسیہ سے سن دوازدہ سالگی مین فارغ التحصیل ہوگئے اور چونکہ موشگافی مین دلیر
اور بحث مین شیر تھے شیخ دانیال جونپوری اور علماے دانا پور نے ان کا لقب
اسد العلما مقرر کیا آبا و اجداد اُن کے طریقہ چشتیہ رکھتے تھے لیکن انکی مریدی کا
مہدویہ انکار رکھتے ہین بلکہ کہتے ہین اس دوازدہ سالگی مین حضرت خضر علیہ السلام
نے اُنکو ذکر خفی وغیرہ جانب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لاکر پہونچایا اور پھر

Marfat.com

خود انسے سیکھا اور شیخ دانیال بھی خضر علیہ السّلام کے اشارے سے ان سے تلقین پاکر
مصدق مہدیت کے ہوئے لیکن اہل سنت کی کتابون مین اسکے بالعکس لکھا ہی کہ یہ خود
شیخ دانیال کے مرید تھے جو چار واسطے سے حضرت نظام الدین اولیا کے خلیفہ ہین
القصہ سید محمد جونپوری نے عنفوان شباب سے قدم درویشی مین رکھا اور لوگ اُن کے
نہایت معتقد ہوئے یہانتک کہ سلطان حسین حاکم داناپور نے بھی کہ خراج گذار
دلپت راؤ والی ملک کوڑ کا تھا اُنکے ساتھ رابطہ اخلاص پیدا کیا کہ ہر مہم مین اُنکو ہمراہ
رکھتا تھا آخرکار شیخ موصوف نے اُسکو راجہ مذکور کی اطاعت سے ننگ وعار دلاکر
مستعد جنگ کیا کہ تیس ہزار سپاہ لیکر یہ سید محمد کے ہمراہ روانہ کوڑ ہوا اور پندرہ سو سپاہی
قوم بیراگی سید محمد کی رکاب مین رکھے جب یہ خبر دلپت راؤ کو پہونچی ستر ہزار سپاہ ہمراہ لیکر
اپنے قلعے سے تین میل آگے آکر مقابل ہوا سلطان نے قلت سپاہ کی وجہ سے ہزیمت پائی لیکن
شیخ نے مقابلہ جاری رکھا اور اُن پندرہ سو بیراگیون کے ساتھ ایسا حملہ کیا کہ سید محمد
جونپوری اور دلپت راؤ دوچار ہوگئے اور وہ شیخ کی تلوار سے مارا گیا اور اُسکے دو ٹکڑے
ہوکر زمین پر گر پڑا راجہ کا دل جسم سے باہر نکل آیا **میان دلاور** سید محمد کے خلیفہ راجہ
مذکور کے بھانجے ہین اُسی جنگ مین دستگیر ہوکر سید محمد کی خدمت مین آئے کہتے ہین
کہ راجہ کے دل پر اُس بت کا نقش جسکی ہمیشہ عبادت کیا کرتا تھا موجود تھا یہی امر سید محمد کے
جذبہ کا موجب ہوا کہ جب باطل کو اسقدر اثر ہے حق کو کیا کچھ اثر ہوگا غرضکہ سات برس تک
کچھ ہوش وحواس نہ تھے مگر فرض نماز ادا کرتے تھے کتب مہدویہ مانند مطلع الولایت
وغیرہ مین لکھا ہے کہ اس سات برس مین ایک ذرہ طعام اور ایک قطرہ پانی کا کبھی
نہ چکھا ایک روز اُنکی بی بی الہدیتی نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ بیہوش رہتے ہو اور تحمل
نہین کرسکتے ہو بولے کہ اِسقدر تجلی اُلوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤن مین کا
ایک قطرہ کسی ولیِ کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر کبھی ہوش مین نہ آئے
القصہ بعد سات برس کے کچھ ہوش آیا گاہے باہوش وگاہے مدہوش رہتے تھے یہ حال
جذب پانچ برس تک رہا کہتے ہین کہ اِس پانچ برس مین غلّہ وگوشت وروغن

Marfat.com

ساڑھے سترہ سیر بروایت بی بی الھدیتی کے کھایا ہوگا بعد اس حال کے طریقۂ ہجرت
یعنی وطن چھوڑنے کا اختیار کیا کہ جلاے وطن کرکے مع زن و فرزند و چند مرید کے داناپور
کے جنگل کی راہ سے جہانگردی کو نکلے بی بی مذکور اور سید محمود فرزندان کے اور شیخ بھیک
وغیرہ ہمراہ تھے اور اُس جنگل مین الہامات اپنی مہدیت کے بھی ظاہر کئے اور ان ہمراہیون
نے تصدیق بھی کی اور وہان سے رفتہ رفتہ شہر چندیری مین پہونچے اور وہان اُن کے
وعظ و بیان مین جب ہجوم خلائق زیادہ ہوا وہان کے شیخ زادون کو کہ صاحب سجادۂ
مشیخت تھے ناگوار معلوم ہوا آخر الامر بجبر و اکراہ وہان سے اُنکو نکالدیا وہان سے
شہر مانڈو کو چلے گئے وہان بھی اُنکا غلغلہ ہوا یہانتک کہ سلطان غیاث الدین نے
جس کو اُسکے فرزند سلطان نصیر الدین نے اُن ایام مین قید کردیا تھا شیخ موصوف کے
دو مرید سید سلام اللہ اور ابوبکر کو بلاکر باعزازتمام ملاقات کرکے رخصت کیا اور بیش قیمت
تحائف سید محمد کی خدمت مین پیش کئے یہان ایک امیر مصاحب سلطان غیاث الدین
الہداد نامی کہ فاضل اور شاعر بھی تھا ترک دنیا کرکے ہمراہ ہوا اور تا دم مرگ ہمراہ
رہا مرثیہ شیخ اور دیوان غیر منقوط اور رسالۂ بارامانت اور رسالۂ ثبوت مہدیت تصنیف
اسی کی ہین اور اسکو خلیفۂ ششم سید محمد کا شمار کرتے ہین غرضکہ اب یہان سے لوگ
معتقد ہوکر ہمراہ ہونے لگے اور اِسی شہر مین سید اجمل فرزند سید محمد چھوٹا بھائی سید محمود کا
فوت ہوا اور وہین اُسکو مدفون کیا غرضکہ سید محمد بعد اسکے کوچ کرکے شہر چاپانیر مین کہ
دار السلطنت گجرات کا تھا پہونچکر مسجد جامع مین اُترے وہان بھی اُنکے وعظ و ترک
و تجرد کا چرچا ہوا یہانتک کہ والی گجرات سلطان محمود بیگڑہ نے بھی ارادہ آنے کا
کیا لیکن دو عالم کہ اول حسب الحکم ملاقات کو گئے تھے مانع ہوئے اور میان نظام کہ
مسجد اسلام خان مین طالبعلی کرتے تھے مُرید ہوکر ہمراہ ہوئے اور آخر تک رفیق رہے
اور بی بی الہدیتی زوجۂ کلان سید محمود یہین فوت ہوگئیں اور انکے انتقال کے بعد
سے طریقۂ تقسیم بالسویہ کا فتوحات مین شروع ہوا پھر بعد اقامت ڈیڑھ برس کے
وہان سے برہانپور کی راہ سے دولت آباد مین وارد ہوئے وہان سے مزارات

Marfat.com

اولیاء اللہ کی زیارت کرکے شہر احمد نگر مین پہونچے اُس وقت احمد نظام الملک نے قلعہ اور باغ نظام کی بنیاد ڈالی تھی چونکہ آرزومند فرزند کا تھا اسی خیال سے انکی خدمت مین بھی آیا اور معتقد ہوا اتفاقاً عنقریب برہان نظام الملک پیدا ہوا کہ بعد اُس کے جانشین وہی ہوا اور معتقد اس فرقے کا تھا اِسی واسطے سید محمد کے بعد اُن کے خلفا ومریدین کو مانند شاہ نظام وولاور ونعمت وغیرہ کے گجرات سے طلب کیا تھا اور اپنی بیٹی سید محمد کے پوتے میران جی بن حمید بن سید محمد مہدی کے عقد نکاح مین دی تھی یہی سبب ہے انکی اولاد وخلفا کے دکن مین آنے کا القصہ شہر احمد نگر سے کوچ کر کے شہر بید ر پہونچے مہد ملک برید مین وہان شیخ ممن معتقد ہوئے اور ملا ضیا اور قاضی علاء الدین ترک دنیا کرکے ہمراہ ہوئے پھر وہان سے سید محمد گلبرگہ کو آئے اور مزار سید گیسودراز پر گئے پھر وہان سے روانہ ہوکر قصبۂ راے پاک ہوتے ہوئے بندر دابھول کو پہونچے اور وہان سے جہاز پر سوار ہوکر روانہ کعبۃ اللہ ہوئے اور بعد طے منازل کے حرم محترم مین پہونچے اُس مقام مین دعویٰ مَنِ اتَّبَعَنِیْ فَہُوَ مُؤمِنٌ کا کیا اور میان نظام اور قاضی علاء الدین نے آمنا وصدقنا بول کر جھٹ بیعت کر لی اور بولے کہ دو گواہ بس ہین اور ۹۰۱ مین یہ دعویٰ ہوا تاریخ فرشتہ مین مقالۂ سوم کے روضۂ سوم مین ابراہیم بن برہان نظام شاہ ثانی کے حالات مین غلطی سے یہ لکھدیا ہے کہ ۹۶۰ ہجری کے اواخر مین سید محمد جونپوری نے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا اِسی طرح مؤلف عقائد الاسلام کی بھی یہ غلطی ہے کہ اُسنے لکھا ہے کہ اکبر کے زمانے مین سید محمد جونپوری نے مہدی ہونیکا دعویٰ کیا تھا۔ الغرض یہان سے سید محمد حضرت آدم کی زیارت کو گئے اور کہا کہ مین نے بابا آدمؑ سے معانقہ کیا انھون نے مجھسے کہا کہ خوش آمدی صفا آوردی پھر بغیر زیارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکۂ معظمہ سے بعجلت تمام مراجعت کرکے جدے کو آکر جہاز پر سوار ہوکر بندر دیو گھاٹ پر اُتر کر وہان سے ملک گجرات مین شہر احمد آباد مین آکر مسجد تاج خان بن سالار مین قریب دروازۂ جمال پور کے مقیم ہوے یہان بھی اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور طریقہ وعظ ودعوت کا شروع کیا در ملک برہان الدین

وہین مرید و تارک بنکر رفیق ہوئے اُنکو مہدویہ خلیفۂ ثالث جانتے ہین اور ملک گوہر کہ خلیفۂ چارمین ہین اُسی مقام سے رفیق سفر و حضر ہوئے اور اِسی مسجد مین ایک روز مجمع عام مین سید موصوف نے سنہ ۹۰۵ھ مین دعویٰ مہدیت کا کیا یہ دعویٰ دوم ہی ایک دن اُنھون نے یہ کہا کہ ہم خدا کو دنیا مین انہی آنکھون سے دیکھتے ہین اِس بات کے سنتے ہی علماے گجرات نے اُنکے قتل کا فتویٰ دیا مگر مولانا محمد تاج نے اُنکو سمجھایا کہ کیا تمنے علم ایک سید کے قتل کے لئے ہی پڑھا ہے جبکہ علما و مشائخ گجرات نے سلطان محمود سے شکایت کی کہ شیخ تازہ وارد اپنے وعظ مین حقائق خلاف شریعت بیان کرتا ہے سلطان نے حکم اخراج کا دیا اِس سبب سے وہان سے اُٹھکر ایک گانؤن سولہ سانتیج نام مین اُترے میان نعمت کہ خلیفۂ کلان ہین بڑے راہزن اور خونی تھے خون حبشی کے جرم سے بھاگ کر وہان پہونچے اور مرید ہوکر ساتھ ہوئے پھر وہان سے روانہ ہوکر شہر نہروالہ پیران پٹن مین کہ علاقۂ گجرات مین سے ہے آکر خان سرور کے لب حوض اُترے یہان اٹھارہ مہینے اتفاق اقامت کا ہوا اور میان خوندمیر وہین آکر تربیت پذیر و مرید ہوئے اور ملک بخن برخوردار اور ملک الہداد اور ملک حماد کہ اُنکے اقربا سے ہین وہ بھی مرید ہوکر ہمراہ ہوئے اور خوندمیر کو اجازت گھر مین رہنے کی ہوئی کہ فی الحال یہین رہو اور انکے اقربا کو مبارز الملک وغیرہ امراے گجرات نے بھی نہ چھوڑا بلکہ نظر بند کرکے رکھا اور جب مبارز الملک نے دیکھا کہ اپنے اکثر اقارب وغیرہ اہل گجرات اسقدر سید محمد کے دام تسخیر مین گرفتار ہوتے جاتے ہین اگر کسی ملک مین نہوے تو ایک فرمان ثانی سلطان محمود کا صادر کراکر پیران پٹن سے بھی اخراج کروایا اور سید محمد کی عادت تھی کہ جب حکم اخراج کسی حاکم کا آتا تو بولتے تھے کہ مجھکو خدا کا حکم بھی یہان سے نکلنے کا ہوا ہے مین خود بخود جاتا ہون چنانچہ پیران پٹن سے نکلکر تین کوس کے فاصلے پر قصبہ بدلی مین اُترے اور وہان بھی اٹھارہ مہینے اتفاق اقامت کا ہوا اور میان خوندمیر کہ بالاخانے مین محبوس تھے بعد چھ مہینے کے خفیہ نکل کر سید محمد کے پاس آئے یہان سب خاص و عام مریدین کا مجمع ہوا ۔

Marfat.com

ایک دن سید محمد نے فرمایا کہ مجھکو اٹھارہ برس سے بار بار حکم خدا کا بلا واسطہ ہوتا ہی
کہ مہدیت کا دعوی کرین ٹالتا چلا جاتا ہون اب مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ اے
سید محمد دعوے مہدیت کہلاتا ہوے تو کہلا تہین تو ظالمان مین کا کردنگا اسواسطے
مین بصحت عقل وحواس دعوی کرتا ہون کہ انا مہدی مبین مراد اللہ اور اپنا
چمڑا دونون انگلیون سے پکڑکر کہا کہ جو کہ مہدیت اس ذات سے منکر ہووے وہ کافر ہی
اور مین خدا سے بے واسطہ وغیرہ احکام لیا کرتا ہون اور فرمان حق تعالی کا ہوتا ہے
کہ علم اولین وآخرین کا تجھکو دیا اور بیان معنی قرآن اور کنجی خزانۂ ایمان کی تجھکو دی ہے
تجھکو جو قبول کریگا وہ مؤمن ہے اور تیرا جو منکر ہووے وہ کافر۔ اسی طرح بہت سی
باتین خدائے پاک کی طرف نسبت کین خوندمیر اور تمام اصحاب کہ تین سو ساٹھ تھے
پکارے امنا وصدقنا یہ دعوی تیسرا ہے کہ ۹۰۵ھ ہجری پر ہوا اور مرتے وقت تک
اسپر قائم رہے اسیواسطے اسکو دعوے مؤکد بولتے ہین غرضکہ یہ خبر جب مشہور
ہوئی تو شہر نہروالہ مین کہ وہان سے تین کوس تھا شور وغوغا ہوا کہ جس سید کو یہان سے
شہر بدر کیا تھا اُسنے قصبہ بدلی مین جاکر دعوی مہدیت کا کیا پس چند علما قصبہ مذکور
مین آئے اور سید موصوف کے ساتھ مباحثہ وسوال وجواب مہدیت وغیرہ دعاوی
کے باب مین دیر تک کرتے رہے اور سید محمد اپنے دعوے سے باز نہ آئے۔
ختم الہدی سبل السوی مین ذکر کیا ہے کہ جسوقت سید محمد کو اس دعوے کا حکم حق تعالی
کی جانب سے ہوا ایک حکم نامہ وہان کے بادشاہ کو اس مضمون کا روانہ فرمایا کہ مین
سید محمد اللہ تعالی کے فرمان سے مہدیت کا دعوی کرتا ہون ایسی حالت مین کہ عقل برجا
اور سب طرح سے ہوشیار ہون نہ سکر وسہو کی حالت مین اور سب صورتون سے صحت ہی
اور کسی طرح کی حاجت نہین اور اس دعوے پر اتباع کلام اللہ اور پیروی رسول اللہ ہردو
شاہد ہین پس ہر ایک کو کہ بادشاہ ہو یا امیر قاضی ہو یا وزیر تونگر ہو یا فقیر لازم ہے
کہ تحقیق کرکے تصدیق کرین اگر بندے کو جھوٹا اور مفتری علی اللہ جانین تو قتل کرین
دگرنہ ہم جہان جائین گے خلق کو اپنے مدعا پر بلائین گے اِن دونون صورتون مین

Marfat.com

دبال تمھاری گردن پر ہوگا کہ دونون جہان کی سیہ روئی تمھاری لئے ہے اِس فرمان
کے روانہ کرنے کے بعد چار مہینے آپ اُسی جگہہ اقامت فرما رہے اِس عرصے مین نہ وہان کا
بادشاہ معترض ہوا نہ کوئی دوسرا پھر یہان سے شہر جالور کو چلے گئے وہان کے بہت لوگ
مرید ومنقاد ہوئے پھر وہان سے شہر ناگور مین پہونچے اور وہان بیان کیا فالذی
ھاجروا شد واخرجوا من دیارھم شد واوذو فی سبیلی شد قاتلوا وقتلوا
ماندہ است ماشاء اللہ خواہد شد بعد اُسکے وہانسے روانہ ہوئے اور ملک سندھ مین
شہر نصرپور مین داخل ہوئے وہان سے میان نعمت اور میان خوندمیر کو گجرات جانے
کی رخصت دی - ایک جماعت کثیر اُن کے اصحاب کی روانہ گجرات ہوئی بی بی شکر
خاتون بھی انہی مین تعین پھر وہان سے دارالسلطنت ٹھٹہ مین پہونچے اور وہان
اٹھارہ مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اور کچھ لوگون نے تصدیق مہدیت کی کی جب یہ حال
وقال ان کا اہل اسلام سندھ پر منکشف ہوا تو نہایت تنگ پکڑا یہانتک کہ چوراسی
آدمی سید محمد کے رفقا واصحاب مین سے مارے فاقون کے مرگئے سید محمد نے بشارت دی
کہ ان سب کو مقامات انبیا ومرسلین اولوالعزم کے ملے- القصہ بادشاہ سندھ نے حکم دیا کہ اِس
درویش کو مع تمام مریدون کے قتل کرو لیکن دریاخان امیر بادشاہ مذکور نے اپنی عرض
ومعروض سے حکم قتل ملتوی کروا کے مملکت سندھ سے اخراج کروادیا پس سید محمد سب
اصحاب کے ساتھ خراسان کو روانہ ہوئے کہتے ہین کہ قریب نوسو آدمیون کے اُن کے
ہمراہ تھے اُن مین سے تین سو ساٹھ اصحاب ومہاجرین خاص کہلاتے تھے غرض کہ ہزار
خرابی وبربادی افتان وخیزان یہ قافلہ وارد قندھار ہوا وہان بھی ان کی اِس قیل وقال
کا چرچا ہوا حاکم قندھار مرزا شہ بیگ نے حکم دیا کہ سید ہندی کو جمعہ کے روز مسجد جامع
مین علماے اسلام کے سامنے حاضر کرو چنانچہ حسب الحکم ملازمین اُسکے دوڑے اور
جبراً وقہراً کمربند سید کا پکڑ کر اِس عجلت سے لے چلے کہ جوتا بھی پہننے ندیا اور مریدون
نے جب ارادہ ہمراہی کا کیا تو منع کیا بلکہ زدوکوب کی بھی نوبت پہونچی جب سید محمد
داخل مسجد ہوئے علما وغیرہ نے ہجوم کر کے سخت سُست کہنا شروع کیا سید محمد نے

Marfat.com

تحمل کرکے وعظ قرآن شروع کردیا شہ بیگ کہ جوان بست سالہ تھا اِن کے بیان پر فریفتہ ہوگیا اس سبب سے وہ گرمی سرد ہوگئی اور سید محمد نے اُن کے ہاتھ سے نجات پاکر بعد چند روز کے راہ شہر فراہ کی لی جب فراہ مین پہونچے وہان بھی یہی بازپرس پیش آئی کہ اول ایک عہدہ دار نے آکر سید محمد اور تمام ہمراہیون کے ہتیار چھین لئے اور گوشۂ کمان سب کے سر پر رکھکر ایک ایک کو شمار کرکے کہا کہ کل سب کو قید کرینگے بعد اسکے امیر ذوالنون حاکم شہر واسطے دریافت کیفیت کے بذات خود آیا لیکن بعد ملاقات کے معتقد شیخ کا ہوا اور علما کو اجازت دی کہ امتحان مہدیت کا کرین چنانچہ علماے فراہ نے سوال وجواب شروع کئے اور امیر ذوالنون نے یہ تمام کیفیت مرزا حسین بادشاہ خراسان کے حضور مین لکھکر روانہ کی بادشاہ نے چار عالم واسطے دریافت حقیقت حال کے روانہ کئے چنانچہ علماے مذکورین نے آکر مباحثہ کیا جب فراہ مین تین مہینے گذر چکے تو خوند میر اور میان نعمت کہ نصرپور سے اپنے وطن کو واپس گئے تھے اور میان محمود فرزند سید محمد کہ شہر نہروالہ مین اپنے والد سے جدا ہوکر تلاش نوکری کے ارادے سے جاکر سلطان محمود کی سرکار مین مردم سپاہ پیشہ مین نوکر ہوئے تھے یہ تینون شخص فراہ کو آئے اور ہدایا ونذر کہ مردم گجرات نے سید محمد کے واسطے میان نعمت کے ہمراہ روانہ کئے تھے راہ مین اُن مین سے میان محمود فرزند سید محمد نے خرچ کے لئے کچھ مانگا میان نعمت نے کہا کہ پرائی امانت مین خیانت کرنے مدونگا مگر میان محمود کے خفا ہونے کی وجہ سے خوند میر نے اپنا خرچ راہ مع اُس امانت کے جو اُنکے ہمراہ تھی پیش کردیا جب کہ فراہ پہونچے تو مسئلہ امانت مین سید محمد نے طرفداری فرزند کی کی اور کہا کہ کیا مثل گجرات کی یاد تھی کہ اکہ ڈھک کیا تیرے باپ کا مال ہے بعد اسکے سید محمد نے وہ امانتین میان نعمت سے طلب کین اُنھون نے جواب دیا کہ یہ طالبانِ خدا آشنا سے راہ سے آپکی طرف روانہ ہوئے اُنپر خرچ کیا گیا سید محمد نے کہا کہ اِن لوگون کو کسنے طالب خدا بنایا یہ کلام سُنتے ہی طالبین مذکور بے ساختہ بھاگے اور میان نعمت جنکا لقب **مقراضِ بدعت** ہے جوش مین آکر مع اہل وعیال روانہ ہوئے سید محمد نے ایک گوجری مثل بول کے اُنکی

Marfat.com

فہمائش کی کہ تو مجھ کو رنہ تو رسہاگن ہون تجھ تو رنہار یعنی تو مجھکو چاہ نہ چاہ مین تیرا چاہنے والا ہون اور بہت سا ولاسا کر کے واپس لائے چنانچہ تفصیل اسکی تذکرۃ الصالحین مین موجود ہے اور فرزند مذکور کے حق مین کہا کہ جس کا پوت پوت ہو کر آوے اُسی کا ہے خوشی نہووے غرض کہ ان لوگون کے آنے کے بعد سید محمد چھ مہینے اور زندہ رہے پس کل قیام فراہ کا نو مہینے ہے اور اکثر بشارات واشارات اپنے اور اپنے مریدون کے فضائل مین اسی عرصے مین بیان کئے ہین القصہ بعد نو مہینے کے ترسٹھ برس کی عمر مین مقام فراہ مین پنجشنبہ کو سنہ ۹۱۰ ہجری مین انتقال کیا **مضا مہدی** تاریخ وفات ہے کہتے ہین انتقال سے پہلے جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ نماز وترادا کی تھی اور یہ علامت انتقال کی تھی کیونکہ حضرت رسالت پناہ نے بھی قبل رحلت بعد نماز جمعہ کے وترادا کئے تھے شواہد الولایت کے باب ۲۸ مین لکھا ہے کہ سید محمد بروز انتقال اپنی زوجہ بی بی بون کے گھر مین تھے اور عادت یہ تھی کہ زمین مین میخین واسطے شناخت وقت نوبت ازواج کے گاڑی تھین جب اُن میخون پر سایہ پہونچتا تھا ایک بی بی کے گھر سے دوسری بی بی کے گھر جانے کی نوبت آتی تھی اُس روز جب سایہ میخ پر پہونچا فرمایا کہ مجھکو بی بی ملکان کے گھر مین لیچلو بی بی ملکان وہان حاضر تھین انھون نے عرض کیا کہ آپ پر سختی ہے اور مین خود یہان حاضر ہون اور مین نے اپنی نوبت تمکو بخشدی آپ یہین رہین اوریارون نے بھی یہی مضمون بکمال اصرار عرض کیا میران نے جواب دیا کہ خوب تمنے اپنا حق بخشا لیکن حد شرع محمدی کی کہ خدائے تعالیٰ نے حکم کیا ہے کون بخش سکتا ہے بعد اسکے پھر دو تین بار بی بی ملکان وغیرہ نے یہی مضمون عرض کیا لیکن میران نے قبول نکیا اور کہا کہ برادر لوگ ہماری رعایت کرتے ہین اور شرع محمدی کی رعایت نہین کرتے الغرض نہ مانا اور بی بی ملکان کے گھر مین بہر طور اپنے تئین پہونچا یا انتہی القصہ انتقال کے بعد سید محمد کے جنازے کی نماز پرانی عیدگاہ فراہ مین پڑھکر ایک جگہ مین کہ فراہ اور موضع رج کے درمیان ہے دفن کیا اور میان آلہ دین حمید نے سب کے سامنے چند مرثیے قبر پر پڑھے کہ اُس مین یہ شعر بھی تھا

بیت

فضلش کہ بر جمیع پیمبر شد از خدا	با دا بروز حشر شفاعت گر از خدا

اور ۹۱۰ھ مین شاہ قاسم عراقی حاکم فراہ نے قبر پر گنبد بنوایا لیکن یکان سلطان حاکم فراہ نے اسکی تکمیل کی غرض دہم کے بعد میان خوندمیر اپنے وطن گجرات کو چلے گئے اور نہروالہ مین متوطن ہوئے اور بعد چند روز کے اہل اسلام نے وہان سے شہر بدر کیا تو قصبۂ سلطان پور مین آکر رہے اُنھون نے اپنی اس تعجیل معاودت کا یہ عذر بیان کیا تھا کہ میران کی روح نے مجھکو کہا ہے کہ تم گجرات کو جاؤ اور سید محمود فرزند میران نے ایک سال فراہ مین ٹھہر کر کہا کہ مجھکو بھی میران کی روح نے جانے کا حکم دیا اسواسطے وہ گجرات مین آکر مقام بھلوٹ مین متوطن ہوئے اور خوندمیر بھی انکے قرب وجوار کے واسطے موضع بھادی پور مین ایک منزل کے فاصلے پر بھلوٹ سے متوطن ہوئے پھر وہان سے موضع جھنجی واڑہ مین رہے اور **سید محمود** کی طرف سب خلفا و مریدین سید محمد جونپوری کی رجوع ہوئی اس سبب سے ان کا شہرہ زیادہ ہوا اور روز بروز خلق انکی تسخیر مین زیادہ ہونے لگی جب یہ بات سلطان محمود بیگڑہ کو معلوم ہوئی بھاری زنجیر پانون مین ڈلوا کر قید کیا اکتالیس روز کے بعد راجے سون اور راجے مرادی خواہران بادشاہ کی سفارش سے کہ میران کی معتقد تھین رہائی پائی لیکن زخم زنجیر سے پانون سڑ گیا اور اڑھائی مہینے کے بعد اسی وجہ سے پچاس سال کی عمر مین ۹۱۹ھ مین اپنے والد کی وفات سے نو برس کے بعد مقام بھلوٹ مین قضا کی۔ بعد انتقال محمود کے **میان خوندمیر** فرقۂ مہدویہ کے رئیس ہوئے اُنھون نے دعوت اس مذہب کی شروع کی عوام الناس اُن کے مسخر ہونے لگے ستائیس بار مقامات سے ان کو بدر کیا گیا سلطان مظفر گجراتی نے اس فرقے کی زیادتی کا حال سُنکر کچھ فوج اُسکی تباہی کے لئے عین الملک کی ماتحتی مین موضع کھانبیل کو بھیجی لشکر بادشاہی نے اس فرقے کے تمام مکانات جلادئے ساٹھ سوار اور چالیس پیادون کی جمعیت سے مہدویہ نے مقابلہ کیا اکتالیس آدمی اُنکے کام آئے اور خوندمیر زخم تیر سے نابینا ہوگئے شرف الدین مہدوی بھی اسّی سوارون کے ساتھ ان کی مدد کو آگیا تھا تمام مہدویہ مع اصل ودکمک کے

Marfat.com

کھانبیل سے موضع سدراسن کی طرف چلے گئے فوج بادشاہی نے پیچھا نہ چھوڑا اور سدراسن مین پہونچکر جنگ دوم مین میان خوندمیر اور اُنکے فرزند جلال الدین اور داماد وغیرہ اقربا و مریدین جملہ آدمیون کو قتل کیا یہ واقعہ ۹۳۰ھ مین واقع ہوا تذکرۃ الصالحین مین مذکور ہے کہ ان مقتولون مین سے پانچ کے سر شہر پٹن کے پاس لے گئے سرون کی ٹوکری شہر کے دروازے کے پاس رکھدی جب ظہر کی اذان مسجدون مین ہوئی تو وہ سب ٹوکری سے نکل کر صف آرا ہوئے اور اُنکے آگے میان خوندمیر کا سر ہوا اور نماز ظہر کے لئے پیشانی پر سجدہ کیا کہتے ہین کہ انکی تکبیر کی آواز دوسرون نے سُنی اِس جنگ کو مہدوی لوگ اپنے مُنھ سے **جنگ بدر ولایت** بولتے ہین اور شہداے بدر کا ہم مرتبہ اِس جنگ کے شہدا کو سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات الایہ مین امانت سے مراد یہی جنگ ہے اور انسان سے مراد میان خوندمیر ہین گو کہ اخراج و قتل وغیرہ اہلِ انتساب اسلامی کی طرف سے ہوتا رہا لیکن مہدویہ اپنے ان کلمات و دعاوی سے باز نہ آئے چنانچہ ۹۵۲ھ مین شیخ علی متقی نے چار فتوے شیخ ابن حجر مکی وغیرہ ائمہ چار مذہب کے مکۂ معظمہ سے بادشاہ گجرات کے پاس بھجوائے کہ یہ مہدویہ کافر ہو گئے ہین اگر یہ لوگ اِس مذہب باطل سے توبہ نکرین تو اُنکو قتل کرنا بادشاہ اسلام پر واجب ہے شاہ مظفر بادشاہ گجرات نے فتوون پر عمل کر کے گیارہ آدمیون کو پکڑ کر پھر قتل کیا اور شاہ نعمت خلیفۂ مہدی کی گرفتاری کے عوض مین سید علی فرزند مہدی نے اپنے آپکو گرفتار کرا دیا اور مقتول ہوئے اور شاہ نعمت موضع لوہ گر مین مع سولہ آدمی ہمراہی کے مارے گئے اور ملک الہداد خوندمیر کی شکست یابی کے بعد سدراسن کے نکلکر رفتہ رفتہ ملک مارواڑ مین پہونچکر موضع پالکر مین دائرہ باندھ کر رہنے لگے وہان اس قدر مہدویہ پر سختی پیش آئی کہ ان کے رفقا فاقون کے مارے مرنے لگے یہ لوگ اِسی طرح ملک بہ ملک متفرق و منتشر ہوتے رہے اور رفتہ رفتہ یہ واقعہ سلاطین دہلی و اکبر آباد کے حضور مین بھی پہونچا چنانچہ منتخب التواریخ اور تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ سلیم شاہ بن شیر شاہ کے عہد مین **شیخ علائی** بن حسن مرید شیخ سلیم چشتی نے شیخ عبداللہ

Marfat.com

افغان نیازی کی ہدایت سے طریقۂ مہدویہ اختیار کرلیا اور سید محمد جونپوری کی مہدیت کا
قائل ہوگیا یہ شخص بیانہ مین رہا کرتا تھا اور اسکی بدولت صدہا آدمی اِس طریق پر
آگئے شیخ علائی نماز کے وقت قرآن کی تفسیر کیا کرتا اور ایسے پراثر معانی بیان کرتا کہ
اُسکی مجلس مین جوق جوق مسلمان حاضر ہونے لگے اور جو اُسکے پاس حاضر ہوتا وہ یا تو
بالکل اہل وعیال سے قطع تعلق کرکے پیشہ اور مال واسباب چھوڑکر مہدوی ہوجاتا
یا گناہون سے توبہ کرکے سید محمد جونپوری کی مہدیت کا معتقد ہوتا اور جو کچھ دھندا کرتا
اُس مین سے دسوان حصہ اللہ کی راہ مین نکالتا اِس طرح کے بہت سے آدمی جمع
ہوگئے کہ باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جورو خاوند سے بھائی بھائی سے چھٹ گئے
اور فقر وفنا کا طریق اختیار کرلیا شیخ علائی کو جو کچھ نذر وفتوح مین حاصل ہوتا سب کو
اس مین علی السویہ شریک کرتا اور اگر کچھ نہ ملتا تو یہ لوگ دو دو تین تین روز تک فاقے
سے بیٹھے رہتے مگر کسی سے سوال نکرتے اور شیخ علائی ہتیارون سے ہروقت مسلح رہتا
گلی کوچون مین پھرتا کسی مسلمان کو نامشروع کام کرتے دیکھتا تو اول ملائمت سے سمجھاتا
جب نہ مانتا تو سختی سے پیش آتا جو حکام وقت اُسکو اپنا مقتدا سمجھتے تھے اُسکی مدد
کرتے جب یہ سختی بہت بڑھ گئی اور فساد پیدا ہونے کا احتمال ہوا تو شیخ عبداللہ نے
شیخ علائی کو سفر حجاز کے لئے آمادہ کیا اور تین سو ستر خاندان اُسی بے سروسامانی
کی حالت مین ہمراہ ہوئے جب خواص پور واقع سرحد جونپور مین یہ قافلہ پہونچا تو
خواص خان نے استقبال کیا اور معتقد ہوگیا لیکن تھوڑے سے عرصے مین مذہب
مہدویہ کی بُرائی اُسپر روشن ہوگئی شیخ علائی نے یہ بات سمجھکر خواص خان سے تعلق
توڑ دیا اور یہ بہانہ کرکے کہ امر معروف اور نہی منکر مین میری اطاعت نہین کرتا اُس سے
رنجش ظاہر کرکے خواص پور سے اپنا قافلہ اُٹھا دیا اور حج کا عزم فسخ کرکے بیانہ کو
واپس چلا گیا سلیم شاہ اُن دنون آگرے مین مقیم تھا شیخ علائی کا حال سُنکر اپنے
دربار مین بلایا جب شیخ دربار شاہی مین داخل ہوا تو آداب شاہی بالکل ترک
کردئے صرف سلام علیک مشروع طور پر کی سلیم شاہ نے بکراہیت جواب دیا

Marfat.com

علیک السّلام مقربین کو یہ بات سخت ناگوار گذری ملا عبداللہ سلطانپوری المخاطب
بہ مخدوم الملک شیخ علائی کا مخالف ہوگیا اور اُسکے قتل کا فتوی بھی دیدیا اور پادشاہ
سے عرض کیا کہ یہ شخص خود بھی مہدیت کا مدعی ہے سلیم شاہ نے مرزا رفیع الدین انجو اور
ملا جلال الحیم دانشمند اور ملا ابوالفتح تھانیسری وغیرہ علما کو جمع کرکے اِس قضیے کی
تشخیص اُنکے حوالے کی سلیم شاہ کے حضور مین مجلس مباحثہ مقرر ہوئی شیخ علائی علما
سے مغلوب ہوگیا جواب نہ دے سکا مگر اِس طرح قرآن کی آیات کے معانی بیان کرنے لگا
کہ اُسکی تقریر نے بادشاہ کے دل مین اثر کر لیا اور بادشاہ نے شیخ سے کہا کہ اگر تم اِس
دعوے باطل کو ترک کردو تو مین تمکو اپنی تمام قلمرو کا محتسب بنادون اور ابتک تم میرے
بے حکم امر معروف ونہی منکر کرتے رہے محتسب ہوجانے کے بعد میرے حکم سے یہ کام کروگے
مگر شیخ نے سلطان کی بات کو منظور نہ کیا سلطان نے اُسے قتل تو نکرایا سرحد دکن پر ایک
شہر ہے ہنڈیہ وہان بھجوادیا وہاںکا حاکم بہادر خان سلیم شاہ کے امرا مین سے تھا تمام لشکر سمیت
شیخ علائی کا معتقد ہوگیا مخدوم الملک نے اِس بات کو ایک بُرے پیرائے مین پادشاہ سے
عرض کرکے شیخ علائی کو وہان سے واپس طلب کرایا اِس مرتبہ بھی سلیم شاہ نے علما کو
جمع کیا اور اِس قضیے کی تشخیص مین بہت کچھ توجہ کی مخدوم الملک نے بادشاہ سے کہا
کہ شیخ علائی خود بھی مہدی ہونے کا مدعی ہے اور مہدی تمام روے زمین کا بادشاہ ہوگا
سارا لشکر آپ کا اور آپ کے اکثر عزیز بھی درپردہ اُسکے معتقد ہوگئے ہین آپ کی
سلطنت مین فتور پیدا ہوجانے کا اندیشہ ہے مگر بادشاہ شیخ علائی کے قتل پر آمادہ نہوا
بہار مین شیخ بڑہ ایک نہایت دانشمند شخص رہتا تھا شیر شاہ اُسکا بڑا معتقد تھا یہانتک
کہ اُسکی جوتی اپنے ہاتھ سے سیدھی کرتا تھا سلیم شاہ نے شیخ علائی کو اُسکے پاس بھیجدیا
کہ جو کچھ اُسکے حق مین شیخ بڑہ لکھے وہ کیا جائے شیخ بڑہ نے بھی مخدوم الملک کے فتوے کی
تقلید کی اُس زمانے مین مرض طاعون کا بہت زور تھا شیخ علائی بھی اِس مرض مین
مبتلا ہوگیا جب بادشاہ کے حضور مین شیخ بڑہ کے فتوے کے ساتھ پیش ہوا تو
اُسوقت بولنے تک کی اُس مین طاقت نہ تھی سلیم شاہ نے آہستہ اسکے کان مین کہا

Marfat.com

کہ اگر تم میرے سامنے یہ کہدو کہ مین مہدوی نہین ہون تو مین تمکو رہا کر دو ن مگر اُس نے نمانا سلطان نے حکم دیا کہ اِسکے کوڑے مارو تیسرے کوڑے مین اُسکی جان نکل گئی یہ واقعہ ۹۵۵ھ ہجری کا ہے۔

جمال خان مہدوی کی ہدایت سے نظام شاہی خاندان کے چھٹے بادشاہ اسماعیل بن برہان نظام شاہ ثانی نے بھی یہ مذہب اختیار کر لیا تھا فرقۂ مہدویہ کو اُسوقت مین بڑی رونق ہو گئی تھی اُنکے کارنامے تاریخ فرشتہ کے مقالۂ سوم کے روضۂ سوم مین مفصل مندرج ہین۔

علاقۂ جیپور کہ جسکو ڈھونڈھار کہتے ہین وہان اِس قوم کی آمد کی ابتدا یون ہوئی کہ امراے افاغنہ جو دہلی کے اطراف مین سلاطین لودھی اور شیر شاہی کے وقت سے جاگیردار تھے جلال الدین اکبر شہنشاہ نے شیر شاہ کی طرفداری کی وجہ سے اُن کا اخراج کیا یہ لوگ مغلوب ہو کر گجرات کو چلے گئے اور وہان علماے مہدویہ زد و کشت اہل اسلام سے ہراسان ہو کر اُنکی پناہ مین آئے جب اختلاط پیدا ہو گیا تو کچھ افاغنہ نے یہ مذہب اختیار کر لیا اور کچھ اپنے تسنن پر باقی رہے جب اِن پٹھانون کی صفائی راجہ جیپور نے اکبر سے کرا دی تو یہ لوگ لوٹکر جیپور کے علاقے مین آگئے لیکن مذہب مین ویسے ہی دورنگ رہے چنانچہ ابتک وہی رنگ ہے کہ مندوزئی وغیرہ چند فرقے سنّی ہین اور دوسرے فرقے قوم نبی وغیرہ مہدوی ہین۔

اِن دیہات کے سوا بلاد دکن مین بھی مہدویہ جا بجا بکثرت موجود ہین اور اکثر صاحب ثروت بھی ہین سرنگ پٹن مین سلطان ٹیپو کے پاس بھی بہت سے افغان مہدوی نوکر تھے ایک بار عدول حکمی کرنے پر فوج سلطانی کے ہاتھ سے کئی سو مارے گئے باقی وہان سے نکلوائے گئے۔

سردار خان غرے زئی مہدوی ملازم باجی راؤ والی پونا نے باوجود منع کرنے اپنے آقا کے چھاؤنی انگریزی پر حملہ کیا اور تمام دولت مرہٹہ کو برباد کر گیا باجی راؤ کو انگریزون نے ۱۲۳۲ھ ہجری مین گرفتار کر کے بھٹور پہونچا دیا جب سب ریاستین

Marfat.com

دکن کی بگڑ گئین تو چارون طرف سے سمٹ کر مہدویہ حیدر آباد دکن مین آئے اور
وہان وہ کثرت اور عزت راجہ چندولال پیشکار کی بدولت پیدا کی کہ دس بارہ ہزار کی
جمعیت سے بمشاہرات بیش قرار نوکر ہوئے بعض دولتمند ان کے کرڑ وڑ پتی تک ہوگئے
اور یہان اپنی کثرت و ثروت کے غرور مین مقدمات مذہب مین ہر ایک سے بیبا کانہ
بحث و تکرار شروع کی یہانتک کہ ۱۲۳۷ ہجری مین مولوی عبدالکریم کو بحث مذہب پر
میر عالم بہادر کی مسجد مین مار ڈالا چو تھے روز اہل سنت نے بھی مکہ مسجد مین جمع ہوکر مہدیون
کے مکانون پر یورش کی اور فساد نے اتنا طول کیا کہ شام تک بہت سے مہدوی اور
سنی باہم لڑکر مارے گئے نواب سکندر جاہ مسند نشین تھے انھون نے انگریزی فوج
کی مدد سے اُنکو ملک سے نکالدیا دربدر شہر بہ شہر باہر حدود ممالک محروسہ آصفیہ سے
پھرنے لگے ایک مدت دراز اسی طرح گذری اور نواب سکندر جاہ کا انتقال ہوا اور نواب
ناصر الدولہ مسند نشین دولت آصفیہ کے ہوئے اور بسبب انقراض عہد اور بعد مدت کے
اہل حیدر آباد کے دلون سے بھی بغض و طیش کم ہوگیا تب لالہ چندولال کے دربار مین
نذرانے اور رشوتین دے دیکر ایک ایک دو دو مہدوی آکر گھسنا شروع ہوئے
اور راجہ کی نظر عنایت سے پھر اُنکا جماؤ ہوگیا۔

مہدویہ کے عقائد

مہدویہ کہتے ہین کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار مین ایک صدیق تھے تو میران
کے دربار مہدیت مین دو تھے۔ سید محمود اور خوندمیر اور اگر وہان خلفاے راشدین
چار تھے تو یہان پانچ تھے سید محمود۔ خوندمیر۔ میان نعمت۔ میان نظام میان دلاور۔
اور اگر وہان دس شخص ایسے تھے جنکے جنتی ہونے کی بشارت دی گئی تھی تو یہان
بارہ تھے پانچ مذکورین اور باقی کے نام یہ ہین۔ امین محمد۔ ملک معروف۔ عبدالمجید۔
ملک جو۔ ملک گوہر۔ ملک برہان الدین۔ اور اگر آنحضرت کی امت مین تہتر فرقے
ہین تو مہدی کی امت مین چہتر فرقے ہین ایک فرقہ کہ عقیدہ خوندمیر پر ہے

ناجی ہے باقی غیر ناجی - اور سید محمود پسر مہدی کو **مہدی ثانی** بھی کہتے ہین اور میان خوندمیر داماد مہدی کو **بدلۂ مہدی** بھی کہتے ہین کیونکہ قتال کا کام مہدی سے نہوا اُنکے بدلے مین اُنھون نے کیا اُس جنگ کو جنگ بدر ولایت بولتے ہین اور **اسد اللہ الغالب** بھی ان کا لقب ہے اور انکے بیٹے سید محمود خاتم مرشد نواسۂ مہدی کو **حسین ولایت** کہتے ہین انکے ساتھ لڑکپن مین خدا ہمیشہ کھیلا کرتا تھا جیساکہ پنج فضائل مین منقول ہے اور اُنکی مان **فاطمۂ ولایت** ہین اور مہدی کی سب بیبیان **ازواج مطہرات** اور **امہات المؤمنین** ہین اور مہدی کے نواسے سید محمود نامی کو حسین ولایت قرار دیکر امام حسین شہید کربلا کی برابر یا اُن سے بہتر جانتے ہین اور اُن کی شہادت اِس طرح ثابت کرتے ہین کہ ایک روز سید محمود بعد نماز تہجد کے جانماز پر بیٹھے تھے کہ **یزید کی روح** کتے کی صورت مین وہان داخل ہوئی محمود نے اپنے ہاتھ سے اسکو ہانکا اُسنے اُنکے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اُسکے درد سے ۳۴ روز کے بعد پندرھوین محرم کو انتقال کیا جیساکہ تذکرۃ الصالحین مین مذکور ہے - مہدویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ تصدیق مہدیت سید محمد جونپوری کی فرض ہے اور انکار اُنکی مہدیت کا کفر ہے اور ۹۰۵ھ ہجری سے کہ اُنھون نے اِس سنہ مین دعوے مہدیت کا کیا تھا اِس طرف جسقدر اہلِ اسلام گذرے ہین اور گذرین گے سب بہ سبب اِس انکار کے کافر مطلق ہین مسلمان صرف مہدوی ہین اور سید محمد اگرچہ داخل امت محمدی ہین لیکن افضل ہین امیر المومنین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذی النورین اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم سے اور سید محمد جونپوری سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام انبیاء مرسل سے افضل ہین اور سید محمد جونپوری اگرچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے پورے تابع ہین لیکن رتبے مین دونون برابر ہین دونون مین سر مو کمی بیشی نہین احادیث رسول خدا کی اور تفاسیر قرآن اگرچہ کیسی ہی روایات صحیحہ سے مروی ہون لیکن سید محمد کے بیان و احوال سے مقابل کر کے دیکھنا اگر مطابق اُنکے احوال کے ہو وین تو صحیح جاننا ورنہ غلط ہدیۂ مہدویہ مین

Marfat.com

اسی طرح لکھا ہی اور عطیہ مین ہے کہ سید محمد بہ تعلیم آلہی بہ اتباع نبی مفترض الطاعات ہین ۔ پنج فضائل مین تحریر کیا ہے کہ جو کوئی فرمان مہدی مین تاویل کرے وہ آن مہدی سے نہین ہے اور عقیدہ شریفہ مین بیان کیا ہی کہ جو شخص بیان مہدی مین کچھ تاویل یا تحویل کرے وہ مخالف بیان اُس ذات کا ہوگا اخگر سوزان کا مؤلف کہتا ہے کہ یہ مذہب متقد مین مہدویہ کا ہے اور سید میرانجی بن سید سلام اللہ کے رسالہ سلسلہ مین لکھا ہے کہ منکر اجماع صحابۂ نبوت اور صحابۂ ولایت کافر ہے **صحابۂ ولایت** سے مراد سید محمد کے اصحاب ہین ۔

مہدویہ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ سید محمد جونپوری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو شخص تو پورے مسلمان ہین اور سوا ے انکے حضرات انبیا و مرسلین ناقص الاسلام ہین چنانچہ پنج فضائل مین ہے کہ شاہ دلاور نے اپنے مہدی سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ناک کے نیچے سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور نوح علیہ السلام زیر حلق سے بالاے سر تک مسلمان تھے اور عیسیٰ علیہ السلام زیر ناف سے بالاے سر تک مسلمان تھے دوسری بار جب آئینگے پورے مسلمان ہوجائینگے اب آدھے مسلمان ہین مہدویہ کہتے ہین کہ جو نقل اِس مضمون کی ہماری کتابون مین منقول ہے وہ نقل متشابہ ہے اور متشابہات مین جو اعتقاد اہل سنت کا ہے وہی اعتقاد مہدیون کا ہے اور مہدویہ کے نزدیک **تصحیح مہدی** کا اعتقاد رکھنا فرض ہے اور اُسکے انکی اصطلاح مین معنے یہ ہین کہ تمام ارواح انبیا اور رسل اولوالعزم اور اولیاے بلند مرتبہ اور تمام مؤمنین اور مومنات آدم سے اِس دم تک سید محمد کے حضور مین پیش کی جاتی ہین اور یہ اُنکا داخلہ اور موجودات دیکھتے ہین اور حق تعالیٰ کا اُن ارواح کو حکم ہوتا ہے کہ تمنے جس خزانے سے نور لیا تھا پھر اُس محل سے مقابلہ کرکے تصحیح کرو اور جو شخص یہان مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہے اور جو یہان مردود ہوا وہ عند اللہ بھی مردود ہے اور تفصیل اسکی مطلع الولایت مین موجود ہے اور جبتک آدمی بہ چشم سر یا بہ چشم دل یا خواب مین خدا کو نہ دیکھے مؤمن نہین ہے مگر طالب صادق کہ اپنے دل کو غیر حق سے پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہو کر ہمیشہ مشغول بہ خدا رہے اور دنیا اور خلق سے عزلت اختیار کرے اور خودی سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہو ایسے شخص کے حق مین بھی مہدی نے

Marfat.com

حکم ایمان کا کیا ہے چنانچہ عقیدۂ خوندمیر ین جسکو مہدوی ام العقائد بحر الفوائد بولتے ہین
مذکور ہے کفر و ایمان کے مسئلے مین مہدی سے نقلین اس طور پر واقع ہین۔
مطلع الولایت سے منقول ہے الحال ہر کہ بر ظاہر شریعت از آتش خلاص یابد و بعد از
ظہور این دعویٰ مقبل مومن منکر کافر گردد و فرمودند ہر کہ بر مہدیت این ذات ایمان آرد
مومن گردد و ہر کہ انکار کند کافر گردد اور عقیدۂ شریفہ مین منقول ہے فرمودہ کہ ایمان ذات
خداست ان نقلون سے مفہوم ہوا کہ وہ ایمان عوام کا ہے اور یہ ایمان خواص کا اور دیدار کے
مسئلے مین نفی اس ایمان کی ظاہر ہے نہ اُس ایمان کی اور مہدی کا قول ہے کہ تین پہر خدا کا
ذکر کرنے والا منافق ہے اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہے اور پانچ پہر کا ذکر کرنے والا
مومن ناقص ہے اور آٹھ پہر کا ذکر کرنے والا مومن کامل ہے اور انکے عقائد سے یہ بھی ہے
کہ اشیاے دنیوی اگرچہ حلال و مباح ہون مگر اُسمین مشغول رہنے والا بلکہ اُسکا ارادہ رکھنے والا
کافر ہے جیسا کہ انصاف نامے کے باب پنجم مین لکھا ہے کہ میران نے فرمایا کہ وجود حیات دُنیا
کفر ہے چنانچہ زنان و فرزندان و اموال و حیوانات و زراعات و عمارات و ملبوسات و ماکولات
وغیرہا جو کہ انکا مرید ہوا اور ان مین مشغول ہو وہ بھی کافر ہے اگر کوئی شخص اُسکے ساتھ صحبت
رکھے یا اُسکے گھر کو جائے یا اُسکے ساتھ اُلفت رکھے وہ جارے آن سے نہین ہے اور آن محمدی
سے نہین ہے اور آن خدا سے نہین ہے انتہیٰ اور انکے نزدیک ترک وطن کرنا اور اپنے وطن سے
ہجرت کرکے صادقون کی صحبت اختیار کرنا فرض ہے چنانچہ شواہد کے باب سی و سوم مین مرقوم
ہے اور جو شخص کہ اس ہجرت و صحبت کو بجا نہ لائے وہ منافق ہے مہدویہ کے نزدیک مہدیت اور
نبوت مین نام کا فرق ہے اور کام اور مقصود ایک ہے جیسا کہ شواہد کے تیرھوین باب مین
لکھا ہے۔ عطیہ مین بیان کیا ہے کہ مہدویہ مہدی کی مہدیت کی تصدیق کرکے اُن کو خلیفۃ اللہ
تابع تمام شریعت رسول اللہ آخذ احکام شرعیہ مبین قرآن مراد اللہ خدا تعالیٰ کی اور روح مہلکہ
رسول اللہ کی تعلیم سے اور شرع اجتہادیہ اور مسائل اختلافیہ مین حاکم صواب و خطا کا مٹانیوالا
بدعت کا چلانے والا سنت کا احکام ولایت کو ظاہر کرنے والا خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ کا
ایسا امام کہ جسکی طاعت تمام اہل اسلام پر فرض عین ہے سمجھتے ہین۔ اور انکے نزدیک سید محمد

Marfat.com

علم وعمل دونون مین معصوم ہین ہرایک عمل اور بیان مہدی کا اللہ کی تعلیم سے جاننا اور اُنپر احکام تازہ بتازہ نوبہ نو خدا کی طرف سے اُترنے کا یقین رکھنا اِن کے نزدیک فرض ہے پس اگر کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم وبیان مہدی کے نہو تو وہ قول خطا ہے اور احادیث آحاد مین سے جو حدیث اِنکے قول وفعل کے مخالف ہو تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین بلکہ کسی راوی کی غلطی ہے غرض کہ سید محمد کے افعال واقوال سب معصوم ہین اور سید محمد نے فرمایا ہے کہ نماز دوگانہ ستائیسوین رمضان لیلۃ القدر فرض ہے اور سید محمد نے یہ بھی کہا ہے کہ آدمی جب کسی قدر مال کا مالک ہو قلیل ہو یا کثیر اُسکا دسوان حصہ خیرات کرنا اُسپر فرض ہوا یہ عبادت مال ہے برابر زکوٰۃ کے چنانچہ کتاب زبدۃ البراہین تصنیف سید عبدالرحیم بن اسحاق بن عبدالحی مہدوی مین مذکور ہے غرض کہ یہ عُشر وہ عُشر نہین ہے جو کہ محاصل زمین مین شرع مین مقرر ہے بلکہ یہ ایک تشریع جدید ہے اور دوگانہ مذکور السابق کے فرض ہونے کی کیفیت سید مصطفیٰ مہدوی نے اپنی کتاب تالیف ۱۳۰۲ھ ہجری اور حطیہ مین یون لکھی ہے کہ رمضان کی ستائیسوین رات کو بعد عشا کے میران کو حکم ہوا کہ آسمان کی طرف دیکھو جب اُدھر نگاہ کی تو دیکھا کہ تمام آسمان اور بہشتین حور وقصور کے ساتھ آراستہ کی گئی ہین اور تمام ملائک کھڑے ہین تب سلام اللہ نے عرض کیا کہ یہ شب قدر ہے میران نے فرمایا کہ اللہ کا حکم ہوا ہے کہ سید المرسلین پر یہ شب ہنے نازل کی تھی اور تمھارے واسطے پوشیدہ رکھی تھی ہزار مہینون کی عبادت مقبول سے ہے مین تجھکو دیتا ہون اے سید محمد آمین دوگانہ شکرانہ ادا کر جیسا کہ حضرت آدمؑ نے نماز فجر پڑھی تھی اور حضرت ابراہیمؑ نے نماز ظہر پڑھی تھی اور یونسؑ نے نماز عصر پڑھی تھی اور عیسیٰؑ نے نماز مغرب پڑھی تھی اور موسیٰؑ نے نماز عشا پڑھی تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر پڑھی تھی اور تو اے سید محمد شب قدر مین اِس نماز کو پڑھا کر پس اِس بزرگ نے اپنے گیارہ اصحاب کے ساتھ امامت کر کے نماز دوگانہ ادا کی رکعت اول مین سورہ ضحیٰ اور رکعت دوم مین سورۂ قدر پڑھی مہدویہ مین وقت دعا کے ہاتھ اُٹھانا خصوصًا بعد فرض نمازون کے مطلقًا ممنوع وموقوف ہے مہدویہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سید محمد خاتم الولایت ہین جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

خاتم النبوت ہین اسی لئے مھدویہ خاتمین بہ صیغۂ تثنیہ کہتے ہین۔ شواہد الولایت کے انتیسوین باب مین لکھا ہے کہ انکے مھدی نے کہا کہ فرمان حق تعالیٰ کا ہوتا ہی کہ اولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبھم الایہ اے سید محمد یہ آیت فقط تیرے گروہ کی شان مین ہے پھر میران نے کہا جیسا کہ قوم موسیٰ کا خطاب یہود اور قوم عیسیٰ کا خطاب نصاریٰ اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب مسلمان ہے ہماری قوم کا خطاب اولی الالباب ہی انتہیٰ اور سترھوین باب مین لکھا ہی کہ میران نے دعویٰ کیا کہ حق تعالیٰ سے مین نے معلوم کیا کہ قرآن مین اٹھارہ آیتین بعض حق ذات مھدی مین اور بعض اُن کے گروہ کے حق مین ہین اور وہ مھدی مین ہون پندرھوین باب مین لکھا ہے کہ میران نے خوندمیر کو کہا کہ تمھاری خبر حق تعالیٰ نے اپنے کلام مین دی ہی چنانچہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ سے مراد سینۂ خوندمیر ہے فیھا مصباح سے مقصود تجلی حق تعالیٰ ہے المصباح فیہ زجاجۃ سے مطلوب دل خوندمیر ہی اور الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ سے مراد شجر ذات سید محمد ہے کہ چوتھے آسمان پر میرا نام سید مبارک ہی۔

تنبیہ الغافلین مین ملا علی قاری کہتے ہین کہ سُنا گیا ہے کہ مھدویہ اپنے جھونپڑے برابر بناتے تھے اور ہر ایک جھونپڑے مین روزن ہوتا تھا کہ ہر ایک شخص دوسرے شخص کے افعال پر مطلع ہوتا رہے یہانتک کہ اگر ایک مھدوی اپنی عورت سے صحبت کرتا تو دوسرا اُسے دیکھتا رہتا اور اس تاک جھانک کو یہ لوگ بُرا نہین جانتے انکا قول یہ تھا کہ ہم سب مرد آپس مین بھائی ہین اور ہماری عورتین باہم بہنین ہین ہمارا آپس مین دیکھنا کچھ بُرا نہین انتہیٰ میان نعمت و خوندمیر نے حکم کیا کہ ترکہ مہاجر کا اُسکے وارثون کو ندیکر مہاجرین اغنیا پر بالسویہ تقسیم کرنا چاہئے چنانچہ انصاف نامہ کے باب ہشتم سے ظاہر ہے اور سید محمود بن خوندمیر نے کہ مھدی جونپوری کے نواسے اور مھدویون کے خاتم مرشد اور حسین ولایت ہین انصاف نامہ کے باب ہفدہم مین لکھا ہے کہ انھون نے معاملہ مین دیکھا کہ قیامت برپا ہوئی اور حق تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ حساب خلق کا کرو انھون نے

Marfat.com

میران کو فرمایا میران نے خوندمیر کو فرمایا پس خوندمیر حساب تمام عالم کا کرتے ہین ایضاً اُسی باب مین لکھا ہے کہ نہی میان محمود نے دوسری بار معاملہ مین دیکھا کہ مین نے اِس عالم سے عروج کیا اور عرش و کرسی سے گذر گیا وہان کیا دیکھتا ہون کہ حق تعالیٰ کے سامنے مہدی کے بعض اصحاب اپنے سرون کے بال کھولے ہوئے ناچ رہے ہین اور دستکین بجا رہے ہین اُس جگہہ جو کچھ رسولخدا کو دکھلایا تھا مجھکو بھی دکھلایا انتہیٰ اسی طرح انکے نانا مہدی نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ ایک رات ثلث شب کے وقت مین مع سید سلام اللہ کے افلاک چڑھتا چلا گیا اور قاب قوسین کا مقام اور کلام ہوا اور یہ عبارت وحی ہوئی یرضٰی عنک الرحمٰن انک ماحی البدعۃ والطغیان ومحی السنن والایمان من یرانک لہ الامن والامان ومن امن بک وجب علیہ الغفران ومن انکر بک حقت لہ النیران۔

سید مصطفیٰ نے اپنی کتاب اثبات مہدیت مؤلفہ ۱۲۳۳ ہجری مین طویل عبارت مین اِس معراج کا حال بیان کیا ہے سید محمد جونپوری کو جو وحی ہوتی تھی وہ کبھی عربی زبان مین ہوتی تھی کبھی ہندی مین اور کبھی گجراتی زبان مین منجملہ انکے یہ ایک ہندی فقرہ بھی وحی ہوا تھا اے سید محمد دعوئی مہدیت کا کھلا ہووے تو کھلا نہین تو ظالمان مین کا کرونگا چنانچہ شواہد کے باب ہفدہم مین لکھا ہے اور اُنکی وحی مین سے یہ عبارت عربی بھی ہے جو ابتدائے رسالۂ ام العقائد مین لکھی ہوئی ہے قال الامام المھدی صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطۃ جدید الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ محمد مھدی الزمان وارث نبی الرحمٰن عالم علم الکتاب والایمان مبین الحقیقۃ والشریعۃ والرضوان۔ پنج فضائل مین لکھا ہے کہ محشر مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی نوری ہاتھی پر سوار ہونگے کہ نام اُسکا محمودا ہوگا اور گرد اسکے انبیا و رسل او لوالعزم اور اولیا و شہدا اور حجاج وغیرہم مومنین امت محمدی چلتے ہونگے اور دانت اُس ہاتھی کے اِس قدر لمبے ہونگے کہ اُنپر تمام فرقۂ مہدویہ سوار ہوگا اور میدان حشر مین گشت کرکے ذوالجلال کے آگے آکر بی بی مریم کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بی بی آسیہ کے ساتھ سید محمد کا نکاح ہوگا بعد اسکے عرصات مین آکر دونون شفاعت کرینگے یشواہد الولایت کے

Marfat.com

چوبیسوین باب مین لکھا ہے کہ مہدی نے کہا کہ مجھکو حق تعالیٰ نے تمام ارواح اولین وآخرین کا
پیشوا بنایا ہے اور اکتیسوین باب کی سینتیسوین خصوصیت مین لکھا ہے کہ جناب رسالتمآب
نے مہدی کے اصحاب کا مرتبہ اپنے مرتبے کی برابر فرمایا ہے اور اُسپر یہ حدیث بیان کرتے ہین
ھُم اخوانی بمنزلتی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ میرے ہین شاہ نظام الدین خلیفہ مہدی نے
کہا ہے کہ یہ صفت عام اصحاب مہدی کی ہے اور بڑے اصحاب کا مرتبہ اس سے بھی آگے ہی
اور شاہ دلاور خلیفہ مہدی نے کہا ہے کہ یہ لوگ مقام مرسلون کا رکھتے ہین اور بارہ آدمی انسے
فاضل تر ہین اور کہا کہ یہ سب بھائی ھم اخوانی بمنزلتی کا مقام رکھتے ہین مگر چار شخص
اس سے بڑھکر مقام رکھتے ہین یہ سب مرید شاہ دلاور کے تھے علماے مہدویہ نے ان اقوال
کی تاویلین کی ہین جنکا ماحصل یہ ہے کہ تمام منازل ومقامات مین انبیا کے ہم سر وبرابر
ہونا لازم نہین آتا ـ

سید محمد نوربخش جونپوری

(۲۲۳) سید محمد نوربخش کہ اولیاے مغلوب الحال سے ہین اُنھین ایک گروہ مہدی موعود جانتا ہی
حالانکہ صاحب معارج الولایت کہتا ہے کہ سید محمد نوربخش جونپوری کو ایک روز حال آیا
دیکھتے کیا ہین کہ ایک شخص مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ انت مھدی یعنی تو مہدی ہی اُنھون نے
سمجھا کہ مین مہدی موعود ہون ایک مدت تک اُسی دعوے پر رہے آخر جب حج کو چلے
اثناے راہ مین اُنکو کشف ہوا کہ مین مہدی بایں معنی ہون کہ ہدایت یافتہ ہون رہنماے
خلق ہین طرف عبادت الٰہی کے نہ مہدی موعود ہون پس اس دعوے سے باز آکر مریدون
اور ہمراہیون کو اس اعتقاد سے پھیر دیا اور کہا کہ جب اس سفر سے پلٹونگا تو باقی مریدون کو بھی اس اعتقاد
سے باز رکھونگا آخر اثناے راہ مین وفات پائی بعد اُسکے ہمراہیون نے غائبون کو یہ خبر
پہونچائی بعض اس عقیدے سے پھر گئے اور بعض پہلے اعتقاد پر اڑے رہے ـ
میرزا حیدر نے کتاب رشیدی مین لکھا ہے کہ کشمیر کے تمام آدمی حنفی المذہب ہین
فتح شاہ والی کشمیر کے زمانے مین (کہ ۸۶۴ھ ہجری سے اُس کا دور حکومت شروع ہوتا ہے)

Marfat.com

ایک شخص شمس الدین نامی عراق کی طرف سے آیا اور اپنے آپ کو میر محمد نور بخش کا پیرو ظاہر کیا
اور ایک نیا مذہب جاری کیا اور اسکا نام مذہب نور بخش یا نور بخشی رکھا اور طرح
طرح کی باتین کفر و الحاد کی پھیلائین اور ایک کتاب فقہ مین بنا کر اسکا نام احوطہ رکھا
اِس کتاب کو لوگون مین رواج دیا یہ فقرہ اُس کتاب مین کا ہے ان اللہ امرنی ان ارفع
الاختلاف من بین ھذہ الامۃ اولا فی فروع سنن الشریعۃ المحمدیۃ کما کانت
فی زمانہ من غیر زیادۃ ونقصان وثانیا فی الاصول من بین الامۃ وکافۃ اھل
العالم بالیقین یعنی خدائے تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس امت مین جو اختلاف ہے اُس کو
دور کرون اور اول شریعت محمدی کا اختلاف دور کرکے ویسے قائم کرون جیسے خاص آنحضرت کے
زمانے مین تھی اُسمین جو کچھ کمی بیشی ہے سب مٹادون اور پھر وہ اختلاف مٹادون جو تمام
امتون اور سب مخلوقات کے عقائد مین ہے۔ اِس کتاب کے مسائل مذاہب اہل سنت مین
سے کسی مذہب کے مطابق نہ تھے نہ شیعہ کے موافق تھے جن لوگون نے اس مذہب کو اختیار کیا
وہ اصحاب ثلثہ اور بی بی عائشہ کو بُرا کہنے لگے اور سید محمد نور بخش کو صاحب الزمان اور مہدی
موعود بتانے لگے اور معاملات وعبادات مین وہ تصرفات کئے کہ تمام باتون مین تفرقہ پیدا ہوگیا
کشمیر کے اہل سنت نے اِس کتاب کو ہندوستان کے اہل سنت کے پاس بھیجا جنھون نے
اُسپر یہ فتویٰ دیا کہ اِس کتاب مین بہت سی غور و خوض کے بعد معلوم ہوا کہ اِسکے بنانے والے کا
مذہب باطل ہے وہ اہل سنت کے کسی مذہب پر نہین اور اُسکا یہ قول کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے
دین محمدی کا اختلاف دور کرنے کے لئے حکم دیا ہے جھوٹ اور دعوکا دہی ہے جہانتک
ممکن اور مقدرت مین ہو اِس کتاب کا فنا کرنا ہر دیندار پر فرض و لازم ہے اور اِس
مذہب کا مٹانا واجبات سے ہے پس جو لوگ اِس مذہب پر چلتے ہون اُن کو سمجھا کر
دھمکا کر اُس سے ہٹانا چاہیئے اگر وہ نہ پھرین تو اُنکو سزا دینا اور قتل کرنا واجب ہے
اگر توبہ کرلین تو اُنسے کہنا چاہیئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ کی متابعت اختیار کرین جب یہ فتویٰ
کشمیر مین پہونچا تو بہت سے نور بخشیہ مارے گئے اور بعض سے جبراً یہ مذہب چھوڑایا گیا
کچھ ایسے تھے کہ اُنھون نے تصوف کا پردہ اپنے ارتداد پر ڈال لیا۔

لیکن تاریخ فرشتہ کا مؤلف کہتا ہے کہ کتاب احوطہ میر شمس الدین عراقی کی تصنیف نہین کسی ملحد نے اُسکو بنایا ہے اور جن سید نوربخش کی طرف یہ لوگ اپنے آپ کو منسوب کرتے ہین وہ بڑے بزرگ اور نیک تھے حیدر خود کہتا ہے کہ بدخشان مین مَین نے اُن کے پیرون کو دیکھا ظاہر اُنکا شریعت سے بالکل مطابق تھا اور تمام باتون مین اہلِ سنت کے ساتھ اتفاق رکھتے تھے سید محمد نوربخش کی اولاد مین سے ایک شخص نے مجھے اُن کی تالیفات مین سے ایک رسالہ دکھایا تھا اُس کے مطالب نہایت عمدہ تھے اُسمین ایک جگہ لکھتے ہین کہ جن لوگون کا یہ خیال ہے کہ سلطنت ظاہری طہارت اور تقوے کے ساتھ جمع نہین ہوسکتی یہ صحیح نہین کیونکہ بڑے بڑے انبیا و رسل نے نبوت کے ساتھ سلطنت بھی کی ہی جیسے حضرت یوسفؑ اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد علیہ السلام

ادریس

(۲۴) ملا علی قاری اپنے اُس رسالے مین جو اُنھون نے ۹۶۵ھ ہجری مین مہدی موعود وغیرہ کی بابت شہر مکہ مین لکھا ہے کہتے ہین کہ ایک شخص نے جسے ادریس کہا کرتے تھے سلطان بایزید کے عہد مین مہدیت کا دعویٰ کیا اسکے اسّی خلیفہ تھے ایک دن خلفا کو بلاکر کہا کہ مجھکو کشف سے معلوم ہوتا ہے کہ مین مہدی ہون تم بھی اپنے باطن کی طرف متوجہ ہوا اور جو کچھ تمپر ظاہر ہو مجھ سے بیان کرو خلفا ایک مدت تک متوجہ رہکر اُس کے پاس آئے اور کہا کہ ہمپر یہ ظاہر ہوگیا کہ تم حق پر ہو سلطان کے حضور مین یہ واقعہ عرض کیا گیا وہ بڑا دیندار تھا اُسنے سُنکر کہا بہتر ہے تم لوگ خروج کرو مین تمھارا ساتھ دونگا اور تمھاری ہرطرح مدد کرونگا بعد چند روز کے جب باطن کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ الہام ربانی نہ تھا بلکہ خطرۂ شیطانی تھا اور اِس عزم سے پھرگئے اور سلطان کو بھی مطلع کردیا۔

کُرد

(۲۵) سلطان محمد چہارم کے عہد مین ۱۰۸۰ھ ہجری مین ایک مسلمان نے کردستان مین مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرکے ہزارون کُردون کو اپنا معتقد بنا لیا اور اُسی زمانے

Marfat.com

مین ایک یہودی امام سباتہائی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرکے یہودیون مین عام تحریک پیدا کردی تھی اور اس اجتماع غریب سے عام مسلمانون کو قرب قیامت کا یقین ہوگیا احمد کوبرلی وزیراعظم نے مسیح کاذب کو گرفتار کرکے قیدخانہ مین بھیجدیا سلطان نے سباتہائی سے کہا کہ اگر تو تائب ہوکر مسلمان ہوجائے تو تیرے جرم سے درگذر کرونگا سباتہائی بڑی خوشی سے مسلمان ہوگیا مہدی صاحب کا حشر بھی بعینہ مسیح صاحب کی برابر ہوا موصل کے پاشا نے سباتہائی کے مسلمان ہونے سے چندماہ بعد اُسے گرفتار کرکے سلطان کی خدمت مین بھیجدیا ظل اللہ کے روبرو جاتے ہی وہ مہدی آخرالزمان کے دعوے سے دست بردار ہوگیا مگر چونکہ اُسنے سلطان کے سوالات کے جواب نہایت معقولیت اور عقلمندی سے دیئے سلطان نے خوش ہوکر اُسکی خطا معاف کردی اور مسیح موعود اور مسیح دجال کی طرح اُسے بھی اپنی ملازمت مین لیکر خزانۂ سلطانی کے محافظین مین داخل کردیا۔

ازبک

(۲۶) ہدیۂ مہدویہ مین مذکور ہے کہ ازبک نامی ایک شخص اسی جھوٹے دعوے پر اُٹھکر مہدی کہلایا شہرزور کے پہاڑون کی طرف نکلکر ایک بڑی جماعت کو اپنا تابعدار کیا آخر اُس طرف کے امیر احمد خان کردی نے اُس پر فوج کشی کرکے اُسکو قتل کیا اور اُسکی جماعت کو پراگندہ کردیا اور اُسکے بھائی کو اسیر کرکے راہ راست پر لایا۔

ابن تومرت

(۲۷) ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکھا ہے کہ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن تومرت کوہ سوس مین جو بلاد مغرب کے منتہی مین ہے ۴۸۵ھ ہجری مین پیدا ہوا تھا قبیلہ ہرغہ میں سے تھا جنکی نسبت مشہور ہے کہ امام حسن بن حضرت علی رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہین جوانی مین طالب علمی کے لئے مشرق کے سمت گیا تھا امام غزالی علیہ الرحمہ سے بھی کچھ پڑھا تھا مدت تک مکے مین رہا علم حدیث وفقہ وغیرہ علوم شریعت مین دستگاہ حاصل کرکے زہد وعبادت مین مصروف ہوگیا تھا دنیاداری کے سامان مین سے اُسکے پاس سوا عصا اور ایک لوٹے کے

Marfat.com

کچھ اور نہ تھا امر معروف و نہی منکر مین نہایت سخت و پابند تھا زبان عربی و مغربی نہایت
فصاحت سے بولتا تھا اگر کسی سے کوئی ایذا اُسکو پہونچتی تو اُسے بکشادہ پیشانی برداشت
کر لیتا مکہ مین کوئی دشواری اُسکو لاحق ہوئی تو مصر کو چلا گیا اور جو کام مخالف شرع دیکھتا
اُسکے مٹا دینے مین بیحد کوشش کرنے لگا - لوگون کی سخت مخالفت کی وجہ سے مختلط
باتین کرنے لگا اور اپنی جان کو اُنپر دیوانہ ثابت کرنے لگا مصر سے اسکندریہ کو آیا وہان سے
جہاز مین سوار ہو کر اپنے وطن کو روانہ ہوا اُسنے اس سے پیشتر یہ خواب دیکھا تھا کہ دریا کا سارا
پانی پی گیا ہون اہلِ جہاز کو بھی وعظ و نصیحت کرتا اور قرآن پڑھتا رہتا تھا ۵۰۵ھ مین شہر مہدیہ
مین پہونچا بعض کہتے ہین کہ ۵۱۱ھ مین مصر سے فقہا کے لباس مین نکلا مہدیہ مین پہونچکر مسجد غلق
مین ٹھہرا یہ مسجد سرِ راہ تھی اُسمین بیٹھکر راستے کی طرف نگرانی رکھنے لگا اگر کسی کے پاس کوئی خلاف شرع
چیز پاتا یا کسی کے پاس شراب کا برتن دیکھتا تو اُسے توڑ ڈالتا مسلمانون نے اُسکا حال سُنا تو
اُسکے پاس آنے لگے اور کئی دینی کتابین اُس سے پڑھین امیر یحییٰ بن تمیم بن معز بن بادیس کو
اُسکا حال معلوم ہوا تو فقہا کی جماعت کے ساتھ اُسے اپنے حضور مین بلایا جب امیر کی
اُس سے ملاقات ہوئی اور اُس کی بات چیت سُنی تو بہت تعظیم و تکریم کی اور کہا کہ آپ میرے
حق مین دعا کیجئے کچھ دنون مہدیہ مین اور رہکر بجایہ کو چلا گیا یہان بھی اُسنے اپنا وہی حال رکھا
یہان کے آدمیون نے اُسے شہر سے نکال دیا موضع ملالہ مین چلا گیا اور یہان اُسکی ملاقات
عبد المومن بن علی قیسی سے ہوئی ملوک مغرب کے حالات مین ایک کتاب ہے اُس مین
لکھا ہے کہ ابن تومرت کتاب جفر سے واقف تھا جو علوم اہلِ بیت مین ہے اُس کتاب مین
اُسنے یہ لکھا ہوا دیکھا کہ ایک آدمی اِس صورت کا سرور کائنات کی اولاد مین سے ہوگا اور وہ
آدمیون کو راہ خدا کی طرف دعوت کرے گا اور اُسکا مدفن اُس مقام پر ہوگا جسکے یہ حروف ہین
ت - ی - ن - م - ل - اور یہ بھی اُس کتاب مین دیکھا تھا کہ اُسکے اصحاب مین سے ایک
آدمی ہوگا جس کے سبب سے اُسکے کام کو قوت ہوگی اُسکے نام کے یہ حروف ہین ع - ب
د - م - و - م - ن - اور پانچوین صدی مین اُسکا ظہور ہوگا ابن تومرت کو یہ خیال پیدا ہوا
کہ ایسے شخص کے ظاہر ہونے کا اب وقت قریب ہے اسلئے عبد المومن کی تلاش مین پھرنے لگا

Marfat.com

جس جگہ جاتا وہان اور جس سے ملتا اُسکا نام دریافت کرتا اور علیہ اُسکا عبدالمومن کے
حلیہ سے جو اُسکے پاس موجود تھا ملا تا بالآخر ایک شخص سے ملاقات ہوئی اُس سے نام
دریافت کیا جواب دیا مجھے عبدالمومن کہتے ہین حلیہ ملایا تو موافق پایا بہت خوش ہوا پھر
ابن تومرت نے عبدالمومن سے دریافت کیا تم کہان رہتے ہو اور اب کہان کا قصد ہے
عبدالمومن نے کہا کوفیہ کا باشندہ ہون مشرق کو تحصیل علم کے لئے جارہا ہون ابن تومرت
نے کہا کہ مشرق اور علم نجنے پائے میرے ساتھ چلو یہ سب تمکو حاصل ہوجائیگا عبدالمومن
ابن تومرت کے ساتھ ہولیا پھر ابن تومرت نے اپنا تمام راز اُس سے کہا ابن تومرت کی
ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی جسے عبداللہ الونشریشنی کہتے تھے یہ شخص نقیہ وجیہ فصیح لغات
عرب و اہل مغرب کا بڑا ماہر تھا ابن تومرت نے اِسے بھی اپنے راز سے آگاہ کرکے موافق کرلیا
اور تینون نے مقصود اصلی کے حاصل کرنے پر غور کیا ابن تومرت نے عبداللہ سے یہ کہ
کہ تمکو چاہئے کہ اپنی فصاحت و بلاغت کو چھپالو ہکلا کے باتین کرنا شروع کردو اور ایسے طور پر
باتین کرو کہ جس سے لوگون پر تمھارا اجہل ثابت ہو پھر یکایک اپنے فضائل و فصاحت لسانی
کو ظاہر کرنا کہ لوگونکو تمھارا معجزہ ثابت ہو اور جو کچھ مین لوگون سے کہون اسپر یقین کرین
اس مشورے کے بعد ابن تومرت اہل مغرب سے ملا اور اُنکو موافق کرنا شروع کیا چھ آدمی اُسکی
ہمراہی اور رفاقت کو آمادہ ہوئے اور یہ تمام جماعت مراکو کو روانہ ہوئی اس وقت یہانکا حکمران
ابوالحسن علی بن یوسف بن تاشفین تھا جو مرابطین سے تھا کہ جو ملثمین بھی کہلاتے اور یہ اُن
چند قبیلون سے ہین جو حمیر کی طرف منسوب ہین اور نہایت حلیم عادل متواضع تھا مالک بن وہب
کو ابن تومرت کی بات چیت معلوم ہوئی تو اُسنے سلطان سے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ ایک ایسا
دروازہ کھلنے والا ہے جسکا بند کرنا مشکل ہوگا مناسب یہ ہے کہ ابن تومرت اور اُسکے ساتھیون کو
علما کے مجمع مین بلاکر اُسکی باتین سُنو ابن تومرت ایک ٹوٹی ہوئی مسجد مین شہر کے باہر ٹھہرا ہوا
سلطان نے اُسے دربار مین بُلایا اور علماے شہر کو بھی جمع کرکے اُن سے کہا کہ اس شخص سے
دریافت کرو کہ تمھارا کیا مدعا ہے قاضی محمد بن اسود نے ابن تومرت کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ یہ
سلطان عادل حلیم اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند ہے اپنی خواہشات نفسانی پر اللہ کی فرمانبرداری کو

Marfat.com

ترجیح دیتا ہے مگر اس سلطان کے حق مین تمھاری زبانی بعض باتین اسکے خلاف سُننے مین آئی ہین ابن تومرت نے کہا کہ جو کچھ باتین سلطان کے حق مین میری زبانی تم تک پہونچی ہین وہ واقع بین مین نے کہی ہین اور ابھی بہت کچھ کہونگا قاضی صاحب تمنے جو یہ کہا کہ یہ سلطان اللہ کے احکام کا پابند ہے اپنی ہوا و ہوس پر طاعت الٰہی کو ترجیح دیتا ہے یہ قول تمھارا معتبر نہین تمھارے اِنھی خوشامد کے الفاظ نے سلطان کو دھوکے مین ڈالدیا ہے یہ تمکو خوب معلوم ہے کہ اکثر ناجائز کام اِسکی قلمرو مین ہوتے ہین لوگ شراب علانیہ بیچتے ہین سُور علی الاعلان پالتے ہین یتیمون کا مال لیتے ہین اِسی طرح اور کئی باتین ابن تومرت نے بیان کین سلطان دیندار نے اُسکا کلام سُنکر خجالت سے سر جھکا لیا اور رونے لگا حاضرین نے سمجھ لیا کہ یہ شخص سلطنت کی طمع رکھتا ہے سلطان پر اُسکی باتون کا اثر پیدا ہو گیا ہے مگر سلطان کے رعب کی وجہ سے خاموش رہے مالک بن وہیب نے اُس وقت سلطان سے عرض کیا کہ مین جو کچھ آپ سے کہتا ہون اُسپر اگر توجہ کیجائیگی تو انجام آپکا بہتر ہوگا ورنہ ایک بڑی سخت مصیبت مین پھنس جانیکا اندیشہ ہے آپ اسے اور اسکے ہمراہیون کو گرفتار کر لیجئے اور ایک دینار روزانہ اِن کے خرچ کے لئے مقرر کر دیجئے تاکہ یہ کوئی فتور پیدا نکر سکے اگر ایسا انتظام آپ نے نہ کیا تو پھر ایسا وقت آئیگا کہ تمام خزانہ خرچ کرنے سے بھی اِسکا تدارک نہو سکیگا سلطان نے یہ بات کرنا چاہی مگر وزیر نے عرض کیا کہ ایسا مناسب نہین ابھی تو آپ اِسکی بات پر آبدیدہ ہو گئے تھے اور ابھی گرفتار کرنا چاہتے ہین یہ ایک محتاج آدمی ہے کیا کر سکتا ہے سلطان نے ابن تومرت کو رخصت کر دیا اُسنے دربار سے نکلکر یارون سے کہا کہ اس مُقام پر ہمارا ٹھہرنا مفید نہیں مالک بن وہیب ہماری مخالفت پر آمادہ ہے یہان ٹھہرنا خلاف مصلحت ہے شہر اغمات مین ایک فقیہ عبدالحق بن ابراہیم نامی میرا دوست ہے اُسکے پاس چلکر مشورہ کرین ابن تومرت اور سب ہمراہی وہان پہونچے اور عبدالحق سے ساری سرگذشت بیان کی اُسنے کہا کہ تمھارا یہان رہنا بہتر نہین یہان سے ایک منزل کے فاصلے پر تینمل نام ایک موضع ایک پہاڑ مین ہے تم وہان جاکر رہو اُس جگہ تمھاری حفاظت بخوبی ہو گی جب یہ جماعت تینمل گئی اور

Marfat.com

نہایت زہد و تقوےٰ اور فقر و فاقہ کے ساتھ بسر اوقات کرنے لگے تو مسلمانون کو ان کے ساتھ
حسن عقیدت پیدا ہو گئی ابن تومرت کی اِس ضلع مین بڑی شہرت ہو گئی مقدس اور مذہبی
پیشوا مانا گیا اطراف سے لوگ اُسکی پا بوسی کو آتے ابن تومرت کے پاس جو کوئی آتا یہ اُس سے
یہی کہتا کہ مین سلطان مراکو پر خروج کرونگا تم بھی میری شرکت کرو جو شخص قبول کرتا اُسے اپنے
اصحاب مین داخل کرتا جو انکار کرتا اُس سے اعراض کرتا بہت سے نوجوان اُسکے ساتھ ہو گئے اِس انتظام
کو زیادہ عرصہ گذرنے سے ابن تومرت کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا مین مرجاؤن اور یہ سارا انتظام
ناتمام رہے یا سلطان اِن پہاڑیون کو کچھ دے دِلا کر مجھے اِنکے ہاتھ سے نقصان پہونچوا دے اسلئے
خروج کے لئے حیلہ ڈھونڈھنے لگا اِن پہاڑیون کے بعض بچے سرخ و سفید کنجی آنکھون والے
اور اُنکے باپ سانولے سیاہ چشم دیکھکر اُن سے دریافت کیا کہ اولاد اور مان باپ مین اِس اختلاف
رنگ کا کیا سبب ہے اُنھون نے بھید نہ بتایا اسنے اصرار کیا تو جواب دیا کہ سلطان کے غلام
ہر سال خراج وصول کرنے کے لئے اِس پہاڑ پر آتے ہین اور ہمارے مکانون مین ٹھہرتے ہین
اور ہماری عورتون سے صحبت کرتے ہین ہمکو اُنکی اِس زیادتی کے روکنے کی قدرت نہین
ابن تومرت نے کہا ایسی زیست سے موت بہتر ہے تم جیسے شجاع تیغ و نیزے کے چلانے والے
ایسی بیحیائی پر کیسے راضی ہوا اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہمکو ضرورت نے مجبور کیا ہے
ابن تومرت نے کہا کہ اگر کوئی تمھاری حمایت اور سرپرستی کرے تو کیا کروگے سب نے جواب دیا
کہ اُسکے ساتھ اپنی جانین نثار کردینگے دشمنون کو مارینگے اور مرینگے مگر ایسا آدمی کہان ہے
ابن تومرت تو اِس بات کی تلاش ہی مین تھا اُسنے وعدہ کیا کہ مین تمھارے ساتھ ہون
اُنھون نے اِسکی سرداری منظور کی ابن تومرت نے سب سے معاہدہ کرکے کہا کہ تیاری
کرو جب سلطان کے غلام یہان آئین اور تمھاری عورتون سے ہم بستری کی خواہش کرین
تو تم شراب اُنکے پاس رکھدینا جب وہ پیکر نشے مین متوالے ہو جائین تو مجھے مطلع کرنا
غرض کہ وہ غلام حسب معمول آئے اور پہاڑیون نے اُنھین مست کرکے ابن تومرت کو
خبر کی اُسنے حکم دیا سب کو قتل کر ڈالو حکم کی تعمیل ہوئی ایک غلام حبشی کسی ضرورت سے
باہر چلا گیا تھا وہ بچ کر بھاگ گیا اور سلطان کو سب حال سے مطلع کیا سلطان کو ابن تومرت کی

اس کارروائی نے متاسف کیا اور اب خیال ہوا کہ مالک بن وہب کی تجویز اسکی نسبت
بہت مناسب تھی سلطان نے سوارون کی فوج کو باغیون کی سزادہی کے لئے روانہ کیا
ابن تومرت نے پہاڑیون سے کہا کہ بلند مقامات اور درون مین جم کر سوارون پر اتنے
پتھر برساؤ کہ اُنکے مُنھ پھر جائین اِس سخت مقابلے سے تمام سوار بھاگ نکلے سلطان نے
سمجھ لیا کہ اب پہاڑیون پر قابو حاصل کرنا مشکل ہے اب ابن تومرت نے عبداللہ سے کہا
کہ اپنے فضل وکمال کو ظاہر کردو اور ہکلانا چھوڑ دو اُسنے ایسا ہی کیا اور نہایت
فصاحت وبلاغت کے ساتھ کلام کرنے لگا اور لوگون کے سامنے بیان کیا کہ مین نے شب کو
خواب مین دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے ہین جنھون نے میرے سینے کو شق کرکے
اُس مین قرآن کے تمام علوم اور حکمت بھردی تمام آدمی اُسکی اطاعت کرنے لگے ابن تومرت
نے اُس سے کہا کہ اے بزرگوار یہ تو بتادے کہ مین سعید ہون یا شقی عبداللہ نے جواب دیا
کہ اے ابن تومرت تو مہدی قائم بامر اللہ ہے جو تجھ سے موافقت کرے گا وہ سعید ہے اور جو تیرے
ساتھ مخالفت کرے وہ شقی ہے اپنے سب یارون کو میرے سامنے پیش کر کہ تجھکو یہ بتادون کہ
فلان دوزخی ہے اور فلان بہشتی اِس حیلے سے ابن تومرت کے سارے مخالف قتل کرادئے گئے
اور جس قدر دوستانِ صادق باقی رہے اور مقتولون کے اہل وعیال سب کو جنتی ہونے کا
مژدہ دیا اور یہ خوشخبری اُنکو سُنائی کہ قلمرو مراکو تمھارے قبض وتصرف مین آجائیگا اور تم سلطان
کے تمام خزانے اور ہتیارون کے مالک ہوجاؤ گے تمام آدمی اِس پیشین گوئی اور مژدے
سے بہت مسرور ہوئے اب ابن تومرت نے دس ہزار آدمیون کی فوج کر کے مراکو کے محاصرے
کے لئے بھیجا اعلیٰ افسر ان کے عبدالمومن اور دوسری عبداللہ تھے اور خود ابن تومرت پہاڑ پر رہا
ایک مہینہ تک مراکو محاصرہ رکھنے کے بعد اس سپاہ نے شکست پائی بہت سے آدمی کام آئے مقتولون مین عبداللہ کا
شمار بھی ہے عبدالمومن کے ساتھ یہ تمام مغرور سپاہی ابن تومرت کے قیام گاہ کو واپس آئے مگر اُنکے واپس پہونچنے سے
پیشتر ہی ابن تومرت کا ۵۲۴ھ مین انتقال ہوگیا شکست کی خبر اُسکو اپنی حیات مین ہوچکی تھی اسلئے اُسنے حاضرین کو
سمجھا دیا کہ ایسی شکست سے دل نچھوڑین لڑائی مین یہی ہوتا ہی کبھی آپ فتحیاب ہوتے ہین کبھی مخالف فتح پاتا ہے صبر اور
استقلال رکھنے سے ہر طرح کامیابی حاصل ہوگی۔ ابن تومرت نہایت اولوالعزم صابر شجاع تھا اِس کے

Marfat.com

ظہور کی ابتدا ۵۱۴ھ ہے متوکل اتنا بڑا تھا کہ جب اُسکو فتوحات حاصل ہوئین اور اُس کے ساتھیون نے امیرانہ ٹھاٹھ بنانا چاہا تو اُسنے لوٹ کا تمام مال جمع کر کے جلوا دیا اور سب سے کہدیا کہ جو شخص دنیا کے مزے چاہتا ہے وہ میرے پاس سے چلا جائے یہان آخرت ہی جسکا نفع اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ابن تومرت نے اپنے فرقے کا نام **موحدین**[1] رکھا تھا اِس تمام بیان اور کتب تواریخ کی تحقیقات سے اتنا حال ضرور تحقیق ہو گیا کہ ابن تومرت کا دعویٰ یہ نہ تھا کہ مین مہدی موعود ہون بلکہ غرض اُسکی اِس لفظ سے ہدایت کرنے والے کے معنے تھے جو اُسکو مہدی موعود ہونے کا مدعی سمجھتے ہین وہ کوچۂ تحقیق سے دور ہین ابن تومرت کی وفات کے بعد **عبدالمومن** بن علی اُسکا خلیفہ ہوا فرقۂ موحدین نے علی سلطان مراکو کے ساتھ بہت جنگ کی اور پہلے پہلے شکست کھاتے رہے بالآخر عبدالمومن نے علی بن یوسف کو ۵۳۹ھ ہجری مین اور اُسکے بھائی اسحاق کو ۵۴۲ھ ہجری مین قتل کیا اور المرابطین کی حکومت اسّی برس کے بعد ختم ہو گئی اور موحدین نے تمام مغرب پر قبضہ کر لیا اور بالآخر اُندلس کی بقیہ اسلامی سلطنت پر بھی قابض ہو گئے اور ۶۶۸ھ تک ۱۰ آدمیون نے حکومت کی

فائدہ جلیلہ - ابن تومرت کے دوست عبداللہ کے حال کے مطابق ایک دلچسپ حکایت اسحاق اَخْرَس (مدعی نبوت) کی کتاب المختار مین علامۂ جوہری نے لکھی ہے جو سننے کے قابل ہے کہ یہ شخص مغربی تھا تمام آسمانی کتابین پڑھکر اصفہان کے مشہور مدرسے مین آیا اور دس برس تک خاموش رہا یہانتک کہ گونگا مشہور ہو گیا ایک رات اُٹھکر اہل مدرسہ کو جمع کر کے کہا کہ آج دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھکو جگا کر میرے مُنھ مین ایک ایسی چیز ڈالی جو شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ سرد تھی پھر مجھ کو ان دونون فرشتون نے نبوّت کی بشارت سے سرفراز کیا ہر چند مین اِس کے قبول سے گریز کرتا رہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین مگر اُنھون نے نہین مانا اور اِس بارِ عظیم کو مجھ ناچیز کی گردن پر رکھ دیا اور معجزہ یہ عطا فرمایا کہ باوجود اخرس (گونگا) ہونے کے مین

---

[1] ولکنہ ملک کثیرا من البلاد فاستخلف عبدالمومن بن علی لما اخترمتہ حفظ سلطنتھم والکسی اللمتونۃ حتی علا ... بعلاء بسع فی ہدم بنیانھم الموحدین فلم یزل استثنی دولۃ الملقب بالمہدی الذی کما ہو محمد بن تومرت مجموعۂ بستان بین جلد دوم تاریخ العرب لا

نہایت خوش بیان و فصیح ہوگیا پھر مجھکو فرشتون نے قران و توریت و انجیل و زبور پڑھنے کو کہا مین نے تمام کتابین اُنکو برجستہ سُنا دین اور وہ مجھکو یاد ہوگئین چنانچہ اب بھی پڑھ سکتا ہون پس اب جو شخص خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھپر ایمان لائے اُسکو تو نجات ہے اور جو کوئی عذر کرے یا درکھو کہ اُسکا ایمان ناقص و ہیچ ہے اور عند اللہ وہ ایمان مقبول نہین وہ ایمان قیامت کے دن اُسکے مُنھ پر مارا جائے گا۔

شہر سوس کا مہدی

(۲۸) فتوحات اسلامیہ مین لکھا ہے کہ ایک شخص متصوفہ کی جماعت مین سے تھا اُسنے شہر سوس مین جو مغرب مین واقع ہے اور سوس الاقصیٰ کہلاتا ہے ظہور کیا پھر مسجد ماسہ مین آیا اور دعویٰ کیا کہ مین فاطمی اور مہدی منتظر ہون اور لوگ چونکہ حوادث کے ظہور کی وجہ سے مہدی موعود کے منتظر ہو رہے تھے اِسلئے اُسکو یہ موقع ہاتھ آگیا اور اُن سے کہا کہ مہدی کی دعوت یہین سے اول شروع ہوگی بربر کی بہت سی رعایا نے اُسکی دعوت کی اجابت کی یہان کے سردارون نے فتنہ بڑھ جانے کے خوف سے ایک آدمی کو اُسکے قتل کے لئے مامور کیا جسنے گھات سے اُسے سوتے ہوئے کو مار ڈالا اور یہ شورش دفع ہوگئی۔

سید محمد

(۲۹) ہدیہ مہدویہ مین لکھا ہے کہ ایک کیمیا گر سید محمد نامی نے سنہ سات سو ہجری مین ملک مغرب کی طرف سے نکلکر دعویٰ مہدیت کا کیا اور اکثر اُس اطراف کے لوگونکو مطیع کر لیا آخر دروغ اُسکا نہ چلا چند مدّت مین مع اپنی جماعت کے مارا گیا۔

محمد بن عبد اللہ

(۳۰) ہدیۂ مہدویہ مین بیان کیا ہے کہ محمد بن عبد اللہ نامی نے ۹۱۰؁ھ ہجری مین اطراف مصر مین مہدی بنکر ایک جنگلی جماعت کے ساتھ خروج کیا تھا آخر کو اُس طرف کے حکام کے ہاتھ مین قید ہوکر توبہ کی۔

Marfat.com

مہدی مغربی

(۲۳۱) ملّا علی قاری اپنے اُس رسالے مین جو مہدی کے باب مین ۹۶۵ھ ہجری مین تالیف کیا ہے کہتے ہین کہ ایک شریف (سیّد) نے بلاد مغرب مین مہدیت کا دعویٰ کیا ہی اور اب تک موجود ہے اُسکی شوکت بہت بڑھ گئی ہے مغرب کے شہرون مین سے چار منزل تک اُس کے قبضے مین آگیا ہے۔

شیخ سنوسی

(۲۳۲) انسائکلوپیڈیا برٹانیکا جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۰۵ مین مہدیون کے بیان کے متعلق ایک نوٹ ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے ولایت ایڈن[۱] مین اور ایک شخص نے طرابلس[۲] الغرب مین کہ شمالی افریقہ مین واقع ہے اور ٹریپولی کے نام سے بھی مشہور ہے مہدیت کا دعویٰ کیا تھا طرابلس والا مہدی سیّد محمد سنوسی کہلاتا ہے۔ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ ہجری کے مصری رسالۂ الہلال مین لکھا ہے کہ فرقۂ سنوسیہ محمد بن محمد بن علی سنوسی کی طرف منسوب ہی۔ محمد سنوسی اُن لوگون مین شمار ہوتا ہے

[۱] [illegible]

[۲] دیکھو طرابلس شام سے ... طرابلس مغرب سے بہ ہر دو در ساحل دریا اتفاق افتادہ طرابلس شمالی افریقہ مین مصر اور ٹیونس کے درمیان واقع ہی قدیم بربری ریاستون مین یہ ریاست سب سے مشرقی تھی اسکے شمال مین بحیرۂ روم اور جنوب مین صحراے عظیم کا وہ حصہ جو صحراے لیبیان کے نام سے مشہور ہے۔ بارتھولومیو کی انگریزی اطلس مین [illegible]

Marfat.com

جو اسلام مین مدعی مہدیت ہو گزرے اسی بنا پر اُسکا نام بجاے محمد سنوسی کے محمد مہدی
سنوسی پڑ گیا تھا اسکا نسب حضرت امام حسنؑ سے جا ملتا ہے فرقۂ سنوسی کی بنیاد محمد مہدی
سنوسی کے باپ سے شروع ہوتی ہے جسکا نام محمد بن علی سنوسی تھا اور جو ۱۲۰۲ھ ہجری
مین علاقۂ الجزائر کے ایک بادیہ مین پیدا ہوا تھا جسکا نام مستغانم ہے وہین پرورش پائی
پھر شہر فاس دار الحکومت مراکش کو تعلیم پانے کے لئے گیا اور چند دنون کے بعد سلسلۂ
درقاویہ مین جو وہان ایک مقدس اسلامی سلسلہ سمجھا جاتا ہے داخل ہو گیا پھر مکۂ معظمہ
مین گیا وہان شیخ احمد بن ادریس کی صحبت مین رہنا پسند کیا جو علم تصوف مین اعلیٰ درجہ
کی مہارت رکھتا تھا جسنے اسکو اپنی صحبت مین رہنے کے بعد اپنا خلیفہ بنا لیا محمد بن علی سنوسی
نے کوہ ابی قبیس مین اپنی عبادتگاہ بنائی پھر اسکندریہ کو چلا گیا اور وہان عبادتگاہ
بنائی مگر بعض ایسے واقعات پیش آئے کہ قاہرہ کے شیخ الاسلام نے اسکو وہانسے نکلوا دیا
یہ وہانسے روانہ ہو کر شمالی افریقہ مین پہونچا اور ۱۲۵۵ھ ہجری مین بنغازی کے قریب جو
ملک برقہ کا علاقہ ہے جبل اخضر مین فروکش ہوا اور ایک زاویہ یعنی خانقاہ بنائی جسکے
آس پاس کھجور کے درخت تھے اور ایک ہزار کے قریب اُسکے پیرو وہان جمع ہو گئے۔
جبل اخضر ہی مین دو بیٹے پیدا ہوئے جنمین سے ایک کا نام محمد مہدی ہے جو ۱۲۶۰ھ ہجری
مین پیدا ہوا اور دوسرے کا نام محمد شریف ہے جو ۱۲۶۴ھ ہجری مین پیدا ہوا۔ محمد بن علی
سنوسی مکۂ معظمہ کو گیا۔ اور وہان سات سال تک اپنی عبادتگاہ واقع جبل ابی قبیس
مین حدیث و فقہ پڑھاتا رہا پھر اپنے مرشد احمد بن ادریس کے ساتھ یمن مین رہنے لگا
اور مرشد کے انتقال کے بعد دوبارہ مکۂ معظمہ مین آگیا اس اثنا مین عبد المطلب
شریف مکہ نے حکومت عثمانیہ کے خلاف بغاوت برپا کر دی جسکے بعد محمد بن علی پر بھی
خفیہ طور پر شریف مکہ کی اعانت کا الزام لگایا گیا اُسکو کسی نے خبر کر دی کہ حکومت
عثمانیہ اُسکی گرفتاری کے لئے کوشش کر رہی ہے یہ خبر سنتے ہی جبل اخضر کو بھاگ گیا
اور اپنی گرفتاری کے خوف سے بجاے شہر مین رہنے کے صحرا مین اپنے مریدون مین رہنا
پسند کیا مریدون نے جغبوب مین رہنے کا مشورہ دیا ۱۲۷۰ھ ہجری مین وہان

Marfat.com

روانہ ہوگیا اور وہان عبادتگاہ بنائی اور نہایت آزادی سے وہان کے لوگون مین
جو زیادہ تر اہلِ عرب اور بربری تھے اسلام کے احکام پھیلاتا رہا۔ اُسکے عقائد مذہبی
بڑی قبولیت کے ساتھ شمالی اور وسطی افریقہ مین پھیل گئے اُسکا بڑا مدعا یہ تھا کہ اسلامی
ممالک کو مغربی تہذیب کی پیش قدمی اور عیسائی طاقتون کے اثر سے محفوظ رکھنے کے
لئے ایک سد سکندری بنائی جائے اِسی لئے اُن نئے تمام دستورون کا جنھین ترکی یا مصری
حکومت نے یورپین تہذیب کی تقلید مین اختیار کیا تھا سخت مخالف تھا اُسنے بہت سی
عبادتگاہین مراکو اور مکہ کے درمیان کے ضروری مقامات مین بنالین جو خانقاہین یا زاویے
کہلاتی ہین۔ اور روائی جنکو **مقدمین** کہتے ہین اِسلامی ہرایک حصے مین مقرر کئے
اسکے فرقے کو **سنوسیہ** کہتے ہین اور طرابلس مین اسکے پیرو **اخوان** کہلاتے ہین۔
فرقۂ سنوسیہ کے قائم کرنے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ مسلمانون کی اصلاح ہو اور اِسلام کی
اشاعت کی جائے۔ فرقۂ سنوسیہ پر فرض ہے کہ احکام قرآن اور اصول توحید کے مطابق چلین
اور اُنکی پابندی مین سرِمو فرق نہو صرف خدائے وحدہٗ لاشریک کی بندگی کرین فقیرون
اور درویشون کی اور مقابر کی زیارت سے پرہیز کرین۔ قہوہ اور تنباکو نہ پئین۔
یہودیون اور عیسائیون سے کسی طرح کی رسم پیدا نکرین اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اگر وہ
ہمیشہ اِس فرقے کی خدمت مین مصروف اور ترقی اسلام مین ہمیشہ ساعی نرہ سکے جس کے
ساتھ اہلِ یورپ کے اثر سے بچنا بھی ضروری ہے تو وہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ اِس جماعت
کے فائدے کے لیے دیا کرے ۱۸۵۹؁ہجری مین سید محمد بن علی نے انتقال کیا۔ جغبوب مین اُسکی
قبر ہے۔ اُسکی بہت سی کتابین یادگار ہین جو مریدون کے حلقے مین نہایت عظمت کی نگاہ
سے دیکھی جاتی ہین اِسکی وفات کے وقت اِسکے بڑے بیٹے کی عمر جسکا بھی نام محمد ہی سولہ
سال کی تھی یہی اُسکا جانشین ہوا۔ خوش اعتقاد مریدون نے اُسکی بیعت کی اپنے والد
کی طرح اسنے بھی سلسلۂ تدریس جاری کیا۔ تمام لوگونکا اِسکی نسبت یہی خیال تھا کہ مہدی
موعود یہی ہے اور اِسی خیال سے محمد مہدی بن محمد بن علی کے پاس اطراف ملک کے لوگ
دھڑا دھڑ آتے اور اُسکی آستان بوسی کو مایۂ ناز سمجھتے یہ تحقیق رسالۂ الہلال سے ماخوذ ہے۔

Marfat.com

۱۳- مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کے اخبار اللواء مطبوعۂ مصر مین ایک چٹھی سیّد سنوسی کی چھپی ہے
اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ شیخ سنوسی کا نام احمد بن محمد ہے اور یہی ۱۳- مارچ
سنہ ۱۹۱۲ء کے المؤید مطبوعۂ مصر سے ثابت ہوا اور اب احمد شریف کفرہ مین رہتے ہین کفرہ
اور جغبوب کے مابین ایک ماہ کی مسافت ہے - بعض رسالون مین لکھا ہے کہ یورپین اسے
سنوسی اور مسلمان **شیخ المهدی** کہتے ہین - ممالک حجاز اور تہامہ مین بھی اس فرقے
کی اب بہت سی خانقاہین قائم ہو گئی ہین -

بانئے طریقہ اور اُس کے اوّل جانشین کے خیالات سلطان عبد المجید اور سلطان عبد العزیز
کی اور دیگر چند قابل افسوس کمزوریون کی وجہ سے عثمانیہ سلطنت کی نسبت اچھے نہ تھے لیکن
سلطان عبد الحمید ثانی سے شیخ طریقہ اور اُسکے لاکھون مریدونکو سچی عقیدت تھی - وسط
افریقہ مین دائی کا فرمان روا سنوسی طریقے کا سچا معتقد اور پیرو ہے جسقدر حجاج شمالی افریقہ
سے بورنیو اور سہارا سے آتے ہین وہ شیخ کے پاس حصول برکت کے لئے جاتے ہین اُن کے
پاس ہاتھی دانت اور شتر مرغ کے پرون سے لدے ہوئے قافلے اندرونی ممالک
کے سلاطین کی طرف سے آتے ہین اور بہت سے نامعلوم الاسم ساحلون سے ہتھیار اور
گولی بارود کا سامان اُسکے پاس آتا ہے سنوسیہ فرقہ شمالی افریقہ کے سب ملکون مین پھیلا ہوا ہے
اور اُسکی خانقاہین مصر - مراکو - ٹیونس - الجیریا - طرابلس - ارض شمالی اور سوڈان
کے شاداب قطعات مین جا بجا موجود ہین جغبوب کے مذہبی مدرسے مین ہزارہا طالب علم
ہین جنکو صرف یہی نہین سکھایا جاتا ہے کہ اسلام مین جو جو خرابیان پڑ گئی ہین اُنکی
اصلاح کی کوشش کرین بلکہ اسلام کی اشاعت کی تدبیر کرین اور دعوت اسلام کے
بھی طریقے سکھائے جاتے ہین اشاعت اسلام مین اس فرقے کو اسقدر کامیابی ہوئی
کہ افریقہ کی اکثر قومین جو بت پرست یا برائے نام مسلمان ہین جسوقت سنوسیہ کے لوگ پہنچے
تو یہ سب قومین اسلام کی نہایت پابند ہو گئین مذہب کے پھیلانے کے لئے یہ لوگ مدرسے
کھولتے ہین اور صحرا کے شاداب مقامات پر بستیان آباد کر دیتے ہین غلامون کو خرید کر کے
مسلمان کر لیتے ہین خاصکر وادی کی قومون مین انھون نے اس طریقے سے مسلمانون کی

تعداد بڑھائی ہے جغبوب مین ان غلامون کو تعلیم و تربیت دیجاتی ہے اور جبوقت وہ سنوسیہ کی تمام باتون سے واقف ہوجاتے ہین تو آزاد کرکے وطن بھیجدئے جاتے ہین تاکہ اپنے بھائی بندون کو مسلمان کرین اس فرقے کے لوگ عراق عرب مجمع الجزائر اور ملایا مین بھی نظر آتے ہین جھیل چاڈ کے شمالی مغربی علاقے ہین سنوسی نہایت مستعدی سے کام کررہے ہین سلسلہ کی بڑی مجلس وقتاً فوقتاً جغبوب مین منعقد ہوتی ہے ان اجلاسون مین تمام خانقاہون کے **مقدم** یعنی مہتمم اپنی کارگذاری کی رپورٹین پیش کرتے ہین اور آئندہ کے لئے احکام حاصل کرتے ہین مقدمون اپنے علاقے مین اُن لوگون پر بھی جو سلسلے مین شامل نہین ہین بہت اقتدار حاصل ہے اس طرح سے شیخ کو ایک شاہانہ منزلت بھی حاصل ہوگئی ہے اِشاعت مذہب کے لئے سنوسی پہلے مقتدر اشخاص پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہین اور بچّون کی تعلیم وہ بہت توجہ سے کرتے ہین **درویش** کا خطاب اُسے ملتا ہے جسنے اپنی راے اور خودی کو بالکل دور کردیا ہو اور اپنی جان کو شیخ طریقت کے کامل تصرف مین کردیا ہو یہ نتیجہ طویل شاگردی اور بااحتیاط نگرانی و تربیت سے حاصل ہوتا ہے اِس سلسلے مین نہایت زبردست صوفیانہ اتحادی عنصر موجود ہے سنوسیونکو سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرنا اور ہمیشہ آزادی کے ساتھ رہنا پسند ہے اور اُنکی روش یہ ہے کہ اُنکے سبب سے کسی آدمی کو ذرا بھی تکلیف نہ پہونچے وہ سچے انسانی ہمدرد اور نیک دل لوگ ہین باوجودیکہ اُن کو یہودیون اور عیسائیون سے بچنے کا حکم ہے مگر وہ اُنکے ساتھ بھی خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہین اور کسی قسم کی تکلیف نہین دیتے شرارت اور فساد سے دور رہتے ہین سنوسی کے مریدون کا قول ہے کہ اُنکی تمام تر کوشش دین اسلام کو اصلی مرکز پر لیجانے اور اُسے کتاب و سنت سے ہر طرح مطابق بنادینے پر مبذول ہے جسکا مدعا عدل اور مساوات حقوق کو پھیلانا اور پاکیزگی نفس کی تدبیر کرتے رہنا ہے سنوسی لوگون کی زندگی بالکل درویشانہ ہے موٹا جھوٹا لباس اور روکھا سوکھا کھانا انکو بہت پسند ہے اور عبادت الٰہی کے سوا دنیاوی لذتون سے اُنھین کوئی سروکار نہین اب تک اِس فرقے کی برادری پانچ لاکھ آدمیون سے متجاوز ہوچکی ہے اور وہ عام انسانونکے ساتھ

Marfat.com

نیکی کرنے قرآن کو زمانۂ اول کی طرح سیکھنے اور سکھانے اور جو شخص اُنکے سلسلے مین داخل ہو اُسے
ہر طرح کے محصول وخراج سے آزاد بنانے مین کوشان رہتے ہین ترک اور سنوسی لوگ باہم بھائیون
کی طرح ملتے اور برتاؤ کرتے ہین اور گو .. ن ہین خلش رہتی ہے لیکن بظاہر تعلقات بہت قابل
اطمینان ہین اور کبھی اُن ہین علانیہ بدمزگی کا اظہار نہین ہوا بلکہ سید الہادی شیخ طریقت
سنوسیہ نے اپنی نیک نیتی سے یہ بات مناسب سمجھی کہ اپنے والد کی اُن قیود کو توڑ دے
جو اُسنے ترکون کے ساتھ میل جول بڑھانے کی روک تھام کے لئے اپنے مریدون پر لگائی تھین
اور اِس معاملہ فہم درویش نے ترکون کے ساتھ اپنا میل ملاپ خوب بڑھالیا اور فرانس
کی مملکت ٹونس پر قابض ہوجانے کے بعد سنوسی فرقے کا تقرب سلطنت عثمانیہ کے ساتھ
مزید استحکام پکڑ گیا اور حکومت کی جانب سے سنوسی فرقے کے لوگون کو عام اجازت مل گئی
کہ وہ جہان چاہین تمام ملک مین ہر جگہ اپنی خانقاہین بنالین اور جتنی اراضی اُن خانقاہون
کے اثر مین لینگے وہ معافی دوامی اور وقف تصور ہوگی جسکا محصول وخراج نہ لیا جائے گا
پھر سنوسی فرقے کے خاندانون کے بچون کو اسلامی اور یورپین تعلیم ساتھ ساتھ دلوانے کے
واسطے منتخب کیا اور اُنھین فوجی خدمت کے قابل بنایا طرابلس الغرب کے مغربی جانب سہارا
کے علاقے مین سنوسی فرقے کے لوگ زیادہ ہین اور خاص طرابلس مین شاذ ونادر لیکن بن غازی
کے صوبے مین تو اُنکی اِسقدر کثیر آبادی ہے کہ ملک ہی گویا اُنکا ہوگیا ہے اور اُنھین ہر طرح
اقتدار حاصل ہے سنوسی فرقے کے درویش محکوم نہین ہین بلکہ وہ آزاد اور خود مختار حاکم ہین
اور اُنھون نے اپنے زیر اثر قطعہ ملک کو تمدن اور ترقی سے دور رکھنے مین نہایت کوشش
سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اُنکی خانقاہون کے سوا باقی تمام اراضی افتادہ اور غیر آباد ہے
جسمین دیہات اور مزارع کا کہین نام تک نہین ملک برقہ جو کبھی نہایت شاداب اور زرخیز تھا آج
بے آب وگیاہ خشک سرزمین بنگیا ہے اور جتنے وہ اُس سرزمین مین داخل نہونے دین وہ کبھی
وہان جا نہین سکتا اور وہ اُن مالی اور فوجی اصلاحون کو جنھین حکومت جاری کرنے کی فکر
مین ہے خوف اور شک کی نگاہون سے دیکھ رہے ہین کیونکہ اُنکے خیال مین یہ باتین اُن کے
پولیٹکل اور دینی رسوخ کو ضرر پہونچائینگی اُنکی ہر ایک خانقاہ ایک قلعہ ہے جسمین وحشی اور بادیہ نشین

Marfat.com

لوگ پناہ لیتے ہین اور خانقاہ ہی کی طرف سے زمین کاشتکارون کو دیجاتی ہے وہی اُنکی پیداوار کا حصہ وصول کرتی ہے سیاح اور مسافرون کی حفاظت و نگرانی کرتی ہے غرضکہ اُن ممالک مین عربی لوگون کی یہی عادت پڑگئی ہے کہ وہ سنوسی فرقے والون کو اپنا سردار۔ دوست۔ محافظ جان وآبرو خزانچی اور دینی پیشوا سب کچھ تصور کرتے ہین اور وہین معاملات فیصل ہوتے ہین بن غازی مین سنوسی لوگ ہی اپنے آپ کو مالک اراضی وحکمران ملک سمجھ رہے ہین اور اُنھون نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ تمام ملک کی اراضی اپنے ٹھیکے مین لے لین اور یہ تدبیر کی کہ قبائل کو اس بات پر آمادہ بنالیا کہ وہ اپنی زمینین اُنکے سپرد کردین تاکہ یہ اُن اراضی کو خانقاہون کی املاک بناکر خراج سے آزاد کردین آخر اسوجہ سے حکومت کو مجبوراً لوگونسے حلف لینا پڑا اور اُسنے قرآن کی رو سے اس ٹیکس کی مشروعیت ثابت کرنی چاہی۔

خاص بن غازی مین جہان سنوسی لوگون کی بہت کچھ قوت وشوکت جمی ہے ایک نیا فرقہ پیدا ہوگیا ہے جسکے سرگروہ شرفاے محمودیہ ہین اور اُن مین بنی رموز کے اکیسو پچاس شخص شریک ہین اس طریقے کے داعیون کا قول ہے کہ وہ لوگون کو سنوسی فرقے کے ظلم وجبر سے نجات دلانے کی سعی کرتے ہین بنی رموز کا سرگروہ جسکا نام جابر ہے اور جو اپنے متبعون پر کامل اقتدار رکھتا ہے قصبۂ مرج کوہستانی علاقے کے ایک ممتاز مقام مین جاکر اپنے مخالف لوگون کو علانیہ بلاکسی خوف وخطر کے دعوت دینے اور اپنے حلقۂ طریقت مین شامل بنانے کی سعی کرنے لگا جسکی وجہ سے طرفین مین جنگ ہوپڑی اور مجبوراً حکومت کو قیام امن کی خاطر سے بیچ مین مداخلت کرنی لازم آئی حکومت بنی رموز کی معاون اور سنوسیون کے خلاف ہے اور کچھ عرصے سے سنوسی فرقے پر اُن کے عام لوگ جنھین اپنے طریقے کے دینی فرائض ادا کرنے کی پروا نہین حاوی ہوگئے ہین اور یہ لوگ بہت کچھ خرابیان ڈال رہے ہین خاصکر بن غازی خاص مین منصور قشتلی نامی ایک اسی طرح کا آدمی بہت سربرآوردہ ہوگیا ہے اور حکومت نے مقام مرج کے پچھلے فسادون مین سزاے قید بھی دیدی تھی لیکن پھر اُسے رہا کردیا اور وہ رہائی کے بعد پہلے سے زیادہ زور پکڑ گیا ہے اور اُسنے سنوسی فرقے کے جاہل لوگون کو اپنے دام مین پھانس کر بڑی عزت پیدا کرلی ہے سنوسی لوگ

Marfat.com

عربون کی آبادی رکھنے والے علاقون مین بالکل بے کس و بے بس ہو کر رہتے ہین۔
سنہ۱۸۵۸ء مین طرابلس الغرب کے علاقے مین سنوسیون کی چالیس خانقاہین تھین جواب ساٹھ تک ترقی کر گئی ہین مگر ان مین اعلیٰ درجے کی صرف تیس۳۰ یا پینتیس۳۵ خانقاہین ہین اور باقی یون ہی سی برائے نام۔

محمد احمد سوڈانی

(۳۳) سوڈان مین محمد احمد نے مہدیت کا دعویٰ کیا شیخ احمد دحلان نے فتوحات اسلامیہ کی جلد دوم کے صفحہ ۲۴۶ مین لکھا ہے کہ محمد احمد کے دعوے مہدیت کے باب مین اختلاف ہی بعض آدمی یہ کہتے ہین کہ اُسنے درحقیقت دعویٰ کیا تھا کہ مین مہدی منتظر ہون اور بعض کہتے ہین کہ مہدیت کا دعویٰ نہین کیا تھا بلکہ کہتا تھا مین اسلئے کھڑا ہوا ہون کہ حق کو ظاہر کرون شریعت محمدی کو قائم کرون مصر سے انگریزون کو نکالدون اور بہت سے آدمی یہ کہتے ہین کہ محمد احمد نہایت نیک پابند شرع آدمی ہے اور بعض اُسکو بُرا کہتے ہین اور اُسکے خلاف باتین اُسکے لئے ثابت کرتے ہین کہتے ہین کہ اُسکے لشکر نے بڑے بڑے ظلم کئے اُسکی غرض قتل کرنا اور لوٹ مار ہے جب وہ کردفان اور خرطوم وغیرہ پر فتحیاب ہوا تو ایک بہت بڑی جماعت مسلمانون کی ناحق قتل کرڈالی جن مین علما صلحا اور عورتین بچّے تھے بعض کہتے ہین کہ یہ مظالم اُسکے لشکر کے بعض مفسدون نے کئے محمد احمد کے نہ حکم سے ہوئے نہ اُسکی خوشی سے انتہیٰ ایک تقریر عبداللہ خلیفۂ مہدی کی اخبارات مین ہماری نظر سے گذری جو اُسنے اپنے لشکر کے سامنے بیان کی تھی اُسمین تصریح ہے اس بات کی کہ کلمۂ مہدیت سے مراد اتفاق دینیہ ہے نہ اصطلاحی معنے۔ بہرصورت محمد احمد کی نسبت کہا جاتا ہے وہ عرب نہ تھا بلکہ نوبیہ کا اصلی باشندہ تھا اور مقام ہبک مین دریاے نیل کے تیسرے آبشار کے قریب ۱۸۴۳ء مین پیدا ہوا تھا اور بموجب دوسری روایت کے جزیرہ مینٹ ارطی مین جو آردہ یا ڈنگولاے جدید کے محاذی اور اُسی نام کے ایک صوبہ کا دارالحکومت ہے اور دریا سے تقریبًا پچاس میل کے فاصلے پر واقع ہی پیدا ہوا تھا جب اس شخص نے

Marfat.com

اِس امر کا اعلان کیا کہ مین وہی مہدی ہون جسکے پیدا ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے اُسوقت عمر اُسکی چالیس برس کی تھی یہ شخص بچپنے سے اپنے مین مُلہم غیب ہونے کے آثار ظاہر کرتا تھا اور بارہ برس کی عمر مین اسنے قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔

یہ مہدی لڑکون کی طرح مشکایہ مین جو سنار کے محاذی مین ایک جزیرہ ہے اپنے چچا شرف الدین کے پاس رہتا تھا اور کشتی بنانے کا کام سیکھتا تھا ایک دن اُسکے چچا نے اُسے خوب مارا اور وہ بھاگ کر خرطوم کو چلا گیا اور درویشون کے مدرسے مین داخل ہوا اُس مدرسے مین ایک عالم تھا درویشونکا پیشوا شمار کیا جاتا تھا یہ مدرسہ ہوقالی نام قریہ مین بقریب شہر کے جاری تھا اُس مدرسے مین محمد احمد نے عرصے تک رہکر دینی تعلیم پائی مگر دنیا دی معاملات نوشت وخواند مین اُسنے کوئی ترقی معقول حاصل نہ کی بعد اُسکے وہ یہان سے بربر کو گیا اور وہان پہونچکر ایک دوسرے مدرسے مین داخل ہوا یہ مدرسہ شیخ غوبوس کے اہتمام مین تھا اور مثل مدرسہ اوّل الذکر کے ایک مزار کے متعلق تھا اس مدرسے مین داخل ہونے سے اُسکی غرض یہ تھی کہ علوم مذہبی کی تکمیل حاصل کرے بعد اسکے وہ اردوب کو جو کانا کے جنوب مین واقع ہے گیا اور شیخ نور الدین کا مرید ہوا اور شیخ نے اُسے **درویش** کا لقب عطا کیا۔

بعض کہتے ہین کہ محمد احمد نے کسی قدر تحصیل علم کے بعد سمانیہ کے طریقے کے درویشون کا حلقہ پسند کیا اور اُس مین شامل ہوا مگر چونکہ محمد احمد کا پیر اِس بات کو دیکھتا تھا کہ اسکا یہ مرید مہدیت کے دعوے کی بہت تائید کیا کرتا ہے اِسلئے وہ اس سے ناخوش ہو گیا اور پیر مرید کے مابین ناچاقی اِسقدر بڑھی کہ محمد احمد نے جسوقت اپنے مہدی ہونے کی اشاعت پر زور دینا چاہا تو شیخ نے ایک فرمان اپنے مریدون کے نام اِس مضمون کا صادر کر دیا کہ اُسنے محمد احمد کو خلافت کے منصب سے معزول کر دیا ہے اور اُسے اپنے طریقے سے بھی خارج کر دیا ہے چونکہ وہ جھوٹے دعادی کا بہت دلدادہ اور نہایت بدنفس شخص ہے اب محمد احمد کو کسیقدر دوسری مناسب جگہ کی تلاش ہوئی تاکہ وہان رہکر اپنا کام شروع کرے وہ ان ہی کے ایک اور مشہور پیر طریقت شیخ قرشی کے پاس پہونچا جس نے محمد احمد کو سلک طریقت مین منسلک کر کے اُسے خلافت کی اجازت عطا کی لوگ تو اِس بات کو زور

دیگر بیان کرتے ہین کہ شیخ قرشی ہی نے محمد احمد کے دعوے مہدیت کا راستہ خس و خاشاک سے پاک کیا کیونکہ وہ اُسکا ذکر ہمیشہ بہت ہی اچھے الفاظ مین کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے یہ امور کشف اور غیب دانی کے وسیلے سے معلوم ہوتے ہین پھر اسنے محمد احمد کو ملک سوڈان مین سیاحت کرنے اور عام لوگون کے دل ٹٹول کر اُنپر اپنا اثر ڈالنے کی ہدایت کی تاکہ وہ اُنسے اظہار دعوے کے وقت اپنی مدد و اعانت کرنے کے پیمان لے رکھے محمد احمد کی ضلع کردفان کے باشندون کی جانب سے جنکے دل حکومت کی طرف سے غم و غصہ سے بھرے ہوئے تھے اِسقدر آؤ بھگت ہوئی کہ اُسکی اُمیدین آئندہ کے لئے بیحد قوی ہوگئین محمد احمد اپنے سفر سے واپس آیا تو اُسے شیخ کی وفات کی خبر راستے ہی مین ملی معلوم ہوا کہ شیخ کوئی وصیت نامہ چھوڑ گیا ہے جس مین درج ہے کہ مہدی موعود کا وقت آپہونچا اور جو شخص میری قبر پر قُبّہ بنوائے گا اور میرے بچون کے ختنے کرائے گا وہ امام مہدی ہی ہوگا محمد احمد نے شیخ کی وصیت پوری کردی اور پھر وہ باضابطہ مہدی بن گیا۔

اور ایک روایت محمد احمد کی نسبت لوگ یون بیان کرتے ہین کہ اُسکے باپ کا نام عبداللہ اور مان کا نام آمنہ تھا اور اُسکا باپ کشتی بناتا تھا جب عبداللہ مرگیا تو مہدی کے بڑے بھائیون نے جو نیل ابیض پر کشتی سازی کا کام کرتے تھے یہ خیال کرکے کہ محمد احمد مین وہ تحصیل علم کا زیادہ ہے اُسے تعلیم کے لئے ملا عبدالرحیم اور الغروجی کے سپرد کیا جو قریب خرطوم کے رہتے تھے اُس مدرسون کی تعلیم جہان محمد احمد نے تربیت پائی مخصوص و محدود نوشت و خواند و حفظ آیات قرآنی پر تا حد امکان تھی اور اِن مین جو لوگ عالم ہوتے وہ قرآن مجید کی تفسیر بھی کرتے اِس تعلیم مین علاوہ تعلیم مذہب کے فقہ اسلامی کی بھی تعلیم ہوتی تھی اور اِن واعظون کی ہر درجہ کے لوگون مین جن مین وہ وعظ کہتے تھے بہت وقعت ہوا کرتی تھی اقلاً اِس ایک صفت کا ہونا تو ان درویشون مین اشد ضروری ہے کہ وہ چند آیات قرآنی جھلی پر لکھ سکین جسے لوگ بطور تعویذ پہنین جسکی وجہ سے ہر قسم کی بیماری اور نیزہ اور گولی کے زخم سے محفوظ رہین اور عورتین بھی اُسکے پہننے والون پر فریفتہ ہوجائین اور اُس تعویذ کا اثر تقوے و پرہیزگاری پر منحصر تھا اور نوبیا والون کا تو یہ بھی عقیدہ ہے کہ ایک درویش کامل کا ہوا اور ابر پر بھی

Marfat.com

اختیار رہے چنانچہ ایسے عقیدے والے کسی طرح درویشون کی مخالفت نہین کرتے اور اُن کی قدر تہاے مخفیہ سے بہت ترسان رہتے ہین اور یہ درویش بھی شرابخواری اور حقہ کشی سے قطعًا پرہیز کرتے ہین اور اکثر اوقات اپنی تلاوت قرآن شریف و تفسیر مین صرف کرتے ہین الغرض جب محمد احمد کو لقب درویشی حاصل ہوگیا تو اُسکے بعد اُسنے جاے سکونت اپنی جزیرہ عبّا کو جو خرطوم سے شمالی جانب نیل ابیض پر واقع ہے قرار دیا اور زمین مین ایک غار کھود کر اُس مین اس غرض سے رہنے کا عادی ہوا کہ گھنٹون تک وہان بیٹھ کر ایک اسم کا ورد کرے چنانچہ بشمول صوم وصلوۃ کے خوشبو جلا کر ایک اسم کا ورد کرتا تھا لوگ بیان کرتے ہین کہ پندرہ سال پورے اُسنے اسی شغل مین گذارے محمد احمد کی نیک نامی بوجہ اُسکے تقدس و اتقا کے دور تک پھیل گئی اور ایک شخص مالدار بنکر بہت سے مرید اپنے گرد جمع کر لئے اور بہت سی عورتون کو اپنے نکاح مین لایا نکاح کی غرض سے عورتون کا انتخاب بہت احتیاط سے کرتا تھا یعنی بغارا کے شیخون مین بڑے بڑے صاحب رعب وداب شیخون کی لڑکیون سے عقد کرتا تھا بخیال اسکے کہ چار سے زیادہ تعداد ازواج کی جیسا کہ قرآن مین حکم ہے نہو جائے اُسکی یہ عادت تھی کہ عورتون کو طلاق دیدیتا تھا اور پھر مطابق اپنے خیال کے دوسری عورتون سے نکاح کر لیتا تھا غرضکہ رفتہ رفتہ اُسنے بوجہ اپنے تقدس و ورع کے بڑی نیک نامی حاصل کی اور بہت سے لوگ اسی قسم کے متعصب اُسکے پیرو اور مرید ہو گئے حاکم فشودا نے جس کے تحت مین مقام عبّا بھی تھا محمد احمد سے ایک غیر معمولی ٹیکس کا مطالبہ کیا اُسنے اُس ٹیکس کے دینے سے انکار کیا اسپر حاکم نے کہلا بھیجا کہ اگر تم ٹیکس کو نہ ادا کروگے تو مین تمکو گردن و گلوبستہ فشودا مین پکڑوا بلواؤنگا اور ایسے سپاہی مقرر کرونگا جو اُس جزیرے سے تمھاری اس تہدید و تخویف کا دفعیہ کرینگے غرضکہ جسوقت وہ سپاہی حاکم نے وہان مقرر کئے وہ سب قتل ہو گئے اور یہ خبر دور تک منتشر ہو کر بڑے فساد کا باعث ہوئی محمد احمد نے اپنے موقع وقت پر لحاظ کرکے کہ اصلی مہدی کا ظہور تیرھوین صدی مین ہونے والا ہے یہ ٹھہرایا کہ اس موقع کو ہاتھ سے ندو اور اس حیلے کو پیش کرو جسے باعتبار حالت موجودہ سوڈان کے لوگ بہت اچھی طرح تسلیم کر لینگے چنانچہ ماہ مئی ۱۸۸۱ء مین اپنے بھائی بندرویشون کو اُسنے یہ لکھنا شروع کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

Marfat.com

مہدی موعود کی نسبت پیشین گوئیان کی تھین وہ مجھ ہی سے مراد تھی اور وہ مین ہی ہون اور مجھ ہی کو خداوند عالم کی طرف سے یہ منصب عطا ہوا کہ اسلام کی اصلاح کرون اور تمام عالم کو عدل و داد سے بھر دون اور تمام عالم مین ایک ہی شرع اور ایک ہی مذہب اور ایک ہی بیت المال قائم کرون اور کوئی شخص عام اُس سے کہ وہ نصاریٰ ہو یا مسلمان یا بُت پرست مجھ پر یقین نہ لائے اُسے فنا کر دون ماہ رمضان مین اُسنے عام طور سے اپنے مذہب کا اظہار مقام ابہ مین جو قریہ عبّا کے قریب تھا کیا مہدی کا قول تھا کہ ہم موت کو ایسا ہی چاہتے ہین جیسا کہ تم زندگی کو موت ہمکو زندگی سے زیادہ پیاری ہے اور سب سے زیادہ عزیز چیز ہم کو موت ہے مہدی کے ان الفاظ مین کچھ ایسا برقی اثر تھا کہ کچھ دنون مین ہزارون آدمی اُسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے ماہ جولائی مین رؤف پاشا گورنر سوڈان کو خرطوم مین مہدی کے مضمون خط کی اطلاع ہوئی چنانچہ شروع اگست مین اُسنے ایک نقیب ابوسعید نامی کو باین حکم روانہ کیا کہ محمد احمد کو خرطوم مین لے آئے ابوسعید نے مقام عبّا مین پہونچکر مہدی کو بہت ہی پایۂ برتر پر پایا ابوسعید کے سوال پر کہ آپ کی غرض ان کارروائیون سے کیا ہی مہدی نے جواب دیا کہ مین خداوند عالم کی جانب سے مہدی موعود ہون ابوسعید نے کہا کہ اِس ملک کا حکمران بھی مثل آپ ہی کے مسلمان ہے جسکا جواب مہدی نے یہ دیا کہ نہین ہرگز ایسا نہین ہے اسلئے کہ حکمران نے کرسٹانون کو مجاز کیا ہے کہ وہ گرجے اپنے اِس ملک مین قائم کرین اور امن مین رہین علاوہ اسکے اُن کرسٹانون نے ٹیکس بھی وصول کیے ہین ابوسعید کی اِس نصیحت پر کہ آپ گورنمنٹ مصر سے مخالفت نہ کرین اپنے آپکو گورنمنٹ مصر کے حوالے کر دین قبل اسکے کہ بےمعین و مددگار ہوکر تاب مقاومت فوج سرکاری اور بندوق و توپ و جہاز جنگی دخانی کی نہ لا سکین مہدی نے نہایت بہادرانہ طور سے یہ جواب دیا کہ اگر فوج مصری مجھے یا میرے مریدون کو گولیان ماریگی تو اُس سے کسی کو ضرر نہ پہونچے گا اور جو جہاز جنگی ہمارے مقابلے کو آئینگے سب کے سب ڈوب جائینگے غرض کہ ابوسعید ناکامیاب خرطوم کو واپس آیا رؤف پاشا نے مہدی کی سزا کے لئے تین سو سپاہی دو توپ ایک دخانی جہاز کے ذریعہ سے بھیجے ۱۱۔ اگست کو یہ فوج قریہ عبّا سے تھوڑے

Marfat.com

فاصلے پر اُتری مہدی کے مقابلے مین ایک سو تیس سپاہی مع افسر کے مقتول ہوئے باقی
سپاہیون نے اپنے ہتیار ڈالدیے اور بھاگ گئے اُسوقت وہ جنگی جہاز بھی قریہ کے پہلو مین
پہونچ گیا تھا چنانچہ افسر توپخانہ کو حکم دیا گیا کہ وہ مہدی پر گولہ اندازی کرے اِس لئے کہ
اِس مقام سے مہدی چند گزون کے فاصلے پر سوار نظر آرہا تھا مگر وہ شخص مہدی کی مقدس
صورت دیکھکر گھبرا گیا اور پہلے تو عذر کیا کہ گولہ بارود نہین ملتا بعد اسکے بادہوائی گولے
اُڑانے لگا مہدی بے تکلف و بہ آرام تمام سوار ہوکر چلتا ہوا باقی ماندہ فوج جان بچا کر
خرطوم مین واپس پہونچی اس سرکاری فوج کی شکست کا یہ نتیجہ ہوا کہ مہدی کے مرید اور بڑھے
اور شہر خرطوم مین ایک قسم کا تردد پیدا ہوگیا۔ پھر رشید بے حاکم فشودا چارسو قواعد دان
سپاہی اور ایک ہزار حبشیان شلوک کو ہمراہ لیکر مہدی کے مقابلے پر روانہ ہوا ۸- دسمبر کو لڑائی
ہوئی اور یہ بھی بغارا والون کے غضبناک نیزون سے چھدگئے جو مہدی کی اعانت کو جمع ہوئے تھے
بعد اسکے بہت سی رمنگٹن بندوقین اور مصالحہ جنگ درویشون کے ہاتھ آیا اور اُسوقت
بغاوت چارون طرف کی ہوا مین پھیل گئی اور درویش شیوخ عرب کے ہان جاتے اور جہاد کے لئے
وعظ کرتے پھرتے تھے اور بہتیرے قبیلے نیل ابیض و اسود کے اُسوقت بر سر شورش تھے
شروع ستمبر ۱۸۸۲ء مین مہدی ساٹھ ہزار ہمراہیون کی جماعت سے جن مین خاصکر قبیلۂ
بغارا اور حسنیہ کے لوگ بکثرت تھے العبید کے مقابل جو صوبہ کردفان کا صدر مقام ہے پہونچا
اور ۱۹ جنوری ۱۸۸۳ء کو العبید پر مہدی کا قبضہ ہوگیا اور وہ بڑی شان و شکوہ سے شہر
مین داخل ہوا تمام مصری سپاہی اور افسر اور اہلکار اُسکے مطیع ہوگئے شہر کے کل عیسائی
تاجرون نے اسلام قبول کیا مگر رومن کیتھولک کے پادریون نے تبدیل مذہب سے انکار
کیا اِسلئے وہ لوگ قید سخت مین رکھے گئے اِس زمانے مین مہدی کردفان کا مالک ہوگیا اب تک
درویش لوگ صرف نیزہ و شمشیر سے لڑتے تھے اُنکا یہ مقولہ تھا کہ یہ آتشین حربے کفار کے ہین
لیکن آخرکار جب مصری گروہ کے گروہ مہدی سے جا ملے تو اُنکے پاس ریمنگٹن رفیل بکثرت
تھے اور اب وہ لوگ اُن بندوقون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے مصری سپاہی مہدی کے
مقابلے مین بے سود تھے اِسلئے کہ وہ لوگ جنگ پر کسی طرح راغب نہین ہو سکتے تھے اور افسران

Marfat.com

فوج جو کھلے کھلے جانے سے انکار کرسکتے تھے سوڈان کا جانا سنکر روتے تھے عثمان دقنہ جو ایک ٹرکی سوداگر کا پوتا تھا جو بردہ فروش بھی تھا وہ اور اُسکا بھائی احمد ۱۸۸۳ء مین مہدی کا شریک ہوگیا مہدی نے اُسے مشرقی سوڈان مین اپنی طرف سے امیر مقرر کردیا بیکر پاشا کو جس کے ساتھ ۳۷۰۰ فوج تھی عثمان دقنہ نے ۱۲۰۰ درویشون کے ساتھ الطیب کے قریب شکست فاش دی مصری فوج ایک وحشیانہ طور سے ماری گئی ۴ کرپ توپین پانچ لاکھ کارتوس اور تین ہزار بندوقین عثمان کے ہاتھ لگین چونکہ گورنمنٹ مصر مین بغاوت کے دفع کرنے کی قوت نہ تھی اسلئے یہ تجویز کی کہ سوڈان کے مختلف حصّون سے فوج واپس کرلیجائے حفاظت مصر کے لئے دریاے نیل پر خرطوم تک قبضہ رکھنا چاہئے اور بحر احمر سے مشرقی سوڈان کا حصّہ گورنمنٹ اٹلی کے سپرد کردین انگریزون نے اِس راے سے رضامندی ظاہر کی اور یہ بات تجویز ہوئی کہ ایک انگریزی افسر اعلی باختیارات کامل خرطوم کو اِس غرض سے روانہ کیا جاے کہ وہ فوج سوڈان سے واپس بھیجنے اور حتی الامکان آئندہ کے لئے وہان عمدہ انتظام بقاے حکومت وملک کے لئے کرے اور جنرل گارڈن اِس کام پر بحیثیت اعلی کمشنر برٹش گورنمنٹ کے اور خدیو مصر کی طرف سے گورنر جنرل سوڈان مقرر ہوکر روانہ ہوا ۱۹ فروری ۱۸۸۴ء کو گارڈن نے بربر مین پہونچکر ایک اشتہار آزادی سوڈان کا جاری کیا اور نصف محصول بھی معاف کردیا اور علی العموم لوگون کے قصور بخشدئے بلکہ یہانتک کیا کہ باشندگان سوڈان کو یہ امتیاز دیا کہ وہ لونڈی اور غلام رکھین اور اِسی اشتہار کے ذریعہ سے مہدی کو سلطان دارفور مقرر کیا اور کچھ تحفے بھی اُسے بھیجے مگر مہدی نے انکار کیا اور گارڈن سے مسلمان ہونے کی درخواست کی اور مہدی نے گارڈن کے لئے ایک لباس درویشی کہ ایک پیوند لگا ہوا کثیف پیراہن تھا بطور تحفے کے بھیجا وہ گارڈن نے واپس کردیا تو مہدی نے بھی وہ تحفے جو گارڈن نے اُسے بھیجے تھے واپس کردئے مہدی کی فوج نے مئی ۱۸۸۴ء مین بربر کو فتح کرلیا قاہرہ کو جو تار کا سلسلہ تھا وہ کاٹ ڈالا اور آئندہ جنرل گارڈن اور اُن کی فوج کے حالات بر پردہ ڈھک گیا اور وہ خرطوم مین گھر گیا اور اُسکا وہان سے واپس چلا آنا مشکل ہوگیا مہدی کے ساتھ عیسائی قیدی لباس درویشی مین فوجی خدمات پر مامور تھے اور مہدی کے سردارون سے

Marfat.com

اور شہر خرطوم والون سے صلاح اور مشورے ہونے لگے شیخ الاسلام اور قاضی اور مفتی وغیرہ اشخاص اس صلاح و مشورہ مین شریک تھے مگر بوجہ اشتعال بغاوت اُن لوگون کی سزا ہی مین مبادرت نہو سکتی تھی مہدی نے ۲۶ جنوری ۱۸۸۵ء کی شب کو خرطوم فتح کر لیا شہر کے دروازے کھل گئے اور ایک سخت قتل عام شروع ہوا جنرل گارڈن بھی مارا گیا اور بہت سے انگریز بہ شمول یونانیون کے جو سلاح خانہ پر متعین تھے اور اکثر معزز لوگ قتل ہوئے سفیر اسٹریا بھی مارا گیا اور سفیر یونان اور ایک ڈاکٹر قتل سے بچکر قید ہوا عورتون اور بچون کے سُنہرے اور روپہلے زیور اور جواہرات چھین لئے گئے اور قبیلۂ بشارین کے سوداگرون کے ہاتھ مثل لونڈی غلامون کے فروخت کر دئے گئے انگریزی اور مصری اور سرکیشیا کی سفید رنگ عورتین اور حبشی عورتین سب کی سب فروخت کر ڈالی گئین اور اُن کے شوہر اور آقا اُنکے سامنے قتل کر ڈالے گئے دوپہر تک یہ جنگ اور قتل عام جاری رہا دوپہر کے بعد لوٹ کے لئے جھگڑا اور فساد شروع ہوا اور نماز مغرب تک بجز کوسنے اور بد دعاؤن کے اور کچھ نہ سُنائی دیتا تھا نہ مؤذن نے اذان دی اور نہ کوئی نماز مسجد مین ادا کی گئی۔

مہدی نے اپنے تابعین سے یہی تاکید کر رکھی تھی کہ وہ خاکساری اور عاجزی سے بسر کرین اور بالکل تارک دنیا رہین کسی قسم کی جائداد اپنے پاس نہ رکھین اور اپنی فقیرانہ بزرگی قائم رکھنے کے لئے چیتھڑون کے سئے ہوئے کپڑے پہنین اور پیوند لگائین لیکن لوٹ مار کے بعد درویشونکی یہ حالت بگڑ گئی اور اُنکے مذہبی خیالات کو بھی زوال ہونے لگا اور چیتھڑون کے لباس کے بدلے اب اُنھون نے صاف سُتھرے اور صنعت کے کامون کے پُر تکلف کپڑے پہننا شروع کئے اور سفید کپڑون کے اوپر رنگین دھجیان لگانے لگے اور مفلسی اور ترک دنیا کی علامتین باقی نہین رہین پہلے جو سچی دیانت کے ساتھ متعصبانہ مذہبی جوش پایا جاتا تھا اُس کے بدلے اب دنیاداری کی باتین زیادہ پائی جانے لگین درویشون نے اِس خیال سے سوڈان کی تمام جامع مسجدین توڑ ڈالین کہ وہ مال مغضوب سے تیار ہوئی ہین وفات سے قبل مہدی کے اقتدار اور سطوت مین بہت کچھ ضعف بسبب قحط اور جنگ کے آگیا تھا۔

ماہ مارچ ۱۸۸۵ء مین مولوی حسن علی مخالف مہدی نہایت تزک و احتشام سے

Marfat.com

العبید مین داخل ہوا گھوڑے پر سوار اور ایک برہنہ شمشیر ہاتھ مین لئے ہوئے کہتا جاتا تھا کہ یہ تلوار مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے قتل کرنے اور کافرون کے مصر سے نکالنے کو عطا فرمائی ہے اور چند روز کے بعد اس مولوی کے مقلدین نے پیروان مہدی کو ایک سخت شکست دی اور اُسکے سردارون کو قتل کرڈالا مہدی نے چھ ہزار آدمیون کے ساتھ مقام اُمّ درمان مین اپنا ہیڈکوارٹر قائم کیا اور یہان وہ سفید کرتہ و پائجامہ پہنے رہتا تھا اور مرصّع کار عصا اپنے پاس رکھتا تھا اور مصر پر حملہ کرنے کے لئے فوج جمع کرتا تھا کہ ۱۹۔جون ۱۸۸۵ء کو عارضۂ چیچک مین مبتلا ہوا مرتے وقت اپنے پاس اپنے بھتیجے عبداللہ تعاشی کو کہ چار خلفا مین سے ہے خیمے کے اندر بلایا اور اپنی تلوار اُسے دی اور اپنا جانشین اُسے مقرر کیا دوسرے روز مہدی کی حالت خراب ہوگئی اور اپنے اعزہ واقربا کو الوداع کہا اور یہ وصیت کی کہ انگریزون سے سلسلۂ جنگ برابر جاری رکھنا اُسی روز پانچ بجے قریب شام اُس کا انتقال ہوگیا اور فوراً ہی دفن کردیا گیا اور جس خیمے مین وہ تھا جلا دیا گیا۔ تعاشی دعویدار اپنی جانشینی کا ہوا لیکن عام لوگون نے اُسکی اطاعت تسلیم نکی اور سخت نزاع واقع ہوئی مہدی کے دفن ہونے کے بعد عبداللہ اُمّ درمان سے مہدی کی فوج اور خزانہ جسے اُسنے فراہم کیا تھا چھوڑکر خرطوم چلا گیا اور محل شاہی مین قیام پذیر ہوا اور فوج جو اُمّ درمان مین تھی اُسے مہدی کا خزانہ دینے سے انکار کیا اور وجہ انکار یہ بیان کی کہ مین نے یہ چاہا کہ یہ لوگ کافرون سے متصل جنگ کرین مگر یہ لوگ نہ گئے کچھ دنون کے بعد قبیلۂ بغارا اور شہر والون مین ایک ہنگامہ واقع ہوا اور کسی قدر فوج بھی اُن کی مدد کو آئی عبداللہ یہ قصد کرکے کہ اس ہنگامے مین چلکر امن قائم کیجئے قرآن ہاتھ مین لئے ہوئے آیا مگر اُسکی کہنی مین ایک تلوار لگی اور قریب المرگ ہوگیا اسی حالت مین لوگ اُسے محل مین اُٹھا لائے الغرض پیروان عبداللہ نے اپنے مخالفین کو پسپا کردیا اُسوقت خلیفہ کی سلطنت چار سو میل تک بحر قلزم کے کنارے پر پھیلی ہوئی تھی اور اندرون ملک مین اُسکا علاقہ نیل اور سرحد حبش تک پہونچ گیا تھا اور مغرب کی طرف سہارا حد فاصل تھا یعنی ایک ہزار میل سے زیادہ وادی نیل مصر کے قبضے سے نکل گیا۔

Marfat.com

سنہ ۱۸۹۸ء مین انگلستان کے حکم سے جنرل کچنر ام درمان پر حملہ کرنے کے لئے ۲۷ ہزار انگلش مصری فوج لیکر مقام آگان مین داخل ہوا جو ام درمان سے آٹھ میل ہے اور گنبوٹون نے ام درمان تک گردا وری کر کے تمام بیرونی قلعون کو گولون سے مسمار کردیا اور تیسرے پہر کو خاص ام درمان پر گولہ اندازی ہوئی جس مقبرے مین محمد احمد مہدی کی قبر تھی اُسکا گنبد اُڑ گیا شام کو یہ گنبوٹ آگان کو واپس آئے درویشون نے اُس دن مقابلہ نہین کیا لیکن جمعہ کے دن علی الصباح خلیفہ کی تمام فوج جسکی تعداد تخمیناً ۳۵ ہزار تھی ام درمان سے باہر نکلی اُس فوج کی کمان خلیفہ بذات خود کرتا تھا اور نہایت آمادگی سے حملہ کیا گیا اور کوشش کی کہ دونون جانب سے انگلش مصری فوج کو گھیر لین ہرچند کہ انگلش مصری فوج کی توپون اور بندوقون سے باڑھین چلتی تھین اور ہزارہا درویش پر کاہ کی طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے لیکن سخت جنگ کے بعد اُنکو زک ملی اور بڑی خونریزی کے ساتھ پسپا کئے گئے اور دوپہر تک بالکل منتشر ہو گئے دو بجے سردار کچنر خلیفہ کا خاص سیاہ نشان چھین کر ام درمان کی جانب روانہ ہوا اور اڑھائی بجے اُسپر قبضہ کرلیا اور درویش کردفان کی طرف بھاگ گئے خلیفہ اور اُسکے ہمراہی کہ ایک سو تیس آدمی تھے تمام تیز رفتار سانڈنیون پر سوار تھے خلیفہ کی فوج جو بھاگ نہ سکی اُسنے سردار کے سامنے ہتیار رکھدیے درویشون کے مقتولون کی تعداد کا تخمینہ دس ہزار آٹھ سو ہے اور سولہ ہزار زخمی ہوئے اور تین ہزار سے چار ہزار تک قید کئے گئے زخمی درویشون کو موضع والون نے لوٹنے کی غرض سے قتل کیا اور لشکریون نے بھی ایسی لوٹ مار شروع کی سوڈانیون نے صدہا آدمیون کو قتل کیا جو راستے مین ملے اور جو درویش پڑے ہوئے ملے اُنکے گولی ماردی گئی یا سنگین سے ہلاک کئے گئے۔

جسوقت انگریزی فوج نے اخیر درویشونکے حملے کو زک دی اور ام درمان پر بڑھ رہی تھی تو سڑکون پر بہت سے پناہگزین مع عورتون اور بچون کے اپنے اونٹون اور گدھون اور خچرون کو جنپر مال لدا ہوا تھا کھینچے لیے جاتے تھے یہ سب خوف زدہ بھاگے جاتے تھے یہانتک کہ گنبوٹون کے گولہ اندازون کو اُنپر گولہ اندازی کا حکم دیا اور نہایت غضبناک

Marfat.com

گولہ اندازی کی گئی اور اُنپر میکسم توپون سے بھی گولہ باری کی گئی صدہا بلکہ ہزارہا مارے گئے اور سردار کی خاص اجازت سے مہدی کا مزار کھودا گیا لاش جو معمولی طور پر حنوط کی ہوئی تھی چیر پھاڑ کر ہڈیان وغیرہ نیل مین پھینکی گئین سر اور بعض حصے کسی میڈیکل کالج کی نذر کرنے کے واسطے رکھے گئے قبر مین بارود بھر کر اُسکو اوڑا دیا گیا مسٹر ربلی نے اپنی کتاب جنگ خرطوم مین لکھا ہے کہ محمد احمد کی مہدیت کی تمام حقیقت کو بالکل مٹا دینے کی غرض سے یہ بات کی گئی مگر عام لوگ لاش کو دیکھ کر اسکا یقین نہین کرتے تھے کیونکہ اِن مین مشہور تھا کہ مہدی آسمان پر چلا گیا ہے اور کچھ عرصے کے بعد واپس آئیگا اگست ۱۸۹۹ء مین انگریزی فوج کے ایک افسر نے شوکا ناگانون مین جاکر مہدی کے چوتھے خلیفہ **محمد شریف** اور مہدی کے دونون بیٹون کو بعد جنگ وجدل کے گرفتار کرلیا، اور رویش اس معرکہ مین قتل ہوئے پھر ان تینون قیدیون کے بھی گولی ماردی گئی اور لاشین ندی مین بہادی گئین اور وہ گانون بالکل جلا دیا گیا اور ساٹھ آدمی اتباع واشیاع مہدی اسیر کئے گئے۔

ماہ نومبر ۱۸۹۹ء مین دشت کردفان کی ایک جگہ مین عبداللہ تعائشی پر کرنیل ونگیٹ نے دھاوا کیا جسمین تعائشی مارا گیا اس لڑائی مین نو ہزار آدمیون نے اطاعت قبول کی جن مین خلیفہ کے نامی سردار اور امیر شامل تھے یہ سب گرفتار ہوگئے اور بہت سے لوگ مقتول ہوئے عثمان دقنہ جس کی عمر ستر سال کی تھی نولاح ٹوکر واقع شرقی سوڈان کے جنگلون مین بھٹکتا پھرتا تھا ایک عرب شیخ کی غدّاری سے چند مصری سوارون کے ہاتھ اسیر ہوگیا۔

محمد الامین

(۴۳) محمد الامین نامی ایک شخص نے ضلع کردفان کے حصۂ جنوبی کوہستان تگالا مین یہ مشہور کیا کہ مین مہدی موعود ہون یہ خبر سنکر کرنیل ماہن جو سوڈان کا ڈپٹی گورنر جنرل ہے فی الفور خرطوم سے ۳۰۰ سوارون کو طلب کرکے ایک دخانی جہاز کے ذریعہ سے نیل سفید کی جانب روانہ ہوا ساتھ ہی اسکے العبید کو جو پایہ تخت

کوفان کا ہے یہ حکم بھیجا کہ دو سو سپاہ پیدل مع دو میکسم توپون کے بیرے رسالے کے ساتھ
بمقام ٹنگالا آملے یہ پیدل سپاہی اور توپین دو سو میل کی مسافت طے کرتے ہوئے مقام
فاچیشو کے کنارے فروکش ہوئے اور جنوبی مغربی سڑک پر ٹنگالا کی طرف کوچ کرنے لگے
اور ایک صحراے لق ودق کے درمیان سے دو سو میل کی راہ طے کرتے ہوئے آگے
بڑھے اور کرنیل ماہن رود سے خشکی پر اُترا پانچ دن کے بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ فلان
قریے بین وہ مہدی موجود ہے کرنیل نے اُس فوج کے ساتھ تمام شب دھاوا کرکے
تڑکے تڑکے اُس قریے کو گھیر لیا مہدی کے طرفدارون نے بے تکی گولیان چلائین آخرش
مہدی نے یہ بات سمجھ لی کہ اپنا بچنا محال ہے اِسلئے اُسنے اطاعت اختیار کی کرنیل نے
مقامی فیخون کو لئے ہوئے اُس قریے کی طرف پیش قدمی کی مہدی باہر نکل آیا اور اپنے تئین
سپرد کیا اُسکے بشرے اور قیافے سے ثابت ہوا کہ وہ بہت ذکی اور ہوشیار آدمی ہے
اور یہ معلوم ہوا کہ وہ دو بار حج کے لئے مکہ معظمہ گیا تھا اور حال ہی بین اِسکا وہان سے
مراجعت کرنا ہوا اُسکی عمر ۴۰ سال کی تھی اور ٹونس اسکا وطن تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ اُسنے
بہت سے آدمیون کو جمع کیا تھا لیکن اسکے گرفتار ہونے کے ایک دن آگے ہی اسکے
اکثر رفیق بھاگ گئے اُنکو اس بات کے تحقیق کرنے کا موقع نہ ملا کہ آیا محمد الامین سچا مہدی
موعود ہے یا دھوکا باز اور مکار ہے اسنے اپنے منصوبون کی تعمیل نہایت چستی اور
چالاکی سے کی اگر اسکو ایک مہینہ کی مہلت حاصل ہوتی اور حکام سوڈان سہل نکاری
اور بے پروائی اختیار کرتے تو ملک کردفان کے جنوب کی طرف تمام لوگ اغلبًا اسکے
تابعدار ہوجاتے سوڈان کے اکثر شیوخ کے خطوط ملے جو اس مہدی کے حالات کی
تحقیقات کے باب بین ہین اسنے وہی طریق اختیار کیا تھا جو پہلے مہدی کا طریق تھا
اور اُسکی پیروی اختیار کئے ہوئے عمل کر رہا تھا اگر زمانہ اُسکو فرصت دیتا تو تھوڑے سے
عرصے کے اندر اسکی قوت وطاقت بہت ترقی کر جاتی لیکن یہ بات خدا کو منظور نہ تھی
کرنیل ماہن نے اُسکو قید کرکے نہایت حفاظت کے ساتھ عبید کو روانہ کیا
اور اُسپر بغاوت کا الزام لگایا گیا اور اُسکو پھانسی دی گئی اُسکا لباس سوڈان

کے عربون کے لباس کی طرح ۔ تھا وہ اور اُسکے رفیق اپنے مُنہ پر نقاب ڈالے ہوئے
رہتے تھے مہدی کا لباس اکثر ریشمی کپڑون کا ہوتا تھا جیسا کہ مکہ کے رہنے والے
پہنتے ہین اس شخص کے خاص خاص رفیق بھی اسیر کرکے العبید کو روانہ کئے گئے
بنگالا کے شمالی مشرقی سمت کے باشندے مہدی کے تابعدار ہو گئے تھے انھین یقین
ہوگیا تھا کہ یہ سچا مہدی موعود ہے انمین سے چند شخص قید بھی کئے گئے مہدی کے
تابعدارون نے گھانس کو زہر آلود کیا تھا اسکے اثر سے بہت سے گھوڑے ہلاک ہوئے۔

محمد

(۳۵) فاس علاقۂ مغرب اقصیٰ مین ایک شخص نے جسکا نام محمد ہے مہدی موعود ہونے کا
دعویٰ کیا ہے بہت سے قبیلے اُسکے تابع ہوگئے ہین چنانچہ قبائل غیاثہ ۔ تسول۔
برانس ۔ ہوارہ ۔ بنی دارین ۔ کمناسہ اور صہناجہ اِس سے بہت کچھ
عقیدت رکھتے ہین اور اسکی صداقت پر ایمان لاچکے ہین اور اسکے تابعین اسکو سیدنا
کرکے بولتے ہین جیسا کہ انکی اصطلاح مین بادشاہ وقت کو بولا جاتا ہے جب وہ اِن
قبائل کو جو اسکے تابع ہین بلانا چاہتا ہے تو اپنے مکان کے قریب ایک بلند پہاڑ پر
آگ روشن کرتا ہے جسے دیکھتے ہی وہ سارے دوڑے چلے آتے ہین اِن قبائل کے سوا
اور بھی بہت سے لوگ اسکے تابع ہوگئے ہین اور ہوتے جاتے ہین الحاضرہ نے سنہ ۱۹۰۲ء
کے آخری سال کے اپنے ایک پرچے مین اِسکا حلیہ اِس طرح بیان کیا ہی جسم دُبلا پتلا
قد متوسط رنگ گورا مائل بگندمی داڑھی چھوٹی ہے جس مین چند بال سفید بھی ہین
ایک آنکھ مین قدرے سفیدی ہے جب کوئی خط یا کتاب پڑھنے لگتا ہے تو اِس آنکھ کو
بند کرلیتا ہے اکثر خاموش رہتا ہے کلام جب کرے مسائل شرعی سے کرتا ہے کسی قدر
فقہ بھی جانتا ہے لیکن تاریخ مین بڑا علامہ ہے تین اسکے خلیفہ ہین ایک تو بالکل
جاہل ہے جسکا نام **صالح** ہے وہ اس مدعی مہدیت کا خسر ہے دوسرے کا نام
محمد حموش ہے یہ بھی بے علم ہے مگر بڑا زاہد عابد صاحب خلاق حمیدہ تیسرے کا نام
ابراہیم برنوصی ہے یہ شخص فقیہ صوفی اور بڑا فاضل اعلیٰ درجے کا مصنف ہو اسکی

Marfat.com

بڑی بڑی تصانیف ملک مین مشہور ہین دو شخص اسکے مہمان خانے کے مہتمم اور لنگر خانے کے منتظم ہین ایک کا نام محمد شرکی اور دوسرے کا نام حمود بخاری ہے۔

ملاے سومالی

(۳۶) سومالی عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے وہ سرزمین جو اس قبیلے کے لوگون سے لوگون سے آباد ہے ملک سومالی یا ارض سومالی کہلاتی ہے انگریز اسکو سمالی لینڈ یعنی سومالیون کی زمین کہتے ہین لیکن اس ملک کا اصلی نام سومالی لینڈ نہین ہے۔ یہ ولایت افریقہ مین واقع ہے۔ اس چھوٹے سے قطعہ زمین پر جو قومین آباد ہین اُنکے پاس گینڈے کی کھال کی ڈھالین ہین تیر وکمان ہین اور نیزے ہین۔

اس ملک مین ایک شخص نے مہدی موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔

قاہرہ کے اخبار اللواء مورخہ ۲۸ - فروری سنہ ۱۹۰۱ء مین لکھا ہے کہ سومالی کے جدید مہدی کا نام حاجی محمد بن عبداللہ ہے اور خاص عرب سمالی الوطن مسلمان ہے جو خاص ایک اسلامی گھرانے سے نکلا ہے بچپن سے اُسے صرف دینی تعلیم ہوتی رہی اور دنیا کا ذرا بھی شایبہ اُسپر نہ پڑا ہے۔

قبل ادّعاے مہدیت بہت وقت وہ ممالک حجاز تک ہو آیا ہے اور وہ فرقۂ جابر سلیمان سے ہے اُسکی عمر تیس برس کی ہے شیخ محمد صالح کا مرید ہے جو کہ مین فرقۂ محلیہ کے سرغنہ ہین ملا کا جسم چھریرا اور قد معمولی ہے مال غنیمت اپنے پیرودن مین تقسیم کردیتا ہے وہ کہتا ہے کہ سمالیون کو غیر قومون کے قبضے سے آزاد کردونگا اور بطور مہدی کے بھیجا گیا ہون۔ انگریزون نے ملا محمد بن عبداللہ کو جب اسنے شایستہ فوجونپر کنارۂ بحر سے اُترتے ہی حملہ کیا دیوانہ ملا خطاب دیا اور مدت تک اُسکو دیوانہ سمجھتے رہے یعنی ڈھالون۔ تیرکمانون۔ اور نیزون کے بل پر جب اُسنے جلدی چلنے والی توپون اور اعلیٰ درجے کی بندوق رکھنے والے سپاہیون پر حملہ کیا تو اُسکی دیوانگی مین انگریزون کو کیونکر شک ہوسکتا تھا۔

Marfat.com

مگر جب انگریزون کی تین چار مہمین یکے بعد دیگرے ناکام ہوئین اور ملا کے ہاتھ سے انگریزون نے سخت تکلیف اُٹھائی اور اُسپر چڑھائیون مین صرف تو بہت ہوا مگر پھر بھی ناقص رہین اور ملا قتل وگرفتاری ہی سے محفوظ نہین رہا بلکہ اُسکی عظمت وشان مین کچھ فرق آنے اور آئندہ اُسکے دق نکرنے کی بھی شہادت نہین ملی تو انگریزون کی آنکھین کھُلین اور اب اُنھین معلوم ہوا کہ ملا کو کوئی دماغی مرض ہوتا تو وہ کیونکر اِس عمدگی سے مقابلہ کرکے محفوظ رہ سکتا تھا اس کے بعد ایک نئی خبر عام طور پر مشہور ہوئی کہ مہدی سوڈانی کے بعض پیرو یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ مہدی ملا عبداللہ کی صورت مین پھر پیدا ہوا ہے - لاکھون روپے خرچ کرنے اور صدہا سپاہی میدان جنگ مین ضائع کرنے کے بعد اراکین سلطنت انگلشیہ نے انجام کار فیصلہ کیا کہ دیوانے ملا کو مطیع کرنیکی کوشش بے سود بلکہ ناقابل عمل ہے اُسے اُسکی اپنی حالت پر چھوڑ دینا چاہیئے -

سید محمد بن علی ادریسی

(۳۷) ۱۳۲۷ھ ہجری مین سید محمد بن علی بن احمد ادریسی شافعی نے تہامہ ملک یمن مین مہدیت کا دعویٰ کیا - مقام عسیر مین پیدا ہوا تھا اور اُس خاندان سے ہے جو یمن مین مشہور اور با اثر ہونے کے علاوہ خود کو اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے ہی خاندان مین نبوت کا خاتمہ ہوا ہے -

سید ادریسی کا اصلی وطن مراکو بیان کیا جاتا ہے مگر اُسکے دادا نے یمن مین بود و باش اختیار کر لی تھی اور وہین سید ادریسی اور اُسکے والد پیدا ہوئے تھے -

سید ادریسی نے ابتدا مین مکہ معظمہ مین دینی تعلیم پائی اور پھر مصر جاکر جامع ازہر مین داخل ہوگیا تحصیل علم کے بعد کچھ دنون سوڈان مین رہا اور پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا مگر جب وہان دال گلتی نظر نہ آئی تو واپس یمن چلا آیا چونکہ یمن کے لوگ نسبتہً کم علم اور سادہ طبیعت ہین اِسلیئے یہان خوب کامیابی ہوئی بارہا حج بیت اللہ سے بھی شرف اندوز ہوا اور اُسکے تقدس اور ورع کا شہرہ عرب و عجم کے گلی کوچون مین

Marfat.com

ہونے لگا اور لوگ جوق جوق اُس سے بیعت کرنے لگے اور اِس شہرت کے خیال نے اُسے مہدیت کے دعوے پر آمادہ کیا مگر خود سید ادریسی نے اپنے ایک دوست امین صادق کے نام جو خط لکھا ہے اُسمین کہتا ہے کہ ہم مذہب اہل سنت والجماعت سے ہین اللہ اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون اور اُسکے رسولون اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہین اور حتی المقدور شریعت مطہرہ کے موافق عمل کرتے ہین امر معروف اور نہی عن المنکر بھی بجالاتے ہین نہ ہم مہدیت کے دعوے کے مدعی ہین نہ کشف وغیب دانی کے نہ ہمین خلافت وملک کی ضرورت ہی۔ اُسکی چند کرامتین مشہور ہین جنھین دیکھکر یمن کے جاہل بہت متاثر ہوتے ہین اور اُسے ولی کامل جانتے ہین مثلاً ایک کرامت یہ ہے کہ جب نیا شخص مرید ہونے کی غرض سے اُسکی خدمت مین حاضر ہوتا ہے تو اُسکے ہاتھ مین ایک رسّی دی جاتی ہے جس کے پکڑتے ہی معتقد کے جسم پر لرزہ اور خوف طاری ہوجاتا ہے اُسوقت پیرومرشد ارشاد فرماتے ہین کہ تیرا دل میری طرف سے صاف نہین ہی معتقد درد واضطراب کی وجہ سے چیختا ہے کہ حاشا وکلا میرا دل آپ کی جانب سے بالکل صاف ہے اور آپکی ولایت وکرامت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہون اُسوقت وہ رسّی اُسکے ہاتھ سے چھٹ جاتی ہے اور اُسکے دل کو قرار حاصل ہوتا ہے پھر وہ اس نوگرفتار کو مرید بنالیتا ہے۔ کبھی کبھی بند اور تاریک کمرے مین ایک جانب فوج اور سوار جاتے ہوئے دکھلائی دیتے ہین اُسوقت معتقدین خشوع وخضوع کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہین مہدی کہتا ہے کہ یہ فرشتے ہین کہ ہماری مدد کو آئے ہین اور انشاء اللہ کفار (ترکون) پر فتح حاصل ہوگی۔ عرب کے بڑے بڑے قبائل نے اُسکو مہدی تسلیم کرلیا ہے۔ اور اُسکے آگے سرنیاز جھکاتے ہین یمن کا مشہور فرمان روا ابن محمد عہد جس نے ترکون سے جنگ کا اعلان کیا تھا اُسکا مرید ہوگیا ہے فی الحال اُسکے مرید جو اُسکے ہمراہ سرفروشی کے لئے تیار ہین چالیس ہزار بتلائے گئے ہین۔

کہتے ہین کہ اسنے بڑے زور وشور سے اعلان کیا ہے کہ مین لوگون کو امن وصلح کا پیغام سنانے اور شریعت محمدی کی متابعت منوانے کے واسطے آیا ہون۔

Marfat.com

اِس جدید مہدی کی سطوت وجبروت کا اثر لوگون پر اِس درجہ ہوا ہے کہ اُس کے احکام پر مطلق چون وچرا نہین کرتے تھے۔

ایک عرب نے آکر اُس سے عرض کیا کہ احمد شریف جو امراے وقت مین سے ہے میری لڑکی کو بھگا لیگیا ہے اور اُسکو ایک شخص غیر کے ہاتھ فروخت کرڈالا ہے اُسنے فوراً اُس امیر کو طلب کیا اور اِستغاثہ اُسکے روبرو پیش کرکے کہا کہ تم اپنی صفائی پیش کرو مگر وہ امیر قاصر رہا۔ اسپر مہدی نے حکم دیا کہ شرع کے مطابق اِسکے ہاتھ قلم کیے جائین۔ چنانچہ احمد شریف کے ہاتھ تراش دیے گئے۔ احمد شریف اُس وفد کا ممبر تھا جو اہلِ یمن کی طرف سے سلطان عبدالحمید خان ثانی کی خدمت مین گیا تھا سلطان نے اُسکو خاص اعزاز عطا کیا تھا مہدی اِس قسم کی سزائین اور لوگون کو بھی دے چکا ہے اور ایک بڑا پولیٹکل شخص ہے۔ ابتدا مین مرید کرنے کے بعد کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے بتلا دیا پھر آہستہ آہستہ حکومت کی جانب سے اُنھین بدظن کردیا اور ٹیکس کی ادائگی سے روکدیا بدو عرب کی بادیہ نشین تو ہین تو اِس قسم کی باتون کی دلدادہ ہین اُنھین ٹیکس کا ادا کرنا اور کسی قسم کا مطیع وفرمان بردار رہنا کب گوارا ہے پس سید ادریسی کے اغواسے وہ پورے باغی بنگئے۔

اِدھر ادریسی نے جھوٹی سچی دلیلین پیش کرکے ترکون کو کافر ٹھہرا دیا اور اُنپر جہاد کرنا فرض بتادیا اب کیا تھا معرکہ آرائیان ہونے لگین اور طرفین کے ہزارہا آدمی توپ وتفنگ اور تلوار کے گھاٹ اُترنے لگے۔

شریف مختار

(۳۸) سنہ ۱۳۲۵ ہجری کے آخر مین ایک شخص شریف مختار نامی نے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے ہونیکا دعویدار ہے سوڈان کے موضع کتاب لباب مین مہدی ہونیکا دعوی کیا اور حکام سوڈان کے اختیارات کی مخالفت کی گورنر بربر نے نائب گورنر دامر کو مع ایک دستہ سپاہ کے ایک لفٹنٹ کی ماتحتی مین اِس مہدی کو اطاعت قبول کرنے کے لئے ترغیب دینے پر مامور کیا موضع کتاب لباب مین پہونچکر نائب گورنر دامرنے

Marfat.com

اُمّ دُرمان کے قاضی کو حکم دیا کہ شریف کے پاس جاکر اُسکو مہدیت کا خیال ترک کرنے کے لئے ترغیب دے چنانچہ قاضی نے حکم کی تعمیل کی لیکن وہ اپنی کوشش مین ناکام رہا اِس لئے اُس ضلع کے شیخ کو اِس کام کے انجام دینے لئے مامور کیا شیخ کے پہونچنے تک مہدی کا جوش بہت بڑھ گیا تھا۔

شریف نے نیزے کے ایک وار سے شیخ کو ہلاک کردیا اور ایک جنگ شروع ہوئی جسمین مقتول شیخ کے دو ساتھی سخت مجروح ہوئے اسپر سرکشون کو ڈرانے کے لئے کمان افسر نے ہوا مین چند خالی فیر بندوق سے کئے لیکن مہدی پر اسکا کوئی اثر نہین ہوا بلکہ برعکس اسکے مہدی اور اُسکے تین بیٹون نے سپاہ پر حملہ کردیا اِسلئے مقابلے مین اُن پر فیر کئے گئے شریف مجروح ہوا اور اُسکا ایک بیٹا مارا گیا اور باقی بیٹے خفیف مجروح ہوئے سپاہیون مین سے ایک مارا گیا ایک سخت مجروح ہوا۔ اور نائب لفٹنٹ خفیف مجروح ہوا شریف اور اُسکے دونون بیٹون کو گرفتار اتبارہ کے اسپتال مین بھیجدیا گیا۔

عبدالغفار بن کمال غازی

(۳۹) شرح فصوص الحکم مین جندی نے لکھا ہے کہ عبدالغفار بن کمال غازی قونوی مہدیت کا دعوی کرتا تھا اور مین اِس دعوے کو نہین مانتا تھا اِس لئے مجھ سے بیحد دشمنی کرنے لگا اور ملاحدہ کی جماعت کو میرے قتل کے لئے آمادہ کردیا مین نے مرشد کامل شیخ محی الدین عربی کی طرف توجہ کی مین نے عالم واقعہ مین دیکھا کہ شیخ نے اُس کے ہاتھ پاؤن پکڑ لئے ہین اور مجھ سے فرماتے ہین کہ اُسکو زمین پر دے مار مین نے عرض کیا بہت بہتر جب مین مسجد مین پہونچا وہان دیکھا کہ وہ مدعی اور اُس کے متبع جمع ہین مین نے اُنکی طرف التفات نکی محراب مین پہونچکر نماز پڑھنے لگا اُنکو میری ایذادہی پر جرأت نہوئی آخرکار اُس مدعی نے میرے ہاتھ پر توبہ کرلی۔

Marfat.com

خـــاتـمـــہ

تاریخ اِس بات کو بتا رہی ہے کہ جس ملک مین اسلامی حکومت کی کمزوری آغاز ہوئی ہے یا رعایا مین تہذیب و شایستگی مفقود ہے وہان کوئی نہ کوئی شخص مہدیت کا دعویٰ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے اور مہدی آخرالزمان کے ظہور کی بشارت جناب سید المرسلین کے جن اقوال مین آئی ہے اُن ہی احادیث کی سند پر اپنی رکیک تاویلات سے علما کو قائل معقول بنا کر اپنی مہدیت کا ثبوت دیتا ہے۔ مدعیانِ مہدیت کے شکار کھیلنے کی اوٹ مذہب ہوتا ہے۔ اور اکثر حالتون مین وہ طریقت (تصوف) کے لباس مین جلوہ گر ہو کر اپنی کارروائی آغاز کرتے ہین۔ خاصکر افریقہ کا براعظم جو اپنے باشندون کی وحشت مین مشہور و معروف ہے بہت کم کسی نہ کسی مہدیت کے مدعی سے خالی رہتا ہے۔ اور ضعیف الاعتقاد لوگون کی جمعیت بھی اُنکے گرد فراہم ہو جاتی ہے مگر جب وہ اِس قابل ہوتے ہین کہ اب زبانی جمع خرچ سے گذر کر عملی دائرے مین قدم رکھین تو یکایک پولیٹکل دنیا کے کاربرداز اُن کے سرون پر جا پہونچے اور فوج و لشکر لیجا کر اُنکا اور اُنکے دعادی کا نہین بلکہ اُن کی جماعت کا بھی سر کچل ڈالا۔ اور اُنھین پھولنے پھلنے نہ دیا۔ اگرچہ ان مدعیان مہدیت مین سے کچھ لوگ بڑی شہرت اور عزت حاصل کر لینے مین کامیاب ہوگئے مگر اکثر بدقسمتی سے گمنامی کے غار مین پڑے رہ گئے اور اُن کے حالات ظاہر نہ ہو سکے اور ہر ایک زمانے اور حالت مین اِس امر کے دعوے دارون کے باعث مسلمانون کو نہایت تکلیفین پہونچین جن مین اُنھین مادی اور اخلاقی دونون حیثیتون سے نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا اور اُن کی کمر ٹوٹ گئی۔

مہدی موعود ہونے کے مدعی سب باہم ملتے جُلتے اور دین کے پیرایے مین دنیاوی جاہ و عزت یا نام و شہرت کے طالب پائے گئے جسطرح میجک لین ٹرن (میجک لینٹرن۔ ایک قسم کی لالٹین ہے) کا تماشا اندھیرے کمرے

Marfat.com

مین پورے کمال کو پہونچتا ہے اسی طرح مہدیت محض تاریک زمانے مین اپنا پورا کرشمہ دکھاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ افریقہ کی سرزمین دعوے مہدیت کا اکھاڑا رہتی ہے جسکے باعث ملک کے باشندے سخت آفتین جھیلتے ہین۔

علامہ ابن خلدون کا قول کا مدعیان مہدیت کا اصل منشا دور و دراز ممالک افریقہ مین ظہور کرنے سے محض حکومتون کا قائم کرنا تھا حالات مذکورۂ بالا سے آئینے کی طرح صاف اور صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت سے اہل یورپ کی نظرین افریقہ کے براعظم پر متوجہ ہوئی ہین اُس وقت سے یہ ملک دعوے مہدیت کی ایسی پرورش نہین کرسکتا جیسی انیسوین صدی عیسوی سے قبل کرتا تھا کیونکہ سوڈانی اور دوسرے مہدیون کا باوجود علم وعقل اور حکمت عملی سے کام لینے کے آخر ناکام ہی رہنا اِس امید کو توڑ چکا ہی کہ آیندہ یہ سرزمین پھر کسی مہدی موعود کے دعاوی کو اِسقدر فروغ دے سکیگی جسقدر پہلے پھلے پھولے تھے اور امید ہے کہ ہزارون بھولے بھالے مسلمانون کو ان باطل دعوونکی قربانی مین بھینٹ چڑھنا نصیب نہوگا تعجب یہ ہے کہ یورپ مین جہان دہریت اور بے دینی بڑے زور وشور سے پھیل گئی ہے کوئی مہدی ظہور نہین فرماتا۔ فقط

تتمہ خاتمہ

فرقۂ یزیدی

مسٹر سون نے اپنی کتاب مین کردستان کے حالات مین یزیدیون کا حال بھی لکھا ہی کہ قدیم نینوی کے کھنڈرات سے چل کر جو موصل کے قریب واقع ہین ایک روز کے فاصلے پر چھوٹی چھوٹی جھاڑیون کا ایک سلسلہ ہے جس مین کئی چھوٹے چھوٹے گانون واقع ہین جہان مٹی کے جھونپڑون مین زمانۂ قدیم کی دو قومین آباد ہین جنکی تاریخ نہایت دلچسپ ہے یہ خالدی اور یزیدی ہین اور اُنکے قریب کوئی مسلمان آباد نہین یزیدی شیطان پرست سمجھے جاتے ہین۔ یزیدی ایک یعنی اعلی ہستی کو تو مانتے ہین مگر ایسے التزام کے ساتھ اسکی طرف اعتنا کرنے سے پرہیز

Marfat.com

کرتے ہین جیسے کہ شیطان کی طرف کہ جسکے نام کے ذکر یا اسکی نسبت کسی تلمیح واشارے
سے بھی انھین سخت مصیبت پیش آتی ہے مگر جبکہ شیطان کا ذکر ضرور ہی کرنا پڑتا ہی
تو وہ ملک طاؤس کے نام سے اُسے پکارتے ہین یا ملک الکل کہتے ہین۔
انکا اعتقاد ہے کہ شیطان سب فرشتون کا سردار ہے جو ہنگامی طور پر سزا بھگت رہا ہی
مگر آخر کار اپنے اعلیٰ درجے پر بحال کیا جائیگا شیطان کے بعد طاقتور فرشتے گنے جاتے
ہین جو اس دنیا کے کاروبار پر اثر ڈالتے ہین۔ طفلس کے یزیدیون نے ایک متلاشی
کو ایک عجیب کیفیت بتلائی وہ یہ ہے کہ شیطان اسقدر رویا کہ اُس کی سات
ہزار برس کی جلا وطنی مین سات برتن اُسکے آنسوون سے بھر گئے اور اس سے
ساتون دوزخین بجھ گئین۔ اب اُسکو آسمان پر اپنے سابقہ رتبے پر بحال کر دیا گیا ہی۔
یزیدی مختلف مذاہب کی کتب مقدسہ سے کسی کو رد نہین کرتے مگر بائبل کے عہد
قدیم پر پورا اعتماد رکھتے ہین۔ عہد جدید اور قرآن کو بھی قابل عزت وکتب مقدسہ
تسلیم کرتے ہین۔ مسیح کو وہ ایک فرشتہ مانتے ہین اور اُن کی تصلیب سے انکار
کرتے ہین اور حضرت محمدؐ اور حضرت ابراہیمؑ اور دیگر قدیم انبیا کو وہ نبی تسلیم کرتے ہین
اسکے علاوہ وہ مسیح کا دوبارہ آنا اور امام مہدی کا ظاہر ہونا مانتے ہین۔
اِس فرقے کے نام کی اصلیت کی نسبت بہت شک کیا جاتا ہے بعض محققین کا خیال ہی
کہ خدا کے قدیم فارسی نام یزدان کی طرف یزیدی منسوب ہی مگر شیعہ اصرار کرتے ہین کہ
یزید بن معاویہ نے یہ فرقہ قائم کیا تھا یا وہ اِس فرقے کا ایک ممتاز رکن تھا گو
حضرت امام حسینؑ کے قتل کا الزام انپر ٹھیک نہین بیٹھتا۔ مگر انھین بدنام کرنے
کے لئے یہ بھی لگایا جاتا ہے۔
اِس فرقے کی صحیح اصلیت کا کچھ پتا نہین لگتا خصوصًا ان کے گڈمڈ اور مخلوط
عقیدے کی وجہ سے یہ تحقیقات اور بھی مشکل ہوگئی ہے۔ زردشتیون کی مذہبی
کتاب استا مین چھٹی صدی قبل مسیح کے قریب بعض شیطان پرستون کو لعنت
ملامت کی گئی ہے اور خود زردشت نے شمالی ایران مین اِس قسم کے لوگون سے

Marfat.com

جنگ کی تھی اور یزیدیون کے مذہب مین کچھ ان شیطان پرستون کے نشان ملتے ہین جنکا استا مین ذکر کیا گیا ہے یعنی یہ کہ انکے یہان نیچر (فطرت) کی پرستش کے آثار موجود ہین مگر ایسے ہی قدیم بابلیون اور خالدیونکی آفتاب پرستی کی علامات بھی موجود ہین خصوصاً آفتاب کی وہ بہت عزت کرتے ہین اور اسے شیخ شمس کہتے ہین اور چاند کو شیخ قمر جو قدیم قصص الاصنام کے شمس اور قمر کے مطابق ہے۔

ان لوگون کے رسوم مین عجیب بے تعصبی نمایان ہے وہ بپتسمہ دیتے ہین ختنہ کرتے ہین چاند اور سورج کی عزت کرتے ہین اپنی قبرونپر قرآن کی آیات کندہ کراتے ہین انجیل یعنی عہد جدید کی آیات پڑھتے ہین کثرت ازدواج کا رواج ہے۔ شراب کو حلال کہتے ہین اور بعض گوشتون کو حلال کہتے ہین۔ زردشتی۔ اسوری۔ بابلی۔ مسلمانی اور عیسوی عبادت پر ملا جلا کر عمل کرتے ہین۔ اِن لوگون کا مرکز اور ابتدائی مقام بیدائنغ موصل کے قریب ہو اور یہان کردستان کی پہاڑیون کے ایک وادی مین یزیدی ولی دفن ہے جسے شیخ عدی کہتے ہین کہ جسے مختلف بیانات کے مطابق ساتوین یا دسوین صدی عیسوی مین گذرنا بیان کرتے ہین۔

اِس شیخ عدی کی اصلیت کچھ معلوم نہین ہوسکی البتہ ایک فارسی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خلفائے بنی مروان سے ایک ہوا ہے مگر مسٹر سون لکھتا ہے کہ بعض دیگر اسلامی کتابون کے حوالے سے اب ہم اِس نتیجے پر پہونچے ہین کہ شیخ عدی ایک شخص خاندان بنی امیہ سے تھا اور شام کے مقامات بعلبک کا باشندہ تھا۔ مروان کے عہد مین (آٹھوین صدی عیسوی کے شروع مین) وہ موصل چلا گیا اور کردون کی ایک بڑی قوم مین جا کر سکونت اختیار کی کہ جہان بوجہ اپنے بڑے تقدس کے اس کے بہت سے لوگ مرید ہوگئے یہین اِسکا انتقال ہوا اور ایک وادی مین اُسے دفن کیا گیا بعض کہتے ہین کہ وہ حلب یا حدران سے آیا تھا کہ جہان مدت تک مجوسی عقیدہ جاری رہا اور اب دروز ایک ایسا ہی بُرا عقیدہ رکھتے ہین۔ اغلباً یہ شخص دروز تھا جو اُدھر کسی زیارت کو جاتے ہوئے آنکلا اور اپنے مذہب کی

Marfat.com

اس شاخ کو یہان دیکھکر یہین رہ گیا۔

یزیدیون کے پیشواؤنکے چار درجے ہین۔ پیر۔ شیخ۔ قُوَّل (سُکَّر کے وزن پر قائل کی جمع)۔ اور فقیر۔ پیر سب سے اعلیٰ اور فقیر سب سے ادنیٰ ہی قُوَّل کے معنے بولنے والے کے ہین جو جا بجا پھر کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہین اور فقیر لوگ شیخ عدی کی قبر پر خدمتگار ہین۔

مگر ایک یورپین محقق نے اِس واقعہ پر بہت اضافہ کیا ہی وہ لکھتا ہی کہ ولایت موصل ایران کے فرقہ مجوس کی ایک عجیب جماعت کا مقام ہے کہ جسکے پیرون کو آج یزیدی کہا جاتا ہے یہ لوگ اِسلئے شیطان کی پرستش کرتے ہین کہ اگر ممکن ہو تو دوزخ میں اپنی حالت بہتر بنا سکین۔ یہ اِس لئے بُرائی کی روح کی تعظیم کرتے ہین کہ اِس سے خائف ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ اچھا خدا یزدان جو نہایت اعلیٰ ہے کچھ بُرائی نہین کرسکتا وہ اِس امر کے انکار کی کوئی کوشش نہین کرتے کہ وہ شیطان کی پرستش کرتے ہین گو اُسکا نام لینے کی اِن مین ممانعت ہی اور انہین سے کسی کے سامنے اُسکا نام لینا اُنکی سخت توہین کرنا ہی اُسکے بجاے وہ ملک طاؤن کا نام لیتے ہین اور شیطان کو طاؤس کی صورت مین پوجتے ہین۔ انکے مذہب مین اسکی ابتدائی خوبی کچھ باقی نہین رہی کیونکہ مسلمان اور عیسائیون نے اِنھین لگاتار اذیت پہونچائی ہے اور ان دونون مذہبون سے اور نیز یہودیون سے اِنھون نے بہت سی باتین اختیار کرلی ہین یہانتک کہ انکا مذہب کہین کی اینٹ اور کہین کا روڑا ہوگیا ہے۔ گو شکل پہلے سے باقی رہگئی ہے۔ مجوسیون سے انھون نے اہرمن کو خوش کرنے کا اصول اختیار کیا اور خدا کے لئے ان کا لفظ یزدان لیا اور اِن مین قدیم ظہورات فطرت آفتاب پانی کے چشمون اور درختون کی پرستش باقی ہے ملک طاؤس یعنی بڑی بدی کی روح کے علاوہ وہ ملک عیسیٰ مسیح کو مانتے ہین اور بائبل کو وہ تسلیم کرتے ہین مگر مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ کی شکل یا ایک ہم شکل کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا اور اصلی عیسیٰ کو ملک طاؤس نے ہٹا لیا تھا اب اُنکا مقام سورج مین ہے کہ جسے وہ شمس الدین کہتے ہین اور جسکے سامنے وہ ہر صبح سجدہ کرتے ہین۔ اپنے سالانہ عید کے موقع پر وہ ایک بھیڑ تو ملک عیسیٰ نام پر قربان کرتے ہین اور سات بھیڑین ملک طاؤس کے نام پر قربان کرتے ہین کیونکہ عیسیٰ غصے مین سست

اور رحم مین وافر ہین مگر شیطان تند اور حاسد خدا ہی وہی دنیا کی حکومت کر رہا ہی جسے دس ہزار سال کے لئے اِس عہدے پر مقرر کیا گیا ہی کہ جس مین سے چار ہزار سال ابھی باقی ہین اسکے بعد بُرائی کی طاقت ٹوٹ جائیگی اور ملک عیسٰی دس ہزار سال کے لئے حاکم ہونگے۔

گو مسلمان لوگ عیسائیون اور موسائیون سے بوجہ اہل کتاب ہونے کے بالکل رواداری کا سلوک کرتے ہین مگر یزیدیون سے اِنکا برتاؤ سخت ہی کیونکہ انکے پاس کوئی کتاب نہین یہ فرقہ ہر بدسلوکی کا آماجگاہ ہی کہ جس مین عیسائی اور یہودی بھی مسلمانون کے شریک ہین تاہم وہ شیطان پرستونپر اکیلے حملہ نہین کرتے اور مسلمان کسی یزیدی کے گھر کے پاس سے رات کے وقت گذرنے مین تامل کرتے ہین۔ اب معلوم ہوا کہ یزیدیون کی ایک کتاب بھی ہی مگر ایسی احتیاط سے اُسے چھپا رکھا گیا ہے اور ایسی سختی سے اُسکے پڑھنے کا حق صرف قبیلے کے حاکم نے اپنے ہاتھ مین رکھا ہے کہ یہ عام یزیدیون کے لئے کسی کام کی نہین اسکا نام کتاب الاسود (سیاہ کتاب) ہی اور دسوین صدی عیسوی کی ہی اسمین اُس زمانے کے یزیدیون کے اعتقاد پر بحث ہی اور پھر اسکی تفسیر مین تیرھوین صدی تک پر بحث ہی اِس تفسیر کا نام کتاب الجلوہ ہے چنانچہ مندرجۂ ذیل مسائل ان کتابون سے اخذ کئے گئے ہین ابتدا مین سات بڑے فرشتون نے مخلوقات کی تخلیق کا کام شروع کیا مگر سانپ کے بنانے مین انکا جھگڑا ہو گیا کہ جسے ملک طاؤس نے خاص کوشش سے بنایا اِس جھگڑے مین اُسے شکست ہوگئی اور وہ آسمان سے زمین پر اپنے سانپ سمیت پھینکدیا گیا اور باقی فرشتون نے کہا کہ تم سے یا تمھاری زمین سے ہم کچھ سروکار نرکھینگے بڑے غصے مین اسنے تخلیق کا کام ختم کیا اور یزیدی مذہب خاص اپنا بنایا جو لوگ اِس مذہب مین پیدا ہوتے ہین اُسکی پرستش کرتے ہین اور اُسے خوش کرتے مین عمر صرف کر دیتے ہین وہ بہشت مین جانے کی امید نہین رکھتے بلکہ اُن کا عقیدہ ہے کہ ان مین سے کوئی بہشت مین نہین جاسکتا جب تک کہ جتنی بُرائی کرتا ہے اُس سے چار مرتبہ زیادہ بھلائی نکرلے تاہم اُن کا عقیدہ ہی کہ دس ہزار سال پورے ہوجانے کے بعد ملک طاؤس کی آسمان پر پھر عزت بحال ہو جائیگی اور پھر اپنے زمین پر کے وفادار پیرونپر نظر عنایت کرے گا۔

Marfat.com

خواہ یزیدی کی آخرت کی اُمید کتنی ہی خراب ہو تاہم کبھی نہین معلوم ہوا کہ کسی یزیدی نے اپنا مذہب ترک کر لیا ہو خواہ اِسپر کسی قدر مصیبت آئی ہو ہر روز وہ دعا مانگتا ہی اے ملک طاؤس تمنے مجھے یزیدی پیدا کیا ہی مجھے ہمیشہ اپنے مذہب پر مستقل اور وفادار رکھنا۔ گو یزیدی موصل کے جنوب مغرب مین بہت ہین مگر انکی خاص درگاہ شمال مشرق کی طرف ہی یہ شیطان کی درگاہ کردی پہاڑون مین چھپی ہوئی ہی وہ خالی کمرونکا ایک سلسلہ ہے کہ جسکے اندر زائر قیام کرتے ہین اور پھر یزیدی پیر شیخ عدی کی قبر ہے جو اصلی مقام زیارت ہے روکار کے پتھرون پر مخفی مطالب کے اشکال ہین کہ جنکے معانی کو یا تو چھپایا جاتا ہی یا کسی کو اب معلوم نہین اور دروازے کے اوپر سانپ کی شکل اُبھروان کھدی ہوئی ہی کہ جو یزیدی عقیدے مین سانپ کے ساتھ لازم و ملزوم ہے اور اِسے سیاہ کر کے رکھا جاتا ہی دروازے کے اندر بالکل تاریکی ہی اور پانی کے چلنے کا شور سُنا جاتا ہی۔ شیطان کی درگاہ کے اندر صرف ایک صندوق سُرخ کپڑے سے ڈھکا ہوا ہی جسکے اندر ملک طاؤس کی اصل مورت ہی جو مقدس مور ہے۔ درگاہ کے پرے ایک غار ہے جس مین زور سے پانی بہتا رہتا ہے جسے ایک مقدس چشمہ کہا جاتا ہے اور مکے کے چاہ زمزم کے اندر سے ملا ہوا ہے یہ چشمہ شیخ عدی کی طرف منسوب ہی جو اِس درگاہ کا مقدس بزرگ ہے اُسکے پاس مکے سے کچھ شیخ آئے جو اُسے اپنے مذہب سے پھیر کر اِسلام قبول کرنے کی ترغیب دینے آئے تھے اُسنے اُنسے پوچھا کہ تم لوگ کہانسے آئے ہو اور اپنے پیچھے کیا چیزین بھول آئے ہو جواب لینا چاہتے ہو ایک نے کہا میرا عصا اور دوسرے کہا تسبیح مکے مین رہگئی ہے اُسپر شیخ عدی نے زمین پر اپنی لاٹھی ماری اور فوراً پانی کا چشمہ جاری ہو گیا کہ جس کے ساتھ پہلے تو عصا اور پھر تسبیح نکل آئی دونون چیزین سیدھی مکے سے آگئی تھین اِسپر شیخون کو یزیدی مذہب قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

لے ارڈ جسنے ینوے کے کھنڈرات کھودے ہین اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ اِن لوگون کی رسوم مذہبی اسورین لوگون کی رسوم مذہبی سے ملتی ہین اور بے شک ان کے مذہب کا بہت سا حصہ خالدی اصلیت کا ہی خود یہ لوگ شامی نسل کے ہین اور آج عربی بولتے ہین

Marfat.com

ان کا خاص لباس ہے کہ جس مین سرخ بوسی فر کا خاص رنگ ممتاز ہے وہ نیلے رنگ سے جو خاص سلمان یا عیسائی پہنتے ہین نفرت کرتے ہین نہ اسے گھر مین استعمال کرتے ہین اور نہ کبھی لباس مین پہنتے ہین۔
اُنکا حاکم ایک شیخ ہے کہ جسے یہ امیر کہتے ہین اسکے خاندان کی حکومت اس قوم پر کئی نسلون سے ہے قریب زمانہ تک اس قوم پر ایک مضبوط اور مشہور شخص علی بے کی حکومت تھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ گم ہوا اور اسکا بھتیجا اسمٰعیل بے حاکم مقرر ہوا مگر اُس کی بہن نے اُس سے حکومت چھین کر اُسے بھگا دیا جو وہ اپنے بیٹے کے لیے جو کمسن ہے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ امیر کا حکم ڈیڑھ لاکھ یزیدیون پر مطلق ہے جو کوہستان کردستان اور متصلہ اضلاع ایران ور دس مین پھیلے ہوے ہین اسکا حکم قانون ہے اور اسے نہ صرف موت وحیات کا اختیار ہے بلکہ آیندہ زندگی (آخرت) مین ہمیشہ کے لئے مجرم ٹھہرانے کا اختیار ہے اس امیر کی آمدنی سات سنجاقون یا جھنڈون سے حاصل ہوتی ہے جو ملک طاؤس کے سات برنجی بت ہین جنکو یزیدی بوسہ دیتے ہین اور کچھ رقم نذر کرتے ہین ہر ایک پر یہ نقرہ کندہ ہے جہان تم جاؤ گے برکت جائے گی جو تمھین بوسہ دیگا مجھے بوسہ دیگا جو تمھین دیگا مجھے دیگا یہ ملک طاؤس کے الفاظ سمجھے جاتے ہین یہ بت بڑی احتیاط اور حفاظت سے لیجائے جاتے ہین تاکہ کوئی دشمن اُنھین چھین نہ لیجائے اور یزیدی اُنھین بوسہ دیکر حسب حیثیت نذرانہ دیتے ہین۔ کسی موضع مین سب سے بڑے یزیدی کے گھر مین یہ بت رہتا ہے اور وہ دوسری رات صرف اس صورت مین رہ سکتا ہے کہ بڑی رقم نذرانہ مین دیجائے۔ علی بے کے زمانے مین ایک سنجاق کو ٹھیکہ پر دینے کی رقم ایک لاکھ پونڈ مقرر ہوئی تھی۔ فقط

اشعار ختتام کتاب

کرچکا جس گھڑی مین اسکو تمام
اس کی تحقیق حال مین کیا کیا
جتنے حالات اس مین ہین یکجا
یہی اپنی دعا خدا یا ہے
عام لوگ اس سے فائدہ پائین
وسے جگہ دیدہ مسلمان مین
خوب مقبول عالم اسکو کر

نام رکھا مذاہب الاسلام
محنتین مین نے کی ہین صبح و مسا
جامع ایسا نہین کوئی نسخا
دل وجان کی یہی تمنا ہے
علما بھی پسند فرمائین
اہل ارباب دین و ایمان مین
بہ طفیل جناب پیغمبر

Marfat.com

تحریکِ آزادیٔ ہند

اور

السّوادِ الاعظم

مصنف

پروفیسر محمد مسعود احمد

علمائے اہلسنت وجماعت

بالخصوص مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی اور مفتی محمد عمر نعیمی

کے سیاسی و مذہبی افکار وخیالات

نیز تحریک پاکستان میں آل انڈیا سُنّی کانفرنس اور

صحافتی اور عوامی سطح پر ان حضرات کی

قابل قدر خدمات کا تحقیقی جائزہ

رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا دربار لاہور

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com